

جلد حقوق محفوظ ہیں

هو العالیٰ الکبیر

شیخ بوعلی ابن سینا کی عظیم الشان مستند کتاب
قانون کے پہلے حصہ (کلیات) کا سلیس ترجمہ و شرح

ترجمہ و شرح

کلیات قانون

حصہ دوم

از

حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی و مدیر رسالہ المسیح

۳۲ ۱۹
۵۰ ۱۳

ملنے کا پتہ :- دفتر المسیح قریب باغ دہلی

(مطبوعہ بنو المصطفیٰ عبد القدوس علی)

قیمت

لیج اول تعداد دو ہزار



کتاب خانہ طبیب | Facebook

بسم الله



شیخ الریس بو علی «بن سینا»
البخاری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّ وَنُسَلِّمُ

پہلا جملہ۔ مبحث نبض

فن ثانی کی تیسری تعلیم کے پہلے جلد میں انیس فصلیں ہیں۔

الجملة الاولى في النقص

وهي تسعة عشر فصلاً

فصل (۱) نبض کا کلی بیان

نبضِ انبیاءِ روحِ روح کے ظروف = قلب و شرا میں،

الفصل الاول كلامي في النبض

فنقول: النبض حركة من اوعية

الروح مؤلفه من انبساط کی حرکت کا نام ہے، جو انبساط و انقباض سے مرکب ہوتی ہے؛

والقباض لتدبير الروح اور اس حرکت کا مقصد یہ ہے کہ نہیم کے ذریعہ روح کی تدبیر

(اور اصلاح) حاصل ہو۔

بالنسبة

آذِ عِیْلَہِ سُرُوح (روح کے ظروف) میں انکو ہر شرابین کے ساتھ قلب بھی شریک ہے ۱۰۔ روایوں میں بھی اسی کے

ساتھ روح میوانی یا بی جاتی ہے، مگر یہاں نبض سے محض شرابین کی حرکت مراد ہے۔ اور قلب خارج از مقصود ہے؛ اسلئے

کرنیض کے ولاء کی قسمیں قلب میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

بعض کی حرکت کس قسم کی ہے؟ اس سوال کے جواب کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حرکت کی قسمیں بتائی جائیں،

حرکت چار مقولوں (آینہ - وضع - کرم - اور کیفٹ) میں واقع ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے حرکت کی چار قسمیں کی جاتی ہیں:

حرکت اَیْنِیَّة۔ حرکت وضعیہ۔ حرکت کیمیہ۔ اور حرکت کیفیہ۔

حرکتِ آئینہ سے مراد ”حرکتِ مکانیہ“ ہے، جس میں حرکت کے ساتھ جسم متحرک کا مکان اور اسکی جگہ بدلتی

رہتی ہے، مثلاً چلنے پھرنے کی حرکت +

حرکت و ضعیفہ میں جسم متحرک اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے، مگر اس کی وضع بدلتی رہتی ہے۔ مثلاً بجلی کے

گھومنے کی حرکت +

حرکت گمبیہ میں جسم کی مقدار بدلتی رہتی ہے؛ جس کی پھر دو صورتیں ہیں: جسم کی مقدار بڑھے، یا وہ گھٹے۔ پھر جسم کی مقدار کے گھٹنے اور بڑھنے کی دو صورتیں ہیں: (۱) کوئی چیز اس جسم میں اضافہ کے طور پر شامل ہو، اور اس جسم کے اندر کی وجہ سے وہ جسم بڑھے، تو اسے اصطلاحاً **قَمُو** (بایدگی) کہا جاتا ہے۔ مثلاً نباتات کا بڑھنا، اور اگر وہ جسم بغیر کسی دوسرے جسم کے اضافہ کے بڑھے، تو اسے **تَحَلُّض** کہا جاتا ہے۔ مثلاً گرمی کے پہنچنے سے پارہ اور پانی کے حجم کا پھیل جانا +

سی طرح کسی جسم کی مقدار کے گھٹنے کے بھی دو صورتیں ہیں: اسکی مقدار کسی مادہ کے کم ہو جانے کی وجہ سے اگر کم ہو، تو اسے **ذُبُول** کہا جاتا ہے، مثلاً دستوں کی وجہ سے بدن کا لاغر ہو جانا، اور اگر اس کی مقدار اسکے بغیر کسی وجہ سے گھٹ جائے، تو اسے **تَكَاثُف** کہا جاتا ہے۔ مثلاً ٹھنڈک پہنچنے سے پارہ یا پانی کا سکڑ کر حجم کا گھٹ جانا +

حرکت کیفیہ میں محض جسم کی کیفیت بدل جاتی ہے، مثلاً کسی چیز کا گرم ہو جانا، یا اسکا ٹھنڈا ہو جانا + اب رہا یہ سوال کہ نبض کی حرکت کس قسم کی ہے؟ اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ نبض کی حرکت ”حرکت کیفیہ“ کے قبیلے سے نہیں ہے۔ باقی تینوں حرکتوں میں اختلاف ہے۔

محمود اطباء کا مذہب تو یہ ہے کہ نبض کی حرکت ”حرکت اینیہ“ (مکانیہ) ہے۔ لیکن شیخ اور اکثر شارحین قانون، مثلاً علامہ علاء الدین قرشی وغیرہ کی رائے ہے کہ نبض کی حرکت ”حرکت وضعیہ“ ہے۔ حرکت وضعیہ میں یہی ہوتا ہے کہ جسم متحرک کے اجزاء اور اس کے مکان کے اجزاء کی نسبت میں اس طرح فرق آ جاتا ہے کہ سارا جسم متحرک اپنے پورے مکان سے خارج نہیں ہوتا، بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی حصہ اپنے مکان کے اندر ضرور قائم رہتا ہے؛ یا یہ کہ یہ جسم بحیثیت مجموعی اپنے مکان میں باقی رہتا ہے۔ مثلاً جب کوئی گول جسم اپنے مرکز پر گردش کھاتا ہے، تو گو اس کے اجزاء اپنے مکان کے اجزاء کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں، مگر یہ سارا جسم پورے مکان سے باہر نکل نہیں آتا ہے، بلکہ اس گول جسم کے اجزاء کی نسبت مکان کے اجزاء کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ غرض اس صورت میں حرکت کی وجہ سے جسم کی وضع بدلتی رہتی ہے۔ یہی حال چکی کے گھومنے کا ہے؛ چکی کی گردش کے وقت گو چکی کے اجزاء کی نسبت مکان کے اجزاء کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے، مگر ساری چکی اپنے پورے مکان سے باہر نہیں آ جاتی ہے۔ اور وضع ایک ایسی چیز ہے کہ اس میں کمی، بیشی اور تبدیلی ہو سکتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو، اور وہ اسی جگہ قائم رہنے کے باوجود کھڑا ہو جائے؛ یا وہ کھڑا ہوا ہو، اور وہ جھک جائے، یا سر جائے، ان تمام صورتوں میں حرکت وضعیہ ہے۔ اگرچہ مکان کی ہیئت کھڑے ہو جانے، یا جھک جانے سے ضرور بدل

جاتی ہے۔ یہی حال شریانوں کے سکڑنے اور پھیلنے کا ہے۔ اس سے گوشت کا چھوٹا اور بڑا ہوتا ہے؛ مگر مجموعی شریان اپنے پورے مکان سے باہر نہیں آ جاتی۔ اس کے برعکس حرکت اینیہ میں یہ ضروری ہے کہ جسم متحرک کے سارے اجزاء اپنے سارے مکان سے باہر آ جائیں۔ مثلاً چلنے پھرنے کی حرکت۔ اگر ایسی صورت نہ ہوگی، تو اس سے حرکت اینیہ نہ کہا جائیگا +

اس میں کوئی شک نہیں کہ کھڑے ہو جانے کی صورت میں کھڑے ہونے والے شخص کا کوئی نہ کوئی حصہ یقیناً مجموعہ مکان کے کسی نہ کسی حصے کے ساتھ اسی طرح لازم و چسپاں رہتا ہے، جس طرح وہ کھڑے ہونے سے پہلے تھا۔ اسی طرح جو گرہ یا گول جسم اپنے مرکز پر گھومتا ہے، وہ اپنے مکان میں قائم رہتا ہے؛ اگرچہ اس کے اجزاء مکان کے اجزاء کے ساتھ اسی طرح چسپاں نہیں رہتے، جس طرح وہ حرکت سے پہلے ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے اگر ایسے گول جسم کا مرکز ذرا بھی حرکت کر جائے، تو اس صورت میں نہ اس کا کوئی جز مکان کے کسی جز میں قائم رہے گا، اور نہ مجموعی جسم مجموعی مکان میں قائم رہیگا۔ بلکہ پورا جسم پورے مکان سے باہر نکل آئیگا۔ اس لئے اس کی یہ حرکت "حرکت مکانیہ" ہوگی نہ کہ حرکت وضعیہ +

ان فرض حرکت وضعیہ اور حرکت مکانیہ میں جو فرق ہے، اس کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ حرکت وضعیہ میں دو باتوں میں سے کسی ایک بات کا ہونا ضروری ہے: (۱) یا جسم متحرک اپنے اس مکان کے اندر قائم رہے، جس مکان کے اندر وہ حرکت کر رہا ہے، جیسا کہ گرہ کے گردش کھانے میں، یا چکی کے گھومنے کی صورت میں ہوتا ہے؛ (۲) یا جسم متحرک کا کوئی حصہ مکان کے کسی حصہ کے ساتھ اسی طرح چسپاں اور وابستہ رہے، جس طرح وہ حصہ حرکت سے پہلے وابستہ تھا۔ مثلاً کھڑے ہونے کی صورت میں دونوں پیرا بنی جگہ پر اگر قائم رہیں، تو یہ حرکت وضعیہ ہوگی، ورنہ مکانیہ +

حرکت نبض کا [اس میں اگرچہ متقدمین مختلف آراء ہیں۔ مگر صحیح مذہب علامہ علاء الدین قرشی کا ہے۔ قرشی کا محکم کون ہے؟] قول ہے کہ قلب کے پھیلنے کے وقت شریانیں سکڑتی ہیں، اور قلب کے سکڑنے کے وقت شریانیں پھلتی ہیں؛ اس قول کی توضیح یہ ہے کہ قلب جب سکڑتا ہے، تو روج اپنے خون شریانی کے ساتھ شریانوں کی طرف تہراً جبراً دفع ہوتی اور دھکیلی جاتی ہے، جس سے شریانیں پھیلنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ اور یہ خون اس ترتیب کے ساتھ آگے جڑھتا ہے کہ پہلے یہ بڑی شریانوں سے چھوٹی شریانوں میں، اور چھوٹی شریانوں سے عروق شعریہ میں رواں ہوتا ہے؛ جس سے شریانیں پھر اپنے اصلی حجم پر آ جاتی ہیں۔ خون اور روج کی اس روانگی میں قلب کے انقباض اور اس کے نزدیک علاوہ یہ امر بھی امانت کرتا ہے کہ شریانوں کی پکڑا مار لیاں جب خون سے بھر جاتی ہیں، تو یہ نالیاں پچک کی وجہ سے سکڑتی ہیں، جس سے خون دب کر آگے رواں ہونے پر مجبور ہوتا ہے۔ پھر جب قلب پھیلتا ہے، تو قلب

کی دوسری متصلہ شریانوں اور رگوں سے خون اور روح دوڑ کر قلب کی طرف آتا ہے، اور اس کے خلاف کو بھڑکتا ہے۔ یہ عمل پچکاری سے نہایت مشابہت رکھتا ہے۔ الغرض قلب کے پھیلنے کے وقت شریانیں سکڑتی ہیں، اور اس کے سکڑنے کے وقت شریانیں پھیلتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبض کی حرکت قلب کی حرکت کے تابع ہے۔ اس لئے نبض کی حرکت ”حرکت قسریہ“ کے قبیلے سے ہوئی +

لیکن قلب کی حرکت، اور اس کا انقباض و انبساط، تو یہ قلب کی ذاتی قوت سے وابستہ ہے، جس کو اطباء ”قوت حیوانیہ“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کی یہ قوت محرکہ دیگر امور سے متاثر بھی ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ قلب اعصاب منفعلاً حساسہ سے خالی نہیں ہے۔ ان اعصاب کے ذریعہ قلب دیگر اعضاء کے تاثرات سے برابر متاثر ہوا کرتا ہے۔ مثلاً جب آنکھوں کے سامنے کوئی ڈراؤنی صورت آ جاتی ہے، تو دماغ اور اعصاب کے توسط سے قلب متاثر ہوتا ہے، اور اس سے قلب کی حرکت میں ایک خاص تغیر آ جاتا ہے۔ یہی حال دیگر انفعالات نفسانیہ کا ہے۔ اسی طرح آلات باطن کے امراض و اعراض سے اور دوسرے اعضاء کے درد و دکھ سے بھی قلب کم و بیش متاثر ہوا کرتا ہے؛ اور چونکہ نبض کی حرکت قلب کی حرکت کے تابع ہوتی ہے، اس لئے ان تمام صورتوں میں قلب کے تاثرات کے تناسب سے نبض کی چال طبعی رفتار سے بدل جایا کرتی ہے۔

قلب کی چونکہ یہ حرکت زارادی ہے، اور نہ تنفس کی طرح طبعی ارادی، کہ ارادہ سے قلب کی حرکت میں کوئی تغیر پیدا کیا جاسکے، اس لئے ظاہر ہے کہ نبض کی حرکت بھی زارادی ہے۔ اور نہ طبعی ارادی +

لیکن اس مقام پر اس قدر اور جاننے کی ضرورت ہے کہ شریانوں کی اس قسری اور جبری حرکت کے علاوہ، ایک اور ذاتی قوت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے شریانیں اس امر پر قادر رہتی ہیں کہ حسب ضرورت اپنے قطر کو وہ کم و بیش کر سکیں۔ چنانچہ چوٹ، درم، اور درد کے مقامات پر شریانیں بمقابلہ دیگر مقامات کے، اور بمقابلہ سابقہ کیفیت کے زیادہ پھیل جایا کرتی ہیں، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں اس حالت میں خون اور روح زیادہ مقدار میں پہنچتی ہے، اور وہاں اجتماع خون کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ طبعی ہذا اقلیاس، اس کے مقابل، دوسرے حالات میں شریانیں بہت زیادہ سکڑ جایا بھی کرتی ہیں، جس سے متعلقہ اعضاء میں خون اور روح کی سیرالی کم ہو جاتی ہے، اور اس کے اثرات و نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔

شریانوں کی یہ ذاتی حرکت گاہے سارے بدن میں عام ہوتی ہے، مثلاً کسی وجہ سے بیک وقت سارے بدن کی شریانیں پہلے سے زیادہ پھیل جاتی، یا سکڑ جاتی ہیں، اور گاہے خاص خاص اعضاء میں مقامی طور پر، مثلاً کسی خاص حصہ بدن کی شریانیں، وہاں کے درد، درم، چوٹ وغیرہ کے باعث پھیل جائیں؛ یا مثلاً ٹھنڈک کی وجہ سے سکڑ جائیں +

ترکیب حرکات | شیخ نے لکھا ہے کہ "نبض کی حرکت انقباض اور انبساط سے مرکب ہوتی ہے" اس ترکیب سے یہ
سے کیا مراد ہے؟ | مراد ہے کہ نبض دونوں حرکتوں کے مجموعہ کا نام ہے؛ نہ صرف انقباض کو نبض کہا جاتا ہے، اور
نہ صرف انبساط کو۔ اس سے مراد نہیں ہے کہ انقباض و انبساط دونوں بیک وقت جمع ہوتی ہیں، اور ان
دونوں کی تالیف و ترکیب سے کوئی تیسری صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ تو ناممکن ہے کہ یہ دونوں
متضاد حرکتیں ایک وقت میں جمع ہوں۔ چہ جائیکہ ان کی ترکیب سے کوئی تیسری صورت پیدا ہو۔ یہ دونوں
حرکتیں جب ظاہر ہو گئی، تو یقیناً آگے پیچھے ہی آئیں گی؛ نہ کہ ساتھ اور تالیفی صورت میں +

والنظر فی النبض اما کلی و اما جزئی بحسب مرض مرض | نبض کی بحث دو قسم کی ہے؛ (۱) بحث کلی رجحان عام،
جس میں نبض کے عام اور کلی احکام کا تذکرہ کیا جاتا ہے، نہ کہ ہر
مرض کی نبض کا؛ (۲) بحث جزئی، ہر ہر مرض کے لحاظ سے۔

و نحن نتكلم هنا فی القوانین الكلية | ہم اس مقام پر پہلے علم النبض کے قوانین کلیہ (کلی احکام)
من علم النبض ونؤخر الجزئية الى الکلام کا تذکرہ کرتے ہیں؛ رہے اس کے احکام جزئیہ، تو ان کو ہم
فی الامراض الجزئية امراض جزئیہ (حصہ معالجات) میں بیان کریں گے۔

فَقَوْلُ ان كل نبضة فهي مركبة من | ہم کہتے ہیں :- نبض کا ہر ایک نبضہ (نبض کی ہر ایک ٹھوکر)
حركات وسكونين لان كل نبض | دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہوا کرتا ہے؛ کیونکہ ہر ایک
مركب من انبساط وانقباض ثم | ٹھوکر ایک انبساط اور ایک انقباض سے مرکب ہوا کرتی ہے دہر
لا بد من تخلل السكون بين كل | ایک ٹھوکر میں ایک انبساط اور ایک انقباض کا ہونا ضروری
حركاتين متضادتين لا استحالة | ہے، پھر ہر دو متضاد حرکات کے درمیان ایک سکون کا ہونا
اتصال الحركة مع حركة اخرى | ضروری ہے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی حرکت اپنی مسافت کو
بعد ان يحصل لمسافتها نهائية | ختم کر کے اپنی انتہاء کو پہنچ جائے، اور بالفعل اس کا کنارہ یا
وطرف بالفعل وهذا مما يتبين | سرا حاصل ہو جائے، اور اس کے بعد اس حرکت کے ساتھ کوئی
فی العلم بطبيع | دوسری حرکت (پہنچ میں سکون کے حامل ہوئے بغیر) متصل ہو جائے۔

اس کے دلائل علم طبعی میں بیان کئے گئے ہیں +

دو دلیل یہ ہے کہ کوئی حرکت اپنی انتہاء کو کسی ایک "آن" میں پہنچتی ہے، اب جو دوسری حرکت شروع
ہوگی، تو یقیناً دوسری "آن" میں شروع ہوگی، اور ہر دو آن کے درمیان نہ مانہ کا حامل ہونا ضروری ہے جس
میں سکون ہوگا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ دو آن اس طرح اکٹھے ہو جائیں کہ بیچ میں زمانہ حامل نہ ہو، آن اصل میں

زمانہ کے سرے، ورنہ اسے کا نام ہے۔ اس سے ہر دو متساوی حرکات کے درمیان ایک سکون کا ہونا ضروری ہے؛

غواہ سکون کتنا ہی مختصر اور چھوٹا ہو +

واذا كان كذا لم يكن بد من ان يكون

لکل بنضتالی ان یلحق الاخرے

اجزاء اربعہ حرکتان و سکونان حرکتۃ انبساط سکون: (۱) حرکت انبساط؛ (۲) اس انبساط اور (آئینہ) اس

و سکون بینہ و بین الانقباض و حرکتۃ انقباض کے درمیان سکون؛ (۳) حرکت انقباض؛ (۴) اس

الانقباض و سکون بینہ و بین الانبساط انقباض اور آنے والے) انبساط کے درمیان سکون؛

انبساط کے بعد والے سکون کو "سکون خارجی" یا "سکون محیطی" کہا جاتا ہے، اور انقباض

کے بعد والے سکون کو "سکون داخلی" یا "سکون مرکزی" کہتے ہیں۔

وحرکۃ الانقباض عند کثیر من الاطباء

غیر محسوسہ اصلاً و عند بعضهم

ان الانقباض قد یحس اما فی النبض

القوی فلقوتہ و اما فی العظیم

فلا شرافہ و اما فی الصلب فلهذا

مقاومتہ و اما فی البطئی فلهذا

مدۃ حرکتہ

نبض انگلیوں کے نیچے آسانی سے دب نہیں جاتی ہے؛ اور

نبض بطن میں اس وجہ سے کہ (اس صورت میں) حرکت کی مدت

یسی ہوتی ہے +

و قال جالینوس انی لما زال غفل

عن حرکۃ الانقباض مدۃ شملہ

انزل اقلہ الجس حتی فطنت

نشی منہ ثم بعد حین حکمتہ

ثم انفتح علی ابواب من النبض

ومن تعہد ذلك تعہدی آذرتک

اذا سا کے

جالینوس کا قول ہے کہ "میں ایک عرصہ تک نبض کی

انقباضی حرکت سے غافل رہا اور اس غفلت کی وجہ وہی بات

تھی جو اساتذہ سے بطور دلیل کے منقل ہوتی جلی آرہی تھی؛

پھر میں اس کی توجہ اور ٹیڈل میں برابر لگا رہا (جس سے ٹیڈل)؛

حتی کہ مجھے کچھ بخود اس کا علم ہوا، (یعنی نبض کی انقباضی حرکت

کا کچھ بخود اس پر چلا)؛ پھر کچھ عرصہ کے بعد انقباضی حرکت کے

متعلق میرے معلومات مستحکم ہو گئے (اور پورے طور پر سمجھ

اسکا پتہ چل گیا)؛ پھر مجھ پر نبض کے بہت سے دروازے
کھل گئے، (اور اس بارہ میں مجھے ایک روشنی اور بصیرت
حاصل ہو گئی)۔ جو شخص میری جیسی پابندی کریگا یا جو شخص
میرے برابر ٹوہ اور ٹٹول میں لگا رہیگا (تو جو کچھ مجھے علم حاصل
ہوا ہے، اسے بھی معلوم ہو جائیگا)۔

رازی نے اس قول کی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ پابندیاں یہ ہیں کہ پوروں کو حرکت کے کاموں میں
کم استعمال کیا جائے، تاکہ ان میں رگڑ اور حرکت سے سختی نہ آجائے؛ تیل اور گرم پانی بکثرت استعمال کیا
جائے۔ تاکہ یہ نرم رہیں، اور انکی حس تیز ہو جائے +

فاخہ دان کان الا مر علی مایقولون لیکن خراہ بات وہی ہو، جیسا کہ بعض لوگ قائل ہیں کہ
فالا نقباض فی اکثر الاحوال غیر حرکت انقباضی محسوس ہو سکتی ہے، تاہم اکثر حالات میں
محسوس انقباض کا پتہ چلا نہیں کرتا ہے۔

والسبب فی وقوع الاختیار علی جس نبض کے لئے کلائی کی شریان نبض دیکھنے کے لئے کلائی کی شریان
عرق الساعد امور ثلثة سهولة کیوں اختیار کی گئی ہے؟ شریان زندی علی شریان
تاوله وقلة المحاشاة عن کشفه و النبض تین وجہ سے اختیار کی گئی ہے: (۱) اس شریان
استقامة وضعه یحاذی القلب تک رسائی آسان ہے؛ (۲) مریض کو اس کے کھولنے
وقریبہ منه اور دکھانے میں کم عذر ہو سکتا ہے (اور شرم و حیا کم دامگیر
ہو سکتی ہے)؛ (۳) اس کی وضع قلب کی سیدہ میں واقع
ہے، اور یہ (مقابلہ دوسری بہت سی شریانوں کے) قلب
سے قریب ہے +

وینبغ ان یکون الجس والید المجهیة نبض دیکھنے مناسب یہ ہے کہ نبض دیکھتے وقت مریض کا ہاتھ
علی جنب فان الید المکتبة تزيد کے شرائط پہلو پر ہو (مریض کا ہاتھ نہ چپ ہو، اور نہ پٹ،
فی العرض والاشراف و متقص من بلکہ پہلو پر ہو: یعنی کھڑا ہو، اوپر کی طرف انگوٹھا ہو اور نیچے کی
الطول خصوصاً فی المہاسر یل طرف مختصر؛ اس لئے کہ اس حالت میں اگر ہاتھ پٹ ہو تو اس
سے بعض نتیجوں میں عبارت اس طرح ہے: — تو اس سے نبض کی چوڑائی بڑھ جاتی ہے، اور لمبائی اور

بندی نکٹ جاتی ہے +

والمتعلقة تزيد في الاشراف
والطول وتنقص من العراض
نبض کی چوڑائی اور بلندی (عرض و اشراف) بڑھ جاتی ہے، اور
لمبائی گھٹ جاتی ہے؛ علی الخصوص لاغروں میں۔ اور اگر
ہاتھ چپت ہو، تو بلندی اور لمبائی بڑھ جاتی ہے، اور چوڑائی
کم ہو جاتی ہے۔

ہاتھ کے پت اور پٹ ہونے سے ان اختلافات کا وقوع پذیر ہونا بہت ہی امینہ و قیاس ہے۔ مترجم
و يجب ان يكون الجس في وقت يخلو
فيه صاحب النبض عن الغضب
والسرور والريضة وجميع
الافعال النفسية من الخالي هو؛
والجوع وعن حال ترك العادات
واستحداث العادات
یہ بھی ضروری ہے کہ نبض ایسے وقت دیکھی جائے
جیکہ صاحب نبض (مریض) غصہ، خوشی، ریاضت، اور تمام
انفعالات نفسانیہ سے خالی ہو؛ اس کا شکم نہ اتنا پُرد ہو کہ بوجھل
ہو رہا ہو، اور نہ بھوک کی حالت ہو کہ وہ اس سے ناتواں
ہو رہا ہو؛ نیز وہ اپنی کسی مادت کو نہ چھوڑے ہوئے ہو،
اور نہ اس نے کوئی نئی عادت پیدا کر لی ہو۔ (کیونکہ ان
تمام امور سے خلاف مقتضائے مزاج نبض میں اختلاف عظیم
پیدا ہو جائے گا) +

و يجب ان يكون الامتحان
من نبض المعتدل الفاصل
حتى يقاس به غيره
یہ امر بھی ضروری ہے کہ نبض دیکھتے وقت اس کا مقابلہ
اور امتحان بہترین اور معتدل شخص کی نبض سے کیا جائے،
تاکہ نبض معتدل اور غیر معتدل کا باہمی اندازہ قائم کیا
جاسکے (یعنی نبض معتدل کو پیمانہ اور معیار قرار دیا جائے،
اور اس کو ذہن میں رکھ کر دوسری نبضوں کو اس پیمانہ پر جانچا
جائے، اور اسی کے مطابق احکام جاری کئے جائیں) +
دوسرے لوگوں نے شرائط مذکورہ کے علاوہ اور شرائط بھی بڑھائے ہیں، مثلاً :-

(۱) مریض کے دائیں ہاتھ کی نبض دائیں ہاتھ سے دیکھی جائے، اور بائیں کی بائیں ہاتھ سے، اس طور پر کہ
جب چاروں انگلیاں نبض پر رکھی جائیں، تو خنجر انگوٹھے کی طرف (قبضہ کی طرف) رہے، اور سبابہ اوپر کی
طرف (کلائی کی طرف) جہاں شریان پر گوشت شروع ہو جاتا ہے +

(۲) دائیں ہاتھ سے دائیں نبض کو ذرا دیر تک دیکھا جائے، اس لئے کہ دائیں ہاتھ کی حسی نسبت ذکی

(۳) نبض دیکھتے وقت طبیب اپنے دوسرے خالی ہاتھ کو سہارہ رکھے لئے مریض کے اس ہاتھ کے نیچے کہ دے جسکی نبض دیکھنی جا رہی ہے؛ تاکہ مریض کا ہاتھ تھک نہ جائے۔ اسکا خیال خاص طور پر کمزور اور ناتواں مریضوں میں زیادہ کیا جائے +

(۴) چاروں انگلیاں مریض کی نبض پر دھکے بہ اطمینان نبض کی ساری قسموں کو سمجھے، (مجلت سے کام نہ لے) اور سب کو اپنے ذہن میں لا کر ایک ایک قسم پر غور کرے +

(۵) طبیب نبض دیکھتے وقت ایسے تمام عوارض بدنی و نفسانی سے خالی ہو، جو اس کی توجہ کو کم کرنے والے، اور دوسری طرف پھرنے والے ہوں، مثلاً غصہ، خوشی، بھوک، پیاس، بھگیت، دہسیری، شکم +

(۶) طبیب کی انگلیاں کھردرے کاموں کی وجہ سے کھردری نہ ہوں، بلکہ انکا بشورہ ملائم اور نازک ہو +

(۷) طبیب کے ذہن میں وہ تمام باتیں موجود ہوں، جن سے نبض میں تغیرات پیدا ہو سکتے ہیں، مثلاً اختلاف مالک، مختلف ہوائیں، وغیرہ؛ تاکہ وہ سمجھ سکے کہ یہ تغیرات کہاں تک نفس مزاج کی وجہ سے ہیں اور کہاں تک دیگر امور کی وجہ سے +

(۸) نبض تو ہی کو زور سے دبا کر دیکھا جائے، اور نبض ضعیف کو ہلکے سے +

(۹) نبض دکھاتے وقت مریض اپنے ہاتھ سے کوئی کام بھی نہ کر رہا ہو، نہ کسی چیز کو اس سے اٹھائے ہوئے ہو، اور نہ اس ہاتھ سے کسی چیز پر سہارا لگائے ہوئے ہو +

(۱۰) طبیب مریض کے پاس جاتے ہی، یا طبیب کے پاس مریض کے آتے ہی، نبض دیکھنی شروع نہ کرے؛ بلکہ پہلے اس سے دیر تک حالات مرض کے متعلق سوالات کرے، اور باتوں میں لگا کر اسے انوس کر دے؛ کیونکہ طبیب جب مریض کے پاس پہنچتا ہے تو اس میں ایک قسم کی ہيجانی کیفیت ہوتی ہے؛ اسی طرح مریض کے حالات و خیالات گاہے طبیب کے رعب و داب سے متغیر ہو جاتے ہیں +

(۱۱) مختلف حالات کے مطابق طبیب اپنے ہاتھ کو مریض کی نبض پر رکھے، جسکا اندازہ بعض لوگوں نے تیس نبض بتایا ہے، اور بعض لوگوں نے بارہ نبض؛ لیکن صحیح یہ ہے کہ تیس یا بارہ کی تعین نہیں کی جاسکتی اور نہ اس پر کوئی دلیل قائم کی جاسکتی ہے +

ثم نقول ان الاجناس التي منها
يتعرف حال النبض على حسب ما ينع
الاطباء عشرة وان كان يجب عليهم
ان يجعلوها تسعة
پھر ہم بیان کرتے ہیں: وہ جنس ہیں جن سے نبض کے
حالات کا پتہ چلتا ہے، جیسا کہ اطباء نے مقرر کیا ہے، دس
ہیں؛ اگرچہ ضروری یہ تھا کہ اطباء ان جنسوں کو نو ہی
شمار کرتے +

اس سے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نبض دیکھنے کے وقت مریض کو اس سے کسی چیز کو نہ اٹھانے سے منع کیا جائے +

کیونکہ ان دس اجناس میں سے ایک جنس "انتظام اور عدم انتظام" ہے۔ یہ حقیقت میں جنس استواء و اختلاف کے تحت میں داخل ہے؛ کیونکہ نبض مختلف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اس کا اختلاف ایک معتبرہ انتظام کے ساتھ ہوگا، یا نہ ہوگا۔ لیکن چونکہ نبض منظم اور غیر منظم کی قسمیں بہت ساری ہیں، اس لئے اسکو ایک مستقل جنس قرار دیرایا گیا +

والجنس الماخوذ من مقدار (۱) وہ جنس جو انبساط کی مقدار رطیل، عرض، اور عمق کا انبساط
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من کیفیت قرح (۲) وہ جنس جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ انگلیوں میں الحاکمة للإصابع
حرکت نبض کی ٹوک کس طرح پڑ رہی ہے (کیفیت قرح) +

والجنس الماخوذ من زمان (۳) وہ جنس جو پوری حرکت کے زمانے کے لحاظ سے کل حرکت
ماخوذ ہے (زمان حرکت) +

والجنس الماخوذ من قوام الآلة (۴) وہ جنس جو قوام آلہ (سختی و نرمی شریان) سے
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من خلائہ (۵) وہ جنس جو نبض (شریان) کی خلا و امتلاء سے
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من حرارۃ الملمس (۶) وہ جنس جو لمس نبض کی گرمی اور سردی سے
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من زمان السكون (۷) وہ جنس جو زمان سکون سے ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من استواء النبض واختلافہ (۸) وہ جنس جو نبض کے استواء اور اختلاف سے ماخوذ
ہے (کہ آیا نبض ہموار ہے، یا مختلف) +

والجنس الماخوذ من نظامہ فی الاختلاف وترکہ للنظام (۹) وہ جنس جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ نبض کا اختلاف
کسی (مقررہ) نظام پر قائم ہے، یا نظام کو چھوڑ دیتی ہے +

والجنس الماخوذ من الوزن (۱۰) وہ جنس جو وزن نبض کے لحاظ سے ماخوذ ہے +

اما الجنس الماخوذ من مقدار النبض (۱۱) جنس مقدار چنانچہ وہ جنس جو نبض کی مقدار
ذیل من مقدار میرا قطار الثلاثہ (مقدار انبساط) سے ماخوذ ہے، تو اس میں نبض کے قطار
التي هي طوله وعرضه وعمقه ثلاثه — طول، عرض، اور عمق — کی مقدار سے رہبری

فیکون احوال النبیض فیہ تسعة بسیطة وم مرکبات

حاصل کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے نبض کے حالات (نبض کے اقسام) نو بسیط (یا مفرد) اور (بست سے) مرکبات ہوتے ہیں۔

فالتسعة البسیطة هی الطویل والقصر والمعتدل والعریض والضیق والمعتدل والمنخفض والمشرقت والمعتدل

نو بسیط (یا مفرد) قسیم یہ ہیں۔ طویل۔ قصیر۔ معتدل (بلحاظ طول و قصر کے)۔ عریض۔ ضیق۔ معتدل (بلحاظ چڑائی اور تنگی کے)۔ منخفض۔ مشرق۔ معتدل (بلحاظ بلندی و پستی کے)۔

فالطویل هو الذی یحس اجزاؤه فی الطول اکثر من المحسوس الطبیعی علی الاطلاق وهو المزاج المعتدل الحق او من الطبیعی الخاص بذلك الشخص وهو المعتدل الذی یخضعه وقد عرفت الفرق بینہما قبل

چنانچہ نبض طویل وہ نبض ہے، جس کے اجزاء بلحاظ طول کے اس "طبیعی مطلق" کی نبض سے زیادہ ہوں، جسکو فرضی طور پر محسوس مان لیا جائے؛ یعنی مزاج معتدل حقیقی کی (فرضی) نبض سے اسکا طول زیادہ ہو؛ یا اس کے اجزاء کی درازی اس طبعی نبض سے زیادہ ہو، جو اس شخص کے لئے مخصوص ہے؛ یعنی اس شخص کی مخصوص معتدل نبض سے اسکا طول زیادہ ہو۔ اس سے پہلے ہمیں ان دونوں (معتدل حقیقی اور معتدل شخصی) کے درمیان فرق معلوم ہو چکا ہے۔

والقصیر ضدہ و بینہما المعتدل و علی هذا القیاس فاحکم فی الستة الباقیة

اور نبض قصیر (چھوٹی نبض) نبض طویل کی ضد کا نام ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان نبض طویل و قصیر کے درمیان نبض معتدل ہے (جو بلحاظ درازی و کوتاہی کے اوسط درجہ پر ہوتی ہے)۔ باقی چھ قسموں کو بھی اسی طور پر قیاس کرو۔

واما المركبات من هذه البسیطة فبعضها له اسم وبعضها لیس له اسم

یہی وہ نبضیں جو انہی مفرد اقسام سے مرکب ہوتی ہیں (مرکبات)۔ تو ان میں سے بعض کے نام تو مقرر ہیں، اور بعض کے لئے کوئی نام مقرر نہیں ہے۔

فان المراثیل طوولا وعرضا

نبض عظیم، صغیر، عریض، اور دقیق چنانچہ جو نبضیں مول، عرض،

والنفاً عا لیسعی العظیم والنقص اور بلندی (یا عمق) میں مذکورہ بالا مقررہ پیمانہ سے زیادہ
فی ثلثہا لیسعی الصغیر و بینہا ہوتی ہے، اُسے نبض عظیم کہا جاتا ہے؛ اور جو ان
المعتدل تینوں اقطار (طول، عرض، اور عمق) میں (مقررہ پیمانہ سے)
کم ہوتی ہے، اُسے نبض صغیر کہا جاتا ہے، اور جو

ان دونوں نبضوں کے درمیان ہوتی ہے، اُسے
نبض معتدل +

والنفاً عا لیسعی العظیم والنقص اسی طرح جو نبض عرض اور شہوق (بلندی) میں (مقررہ
یسعی الغلیظ والنقص فیہا معیار سے) زیادہ ہوتی ہے، اُسے غلیظ کہا جاتا ہے؛ اور
یسعی الدقیق و بینہا المعتدل جو ان دونوں قطروں میں (معیار مقررہ سے) کم ہوتی ہے،
اُسے دقیق کہا جاتا ہے؛ اور جو ان دونوں نبضوں کے
درمیان ہوتی ہے، اُسے معتدل +

واما الجنس الماخوذ من (۲) جنس قوی وہ جنس، جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ انگلیوں
کیفیتہ قرۃ العرق للاصابع میں شریان کی ٹھوکہ کس طرح لگ رہی ہے، اس جنس کے لحاظ
فانواعہ ثلثة القوی و سے نبض کی تین قسمیں ہیں: قوی، ضعیف، اور معتدل۔ پناچہ
هو الذی یقاوم الجنس نبض قوی وہ ہے جو انبساط کے وقت تباہی کی انگلیوں سے
عند الانبساط والضعیف اچھی طرح مقابلہ کرتی ہے زور سے ٹھوکہ لگاتی ہے، اور دبانے
مقابلہ و المعتدل بینہا سے دب کر غائب نہیں ہو جاتی ہے؛ نبض ضعیف نبض
قوی کی مقابل ہے، اور معتدل ان دونوں کے

درمیان +

واما الجنس الماخوذ من زمان (۳) زمانہ حرکت وہ جنس جو حرکت کے پورے زمانے کے
کل حرکتہ فانواعہ ثلثة کاظ سے ماخوذ ہے، اس جنس کے لحاظ سے نبض کی تین قسمیں ہیں:
السریع وهو الذی یتتمہ سریع، بطی، اور معتدل۔ پناچہ نبض سریع وہ نبض ہے
الحركة فی مدة قصیرة جو (بمقابلہ مقررہ معیار کے) تھوڑی مدت میں اپنی حرکت ختم
والبطی صندۃ ثم المعتدل کر لیتی ہے؛ اور نبض بطی نبض سریع کی منہ اور اس کی
بینہا مقابل ہے۔ اور ان دونوں نبضوں کے درمیان نبض معتدل

واما الجنس الماخوذ من فتو ام
الا لة فاصنافه ثلثة اللین
وهو القابل للاندفاع الے
داخله عن الغا هن بسهولة
والصلب ضد ا شم
المعتدل

(۴) توام آلہ وہ جنس جو توام آلہ (شریان کی سختی و نرمی) کے لحاظ سے ماخوذ ہے، اس جنس کی نبضیں تین ہیں: کین، صلب، اور معتدل۔ چنانچہ نبض لیتن (نرم نبض) وہ ہے جو دبائے سے پر آسانی دے کر اندر کی طرف چلی جائے (یعنی پر آسانی انگلیوں سے دب جائے۔ نبض صلب (سخت نبض) نرم نبض کی ضد اور اسکی مقابل ہے؛ اور ان دونوں کے درمیان نبض معتدل +

واما الجنس الماخوذ من حال
ما محتوی علیہ فاصنافه
ثلثة المصلی وهو الذی یحس
کان فی تجویفه رطوبة مالیه
بعده بما لا فراغ صرف والخالی
ضد ا شم المعتدل

(۵) جنس خلا و امتلاء وہ جنس جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ شریان کے اختواء (امتلاء) کی کیا حالت ہے (یعنی خلا و امتلاء کے لحاظ سے شریان کی کیا حالت ہے)، اس جنس کی نبضیں تین ہیں: نبض متلی، غالی، اور معتدل۔ چنانچہ نبض متلی وہ نبض ہے، جس میں اس طرح محسوس ہوتا ہے، گویا نبض کے اندر (شریان کے اندر) کافی رطوبت بھری ہوئی ہے، نہ یہ کہ وہ اندر سے قطعاً خالی ہے۔ نبض خالی نبض متلی کی ضد اور اس کی مقابل ہے (جس میں اس طرح محسوس ہوتا ہے، گویا رطوبت سے نبض بالکل خالی ہے)؛ اور نبض معتدل ان دونوں کے درمیان ہے +

واما الجنس الماخوذ من ملسہ فاصنافه
ثلثة الحار والبارد والمعتدل

(۶) جنس ملس نبض جنس ملس کے لحاظ سے نبض کی تین قسمیں ہیں: حار، بارد، اور معتدل +

واما الجنس الماخوذ من زمان
السكون فاصنافه ثلثة المتواتر
وهو القصیر الزمان المحسوس
بین القریعتین ویقال له
الصنّ المتد اسرک والمتکاثف
والمتفادت ضد ا ویقال له

(۷) جنس زمان سکون وہ جنس جو زمان سکون کے لحاظ سے ماخوذ ہے، اس جنس کی نبضیں تین قسم کی ہیں: متواتر، متفاوت، اور معتدل۔ چنانچہ متواتر وہ نبض ہے جس میں دو قمرعات (دو ٹھوکروں) کے درمیان کا زمانہ تصویلاً محسوس ہو۔ نبض متواتر کو متد اسرک اور متکاثف بھی کہا جاتا ہے۔ (اس کے برعکس) نبض متفادت

ایضا المتراخی والمختلف و بینہما اس نبض کو کہا جاتا ہے، جو متواتر کی ضد اور مقابل ہو،
المعتدل (جس میں دو ٹھوکروں کے درمیان کا زمانہ لمبا محسوس ہو)۔
ان دونوں کے درمیان نبض معتدل کہلاتی ہے +

ثم هذا الزمان هو بحسب مآید سلك من امر الانقباض كنبض کی حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہیں : اگر
فان كان لا يد سلك الانقباض انقباضی حرکت بالکل محسوس نہیں ہوتی ہے، تو یہ زمانہ سکون
اصلاً كان هو الزمان الواقع وہ ہوگا، جو نبض کے ہر دو انبساط کے درمیان پایا جائیگا، اور
بین كل انبساطين وان ادرك اگر انقباضی حرکت محسوس ہوتی ہے (جیسا کہ جالینوس کا تجربہ ہے)۔
كان باعتبار زمان الطرفين تو یہ زمانہ سکون وہ ہوگا جو انبساط و انقباض کے دونوں کناروں پر
(ہر ایک کے خاتمہ پر) پایا جائیگا +

ایک وہ سکون جو انبساط کے خاتمہ پر، انقباض کے شروع ہونے سے پہلے پایا جائیگا، اور جس کو سکون
محیطی کہا جاتا ہے؛ اور دوسرا وہ سکون جو انقباض کے خاتمہ پر، انبساط کے شروع ہونے سے پہلے پایا جائیگا،
اور جس کو سکون مرکزی کہا جاتا ہے +

واما الجنس الماخوذ من الاستواء (۸) جنس استواء واختلاف وہ جنس، جو استواء اور اختلاف
والاختلاف فهو امستواء وما مختلف غیر مستوی
اور (۲) مختلف غیر مستوی +

وذلك باعتبار تشابه بنضات او اجزاء نبضة او فی جزء واحد میں سے کسی ایک صورت میں کیا جاتا ہے: (۱) مختلف بنضات
من النبضة فی امور خمسة العظم یا ایک ہی نبضہ کے مختلف اجزاء مندرجہ ذیل پانچ امور میں
والضعف والقوة والسرعة والبطء یا ہم تشابہ یا متخالف ہوں: (۳) یا نبضہ کے کسی ایک ہی
والبطء والتواء والتفاوت جزو کے اندر ان امور (۵) میں تشابہ یا متخالف ہو: (۱)
والصلابة واللين حتى ان النبض حتی کہ (مثلاً) ایک ہی نبض میں انبساط کا آخری حصہ (مقابلہ
الواحد يكون اخر انبساطه ابتدائی حصے کے) شدت حاجت کی وجہ سے (یا شدت حرارت
اسرع لشدت الحرارة والضعف کی وجہ سے) سریع ہو جائے، اور ضعف قوت کی وجہ سے ضعیف
للضعف وہ پانچ امور (۵) (مور خمسہ) یہ ہیں: (۱) عظم و صغر —

(۲) قوت وضعف — (۳) سرعت و بطور — (۴)

تواتر و تفاوت — (۵) صلابت و لین —

نبض دیکھتے وقت مذکورہ بالا پانچوں امور میں تشابہ اور تخالف کا اعتبار تین طور پر کیا جاتا ہے، اور اس لحاظ سے ایک تین قسمیں ہیں: (۱) استواء اور اختلاف یا تشابہ اور تخالف کا اعتبار مختلف نبضات کے لحاظ سے کیا جائے، یعنی یہ دیکھا جائے کہ یہ نبضات باہم ان پانچوں امور میں سے کسی ایک میں، یا زیادہ میں متفق و متحد ہیں، یا باہم مختلف، یعنی بعد کی ہر ٹھوکرا مور مذکورہ میں پہلی ٹھوکرا کے مانند ہے، یا اس سے مختلف، اگر پہلی صورت ہوگی، تو "نبض مستوی" ہے، ورنہ "مختلف" +

(۲) استواء اور اختلاف کا اعتبار مندرجہ بالا پانچوں امور میں ایک ہی نبضہ کے مختلف اجزاء کے لحاظ سے کیا جائے، مثلاً یہ دیکھا جائے کہ تمام انگلیوں کے نیچے نبض کے مختلف اجزاء ایک دوسرے سے باہم متشابہ ہیں یا مختلف۔ چنانچہ اگر پہلی صورت ہوگی، تو "نبض مستوی" ہے، ورنہ "مختلف"۔

(۳) استواء اور اختلاف کا اعتبار نبضہ کے کسی ایک ہی جز کے اندر کیا جائے، مثلاً ایک ہی انگلی کے نیچے نبض کا جو حصہ واقع ہے، وہ امور مذکورہ میں ہمارے یا مختلف۔ پہلی صورت میں "نبض مستوی" ہوگی، اور دوسری صورت میں "مختلف"۔ اس تیسری صورت کے لحاظ سے نبض مختلف کی مثال شیخ نے اس طرح دی ہے: "حتی کہ (مثلاً) ایک ہی نبض کے انبساط کا آخری حصہ (بمقام بلہ ابتدائی حصہ کے) سزلج اور ضعیف ہو"۔ اس مثال سے ظاہر ہے کہ ایک ہی انگلی کے نیچے نبض کا جو حصہ واقع ہوگا، اسی کے اندر اختلاف کا تصور کیا جاسکتا گا +

وان شئت بَسَطْتَ الْقَوْلَ اگر چاہو تو تم اس بات کو زیادہ پھیلا سکتے ہو، اور باعتبارت فی الاستواء والاختلاف ان تینوں مذکورہ اقسام میں امور نمسہ کے علاوہ باقی دوسری فی الاقسام المذکورۃ الثلاثہ جنسوں (یعنی نبض کی دس جنسوں میں سے باقی دوسری سائر الاقسام الاخر جنسوں، مثلاً جنس امتلا و خلا اور جنس لمس نبض رغیرہ) لکن ملائک الاعتبار مصروف میں بھی استواء اور اختلاف کا اعتبار و لحاظ کر سکتے ہو۔

الی هذا (اور ان کا لحاظ کرنا کچھ زیادہ دشوار نہیں ہے۔ ہاں البتہ ان بقیہ میں سے جنس وزن کے استواء اور اختلاف کا دریافت کرنا بیشک دشوار ہے)۔ لیکن اطباء نے (استواء اور اختلاف میں) انہی پانچ امور کا اعتبار و لحاظ کیا ہے، اور انہی امور پر اس کا دار و مدار رکھا ہے۔ (اس لیے کہ یہ پانچوں

امور زیادہ واضح ہیں، اور انہی امور کا نبض دیکھتے وقت
محافظ کرنا آسان ہے) +

نبض مستوی کی دو قسمیں ہیں: (۱) مطلقاً اور بلا قید مستوی جو پانچوں امور میں مستوی ہو (۲) نبض
مستوی مقید، جو ان امور میں سے ایک یا دو تین میں مستوی ہو۔ چنانچہ شیخ کہتے ہیں:

والنبض المستوی علی الاطلاق "نبض مستوی مطلق" وہ ہے، جو ان سارے امور
ہو المستوی فی جمیع هذه میں (پانچوں مذکورہ امور میں) مستوی اور ہموار ہو +

یعنی جب مطلقاً اور بلا قید "نبض مستوی" کہا جاتا ہے، تو اس سے "مستوی کامل" مراد دیا جاتا
ہے، بایں معنی کہ وہ پانچوں امور میں مستوی ہو، اور ان امور میں سے کسی ایک امر میں بھی اختلاف
نہ ہو +

وان استوی فی شئی ما وحده اور اگر نبض ان پانچوں امور میں سے محض کسی ایک

فہو مستوفیہ وحدہ کانک چیز میں مستوی ہو (اور بقیہ چیزوں میں مستوی نہ ہو) تو
قلت مستوفی القوتہ ومستوفی ایسی نبض کو محض اسی چیز میں (مقید کر کے) "مستوی" کہا
فی السرعة جائیگا (اسے مطلقاً اور بلا قید مستوی ہرگز نہ کہا جائیگا)؛

مثلاً (جو نبض محض قوت کے محافظ مستوی ہے، یا محض
سرعت کے محافظ مستوی ہے، تو ایسی نبض کے بارہ
میں) تم کہو گے کہ یہ "قوت میں" مستوی ہے، یا یہ "سرعت
میں" مستوی ہے +

وکلک المختلف وهو الذی اسی طرح نبض "مختلف" وہ ہے جو مستوی نہ ہو؛

لیس بمستوفیہ واما علی الاطلاق خواہ وہ "مطلقاً مختلف" ہو (یعنی بلا قید مختلف ہو، اور پانچوں
واما فیما لیس فیہ بمستو امور میں سے ہر ایک میں اختلاف ہو)؛ یا وہ (بلا قید

مختلف نہ ہو، بلکہ اس کا اختلاف) محض اسی چیز میں ہو
جس میں کہ وہ مستوی نہیں ہے (مثلاً اگر وہ "سرعت"
میں مستوی نہیں ہے، تو وہ "سرعت" میں مختلف کہلائگی)۔

جائے توس کا قول "نبض کبیر" میں اس طرح ہے: "نبض مستوی" وہ ہے، جسکے قراءات (مطہر کریں)

انکلیوں میں یکساں طور پر لگیں: اور "نبض مختلف" اس کے خلاف کا نام ہے۔ پیران دونوں میں ۷۰ ہر

ایک کی دو قسمیں ہیں؛ عام اور خاص۔ ”نبض مستوی عام“ وہ ہے جس کے قرعات انگلیوں میں تمام اصناف (امور خمسہ) کے لحاظ سے متشابہ ہوں۔ اور ”نبض مختلف عام“ وہ ہے جس کے قرعات امور خمسہ میں سے کسی چیز میں بھی متشابہ اور ہموار نہ ہوں۔ ”نبض مستوی خاص“ سے مراد یہ ہے کہ اُس کے قرعات کسی ایک چیز میں (مثلاً قوت یا سرعت میں) متساوی اور ہموار ہوں، اور باقی چیزوں میں مختلف ہوں۔ اسی طرح ”نبض مختلف خاص“ اس کے مقابلہ میں ہے؛ یعنی جس کے قرعات کسی ایک چیز میں (مثلاً قوت یا سرعت میں) مختلف ہوں، اور باقی چیزوں میں ہموار اور متساوی۔ (انھلی)

واما الجنس الماخوذ من النظام (۹) جنس نظام (یعنی وہ جنس، جو اس لحاظ سے ماخوذ وغیر النظام فہو ذو نوعین عدم نظام ہے کہ نبض کا اختلاف کسی مقررہ نظام مختلف منتظم و مختلف غیر پر قائم ہے، یا وہ کسی مقررہ نظام پر قائم نہیں ہے) وہ منتظم و المنتظم هو الذی جنس جو (اختلاف نبض کے) نظام اور غیر نظام سے ماخوذ لا اختلاف نظام محفوظ ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: مختلف منتظم اور مختلف غیر منتظم۔ چنانچہ نبض منتظم وہ ہے، جس کے اختلاف کے لئے ایک مقررہ نظام ہو، یعنی اسی نظام و تربیت پر اُس کا اختلاف دورہ کیا کرتا ہو۔

وہو علی وجہین آما منتظم پھر اس کی دو صورتیں ہیں: منتظم مطلق اور منتظم علی الاطلاق وہو ان یکون دائر۔ ”منتظم مطلق“ سے مراد یہ ہے کہ محض ایک ہی خلاف للمستکرر منہ خلاف واحد فقط کا تکرار و اعادہ ہو (مثلاً ہر تین نبضہ کے بعد ایک نبضہ تیز و آما منتظم یس و ہوان ہو جایا کرتا ہو)، اور منتظم دائر سے مراد یہ ہے کہ اُس یکون له دورا اختلافین میں دو یا زیادہ اختلافات (ایک مقررہ نظام پر) دورہ کرتے فصاعداً مثل ان یکون هناك ہوں۔ مثلاً کسی نبض میں اختلاف کے دو دورے ہوں، اور دور دورا آخر مخالف له الا دوسرا دورہ پہلے دورہ سے جداگانہ ہو، لیکن دونوں اختلاف انھما یعودان معاً علی ولا یھما کے دورے اپنی اپنی باری پر (ایک مقررہ نظام کے ساتھ) کد و سیر واحد و غیر منتظم اس طرح دوئیں، گویا یہ دونوں دورے ملکر ایک دورہ بناتے ہیں (مثلاً ایک نبض ہے جو دو قرعات کے بعد ایک قرعہ زور سے لگاتی ہے، پھر دو قرعات کے بعد

ایک طویل وقفہ کرتی ہے، اور پھر یہی چکر قائم ہو جاتا ہے (اور نبض غیر منتظم نبض منظم کی ضد اور عکس کا نام ہے جسکے اختلافات کسی نظام اور ترتیب کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں) +

واذا حقت وجبات هذا الجنس التاسع كالنوع من الجنس الثامن وداخلا تحت غير المستوي

جب تم تحقیق کرو گے (اور یہ نظر انصاف سوچو گے) تو اس نویں جنس کو آٹھویں جنس کی ایک قسم پاؤ گے، جو "غیر مستوی" (مختلف) کے تحت میں داخل ہوگی (کیونکہ یہ تقسیم تو دراصل مختلف ہی کی ہو سکتی ہے کہ اسکا اختلاف

بالنظم وبالترتيب هو، یا بے نظم و بے ترتیب) +

قرعات نبض نفثات موسیقی سے مشابہ ہیں جنس نظام و عدم نظام کو بیان کرنے کے بعد شیخ اب بتانا چاہتے ہیں کہ نبض کے حرکات و سکونات اسی طرح ایک خاص ترتیب و نظام رکھتے ہیں، جس طرح گانے میں مختلف نفثات اور ان کے درمیان کے زمانے ایک خاص ترتیب و نظام رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرعات نبض بہت سی باتوں میں نفثات موسیقی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ چنانچہ علم موسیقی ایک ایسے علم کا نام ہے، جو نفثوں (راگوں) کے احوال و کیفیات سے بحث کرتا ہے، کہ آیا وہ قوی ہیں یا ضعیف؛ اور آیا وہ ماد (تیز) ہیں، یا ثقیل (بجاری)۔ پھر یہ کہ یہ نفثات کیونکر جمع ہو کر کانوں کے لئے موجب لذت ثابت ہوتے ہیں، اور کیونکر موجب نفرت۔ نیز علم موسیقی اس سے بھی بحث کرتا ہے کہ مختلف نفثات کے درمیان کتنا زمانہ صرف ہونا چاہئے۔ الغرض علم موسیقی دو چیزوں سے بحث کرتا ہے: (۱) براہ راست نفثوں کے حالات سے، (۲) ان زمانوں اور وقفوں سے، جو مختلف نفثات کے درمیان ہونے چاہئیں۔ چنانچہ علم موسیقی کے پہلے حصہ کو علم تالیف کہا جاتا ہے؛ اور دوسرے حصے کو علم ایقاع +

اسی طرح مختلف ماد ایک، تیز اور بجاری آوازوں، اور مختلف نفثات اور راگوں کے درمیان صحت و ثقل وغیرہ کے لحاظ سے؛ ابھی جو نسبت ہوتی ہے، اسے نسبت تالیفیہ کہا جاتا ہے، اور ان مختلف راگوں کے درمیان جو مختلف مدتیں خرچ ہوتی ہیں، اور ان مدتوں میں جو باہمی تناسب قائم ہوتا ہے، اس کو نسبت ایقاعیہ کہا جاتا ہے۔

موسیقار اس آلہ کو کہتے ہیں، جس سے راگ نکالے جاتے ہیں، خواہ وہ قدرتی آلہ ہو، جیسے انسان کا خنجر، اور خواہ وہ مصنوعی ہو، جیسے ستار، سارنگی اور مختلف باجے۔

نقرا کا اس ضرب یا ٹھوکر کو کہتے ہیں، جس سے نغمہ (راگ) پیدا ہوتا ہے، مثلاً ستار کے تاروں پر انگلیوں کے مضارب سے ٹھوکر لگائی جاتی ہے، اور طبلہ پر ہاتھ سے +

نغمہ (راگ) اس آواز کا نام ہے، جو کافی دیر تک قائم رہتی ہے۔ انگریزی نغمہ (راگ) نقرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی مثلاً جب طبلہ پر ہاتھ مارا جاتا ہے، تو اس سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے، جو دیر تک گونجتی رہتی ہے۔ اس میں ہاتھ کی ٹھوکر نقرا کا ہے، اور گونجتی ہوئی آواز نغمہ +

پھر نغمہ (سُر) راگ کی دو قسمیں ہیں: (۱) نغمہ حادہ (باریک سُر)۔ (۲) نغمہ ثقیلہ (بھاری سُر) +
نغمہ حادہ (باریک سُر) میں بولنے والے تار یا جسم کے اندر اهتزازات و ارتعاشات در زش (پکپی) بہت تیزی سے دفع ہوتے ہیں؛ اور یہ صورت اس وقت ہوتی ہے، جبکہ ستار جیسے ساز میں تار یا تانت چھوٹا ہو، یا باریک ہو، یا خوب تنا ہوا ہو؛ اسی طرح طبلہ جیسے ڈھول میں چمڑہ چھوٹا ہو، باریک ہو، اور خوب تنا ہوا ہو؛ اور بانسری جیسے باجہ میں سوراخ باریک ہو اور پھونک سے قریب ہو +

نغمہ ثقیلہ نغمہ حادہ کے مقابلہ میں ہے، جبکہ اسباب نغمہ حادہ کے اسباب کے مقابل ہوتے ہیں + موسیقی میں حدت و ثقل کے لحاظ سے مختلف سُر نکالے جاتے ہیں۔ اگر مختلف سُر نکالے جائیں، بلکہ ایک ہی سُر کو بار بار بدھرایا جائے، تو اس سے کوئی خاص کیفیت سننے والے کو حاصل نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ جب دوسرا اس سے زیادہ مختلف حدت و ثقل کے اس طور پر جمع ہوں، کہ اس سے سننے والے کو لطف و سرور حاصل ہو، تو ایسے نغمات کو "نغمات متوافقہ" (نغمات متفقہ) کہا جاتا ہے، جو موسیقی کی جان ہے؛ اور اگر مختلف حدت و ثقل کے نغمات اس طرح جمع ہوں کہ سننے والے کو اس سے لطف و سرور کی بجائے نفرت حاصل ہو، تو ایسے نغمات کو "نغمات متنافرہ" کہا جاتا ہے، جو موسیقی کے دشمن ہیں +

ان اصطلاحات موسیقی کے بتانے کے بعد اب یہ واضح کیا جاتا ہے کہ نبض کے حرکات و قمرات موسیقی کے "نغمات" سے مشابہت رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس طرح بعض نغمات تیز اور بعض بھاری ہوتے ہیں، (بعض آوازیں باریک اور بعض بھاری ہوتی ہیں) اسی طرح بعض نبضیں قوی اور بعض ضعیف ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً فن موسیقی میں جس طرح نغمات کی باریکی اور ثقل سے بحث کی جاتی ہے، اور ان مختلف نغمات کے درمیان حدت و ثقل کے لحاظ سے ایک تناسب ہوا کرتا ہے، اور اس تناسب کو "نسبت تالیفی" کے ذریعہ سمجھایا جاتا ہے، اسی طرح نبض کے قمرات میں بھی قوت و ضعف سے بحث کی جاتی ہے، اور قوت و ضعف کے لحاظ سے گویا نبض میں بھی ایک قسم کی "نسبت تالیفی" ہوتی ہے +

اور جس طرح موسیقی کے مختلف نغمات چھوٹے بڑے ہوا کرتے ہیں، ہر نغمہ ایک ہمد و

زمانہ اور وقت لیتا ہے، اور کم و بیش وقفہ سے مثلاً طبلہ پر چوٹ ماری جاتی ہے، یا ستار کے تاروں پر مضراب لگایا جاتا ہے، الغرض مختلف نغمات اور مختلف راگ کے لئے جو چوٹ ماری جاتی ہے، (فَقْرَات) ان چوٹوں کے درمیان کم و بیش مختلف وقفے ہوتے ہیں، جن کی باریاں اور دورے فن موسیقی کے لحاظ سے معتد ہیں، اور ہر گالے میں ان وقفوں کے درمیان ایک خاص تناسب ہوتا ہے، جس کو نسبت ایقاعیہ کہا جاتا ہے، اسی طرح نبض کے حرکات و سکونات کے بھی متعین اوقات ہوتے ہیں، نغمات کی طرح حرکات نبض بھی بمحافظت کے چھوٹے بڑے، ہر کہتے ہیں، جبکو سرعت، بطور اور تواتر و تفاوت سے بیان کیا جاتا ہے۔ الغرض نبض کے حرکات و سکونات کے درمیان بمحافظ زمانہ کے ایک خاص تناسب ہونا ہے، جس سے علم نبض میں بحث کی جاتی ہے، اور یہ وہی تناسب جو فن موسیقی میں ”نسبت ایقاعیہ“ کہا جاتا ہے، جو مختلف نغمات اور ان نغمات کے فقرات (ضربات۔ چوٹوں) کے درمیان ہوتی ہے +

اسی بات کو موسیقی کی پیپیڈ گیوں میں اُبجھا کر منشی نے اس طرح بیان کرتے ہیں، جس میں علی بنور پر کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے:

وینبغی ان یعلم ان فی النبض
طبیعة موسیقار یثابہ موجو دة
فلکما ان صناعة الموسیقی یتم
بتالیف النغم علی نسبة بینہا
فی الحدیة والثقل وباد ورا یقاع
مقدار اس الا من مترا لتی تختل
بین فقراتھا کذلک حال النبض
خان نسبة من مترا فی السرعة
والتواتر نسبة ایقاعیة و نسبة
احوالہ فی القوة والضعف و فی
المقدار نسبة کالتالیفیة

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ نبض میں بھی ایک طبیعت موسیقاریہ (موسیقی کی نوعیت و خصوصیت) پائی جاتی ہے چنانچہ جس طرح صناعت موسیقی (علم موسیقی) میں دو چیزوں سے بحث کی جاتی ہے: (۱) مختلف نغمات کی ”تالیف“ ہے، کہ ان میں حدت و ثقل کے لحاظ سے کس قسم کی نسبت پائی جاتی ہے؛ (۲) ان نغمات کے ”ایقاعی دوروں“ سے، کہ مختلف نغمات کی ٹھوکروں (فقرات) کے درمیان جو مختلف مقدار کی مدتیں صرف ہوتی ہیں، کس اندازہ سے اس کے دورے ہونے چاہئیں:- اسی طرح نبض کا بھی حال ہے؛ کیونکہ (۱) نبض کے اندر مختلف قمرات کے درمیان سرعت و تواتر کے لحاظ سے جو ایک ”زمانی نسبت“ پائی جاتی ہے، یہ (موسیقی کی) ”نسبت ایقاعیہ“ ہے، (۲) اور اس سے کسی امر میں اختلاف نہیں رکھتی؛ اسی طرح (۲) نبض کے مختلف حالات کے

درمیان، مثلاً قوت وضعف کے درمیان، اور نبض کی مختلف مقدار (طول و قصر) کے درمیان جو تناسب ہوا کرتا ہے، یہ گویا (ریاضی کی) "نسبت تالیفیہ" ہے۔

اس کے بعد شیخ اس مال کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ اور اس امر کو زیادہ واضح طریقہ سے سمجھانا چاہتے ہیں کہ موسیقی کی طرح نبض میں بھی تالیف اور ایقاع کی نوعیتیں پائی جاتی ہیں؛ اگرچہ شیخ کا یہ قول بظاہر نبض و موسیقی کی ایک دوسری تشبیہ ہے؛

و کما ان اخ منه الايقاع
ومقادير النغم وقد يكون
متفقة وقد يكون غير
متفقة كذلك الاختلافات
في النبض قد تكون منتظمة
وقد تكون غير منتظمة

وایضاً نسبت احوال النبض فی
الضعف والقوة والمقدار
قد یکون متفقة وقد یکون
غیر متفقة بل مختلفة

نسبت تالیفیه

پہلے ہذا نبض کے مختلف حالات کے درمیان جو
بہمی تناسب ہوا کرتا ہے، مثلاً قوت و ضعف کے درمیان
اور نبض کی مختلف مقدار (طول و قصر) کے درمیان جو ایک
نسبت ہوا کرتی ہے، یہ بھی (موسیقی کے مختلف نغمات کے
نغمات کی طرح) گانے "متفق" (مستوی) ہوا کرتی ہے، اور

۱۔ یعنی جس طرح، باسبقتی کے اندر نسبت ایقاعیہ اور تالیفیہ کی دونوں قسمیں، متفق اور غیر متفق، پائی جاتی ہیں
 اسی طرح نبض کے اندر بھی نسبت ایقاعیہ اور تالیفیہ کی دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ سرعت و بطور
 کے لحاظ سے نبض کے اختلاف کا منظم یا غیر منظم ہونا نسبت ایقاعیہ کی دونوں قسموں
 کی طرف اشارہ ہے؛ اور قوت و ضعف کے لحاظ سے نبض کا مستوی یا مختلف ہونا نسبت تالیفیہ کی
 دونوں قسموں کی طرف اشارہ ہے۔

گاہے ”غیر متفق“ یعنی مختلف +

وهذا اخراج عن جنس
اعتبار النظام

لیکن وجب یہ صورت ہوگی، یعنی جب بعض کے مختلف حالات کے درمیان کی نسبت متفق (ہموار) اور ”غیر متفق“، (ناہموار) ہوگی، جسکو بالفاظ دیگر مستوی اور مختلف کہا جاتا ہے، تو اسکا شمار جنس نظام سے نہوسکیگا (کیونکہ جنس نظام میں ہر صورت اختلاف کا ہونا ضروری ہے، اس کے اندر کوئی ایک بھی صورت ایسی کل ہی نہیں سکتی، کہ اُس میں ”اتفاق“ ہو، اور اُس کے لحاظ سے کوئی بعض متفق ہو؛ بلکہ یہ صورت جنس اختلاف و استوار میں داخل ہو جائیگی) +

نفات موسیقی کے درمیان مختلف نسبتیں ہوا کرتی ہیں یہ نمکو معلوم ہو چکا ہے کہ موسیقی کے نفات حدت و ثقل کے لحاظ سے مختلف کتاب رکھتے ہیں، مثلاً بعض سر مجاری ہوتے ہیں، اور بعض سر اس سے دو چند یا سہ چند باریک ہوتے ہیں۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان مختلف نسبتوں کے مختلف نام ہیں، اور بقول جالینوس ان میں سے چند نسبتیں بعض میں بھی محسوس ہو سکتی ہیں؛ بایں معنی کہ مثلاً ایک قرعہ ضعیف ہے تو دوسرا قرعہ اس سے کتنا قوی ہے، دو چند، یا سہ چند، یا ڈیوڑھا، یا سوا یا، و طے ہذا القیاس۔ چنانچہ نفات موسیقی کی پانچ نسبتوں کے نام درج ذیل ہیں :-

(۱) جب دو نغمے اس قسم کے ہوں کہ ان دونوں کے درمیان حدت و ثقل کے لحاظ سے دو چند کی نسبت ہو، مثلاً ایک کا درجہ دو ہو، اور دوسرے کا چار، تو اس قسم کی نسبت کو نسبة دیمائیکل (یا نسبة دیمائیکل) کہا جاتا ہے۔

(۲) جب دو نفات کے درمیان دو اور تین کی نسبت ہو، یعنی ڈیور ہے کی نسبت ہو تو اسے نسبة بالخمسة کہا جاتا ہے +

(۳) جب دو نفات کے درمیان تین اور چار کی نسبت ہو، یعنی دوسرا نغمہ پہلے نغمہ سے صرف اُس کی تہائی کے برابر آئے۔ تو ایسی نسبت کو نسبة بالاسر بعم کہتے ہیں +

(۴) جب دو نفات کے درمیان چار اور پانچ کی نسبت ہو، یعنی دوسرا نغمہ پہلے کے مقابلہ میں سوا یا ہو، تو اسے نسبة الراتیل ربعا کہا جاتا ہے +

(۵) جب دو نفات کے درمیان دو اور چھ کی نسبت ہو، یعنی دوسرا پہلے کے مقابلہ میں سہ چند ہو،

تو اسے نسبتہ الكل والخمسة کہتے ہیں۔ اس نسبت کو اس مرکب نام سے یاد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ حقیقت میں ”نسبتہ الكل“ (دونے کی نسبت) اور ”نسبتہ بالخمسة“ (ڈیوڑھے کی نسبت) سے مرکب ہوا کرتی ہے؛ کیونکہ دونوں کی نسبت میں دو اور چار کی نسبت ہوتی ہے (۴۰۲)، اور ڈیوڑھے کی نسبت میں دو اور تین کی (۳۰۲)۔ پھر ان دونوں نسبتوں میں سے دونوں بڑے عددوں کو (۳۰۳) کو ایک دوسرے میں ضرب دیا جائے، تو حاصل ضرب بارہ حاصل ہوگا؛ اور دونوں چھوٹے عددوں (۲۰۲) کو یعنی دو کو دو میں ضرب دیا جائے، تو چار حاصل ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ بارہ اور چار (۱۲۰۳) کے درمیان لگنے کی نسبت ہے۔ اسی لئے اسکو دونوں مذکورہ نسبتوں سے مرکب کہا جاتا ہے +

ان کے علاوہ موسیقی میں اور بہت سی نسبتیں پائی جاتی ہیں، جنکا شمار کرنا اس وقت غیر ضروری ہے، مثلاً دوسرا نغمہ پہلے نغمہ سے چھٹے حصے کے برابر زائد ہو، ساتویں حصے کے برابر زائد ہو۔ آٹھویں حصے کے برابر زائد ہو، دسویں اور تیسویں حصے کے برابر زائد ہو +

وجالینوس یری ان القدر المحسوس جالینوس کی رائے ہے کہ (مختلف نبض کے) وزن من مناسبات الوزان فایکون علی حدی کی نسبتیں جس قدر محسوس ہو سکتی ہیں، وہ موسیقی کی مندرجہ ذیل پانچ نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ہوتی ہے :
اما علی نسبة الكل والخمسة وهو (۱) نبض کا وزن نسبتہ الكل والخمسة پر ہو؛ اور یہ علی نسبة ثلثة اضعاف اذ هو نسبة الضعف مؤلفہ بنسبۃ التراشد (۲) نبض کا وزن نسبتہ الكل پر ہو، اور یہ دگنے کی نسبت ہے (یعنی ایک قرعہ مثلاً بمحاذ قوت کے ایک درجہ رکھتا ہو، تو دوسرا قرعہ اس سے تین گنا قوی ہو، یا بالفاظ دیگر دونوں میں دو اور چھ کی نسبت ہو) + (اس نسبت کا نام "نسبتہ الكل والخمسة" رکھا گیا ہے) اس لئے کہ یہ دو نسبتوں سے مرکب ہوتا ہے :
والف (دونے کی نسبت سے، جسکو نسبتہ الكل کہا جاتا ہے، اور د) ڈیوڑھے کی نسبت سے جسکو نسبتہ بالخمسة کہا جاتا ہے +

واما علی النسبة التي بالکل وهو الضعف (۳) نبض کا وزن نسبتہ الكل پر ہو، اور یہ دگنے کی نسبت ہو مثلاً نبض کا ایک قرعہ دو درجہ قوی ہو، تو دوسرا قرعہ چار درجہ) +

وعلی النسبة التي بالخمسة وهو (۴) نبض کا وزن نسبتہ بالخمسة کے مطابق ہو : اور یہ ڈیوڑھے کی نسبت ہے، (یعنی نبض کا مثلاً ایک قرعہ دو درجہ قوی ہو، تو دوسرا قرعہ تین درجہ) +

والتراشد نصفاً (۵) نبض کا وزن نسبتہ بالخمسة کے مطابق ہو : اور یہ ڈیوڑھے کی نسبت ہے، (یعنی نبض کا مثلاً ایک قرعہ دو درجہ قوی ہو، تو دوسرا قرعہ تین درجہ) +

وعلى النسبة التى بالملاسة
وهو المراتب ثلثا

(۴) نبض کا وزن "نسبتہ بالاربعة" کے مطابق ہو
اس نسبت میں ایک تہائی کی زیادتی ہوا کرتی ہے (مثلاً
نبض کا ایک قرعہ تین درجہ قوی ہو، اور دوسرا قرعہ چار درجہ) +
(۵) نبض کا وزن "نسبتہ الزائد ربعاً" کے مطابق ہو،
یعنی دو قرعات میں سوائے کا فرق ہو؛ مثلاً ایک قرعہ اگر
چار درجہ قوی ہو، تو دوسرا پانچ درجہ) +

وعلى نسبة المراتب ربعاً

شملا بحس

اس کے بعد (دوسری نسبتیں) محسوس نہیں ہوا کرتی
ہیں (کیونکہ نبض کے مختلف قرعات میں تنگنے سے زیادہ اختلاف
کا ظاہر ہونا ایک امر بعید ہے؛ اور "سوائے" سے کم کر
انگیوں سے معلوم کرنا مشکل ہے) +

جالیئوس کا قول ہے کہ "ان پانچوں نسبتوں میں سب سے بڑی نسبت "تنگنے" کی ہے، اور سب سے
چھوٹی نسبت "سوائے" کی، جس میں دوسرا قرعہ بمقابلہ پہلے کے ایک چوتھائی زائد ہو۔ نبض میں اس سے بڑی
نسبت مثلاً "چوگنے" کی نسبت کا پایا جانا بہت ہی بعید ہے، مثلاً ایک قرعہ لمحاظ قوت یا صلابت کے ایک درجہ
رہتا ہو، تو دوسرا قرعہ اس سے چوگنا ہو۔ اسی طرح سب سے چھوٹی نسبت "سوائے" کی ہے، جس سے کم کا
وقوع اگرچہ ممکن ہے، مگر انگیوں سے ایسے باریک اختلاف کا معلوم کرنا محال ہے۔ رہی موسیقی کی نسبتیں
تو وہ کانوں سے دریافت کی جاتی ہیں، اور قوت سامعہ بمقابلہ قوت لاسہ کے بہت ہی لطیف و نازک ہے۔
حق کہ دوتیروں میں اگر بتیسویں حصے کے برابر بھی اختلاف ہو، تو قوت سامعہ اس میں فرق کر لیتی ہے۔ لیکن
قوت لاسہ جیسی کثیف قوت سے یہ ناممکن ہے" (گیلانی) +

پانچویں نسبتوں کی مثالوں میں "قوت" کا ذکر کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں کیا گیا ہے، بلکہ محض کسی
مثال کا دینا ضروری تھا۔ ورنہ یہ نسبتیں اور ایسے اختلافات جس طرح قوت وضعف میں ہر سکتے ہیں، اسی طرح
صلابت دیونت وغیرہ میں بھی ہو سکتے ہیں +

عانا استعظم ضبط هذا النسب
بالجس واسهل على من اعتاد درج
الايقاع وتناسب النغم
بالصناعة بثمان له قد سرتا
نبض کی ان (پانچوں) نسبتوں کو ٹیول کر کے ہم کر رہنا
(ان لوگوں کے لئے) میں اس چیز کو ایک بڑی بات سمجھتا
ہوں (جو نغموں اور سروں کے تناسب سے اور ان سروں
کے وقفوں، یعنی ایقائی درجات، سے بخوبی واقف اور مانوس

علیٰ ان یعرف الموسیقی فیقیس (ہوں)۔ اور ان لوگوں کے لئے اسکو آسان سمجھتا ہوں جو علم المصنوع بالمعلوم فهذا الانسان موسیقی کی وجہ سے ایقاع کے درجات اور نغموں کے تناسب اذا صرف تاملہ الی النبض سے مانوس اور اس کے عادی ہوں؛ پھر اس کے بعد انیس امکن ان یفہم ہذا النسب اس امر کی یہی قدرت حاصل ہو کہ وہ موسیقی کے جاننے کے بالجس بعد ذہنی چیزوں کو عملی چیزوں پر قیاس کر سکیں اور معلومات و اغنیہ کو مصنوعات علیہ پر تطبیق دے سکیں)۔ (موسیقی کے) ایسے ماہر لوگ جب اپنی توجہ و فکر کو نبض کی طرف منعطف کرینگے، تو ممکن ہے کہ وہ متزل کر ان نسبتوں کو معلوم کر لیں۔

واما الجنس الماخوذ من الوزن (۱۰) جنس وزن وزن سے مراد یہ ہے کہ نبض کی دونوں فہو بمقایسۃ مقدار لنسب (انقباضی و انبساطی) حرکتوں، اور دونوں (مرکزی و محیطی) الا منۃ الا سبعة التي للحکمتین سکونوں کے چاروں زمانوں کے تناسب کا باہمی مقابلہ والوقوفین موازنہ کیا جائے +

ابناں عشرہ میں اس جنس کے داخل کرنے سے یہ جانتا مقصود ہے کہ آیا اس شخص کی نبض مثلاً اُس عمر کی نبض کے مناسب اور مطابق بھی ہے، یا نہیں۔ مثلاً کسی بچہ کی نبض بچپن کے مطابق ہے یا نہیں، جوان کی نبض، یا بوڑھے کی نبض ان کی عمروں کے مطابق ہے، یا نہیں +

یہ ظاہر ہے کہ شیخ نے وزن کی تعریف میں چاروں زمانے کا ذکر کیا ہے، دو زمانے انقباض و انبساط کے، اور دو زمانے سکون مرکزی و محیطی کے۔ اور یہ اُسی وقت صحیح ہوگا جبکہ نبض میں حرکت انقباضیہ بھی محسوس ہو سکتی ہو۔ لیکن اگر انقباض غیر محسوس ہو، اور صرف حرکت انبساطیہ ہی محسوس ہو، تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ حرکت انبساطیہ کے زمانے کا مقابلہ اُس زمانے سے کیا جائیگا جو اس کے بعد شروع ہوگا، اور جو اگلے انبساط پر ختم ہوگا۔ یہ زمانہ اگرچہ بظاہر ”سکون“ کا زمانہ ہوگا، مگر حقیقت میں اس کے اندر سکون محیطی، حرکت انقباضی، اور سکون مرکزی، تینوں کے زمانے شامل ہونگے۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں :

وان قصر الحس عن ضبط ذلك اور اگر قوت حسہ ان ساری چیزوں (دونوں) کلہ فہمقایسۃ مقدار لنسب (حرکتوں اور دونوں سکونوں) کے ضبط و احساس سے عاجز ان منۃ الا انبساط الی الزمان ہو (یعنی حرکت انقباضیہ غیر محسوس ہو)، تو اس صورت میں

الذی بین الانبساطین

وزن سے مراد یہ ہوگا کہ انبساط کا مقابلہ اُس زمانہ سے کیا جائے جو دو انبساطوں کے درمیان ہوگا جس زمانہ میں تین چیزیں شامل ہونگی، (۱) سکون محیطی کا زمانہ، جو ہر انبساط کے بعد ضروری ہے؛ (۲) انقباض کا زمانہ اور (۳) سکون مرکزی کا زمانہ، جو ہر انقباض کے بعد ضروری ہے) +

وبالجملة الزمان الذی

فلا سہ یہ ہے کہ (وزن میں) حرکت کے زمانہ کا

فیہ الحركة الى الزمان الذی

مقابلہ سکون کے زمانہ سے کیا جاتا ہے۔ اس سے بحث

فیہ السکون

نہیں کہ حرکت انقباضیہ محسوس ہوتی ہے، یا نہیں۔ اگر وہ

محسوس ہوتی ہے، تو اس کا زمانہ ضرور مقابلہ دیکھا جائیگا) +

والذین یدخلون فی هذا

رہے وہ لوگ جو وزن کے بارہ میں یہ رائے

الباب مقایستہ زمان الحركة

رکھتے ہیں کہ حرکت کے زمانہ کا مقابلہ حرکت کے زمانہ سے

بزمان الحركة و زمان السکون

کیا جائے، اور سکون کے زمانہ کا مقابلہ سکون کے زمانہ سے

بزمان السکون فہم

کیا جائے، تو دراصل یہ لوگ ایک باب میں دوسرے باب

یدخلون باباً فی باب

کو داخل کر رہے ہیں (یعنی باب وزن میں ایسے باب کہ

داخل کر رہے ہیں، جو دراصل باب وزن سے نہیں ہے،

بلکہ باب استوار و اختلاف سے ہے) +

جنس وزن میں الجبار محض حرکت کا تو وزن سکون سے کرتے ہیں، اور اس امر میں اس کی پردہ

نہیں کرتے کہ ایک حرکت کو دوسری حرکت سے کیا نسبت ہے؛ کیونکہ اس کا تذکرہ تو باب استوار و

اختلاف میں آچکا ہے۔ مثلاً اگر ایک حرکت کا زمانہ دوسری حرکت کے مقابلہ میں اگر چھوٹا ہو، تو

یہ بنفس سرعت کے لحاظ سے مختلف کہلائگی۔ الغرض اس قسم کے مبادث استوار اور اختلاف سے

وابستہ رہیں گے، نہ کہ وزن سے +

على ان ذلك لا يدخل جائز

اگرچہ اس قسم کا احوال جائز اور ممکن ہے،

ايضاً غير محال الا انه غير محال اور ناجائز نہیں ہے۔ لیکن یہ بات ابھی

جید نہیں ہے +

کتاب نبض صغیر میں جالینوس کا قول ہے: وزن کے معنی نبض میں یہ ہیں کہ یا حرکت کا مقابلہ حرکت سے کیا جائے، مثلاً انقباض کا مقابلہ انبساط سے کیا جائے؛ یا سکون کا مقابلہ سکون سے کیا جائے؛ مثلاً سکون خارج (سکون محیطی) کا مقابلہ سکون داخل (سکون مرکزی) سے کیا جائے؛ یا ایک حرکت کا دوسرے سکون سے مقابلہ کیا جائے۔ جالینوس کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اس مخصوص مقابلہ و توازن کا نام جالینوس کی اصطلاح میں ”وزن“ ہے، جو بقیہ دوسرے اجناس میں موجود نہیں ہے۔

والوزن هو الذي يقع فيه النسب (نبض میں) جنس وزن وہ چیز ہے جس میں (مذکورہ بالا) التوسيقا سريّة تناسبات موسيقا سريّة واقع ہوا کرتے ہیں۔
یعنی جس طرح وزن میں حرکت کے زمانہ کا مقابلہ سکون کے زمانہ سے کیا جاتا ہے، اور ان دونوں کے مقابلہ سے کوئی نہ کوئی نسبت قائم ہو جاتی ہے، اسی طرح موسیقی میں بھی سکون کے زمانہ کا مقابلہ حرکت کے زمانہ سے کیا جاتا ہے۔

لیکن اس قول کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ موسیقی کی تمام نسبتیں جنس وزن ہی کے اندر پائی جاتی ہیں؛ کیونکہ تکوین پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعض نسبتیں جنس استواء و اختلاف سے وابستہ ہیں، مثلاً مختلف قمرات نبض کی قوت و ضعف کے اختلافات اور ان کی نسبتیں جنس اختلاف و استواء سے متعلق ہوں گی، نہ کہ جنس وزن سے۔

ونقول ان النبض اما ان يكون جيد الوزن واما ان يكون ردي الوزن
کی دو قسمیں ہیں: جید الوزن، اور ردي الوزن۔
جیسا کہ جید الوزن وہ نبض ہے جس میں حرکت و سکون کے زمانے طبعی اور اعتدالی تناسب پر ہیں۔ اور ردي الوزن وہ ہے جو اس کے خلاف ہو۔

وردی الوزن انواعه ثلثة
احدها المتغير الوزن و حها وز
الوزن و هو الذي يكون
وزنه و وزن سنّی سنی
صاحبه كما يكون للصبیان
مثل وزن نبض الثبان
نبض ردي الوزن کی تین قسمیں ہیں:
1. المتغير الوزن، جسکو متجانس الوزن
بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ نبض ہے جسکا وزن کسی ایسی عمر
کے وزن کے برابر ہو جائے، جو اس شخص کی عمر سے ملی ہوئی
ہے؛ مثلاً بچوں کی نبض کا وزن جوانوں کی نبض کے وزن
کے مطابق ہو جائے (بچوں کی عمر جوانوں کی عمر سے ملی ہوئی ہے)

بایں معنی کہ بچپن کے ختم ہونے ہی جو انی آجاتی ہے ، اسکے برعکس بچپن اور بڑھاپے کی عمر میں باہمی ہوتی نہیں ہیں ، بلکہ بچ میں جو انی کی عمر حامل ہے ۔

(۲) مَبَازِنُ الْوِزْنِ (۲) وہ نبض ہے جس میں کسی شخص کی نبض کا وزن ایسی عمر کی نبض کے وزن کے مطابق ہو جائے ، جو اس سے ملی ہوئی نہیں ہے ، مثلاً بچوں کی نبض کا وزن بڑھوں کی نبض کے وزن کے مانند ہو جائے ۔

وَالثَّانِي مَبَازِنُ الْوِزْنِ كَمَا يَكُونُ
لِلصَّبِيَانِ مِثْلَ وَزْنِ نَبْضِ
الشَّيْخِ

وَالثَّلَاثُ الْخَارِجُ عَنِ الْوِزْنِ وَهَلْ يَكُونُ
كَالِشَيْءِ فِي وَزْنِهِ نَبْضًا مِنْ نَبْضِ الْإِنْسَانِ
وَيَخْرُجُ عَنِ الْوِزْنِ
كَثِيرًا يَدُلُّ عَلَى تَغْيِيرِ حَالِ
عَظِيمٍ

(۳) خَارِجُ الْوِزْنِ وہ نبض ہے جس کا وزن اس حد تک لایشبہ فی وزنه نبضاً من نبض الإنسان بدل جائے (کسی عمر کی نبض کے وزن کے مانند نہ رہے) نبض کا اپنے وزن سے بہت زیادہ خارج ہونا اس امر کی علامت ہے کہ بدنی حالات میں تغیر تنظیم واقع ہو گیا ہے اور اعتدال سے بہت زیادہ خروج ہو گیا ہے) ۔

الفصل الثانی شرح خاص النبض المستوی والمختلف فی فصل ۲۲ نبض مستوی و مختلف کی خصوصی شرح و تفصیل

(۱) چونکہ جنس استواء و اختلاف کی نہیں اور نشانی بکثرت تھیں ، اس لئے شیخ نے اس کے لئے علیحدہ دو مستقل فصلیں قائم کیں پناچہ اس فصل میں نبض مستوی اور مختلف کی ایک کلی اور اجمالی شرح ہے ، اور اس کے بعد آنے والی فصل میں نبض مختلف مرکب کی قسموں کی توضیح کی گئی ہے ، جن کے مخصوص نام مقرر ہیں ،

(۲) اس فصل میں جن امور کا تذکرہ کیا گیا ہے ، چونکہ انکا ادراک کرنا اور قوت لامہ سے معلوم کرنا مشکل ہے ، اور چونکہ شیخ ان میں سے بعض باتوں کو بیجا تکلف اور تطویل لاطائل سمجھتے ہیں ، اور دل سے انکو پسند نہیں کرتے ، اس لئے اس قول کو اطباء کی طرف منسوب کر کے اس طرح شروع کرتے ہیں :-

يَقُولُونَ إِنَّ النَّبْضَ الْمَخْتَلِفَ أَمَّا أَنْ يَكُونَ
اِخْتِلَافُهُ فِي نَبْضَاتٍ كَثِيرَةٍ أَوْ فِي
نَبْضَةٍ وَاحِدَةٍ

اطباء کہتے ہیں کہ "نبض مختلف" میں اختلاف کا ہے متعدد نبضات میں ہوتا ہے اور گاہے ایک ہی نبضہ میں (جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے) ۔

وَالْمَخْتَلِفُ فِي نَبْضَةٍ وَاحِدَةٍ أَمَّا أَنْ
يَخْتَلِفَ فِي اجْزَاءِ كَثِيرَةٍ أَيْ فِي

پھر جس نبض مختلف میں ایک ہی نبضہ کے اندر اختلاف مختلف فی اجزاء کثیرہ ای فی ظاہر ہوتا ہے ، اس کی دو صورتیں ہیں : (۱) یہ اختلاف

مواقع اصابع متباعدة او فی جزء نبض کے مختلف اجزاء میں ہو۔ یعنی مختلف انگلیوں کے نیچے واحد اسی فی موقع اصبع واحد ہے اختلاف ہو؛ (۲) یہ اختلاف نبض کے ایک ہی جزء میں ہو یعنی ایک ہی انگلی کے نیچے اختلاف ہو۔

والمختلف فی نبضات کثیرۃ منہ اور جو نبض متعدد نبضات کے لحاظ سے مختلف ہوتی مختلف المتدرج الجاسری ہے، اس میں سے ایک قسم وہ نبض مختلف ہے، جس میں علی الاستواء وھوان یاخذ من اختلاف بتدریج نمودار ہو، اور ہموار طور پر ایک چال کے نبضۃ فینقل الی اخرید منها او ساتھ جاری ہے (مُتَدَرِّجٌ جَاسِرٌ عَلَی الْاِسْتِوَاءِ) الفص ویستمر علی ذلک النھج حتی اس طور کہ نبض کسی ٹھوکے سے شروع ہو کر زیادتی کی طرف یوافی غایۃ فی النقصان او غایۃ منتقل ہو، یا کمی کی طرف؛ اور پھر وہ اسی طریقہ پر بتدریج اور فی النزیادۃ بتدریج متشابه یکساں طور پر آگے بڑھتی ہوئی چلی جائے، حتی کہ وہ کمی یا زیادتی فینقطع عائداً الی العظم الاول کی انتہار کو پہنچ کر رک جائے (یعنی اگر وہ شروع ہو کر زیادتی کی طرف منتقل ہو رہی ہے، تو وہ آخر میں زیادتی کی انتہار او متراجعاً الی صغیرہ تک پہنچ کر رک جائے۔ اور اگر وہ کمی کی طرف ہو رہی ہے، تو وہ کمی کی انتہار تک پہنچ کر رک جائے (ایسی نبض کو نبض ذنب الفارس کہتے ہیں) پھر وہ وٹا کر اپنی ابتدائی زیادتی

شکل نبض ذنب الفار



کمی سے زیادتی کی طرف نبض موٹی ہو رہی ہے



زیادتی سے کمی کی طرف شریان کا حجم پتلا ہو رہا ہے

(عظم اول) تک یا وہ اپنی ابتدائی کمی (صغیر اول) تک پہنچ جائے (یعنی اگر وہ زیادتی سے کمی کی طرف گئی ہے، تو انتہائی کمی تک پہنچنے کے بعد اپنی سابقہ زیادتی کی طرف وٹا جائے)

اور اگر وہ کمی سے زیادتی کی طرف گئی ہے، تو انتہائی زیادتی تک پہنچنے کے بعد اپنی سابقہ کمی کی طرف لوٹ جائے) +

تراجعتاً متشابھاً فی الحالین جمیعاً
للمأخذ الاول او مخالفاً بعد
ان یكون متوجهاً من ابتداء بھقلا
الصفة الى انتها بھذا الصفة
یہ بازگشت دونوں صورتوں میں (کمی سے زیادتی کی طرف دھننے میں، اور زیادتی سے کمی کی طرف بازگشت کرنے میں) گاہے پہلی رفتار کے مطابق ہوتی ہے (یعنی بازگشت میں وہی تدریجی اور یکساں رفتار ہوتی ہے، جو پہلی روانگی میں تھی)؛ اور گاہے یہ بازگشت (پہلی رفتار کے مطابق ہونے کی بجائے اس سے) مخالف ہوتی ہے (یعنی بازگشت کی رفتار پہلی چال سے مختلف ہوتی ہے) لیکن یہ ضروری ہے کہ ابتداء سے انتہاء کی طرف اس کا رخ اسی طریقہ پر ہو (یعنی بازگشت میں بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اسی طریقہ پر کمی سے زیادتی کی طرف، یا زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہو۔ خواہ اس کی چال میں پہلی چال سے تیزی یا سستی ہو۔ خواہ یہ اپنی انتہاء تک پہنچ سکے، یا نہ پہنچ سکے، اور خواہ اس سے بھی آگے بڑھ جائے؛ لیکن ان تمام صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ روانگی کی چال سے بازگشت کی چال مختلف ہو۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:)

وربما وصل الى الغاية وربما
انقطع دونها وربما حيا وزها
د بازگشت کے بعد) گاہے یہ اپنی انتہاء تک پہنچ جاتی ہے، اور گاہے اس سے پہلے ہی رُک جاتی ہے۔ اور گاہے اس سے بھی آگے تجاوز کر جاتی ہے +

وحین ینقطع فریما ینقطع فی وسطہ
بفترة وقد یفعل خلاف
الا لقطاع وهو ان یقع فی وسطہ
حرکة
اور جب (یہ صورت ہوتی ہے کہ وہ انتہاء سے پہلے ہی) رُک جاتی ہے، تو گاہے اس کے رُکنے (انقطاع) کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس کے بیچ میں سکون اور وقفہ (فترة) آ جاتا ہے (یعنی جس موقعہ پر حرکت کی توقع ہوتی ہے، اُس موقعہ پر حرکت

نبض مسلی کی صورت



کمی سے زیادتی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر بازگشت کر کے زیادتی سے کمی پر جا کر ختم ہو گئی ہے۔



زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر کمی سے زیادتی کی طرف بازگشت کیا۔



یہاں آکر رک گئی

کمی سے زیادتی کی طرف روانہ ہوئی، اور بازگشت کے وقت اپنی انتہا سے پہلے رک گئی



یہاں آکر رک گئی

زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہوئی، اور بازگشت کے وقت اپنی انتہا سے پہلے رک گئی

..... یہ اسکی حد ہونی چاہئے تھی



کمی سے زیادتی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر زیادتی سے بازگشت کے وقت اپنی انتہا سے آگے تجاوز کر گئی



بازگشت کے وقت پہلے رک گئی

زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر کمی سے بازگشت کے وقت اپنی انتہا سے آگے تجاوز کر گئی

کی بجائے سکون ہو جاتا ہے؛ اور گاہے انقطاع کے خلاف ظاہر ہوتا ہے، یعنی بیچ میں سکون کی توقع ہوتی ہے، اور وہاں سکون کی بجائے حرکت واقع ہو جاتی ہے۔

وَدَوَالْفَتْرَةُ مِنَ النَّبْضِ هِيَ الْمَخْتَلِفَةُ نَبْضٌ ذُو الْفَاتْرَةِ نَبْضٌ مُخْتَلِفٌ كِي وَه تَمِمْ هِي، جَرِيبِ

الذی حیث یتوقع فیہ حرکت حرکت کی جہاں توقع اور امید ہوتی ہے، وہاں (خلاف امید) سکون سکون سکون نمودار ہو جاتا ہے +

یعنی حرکت اپنی سافت کے بیچ میں رک جاتی ہے، اور ایک نیا سکون حاصل ہو جاتا ہے، جو نہ سکون مرکزی ہوتا ہے، اور نہ سکون محیطی۔ بلکہ وہ سافت حرکت کے بیچ میں کسی غیر طبعی سبب سے پیدا ہو جاتا ہے۔ (فترۃ سکون، وقفہ) +

والواقع فی الوسط هو المختلف للذی اور نبض واقع فی الوسط وہ نبض مختلف ہو جس میں سکون حیث یتوقع فیہ سکون سکون کی جہاں توقع اور امید ہوتی ہے، وہاں (خلاف توقع) حرکت حرکت نمودار ہو جاتی ہے +

اس کا نام ”واقع فی الوسط“ (بیچ والی نبض) اس لئے رکھا گیا ہے کہ طبعی حالت میں دونوں حرکتوں حرکت انقباضی و انبساطی کے درمیان کچھ دیر تک سکون ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس قسم میں یہاں نبض اتنی دیر تک سکون کرنے سے پہلے ہی حرکت کر جاتی ہے۔ الغرض ان نبض میں ایک نئی حرکت دونوں حرکتوں کے بیچ میں خلاف توقع پیدا ہو جاتی ہے +

ذنب الفار | نبض ذنب الفار (چوہے کی دم کی سی نبض) کے نام سے بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شریان ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف باریک ہو کر تھکتی ہے جیسا کہ چوہے کی دم کے تصور سے خیال ہوتا ہے؛ یعنی بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبض مختلف کی یہ قسم محض مقدار و حجم کے لحاظ سے ہے، اور بقیہ اجناس خمسہ سے اسکو کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں ہے؛ بلکہ گاہے ذنب الفار میں بقیہ دوسری جنسوں کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے، مثلاً اگر ایک نبض ایک طرف سے قوی ہو، اور دوسری طرف بتدریج ضعیف ہوتی چلی جائے، تو اسے بھی ذنب الفار کہا جاتا ہے؛ خواہ حجم کے لحاظ سے اس میں کوئی فرق نہ ہو، اور شریان کے دونوں سرے مقدار کے لحاظ سے برابر ہوں، اور کسی انگلی کے نیچے شریان کی موٹائی میں اختلاف نہ ہو +

اسی طرح اگر شریان ایک طرف سخت ہو، اور دوسری طرف بتدریج نرم ہوتی چلی جائے؛ یا اگر ایک طرف سرعت اور دوسری طرف بطور ہو۔ یا ایک طرف تواتر، اور دوسری طرف تفاوت ہو، تو ان سب صورتوں میں اس نبض کو ذنب الفار کہا جائیگا، بشرطیکہ ان سب صورتوں میں اختلاف و انقلاب تدریجی ہو، اور ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ ایک سرے سے دوسرے سرے کی طرف اختلاف بڑھتا چلا جائے +

۱۵ اجناس خمسہ - (۱) عظم و صغیر (۲) سرعت و بطور، (۳) تواتر و تفاوت (۴) صلابت و لین، اور (۵) قوت و ضعف انہی پانچ امور میں اختلاف نمودار ہوا کرتا ہے +

چونکہ جوہر کی دُم ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے باریک ہوا کرتی ہے، اسی طرح ان تمام صورتوں میں ایک طرف مثلاً قوت قوی اور دوسری طرف ضعیف ہوتی ہے، اور مثلاً ایک طرف سختی زیادہ اور دوسری طرف کم ہوتی ہے، اس لئے ان تمام باتوں کی اس تبدیلی کی وزیادتی کو جوہر کی دُم سے تشبیہ دی گئی ہے۔
پھر ذنب الفار کی تین قسمیں کی گئی ہیں: (۱) ذنب منقضى (۲) ذنب ثابت (۳) ذنب عائد +

(۱) ذنب منقضى (ساقط) ذنب الفار کی وہ قسم ہے کہ مثلاً اگر وہ ایک طرف سے عظیم ہے، تو دوسری طرف صغیر کے کسی معین حد پر جا کر ختم نہ ہو، یا اگر وہ ایک طرف سے قوی ہے، تو دوسری طرف ضعف کے کسی مقرر حد پر جا کر نہ ٹھہرے، یا اگر وہ ایک طرف سے مثبت ہے، تو دوسری طرف لیونٹ کی کسی معین حد پر جا کر ختمی نہ ہو +

(۲) ذنب ثابت (واقف) نبض الفار کی وہ قسم ہے، جو کسی معین حد پر جا کر ختم ہو، اور اسی حد پر قائم ہو جائے؛ مثلاً اگر وہ ذنب الفار لمحاظ مقدار شریان کے ہے، یا بالفاظ دیگر، لمحاظ عظم و صغیر کے ہے اور مثلاً وہ عظم سے شروع ہو کر صغیر کی طرف جا رہی ہے، تو صغیر کے کسی حد معین پر جا کر ختم ہو جائے، اور وہاں سے وہ پہلے عظم کی طرف نہ لوٹے، جہاں سے وہ شروع ہوئی تھی +

(۳) ذنب عائش (راجع) ذنب الفار کی وہ قسم ہے، جو کسی حد معین پر جا کر ختم ہو، اور پھر وہاں سے لوٹ کر پہلی جگہ پر آجائے؛ مثلاً اگر وہ عظم سے شروع ہوئی ہے، تو صغیر کے کسی معین حد پر پہنچ کر پہلے عظم تک واپس آجائے۔ دوسرے مذاقوت و ضعف اور صلابت و لین و غیرہ میں بھی اسی طرح قیاس کیا جاسکتا ہے +

واما اختلاف النبض فی اجزاء کثیرۃ لیکن جب نبض کا اختلاف ایک ہی نبضہ کے مختلف من نبضۃ واحدۃ فاما فی وضع اجزاء میں ہوتا ہے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) گاہے اجزاء اٹھاؤنی حرکت اجزاء ہوا
یہ اختلاف مختلف اجزاء کی وضع میں ہوتا ہے؛ اور (۲) گاہے مختلف اجزاء کی حرکت میں۔

چنانچہ نبض منشاری میں اختلاف کی یہ دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں: (۱) شریان کے مختلف اجزاء کی وضع میں بھی اختلاف ہوتا ہے؛ یعنی بعض اجزاء آہ کے و دماغوں کی طرف بلند، اور بعض پست ہوتے ہیں؛ (۲) مختلف اجزاء کی حرکت میں بھی اختلاف ہوتا ہے؛ یعنی بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض پیچھے +

اما الاختلاف فی وضع الاجزاء۔ چنانچہ اجزاء کی وضع میں اختلاف ہونے کے معنی یہ ہیں فہو اختلاف فی نسبة اجزاء العرق کہ شریان کے اجزاء میں مختلف جہات کے لحاظ سے بونستیں

الی الجہات ولان الجہات ست فکلک ما یقر فیہا من الاختلاف پائی جاتی ہیں، ان نسبتوں میں اختلاف نمودار ہو جائے۔ اور چونکہ جہتین چھ ہیں : (۱) اوپر۔ نیچے۔ آگے۔ پیچھے۔ دائیں۔ بائیں) اس لئے یہ اختلافات بھی انہی چھ جہات میں واقع ہونگے (یعنی مثلاً شریان البنف کے اجزاء طبعی حالت میں بلندی و پستی کے لحاظ سے اگر ہموار ہوتے ہیں، تو وہ مختلف ہو کر ہموار نہ رہیں؛ یا بالفاظ دیگر، ان اجزاء کے تناسب میں فرق آجائے) +

قاما الاختلاف فی الحركة فاما فی السرعة والابطاء واما فی التقدم والتأخر اعنی ان یحترک جزء قبل وقت حرکتہ او بعد وقتہ واما فی القوة والضعف واما فی العظم والصغر اور اجزاء کی حرکت میں اختلاف ہونے کے معنی یہ ہیں کہ شریان کے اجزاء کی حرکت (۱) تیزی اور سستی کے لحاظ سے مختلف ہو، (۲) یا تقدم و تأخر (یعنی تواتر و تفاوت) کے لحاظ سے مختلف ہو، یعنی بعض اجزاء اپنے وقت سے پہلے حرکت کریں، اور بعض اجزاء اپنے وقت کے بعد، (۳) یا شریان کے اجزاء کی حرکت قوت و ضعف کے لحاظ سے مختلف ہو (یعنی بعض اجزاء کی حرکت قوی ہو، اور بعض کی ضعیف)؛ (۴) یا شریان کے اجزاء کی حرکت عظم و صغر کے لحاظ سے مختلف ہو (یعنی بعض اجزاء عظیم ہوں، اور بعض اجزاء صغیر) +

وذلك كله اما جارا على ترتيب مستوا و ترتيب مختلف بالتزید والتقص ان تمام امور میں جو اختلاف ہوا کرتا ہے، اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں : (۱) یہ اختلاف ایک ہموار ترتیب پر (نظام خاص کے ساتھ) جاری ہو؛ (۲) یہ اختلاف ایک ہموار ترتیب پر جاری نہ ہو، بلکہ زیادتی اور کمی کے لحاظ سے مختلف ہو +

ہموار ترتیب (ترتیب مستوی) سے مراد یہ ہے کہ مثلاً شریان کا جو حصہ سببہ کے نیچے واقع ہے، وہ بنف یا قوت یا کسی اور چیز میں اس حصے سے سوائے (۱) کے برابر ہو جو بیج کی انگلی کے نیچے واقع ہے، اور جو حصہ بیج کی انگلی کے نیچے واقع ہے، وہ اسی چیز میں اس حصے سے سوائے کے برابر ہو،

جوینہ کے نیچے واقع ہے، علیٰ ذہن نظر والا حصہ منقسم والے حصے سے اسی چیز میں سوائے کے برابر ہو، یعنی ایک چوتھائی نہ آئے ہو۔ اس کے مقابلہ میں مختلف ترتیب کا سمجھنا زیادہ مشکل نہیں ہے +

وذلك اما في جزئين او ثلثة او
اربعة اعني مواضع الا صا بع

پھر مذکورہ بالا اختلاف نبض کے دو اجزاء میں بھی ہو سکتا ہے، تین اجزاء میں بھی، اور چار اجزاء میں بھی۔ ان اجزاء سے میری مراد نبض کے وہ مقامات (یا وہ اجزاء) ہیں، جہاں انگلیاں پڑتی ہیں (چنانچہ انگلیاں چار ہیں، اور نبض دیکھتے وقت شریان پر چاروں انگلیاں رکھی جاتی ہیں، اس لئے نبض کے اجزاء بھی چار ہی ہوتے ہیں) +

وعليك التركيب والتايف
اس کے بعد ان سب اختلافی صورتوں کو جوڑنا اور اکٹھا کرنا تمھارا کام ہے +

یعنی انگلیوں کے لحاظ سے نبض کے اجزاء چار ہیں، اور ان چاروں میں اختلاف کی تین صورتیں ہیں :

(۱) اختلاف ثنائی یعنی دو اجزاء میں اختلاف ہو، اور دو میں اختلاف نہ ہو۔

(۲) اختلاف ثلاثی یعنی تین اجزاء میں اختلاف ہو، اور ایک میں نہ ہو۔

(۳) اختلاف رباعی یعنی چاروں اجزاء میں اختلاف ہو۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ نبض کے مختلف اجزاء کا اختلاف گاہے ان کی وضع میں ہوتا ہے، اور گاہے ان کی حرکت میں۔ چنانچہ وضع کے اختلاف کی صورتیں جہاتِ ستہ کی وجہ سے چھ ہیں۔ اسی طرح حرکت کے اختلاف میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ چار امور (۱) سرعت و بطور (۲) تقدم و تاخر (۳) قوت وضعف (۴) غلظ و صغر) میں ہو سکتا ہے؛ باین معنی کہ ان چاروں میں سے ایک میں اختلاف ہو، یا دو میں یا تین، یا چاروں میں ہو +

الغرض ان سب صورتوں کو اگر جوڑا جائے، اور حساب لگا کر سب کو جمع کیا جائے، تو ان کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچتی ہے، جسے میں تطویل لا طائل سمجھ کر چھوڑتا ہوں +

واما اختلاف النبض في جزء
واحد فمنه المنقطع ومنه

العاثد ومنه المتصل
لیکن جب نبض کا اختلاف شریان کے ایک ہی جزء میں ہو (یعنی ایک ہی انگلی کے نیچے اختلاف ہو، اور یہ اختلاف مختلف نبضات کے لحاظ سے نہ ہو، بلکہ ایک ہی

نبضہ کے لحاظ سے ہو) تو اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) منقطع
(۲) عائد (۳) متصل۔

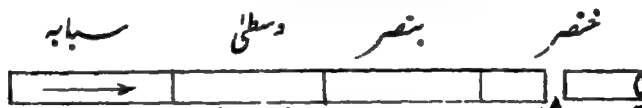
والمنقطع هو الذي ينفصل في
جزء واحد بفترة خفيفة

چنانچہ (الف) نبض منقطع اُسے کہتے ہیں، جبکہ
کسی ایک جز میں (مثلاً خنفر کے نیچے) ایک ہلکا سا وقفہ اس
طرح لاحق ہو کہ نبض کی حرکت وہاں آکر (بیچ میں سے) کٹ
جائے (اور اس سے آگے پھر حرکت کا سلسلہ قائم ہو جائے)۔

والجزء الواحد المفصول منه
بالفترة قد يختلف طرفاه
بالسرعة والبطوء والتشابه

پھر جس حصہ کی حرکت بیچ کے وقفہ کی وجہ سے کٹ گئی
ہے، گا ہے اس کے دونوں سرے سرعت و بطوء کے لحاظ سے
مختلف ہوتے ہیں، اور گا ہے متشابہ +

نبض منقطع کا خاکہ



یعنی جب چاروں انگلیاں نبض پر رکھی جاتی ہیں، تو اس لحاظ سے نبض کے یا شریان کے چار حصے
ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر کسی ایک انگلی کے نیچے اس طرح محسوس ہو کہ وہاں آکر حرکت بند ہو گئی، اور پھر پل پڑی،
تو اس نبض منقطع کینگے (منقطع کٹی ہوئی)۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ جس سرے پر آکر حرکت
بند ہوئی، اور دوسرے سرے پر جہاں سے حرکت شروع ہوئی ہے، یا ان دونوں سروں پر حرکت اپنی تیزی
کے لحاظ سے مختلف ہے، یا مستوی +

واما العائد فان يكون نبض
عظیم يرجع صغيراً في جزء
واحد ثم عاد عوداً لطيفة

(ب) نبض عائد (عائدہ لوٹنے والی) سے
مراد یہ ہے کہ کوئی نبض عظیم ہو، اور پھر وہ کسی حصے میں آکر
صغیر ہو جائے، اور اس کے بعد پھر کسی قدر لوٹ جائے (یعنی
صغیر سے پھر کسی قدر عظیم ہو جائے)۔

نبض عائد کا خاکہ



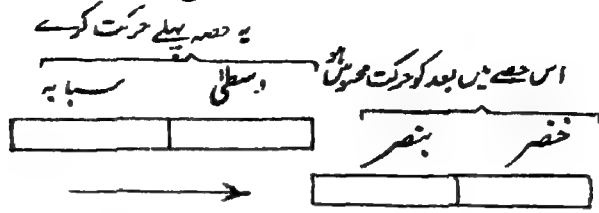
بنصر کے نیچے نبض آکر باریک ہو گئی، اور پھر وٹ کر بدستور سابق موٹی ہو گئی (عائدہ لوٹنے والی یعنی اپنے سابقہ حجم پر آ جانے والی)

ومن هذا النوع النبض المتداخل
وهو ان يكون نبضة كنبضتين نبض عائد کے قبیلے سے ہے۔ "نبض متداخل" بھی اسی قبیلے سے ہے (یعنی بسبب الاختلاف او نبضتان کہتے ہیں، جس میں ایک نبضہ، اختلاف کی وجہ سے دو نبضے کنبضۃ لتداخلها علی حسب معلوم ہوتے ہیں، یا جس میں دو نبضے، تداخل کی وجہ سے، سراسی المختلفین فی ذلك ایک نبضہ معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ اس بارہ میں مختلف لوگوں کی رائیں مختلف ہیں۔

"نبض متداخل" کی دو صورتیں ہیں: (۱) ایک صورت تو یہ ہے کہ نبض کا جو حصہ کسی ایک انگلی کے نیچے واقع ہے، وہ دوسرے حصوں کے بعد حرکت کرے۔ اسی صورت جب ہوتی ہے، تو اس میں دو نبضے محسوس ہوتے ہیں؛ کیونکہ انگلیوں میں دو مرتبہ ٹھوکریں لگتی ہیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے نبضہ میں شریان کے بعض اجزاء حرکت میں آئیں، اور دوسرے نبضہ میں باقی اجزاء حرکت میں آئیں، جو پہلے نبضہ میں ساکن رہے تھے۔

پہلی صورت میں نبضہ ایک ہی تھا، جو دو محسوس ہوا، اور دوسری صورت میں دراصل دو نبضات تھے، جو ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے، یا ایک دوسرے میں داخل ہو گئے۔ اسی وجہ سے نبض متداخل میں اختلاف ہو گیا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دراصل ایک ہی نبضہ یا ایک ہی قرعہ ہوتا ہے، جو اختلاف اجزاء اور اختلاف زمانہ کی وجہ سے دو نظر آتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دراصل نبض متداخل میں دو نبضے ہوتے ہیں، اور پہلا نبضہ جس حصے پر آ کر ختم ہوتا ہے، دوسرا نبضہ آکر اسی حصے سے مل جاتا ہے۔ یہی معنی "تداخل" کے ہیں۔

نبض متداخل کا خاکہ

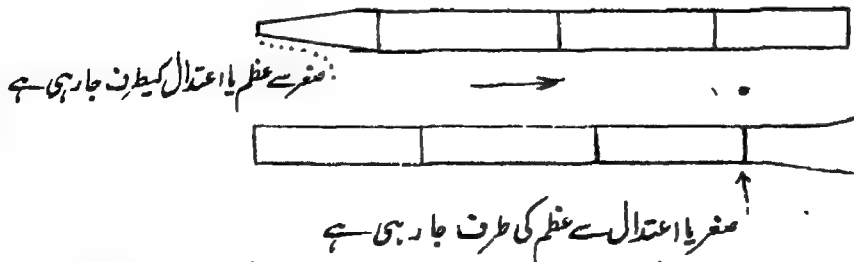


و اما المتصل فهو الذي يكون
اختلافه متدرجاً على اتصال
غير محسوس الفصل فيما يتغير
اليه من سرعة الى بطوء ١ و
بالعكس او الى الاعتدال او من
اعتدال فيهما او من عظم او من
صغرا ومن اعتدال فيهما الى شئ
مما ينتقل اليه

(ج) نبض متصل سے مراد یہ ہے کہ اُس کا اختلاف
(کسی ایک حصہ میں) اس طرح ملا ہوا اور مسلسل تدریجی طور پر
آگے بڑھے کہ اس اختلاف و تغیر کے بیچ میں فصل محسوس نہ ہو
اور اُس کا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ مثلاً اگر کوئی نبض اپنے کسی ایک جز
میں (سرعت سے بطور کی طرف بڑھے؛ یا اس کے برعکس بطور
سے سرعت کی طرف، یا (سرعت یا بطور سے) اعتدال کی طرف
بڑھے؛ یا اعتدال سے سرعت کی طرف، یا بطور کی طرف
بڑھے؛ یا عظم سے، یا صغر سے، یا اعتدال سے اُس چیز کی طرف
بڑھے، بعد ہران کا انتقال ہو سکتا ہے (یعنی عظم سے صغر کی
طرف، یا صغر سے عظم کی طرف، یا عظم و صغر سے اعتدال کی
طرف، یا اعتدال سے عظم و صغر کی طرف)۔

مگر ہر صورت میں اختلاف و تغیر کی رفتار تدریجی ہونی چاہئے، جیسا کہ اوپر کے بیان میں مشروط ہے۔

نبض متصل کی بعض مثالوں کا خاکہ

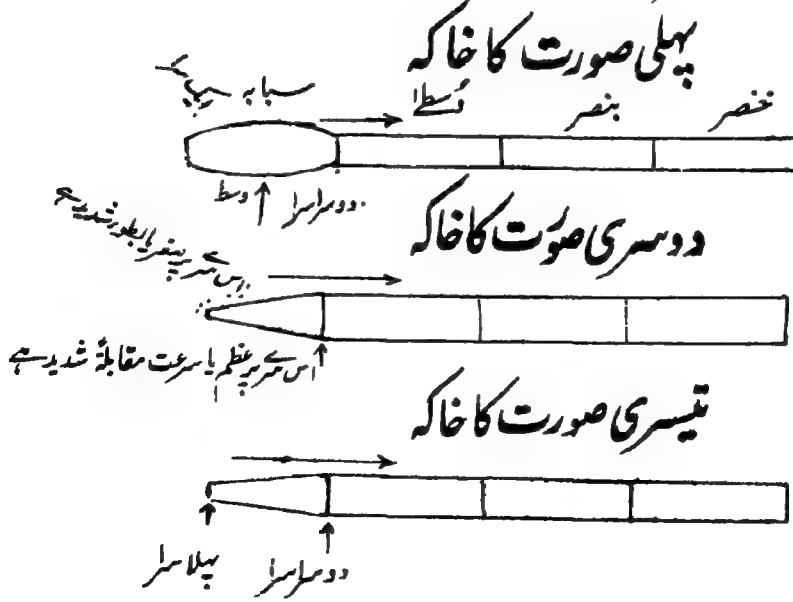


اسی طرح باقی مثالوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے، اور سرعت و بطور کی عظم و صغر پر تطبیق دتی
جاسکتی ہے۔

وہذا قد لیستمر علی التشابہ
وقد یتفق ان یکون مع اتصالہ
فی بعض الاجزاء استداً اختلافاً
وفی بعضھا اقل

پھر نبض متصل کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں: (۱) گاہے
یہ اُسی شکل پر آگے بڑھتی ہے (جس شکل سے اسکی ابتداء ہوئی
تھی؛ مثلاً کوئی نبض اپنے کسی ایک حصے میں صفر سے شروع
ہو کر عظم کی طرف بتدریج بڑھے، اور پھر اس حصے کے وسط سے
اسکا عظم بتدریج کم ہونا شروع ہو، اور اس حصے کے آخر میں وہی
صفر آجائے، جس صفر سے اس کی ابتداء ہوئی تھی)۔ (۲) گاہے
ایسا بھی ہوتا ہے کہ باوجود تسلسل اور اتصال کے اس (جزء)
کے اجزاء میں شدید اختلاف ہو اگر تا ہے، اور (۳) گاہے
یہ اختلاف کم ہوتا ہے +

مثلاً کوئی نبض ایسی ہو کہ اُس کے کسی حصے کے ایک کنارہ پر کافی سرعت یا عظم ہو، اور اسی حصے کے دوسرے
سرے پر باوجود تسلسل و اختلاف کے کافی بطور یا صفر ہو۔ یہ دوسری صورت کی مثال ہے، جس میں اختلاف
شدید ہوتا ہے۔ اور مثلاً کوئی نبض ایسی ہو کہ اُس کے کسی حصے کے ایک کنارہ پر معمولی سرعت یا عظم ہو، اور
اسی حصے کے دوسرے سرے پر معمولی بطور یا صفر ہو۔ یہ تیسری صورت کی مثال ہے۔ چنانچہ جو کچھ شیخ کے
قول سے سمجھا جاتا ہے، اسکو سہولت کی غرض سے خاکوں کی شکل میں واضح کیا جاتا ہے:



اسکے دونوں سروں پر اختلاف ضرور ہے، مگر دوسری صورت کے مقابلہ
میں اختلاف بہت کم ہے

الفصل الثالث فی صفا النبض المركب فصل (۳) نبض مرکب کی قسمیں، جسکے خاص خاص

المخصوص باسماء علی حدۃ اور الگ الگ نام ہیں

نبض مرکب سے یہاں وہ نبض مختلف مراد ہے۔ جو دو یا زیادہ جنسوں میں مختلف ہو +

اس فصل میں ایسی چودہ نبضوں کا ذکر کیا گیا ہے: (۱) غزالی (۲) موجی (۳) دودی (۴) منلی (۵)

منشاری (۶) ذنب الغار (۷) سلی (۸) ذوالقرنین (۹) ذوالقرنہ (۱۰) دافع فی الوسط (۱۱) متشیخ (۱۲) مرتش (۱۳) ملتوی (۱۴) متواتر +

فمنہ الغزالی وهو من المختلف فی (۱) نبض غزالی: یہ اس نبض کی قسم ہے جو جزء واحد اذا کان بطیاً ثم یکسر (۲) نبض موجی: یہ اس نبض کی قسم ہے جو نبض غزالی سے مراد وہ نبض ہے جسکا کوئی حصہ شروع میں

سست ہو، پھر اس کی سستی ختم ہو جائے، اور اس کے بعد پھر وہ اسی حصے کے اخیر میں تیز ہو جائے۔

اس نبض کو غزالی (ہرن) سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ ہرن جب جست کرتا ہے تو ایسا خیال ہوتا ہے کہ گویا اوپر کی طرف یہ سستی سے جاتا ہے، اور ہوار میں کچھ ٹھہر جاتا ہے، پھر وہ تیزی سے نیچے گرتا ہے۔ اسی طرح نبض غزالی بھی پہلے سست ہوتی ہے، اس کے بعد وہ اپنی پہلی حرکت کو بدل کر تیز ہو جاتی ہے۔ نبض غزالی میں سستیت و بطور کے علاوہ ضعف و قوت کے لحاظ سے بھی اختلاف ہوتا ہے؛ اگرچہ ضعف و قوت کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے +

ومنہ الموجی وهو المختلف فی (۲) نبض موجی: اس نبض کا نام ہے جو اجزاء عظمیٰ اجزاء العرق و صغریٰ شریان کے عظم و صغریٰ میں، اور بلندی میں اور چوڑائی میں مختلف ہوا کرتی ہے (یعنی اس نبض میں کچھ اجزاء عظیم اور کچھ صغیر ہوتے ہیں، کچھ اجزاء بلند اور کچھ پست ہوتے ہیں، کچھ اجزاء عریض و عریض اور کچھ ضیق یعنی تنگ ہوتے ہیں) اسی طرح حد اولہ عرض ما وکانہ اس نبض کی ابتدا (یعنی انبساط کی ابتدا) موجیتلو بعضها بعضاً علی بھی آگے پیچھے ہوا کرتی ہے (یعنی کچھ اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور کچھ پیچھے۔ بالفاظ دیگر: اس نبض میں تواتر اور

فی الشہوق والا انخفاض والسرعة تفاوت کے لحاظ سے بھی اختلاف ہوا کرتا ہے۔ نیز اس نبض
والبطوء میں لیونٹ ہوتی ہے؛ اور یہ (نبض نملی کی طرح) بہت زیادہ

صغیر نہیں ہوتی، اور اس میں کچھ نہ کچھ عرض ضرور ہوتا ہے
یہ نہیں ہے کہ یہ اتنی صغیر ہو کہ عرض کا پتہ ہی نہ چلے، جیسا کہ
نملی میں ہوتا ہے۔ گویا یہ دریا کی لہریں یا موجیں ہیں۔ جو
ایک دوسرے کے پیچھے سیدھی جا رہی ہیں، جن میں بندی و
پستی اور سرعت و بطوء کے لحاظ سے اختلاف ہوتا ہے (یعنی
بعض موجیں بلند ہوتی ہیں، اور بعض پست۔ اور بعض موجیں
تیز چلتی ہیں، اور بعض سست) +

گیتانی کہتے ہیں کہ نبض موجی کو دنیا کی اُن موجوں یا لہروں سے تشبیہ دی گئی ہے جو ہمارے جھونکوں سے
اس میں پیدا ہوتی ہیں۔ نہ کہ اُن لہروں سے جو اس میں پتھر وغیرہ کے ڈالنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر نبض
ایسی لہروں سے مشابہ ہوگی، تو یہ ایک قسم کی نبض ذنب الفار ہوگی +

ومنہ الدودی وهو شبيه (۳) نبض دودی نبض موجی سے مشابہ
بہ الا انه صغیر شدید ہوتی ہے، لیکن ان میں باہمی فرق یہ ہے کہ نبض دودی بہت
التواتر یوہم تواترہ سرعت ہی صغیر اور بہت ہی متواتر ہوتی ہے، حتیٰ کہ اس کی شدت
ولیس بسریع تواتر سے سرعت کا دھوکا ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ سرتی نہیں
ہوتی ہے +

شدت تواتر سے سرعت کا دھوکا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ سکون کا زمانہ جس قدر کم ہوا کرتا ہے، اسی
قدر نبضات یعنی شریان کی ضرب انگلیوں میں جلد جلد لگتی ہے، اس لئے دھوکا ہو جاتا ہے کہ شاید نبض کی حرکت
کا زمانہ بھی تھوڑا ہی ہے؛ حالانکہ نبض دودی غایت ضعف کے وقت نمودار ہوتی ہے اور ضعف کی حالت
میں نبض کے اندر سرعت کسی طرح نہیں ہو سکتی؛ بلکہ سرعت ہمیشہ اُسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ قلبی قوت اچھی ہو +
گیتانی کہتے ہیں کہ نبض دودی کو اس کیڑے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جسکی ٹانگیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور
جبکہ دَحَالَة الْاُذُن زکّان میں گھسنے والا کہتے ہیں؛ "میرا خیال ہے کہ یہ کیڑا ستاؤنگھجورا یا ٹن سلائی
ہے۔ (دودہ کیڑا) +

والنملی اصغر جلدًا واشد (۴) نبض نملی نبض دودی سے بھی زیادہ

تواتراً

مغیر اور متواتر ہوتی ہے *

والد و دی والنملہ اختلاف فی الشہوق و فی التقدم والتاخر اشد ظهوراً فی المحس من اختلافہا فی العرن بل عسی ذلک ان لا یظہر ومنہ المنشاری وهو شنبہ بالموجی فی اختلاف الاجزاء فی الشہوق والعرض و فی التقدم والتاخر الا انہ اصلب ومع صلابتہ مختلف الاجزاء فی صلابتہ

نبض دودی اور نملی کے اندر عرض میں اتنا اختلاف نمودار نہیں ہوتا ہے، جتنا کہ بندی (اور پستی) میں، اور تقدم و تاخر میں ہوا کرتا ہے؛ بلکہ عرض کا اختلاف تو ان دونوں میں تقریباً ناپید ہی سا ہوتا ہے۔ (نملہ، جیونٹی)

(۵) نبض منشاری اس لحاظ سے نبض موجی سے مشابہ ہے کہ اس میں بھی (موجی کی طرح) شریان کے اجزاء بندی اور چوڑائی میں (بندی و پستی میں اور چوڑائی اور تنگی میں) نیز تقدم و تاخر میں مختلف ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ران دونوں میں باہمی اختلاف اس قدر ہے کہ نبض منشاری میں صلابت ہوتی ہے، اور باوجود صلابت کے، اس کے اجزاء صلابت میں مختلف (کم و بیش) ہوتے ہیں *

فالمنشاری نبض سریر متواتر صلب مختلف الاجزاء فی عظم الانبساط والصلابة واللين

انغرض "نبض منشاری" ایک ایسی نبض کا نام ہے جو سریع، متواتر، اور صلب ہوتی ہے، اس کے اجزاء انبساط کے عظم کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں: (بعض اجزاء میں انبساط نسبتاً زیادہ ہوتا ہے، اور وہاں پر نبض زیادہ پھولی ہوتی ہے، اور بعض اجزاء میں انبساط کم ہوتا ہے، یعنی وہاں صغیر ہوتا ہے)؛ نیز اس کے اجزاء رجباً صلابت و لیت کے بھی مختلف ہوتے ہیں (یعنی اس نبض میں بعض اجزاء سخت ہوتے ہیں اور بعض اجزاء نرم)۔ (منشاری = آرہ) *

ومنہ ذنب الفارۃ وهو الذی یتدرج فی الاختلاف اخذاً من نقصان الی زیادۃ ومن زیادۃ الی نقصان

(۶) نبض ذنب الفارۃ وہ نبض ہے جس میں اختلاف تدریجاً کمی سے زیادتی کی طرف بڑھتا، یا زیادتی سے کمی کی طرف گھٹتا ہے (خواہ یہ اختلاف توت و ضعف کے لحاظ سے ہو، یا عظم و صغر کے لحاظ سے، یا سرعت و بطور

وغیرہ کے لحاظ سے) *

و ذنب الفارسة قد يكون في نبضاً
كثيرة وقد يكون في نبضة واحدة
في اجزاء كثيرة او في جزء
واحد
ایک ہی نبضہ کے متعدد اجزاء میں، یا ایک ہی نبضہ کے
ایک ہی جزو میں *

چنانچہ مثلاً نبض کا جو حصہ سبابہ کے نیچے واقع ہے، اس میں جقدر عظم ہو، اس سے کم و بڑھنے
کے نیچے ہو، اور اس سے کم نبض کے نیچے، اور اس سے کم خضر کے نیچے۔ یہ مثال تو اس اختلاف کی ہے جو ایک ہی
نبضہ کے متعدد اجزاء میں ہوتا ہے۔

اور اگر یہ صورت ہو کہ نبض کا جو حصہ مثلاً سبابہ کے نیچے واقع ہے، اس کا ابتدائی حصہ عظیم ہو، اور
آخری حصہ کی طرف نبض بتدریج صغیر ہوتی چلی گئی ہو، تو یہ اس اختلاف کی مثال بنیگی، جو ایک ہی نبضہ کے
ایک ہی جزو کے اندر واقع ہو۔

واختلافه الاخص هو الذي
يتعلق بالعظم
نبض ذنب الفار کے ساتھ جو اختلاف زیادہ
فصوصیت رکھتا ہے، وہ عظم و صغیر کے ساتھ وابستہ ہے
(جس میں نبض چوہے کی دُم کی طرح ایک طرف سے عظیم
یا موٹی ہوتی ہے، اور دوسری طرف سے بتدریج صغیر
یا باریک) *

وقد يكون باعتبار البطوة
والسرعة والقوة والضعف
اگرچہ نبض ذنب الفار کا ہے سرعت و بطور اور
قوت و ضعف کے لحاظ سے بھی ہوا کرتی ہے *
یعنی اگر نبض میں ایک طرف مثلاً سرعت ہو، اور دوسری طرف تدریجاً بطور، یا اس کے برعکس؛
یا ایک طرف قوت ہو، اور دوسری طرف تدریجاً ضعف، یا اس کے برعکس، تو ایسی نبض کو بھی اصطلاحاً نبض
ذنب الفار ہی کہا جاتا ہے، مگر ایسی صورت میں چوہے کی دُم کے ساتھ ویسی کچھ مشابہت نہیں پائی جاتی ہے،
جیسی کہ عظم و صغیر کی صورت میں پائی جاتی ہے۔

ومنہ المسئلة وهو الذي يأخذ
من نقصان الى حد في الزيادة
ثم يتناقص على الولاء
(۷) نبض مسئلہ (مسئلہ = مکمل) وہ نبض ہے جو
کمی کی کسی حد سے شروع ہو کر زیادتی کی کسی حد پر جا کر تمام
ہو جاتی ہے؛ پھر وہاں سے اُسی ترتیب پر (یعنی زیادتی

ان يبلغ الحد الاول في النقصان فيكون (سے کمی طرف) لوٹ جاتی ہے، اور کمی کی پہلی حد تک پہنچ
کن نبی فاسرۃ يتصلان عند الطرف جاتی ہے، گویا چوہے کی دو ”ڈیس“ ہیں جو موٹے سرے
الاعظم کے پاس ایک دوسرے سے مل گئی ہیں +

مثلاً ایک نبض اس قسم کی ہو کہ سببہ کی ابتداء سے وسط کے آخری حصے تک کمی سے زیادتی کی طرف
جائے، یعنی باریکی سے موٹائی کی طرف بڑھے، پھر وسط کے اسی مقام سے خنصر کے آخری حصے تک موٹائی سے
باریکی کی طرف لوٹ جائے۔

یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی نبض پنج سے موٹی ہوتی ہے، اور سروں پر باریک، جو تھکے کی شکل ہے، چنانچہ
اگر چوہے کی دو ڈیموں کو ان کے موٹے سروں کے پاس جوڑ دیا جائے، تو تھکے کی یہی شکل پیدا ہو جائیگی۔ اسی نبض
کو ”ماثل الوسط“ اور ”مخلو“ کہتے ہیں +

نبض مائل الوسط کا خاکہ



اور اگر اس کے برعکس نبض درمیان سے باریک اور سروں پر دبیز ہو، تو اسے ”نبض عمیق“
”مُنْحَنِي“ اور ”ماثل الطرفین“ کہتے ہیں +

نبض مائل الطرفین کا خاکہ



ومنہ ذو القرعین والاطباء مختلفون فیہ فمنہم من یجعلہ نبضۃ واحدۃ مختلفۃ فی التقدّم والتأخّر ومنہم من یقول انہما نبضتان متلاحقتان (۸) نبض ذو القَرَ عَتَیْن (دو ٹھوکروالی نبض)۔
راہی کو نبض میطرَ قِی اور مَمْتَدَ اِخْل بھی کہا جاتا ہے اس کے بارہ میں اطباء کا باہم اختلاف ہے: بعض اطباء
تو اسے ایک نبض قرار دیتے ہیں، جس میں تقدّم و تأخّر کے لحاظ سے اختلاف ہوتا ہے (یعنی نبض تو ایک ہی ہے مگر
اس کے بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض پیچھے)۔
اور بعض اطباء اسے دو نبض قرار دیتے ہیں، جو ایک دوسرے

کے ساتھ لگے ہوئے (پیالے) دارو ہوتے ہیں +

وبالجملة ليس الزمان بينهما
بحيث يسع الانقباض ثم درميان میں جو زمانہ ہوتا ہے اس میں اتنی گنجائش نہیں
انبساط ہوتی ہے کہ حرکت انقباضی واقع ہو، اور پھر اس کے بعد حرکت
انبساطی نمودار ہو +

شیخ کے اس قول کا مدعا یہ ہے کہ نبض ذوالقرعین میں، جسکو نبض متداخل بھی کہا جاتا ہے، اگرچہ دو
ٹھوکروں محسوس ہوتی ہیں، مگر یہ دو ٹھوکریں دراصل دو نبضات نہیں ہیں؛ کیونکہ دونوں ٹھوکروں کے درمیان
میں جو زمانہ ہوتا ہے، وہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اتنی تھوڑی مدت میں حرکت انقباضی، اور حرکت انقباضی کے بعد
حرکت انبساطی واقع نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ دو نبضات کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک ٹھوکرے ختم ہونے کے بعد
شریان میں انقباض واقع ہو، اور اس کے بعد پھر دوسرا انبساط نمودار ہو، اور ان دونوں متضاد حرکات کے
درمیان انقباض و انبساط کے درمیان ایک سکون ہو، بلکہ یہاں اتنا تھوڑا زمانہ ہوتا ہے کہ اس میں
محض دو قرعات پیدا ہو جاتے ہیں، اور بس۔ (خلاصہ قول آملی و گیلانی) +

اس کے بعد شیخ ان کے استدلال کی مزید تردید اس طرح کرتے ہیں کہ: اگر دو نبضات کے لئے محض
یہی کافی ہے کہ دو ٹھوکروں کا احساس ہو، تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نبض منقطع عائد میں بھی دو نبضات
ہوں۔ کیونکہ اس میں حرکت انبساطی درمیان میں کٹ جاتی ہے، اور پھر خفیف وقفہ دیکر نمودار ہوتی ہے؛
الغرض انقطاع انبساط کی وجہ سے یقیناً دو قرعے محسوس ہوا کرتے ہیں، حالانکہ اس پر سارے اطباء متفق ہیں
کہ اس میں نبضہ ایک ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:

وليس كل ما يحس منه قرعتان
يجب ان يكون نبضتين والا
لكان المنقطع الانبساط العائد
نبضتين

اور یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ جب کبھی قرعات
دو محسوس ہوں، تو نبضات بھی دو ہی ہوں۔ ورنہ جس
نبض کا انبساط بیچ میں سے کٹ جاتا، اور کٹنے کے بعد پھر
اعادہ کرتا ہے (جسکو ”نبض منقطع“ کہا جاتا ہے،
جیسا کہ پچھلے بیانات میں اس کی وضاحت گذر چکی ہے)،
اسکے اندر دو نبضات ماننے پڑیں حالانکہ سب لوگ اسے ایک ہی
نبضہ قرار دیتے ہیں)۔

وانما يجب ان يعد نبضتين اذا
ہاں دو نبضات اُسی وقت شمار کئے جاسکتے ہیں جبکہ

ابتداءً و انبساط ثم عاد الی الحق ایک انبساط پہلے ہو، اس کے بعد انقباضی حرکت کے ساتھ وہ منقبضاً ثم صار منقبضاً آخری منبسطا گہرائی کی طرف بڑھے، اور اس کے بعد پھر اُس میں دوسرا انبساط لاحق ہو +

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس بار وہیں محض نفی نزع ہے؛ کیونکہ اگر نبضہ کے لئے یہ ضروری ہو کہ اس کا انبساط کامل ہو، تو اس نبض میں دو نبضے نہ ہونگے، کیونکہ دو پورے انبساط نہیں ہوتے ہیں؛ اور اگر اس میں انبساط کے کامل ہونے کی شرط نہ لگائیں، تو یہ دو نبضے ہونگے۔

جالیئوس کا قول کتاب ”نبض کبیر“ میں ہے: ”اس مسئلہ کے اختلاف کا مدار اس امر پر ہے کہ آیا انقباض محسوس ہوتا ہے، یا نہیں۔ چنانچہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ انقباض محسوس نہیں ہوا کرتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ دو نبضات ہیں؛ اس لئے کہ نبضہ ان کے نزدیک دو چیزوں سے مرکب ہے؛ ایک ٹھوکر، اور ایک سکون سے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ پہلی ٹھوکر کے بعد نبض مطرتی میں ایک خفیف سا سکون لازمی طور پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے بعد ایک نمایاں ٹھوکر لگتی ہے۔ اور جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ انقباض محسوس ہوا کرتا ہے، وہ اسے ایک نبضہ قرار دیتے ہیں؛

پھر بتایا ہے کہ نبض مطرتی میں دو ٹھوکریں اس طرح لگتی ہیں، جس طرح سندان (راہرن) پر ہتھوڑی کے مارنے سے ایک دوسری ٹھوکر خود بخود لگا کرتی ہے، حالانکہ مارنے والے کا ارادہ اس میں دخل نہیں ہوتا ہے۔

ومنہ ذوالفترة والواقعة (۹-۱۰) ذوالفترة اور واقعة فی الوسط، الوسط المذکور ان جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے +

پہلی نبض ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے، اور دوسری قوی اور متواتر۔ نبض ذوالفترة میں چونکہ قوت ضعیف ہوتی ہے، اس لئے سکون کے ساتھ دوسرا سکون اور بھی مل جاتا ہے، اس وجہ سے جب حرکت کی توقع ہوتی ہے، تو وہاں سکون ہوتا ہے۔ اور واقع فی الوسط میں اس کے برعکس چونکہ قوت قوی ہوتی ہے، اس لئے جب سکون کی توقع ہوتی ہے، تو وہاں قبل از وقت حرکت نمودار ہو جاتی ہے +

والفرق بین الواقعة فی الوسط واقع فی الوسط نبض واقع فی الوسط اور نبض غزالی میں فرق و بین الغزالی ان الغزالی اور غزالی کا فرق یہ ہے کہ نبض غزالی میں دوسرا قرعہ پہلے یلحق فیہ الثانیۃ قبل انقضاء قرعہ کے ختم ہونے سے پہلے واقع ہوتا ہے، اور واقع فی الوسط الاولے و اما الواقعة فی الوسط میں دوسری حرکت کا قرعہ جو واقع ہوتا ہے، وہ سکون

فیکون النبضة الطارئة في زمان السكون کے زمانہ میں، اور پہلے قرعہ کے ختم ہونے کے بعد لاحق ہوا
والقضاء القرعة الاولى کرتا ہے +

اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ نبض غزالی میں ایک ہی انبساط کے اجزاء بلحاظ سرعت اور بطور کے مختلف ہوتے ہیں۔ یعنی ایک ہی انبساط کا پہلا حصہ بطنی ہوتا ہے، اور اس کے بعد، قبل اس کے کہ وہ پورے طور پر ختم ہوئے، اسی انبساط کا دوسرا حصہ سرخ ہو جاتا ہے۔ الغرض اس نبض میں ایک ہی انبساط کے دو اجزاء بلحاظ سرعت در بطور کے مختلف ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے نبض واقع فی الوسط میں دو ٹھوکریں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ دوسری ٹھوکری پہلی ٹھوکری کے پورے طور پر ختم ہونیکے بعد سکون کے زمانہ میں لاحق ہوتی ہے، جبکہ پہلی حرکت پورے طور پر تمام ہو چکی ہوتی ہے۔ گیلانی +

ومن هذه الابواب النبض
المتشبه والمرتعش والملتوي
الذي كانه خيط يلتوي
وينفصل
(۱۱-۱۲-۱۳) انہی اقسام میں سے (یعنی نبض کی اُن
مربک اقسام میں سے، جن کے مخصوص نام مقرر نہیں)
نبض متشبه (جھٹکے دار)، نبض مرعش (لکڑی کا پٹنہ
والی نبض) اور نبض ملتوي (بل کھانے والی) ہیں۔
نبض ملتوي اُس دُورے کے مانند ہوتی ہے، جو بل کھا رہا ہو

اور بٹا جا رہا ہو +

”نبض متشبه“ کو تشبیہی حرکات سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی اس نبض میں تشبیہی حرکات کی طرح بار بار
جھٹکے سے محسوس ہوتے ہیں۔ اور ”نبض مرعش“ کو ارتعاشی حرکات سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی اس نبض میں
ایک قسم کی پیکسی محسوس ہوتی ہے +

وهي من باب الاختلاف في المقدم
والتاخر والوضو والعرض
نبض کی ان تینوں قسموں میں تقدم و تاخر کا اختلاف،
وضع کا اختلاف، اور عرض کا اختلاف پایا جاتا ہے +

یعنی ان میں بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض پیچھے؛ بعض اجزاء بلحاظ وضع کے بستہ
ہوتے ہیں اور بعض پست، و علیٰ ہذا اختلاف وضع کی اور بہت سی صورتیں نکل سکتی ہیں؛ اسی طرح
بلحاظ عرض کے بعض اجزاء چوڑے ہوتے ہیں، اور بعض تنگ +

والملتوي رجنس من جملة
الملتوي يشبه المر بعد الا ان
الانبساط في الملتوي اخفي و
لذلك الحرج عن استواء
(۱۴) نبض ملتوي نبض ملتوي کے اقسام میں
سے ایک قسم ہے، جو نبض مرتعد (نبض مرعش) کے مشابہ ہوتی
ہے (یعنی نبض ملتوي تراٹگیوں کے نیچے اُس دُورے کے مانند
محسوس ہوتی ہے، جسے ایک طرف سے کھینچ لیا جائے، اور

الوضع فی الشہوق فی الملتو تر دور اس کھنچاؤٹ سے کھنچ کر تن جائے۔ لیکن فرق اس قدر
اخفے واما التمدد فهو فی الملتو تر ہے کہ نبض متوتر میں (مقابلہ ملتوی کے) حرکت انبساطی ذرا
واضح و ربما کان الميل فیہ الے کم نمایاں ہوتی ہے؛ اسی طرح (نبض ملتوی میں) بند سی و
جانب واحد فقط پستی کے لحاظ سے وضع کی ناہمواری اگر زیادہ نمایاں ہوتی

ہے، تو (نبض متوتر میں وضع کی ناہمواری مقابلہ کم نمایاں
ہوتی ہے۔ رہا تناؤ یا کھنچاؤٹ، تو وہ نبض متوتر میں واضح
اور نمایاں ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام ”مُتَوَتِّرٌ“ رکھا
گیا ہے۔ تو تر، تن جانا۔ نبض متوتر میں (تناؤ یا کھنچاؤٹ)
میلان گا ہے محض ایک ہی جانب ہوتا ہے (اور گاہے دونوں
جانب)۔

خلاصہ یہ ہے کہ چاروں انگلیاں جب نبض پر رکھی جاتی ہیں، تو نبض کے متوتر ہونے کی صورت میں
ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شریان ایک طرف سے، یا دونوں طرف سے کھینچ رہی ہے، جس طرح کسی ڈورے کو پکڑ کر
ایک طرف سے کھینچ لیا جائے، جس سے وہ تن جائے +

واکثر ما یعرض امثال الملتو تر متوتر اور ملتوی جیسی نبضیں اور جو نبض ایک طرف
والملتوی والمائل الی جانب سے کھینچ لایا کرتی ہے (جو دراصل متوتر کی ایک قسم ہے)
واحد انما یعرض فی الاھراض محض امراض یا بسہ میں لاحق ہوا کرتی ہیں (کیونکہ بہت
الیا بسہ سے اسی قسم کی چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں) +

ومن مرکبات النبض اصناف نکاد نبض مرکب کی اور بھی تقریباً غیر محدود قسمیں ہیں، جن کا
لا تناسل ولا اسماء لها شمار نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ان کے لئے نام مقرر ہیں +

الفصل الرابع فی الطبیعی من اصناف النبض فصل در نبض کی قسموں میں طبعی نبض کون سی ہیں؟

کل واحد من الاجناس المذکورۃ نبض کی اجناس مذکورہ (اجناس عشرہ) میں سے جن
التي تقتضی تفاوتاً فی زیا دۃ جنسوں میں کمی و زیادتی کے لحاظ سے اختلافات کل سکتا ہے
ونقصان فالطبیعی منها هو المعتدل (اور وہ محض سات جنسیں ہیں) ان جنسوں میں طبعی نبض وہی
الا القوی، فان الطبیعی فیہ ہوگی، جو ان میں معتدل ہوگی۔ اس حکم سے محض نبض قوی

هو الزائد

مستثنیٰ ہے، کیونکہ اس لحاظ سے طبعی نبض وہی ہوگی جس میں

قوت زائد ہو (نہ کہ ضعف و قوت کے لحاظ سے جو معتدل ہو)۔

اجناس عشرہ میں سے مرتبہ تین جنسوں میں زیادتی دہی کے لحاظ سے پنج کا درجہ نہیں نکل سکتا ہے؛

جنس استواء و اختلاف، جنس نظام و عدم نظام، اور جنس وزن۔ باقی سات جنسوں میں پنج کا درجہ، یعنی

درجہ اعتدال نکل سکتا ہے۔ چنانچہ ان ساتوں جنسوں میں نبض معتدل ہی ”طبعی“ کہلائیگی۔ ہاں جنس قرع کے لحاظ

سے قوت و ضعف کے درمیان میں جو پنج کا درجہ نکلتا ہے، اسے نبض طبعی نہیں کہا جاسکتا، بلکہ نبض میں قوت جقدر

زیادہ ہوگی، اُنہی کو ”طبعی“ کہا جائیگا۔

مگر جالینوس اس بارہ میں اختلاف رائے رکھتا ہے، وہ اس جنس کے اعتبار سے بھی درمیانی حالت کو ”طبعی

نبض“ شمار کرتا ہے، چنانچہ غصہ، شربت درد، اور بخار وغیرہ کی حالت میں نبض یقیناً بہت زیادہ قوی ہو جاتا

کرتی ہے، اور یہ سب غیر طبعی صورتیں ہیں۔ اس لئے ایسی نبض کو طبعی کسی طرح نہیں کہا جاسکتا۔

اگرچہ علامہ گیلانی نے اس کا جواب اس طرح دیا ہے کہ ”یہ باتیں عوارض کے قبیلے سے ہیں، جن سے قطع

نظر کرنی چاہئے“ حالانکہ یہ جواب قابل غور ہے۔

وان كان شئ من الاصناف اور اگر ان (ساتوں) اصناف میں سے بعض قسمیں ایسی

الاخرى انما زادنا بعد الزيادة ہوں کہ اُن میں زیادتی قوت کی زیادتی کی وجہ سے آبا کرتی ہو

في القوة فصار اعظم مثلاً فهو مثلاً نبض عظیم (جس میں عظیم محض قوت ہی کی زیادتی سے ممکن

طبیعی لاجل القوی ہے) تو وہ بھی قوی ہونے کی وجہ سے ”طبعی“ کہلائیگی نہ کہ

زیادتی کی وجہ سے اسے غیر طبعی کہا جائیگا، جیسا کہ مذکورہ بالا

بیان کا مفہوم تھا)۔

واما الاجناس التي لا تحتل الا زید رہیں اجناس (عشرہ) میں سے وہ جنہیں، جن میں

ولا نقص فان الطبع منها زیادتی اور کمی کا احتمال ہر ہی نہیں سکتا (اور اس لئے اس میں

هو المستوی و المنتظم و جيد پنج کا درجہ نکل ہی نہیں سکتا) ان جنسوں میں طبعی نبضیں یہ تینوں

ہیں: مستوی، منتظم، اور جيد الوزن۔

الوزن

جنس استواء و اختلاف میں ظاہر ہے کہ نبض مستوی ہی طبعی کہلا سکتی ہے؛ اسی طرح جنس وزن

میں بقاء و ردی الوزن کے جيد الوزن ہی طبعی کہلا سکتی ہے۔ مگر نبض منتظم کے بارہ میں یہ جھگڑا ہے کہ جب

یہ نبض مختلف کی ایک قسم ہے، تو اسے طبعی کیسے کہا جاسکتا ہے؟ مگر اس کا جواب شارمین نے یہ دیا ہے کہ ”طبعی“

سے مراد یہ ہے کہ اس جنس میں اس سے بہتر دوسری نبض نہ ہو؛ اور یہ ظاہر ہے کہ جنس نظام میں اگر مقابلہ دیکھا جائے، تو نبض غیر منظم سے بہتر نبض منظم ہوگی؛ کیونکہ اختلاف پیدا کرنے والا سبب نبض غیر منظم میں زیادہ قوی ہوتا ہے +

الفصل الخامس في أسباب الأنواع النبض المذكورة أقسام کے اسباب

نبض کی جتنی قسمیں اب تک بیان کی گئی ہیں، اس فصل میں ان کے کلیات اسباب بتائے جائیگے کہ کون سی کس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ الغرض گذشتہ فصلوں میں اگر نبض کی قسمیں بیان کی گئی ہیں، تو اس فصل میں ان قسموں کے اسباب بیان کئے گئے ہیں +

اسباب النبض منها اسباب عامة ضرورية ذاتية داخلية في تقويم النبض والمسألة

نبض کے اسباب دو قسم کے ہیں: (۱) بعض اسباب تو ایسے عام، ضروری اور ذاتی ہیں، جو تقویم نبض میں نبض کے بنانے میں داخل ہیں (یعنی یہ اسباب وہ ہیں کہ کوئی نبض ان سے جدا نہیں ہو سکتی، اور نہ کوئی نبض ان کے بدون پیدا ہو سکتی ہے)۔ اسی اسباب کو نبض کے لئے اسباب ماسکہ کہا جاتا ہے (کیونکہ یہ اسباب نبض کے وجود کو روکے تھامے رہتے ہیں۔ "ماسک" روکنا، تھامنا)۔

ومنها اسباب غير داخلية في تقويم النبض

(۲) بعض اسباب (ان کے برعکس) وہ ہیں جو تقویم نبض میں (نبض کے بنانے میں) داخل نہیں ہیں (یعنی یہ اسباب نہ ضروری ہیں، نہ عام ہیں، اور نہ ذاتی ہیں، کہ ان کا وجود نبض سے جدا نہ ہو سکے؛ بلکہ یہ اسباب وہ ہیں جو نبض میں تغیرات کے موجب ہوتے ہیں۔ انکو اسباب

غير مقومة کہا جاتا ہے) +

فمنها لازمة مغيرة بتغيرها لا حکام النبض ویسے لا اسباب اللازمة

پھر ان اسباب (غیر مقومہ) کی دو قسمیں ہیں: (۱) بعض اسباب تو ایسے لازم اور ضروری ہیں، جو اپنے تغیرات سے نبض کے احکام میں تغیرات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ ان کو اسباب لازمة

اسباب لازمة کہا جاتا ہے۔

ومنہا اسباب غیر لازمۃ و لیستہ
المغیرۃ علی الاطلاق
اسباب لازمہ کی مثال ستہ ضروریہ، مثلاً کھانا، پینا، ہوا، حرکت بدنی و نفسانی، نیند و بیداری وغیرہ اور مثلاً وہ چیزیں جو زندگی سے وابستہ ہیں، مثلاً حمام، غسل، ریاضت وغیرہ، اور اسباب مغیرہ کی مثال امراض اور غیر طبی کیفیات ہیں +

والاسباب الماسکۃ ثلثۃ القوۃ
الحیوانیۃ المحرکۃ للنضج الی
فی القلب وقد عرفنا فی باب
القوی حیوانیۃ
چنانچہ نبض کے اسباب ماسکہ (جنہر نبض کا
وجود موقوف ہے) تین ہیں: (۱) قلب کی قوت حیوانیہ
جو تحریک نبض کی باعث ہے، اس کا علم تمہیں ”قولۃ حیوانیۃ“
کے باب میں ہو چکا ہے +

والثانی الکالۃ وہی العرق النابض
وقد عرفنا فی ذکر الاعضاء
والثالث الحاجۃ الی التطفیۃ
وهو المستدعی لمقدار معلوم
من التطفیۃ ویتمدد باسراء
حد الحراسۃ فی اشتعالها
اوطفوئھا اواعتدالھا
(۲) آہ نبض، یعنی تڑپنے والی رگ (جسکو شریان کہا
جاتا ہے) اس کا علم تمہیں اعضا کے ذکر میں حاصل ہو چکا ہے +
(۳) حاجت تطفیۃ (بدنی حرارت کو بجھانے، یعنی کم
کرنے کی ضرورت) نیز علاوہ حاجت تطفیۃ کے تمام وہ
حاجتیں، جو حرکت قلب اور تحریک شرائین سے وابستہ ہیں +
یہی تیسری چیز ہے، جو تطفیۃ و تعدیل کا ایک اندازہ مقرر کرتی
ہے (یعنی مختلف حالات کے کاٹھ سے، اور مختلف اوقات میں
تطفیۃ اور تعدیل کی مقدار حاجت کم و بیش ہوا کرتی ہے)،
اور یہ اندازہ حرارت کے اندازہ کے مطابق ہوتا ہے (۱) یا
حرارت میں اشتعال ہے، یا وہ بجھی ہوئی ہے (اعتدال
سے کم ہے) یا وہ اوسط درجہ پر ہے +

وهذا الاسباب الماسکۃ تتغیر
افعالها بحسب ما یقتضی ہما
من الاسباب اللزمتہ والمغیرۃ
علی الاطلاق
یہ جاننا چاہئے کہ ان تینوں کے افعال میں اُس
وقت تک کوئی تغیر اور تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جب تک
ان کے ساتھ ”اسباب لازمہ“ میں سے یا ”اسباب مغیرہ مطلقہ“
میں سے کوئی سبب ان کے ساتھ شریک نہ ہو جائے +

یعنی مذکورہ بالا تینوں اسباب ماسکہ اُس وقت تک اپنی طبعی رفتار پر جاری رہتے ہوں۔ جب تک

ان کے ساتھ اسباب مغیرہ میں سے کوئی سبب مغیر شریک ہو کر ان میں کسی قسم کا تغیر نہ پیدا کر دے؛ خواہ یہ اسباب مغیرہ لازمہ کے قبیلے سے ہوں، یا غیر لازمہ کے قبیلے سے، جنکو ”بلا قید مغیرہ“ کہا جاتا ہے +

الفصل السادس في وجوب الاستبالة المسكوك بها (ب) محض سباب اسكہ کے احكام و آثار

اس فصل میں نبض کے اسباب ماسکہ واتیہ کے احكام بتائے گئے ہیں۔ رہے اسباب لازمہ اور مغیرہ کے احكام، انکا ذکر دوسری فصلوں میں آنے والا ہے۔

آذا كانت الآلة مطاوعة بليتها
والقوة قوية والحاجة الـ
التطفية شديدة كان النبض
عظيماً
والحاجة اعون الثلاثة على
ذلك

جب آلہ مطاوعہ بلیتھا
والقوة قوية والحاجة الـ
التطفية شديدة كان النبض
عظيماً
والحاجة اعون الثلاثة على
ذلك

جب آلہ نبض نرم ہونے کی وجہ سے (پھیلنے سکوڑنے کے لئے) تابع فرمان ہوتا ہے، قوت قلب قوی ہوتی ہے، اور حاجت تطفہ و تعدیل شدید ہوتی ہے، تو ایسی حالت میں نبض عظیم ہو جاتی ہے +

ان تینوں اسباب میں سے عظیم نبض کے لئے سب سے زیادہ اہمیت حاجت کو ہے +

کیونکہ اگر حاجت شدید ہو، تو خواہ قوت قوی ہو، اور آلہ نبض نرم ہو، طبیعت، جو کہ نبض کے لئے حقیقی علت و سبب ہے، ہرگز تعظیم نبض کی طرف متوجہ نہ ہوگی۔ اور جب حاجت شدید ہوتی ہے، تو طبیعت بہ امداد قوت و آلہ تعظیم نبض کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ انفرض نبض کی حقیقی باعث اور فاعل قوت یا آلہ نبض ہے، بلکہ طبیعت ہے، اور طبیعت کو اس طرف متوجہ کرنے والی چیز ”حاجت“ ہے۔ اس لئے تعظیم نبض میں سب سے زیادہ اہمیت اسی کو حاصل ہوئی۔ گیلانی +

فان كانت القوة ضعيفة يتبعها
صغر النبض لا محالة فان كانت
الآلة صلبة مع ذلك والحاجة
يسيرة كان اصغر

لیکن اگر قوت ضعیف ہوتی ہے، تو نبض لازمی طور پر
صغیر ہو جاتی ہے۔ اور اگر باوجود ضعف قوت کے آلہ سخت
ہوتا ہے، اور حاجت قلیل ہوتی ہے، تو نبض اور بھی زیادہ
صغیر ہو جاتی ہے +

والصلابة قد تفعل الصغر ايضا
الا ان الصغر الذي سببه
الصلابة ينفصل عن الصغر الذي
سببه الضعف با انه يكون صلباً ولا

آلہ کی صلابت بھی اگرچہ نبض میں صغیر پیدا کر دیتی ہے
لیکن اس صغیر میں، جو صلابت آلہ کی وجہ سے۔ اور اس صغیر
میں، جو ضعف قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ فرق ہے کہ
صلابت کی صورت میں نبض سخت ہوا کرتی ہے، اور ضعیف

لیکون ضعیفا فلا یكون فی القصر لا انخفاض نہیں ہوتی، اور نہ بہت زیادہ قصیر اور دبی ہوئی ہوتی ہے،
مفرطاً لکون عند ضعف القوة جیسا کہ ضعف قوت کے وقت ہوا کرتا ہے +
یعنی ضعف قوت کے وقت نبض صغیر میں سختی نہیں ہوتی، ضعف ہوتا ہے، اور نسبتاً زیادہ قصیر اور
اور متخفیف ہوتی ہے +

وقله الحاجة ايضا تفعل الصغر ولكن لا يكون هناك ضعف

علیٰ ہذا قلت حاجت کی وجہ سے (جبکہ قوت اور آلہ
اعتدالی حالت پر ہوں) نبض میں صغیر پیدا ہوا کرتا ہے !
لیکن ایسی صورت میں نبض کے اندر ضعف نہیں ہوتا ہے +
لیکن ان تینوں چیزوں میں سے جتنا اثر صغیر پیدا
کرنے میں ضعف کو حاصل ہے، اتنا کسی کو حاصل نہیں ہے۔

ولا يشي من هذه الثلاثة يوجب
الصغر بمبلغ ايجاب الضعف

جب شریان میں صلابت ہو، اور اس کے ساتھ قوت
بھی قوی ہو، تو اس حالت میں نبض کے اندر جو صغیر پیدا ہوگا
وہ اُس صغیر سے زیادہ ہوگا، جو کہ قلب حاجت کے ساتھ قوت
کے قوی ہونے کی صورت میں پیدا ہوگا؛ کیونکہ قلبی قوت
جب قوی ہوتی ہے، تو باوجود کمی حاجت کے تحریک نبض
میں رشریان کے پھیلانے میں (اعتدال سے بہت زیادہ
کمی نہیں کیا کرتی ہے) بمقابلہ اعتدالی حالت کے بہت زیادہ
کو تا ہی نہیں کرتی ہے، اس لئے کہ اس وقت کوئی ایسی چیز
تو ہوتی نہیں جو شریان کو پھیلانے سے روک دے (اسکے
برعکس جب صلابت موجود ہوتی ہے، تو وہ شریان کو
پھیلانے سے باز رکھتی ہے)۔ ہاں البتہ ایسی صورت میں
بلا ضرورت تحریک نبض میں بہت زیادہ افراط سے بھی کام
نہیں لیتی ہے +

وصغر الصلابه مع القوة انريد
من صغر عدم الحاجة مع القوة
لان القوة مع عدم الحاجة
لا تنقص من المعتدل شيئاً
كثيراً اذ لا مانع له عن البسط
وانما يميل الى ترك زيادة
على الاعتدال كثيراً لا حاجة
اليها

لیکن جب حاجت شدید ہوتی ہے، قوت قوی ہوتی

ہے، اور آلہ یعنی شریان اپنی صلابت کی وجہ سے عظیم ہونے کے
قابل نہیں ہوتی، تو اس صورت میں نبض چاروں افرات سرلیج

فان كانت الحاجة شديداً والقوة
قوية والآلة غير مطاوعة لصلابتها
للعظم فلا بد من ان يصار سريعاً

لیتد اسرک بالسرعة ما یفوت من العظم ہو جاتی ہے، تاکہ عظم کی کمی و فقدان کا تدارک سرعت کے ذریعہ ہو جائے +

وان كانت القوة ضعيفة فلم یأت الا عظیم النبض ولا احداث السرعة فيه فلا بد من ان یصلر متواتر لیتد اسرک بالتواتر ما فات من العظم والسرعة فیقوم المر اسرک لکثیرة مقام مرآة واحدة کافیه عظیمۃ ۱ و مرتین سریعتین

لیکن جب قوت ضعیف ہوتی ہے، تو نہ نبض میں عظم ہی پیدا ہو سکتا ہے، اور نہ سرعت ہی۔ ایسی صورت میں اسے چار و ناچار ”متواتر“ ہونا پڑتا ہے؛ تاکہ عظم اور سرعت کے فقدان کا تدارک تواتر کے ذریعہ ہو جائے اور ایک بھر پور اور بڑی باری (نبضہ عظیمہ کافیه) کے قائم مقام یاد دتیز رفتار باریوں (نبضات سریعه) کے قائم مقام چند باریاں ہو جائیں (جو نہ بھر پور ہوں، اور نہ تیز رفتار ہوں، بلکہ ان کے درمیان وقفے کم ہوں، جو تواتر کے معنی ہیں) +

یعنی جب قوت ضعیف ہوا کرتی ہے، تو وہ نبض میں عظم اور چال میں سرعت پیدا کرنے سے عاجز ہوتی ہے، ایسی صورت میں نبض متواتر ہو جاتی ہے، یعنی قمرات کے درمیان سکون کے زمانہ کو کم کر دیتی ہے۔ تاکہ متعدد قمرات ایک بڑی ٹھوکر کے قائم مقام ہو سکیں، یاد دتیز ٹھوکر دوں کے قائم مقام چند ٹھوکر یں ہو سکیں۔ کیونکہ جب قوت نا کافی ہے، اور وہ نبض کی حرکت میں تیزی نہیں پیدا کر سکتی، درنحالیہ کام کسی نہ کسی طرح پورا کرنا ہے، تو طبیعت پہلے جتنا وقفہ کیا کرتی تھی، اب مجبوراً وقفہ چھوڑ دیگی، تاکہ تیزی کے کھوجانے سے کام میں جو کمی آئی ہے، اس کا کسی حد تک وقفہ کم کرنے سے تدارک ہو جائے +

وقد یشبه هذا حال المحتاج الی ضعف اور مجبوری کی یہ صورت اس شخص کی حالت حل شئ ثقیل فانه ان کان یقوی کے مانند ہے، جسے کوئی بھاری بوجھ لیجانا ہے۔ چنانچہ اگر علی حملہ جملۃ فَعَلَ والا قسم وہ سارے بوجھ کے ایک ہی مرتبہ اٹھا کر لیجانے پر قادر بنصفین واستعجل والا قسم ہوتا ہے، تو وہ اسی طرح کرتا ہے (اور سارے بوجھ کو ایک ہی اقسام اکثرۃ فیحمل کل قسم مرتبہ اٹھا کر بلا خیال عجلت لیجاتا ہے)؛ ورنہ وہ اس کو یقدر علیہ بتودۃ او عجلۃ بوجھ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا، اور منزل مقصود تک پہنچا شمل لا یریت بین کل نقلتین میں عجلت کرتا ہے (تاکہ قریب قریب اسی وقت میں وہ دو وان کان بطیئاً فیہما اللهم الا کھپ ڈھوسکے، جتنے وقت میں وہ اطمینان کے ساتھ ایک

ان یكون فی غایة الضعف فاریث بہاری کھپ لیجاتا) ؛ اور اگر وہ ناتوانی سے اسپر بھی قادر نہیں ہوتا، تو وہ اس بوجھ کو متعدد حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اور ہر کھپ کو اپنی قدرت کے مطابق تسلی کے ساتھ یا پستی کے ساتھ ڈھونڈتا ہے۔ اور ہر دو کھپ کے درمیانی زمانہ میں زیادہ وقفہ نہیں کرتا ہے، خواہ اس کی نقل و حرکت کی چال (ضعف کی وجہ سے) مست ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر اسکی ناتوانی غایت درجہ کو پہنچ چکی ہو، تو وہ غریب زیادہ وقفہ کرنے پر بھی مجبور ہوگا۔ بوجھ بھی بڑی کاوش سے ڈھونڈے گا، اور اسکی واپسی بھی بے جلد نہ ہو سکیگی۔

فان كانت القوة قوية وكالالة مطاوعة لكن الحاجة شديدة اکثر من الشدة المعتدلة فان القوة تزيد مع العظم سرعة وان كانت الحاجة اشد فقلت مع العظم والسرعة التواتر جب قوت قوی ہوتی ہے، اور آلہ رابطنی نرمی کی وجہ سے) تابع فرمان ہوتا ہے، اور حاجت معمولی شدید ہونے کی بجائے بہت زیادہ شدید ہوتی ہے، تو عظم کے ساتھ قلبی قوت سرعت کا بھی اضافہ کر دیتی ہے (یعنی ایسی صورت میں نبض کے اندر باوجود عظم کے سرعت بھی پیدا ہو جاتی ہے) اور جب حاجت اس سے بھی شدید تر ہوتی ہے، تو عظم اور سرعت کے علاوہ نبض میں تواتر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

والطول يفعلہ آمّا بالحقیقة فاسباب العظم اذا منع مانع عن الاستعراض والشهوق كضلالة مثلا الممانعة عن الاستعراض وكثافة اللحم والجلد الممانعة عن الشهوق (طول نبض) (طول نبض کے اسباب دو قسم کے ہیں: حقیقی اور غیر حقیقی یا کاذب) (۱) جو اسباب حقیقت میں طول پیدا کر سکتے ہیں، وہ اسباب بعینہ وہی ہیں جو نبض میں عظم کے باعث ہوتے ہیں، بشرطیکہ جب کوئی بات اس قسم کی پیدا ہو جاتی ہے جو نبض کو عریض اور بلند ہونے سے باز رکھتی ہے، مثلاً شریان میں صلابت کا ہونا، جو نبض کو عریض ہونے نہیں دیتا، اور مثلاً گوشت اور جلد کا کثیف ہونا، جو نبض کو بلند ہونے سے باز رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب حاجت شدید ہوتی ہے، قوت قوی ہوتی ہے، اور آلہ نرم ہوتا ہے، تو نبض عظیم

وَأَمَّا بِالْعَرْضِ فَقَدْ يَعِينُ عَلَيْهِ
الْمُحْزَالُ

اور جو اسباب بالعرض (غیر حقیقی طور پر) طول میں اثر کرتے ہیں، تو ان کی ایک مثال لاغری ہے (لاغری کی وجہ سے شریان انگلیوں کے نیچے دور تک محسوس ہوا کرتی ہے۔ حقیقت میں لاغری کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو شریان کے طول میں اضافہ کرے) +

والعرض يفعلہ اما خلاء العروق
فیمل الطبقة العالیة علی السافلة
فیستعرض او شدۃ لـین
الالة

عرض نبض [نبض کے عرض بڑھانے میں دو باتیں مؤثر ہیں :
۱۔ رگوں کا خالی ہونا (ان کے اندر خون کا کم بھرا ہونا) ، جس
سے شریان کا بالائی طبقہ زیرین طبقہ پر پڑ جاتا ہے ، اور
چوڑی ہو جاتی ہے (بالائی طبقہ جب زیرین طبقہ پر پڑ جاتا
ہے ، تو شریان گول ہونے کی بجائے چپٹی اور چوڑی ہو جایا
کرتی ہے ؛ بشریکہ شریانوں کی قوت انقباضیہ بھی
کمزور ہو (۲) شریان کا بہت زیادہ نرم ہونا (جو عام طور پر
اُس وقت ہوتا ہے ، جبکہ شریانوں کی قوت انقباضیہ بہت ہی
زیادہ کمزور ہو جاتی ہے) ۱۰

والثواني ترسيبه ضعف او اكثر
 حاجة الحراسه
 [قوت اور قفوت] قوت ترقيت کے اسباب دو ہیں۔ (۱) قوت
 قوت قلبی کی کمزوری، یا (۲) حرارت کی زیادتی کی وجہ سے
 حاجت تر و خشک کی زیادتی +

والنفاوت سببہ قوۃ قد بلغت الحاجة فی العظماء وبرد کافی ہونا کہ وہ بعض میں عظم پیدا کر کے حاجت ترویج کو

شدید قتل من الحاجة او غایة من سقوط القوة و مشارفة على الهلاك

پورا کرے (اور اطمینان و استراحت اور سکون و وقفہ سے کام کرے۔ یہی معنی تفاوت کے ہیں)۔ (۲) برودت کا اس قدر شدید ہونا کہ وہ ترویج کی ماحلت ہی کو کم کر دے۔

(ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ وقفہ زیادہ ہوگا)۔ (۳)

قوت کا بنائیت ڈھال ہونا، اور موت کا قریب ہونا (جس میں قوت غایت ناقوانی کی وجہ سے ٹھہر ٹھہر کر حرکت کرنے پر قادر ہوتی ہے)۔

واسباب ضعف النبض من المغیرات الہمة والاسراق الاستفراغ والنحول والخلط الرادی والریاضة المفصطة وحرکات الاخلاط وملاقاھا لأعضاء شديدة الحس او مجاورة للقلب وجميع ما یحلل

ضعف نبض مغیرات نبض میں سے جو اسباب نبض کے اندر ضعف پیدا کر سکتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) فکر کی زیادتی (ہجوم و غموم کی کثرت)۔ (۲) بیداری کی زیادتی۔ (۳) استفراغ (خواہ مواد فاسدہ خارج ہوں خواہ مواد صالحہ)۔ (۴) لاغر سی بدن (کیونکہ بدن اسی وقت لاغر ہوتا ہے، جبکہ تغذیہ کم ہو جاتا ہے، جس سے ارواح کم ہو جاتے، اور قوی ضعیف ہو جاتے ہیں)۔ (۵) اخلاط رویہ (جو قوائے بدنہ کو ضعیف کر دیتے ہیں)۔ (۶) ریاضت کی کثرت (جو انجام کار قوت قلبیہ کو کمزور کر دیتی ہے)۔ (۷) اخلاط کا حرکت و ہجرت میں آنا، اور شدیداً بحسن اعضاء سے، یا قلب کے آس پاس کے اعضاء سے انکسار ہونا۔ (۸) تمام وہ چیزیں جو محلل ہیں (جو تحلیل مواد کے ساتھ بدن اور ارواح کو تحلیل کر دیتی ہیں)۔

صلابت نبض نبض میں صلابت پیدا ہونے کے اسباب متعدد ہیں: (۱) جرم شریان کا خشک ہونا (جو ایک بدیہی بات ہے، جیسا کہ بعض امراض میں طبقات شریانیہ سخت ہو جاتے ہیں، اور ان کے اندر اجزاء ارضیہ جمع ہو جاتے ہیں)۔ (۲) شریان میں تناؤ کا شدید ہونا (جیسا کہ

واسباب صلابة النبض یبس جرم العرق او شدة تمدد الاو شدة برد مجمل

متعدد ہیں: (۱) جرم شریان کا خشک ہونا (جو ایک بدیہی بات ہے، جیسا کہ بعض امراض میں طبقات شریانیہ سخت ہو جاتے ہیں، اور ان کے اندر اجزاء ارضیہ جمع ہو جاتے ہیں)۔ (۲) شریان میں تناؤ کا شدید ہونا (جیسا کہ

بعض اوقات شریان کی قوت انقباضیہ شدید ہو جاتی، اور شریانیں منقبض ہو کر خوب تن جاتی ہیں، اس لئے خون کا دباؤ سخت ہو جاتا ہے، اور نبض انگلیوں کے نیچے دبانے سے بہ آسانی دبتی نہیں، بلکہ بہت ہی زیادہ سخت محسوس ہوتی ہے۔ (۳) برو دت مجددہ کی شدت (کیونکہ حرارت سے اعصاب ریفیہ عضلیہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اور برو دت سے ان میں جمود و صلابت پیدا ہو جاتی ہے)۔

وقد یصلب النبض فی البحارین (۴) بعض اوقات بحرانوں میں طبیعت کی شدید شدت المجاہدۃ و تصداد جنگ و مجاہدہ کی وجہ سے، اور اس وجہ سے نبض سخت الاعضاء لہا نحو جهة دفع الطبيعة ہو جایا کرتی ہے کہ بحران میں طبیعت جس طرف مادہ کو دفع کرنا چاہتی ہے، شدت جنگ کی وجہ سے اعصاب اس طرف کھینچ جاتے ہیں (اور اس تمدد و ارتداد سے شریان میں ایک قسم کی سختی آ جاتی ہے)۔

چنانچہ جب مثلاً بحران بذریعہ اسہال کے ہونے والا ہوتا ہے، تو اعصاب اور اعصاب کے ایان آنتوں کی طرف کھینچ کر تن جاتے ہیں، اس لئے نبض میں صلابت آ جاتی ہے، کیونکہ شریان کے ایان بھی اس تناؤ میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ اس قول کی ترجمانی ہے، جو اطباء اس موقع پر پیش کیا کرتے ہیں۔

آئی کہتے کہ بعض اوقات بحرانوں میں نبض موزنی ہو جاتی ہے، اور نبض موزنی نرم ہوتی ہے، نہ کہ سخت؛ اس لئے کیسے کہا جاسکتا ہے کہ بحرانوں میں نبض صلب ہو جایا کرتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بحران عرقی میں نبض موزنی ہوا کرتی ہے، اور بحران اسہالی، بحران رعانی، اور تھکے کے بحران میں نبض کے اندر صلابت آ جایا کرتی ہے۔

وأسباب لینه الا سباب المرطبة [یونٹ نبض] نبض کی نرمی کے اسباب وہ ہیں، جو طبعاً الطبیعیۃ کا غذا و المرطبة بدن میں رطوبت پیدا کرتے ہیں (مرطبات طبعیہ)، مثلاً غذا المرضیۃ کا لا استسقاء و لیثرخس یا جرم رطوبت پیدا کرتے ہیں (مرطبات مرضیہ)، مثلاً و لیت لیست بطبیعیۃ ولا مرض استسقاء و لیثرخس (سرسام بلغمی)۔ اسی طرح

مرضیہ کا الاستحمام

اس میں وہ اسباب بھی داخل ہیں۔ جنکو نہ طبعاً مرطب کہا جاسکتا ہے، اور نہ مرضاً، مثلاً عام کرنا +

وسبب اختلاف النبض مع ثبات القوة ثقل مادة من طعام او خلط ومع ضعف القوة مجاهدة القوة والمرض

اختلاف نبض نبض میں اگر قوت کے قوی ہونے کے باوجود اختلاف ہو، تو اس کی وجہ مادہ کی گرانی ہوا کرتی ہے، خواہ وہ مادہ از قسم غذا رہے، یا از قسم خلط؛ اور اگر نبض کے اختلاف کے ساتھ قوت ضعیف ہو، تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ قوت اور مرض میں باہمی جنگ ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ کے وقت میں طبیعت باقاعدہ تحریک پر قادر نہیں رہتی ہے) +

ومن اسباب الاختلاف امتلاء العروق من الدم ومثل هذا يزيله الفصد

اختلاف نبض کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ رگیں خون سے (اور ان چیزوں سے، جو خون کے اندر ملکر دورہ کرتی رہتی ہیں) بھری ہوئی ہوں (اس کثرت کی گرانی کی وجہ سے طبیعت باقاعدہ تحریک پر قادر نہیں رہتی ہے)۔ اس قسم کا اختلاف فصد سے زائل ہو جاتا ہے +

واشد ما يوجب الاختلاف ان يكون الدم لرجاً خافاً للروح المتحرك في الشرايين وخصوصاً اذا كان هذا التراكم بالقرب من القلب ومن اسبابه التي توجب في مدة قصيرة امتلاء المعدة والغم والفكر في شئ

اختلاف پیدا کرنے والے اسباب میں سے سخت مؤثر چیز یہ ہے کہ خون لیسدار ہو جائے، اور شریانوں کے اندر چلنے پھرنے والی روح کو نفوذ و جریان سے روک دے، علی الخصوص جبکہ یہ اجتماع و امتلاء قلب کے آس پاس ہو +

اور ان اسباب میں سے جو تھوڑی ہی مدت میں (بہت جلد) نبض کے اندر اختلاف پیدا کر دیا کرتے ہیں، معدہ کا امتلاء، اور غم و فکر میں مبتلا ہونا ہے +

واما اذا كان في المعدة خلط ردي لا يزال دائماً لاختلاف وربما ادنى الى الخفقان فصاير النبض

لیکن جب معدہ میں کوئی خلط فاسد ہوتی ہے، تو (جب تک یہ خلط رہتی ہے) نبض میں اختلاف برابر قائم رہتا ہے؛ اور گاہے اس سے نتیجہً خفقان قلب پیدا

خفقانیہ ہوجاتا ہے، جس سے نبض بھی خفقانی ہوجاتی ہے +
 ”نبض خفقانی“ وہ نبض ہے جو عظم و صغر، سرعت و بطور، تواتر و تفاوت میں کثیرا اختلاف ہوتی ہے۔
 وسبب انتشاری اختلاف المصوب [نبض منشری] نبض کے منشری ہونے کے اسباب تین ہیں:
 فی جرم العرق فی عفتہ و فجاجتہ (۱) جو ہر شریان میں ایسے مادہ کا انصباب ہو، جو بلحاظ
 و نضجہ عفتہ، فجاجتہ، اور نضج کے مختلف ہو۔

یعنی ایسا مادہ جو ہر شریان کے اندر نفوذ کر جائے، جو کہیں پر متعفن ہو، کہیں پر خام ہو، اور کہیں پر نضج
 یافتہ۔ مادہ کے ان اختلافات سے چونکہ شریان کے جوہر پلازٹا پڑتا ہے۔ اس لئے شریان کہیں سے سخت
 ہوجائیگی، اور کہیں سے نرم، اور منشاریت کی صورت پیدا ہوجائیگی +

و اختلاف احوال العرق فی (۲) شرایین کے حالات بلحاظ عدالت و لیونہ کے
 صلابتہ و لینہ و ورم فی الاعضاء مختلف ہوں یعنی شریان کے اجزاء سختی اور نرمی کے لحاظ
 سے مختلف ہوں۔ (۳) اعصاب عصبانیہ مثلاً غشیہ
 صدر و جنب میں ورم ہو۔

علامہ گیلانی و آملی وغیرہ اعصاب عصبانیہ کے دم میں نبض کے منشاری ہونے کی کیفیت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ شرایین
 کی جھلیوں یا ان کے طبقات میں دو قسم کے الیاف داخل ہیں: الیاف عصبیہ اور الیاف رابطہ۔ پھر ان الیاف عصبیہ
 و رابطہ کا لگاؤ اور تعلق غشیہ صدر وغیرہ سے ہے، اس لئے جب مثلاً ذات الجنب کی صورت میں ان جھلیوں کے
 اندر ورم ہوتا ہے، تو ان کے الیاف میں تعدد اور تناؤ لاحق ہوتا ہے، اور اس تناؤ اور کھنچاؤ کا اثر غشیہ صدر
 وغیرہ سے شرایین کے طبقات تک پہنچتا ہے، یعنی طبقات شرایین کے وہ الیاف مختلف مقامات سے
 کھنچے جاتے ہیں، جن کا تعلق سینہ کی جھلیوں کے الیاف سے ہوتا ہے۔ اس لئے شریانوں کے
 طبقات میں ان الیاف کے تسد کے مطابق پھیلنے اور سکڑنے کی قابلیت کم و بیش
 ہوجاتی ہے؛ چنانچہ جن مقامات اور جن اجزاء میں کھنچاؤ کا اثر ہوتا ہے، وہاں نبض پست، صغیر اور
 بطی ہوتی ہے، اور جو اجزاء اس کھنچاؤ سے محفوظ ہوتے ہیں، وہاں نبض بلند، عظیم اور سریع ہوتی
 ہے۔ یہ شارحین کے اقوال کی ترجمانی ہے۔ جو بہت حد تک مزید غور کا محتاج ہے۔ چنانچہ صاحب
 ”خواشی عراقیہ“ نے اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے؛ اگرچہ انہوں نے منشاریت کی وجہ اپنی طرف
 سے بیان کی ہے، وہ بھی اسی طرح توجہ کا محتاج ہے۔ اسی طرح ”سیسی“ شارح قانون کا قول ہے کہ شیخ
 نے منشاریت نبض کے جو اسباب بتائے ہیں، یہ محض بے معنی ہیں +

جالتوس نے "نبض کبیر" میں مشاریت نبض کی جو صورت بتائی ہے، وہ مذکورہ بالا تعلیل سے بالکل ملتی جلتی ہے۔ اسلئے وہ اس بارہ میں قول نیصل بننے کے قابل نہیں ہے۔

وذوالقرعتین سببہ شدّة [ذوالقرعتین] (جسکو "نبض مطرئی" بھی کہا جاتا ہے) نبض القوة والحاجة وصلابة الالة ذوالقرعتین کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت بھی قوی ہوتی ہے فلا تطاوع لما تكلفها القوة من اور حاجت بھی شدید ہوتی ہے، لیکن شریان میں چونکہ مثلاً الانسباط دفعة واحدة کمن ہوتی ہے، اس لئے قوت جس تکلف کے ساتھ شریان کو پھیلانا سیرید ان یقطع شيئاً بضربة چاہتی ہے، وہ اپنی سلابت کی وجہ سے یک نخت پورے واحدۃ فلا تطاوع فیلحمہا بالآخری طور پر پھیل نہیں سکتی (اس لئے ایک ٹھوکر اور لگاتی ہے) وخصوصاً اذا تزیيدات الحاجة تاکہ پھیلی کمی کا تدارک ہو جائے؛ جس طرف اگر کوئی شخص کسی چیز کو (مثلاً کھانسی سے) ایک ہی ضرب سے کاٹنا چاہتا دفعۃ

ہے، اور وہ کاٹ نہیں سکتا، تو وہ پہلی ناقص ضرب کے بعد لگے ہاتھ دوسری ضرب لگاتا ہے۔ نبض مذکور کی یہ صورت علی الخصوص اُس وقت واقع ہوتی ہے، جبکہ (کسی وجہ سے) حاجت یک نخت شدید ہو جائے (اور طبیعت کو اس قدر مجبور کرے کہ وہ ایک ٹھوکر کی بجائے دو ٹھوکریں لگائے)۔

مگر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نبض مطرئی کی صورت میں قوت کمزور ہوا کرتی ہے، اور طبقات شرایین ڈھیلے ہوتے ہیں، چنانچہ قلب کی پچکاری سے جو خون شریانوں میں روانہ ہوتا ہے، وہ شرایین کی پچک کی وجہ سے پھردا پس آنا چاہتا ہے، مگر شریان اعظم کی گواڑیوں کی وجہ سے وہ قلب تک واپس نہیں آنے پاتا، اس لئے خون میں ایک دوسرا جھٹکا لگتا ہے۔ اگر طبقات شرایین قوی ہوتے ہیں، تو اس دوسرے جھٹکے سے کم متاثر ہوتے ہیں؛ اور جب وہ ڈھیلے اور کمزور ہوتے ہیں، تو زیادہ متاثر ہوتے ہیں حتیٰ کہ نبض کی اصلی ٹھوکر کے بعد ایک دوسری ٹھوکر محسوس ہوا کرتی ہے، جو دراصل اسی جھٹکے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

وسبب النبض انفا سری ان تكون [نبض فارسی] نبض ذنب الفار کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ القوة ضعيفة فما خد عن اجتهاد قوت ضعیف ہوتی ہے، اس لئے وہ سعی و کوشش کے بعد الی استراحة يتلا سراج ومن بتدریج آرام لیتی ہے، اور گاہے وہ آرام و استراحت کے استراحة الی اجتهاد بعد بتدریج اپنی کوشش کو بڑھاتی ہے۔

پہلی صورت میں نبض عظم سے شروع ہو کر صغیر کی طرف جاے گی، اور دوسری صورت میں صغیر سے شروع ہو کر عظم کی طرف روانہ ہو گی۔ یعنی جب جدوجہد کے بعد بتدریج آرام کی طرف متوجہ ہو گی، تو ظاہر ہے کہ نبض عظیم سے بتدریج صغیر ہونی شروع ہو جائے گی؛ اور جب آرام و استراحت کے بعد بتدریج قوت بیدار ہو گی، تو نبض صغیر، جو قوت کی کمزوری اور ناتوانی سے پیدا ہوا کرتی ہے، بتدریج موٹی ہونی شروع ہو جائے گی +

عظم و صغیر کے علاوہ جن جن چیزوں کے لحاظ سے نبض ذنب الفار ہو سکتی ہے، سب کو اسی مثال پر قیاس کیا جاسکتا ہے +

والثابت علی حالة واحداً دل اور جو نبض (ضعف قوت کے باوجود) ایک حالت علی ضعف القوة و ذنب الفار پر قائم رہتی ہے (اور جس میں جدوجہد اور آرام و استراحت وما یشہر ادل علی قوة ما و علی کے لحاظ سے قوت کی بیداری میں فرق نہیں آتا ہے) وہ ان الضعف لیس فی الغایة ضعف کو زیادہ بتاتی ہے (کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت اتنی کمزور ہے کہ وہ جدوجہد کے لئے بیدار ہی نہیں ہو سکتی؛ اس کے برعکس) نبض ذنب الفار اور اس کے مانند دوسری نبضیں (جو ضعف کی ایک حالت پر قائم نہیں رہا کرتی ہیں) کچھ نہ کچھ قوت کا پتہ ضرور دیتی ہیں، اور اس امر کو بتاتی ہیں کہ ضعف انتہائی درجہ کا نہیں ہے (ورنہ طبیعت اور قوت کسی وقت بھی بیدار نہ ہوتی، اور نبض میں اس قسم کا کوئی اختلاف نمودار نہ ہوتا؛ چنانچہ نبض دودی اور نملی میں ضعف یقیناً زیادہ ہوا کرتا ہے) :

وإسداد الذنب المنقضة ثم الثابت شمال الذنب الراجر
ذنب الفار کی قسموں کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے،
تو سب سے زیادہ رومی "ذنب منقضى" ہے، اس کے بعد
"ذنب ثابت" اور اس کے بعد "ذنب راجع" (سب سے

لہ علامہ گیلانی نے قول شیخ کا اس موقع پر جو مفہوم سمجھا ہے، میں نے ترجمہ میں اس سے اختلاف کیا ہے، ورنہ قول شیخ میں اس مقام پر تناقض پیدا ہو جائے۔ گیلانی نے اس نبض کو جو ایک حالت پر قائم رہتی ہے۔ ذنب الفار کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ ان شیخ نے اس موقع پر بتایا ہے کہ یہ ضعف پر زیادہ دلالت کرتی ہے۔ حالانکہ آگے چل کر شیخ خود کہتا ہے کہ سب رومی ذنب منقضى ہیں +

کم ردی ہے) +

ان تمام کی تعریف اور سبب کا مفصل بیان پچھلے صفحات میں گذر چکا ہے +

وسبب ذات الفترة اعیاء
القوة واستراحتها وعارض
مغافص يتصرف اليه النفس
والطبيعة دفعة

نبض ذو الفترة نبض ذو الفترة کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت
چونکہ (کسی وجہ سے) تھک جاتی ہے، اس لئے وہ آرام لینا
چاہتی ہے (اور بیچ میں تحریک سے ہاتھ موڑ دیتی ہے، اسلئے
خلافت توقع نبض میں وقفہ ہو جاتا ہے)۔ یا اس کی وجہ یہ ہوتی
ہے کہ اچانک کوئی عارض لاحق ہو جاتا ہے (اور ناگہانی
کوئی واقعہ اندرون اعضا میں پیش آ جاتا ہے) جسکی طرف
ایک سخت نفس اور طبیعت کو متوجہ ہونا پڑتا ہے (اس لئے
بیچ میں تحریک نبض سے غفلت ہو جاتی ہے، اور خلافت
امید سکون لاحق ہو جاتا ہے) +

وسبب النبض المتشنج حركات
غير طبيعية في القوة وراحة
في قوام الالة

نبض متشنج نبض متشنج کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت سے بیقاعدہ
حرکات (متشنج حرکات) سرزد ہوتے ہیں، اور آل یعنی شرائین
کا قوام بھی فاسد ہوتا ہے +

گیلائی کہتے ہیں کہ نبض متشنج کے سبب کا تعلق دو چیزوں سے ہے: قوت اور آل۔ قوت تو بے ترتیب
اور بے قاعدہ حرکات پیدا کرتی ہے۔ رہا آل، تو اسکا قوام درست نہیں ہوتا؛ یعنی اس کی ساخت کی طبعی
حالت بگڑی ہوئی ہوتی ہے +

والنبض المرتعد ينبعث من
قوة قوية ومن الة صلبة
ومن حاجة شديدة ومن
دون ذلك لا يجب ارتعاده

نبض مرتعد نبض مرتعد (مرتعش) اس وقت پیدا ہوتی ہے
جسکے قوت قوی ہوتی ہے، آل میں صلابت ہوتی ہے، اور
حاجت شدید ہوتی ہے۔ ان کے بغیر نبض میں ارتعاد (لرزش)
کا پیدا ہونا ضروری نہیں ہے۔

گیلائی کہتے ہیں کہ ”نبض اوقات ضعف قوت کی وجہ سے بھی نبض میں لرزش پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر
یہ نادر الواقع ہے“ اس لئے شیخ نے اسکو ترک فرمایا +

اسی طرح آملی کہتے ہیں کہ نبض مرتعد اس وقت بھی ہو سکتی ہے، جبکہ آل نرم ہو، اور قوت ضعیف ہو،
والطوحی قد یكون سببه ضعف

نبض مرنجی نبض مرنجی کی وجہ بیشتر اوقات یہ ہوتی ہے کہ

القوة في الاكثر فلا يمكن ان
يَسْبِطَ الا شيئا بعد شئ

چونکہ قوت ضعیف ہوتی ہے، اس لئے وہ شریان کو ایک
لخت پھیلانے پر قادر نہیں ہوتی ہے، بلکہ وہ تھوڑا تھوڑا
انبساط، آگے پیچھے (موج دریا کی طرح) پیدا کرتی ہے۔

ولین الآلة قد يكون سببا له
وان لم تكن القوة شديداً
الضعف لان الآلة الرطبة
اللينة لا تقبل الهز والتحرك
النافذ في جزء جزء قبول اليابس
الصلب فان اليوسنة قهي للهن
والاسراع

گلہ شریان کی نرمی بھی نبض کی موجیت کا سبب
بن جاتی ہے، خواہ قوت بہت زیادہ ضعیف نہ ہو۔
اس لئے کہ اگر نرم اور تر چیز میں تحریک پیدا کی جائے، اس
سے بلایا جائے، تو اس کے ہر ہر جزر میں یہ تحریک اس
طرح سرایت نہ کر جائیگی، جس طرح ایک خشک اور سخت
چیز میں سرایت کر جاتی ہے (یا سخت اور خشک چیز کے نام
اجزاء جس طرح تحریک کو قبول کر لیتے ہیں، اس طرح نرم اور تر
چیز کے تمام اجزاء قبول نہیں کیا کرتے)؛ کیونکہ یوسنت کی وجہ
سے اجسام میں حرکت اور لرزش کی استعداد و قابلیت پیدا
ہو جایا کرتی ہے۔

والصلب اليابس يتحرك اخره
من تحريك اوله واما الرطب
اللين فقد يجوز ان يتحرك منه
جزء ولا ينفعل عن حركته جزء
آخر لسرعة قبوله للانفصال
والاستثناء والخلاف في الهيئته

چنانچہ اگر کسی سخت اور خشک جسم کے ابتدائی حصے
میں تحریک پیدا کی جائے، تو اس تحریک سے اسکا آخری حصہ
بھی حرکت میں آ جاتا ہے۔ اس کے برعکس تر اور نرم جسم میں
یہ ممکن ہے کہ اس کے ایک حصہ میں تحریک پیدا کی جائے،
اور دوسرا حصہ اس تحریک سے متاثر نہ ہو، اس سلسلے کہ
نرم اور تر چیزیں بہ آسانی انفصال کو قبول کر سکتی ہیں (انکے
اجزاء موثرات کے ہمارے بہ آسانی علیحدہ ہو سکتے ہیں)،
بہ آسانی متاثر ہو سکتی ہیں، اور بہ آسانی ان کے اجزاء میں
اختلاف ہیئت واقع ہو سکتا ہے۔

وسبب النبض الدودي والهي
شدة الضعف حتى يجتمع البطاء
وتواتر واختلاف في اجزاء النبض

نبض دودی دہلی نبض دودی اور دہلی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ
ضعف اتنی شدت کا ہوتا ہے کہ بطیاء، تواتر، اور نبض کے
اجزاء میں اختلاف (اختلاف تام)، یہ ساری باتیں اکٹھی

لان القوة لا تستطيع بسط الالة
دفعه واحدا بل شيئاً بعد شئ
اس بات سے عاجز ہوتی ہے کہ شریان میں یک لخت انبساط
پیدا کر سکے بلکہ وہ نبض کے اجزاء میں، تھوڑا تھوڑا انبساط
پیدا کر سکتی ہے اس لئے نبض میں کیڑے کی سی چال، یا
چیونٹی کی سی چال پیدا ہو جاتی ہے)۔

وسبب النبض المراد من الوزن
اما ان كان النقص في احوال
زمان السكون فهو زيادة الحاجة
واما ان كان في احوال زمان الحركة
فهو زيادة الضعف وعدم
الحاجة
نبض ردی اوزن [نبض ردی اوزن] رنسن ردی اوزن کی دو صورتیں ہیں :
گاہے اس کے زمانہ سکون میں کمی آ جاتی ہے۔ اور گاہے
زمانہ حرکت میں؛ چنانچہ اگر زمانہ سکون میں کمی آگئی ہے
(اور اس کمی کی وجہ سے نبض کا وزن بگڑ گیا ہے) تو اس کی وجہ
یہ ہوتی ہے کہ (کسی وجہ سے) حاجت زیادہ ہو گئی ہے اور
حاجت کی زیادتی کی وجہ سے نبض نے اپنے زمانہ سکون کو کم
کر دیا ہے)۔ اور اگر زمانہ حرکت میں کمی آگئی ہے، تو ایسی
نبض ردی اوزن کی وجہ یہ ہے کہ ضعف بڑھ گیا ہے، یا
حاجت مفقود ہے (حاجت کی قلت ہے)۔

واما نقص زمان الحركة بسبب
سرعة الانبساط فهو غير هذا
رہا یہ امر کہ گاہے انبساط کے سریع ہو جانے کی وجہ سے
نبض کے زمانہ حرکت میں جو کمی آ جاتی ہے، وہ دوسری چیز
ہے (یعنی وہ ردی نہیں ہے، بلکہ محسوس ہے)۔

وسبب الممتلئ والخالي والحار
والبارد والشاهق والمنخفض
ظاہر
نبض ممتلئ، خالی، حار، بارد، شاہق، ومنخفض
[نبض ممتلئ، خالی، حار، بارد، شاہق، ومنخفض]
نبض ممتلئ، خالی، حار، بارد، شاہق، ومنخفض کے اسباب ظاہر ہیں
(اس لئے ان کے بیان کی حاجت نہیں)۔

الفصل السابع في نبض النساء والذكور
ان نبض النساء في غير الحمل
ما كان في غير الحمل
ان نبض النساء في غير الحمل
ما كان في غير الحمل
ان نبض النساء في غير الحمل
ما كان في غير الحمل

ان نبض النساء في غير الحمل
ما كان في غير الحمل
ان نبض النساء في غير الحمل
ما كان في غير الحمل

و حاجتہما اعظم و اقوی کثیرا (میں) زبردست ہوتے ہیں، اور ان میں حاجتِ مرد و عورت
 و لان حاجتہما متما با لعظم شدید ہوتی ہے، اس لئے مردوں کی نبض (عورتوں کی نبض
 فنبضہما بطاً من نبض النساء کے مقابلہ میں) زیادہ عظیم اور قوی ہوا کرتی ہے۔ اور چونکہ
 و اشد تفاوذاً فی الامر الا کثر مردوں میں نبض کے عظیم ہونے کی وجہ سے حاجتِ پوری
 ہو جاتی ہے، اس لئے ان کی نبض بسا اوقات عورتوں کی نبض
 کے مقابلہ میں زیادہ سست اور زیادہ متفاوت ہوتی ہے۔

یعنی چونکہ مردوں میں نبض عظیم ہوتی ہے، اور عظیم ہونے کی وجہ سے کام چل جاتا ہے، اس لئے ان میں
 سرعت اور تواتر کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اس کے برعکس عورتوں میں چونکہ نبض عظیم نہیں ہوتی ہے، اس لئے
 اس کمی کا تداریک سرعت اور تواتر سے پورا کیا جاتا ہے۔ الغرض مردوں کی نبض میں سرعت اس لئے نہیں
 ہوتی ہے کہ عظیم کی وجہ سے حاجتِ پوری ہو جاتی ہے، اور تواتر اس لئے نہیں ہوتا کہ اگر بالفرض اس میں تواتر
 مان لیا جائے، تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ نبض سریع بھی ہے، کیونکہ قوت کے قیام کے باوجود
 تواتر اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا، جب تک اس سے پہلے سرعت پیدا نہ ہو لے۔ چنانچہ شیخ فرماتے
 ہیں :

وکل نبض یتثبت فیہ القوۃ جس نبض میں قوت کے قیام کے باوجود تواتر ہو، تو
 و یتواتر فیجب ان یسرع لا محالۃ اور کرنا چاہئے کہ وہ یقیناً سریع بھی ہے ؛ کیونکہ تواتر
 لان السرعة قبل التواتر کا درجہ تو سرعت کے بعد ہے +

یہ ناممکن ہے کہ قوت کے قیام کے باوجود کوئی نبض متواتر ہو جائے، اور وہ سریع نہ ہو۔ بلکہ اصل
 یہ ہے کہ قوت جب قائم ہوتی ہے، اور حاجتِ پوری نہیں ہوتی، تو نبض سریع ہو جاتی ہے، اور جب
 سرعت سے بھی کام نہیں چلتا ہے، تو نبض میں سرعت کے باوجود تواتر بھی آ جاتا ہے +

فلذلک کما ان نبض الرجال یہی وجہ ہے کہ مردوں کی نبض جس طرح (عورتوں کے
 ابطاً فکذلک هو اشد تفاوذاً مقابلہ میں) زیادہ بلی ہوتی ہے، اسی طرح ان کی نبض
 زیادہ متفاوت بھی ہوا کرتی ہے (اور نہ اگر یہ متواتر
 ہوتی، تو یہ بھی ماننا پڑتا کہ یہ سریع بھی ہے ؛ حالانکہ
 مردوں کی نبض عورتوں کے مقابلہ میں بلی ہوا کرتی ہے)۔

و نبض الصبیان البین لللطوبۃ بچوں کی نبض بچوں کی نبض رطوبت کی وجہ سے نسبتاً

واضعف واشد تواثرًا لان نرم، ضعیف، اور متواتر ہوتی ہے؛ اسلئے کہ بچوں میں الحارۃ قویۃ والقوۃ لیست حرارت قوی ہوتی ہے را درجب حرارت قوی ہے، تو یقیناً بقویۃ فانهم غیر مستملین حاجت بھی شدید ہوگی، لیکن ان میں قوت قوی نہیں ہوتی ہے، اسلئے کہ اب تک ان کے نشوونما کی تکمیل نہیں ہوئی ہے بعد

(اور جوانی سے پہلے یہ ناقص انخلقت ہیں) +

جب یہ معلوم ہو گیا کہ بچوں میں حاجت کے شدید ہونے کے باوجود قوت قوی نہیں ہوتی ہے، تو اب ظاہر ہے کہ ان کی نبض عظیم نہ ہو سکے گی، بلکہ ان کی نبض سریع اور متواتر ہوگی؛ تاکہ عظم کی کچی کاتداری رک سرعت و تواتر سے ہو جائے، رہا یہ کہ شیخ نے اس موقع پر تواتر کے ساتھ سرعت کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس کے ذکر کرنے کی چٹاں ضرورت اس وجہ سے نہیں ہے کہ سرعت تواتر سے پہلے ہوا کرتی ہے + ونبض الصبیان علی قیاس بچوں کی نبض مقدار اعضاء کے تناسب کے لحاظ سے مقدار اجسادہم عظیمون عظیم ہوتی ہے؛ اس لئے کہ بچوں میں شریاں بہت ہی نرم القم شدیدۃ اللین وحاجتہم اور ان میں حاجت بہت شدید ہوتی ہے۔ اور ان کے شدیدۃ ویست قوتہم بالنسبة اجسام کے مقدار کے لحاظ سے اگر قوت کا موازنہ کیا جائے، تو الی مقدار ابدانہم ضعیفۃ لان وہ زیادہ ضعیف بھی نہیں ہوتی ہے؛ کیونکہ بچوں کے ابدانہم صغیرۃ المقدار الا اعضاء چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اسلئے نبض میں عظم پیدا ان نبضہم بالقیاس الی نبض بوجہ اس ہے، کیونکہ عظم پیدا ہونے کے لئے جن اسباب کی مستملین لیس بعظیم ضرورت ہے، وہ یہی مذکورہ بالا اسباب ہیں؛ شدت حاجت شرقی آلہ، اور قوت کا قوی ہونا۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ بچوں کی نبض بالغوں کے مقابلہ میں عظیم نہیں ہوتی ہے؛ بلکہ ان کے مقابلہ میں صغیر ہوتی ہے) +

ولکنہ اسرع واشد تواثرًا للحاجة پھر یہ بھی جاننا چاہئے کہ بچوں کی نبض باوجود عظیم ہونے فان الصبیان یکثر فیہم اجتماع کے، شدت حاجت کی وجہ سے زیادہ سریع اور متواتر بھی البضائر الدخانی لکثرة ہضمہم ہوتی ہے (یہ نہیں ہے کہ جوانوں کی طرح عظیم ہونے کے تواثرۃ فیہم ویکثر لث ساتھ بطبی اور متفاوت ہوں)۔ اور حاجت کے شدید ہونے حاجتہم الی اخراجه والے کی وجہ سے کہ (پتہ چکنگ بار بار کھاتے ہیں، اسلئے ان میں

تدویج حارہم الغریزی

ہضم کی کثرت اور ہضم کا تواثر ہوتا ہے، اس لئے ان کے بدن میں بخارات دغانیہ بکثرت جمع ہو جاتے ہیں، اور ان بخارات کے خارج کرنے کی، اور مارغریزی کی تدویج کی ضرورت ان میں زیادہ ہوتی ہے (اسلئے بچوں کی نبض میں نسبتاً سرعت اور تواثر زیادہ ہوتے ہیں) +

جوانوں کی نبض رہی جوانوں کی نبض، تو عظم اس میں زیادہ ہوتا ہے، مگر سرعت اس میں زیادہ نہیں ہوتی ہے، بلکہ سرعت اور تواثر میں تو بہت ہی کمی ہوتی ہے، اور حدود تفاوت میں داخل ہوتی ہے +

پھر جو لوگ عنفوان شباب رجوانی کے ابتدائی دور میں ہوتے ہیں، ان کی نبض نسبتاً زیادہ عظیم ہوتی ہے، اور جو لوگ شباب کے درمیانی دور میں ہوتے ہیں، ان کی نبض نسبتاً زیادہ قوی ہوتی ہے +

اور یہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ بچوں اور جوانوں میں حرات تقریباً برابر ہی سی ہوتی ہے، اس لئے ان دونوں میں حاجت تدویج بھی قریب قریب برابر ہی ہوتی ہے، لیکن جوانوں میں چونکہ قوت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے ان میں نبض کے اندر اتنا عظم پیدا ہو جاتا ہے، جو سرعت اور تواثر سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور یہ تمکو معلوم ہی ہے کہ عظم پیدا کرنے کا اصلی ذریعہ ”قوت“ ہے۔ رہی حاجت، تو وہ قوت کو متوجہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے، اور رہا آلہ (شریان)، تو وہ ایک امر معاون کی حیثیت رکھتا ہے (اسلئے گویں میں حاجت شدید ہوتی ہے، اور شریان بھی نرم ہوتی ہے، مگر چونکہ ان میں بمقابلہ جوانوں کے قوت زیادہ قوی نہیں ہوتی ہے، اسلئے ان میں اتنا عظم بھی نہیں پیدا ہوتا، کہ سرعت اور تواثر سے

واما نبض الشبان فرائد فی العظم و لیس بتراشد فی السرعة بل ہونا قص فیہا جذاً و فی التواثر و ذاہب الی التفاوت لکن نبض الذین ہم فی اول الشباب اعظم و نبض الذین ہم فی وسط الشباب اقوی

وقد کنا ینبأ ان الحرا سرة فی الصبیان والشبان قریبة من المتساویة فیکون الحاجة فیہما متقاربة لکن القوة فی الشبان تراشد و قتلغر بالعظم ما یغنی عن السرعة و التواثر و ملاک الامر فی ایجاب العظم هو القوة واما الحاجة فدا عیة واما الکالة فمعینة

بے نیازی ہو جائے) *

و نبض الکھول اصغر و ذلك للضعف و اقل سرعة لذلك ايضا و لعدم الحاجة و هو لذلك اشد تفاوتاً و نبض کم ہوا کرتی ہے۔ نیز سرعت کے کم ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں حاجت بھی کم ہی ہوتی ہے؛ اسی وجہ سے ان کی نبض میں تفاوت زیادہ ہوتا ہے *

و نبض الشيوخ الممعنين في السن و نبض صغير متفاوت بطي و ربما كان لثبات سبب الرطوبات الغريبة لا الغريزية و نبض نرم بھی ہوا کرتی ہے۔ اور بسا اوقات رطوبات غریبہ کی وجہ سے — نہ کہ رطوبات اسلیہ کی وجہ سے — انکی نبض نرم بھی ہوا کرتی ہے *

الفصل الثامن في نبض الاخرجة فصل (۶) مختلف مزاجوں کی نبض

المزاج الحار اشد حاجة فان ساعدت القوة و الا لالة كان للنبض عظيماً و ان خالف احدها كان على ما فصل فيما سلف و گرم مزاج والوں میں (تردد و حرارت کی) حاجت زیادہ ہوا کرتی ہے (خواہ مزاج کی گرمی طبعی ہو، یا عارضی؛ اور خواہ یہ مزاج اچھا ہو، یا بُرا؛ اور خواہ یہ حرارت کسی طور پر حاصل ہوئی ہو)۔ چنانچہ اگر قوت اور آلہ بھی (شدت حاجت کا) ساتھ دیں (یعنی شدت حاجت کے ساتھ اگر قوت بھی قوی ہو، اور شریان بھی نرم ہو) تو نبض عظیم ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر ان دونوں چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بھی مخالف ہو (اور وہ ساتھ نہ دے) تو اس صورت میں وہی ہوگا، جسکی تفصیل گذشتہ بیانات میں ہو چکی ہے (یعنی ایسی صورت میں نبض عظیم نہ ہوگی)۔

مزاج کی حرارت گاہے طبعی ہوتی ہے، اور گاہے سورہ مزاج کی وجہ سے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورہ مزاج کی صورت میں قوت ضعیف ہوتی ہے، اور پہلی صورت میں قوی۔ چنانچہ اسی فرق کو شیخ ذیل میں بیان کرتے ہیں، کیونکہ اس سے نبض کے احکام پر اثر پڑتا ہے:

مزاج کی حرارت گاہے طبعی ہوتی ہے، اور گاہے سورہ مزاج کی وجہ سے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورہ مزاج کی صورت میں قوت ضعیف ہوتی ہے، اور پہلی صورت میں قوی۔ چنانچہ اسی فرق کو شیخ ذیل میں بیان کرتے ہیں، کیونکہ اس سے نبض کے احکام پر اثر پڑتا ہے:

وان كان الحار ليس سوء مزاج بل طبيعياً كان المزاج قوياً صحيحاً والقوة قوية جداً ولا تظن ان الحار اسرّة الغريزية توجب تزيداً نقصاناً في القوة بالغة ما بلغت بل توجب القوة في جوهر الروح والشهامة في النفس

جب مزاج میں گرمی سوء مزاج کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتی، بلکہ وہ طبعی ہوتی ہے، تو مزاج قوی اور صحیح ہوتا ہے اور قوت بہت قوی ہوتی ہے (اسلئے ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں نبض یقیناً عظیم ہوگی) اور یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ حرارت غریزیہ کی زیادتی بدن میں جس حد تک بڑھتی جاتی ہے، اُسی قدر قوت میں کمی آتی جاتی ہے؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حرارت غریزیہ کی زیادتی سے جو ہر روح میں قوت حاصل ہوا کرتی ہے، اور نفس میں شجاعت و شہامت +

والحار اسرّة التابعة لسوء المزاج كلما ازدادت شدة ازدادت القوة ضعفاً

اور جو حرارت سوء مزاج کی وجہ سے بدن میں پیدا ہوتی ہے، اُس کی شدت جتنی بڑھتی چلی جاتی ہے، اُسی قدر قوت ضعیف ہوتی چلی جاتی ہے۔

واقما المزاج البارد فيميل النبض الى جهات النقصان مثل البصر خصوصاً والبطوء والتفاوت

بارد المزاج والوں کی نبض کا میلان نقصان کے پہلوؤں — صفر، بطور، اور تفاوت — کی طرف ہوتا ہے، جن میں سے زیادہ خصوصیت صفر کو ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ برودت کی وجہ سے ترویج کی حاجت کم ہو جاتی ہے، اور قوت بھی ضعیف ہو جاتی ہے؛ خواہ یہ برودت حرارت کی طرح خلقی ہو، یا مارضی) +

فان كانت الالة لينّة كان عرضها خائلاً او كذلك بطوءه وتفاوته وان كانت صلبة كان دون ذلك

پھر اگر برودت کے ساتھ شریان میں بھی نرمی ہو۔ تو نبض کا عرض زیادہ ہو جائیگا (نبض زیادہ چوڑی ہو جائیگی) اور اسی طرح اس کا بطور اور تفاوت بھی بڑھ جائیگا۔ لیکن اسکے برعکس اگر شریان میں سختی ہو، تو ان سب چیزوں میں کمی آ جائیگی (یعنی عرض، بطور، اور تفاوت کم ہو جائیگا)۔

حرارت کی زیادتی جس طرح نفع پیدا کرتی ہے، اسی طرح برودت کی زیادتی بھی، مگر ان دونوں میں فرق ہے؛ برودت میں نفع پیدا کرنے کی جتنی قابلیت ہے، اتنی حرارت میں نہیں۔ اسی مقصود کو اب شیخ بیان کرنا چاہتے ہیں :

والضعف الذی یوساۓ سوء
المزاج البارد اکثر من الذی یورقہ
سوء المزاج الحار کان الحار
اشد موافقۃ للغریزۃ
واما المزاج الرطب فیتبعہ
الموجیۃ ولاستعراض

سور مزاج حار سے جتنا ضعف پیدا ہوا کرتا ہے، اس
سے زیادہ سور مزاج بارو سے ہوتا ہے، کیونکہ بہت بار
برودت کے حرارت کو طبیعت سے زیادہ موافقت و مناسبت
ہے (چنانچہ بحث مزاج میں اس کی پوری تفصیل گذر چکی ہے)۔
مرطوب المزاج والوں کی نبض میں موجیت ہوتی
ہے، اور ان کی نبض میں عرض زیادہ ہوتا ہے (چوڑی
زیادہ ہوتی ہے) +

والیابس یتبعہ الضیق والصلابة
ثم ان كانت القوة قوية والحاجة
شدیدۃ حدث ذوالقرعین
والمشیخ والمرتعش

اور یابس المزاج والوں کی نبض میں تنگی اور
مختی ہوتی ہے۔ پھر اگر (بہت کے باوجود) قوت بھی
قوی ہو، اور حاجت بھی شدید ہو، تو نبض ذوالقرعین
متشیخ اور مرتعش پیدا ہو جاتی ہے +

ثم ان تركب على حفظ
منك للاصول

(جب مزاج مفرد کے لحاظ سے نبض کے احکام تمہیں
معلوم ہو گئے، تو) اب یہ تمہارا کام ہے کہ اصول کی حفاظت
کرتے ہوئے تم ان کو ترکیب دے لو (چنانچہ مثلاً اگر کسی
شخص کا مزاج حار رطب ہو، تو اس کی نبض کی حالت
مزاج حار اور مزاج رطب کی حالت سے مرکب ہوگی) +

وقد يعرض الانسان واحدا ان

بعض مرتبہ اتفاقاً ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایک ہی شخص

يختلف مزاج احدا شقيه فيكون

کے دونوں جانب (دائیں اور بائیں شق) کا مزاج ایک دوسرے

احدا شقيه باردا والا خرحالا

سے مختلف ہوتا ہے، ایک پہلو اگر سرد ہوتا ہے، تو دوسرا

فيعرض له ان يكون نبضا شقيه

پہلو گرم؛ اس لئے دونوں شق کی نبض بہ تقاضائے حرارت

مختلفين الاختلاف الذی توجیه

برودت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے؛ چنانچہ

الحراسۃ والبرودة فيكون

گرم جانب کی نبض وہی ہوتی ہے جو مزاج کی گرمی سے

الجانب الحار نبضه نبض المزاج

(گرم مزاج والوں میں) پیدا ہوتی ہے (جبکہ پہلے بتایا

الحار والجانب البارد نبضه

جا چکا ہے)، اور سرد جانب کی نبض اُس قسم کی ہوتی ہے

نبض المزاج البارد

جو مزاج بارو سے (بارد المزاج والوں میں) پیدا

ہوتی ہے +

ومن هذا يعلم ان النبض في
انبساطه و انقباضه ليس على سبيل
مد و جزر من القلب بل على
سبيل انبساط و انقباض من
جرم الشريان نفسه

اس سے معلوم ہو گیا کہ (دونوں جانب کی) نبض کا
انبساط و انقباض (اور ان میں باہمی اختلاف) قلب کے
مد و جزر سے وابستہ نہیں ہے (قلب کے بھار بھائے سے
متعلق نہیں ہے، کہ قلب ایک جانب خون زیادہ روانہ
کرتا ہے، اور دوسری جانب کم) بلکہ خود جرم شریان
کے انبساط و انقباض سے وابستہ ہے (یعنی ایک جانب کی
شریان حرارت کی وجہ سے پھیل جاتی ہے، اور دوسری
جانب کی شریان برودت کی وجہ سے سکڑ جاتی ہے) +

شیخ کے اس کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض صورتوں میں ایسی مثال ملتی ہے کہ ایک جانب کی نبض
مثلاً حرارت کی وجہ سے قوی اور عظیم ہو جاتی ہے، اور دوسرے ہاتھ کی نبض برودت کی وجہ سے ضعیف
و صغیر ہو جاتی ہے، تو اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک جانب کی شریان بذات خاص
متعلقہ اسباب سے مثلاً حرارت سے پھیل جاتی ہے، اور اس کا انبساط قوی اور بڑا ہو جاتا ہے،
اس لئے اس حار جانب کی نبض عظیم و قوی ہو جاتی ہے۔ اور دوسری جانب کی شریان برودت کے
اثر سے سکڑ جاتی ہے، اور متعلقہ اسباب سے اس کا انبساط ضعیف اور چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اس لئے
بارد جانب کی نبض صغیر و ضعیف ہو جاتی ہے +

اس کے برعکس اگر یہ کہا جائے کہ نبض کا انبساط و انقباض بذات خاص جرم شریان کے سکڑنے
اور پھیلنے سے وابستہ نہیں ہے، بلکہ قلب کے بھار بھائے اور مد و جزر پر موقوف ہے، یعنی جب قلب
سے خون کا سیلاب ایک جانب قوت کے ساتھ شریانوں میں روانہ ہوتا ہے، جسکو قلب کا سیلاب
”بھارا“ کہنا چاہئے، تو نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے، اور جب اس کا سیلاب دوسری جانب کی
ساتھ شریانوں میں روانہ ہوتا ہے، جسکو قلب کا جھڑا (بھاٹا) کہنا چاہئے، تو نبض ضعیف اور
صغیر ہوتی ہے +

تو یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ قلب سے تو ایک مقدار میں خون دونوں جانبوں کی طرف روانہ ہوتا ہے
اور قلب کی قوت دونوں جانبوں کے لئے برابر کام کرتی ہے، حالانکہ مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ کبھی ایک
بہی شخص کی دونوں، دائیں اور بائیں نبضیں، برودت و حرارت کے اثر سے کم و بیش ہو جایا کرتی ہیں؛

پھر اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ نبض کا انقباض و انبساط نفس شریان کے انقباض و نبساط کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس طرف کی شریان براہ راست کسی وجہ سے زیادہ پھیلائی گئی، اس جانب کی نبض عظیم و قوی ہو جائیگی۔ چنانچہ صورت مذکورہ میں عمل حرارت سے ایک طرف کی شریان چونکہ پھیل جاتی ہے اس لئے اس طرف کی نبض عظیم ہو جایا کرتی ہے، اور دوسری جانب کی شریان عمل برودت سے چونکہ سکڑ جایا کرتی ہے، اس لئے اس جانب کی نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ اس پہلوئی اور جانبی حرارت و برودت کا اثر قلب پر نہیں پڑتا ہے، اور نہ اس اختلاف نبض میں قلب کے فعل کو دخل ہے۔ وہ تو برابر دونوں طرف کی شریانوں میں ایک جیسی قوت سے، اور ایک مقدار پر خون روانہ کرتا ہے۔ لیکن جدھر کی شریان زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہے، وہ زیادہ خون کو لے لیتی ہے، اور جس طرف کی شریان تنگ ہوتی ہے، اس میں خون کم جاتا ہے۔

یہ تمکو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ نبض کی حرکت کا دار و مدار اور علت قاعلی قلب کی قوت حیوانیہ ہے، جسکو اسباب اس کے میں سب سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قلب کی یہ قوت دونوں جانبوں کے لئے برابر کام کرتی ہے، اور قلب ہی کے انقباض و انبساط پر تمام بدن کی شریانوں کی حرکت موقوف ہے۔ لیکن چونکہ شریانوں کے اندر مخصوص ایلات عصبیہ و عضلیہ کی وجہ سے اس امر کی قابلیت پائی جاتی ہے کہ انکا قطر دیگر اثرات سے (مثلاً حرارت و برودت سے) چھوٹا بڑا ہو سکتا ہے، جیسا کہ درم حار اور چڑٹ کے آس پاس کی شریانیں زیادہ پھیل جایا کرتی ہیں، اس لئے یہ ممکن ہے کہ ایک جانب کی شریان اس جانب کی حرارت کی وجہ سے پھیل جائے، اور دوسری جانب کی شریان برودت کے اثر سے تنگ ہو جائے۔ الغرض قلب کی تحریک اور اسکا عمل مشترک اور عام ہوا کرتا ہے، اور اس قسم کے مقامی اختلافات مقامی اثرات سے شریانوں میں حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے مقامی اختلافات کا تعلق قلب سے وابستہ نہ ہو سکیگا۔

الفصل التاسع فی نبض و فصول فصل (۹) مختلف موسموں کی نبض

اما الربیع فیکون النبض فیہ معتدلاً فی کل شیء و خرائد فی القوة
موسم بھج کی نبض ہر چیز میں (تمام مذکورہ اجناس میں) معتدل ہوتی ہے، لیکن قوت میں زائد ہوتی ہے۔
وفي الصيف یكون سریعًا متواترًا
موسم گرما کی نبض شدت حاجت کی وجہ سے سریع اور متواتر ہوتی ہے، اور موسم گرما کی بیرونی شدید اور

القوة بتحلل الروح للحارة الخارجة
المستولية المفردة

غالب حرارت کی وجہ سے چونکہ روح تحلیل ہو جاتی ہے،
اور روح کے تحلیل ہو جانے سے قوت تحلیل ہو جاتی ہے

اس لئے گرمی کی نبض، اور ضعیف بھی ہوتی ہے +
موسم سرما کی نبض میں مقابلہ تفاوت، بطور،

دما فی الشتاء فيكون أشد
تفاوتًا وابطأ وضعفًا مع ان
ضعف لان القوة تضعف

اور ضعف زیادہ ہوتا ہے، اور ان باتوں کے ساتھ وہ
ضعیف بھی ہوتی ہے، اس لئے کہ سرما میں قوت (قوت قلبیہ)

ضعیف ہو جاتی ہے (بشرطیکہ وہ مالک بہت ہی ٹھنڈے
ہوں، اور انسان کا مزاج بھی باردا اور ضعیف ہو، کہ وہ

شدت بردوت کا متحمل نہ ہو سکے۔ ورنہ اس کے برعکس
وہی صورت پیدا ہوگی، جسے شیخ نے ذیل میں

بیان کیا ہے :

وفي بعض الابدان يتفق ان
تحتقن الحارة في الغور فتجتمع

بعض لوگوں میں گاہے یہ ہوتا ہے کہ (بردوت
موسم کی وجہ سے) حرارت بدنی اندر گہرائی کی طرف جا کر

وتقوى القوة وذلك اذا كان
المناج الحار غالبًا مفتاومًا

اکٹھی ہو جاتی ہے، جس سے (بجائے ضعیف ہونے
کے) قوی ہو جاتی ہے، لیکن ایسا اُس وقت وقوع پذیر

للبرد لا ينفعل عنه فلا يعيق البرد
ہوتا ہے، جبکہ اُس شخص کے مزاج میں حرارت کا غلبہ
ہو، جو بردوت سے مقابلہ کرتی ہے، اور اُس سے

متأثر (اور مغلوب) نہیں ہوتی۔ اس لئے ایسے گرم مزاج
شخص کے بدن میں سردی گھٹنے نہیں پاتی (کہ اندر جا کر

قوت کو کمزور و برباد کر دے) +

واما في الخريف فيكون النبض
مختلفًا والى الضعف ما هو أمتًا

موسم خریف کی نبض مختلف ہوتی ہے، اور
ضعف کی طرف اس کا خاص میلان ہوتا ہے، چنانچہ اس

سے اگر بجائے اس کے یہ کہا جاتا، تو بہتر ہوتا کہ "موسم سرما میں حاجت ترویج کم ہو جاتی ہے" کیونکہ
یہ غلط ہے کہ سرما میں قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر وہ شرائط بڑھائے جائیں، تو یہ جسم کم

صحیح ہو سکے گا +

اختلافہ فی سبب کثرة استحالة موسم کی نبض میں "اختلاف" تو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ المزاج العرضی فی الخریف تا سرة موسم خریف کے طبعی مزاج میں اگرچہ اعتدال ہے، مگر اسکے الی حرو تا سرة الے جرد واما عارضی مزاج میں (دن رات اور صبح و شام ہوا کی لطافت کی ضعفہ فلذلک ایضاً فان المزاج وجہ) بہت زیادہ تغیرات و استحالات ہوا کرتے ہیں، گا ہے المختلف کل وقت استدناکیہ گرنی کا غلبہ ہو جاتا ہے (جیسا کہ دوپہر کے وقت) اور گا ہے من المثلثا بہ المستوی وان کان سردی کا (جیسا کہ صبح و شام اور رات کے وقت)۔ الغرض من حالات کے بار بار بدلنے اور بدن پر تواردا تضاد واقع ہونے کی وجہ سے قوت ضعیف ہو جاتی ہے، اور ضعف قوت کی وجہ سے نبض میں اختلاف رونما ہو جاتا ہے)۔ سلع ہذا اس موسم کی نبض میں "ضعف" بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے؛ کیونکہ جس مزاج میں ہر وقت تغیر و اختلاف ہوا کرتا ہے، وہ اس مزاج کے مقابلہ میں زیادہ ایذا پہنچاتا (اور ضعف کا باعث بنتا ہے) جو ہموار اور مستوی ہو؛ خواہ یہ ہموار مزاج ردی اور فاسد ہی کیوں نہ ہو (بشرطیکہ فساد و ردائے دونوں میں مشترک ہو)۔ اب ظاہر ہے کہ جو مزاج فاسد ہونے کے باوجود مختلف الاحوال ہو، اور ہر وقت اس کی وجہ سے بدن پر تواردا تضاد ہو رہا ہو، وہ یقیناً ضعف زیادہ پیدا کرے گا) +

ولان الخریف زمان من اقصى لطیعة الحیوة لان الخریف یضعف والیبس لیشتد

دوسرے خریف کی نبض میں ضعف اس وجہ سے بھی لاحق ہوتا ہے کہ خریف کا موسم طبعی حیات (مقتضائے حیات) کے خلاف ہے؛ کیونکہ خریف کے موسم میں حرارت تو ضعیف ہوتی ہے، اور یہ سبب شدید (حالانکہ طبعی حیات کے لئے حرارت و رطوبت کی ضرورت شدید ہے، اور ان ہی دونوں چیزوں سے زندگی کے سارے کام چل رہے ہیں) +

واما نبض الفصول التي بين
الفصول فانه يناسب الفصول
التي تلتها

رہی ان موسموں کی نبض جو مختلف موسموں کے
درمیان میں ہوتے ہیں (مختلف موسموں کے درمیان فی
اوقات کی نبض، جبکہ ایک موسم دوسرے موسم میں داخل
ہوتا ہے، اور جسکو "زمانہ تداخل" کہا جاتا ہے،
توان کے احکام متصلہ اور متواصلہ فصول کے احکام کے مطابق
ہوتے ہیں *

یعنی مذکورہ بالا احکام تو وہ تھے جو ہر موسم کے درمیان فی زمانہ میں رونما ہوتے ہیں، جبکہ وہ موسم
اپنی پوری تیزی پر ہوتا ہے، اور جبکہ اس موسم کا پورا مزاج اور پوری طبیعت بلا کسی تغیر کے پائی جاتی ہے،
رہے وہ احکام جو اس زمانہ سے وابستہ ہیں، جو ان موسموں کے درمیان ہوتا ہے، مثلاً ربیع کا ابتدائی
زمانہ اور موسم سرما کے اختتام کا زمانہ، توان موسموں کے احکام بدو و حواری کی کمی و بیشی کے لحاظ
سے وہی ہونگے جو ان کے زمانہ کے اس پاس موسم گزرے ہیں، مثلاً مثال مذکور میں سرما کا اختتام ہر
اور ربیع کی ابتدا، تو اس زمانہ کی نبض میں دونوں متصلہ موسموں کا اثر ہوگا *

الفصل العاشر فی نبض البلدان فصل (۱۰) مختلف ممالک کی نبض

من البلدان معتدلة سبعية
ومنها حارة صيفية ومنها باردة
شتوية ومنها يالسة خريفية
فيكون احكام النبض فيها على
قياس ما عرفت من نبض
الفصول

بعض ممالک (آب و ہوا کے لحاظ سے، معتدل ہوتے
ہیں، اور ان کی حالت موسم ربیع کی سی ہوتی ہے؛ بعض
ممالک گرم ہوتے ہیں، اور ان کی حالت موسم گرما کی سی
ہوتی ہے؛ بعض ممالک سرد ہوتے ہیں، اور ان کی حالت
موسم سرما کی سی ہوتی ہے؛ بعض ممالک خشک ہوتے ہیں
اور ان کی حالت موسم خریف کی سی ہوتی ہے؛ اس لئے
ان ممالک کے نبض کے احکام انہی موسموں کی نبض پر قیاس
کرنا چاہئے، جو تمہیں معلوم ہو چکی ہے *

الفصل الحادی عشر فی النبض فصل (۱۱) وہ نبض جو مختلف چیزوں کے کھانے

پیٹھ سے پیدا ہوتی ہے

مُتَنَّاوَلَات (کھانے پینے کی چیزیں، خواہ دوا ہوں، یا غذا، یا پانی وغیرہ) نبض میں اپنی کیفیت کے ذریعہ بھی تغیر پیدا کرتے ہیں، اور اپنی کثرت (مقدار کے ذریعہ بھی) +

الذی یوجبہ الملتاؤلات

المتناول یغیر حال النبض بکیفیتہ وکمیتہ

چنانچہ کیفیت کے ذریعہ تغیر پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ شے تناؤل (یعنی ماکول یا مشروب) جب گرمی یا سردی کی طرف مائل ہوتی ہے (یعنی اس میں گرمی یا سردی اعتدال سے زیادہ ہوتی ہے) تو یہ اپنے میلان کے تقاضے کے مطابق نبض میں تغیر پیدا کر دیتی ہے +

امامن کیفیتہ فبان یمیل الے التسخین اوالی التبرید فیغیرہ بمقتضی ذلک

اور کثرت کے ذریعہ تغیر پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ جب شے تناؤل (ماکول و مشروب) کثرت کے لحاظ سے معتدل ہوتی ہے، تو نبض میں غلظت، سرعت، اور تواثر (اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ ایسی معتدل المقدار غذا سے) بدن میں قوت اور حرارت بڑھ جاتی ہے، اور یہ اثر ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے (یعنی نبض میں یہ اثر اُس وقت تک قائم رہتا ہے، جب تک اُس غذا معتدل المقدار کا اثر بدن میں بلحاظ قوت و حرارت کے قائم رہتا ہے) +

وامامن کمیتہ فان کان معتدلاً صار النبض تراثلاً فی العظم والسرعة والتواثر لزیادة القوة والحماسة ویلبث هذا التأثير مدة

اور جب غذا مقدار کے لحاظ سے زیادہ کھائی جاتی ہے، تو چونکہ غذا کے بوجھ سے قوت دب جاتی ہے، اس لئے اس وقت نبض مختلف چلتی ہے، اور اس اختلاف میں نظام بھی نہیں رہتا ہے +

وان کان کثیر المقدار جداً صار النبض مختلفاً بلا نظام لتثقل الطعام علی القوة

گیا آئی کا قول ہے: بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ غذا کھاتے ہی، قبل اس کے کہ اس سے اخلاط وغیرہ بنیں، اور بعض اوقات صرف غذا کی مرغوب بو کے پہنچنے سے نبض میں قوت اور غلظت پیدا

ہو جاتا ہے۔

اس میں اثر نہ یا وہ تر نفس کے تاثرات اور خیالات کا ہے، جس سے افعال تغذیہ اور انفعال تولید حرارت میں تحریک پہنچ جایا کرتی ہے، جس سے قلب و دماغ کے افعال بہت جلد تیز یا سست ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کسی خبر مفرح کے سنے سے قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی دیگر موثرات ہیں، جو قلب کے فعل میں تغیر و اختلاف پیدا کر دیتے ہیں +

وکل ثقل یوجب اختلاف النبض اور ثقل خواہ کسی قسم کا ہو (یعنی غذا کا جو جہ خواہ کسی درجہ کا ہو) نبض میں اختلاف پیدا ہی کر دیا کرتا ہو۔
گیلانی نے ثقل غذاء کے تین مدارج بیان کئے ہیں: (۱) غذا کی کثرت درجہ افراط کی ہو؛

(۲) غذا کی کثرت حد افراط سے کم ہو؛ (۳) غذا کی کثرت درجہ اعتدال سے بھی کم ہو، لیکن بہر حال کثرت ضرور ہو +

و من عمار کا غائیس ان سرعۃً لیکن ارکا غائیس (یا یہ نسخہ دیگر — ار جبالس) چیکون اشد من تواتره وهذا کا گمان ہے کہ اس وقت ثقل غذا کے وقت، جبکہ غذا تغیر لا بہت لان السبب ثابت کی کثرت حد افراط تک کی گئی ہو) نبض کے تواتر میں اتنی وان کان فی اکثرۃ دون هذا شدت نہیں ہوتی، جتنی کہ اسکی سرعت میں ہوتی ہے۔ اس کان الا اختلاف منتظما وان کان وقت نبض کا یہ تغیر دیر تک اس لئے قائم رہتا ہے کہ سبب قلیل المقدار کان النبض اقل تغیر (یعنی ثقل غذا) بھی دیر تک باقی رہتا ہے۔ پھر اگر اختلافنا وعظما وسرعة ولا غذا کی کثرت اس سے کم ہو، تو نبض کے اختلاف میں نظام یثبت تغیرہ کثیرا لان المادة بھی ہوگا۔ اور اگر ثقل تھوڑا ہو، (اور غذا کی کثرت کمی قلیلة تنھضم سرعاً کے ساتھ ہو) تو نبض میں اختلاف بھی کم ہوگا، غلطی بھی کم ہوگا۔ سرعت بھی کم ہوگی۔ پھر نبض کا یہ تغیر

(اس صورت میں) بہت زیادہ دیر تک باقی بھی نہیں رہیگا، اس لئے کہ اس وقت میں مادہ (یا وہ غذا) جو کہ تھوڑا ہے، وہ جلد ہضم ہو جائیگا (اور ثقل جلد ہی دور ہو جائیگا)۔

شمران خاں القوۃ وضعفت پھر اگر غذا کی (بقاعدہ) زیادتی سے قوت نہ ہال من کما کثا سا والا قلال ایہما کان ونا توں ہو جائے، یا غذا کی کمی سے، ان دونوں صورتوں

تضامی النبضان فی الصغر والتفاؤ میں سے کوئی بھی صورت ہو، انجام کار دونوں حالتوں میں
 اخرا لا ہر یکساں طور پر نبض کے اندر صغرا و تفاوت پیدا ہو جائیگا۔
 یعنی بار بار غذا کی بیقاعدہ زیادتی کرنے سے بھی انجام کار قوت ضعیف ہو جاتی ہے، اور غذا کی
 کمی سے بھی، اسلئے انجام کار دونوں صورتوں میں صحت کے آثار نمودار ہونے کے بعد نبض صغیر و تفاوت ہو جائیگی۔
 وان قویۃ الطبیعة علی الھضم پھر جب طبیعت (صحت کے بعد قوی ہو کر) ہضم و
 والا حالۃ عاد النبض معتدلاً حالہ پر قادر ہو جاتی ہے، تو پھر از سر نو نبض معتدل
 ہو جاتی ہے۔

کیونکہ غذا میں زیادتی کرنے سے نبض میں تغیر تو اس وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے کہ فساد ہضم
 باعث اخلاط صاۃ کی بدن میں کمی ہو جاتی ہے، اور غیر منضم رطوبات فاسدہ کی کثرت۔ پھر جب از سر نو
 قوت پیدا ہوگی، تو اچھے اخلاط زیادہ بننے لگیں گے، اور یہ رطوبات ہضم و استحالہ کے بعد اچھی رطوبات
 میں تحلیل ہو جائیں گی۔ اور غذا میں کمی کر نیسے نبض میں تغیر اس وجہ سے لاحق ہوتا ہے کہ اس سے اخلاط
 صاۃ کی بدن میں کمی ہو جاتی ہے۔ پھر جب از سر نو قوت پیدا ہوگی، تو اب غذائیں بہ آسانی ہضم ہوگی
 اور اخلاط صاۃ کی کمی نہ رہے گی؛ اسلئے اب نبض طبعی حالت پر لوٹ آئیگی۔

وللشراب خصوصیت و هو ان شراب کے اثرات
 الکثیر منه وان کان یوجب نبض میں اسکی کثرت اگرچہ نبض میں اختلافات پیدا
 الاختلاف فلا یوجب منه قدراً کرتی ہے، مگر اس سے معتد بہ اور کافی اختلاف پیدا نہیں
 یعتد بہ وقدراً یقتضی ایجابہ ہوتا، جتنا کہ اسکے برابر کی دوسری غذا سے ہوا کرتا ہے۔
 نظیرہ من الاغذیۃ و ذلک شراب سے اختلاف کم نمودار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شراب کا
 لتخلخل جوہرہ و لطافتہ و راقیہ جوہر (دوسری غذاؤں کے مقابلہ میں) متخلخل، لطیف
 و خفیف رقیق، اور خفیف ہوتا ہے۔

غذاؤں میں جب زیادتی کی جائیگی، اس سے نبض میں اختلاف ضرور پیدا ہوگا؛ مگر ان میں باہم
 اختلاف ہے: یعنی لطیف غذائیں نسبتاً کم اختلاف پیدا کرتی ہیں، اور غلیظ غذائیں زیادہ؛ لیکن شراب
 مذکورہ بالا وجہ سے لطیف غذاؤں سے بھی کثر اختلاف پیدا کرتی ہے۔ گیلانی

واما اذا کان الشراب بارداً لیکن شراب جب بالفعل بار ہوئی ہے، تو دوسری
 بالفعل فیوجب ما یوجبہ البارد ٹھنڈی چیزوں (برف وغیرہ) کی طرح نبض میں صغیر و تفاوت

من التصغیر وایجاب التفاوت اور بطور پیدا کرتی ہے، اور یہ باتیں تیزی سے اس لئے
والبطوء ایجابا بسرعۃ لبسۃ پیدا کرتی ہے، کہ شراب میں تیزی سے نفوذ کر جانے کی قوت
نفوذہ شملہذا سخن فی البدن پائی جاتی ہے۔ پھر جب بدن کے اندر داخل ہو کہ شراب
اوشک ان یزول مایوجبه گرم ہو جاتی ہے (اور بدن کی حرارت سے اس کی عارضی
برودت ٹوٹ جاتی ہے) تو تقریباً وہ باتیں زائل ہو جاتی
ہیں جو شراب (کی بالفعل برودت) سے پیدا ہونی تھیں (اور
پہلی باتیں لوٹ آتی ہیں)۔

شیخ نے اس موقع پر ”تقریباً“ اس لئے کہا ہے کہ جب ٹھنڈی شراب بدن کے اندر داخل ہو کہ گرم
ہوتی ہے، تو ممکن ہے کہ بعض کی سابقہ طبعی حالت پورے طور پر نہ لوٹے، بلکہ اس میں کم و بیش اختلاف و
تغیر باقی رہ جائے۔ اور یہ بہت ممکن ہے۔

والشراب اذا نفذ فی البدن و
هو حار لم یکن بعیداً جداً
عن الغریزۃ وکان یعرض لتحلل
سریع

جب گرم ہونے کی حالت میں شراب بدن کے اندر
داخل ہوتی ہے (یعنی جبکہ شراب پینے کے وقت بارہ بالفعل
نہیں ہوتی ہے) تو یہ طبیعت سے زیادہ دور نہیں ہوتی ہے
اس لئے اس سے اس وقت بدن میں ایسے زیادہ تغیرات
پیدا نہیں ہوتے، جو بعض میں زیادہ اختلاف و تغیر پیدا
کریں۔ اس کے برعکس جب ٹھنڈی شراب پی جاتی ہے
تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ اس سے کیا کیا تغیرات بدن
میں رونما ہوتے ہیں)۔ اور اس کی یہ عارضی حرارت جلد
ہی تحلیل بھی ہو جاتی ہے (یعنی اول تو گرم شراب کے پینے
سے بدن میں کچھ زیادہ تغیرات رونما نہیں ہوتے، ورنہ اگر
اس کی عارضی گرمی سے بدن میں کچھ گرمی پیدا بھی ہو جاتی
ہے، تو شراب کی یہ عارضی حرارت ”عارضی“ ہونے کی وجہ
سے جلد ہی تحلیل بھی ہو جاتی ہے)۔

وان نفذ باسداً بلغ فی النکایۃ
مالا یبلغ غیرہ من الباردات اور جب سرد ہونے کی حالت میں بدن کے
اندر داخل ہوتی ہے۔ تو یہ اس قدر بدن میں ایذا پہونچاتی

لا تها تآخرالی ان یسخن ولا ینفذ بسرعۃ نفوذہ و هذا یباردالی النفوذ قبل ان یستوی تسخینه و تضرر ذلک عظیم خصوصاً بالابدان المستعدة للتضرر به و لیس کتضرر تسخینه اذا نفذ سخیناً فانه لا یبلغ تسخینه فی اول الملاقات ان یتکی نکایة بالغة بل الطبيعة تتلقاه بالتوزیع والتفریق والتحلیل واما البارد فربما اقلد الطبيعة واخلد قوتها قبل ان ینھض للتوزیع والتفریق والتحلیل

ہے کہ اسکے برابر کوئی دوسری ٹھنڈی چیز ایذا نہیں پہنچا سکتی کیونکہ یہ چیزیں گرم ہونے تک کی رہتی ہیں، اور شراب کی طرح تیزی کے ساتھ بدن میں نفوذ نہیں کرتیں۔ یہی شراب، تو یہ (بدنی حرارت کے ذریعہ) گرم ہونے سے پہلے ہی (عروق میں) نفوذ کر جاتی ہے، چنانچہ جن لوگوں کے بدن میں ٹھنڈی چیزوں سے ضرب پانے کی استعداد و قابلیت ہوا کرتی ہے، وہ ٹھنڈی شراب سے بہت زیادہ ضرب پیا کرتے ہیں، اس کے برعکس اگر شراب گرم ہونے کی حالت میں بدن کے اندر داخل ہو جائے، تو اس کی گرمی کا ضرر اس کی سردی کے برابر نہیں ہوتا؛ کیونکہ شراب جب گرم ہوتی ہے، تو وہ بدن سے ملائی ہونے ہی بہت زیادہ ایذا نہیں پہنچاتی ہے، بلکہ طبیعت اس گرم شراب سے ملائی ہونے کے بعد اسے اعضاء میں تقسیم کرتی، پھیلاتی، اور تحلیل کرتی ہے۔ یہی ٹھنڈی شراب (جو کہ سرد ہونے کی حالت میں پی گئی ہو)، تو قبل اس کے کہ طبیعت اسے اعضاء میں تقسیم کرنے، پھیلانے، اور اسے تحلیل کرنے کے لئے کھڑی ہو، بسا اوقات یہ طبیعت کو بٹھا دیتی اور طبعی قوتوں کو بجا دیتی ہے (اسلئے کہ ہر ووت قوت کو مار ڈالنے والی اور زندگی کی دشمن ہے اور حرارت طبیعت اور حیات کے لئے مناسب اور اسکے افعال کے لئے آ رہے)۔

فہذا ما یوجبہ الشراب بکثرة المقدار وبالحرارة وبالبرودة واما اذا اعتبر من جهة تقویۃ فله احکام اخری لانه بذاته مَقْوٍ لا صحاء وناعش

شراب کی صورت یہ سب تو شراب کے وہ اثرات تھے، جو شراب نوعیہ کے خواص کی مقدار کی زیادتی سے، اور اس کی (بیرونی) گرمی سے اور سردی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن جب اس امر کا لحاظ کیا جائے کہ شراب ایک مقوی چیز ہے، تو اس وقت اس کے دوسرے احکام ہونگے؛

للقوة بما يزيد في جوهر الروح بالسرعة
کیونکہ شراب اپنی ذات خاص سے تندرستوں کے لئے
مقوی اور قوت کی بھڑکانے والی چیز ہے، اس لئے کہ

یہ نہایت تیزی کے ساتھ جوہر روح میں اضافہ کر دیتی ہے +
اما التبريد والتسخين الكائن
رہی وہ تبرید و تسخین، جو شراب رکے کم و بیش

منه وان كان ضاراً بالقياس
مار یا بارو ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اور جو اگرچہ
الی اکثر الا بدان فكل واحد
اکثر لوگوں کے مقابلہ میں مضراور نقصان رساں ہے

منها قد يوافق مزاجاً وقد لا
مگر یہ بعض مزاجوں کے لئے موافق اور بعض مزاجوں کے
يوافقه فان الاشياء الباردة
لئے غیر موافق ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ جن لوگوں میں

قوى تقوى الذين بهم سوء
سور مزاج ماد ہوتا ہے، اُن میں ٹھنڈی چیزیں ”مقوی“
منزاج حار كما ذكر جالينوس
ثابت ہوتی ہیں اسی طرح شراب کی بعض قسموں سے اگر

ان ماء الرمان يقوى المحرقين
تبرید حاصل ہوگی، تو یہ بعض مزاجوں کے لئے موافق ہوگی،
داثماً وماء العسل يقوى المبلوطين
اور بعض کے لئے مخالف، یہی حال شراب کی بعض دوسری

دائماً فالشراب من طريق
گرم قسموں کا ہے۔ چنانچہ جالینوس نے ذکر کیا ہے
ما هو حار بالطبع او بارد
کہ آب انار گرم مزاج والوں کے لئے ہمیشہ باعث تقویت

بالطبع قد يقوى طائفة ويضعف
ہوتا ہے (حالانکہ یہ بارو ہے)۔ اسی طرح آب شہد یعنی
اخرى وليس كلاً منا في هذا
اراصل سرد مزاج لوگوں کے لئے ہمیشہ مقوی ثابت

الآن
ہوتا ہے۔ الغرض شراب، اس لحاظ سے کہ یہ بالطبع
گرم ہے، یا بالطبع سرد ہے، ایک گروہ کے لئے اگر مقوی

ثابت ہوتی ہے، تو دوسرے لوگوں کے لئے مضعف +
لیکن اس وقت ہماری گفتگو اس میں نہیں ہے +

یعنی اس وقت ہماری گفتگو شراب کی کیفیت کے بارہ میں نہیں ہے، اور نہ ہماری گفتگو کا تعلق اس
سے ہے کہ شراب کی بعض قسموں سے بدن میں تبرید حاصل ہوتی ہے، اور بعض قسموں سے تسخین، اور یہ

کہ بعض قسمیں دوسری قسموں کے مقابلہ میں بارو ہیں، یا حار ہیں +
بل في قوته التي بها يستحيل
بلکہ اس وقت ہماری گفتگو شراب کی قوت (یعنی
سريعاً إلى الروح فان ذلك
شراب کی صورت نوعیہ اور اس کے خواص) میں ہے،

بِذَاتِهِ مَقْوَدًا دَائِمًا

جس کی وجہ سے شراب روح میں تیزی کے ساتھ تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ اس لحاظ سے شراب کی ذات خاص ہمیشہ (اور ہر شخص میں، خواہ وہ گرم مزاج رکھتا ہو، اور خواہ سرد) باعث تقویت ہوتی ہے (اور نبض میں اس تقویت کے مطابق احکام پیدا کر دیتی ہے)۔

فان اعانه احد هذين في بدن
انرا دات تقويته وان خافله
انتقصت تقويته بحسب ذلك
فيكون تغيره للنقص بحسب ذلك
وان فتوى سراد النبض قوة
وان سخن سراده في الحاجة
وان بدد نقص من مقدار الحاجة
وفي اكثر الامور يزيد في القوة
وليس في كل حال يزيد في الحاجة
حتى يزيد في السرعة

پھر اگر کسی بدن میں شراب کی ذاتی خاصیت کی امداد
اس کی تبرید و تسخین سے بھی ہو جاتی ہے، تو شراب کی یہ
تقویت اس امداد کے مطابق اس شخص میں بڑھ جاتی ہے
اور اگر کسی بدن میں شراب کی یہ تبرید و تسخین (بجائے معاون
ثابت ہونے کے) مخالف ہوتی ہے، تو شراب کی ذاتی
تقویت اس شخص میں اس مخالفت کے مطابق گھٹ جاتی ہے
اور انہی امور کے مطابق نبض میں تغیرات لاحق ہوتے ہیں
(اور اس کے احکام قائم ہوتے ہیں)۔ چنانچہ جب شراب
باعث تقویت ہوتی ہے (روح اور قوی میں اضافہ کر دیتی
ہے) تو نبض میں بھی قوت بڑھ جاتی ہے؛ اور جب

بدن میں (اپنی طبعی یا عارضی حرارت سے) سخونت پہنچاتی ہے، تو حاجتِ ترویج کو بڑھا دیتی ہے۔ اور اس کے برعکس جب شراب (اپنی طبعی یا عارضی برودت سے) بدن میں تبرید پیدا کرتی ہے، تو حاجتِ ترویج کو کم کر دیتی ہے۔ لیکن بیشتر اوقات شراب قوت ہی کو بڑھا دیا کرتی ہے، اور حاجت میں اضافہ ہمیشہ نہیں کیا کرتی ہے جس سے کہ نبض میں سرعت بڑھ جا پا کرے +

مذکورہ بالا تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ شراب بالذات ہر شخص کے لئے مقوی ہے، اس لئے اس سے ہر مزاج میں اور ہر شخص میں قوت ضرور پیدا ہوگی۔ مگر چونکہ بعض لوگ گرم ہوتے ہیں، جنکے لئے ٹھنڈی شراب موانع ہوتی ہے، اور بعض لوگوں کا مزاج بار د ہوتا ہے، جس کے لئے گرم شراب موانع

ہوتی ہے، اسلئے ایسے مختلف المزاج لوگوں میں شراب کی ذاتی تقویت یکساں اور برابر نہ پیدا ہوگی، بلکہ کم و بیش؛ مثلاً جو لوگ مزاجاً بارہ ہیں، اُن میں ٹھنڈی شراب مخالفت مزاجی کی وجہ سے شراب کی ذاتی تقویت کو کم کر دے گی۔ اور گرم شراب ان میں شراب کی ذاتی تقویت کی معاون ثابت ہوگی۔ اسی طرح گرم مزاج والوں کا حال قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی کے مطابق نبض کے احکام جاری ہو گئے۔

وَأَمَّا الْمَاءُ فَهُوَ بِمَا يَنْفَعُ الْغِذَاءَ پانی کا اثر پانی چونکہ غذا کے نفوذ کرائے کا ذریعہ یقوی و یفعل شیبہً بِالْفَعْلِ الْخَمْرِ نبض میں ہے (اور قوت غذا رہی سے حاصل ہوتی) وَلَا تَهْلِكُ إِلَّا بِالسَّخْنِ بَلْ يَبْرُدُ فُلَيْسُ (ہے) اس لئے پانی بھی ”مقوی“ ہے، اور یہ وہی کام یبلغ مبلغ الخمر فی زیادة الحاجة کرتا ہے، جو شراب کرتی ہے۔ لیکن چونکہ پانی بدن میں حرارت کا اضافہ نہیں کرتا ہے، بلکہ ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اسلئے حاجت ترویج شراب کی وجہ سے جس قدر بڑھ جایا کرتی ہے، پانی سے حاجت ترویج بڑھانیس کرتی رہے۔ پانی کی وجہ سے تو حاجت ترویج اور بھی گھٹ جایا کرتی ہے۔ پانی اگر کچھ کرتا ہے، تو بالعرض تقویت پہنچاتا۔ اور بالعرض حرارت غریزہ کو قوی کرتا ہے۔ +

الفصل التاسع عشر في موجبات النوم واليقظة في النصف فصل (۱۲) نیند اور بیداری کے اثرات نبض میں

أما النبض في النوم فيختلف احكامه نیند کی نبض کے احکام، نیند کے وقت کے لحاظ بحسب الوقت من النوم وبحسب سے، اور ہضم کی حالت کے لحاظ سے، مختلف ہوا کرتے ہیں۔ حال الهضم فالنبض في اول النوم چنانچہ نیند کی ابتداء میں نبض صغیر اور ضعیف ہوا کرتی ہے۔ صغیر ضعیف لان الحار مرة الغریزۃ اسلئے کہ اس وقت حرارت غریزہ کی حرکت اور اس کا میلان حرکتہا فی ذلک الوقت الی الانقباض سکرٹنے اور اندرون بدن کی طرف گھسنے کا ہوتا ہے، نہ کہ پھیلنے والو کا الی الانبساط والظہور اور باہر آنیکا۔ کیونکہ اس وقت حرارت غریزہ کی پوری لانھا فی ذلک الوقت تتوجہ توجہ (بیشتر توجہ) نفس کی تحریک (اور اس کے حکم کی تعمیل سے) اندرون بدن کی طرف ہوتی ہے، تاکہ او دھر متوجہ ہو کر الباطن لہضم الغذاء وانصاج غذا کو ہضم کرے، اور فضلات میں نفع دے۔ اسلئے

الفضل فتكون كالمقهورة المحصورة
لا محالة
اور گھری ہوئی سی (سمٹی ہوئی سی) ہوتی ہے +

ویكون ايضاً اشداً بطوراً وتفاوتا
فان الحماصرة فان حدث فيهما
تزيد بحسب الاحتقان والاجتماع
فقد عد امت التزيد الذي
يكون لها في حال اليقظة بحسب
الحركة المستنخنة
نیز اس وقت (بمقابلہ سابقہ بیداری کے) نبض میں
نسبتاً بطور اور تفاوت ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ سمٹنے اور اکٹھے
ہونے سے گو حرارت غریزہ میں ایک قسم کی زیادتی پیدا
ہو جاتی ہے، لیکن نیند کی حالت میں وہ زیادتی مفقود ہو جاتا
کرتی ہی جو بیداری کی حالت میں حرکت مسخنے سے حرارت غریزہ
میں حاصل ہوا کرتی تھی +

اب شيخ ذيل في هذا ما يثبت
هو، اور حاجت ترویح کو بڑھا دیتی ہے، اور ”بیداری“ میں بھی حرکت مسخنے کی وجہ سے روح کے اندر حرارت
پیدا ہو جاتی ہے، یہ دونوں چیزیں اگرچہ روح کی حرارت کو بڑھا دیتی ہیں، مگر یہ دونوں برابر نہیں ہیں، بلکہ
حرکت کا درجہ بلند ہے، اسی لئے بیداری میں بمقابلہ نیند کے نبض نسبتاً سریع اور متواتر ہوا کرتی ہے:

والحركة اشداً نهائياً وامالة
الى جهة سوء المزاج والاجتماع
والاحتقان المعتقد لان اقل الهابا
واحوا جال الحماصرة الى القلق
(ان دونوں چیزوں کو اگر مقابلہ دیکھا جائے، اور
دونوں چیزوں کی توبید حرارت کا تناسب قائم کیا جائے،
”حرکت“ مقابلہ روح میں زیادہ حرارت پیدا کرتی
روح کو زیادہ بھڑکاتی) اور روح کو سوء مزاج کی طرف

مائل کرنے کی زیادہ قوت رکھتی ہے؛ اس کے برعکس روح
کا اندرون بدن کی طرف اعتدال کے ساتھ سمٹنا اور اکٹھا
ہونا جیسا کہ روزمرہ کی نیند میں ہوا کرتا ہے (مقابلہ روح
میں گرمی کم پیدا کرتا، اور حرارت میں کربا و بے چینی کم
پیدا کرتا ہے) جس سے طبیعت نفس و ترویح کے لئے زیادہ
زور سے بے چین ہو جائے +

وانت تعرف هذا من ان نفس
المتعب وقلقه اكثر كشيرا
من نفس الممتنعين حرارته وقلبه
اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ جو شخص ریاضت کر کے
تھک گیا ہو (یعنی جس نے ریاضت خوب کی ہو) اس کا
نفس اور اس کے تنفس کی بے قراری بمقابلہ اس شخص کے سانس

بسبب شبیه بالنوم مثاله
 اطنغمس فی ماء معتدل البرد
 و هو یقظان فانه وان احققت
 حرارته وتقوت من ذلك لم
 تبلغ من تعظیمها النفس ما یبلغه
 التعب والریاضة القریبة
 منه واذ انا ملت لم تجد شیئا
 اشب للحرارة من الحركة

کے بہت زیادہ ہوتی ہے، جس کی حرارت نیند جیسی کسی چیز
 سے اندرون بدن کی طرف سمٹ گئی ہو؛ مثلاً اُس شخص کو
 اوسط درجہ کے ٹھنڈے پانی میں بحالت بیداری غوطہ دیا گیا
 ہو۔ اس طرح غوطہ دینے اور پانی میں ڈبوئے سے گو اس
 شخص کی حرارت اندرون بدن کی طرف سمٹ جائیگی، اور اُس
 وہ قوی بھی ہو جائیگی، مگر اس سے اُس شخص کا سانس اتنا نہ
 بڑھ سکے گا، جتنا کہ تکان (تھکا دینے والی ریاضت) سے، اور
 اُس ریاضت سے بڑھ جایا کرتا ہے، جو اپنی شدت و کثرت
 سے تقریباً تھکا دینے والی ہو۔ جب تم اس پر غور کرو گے،
 تو اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ حرکت کے مقابلہ میں کوئی دوسری چیز
 (اسباب ستہ ضروریہ طبعیہ میں سے) حرارت بدن کی
 بھرکالنے والی نہیں ہے (یعنی حرارت بدنی میں جتنا اشتعال
 حرکت سے پیدا ہوتا ہے، اتنا کسی اور سبب سے پیدا نہیں
 ہوتا، جو ستہ ضروریہ میں داخل ہو)۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کیے کہ نیند اور بیداری، دونوں اس لحاظ سے برابر ہیں کہ بدنی حرکت
 نہ نیند کی ذات میں داخل ہے، اور نہ بیداری کی ذات میں۔ یہ تو ایک الگ چیز ہے۔ تو اس اعتراض
 کا جواب شیخ اس طرح دے رہا ہے:

ولست الیقظة توجب التسخين
 بحركة البدن حتى اذا سكن
 البدن لم توجب ذلك بل
 انما توجب التسخين بالنبعاث
 الروحاني خارج وحركته
 اليه على اتصال من تولده—
 هذا

بیداری اگر موجب حرارت و تسخین ہے تو اس وجہ سے
 نہیں کہ بیداری کی حالت میں بدنی حرکت ہو ا کرتی ہے، بایں
 معنی کہ اگر بدن ساکن ہو جائے، تو حرارت نہ پیدا ہو، بلکہ
 بیداری اس وجہ سے موجب حرارت ہے کہ بیداری کی حالت
 میں روح جب سے پیدا ہوتی ہے، برابر اور مسلسل باہر کی
 طرف پھیلتی اور حرکت کرتی رہتی ہے (یعنی بیداری کی حالت
 میں جسمانی حرکت نہ سہی، مگر روحانی حرکت برابر قائم رہتی
 ہے، جس سے بدن میں سخونت پیدا ہوتی رہتی ہے)۔

اسے یاد رکھو — (اور دوسری باتوں کی طرف دھیان نہ کرو؛ مثلاً محمد بن زکریا کی رائے ہے کہ نیند اور بیداری دونوں میں نفس کی ایک حالت ہوتی ہے، اس لئے دونوں کا تقاضا اور اثر بھی ایک ہی ہے) +

پھر جب نیند کی حالت میں غذا ہضم ہو چکتی ہے، تو نبض میں قوت پھر لوٹ آتی ہے، اس لئے کہ غذا کی وجہ سے قوت بھی بڑھ جاتی ہے؛ نیز اس وجہ سے بھی کہ حرارت غریزیہ کی وجہ سے جو پہلے تدبیر غذا کی غرض سے اندر کی طرف ہو گئی تھی، اب پھر باہر کی طرف، اور اپنے مبداء کی طرف رسیرونی اعضا کی طرف، جہاں سے ابتداء وہ اندر گئی تھی، ہو جاتی ہے (اس لئے اب قوت لوٹ آتی ہے)، اسی وجہ سے (قوت بڑھ جانے کی وجہ سے) اس وقت نبض عظیم بھی ہو جاتی ہے، نیز نبض میں عظم کے بڑھ جانے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ غذا (کے ہضم ہو جانے) کی وجہ سے مزاج میں حرارت بھی زیادہ ہو جاتی ہے، جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں؛ اور غذا کے نفوذ کرنے کی وجہ سے شریانوں میں نرمی بھی بڑھ جاتی ہے، لیکن نبض میں سرعت اور تواتر زیادہ نہیں بڑھتا ہے؛ اس لئے کہ اس سے (ہضم غذا کی وجہ سے) حاجت تدریج کچھ نہ زیادہ نہیں بڑھ جاتی ہے (کہ عظیم نبض سے بھی کام نہ چلے، اور تواتر و سرعت کی ضرورت نہ پڑے)؛ اور نہ یہاں کوئی ایسی رکاوٹ ہوتی ہے، جو بقدر ضرورت عظم نہ حاصل ہونے دے، (ہاں اگر ایسی کوئی رکاوٹ ہوتی کہ بقدر ضرورت نبض میں عظم نہ حاصل ہو سکتا، تو اس کی کاتدارک ”سرعت اور تواتر“ سے کیا جاتا) +

فاذا استمر ثی الطعام فی النوم
عاد النبض یقوی لتزید القوۃ
بالغذاء والنصراف ما کان اتجہ
الی الغور لتدبیر الغذاء
الی خارج والی مبداء ولذلك
یعظم النبض حیثاً ویضاً ولان
المزاج یزداد بالغذاء تسخیناً
كما قلنا والکلالۃ ایضاً تزداد
بما ینفذ الیہا من الغذاء لیثاً
ولکن لا یزداد کثیر سرعت و
قواتراذ لیس ذلک معایزید
فی الحاجة ولا ایضاً یكون هناك
عن استیفاء المحتاج الیہ بالعظم
وحدہ مانع

پھر جب سونے والا دیر تک سوتا رہتا ہے، تو نبض

شم از اتمادے بالناظر

النوم عاد النبض ضعيفا لا اختناق
الحرا رة الغريزية والنضاط
القوة تحت الفضول التي حقها
ان تستفرغ بانواع الاستفراغ
الذي يكون باليقظة التي منها
الرياضة والاستفراغات
المحسوسة والاستفراغات التي
لا تحس — هذا

پھر ضعیف ہو جاتی ہے ؛ کیونکہ رنبد کی درازی کی صورت
(میں) حرارت غریزیہ اور قوت آن فضلات کے نیچے دب جاتی
ہے ، جو بیداری کی حالت میں مختلف استفراغات کے ذریعہ
بدن سے خارج ہو جایا کرتے ہیں ۔ چنانچہ بیداری کے
استفراغات کے اقسام میں سے ایک تو ریاضت ہو دویم
استفراغات محسوسہ (مثلاً بول و براز ، تھوک ، ریشہ وغیرہ)
اور سویم استفراغات غیر محسوسہ (مثلاً بخارات کے ذریعہ
مواد کا تحلیل ہونا) ۔ — اسے یاد رکھو —

انفرض جب نیند جاری رہے گی ، تو نہ ریاضت ہوگی ، اور نہ استفراغات محسوسہ وغیر محسوسہ ہو سکیں گے
اس لئے بدن میں رطوبات و فضلات بکثرت جمع ہو کر حرارت غریزیہ اور قوت کو دبا دیں گے ، اور نبض
میں ضعف لاحق ہو جائیگا ۔

واما اذا صادف النوم من اول
الوقت خلاء ولم يجد ما يقبل
عليه فيهمضه فانه يميل المزاج
الى جنبتي البرد فيدم الصغر
والبطوء والتفاوت في النبض
ولا يزال يزداد

لیکن جب نیند شروع ہی سے خلاء مودہ کو پاتی ہے
(یعنی کوئی شخص خلاء مودہ کی صورت میں سو رہے) اور نہ
وہ کسی ایسی چیز کو (ایسی خلط کو) پاتی ہے کہ اُس کی طرف
توجہ کر کے اُسے ہضم کر ڈالے ، تو ایسی نیند مزاج کو سردوت
کی طرف مائل کر دیتی ہے ، جس سے نبض میں مغر ، بطور ،
اور تفاوت کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے ، اور یہ برابر اُس وقت
تک (بڑھتا چلا جاتا ہے) جب تک نیند کا سلسلہ قائم رہتا ہے ۔

ولليقظة ايضاً احكام متفاوتة
فانه اذا استيقظ الانسان
بطبعه مال النبض الى العظم
والسرعة ميلاً متدرجاً ورجع
الى حاله الطبيعي

بیداری کے احکام
نبض کے بارہ میں

بیداری کے احکام بھی (نیند کی طرح نبض
میں) مختلف ہیں : چنانچہ جب سونے
والا (نیند پوری کر کے) اپنے آپ بیدار ہوتا ہے ، تو بتدریج
نبض میں عظم اور سرعت حاصل ہو جاتی ہے ، اور نبض اپنی
طبعی حالت کی طرف (جو بیداری میں پہلے تھی) لوٹ آتی ہے ۔

واما المستيقظ دفعة بسبب
مفاجي فانه يعرض له ان يفت

لیکن جب کوئی شخص اچانک کسی ناگہانی حادثہ سے
بیدار ہوتا ہے ، تو اس کے بیدار ہوتے ہی (اور نیند سے

منہ النبض كما يتحرك عن منامه (اٹھتے ہی) پہلے تو نبض اذرا دیر کے لئے) ساکن ہو جاتی ہے۔
 لان هذا من القوة عن وجه المفاجي (یا نبض میں فتور لاحق ہو جاتا ہے) اسلئے کہ اس ناگہانی حادثہ
 ثم يعود له نبض عظیم سریع سے قوت شکست کھا کر اندر کی طرف دوڑ جاتی ہے (اور
 متواتر مختلف الی الا س تعاش قوت میوانیہ تھوڑی دیر کے لئے تحریک سے رک جاتی ہے)
 لان هذا الحركة شبيهة بالقسرية (پھر نبض عظیم، سریع، متواتر، اور مختلف مائل بہ ارتعاش
 فهي تلهب ايضا ہو جاتی ہے؛ اس لئے کہ یہ حرکت (طبیعت کی بیداری)
 ”حرکت قسریہ“ سے مشابہ ہوتی ہے (یعنی طبیعت بالجبر
 مقابله کے لئے مجبور ہوتی ہے، اس لئے اسے زیادہ قوت
 اور زور سے کام کرنا پڑتا ہے) جس سے بدنی حرارت بڑھ کر
 اٹھتی ہے (جو نبض کو عظیم، سریع اور متواتر کر دیتی ہے) +
 اور (نبض کے مختلف مائل بہ ارتعاش ہونے کی وجہ یہ
 ہے کہ) چونکہ قوت طبعا اس پیش آنے والے ناگہانی حادثہ کو
 دفعہ کی غرض سے اچانک حرکت کرتی ہے، اس وجہ سے
 مختلف حرکات پیدا ہوتی ہیں (یعنی طبیعت گاہے تحریک
 نبض کی طرف طبعا توجہ کرتی ہے، اور گاہے اس حادثہ
 کے دفعہ کی طرف، اسلئے اس کی حرکتیں متخالف سرزد ہوتی
 ہیں) جس سے نبض میں طبعا ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن
 یہ ارتعاش کچھ زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہتا ہے، بلکہ جلد
 ہی اعتدال کی طرف لوٹ آتا ہے؛ اس لئے کہ اس ارتعاش
 کا سبب اگرچہ قوی اور مستحکم سا ہے، مگر اس کا قیام
 دیر پا نہیں ہے، اور اس سبب کے زوال و بطلان کا احساس
 (قوائے مدرکہ حساسہ) کو جلد ہی ہو جاتا ہے (اس لئے نبض
 بھی جلد ہی طبعی حالت کی طرف لوٹ آتی ہے) +

ولان القوة تتحرك بغنة الى دفع
 ما عرض طبعا وتحدث حرکات
 مختلفة في ارتعاش النبض لکن لا يبقی
 علی ذلك زمانا طويلا بل يسرع
 الی الاعتدال لان سببه وان كان
 كالقوى فثباته قليل والشعور
 ببطلانه سریع

الفصل الثامن عشر احکام نبض الرياضة فصل (۱۲) ریاضت کی نبض کے احکام

اما فی ابتداء الرياضة وما دامت ریاضت کے ابتدائی زمانہ میں، اور جب تک ریاضت معتدلة فان النبض يعظم ويقوى درمیانی درجہ کی ریاضت معتدلہ رہتی ہے، نبض عظیم اور وذلك لترید الحرارة الغریزیة قوی ہوتی ہے؛ کیونکہ ان حالات میں حرارت غریزیہ بڑھتی جاتی وتقویۃ وایضاً یسرع ویتواتر اور قوی ہوتی چلی جاتی ہے۔ نیز ان حالات میں نبض نہایت جداً کافراط الحاجة التي سریع اور متواتر ہو جاتی ہے؛ کیونکہ ان حالات میں حرکت او جبتها الحركة کی تاثیر سے حاجت رجعت نبض و نفس بہت بڑھ جاتی ہے۔

ریاضت کی تعریف اسی کتاب میں آنے والی ہے کہ ریاضت اوس ارادی حرکت کا نام ہے۔ جس میں نفس عظیم کی اور متواتر کی ضرورت پڑتی ہے۔ پھر ریاضت معتدله اُسے کہتے ہیں جس میں بشرہ سرخ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے۔ اور پسینہ کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن جب بشرہ زرد اور لاغر ہو جاتا ہے، اور پسینہ بکثرت بنے لگتا ہے تو یہ ریاضت مفراطہ ہے، جو نبض کو ضعیف کر دیتی ہے۔ فان دامت وطالت ادکانت لیکن جب ریاضت دیر تک قائم رہتی ہے، یا جبکہ وان قصرت شدیداً جداً بطل ریاضت نہایت ہی شدید ہوتی ہے، خواہ بلحاظ مدت کے ما یوجبہ القوة فضعف النبض زیادہ لمبی نہ ہو تو اس حالت میں جو باتیں قوت کی وجہ سے وصغیر لا یخلل الحار الغریزی لکنہ پیدا ہوا کرتی تھیں، وہ مفقود ہو جائیں گی یعنی نبض قوی اور یسرع ویتواتر لا مرین احدهما عظیم نہ ہو سکے گی) چنانچہ اس حالت میں حرارت غریزیہ کے اشتداد الحاجة والثانی قصور تحلیل ہو جانے کی وجہ سے نبض ضعیف وصغیر ہو جائے گی، القوة عن ان تقی بالمعظیم لیکن سرعت وتواتر دو وجہ سے قائم رہیں گے: ایک تو

اس وجہ سے کہ اس حالت میں نبض کی حاجت شدید ہوتی ہے؛ دوسرے اس وجہ سے کہ اس حالت میں قوت اتنی کافی نہیں ہوتی ہے کہ نبض میں عظم پیدا کر سکے۔

شما لا یزال السرعة تنقص اس کے بعد قوت جس قدر ضعیف ہوتی چلی جاتی والتواتر یزید علی مقدار ہے، اسی قدر سرعت برابر کم ہوتی چلی جاتی ہے؛ اور ما یضعف من القوة شما آخر تواتر برابر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر انجام کار اگر اسی طرح

الامران دامت الریاضة ریاضت کا سلسلہ قائم رہے، جس سے بدنی قوتیں ضعیف
وا فہکت عاد النبض نملیاً للضعف ہو جائیں، تو ضعف اور شدت تو اثر کی وجہ سے نبض نملی
ولشدت التواتر ہو جاتی ہے +

فان افراط وكادت تقارب پھر اگر ریاضت میں اس سے بھی زیادہ افراط کی جائے
العطب فعلت جمیع ما تفعله حتیٰ کہ ہلاکت قریب آجائے، تو اس کے عمل سے تمام وہی
الاخلالات فتصیر النبض باتیں پیدا ہوں گی، جو اخلالات (اخلال قوت) سے پیدا ہوا
الی الدودیۃ تتمیم الے کرتی ہیں۔ چنانچہ اس حالت میں نبض کا میلان دودی کی
التفاوت والبطوء مع المضعف طرف ہوتا ہے۔ پھر آخر میں وہ ضعف و صغر کے ساتھ متفاوت
والصغر اور بطی ہو جاتی ہے +

الفصل الرابع عشر فی احکام نبض المستحمین فصل (۱۴) حمام کرنے والوں کی نبض کے احکام

الاستحمام اما ان یکون بالماء حمام گا ہے گرم پانی سے کیا جاتا ہے، اور گا ہے
الحار واما ان یکون بالماء ٹھنڈے پانی سے۔ چنانچہ جب حمام گرم پانی سے کیا جاتا
البارد والکائن بالماء الحار ہے، تو اس سے ابتداء وہی باتیں پیدا ہوتی ہیں، جو
فانہ فی اولہ یوجب احکام القویۃ قوت و حاجت (شدت قوت اور شدت حاجت) کے اثر
والحاجة فاذا حلل بافراط ضعف سے نمودار ہوا کرتی ہیں (یعنی نبض عظیم ہو جاتا کرتی ہے)؛
النبض لیکن جب حمام کی وجہ سے قوتیں بہت نہ یا وہ تحلیل ہو جاتا
کرتی ہیں، تو نبض میں ضعف آ جاتا کرتا ہے +

قال جالینوس فیکون صغیراً جالینوس کہتا ہے کہ اس وقت میں (یعنی ضعف
نبض کے وقت میں) نبض صغیر، بطی، اور متفاوت ہو ا
بطنیاً متفاوتا کرتی ہے +

اس موقع پر چونکہ جالینوس نے اپنے کلام کی زیادہ وضاحت نہیں کی ہے، اس لئے بظاہر اس کے
کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ اس حالت میں نبض ضعیف، صغیر، بطی اور متفاوت ہی ہوا کرتی ہے؛
اور اس میں کوئی خاص قید اور کوئی خاص شرط نہیں ہے؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے؛ بلکہ بعض اوقات بجائے
بطور اور تفاوت کے سرعت اور تواتر بھی ہوا کرتا ہے؛ اسلئے شیخ نے اپنے کلام سے اس کی اس طرح

تفصیل کی ہے :

فبقول اما الضعف وتضعف النبض
فمما يكون لا محالة لكن الماء
الحار اذا فعل في باطن البدن
تسخيناً اجبراً رتة العرضية فربما
لم يلبث بل غلب عليه مقتضى
طبعه وهو التبريد وربما
لبث وتثبت

اسکے بعد ہم کہتے ہیں کہ (اس حالت میں) نبض کے
اندر ضعف اور صغر کا ہونا تو یہ ایک ایسی بات ہے کہ یہ لامحالہ
ہوا ہی کرتی ہے (یہ تو ایک دائمی اور لازمی چیز ہے، رہے
بطور اور تفاوت، تو ان میں مختلف حالات اور آثار کے
اختلاف سے فرق ہے۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں :)
لیکن گرم پانی جب اپنی عارضی حرارت کے ذریعہ سے
اندر دنی اعضا میں تسخین پیدا کرتا ہے، تو اسکی دو صورتیں
ہیں : (۱) گاہے یہ تسخین دیر پا اور قائم نہیں رہتی ہے۔
بلکہ اسپر اس کے طبعی تقاضے کا، یعنی برودت کا غلبہ ہو جاتا
ہے ؛ اور (۲) گاہے وہ تسخین قائم ہو جاتی ہے، اور اسکی
گرمی اعضا کے ساتھ چٹ جاتی ہے +

فان غلب حکم الكيفية العرضية
صا ر النبض سريعاً متواتراً و
ان غلب عليه مقتضى الطبيعة
صا ر بطيئاً متفاوئاً

چنانچہ جب عارضی کیفیت کا حکم غالب ہوتا ہے (یعنی
جیکہ بدن کے اندر گرم پانی کی گرمی قائم ہوتی ہے) تو نبض
سریع اور متواتر چلتی ہے ؛ اور جب طبعی تقاضے کا غلبہ ہوتا
ہے (یعنی اعضا میں برودت غالب ہوتی ہے) تو نبض بطی
اور متفاوت ہو جاتی ہے +

واذا بلغ التسخين العرضي منه
فرط تحليل من القوة حتى يقارب
الغشي صا ر النبض ايضاً بطيئاً
متفاوئاً

اے خدا جب رگرم پانی کی (اس عارضی تسخین سے
بدنی قوتیں اس قدر زیادہ تحلیل ہو جاتی ہیں کہ غشی قریب
آ جاتی ہے، تو اس حالت میں بھی نبض بطی اور متفاوت ہی
ہوا کرتی ہے +

اس کلام کا خلاصہ یہ ہوا کہ گرم پانی سے حام کرنے کی صورت میں جب تحلیل کی زیادتی ہو جاتی
ہے تو نبض کے اندر ضعف و صغر کا ہونا ایک دائمی امر ہے۔ رہے بطور اور تفاوت، تو آخر میں یہ دونوں
چیزیں بھی ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ لیکن درمیانی زمانہ میں ان دونوں کے احکام گرم پانی کی کیفیت ذاتیہ
اور کیفیت عرضیہ کی وجہ سے مختلف ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس درمیانی زمانہ میں گاہے نبض کے اندر

سرعت و تواتر نمودار ہوتے ہیں، جو انجام کار فرط تحلیل کی وجہ سے بطور اور تفاوت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ گیلانی .

واما الاستحمام الکائن بالماء البارد فان غاص برده اضعف النبض وصغره واحد ثا اندر گھس جاتی ہے تو یہ نبض کو ضعیف اور صغیر کر دیتی ہے تفاوتاً و الباطناً و ان لم یغص بل جمع الحرا سرة زادت القوة فعظم النبض یسیراً و نقصت السرعة و التواتر

جب ٹنڈے پانی سے حمام کیا جاتا ہے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) اگر ٹنڈے پانی کی برودت بدن کے اندر گھس جاتی ہے تو یہ نبض کو ضعیف اور صغیر کر دیتی ہے اور اس کے اندر تفاوت اور بطور پیدا کر دیتی ہے؛ اور (۲) جب اس کی برودت بدن کے اندر داخل ہونے کی بجائے (مسامات کو بند کر کے) بدنی حرارت کو سمیٹ لیتی ہے، تو بدنی قوت میں اضافہ کر کے نبض میں کسی قدر عظم پیدا کر دیتی ہے، اور سرعت و تواتر کو کم کر دیتی ہے +

واما المیاء التي تكون في الحمام فالحففات منها تزيد النبض صلابه و تنقص عن عظمه و المسخنات تزيد النبض سرعة الا ان تحلل القوة فيكون ما فرغنا من ذكره

رہے گرم چشموں کے پانی، تو ان میں سے جو محفف ہیں (مثلاً میاہ شبیہ اور زاجیہ) وہ نبض میں صلابت بڑھا دیتے اور عظم گھٹا دیتے ہیں۔ اور ان میں سے جو مسخن ہیں (جن میں گندھک کا اثر غالب ہے، جن کو ”میاہ کبریۃ“ کہا جاتا ہے) یہ نبض میں سرعت بڑھا دیتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے میاہ مسخنہ قوتوں کو تحلیل کر دیں، تو اس وقت ان کے وہی احکام ہونگے، جن کے بیان سے ہم ابھی فارغ ہو چکے ہیں (یعنی اس وقت ایسے پانی کا وہی حکم ہوگا جو گرم پانی سے حمام کرنے کا حکم ہے، جبکہ اس سے قوتیں بہت زیادہ تحلیل ہو جائیں) +

الفصل الخامس عشر في النبض الخاص بالنساء ^{الحائضات} (۱۵) عورتوں کی مخصوص نبض یعنی حاملہ کی نبض

اما الحاجة فيهن فتستد بسبب مشاركة الولد في النسيم المستنشق فكانها تستنشق لهما جنين

حاملہ عورتوں میں اگر حاجت نبض کو دیکھا جائے، تو وہ ان میں یقیناً شدید ہوتی ہے؛ کیونکہ بچہ بھی اُسی نسیم میں شریک ہوتا ہے، جو ماں اپنے سانس کے ذریعہ اندر کھینچتی

ولنفسین

ہے۔ گویا ماں کے سانس کے ساتھ دو حاجتیں دو جان کے لئے، وابستہ ہیں؛

واما القوۃ فلا تزدد الا محالة اور اگر (حاملہ عورتوں میں) قوت کو دیکھا جائے،
ولا ایضا تنقص کثیر انتقاص تو ان میں (حمل کی وجہ سے) وہ نہ بڑھ ہی جاتی ہے، اور
الا بمقدار ما یوجبہ لیسیر نہ بہت زیادہ گھٹ ہی جاتی ہے؛ ہاں اگر ان میں قوت
اعیاء لحمل الثقل کی قدر گھٹ جاتی ہے، تو وہ محض خفیف طور پر صرف
اس قدر، جو ایک بوجھ کے اٹھانے کا مکانی اثر ہو سکتا ہے؛

فلذلک تغلب احکام القوۃ ان وجوہ سے حاملہ عورتوں کے نبض کے احکام وہی
المتوسطة والحاجة الشدیدة ہونگے، جو اوسط درجہ کی قوت اور شدت حاجت کے وقت
فیعظم النبض ویسرع ویثقل ہو کر تے ہیں، یعنی نبض عظیم، سریع اور متواتر ہوگی +

یہ ظاہر ہے کہ بچہ جب تک رحم مادر کے اندر قیام رکھتا ہے، اس کے ہر قسم کے سامان غذائی
وہوائی کی کفیل ماں ہوتی ہے۔ اسلئے ماں جو غذا کھاتی ہے، اور جو ہوا سانس کے ذریعہ اندر کھینچتی ہے
اس سے جس طرح ماں کے اعضا کو حصہ ملتا ہے، اسی طرح بچہ کے اعضا، بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔
الغرض، ماں کی غذا کی طرح اس کے سانس کے ساتھ دو حاجتیں وابستہ ہوتی ہیں؛ ایک حاجت کا تعلق
ماں کی ذات سے ہے، اور دوسری کا تعلق جنین سے۔ اس طرح ماں کو یاد دوہستیوں کے لئے دو
سانس لیتی ہے +

بچہ شکم مادر کے اندر کیونکر سانس لیتا ہے؟ اس کو علامہ گیلانی نے اجمالاً اس طرح بتایا ہے
کہ ”بچہ ناف کی راہ اور نثریوں کے ذریعہ سے سانس لیتا ہے، جو تغذیہ روحی کے لئے وہاں پیدا کی گئی ہیں؛
اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جنین کے اندرونی اعضا سے چند رگیں ناف کی راہ باہر نکلتی ہیں؛
جو رحم مادر سے ذریعہ مشیمہ کے تعلق پیدا کر لیتی ہیں۔ انیس رگوں کے ذریعہ سامان غذا و ہوا خون
شریانی کی صورت میں مشیمہ سے، یا بالفاظ دیگر خون مادر سے بچہ کے اندرونی اعضا تک پہنچتے ہیں۔
اور ان ہی میں سے بعض رگیں بدن جنین کے فضلات غذائیہ و تنفسیہ کو وریڈی خون کی صورت میں
مشیمہ تک پہنچانے کی خدمت انجام دیتی ہیں۔ جن رگوں میں شریانی خون ہوتا ہے، اور جن کی راہ
رحم مادر سے سامان غذا و سامان روح بدن جنین تک پہنچتا ہے، ان کو اطباء اپنی اصطلاح کے مطابق
”شرائیں“ کہتے ہیں، حالانکہ ان میں نہ تڑپ ہوتی ہے، اور نہ ان کا تعلق قلب کے بائیں بطن سے ہوتا

ہے، جیسا کہ پھیپھڑے کی شریانیں وریدیہ کی وجہ تسمیہ میں بتایا جاتا ہے؛ اور جن رگوں میں وریدی خون ہوتا ہے اور جن کی راہ بدن جنین کے مذکورہ فضلات وریدی خون کی صورت میں تبادلہ و تنسیم کے لئے تسمیہ تک واپس جاتے ہیں، ان کو ہمارے اطباء ورید شریانی کے، اصطلاح کے مطابق ”اوردہ“ کہتے ہیں، حالانکہ ان میں دوسری شریانیوں کی طرح ضربان بھی ہوتی ہے، اور ان کا تعلق بدن جنین میں شریانیوں سے ہوتا ہے، جس طرح ناف کی مذکورہ بالا شریانیوں کا تعلق اجوت سے، اور اجوت کے ذریعہ قلب جنین کے وائین ازن سے قائم ہوتا ہے +

فصل (۱۶) وردوں کی نبض

الفصل السادس عشر فی نبض الاوجاع

الوجع یغیر النبض اما لشدته واما لکونه فی عضو سائیس واما لطول مدته

درد و نبض میں بچند وجوہ تغیر پیدا کرتا ہے :

(۱) گاہے درد اپنی شدت کی وجہ سے نبض کی حالت بدل دیتا ہے۔ (۲) گاہے نبض کی چال میں اس وجہ سے تغیر حاصل ہو جاتا ہے کہ درد کسی عضو میں (یا کسی عضو شریف) میں لاحق ہے۔ (۳) گاہے نبض کی چال اس وجہ سے تغیر ہو جاتی ہے کہ درد ایک عرصہ دراز سے قائم ہے (اور مدت مدید سے قوتوں کو تحلیل کر رہا ہے) +

والوجع اذا کان فی اوله هيج القوة فخرکھا الی المقام واما للدفاع والهب الحارۃ فیکون النبض عظیماً سریعاً واشد تفاوذاً لان الوطریقۃ بالعظم والسرعة

چنانچہ درد جب اپنے ابتدائی زمانہ میں ہوتا ہے (یعنی جب درد شروع شروع شروع نمودار ہوتا ہے) تو درد کی وجہ سے قوت مدافعت و مقابلہ میں ہیجان و تحریک پیدا ہوتی ہے، اور بدنی حرارت مشتعل ہو جاتی ہے اسلئے نبض ایسے وقت میں عظیم و سریع اور نہایت درجہ متفاوت ہو جاتی ہے، متفاوت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عظم و سرعت کے ذریعہ سے حاجت (حاجت ترویج) پوری ہو جاتی ہے (اور تواتر کی ضرورت پیش نہیں آتی) +

فان ابلغ الوجع النکایۃ فی القوة لما ذکرنا من الوجع اخذ یتناکس

لیکن جب درد مذکورہ بالا وجہ سے (شدت درد سے، عضو میں ہونے سے، یا طول مدت کی وجہ سے)

وینت ناقص حتی یفقد العظم والسرعة ویختلفها ولا شدّة التواء ثم لصغر شمرد ودية والنمليّة فان زاد ادى الى التفاوت والى الهلاك بدنی قوت کو کمزور کر دیتا ہے تو نبض کے مذکورہ بالا احکام الٹ جاتے ہیں اور نبض (نقصان قوت کی وجہ سے) ناقص ہو جاتی ہے، یعنی عظم و سرعت کھو جاتے ہیں، اور ان کے بجائے ابتداؤ شدت تو اترا لاحق ہوتی ہے، اس کے بعد مغز اور اس کے بعد دودیت و نملیت، پھر اگر درد میں اور بھی اضافہ ہو جائے ریا قوتیں اور بھی زیادہ تحلیل ہو جائیں تو نبض میں انجام کار تفاوت لاحق ہو گا، اور اس کے بعد موت ہ

فصل (۱۷) نبض اور ارام

الفصل السابع عشر فی نبض الاورام

بعض اورام، اسوجہ سے بخار کے باعث بنتے ہیں کہ وہ بڑے ہوتے ہیں، یا اس وجہ سے کہ وہ جس عضو میں واقع ہیں، وہ شریف ہے، اسلئے ایسے اورام سارے بدن کی نبض میں تغیر پیدا کر دیا کرتے ہیں کیونکہ بخار کی وجہ سے بدن کی حرارت غریبہ مشعل ہو جاتی ہے، اور اس کے اثر سے تمام بدن کے شرائین کی حرکت نبضیہ بدل جاتی ہے اس تغیر سے ہماری مراد وہ مخصوص تغیر ہے جو بخار کی وجہ سے نبض میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ جس کو ہم عنقریب اس کے اصلی مقام میں واضح کریں گے (یعنی ہم حیات کے باب میں بتائیں گے کہ حیات اورام کی نبض عظیم، سرک اور متواتر ہوا کرتی ہے)۔

ومنہا ما لا یحدث الحمی فتغیر

ان کے برعکس بعض اورام بخار کے باعث نہیں بنتے

النبض الخاص باعضو الذی

ایسے اورام بالذات (براہ راست) انہیں اعضا کی مخصوص

ہو فیہ بالذات وربما غیرہ

نبضوں میں تغیر پیدا کرتے ہیں، جن میں یہ اورام واقع

من سائر البدن بالعرض اے

ہوتے ہیں، اور گاہے بالعرض (باواسطہ درد کے توسط

لا بما ہو ورم بل بما

سارے بدن کی نبض میں بھی تغیر پیدا کر دیتے ہیں،

یوجع

نہ اس وجہ سے کہ وہ ورم ہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ وہ درد انگیز ہوتے ہیں (اور درد ہی اس تغیر کا اصلی ذریعہ ہوتا ہے) نفس ورم سارے بدن کی نبض کے تغیر کا ذریعہ نہیں ہوتا)۔
یعنی جو اورام باعث بخار نہیں ہوتے، وہ گاہے نبض میں بالذات، یعنی کسی دوسری چیز کے توسط کے بغیر نبض میں تغیر پیدا کرتے ہیں۔ اس قسم کا تغیر نبض کے اندر محض عضو متورم تک ہی محدود رہتا ہے، اور گاہے ایسے اورام اپنے عضو متورم کی نبض میں تغیر پیدا کرنے کے باوجود بالعرض، یعنی درد کے توسط سے سارے بدن کی نبض میں تغیر پیدا کیا کرتے ہیں۔

والورم المغیر للنبض اما ان یغیرہ بنوعہ واما ان یغیرہ بوقتہ واما ان یغیرہ بمقدارہ واما ان یغیرہ للعنصر الذی ہو فیہ واما ان یغیرہ بالعرض الذی یتبعہ ویلزمہ
بہر ورم سے نبض میں جو تغیرات نمودار ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض تغیرات ورم کی نوعیت کے تابع ہوتے ہیں، بعض تغیرات اوقات ورم کے تابع ہوتے ہیں، بعض تغیرات مقدار ورم کے تابع ہوتے ہیں، بعض تغیرات اوس عضو کے تابع ہوتے ہیں، جن میں یہ لاحق ہوتے ہیں، اور بعض تغیرات ان اورام کے عوارض لازمہ کے تابع ہوا کرتے ہیں +

اما تغیرہ بنوعہ فمثل الورم الحار فانہ یوجب بنوعہ تغیر النبض الی المنشاریۃ والاکسار تعاد والاکسار تعاش والسرعة والتواثران لم یعارضہ سبب مرطب فیبطل المنشاریۃ ویخلفها اذن الموجیۃ واما الاکسار تعاد والسرعة والاکسار تعاش والیتواثر فلا نرم لہ دائماً
چنانچہ جو تغیرات نوعیت ورم کے تابع ہوا کرتے ہیں، اس لحاظ سے (ابتداءً) ورم حار کی مثال پر غور کیا جائے۔ ورم کی اس نوعیت سے (نوعیت حارہ سے) نبض میں منشاریت ارتعاد وارتعاش (کچکی) اور سرعت و تواثر لاحق ہو جاتے ہیں؛ بشرطیکہ کوئی رطوبت پیدا کرنے والا سبب اس میں رکاوٹ نہ ڈالے، ورنہ نبض سے منشاریت باطل ہو جائیگی، اور اس کی جگہ موجیت آجائیگی۔ (مثلاً یہ کہ مادہ ورم میں باوجود حرارت کے رطوبت بھی ہو، یا عللاً جامرخی اور مرطب دواؤں استعمال کی جائیں، یا ورم کسی مرطب عضو میں ہو، یا یہ کہ ورم میں پیپ ٹرگنی ہو، ان تمام صورتوں میں نبض سے منشاریت منقود ہو جائیگی، اور منشاریت کی بجائے نبض موجی

ہو جائیگی)۔ رہے ارتعاد، سرعت، ارتعاش اور تواتر،
تو یہ لازمی طور پر ہر صورت میں پائے جاتے ہیں، (خواہ کوئی
سبب مرطب موجود ہو یا نہ ہو) +

اور جس طرح بعض اسباب نبض سے منشاریت کو رد
دیتے (یا کم کر دیتے) ہیں، اسی طرح بعض اسباب اس قسم کے
بھی ہوا کرتے ہیں جو نبض میں منشاریت کو بڑھا دیتے اور
نمایاں کر دیتے ہیں +

ورم لتین رنزم ورم، یعنی وہ ورم جس کے مادہ میں
رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے، بشرطیکہ اس میں حرارت یا برودت
کی کثرت نہ ہو (نبض کو موجی بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر ایسے
ورم میں برودت کی افراط ہوتی ہے، تو اس میں ربا و جو
موجیت کے) نبض بطبی اور متفادات ہو جاتی ہے +

ورم صلب یعنی جس ورم میں صلابت ہوتی ہے، وہ
نبض میں منشاریت کو بڑھا دیتا ہے +

ربا و ورم جبکہ خراج (بھوڑے) میں تبدیل ہو جاتا ہو
(یعنی جبکہ ورم حار میں پیپ پڑ جاتی ہے) تو رطوبت و برودت
کی وجہ سے، جو نتیجے سے پیدا ہو جاتی ہیں، نبض کی منشاریت
موجیت میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور خراج کے نقل کیوجہ
سے نبض میں اختلاف بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ رہے سرعت
و تواتر، تو چونکہ ورم کے پک جانے کے بعد حرارت عرضیہ میں
سکون آ جاتا ہے، اس لئے سرعت و تواتر میں بھی بسا اوقات
کمی آ جاتی ہے +

و کما ان من الاسباب ما يمنع
منشاریتہ کذا لک منها ما یزید
منشاریتہ ویظہر ما

والورم اللین یجعل النبض
موجیا وان کان باسرا جدا
جعله بطیئا متفاوتا

والصلب یزید فی منشاریتہ

واما الخراج اذا جمع فانه یصرف
النبض من المنشاریة الی الموجیة
للترطیب والتلین الذی
یتبعه ویزید فی الاختلاف
لثقله واما السرعة والتواتر
فکتیدا ما یخف بسکون الحرارة
العارضۃ بسبب النضج

واما تغیرہ بحسب اوقاتہ
فانہ ما دام الورم الحار
فی الترید کانت المنشاریة

رہے وہ تغیرات، جو اوقات ورم کے تابع ہوا کرتے
ہیں، تو ان کی تفصیل یہ ہے کہ ورم حار جب تک اپنے زمانہ
تزیید میں ہوتا ہے، اس وقت تک نبض کے اندر منشاریت

وساکنہما ذکرنا الی التزید اور دوسری تمام مذکورہ باتیں (یعنی سرعت و تواتر وغیرہ) ویزدادانما فی الصلابۃ بڑھتی چلی جاتی ہیں، اور ورم کے بڑھتے ہوئے تناؤ کی وجہ سے للتمدان الزائد فی الارتعاد برابر صلابت میں، اور درد کی وجہ سے نبض کے ارتعاد میں للوجع اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے *

واذا قارب المنتهى ازدادت پھر جب ورم انتہا کے قریب پہنچ جاتا ہے، تو (نبض) الاعراض كلها الا ما يتبع القوة کے تمام عوارض، باستثناء ان عوارض کے جو قوت سے وابستہ فانه يضعف فی النبض فيزداد ہوتے ہیں، بڑھ جایا کرتے ہیں، چنانچہ نبض کا تواتر اور اس کی سرعت التواتر والسرعة ثمان طال بڑھ جایا کرتی ہے، اور وہ باتیں کمزور ہو جایا کرتی ہیں جو قوت بطلت السرعة وعاد نمليا سے پیدا ہوتی ہیں (مثلاً عظم)؛ پھر جب ورم کا زمانہ دراز ہو جاتا ہے، تو نبض سے سرعت باطل ہو جاتی ہے، اور وہ نملی بن جاتی ہے *

فاذا انحط فقلل او انجى وتوى اس کے بعد جب ورم اپنے زمانہ انحطاط کو طے کرتا ہو تحلیل النبض بما وضع عن القوة ہونے لگتا یا بھوٹ پڑتا ہے، تو نبض اس وجہ سے قوی ہو جاتی من الثقل وخف ارتعاد كما بما ہے کہ قوت کے کندھے سے ورم کا برجھ ہٹ جاتا ہے، اور ثمن ينقص من الوجع الممدد کے ارتعاد میں تخفیف اس لئے ہو جاتی ہے کہ ورم کے تناؤ کا درد (وجع ممدد) اس وقت گھٹ جاتا ہے *

واما من جهة مقدار الارتعاد ر ہے وہ تغیرات جو مقدار ورم کے تابع ہوتے ہیں، اور العظیم یوجب ان تكون هذه اس کی تفصیل یہ ہے کہ ورم جتنا بڑا ہوتا ہے، اُسی قدر نبض کے الاحوال اعظم وازید والصغیر مذکورہ عوارض (یعنی منشاریت وغیرہ) بڑے اور زیادہ ہوتے یوجب ان تكون اقل واصغر ہیں؛ اور جس قدر ورم چھوٹا ہوتا ہے، اُسی قدر وہ عوارض کم اور چھوٹے ہوتے ہیں *

واما من جهة عضوة فان الاعضاء ر ہے وہ تغیرات جو متورم اعضاء کے لحاظ سے نبض میں العصبانية توجب نزاداً في پیدا ہوتے ہیں، تو ان کی تفصیل یہ ہے کہ جب ورم اعضاء صلابۃ النبض ومنشأ ریتہ عصبانیہ میں لاحق ہوتا ہے، تو نبض کی صلابت و منشاریت بڑا والبرقۃ توجب نزایا دتہ باقی ہے؛ اور جب ورم اعضاء عروقیہ میں لاحق ہوتا ہے

عَظْمٍ وَشَدَّةَ اِخْتِلَافٍ لَا سِيَّمَا
 اِنْ كَانَ الْغَالِبَ فِيهَا هُوَ الشَّرِيَانَا
 كَمَا فِي الطَّحَالِ وَالرِّيَّةِ وَلَا يَثْبُتُ
 هَذَا الْعَظْمُ إِلَّا مَا يَثْبُتُ الْقُوَّةُ
 وَالْأَعْضَاءُ الرُّطْبَةُ اللَّيْنَةُ تَجْعَلُهُ
 مُوجِبًا كَالدَّمَاءِ وَالرِّيَّةِ

(جن میں عروق بکثرت ہوتے ہیں مثلاً جگر، طحال، شش) تو
 نبض میں عظم زیادہ اور اختلاف شدید نمایاں ہوتا ہے، علی الخصوص
 جبکہ ان اعضاء میں شریانیں زیادہ ہوں، مثلاً طحال و شش۔
 پھر یہ بھی یاد رکھو کہ یہ عظم نبض میں اسی وقت تک قائم رہتا ہے
 جب تک قوت قائم رہتی ہے۔ اور جب ورم دماغ و شش
 جیسے مرطوب اور نرم اعضاء میں لاحق ہوتا ہے، تو نبض موجی
 ہو جاتی ہے +

وَأَمَّا تَغْيِيرُ الْوَرَمِ الْبَضِّ بِوَسْطَةِ
 الْعَرَضِ فَمِثْلُ اِنْ وَرَمَ الرِّيَّةِ
 لِيَجْعَلَ الْبَضَّ خَفِيفًا وَوَرَمَ الْكَبِدِ
 ذَبُولِيًّا وَوَرَمَ الْكَلْبَةِ حُصْرِيًّا
 وَوَرَمَ الْعَصَوَاتِ الْقَوِيَّ الْحَسْرَ
 كَالْمَعْدَةِ وَالْحِجَابِ تَشْجِيًا غَشِيًّا

رہے دو تغیرات جو ورم کے (بعض) عوارض کے تابع
 ہوا کرتے ہیں، انکی تفصیل یہ ہے کہ مثلاً ورم ریہ میں نبض خفاتی
 چلتی ہے (یعنی چونکہ شش کے متورم ہونے کی صورت میں قلب
 تک ہوا، نسیم بہت کم پہنچتی ہے، اس لئے اس حالت میں مرض
 خناق کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور اس وقت نبض
 ویسی ہی چلتی ہے جیسی کہ مرض خناق کے وقت چلا کرتی ہے)؛
 ورم جگر کی حالت میں "نبض ذبولی" ہو جاتی ہے (جیسی ذبول
 اعضاء کی صورت میں چلا کرتی ہے)؛ اگر دوں کے ورم کے
 وقت "نبض حصری" ہو جاتی ہے (یعنی احتباس بول کے وقت
 جیسی نبض چلا کرتی ہے، ویسی ہی گردوں کے ورم کے وقت بھی
 ہو جاتی ہے)؛ اور جب معدہ اور حجاب عاجز جیسے قوی اکس
 اعضاء میں ورم ہوتا ہے، تو نبض تشنجی غشی "ہو جاتی ہے" کیونکہ
 ان اعضاء کے ورم کی وجہ سے تشنج اور غشی بطور عوارض کے
 پیدا ہو جاتے ہیں، اس لئے اس وقت نبض کی چال میں بھی ان
 عوارض کے مطابق اثر اور تغیر لاحق ہو جاتا ہے) +

من في مريض العوارض النفسانية
 الفصل الثامن عشر احكام نبض النفسانية

اما الغضب فانه بما يشير
 غضب (غضب) چونکہ قوت میں یک سخت ہیجان و

من القوة ویسبٹ من السر و ح جوش پیدا کر دیتا، اور روح کو دفعۃً رقب سے بیرونی اعضاء
دفعۃً یجعل النبض عظیمًا شائعًا کی طرف) پھیلا دیتا ہے، اس لئے یہ نبض کو عظیم بہت شاہق
جلدًا سریعًا متواترًا ولا یجب (بلند)، سریع اور متواتر بنا دیتا ہے۔ اور یہ کوئی ضروری
ان يقع فیہ اختلاف لان الانفعال امر نہیں ہے کہ اس حالت میں نبض کے اندر اختلاف بھی
متشابه الا ان یخالطہ خوف پیدا ہو جائے؛ کیونکہ غصہ کی حالت میں نفسانی انفعال و تاثر
فتا سرة یغلب ذلک و تاسرة ایک جیسا ہوتا ہے (شرمندگی کی طرح سے نفس میں متصا
اثرات کا ہجوم نہیں ہوتا، جس سے روح اور خون کی حرکت
گا ہے باہر کی طرف ہو، اور گا ہے اندر کی طرف، اور نبض میں
اختلاف پیدا ہو جائے)۔ ہاں اگر غصہ کے ساتھ ڈرا در
خوف بھی مخلوط ہو جائے، (جیسا کہ بعض اوقات ہوا کرتا ہے)
جس سے ایک وقت میں اگر غصہ کا غلبہ ہو، تو دوسرے وقت
میں خوف کا (تو اس صورت میں ان مختلف تاثرات کے غلبہ
کے لحاظ سے نبض میں اختلاف پیدا ہو جائیگا) +

و کذلک ان خالطہ خجل ۱ و اسی طرح جب غصہ کے ساتھ شرمندگی بھی مخلوط ہو جاتی
منا نزعۃ من العقل و یکلف الامساک ہے (اور خالص غصہ باقی نہیں رہتا ہے)، یا جب جذبۃ انتقام
عن تہجمہ و تحریکہ الی الایقاع (اور عقل کی کشمکش شروع ہو جاتی ہے) اور عقل غضبناک انسان
بالمغضوب علیہ کو بہرہ ور اس امر سے روکنے کی کوشش کرتی ہے کہ وہ مشتعل ہو کر
مخالفت اور مغضوب علیہ سے بھڑنے جائے (تو ایسی صورت میں
ان مختلف جذبات کی وجہ سے نبض کے اندر اختلاف نمودار
ہو جاتا ہے) +

واما اللذۃ فانھا تحریک الے لذت سے چونکہ روح اور قوت باہر کی طرف بتدریج
خارج بر فوق فلیس یبلغ مبلغۃ حرکت کرتے ہیں (غصہ کی طرح دفعۃً حرکت نہیں کرتے)۔ اسلئے
الغضب فی ایجابہ السرعۃ ولا یہن میں اس قدر سرعت اور تواتر نہیں پیدا کرتی، جس قدر کہ
فی ایجابہ التواتر بل ربما غضب پیدا کرتا ہے؛ بلکہ بسا اوقات لذت کی صورت میں
کفی عظمہ الحاجة الیہ فکان حاجت ترویج نبض کے عظیم ہی سے پوری ہو جاتی ہے (اور

بطیاً متفاوٹا

سرعت و تواتر کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی، اس لئے نبض بطی اور متفاوت ہو جایا کرتی ہے +

و کذا لك نبض السرور فانه قد يعظم في الاكثر مع لين ويكون الى البطاء و تفاوت
یہی حال "فرحت و سرور" کی نبض کا بھی ہے جس میں نبض بیشتر اوقات کسی قدر یونٹ کے ساتھ "عظیم" ہوا کرتی ہے، اور اس میں کسی قدر بطور اور تفاوت کی حرف میلان ہوا کرتا ہے +

مذکورہ بالا احکام بیان کرنے کے بعد شیخ نے "ہمہ" اور "نخل" (شرمندگی) کا ذکر مستقل طور پر الگ نہیں کیا، اس لئے کہ ان دونوں کیفیات نفسانیہ میں روح کی حرکت کا یہ اندر کی طرف اور گاہے باہر کی طرف ہوا کرتی ہے، جس کے احکام اوپر کے بیان سے معلوم ہو گئے۔ گیلانی +

واما الغم فان الحرارة تخلق فيه وتغور والقوة تضعف فيجب ان يصير النبض صغيراً ضعيفاً متفاوٹا ونا بطيئاً واما الفزع فالفزع منه يجعل النبض سريعاً متعدياً مختلفاً غير منتظم وامتد منه والمتدرج يغير النبض تغير الغم والله اعلم
غم کی صورت میں چونکہ حرارت گھٹ جاتی، اور اندر و تغور والقدوة تضعف فیجب ان یصیر النبض صغیراً ضعیفاً متفاوٹا ونا بطیئاً واما الفزع فالفزع منه یجعل النبض سریعاً متعدياً مختلفاً غیر منتظم وامتد منه والمتدرج یغیر النبض تغیر الغم واللہ اعلم
بطی جاتی ہے، اور قوت ضعیف ہو جاتی ہے، اس لئے نبض غم کی حالت میں صغیر، ضعیف، متفاوت، اور بطی ہو جایا کرتی ہے فزع (ڈر) اگرچہ چانک لاق ہو، تو نبض سریع، مرتعد (مرتش) اور مختلف غیر منتظم ہو جاتی ہے، اور جب خوف کی حالت دماز ہو جاتی ہے، یا جب خوف و ہراس کی کیفیت تدیرکاً لاق ہوتی ہے (نہ کہ چانک)، تو نبض میں اسی قسم کے تغیرات لاق ہو کرتے ہیں، جیسے غم کے وقت طاری ہوتے ہیں +

الفصل التاسع عشر جملة تغیرات الاموال المضا للبطیة فصل (۱۹) ان امور کے چند تغیرات جو طبیعت کے مضامین

بعض امور بدن انسان کے لئے "مزدوری" ہیں، مثلاً سہ مزدوریہ، بعض امور نہ مزدوری ہیں، اور نہ مفاد مثلاً ریاضت، حمام، غیر متاداکولات و مشروبات، اور بعض امور "مضاد طبیعت" ہوتے ہیں، جنکا اس وقت تذکرہ ہے، اور ان میں جو کچھ تغیرات پیدا ہوتے ہیں:

هئة النبض تغیرها اما بما یحدث منها من سوء مزاج و قد عرف نبض کل سوء مزاج
نبض کی ہیئت اور کیفیت میں تغیر (۱) گا ہے اس وجہ سے لاق ہو جاتا ہے کہ بدن میں کسی قسم کا سوء مزاج لاق ہوتا ہے، چنانچہ ہر ایک سوء مزاج کی نبض کا حال تمیز (تفہیم)

فصل میں) معلوم ہو چکا ہے +

واما بان يضغط القوة فيصير النبض
مختلفا وان كان الضغط شديدا
جدا اكان بلا نظام وكلا وزن
والضاغط هو كل كثرة مادية
كانت ورمما او غير ورمم

(۲) گاہے نبض کی بعیت میں تیز اس وجہ سے
لاحق ہوتا ہے کہ قوت دب جاتی ہے، جس سے نبض مختلف
ہو جاتی ہے۔ پھر اگر دباؤ بہت شدید ہوتا ہے تو نبض کا
نظام بھی جاتا رہتا ہے، اور وزن بھی غائب ہو جاتا ہے +
دباؤ ڈالنے والی چیز (ضاغط) کیا ہے؟ وہ مادہ
کی کثرت ہے، خواہ یہ کثرت کسی قسم کی ہو (مگر یہ ضروری ہے
کہ مادہ کی یہ کثرت غیر طبعی ہو)۔ اور خواہ یہ کثرت مادہ ورم
کی صورت میں ہو، یا ورم کی صورت میں نہ ہو +

واما بان يجلل القوة فيصير
النبض ضعيفا وهذا كالوجع
الشد يد والالام النفسانية
القوية التحليل

(۳) گاہے نبض میں تیز اس وجہ سے لاقح ہوتا ہے کہ
قوت تحلیل ہو جاتی ہے، جس سے نبض ضعیف ہو جایا کرتی ہے۔
اس کی مثال درد کی شدت ہے، اور وہ آلام نفسانیہ (دروغانی
کلفتیں) جو قوت کو بہ شدت تحلیل کر دیتے ہیں (جس سے نبض
میں تیز لاقح ہو جاتا ہے)۔

الحلّة الثانية من التعليم الثالث دوسرا جملہ بحث بول و براز

من الفن الثاني في البول والبراز هي ثلثة عشر
فن ثانی کی تیسری تعلیم کے دوسرے جلد میں تیرہ تفصیلات ہیں

الفصل الاول قول کلی فی البول فصل (۱) قارورہ کا عمومی تذکرہ

لا ينبغي ان يوثق بطرق الاستدلال
من احوال البول الا بعد مراعاة
شرايط

ضروری شرائط جب تک مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ نہ کیا جائیگا
اُس وقت تک قارورہ کے علامات پر وثوق کے ساتھ اعتقاد
نہیں کیا جائیگا:

يجب ان يكون البول اول بول صبح عليه
ولم يدافع به الى زمان طويل

(۱) پیشاب صبح کے وقت کیا گیا ہو +
(۲) پیشاب کو مشائے میں دیر تک روکا بھی نہ گیا ہو +

ویشبت من اللیل

(۳) پیشاب شانہ میں رات بھر جمع ہوا ہو، یعنی ساری

رات کا پیشاب ہو +

ولم یکن صاحبہ مشرب ماء ولا
اکل طعاماً(۴) پیشاب کرنے سے پہلے مریض نے نہ پانی پیا ہو،
اور نہ کوئی غذا کھائی ہو +

ولم یکن تناول صابغاً من مأكول

(۵) مریض نے کوئی ایسی چیز نہ کھائی پی ہو، جو پیشاب

او مشرب وب كالزعفران

کو رنگ دے، مثلاً زعفران اور نیار شنبہ (المتاس)؛ یہ دونوں

والخیار شنبہ فانهما یصبغان

چیزیں قارورہ کو روئے بنادیتی ہیں؛ اور مثلاً سنریاں (ساگ

الی الصفرة والحمة وكالبقول

بات) جو قارورہ کو سبز کردیتی ہیں؛ اور مثلاً مری (کاجی) جو

فانها تصبغ الی الخضرة وكاملری فانه

قارورہ کو سیاہ کردیتی ہے؛ اور مثلاً شراب جس نے ہست

یصبغ الی السواد والشرب المسكر فانه

اور مدہوش کر دیا ہو؛ اس سے قارورہ کو رنگ شراب کے

یغیر البول الی لونه

مانند رنگین ہو جاتا ہے +

ولا یأت بشرته صابغاً كالحناء

(۶) جلد اور بشرہ پر کوئی ایسی چیز بھی نہ لگائی گئی ہو۔

فان المختضب به ربما انصبغ

جس سے قارورہ رنگین ہو جائے۔ مثلاً حنا یعنی منہدی کے

بوله منه

لگانے سے بعض اوقات قارورہ بھی رنگین ہو جاتا ہے +

ولا یكون تناول ما یدخل خلطاً

(۷) اس نے کوئی ایسی دوا نہ بھی نہ کھائی ہو جس میں

کما یدخل الصفراء والبلغم

کسی خاص مادہ کے اور اگر کرنے کی قوت ہو۔ مثلاً مدرات صفراء

وبلغم +

ولم یکن تعاطی من الحرکات

(۸) اس نے اس قسم کی ریاضت، حرکت، اور کوئی

والاعمال ومن الاحوال الخسار جة

ایسا غیر طبعی اور خلافت معنوی کام نہ کیا ہو، اور کوئی ایسی غیر طبعی

عن المجری بطبیع ما یغیر الماء لوناً

حالت عارض نہ ہوئی ہو، جس سے قارورہ کو رنگ بدل جائے؛

مثل الصوم والسهر والتعب والجوع

مثلاً روزہ وفاقہ، کثرت بیداری، بھوک اور شدت

والغضب فان هذه كلها یصبغ الماء الی الصفرة غیظ وغضب؛ یہ سب چیزیں قارورہ کو زرد یا سرخ بنادیتی

والحرمة والجماع فانه یدل سم الماء تدسیما

میں؛ اور مثلاً حرکات جوارح سے گاہے قارورہ میں پکنائی

شدیداً آتی وکلا استقرار فانها

(دوسری) پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قے اور اسہال

ایضاً یدل ان الواجب من لون الماء وقوامه

استقرار پیشاب کے اصلی رنگ اور قوام کو بدل دیتے ہیں +

وکن لک ایتان ساعات علیہ و
لذلک قیل یجب ان لا یُنظر
فی البول بعد ست ساعات لان
ذلک تضرع ولونه یتغیر و
ثقله یدوب و یتغیر و یکنف
اشد علی انی اقول ولا بعد
ساعة

اسی طرح قارورہ اگر چند گھنٹے تک رکھا رہے تو اس سے
بھی اس کی اصلی حالت بدل جاتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ ہدایت
کی جاتی ہے کہ قارورہ کو چھ گھنٹے کے بعد نہ دیکھنا چاہئے (بلکہ
اس سے پہلے ہی اس کا امتحان کر لینا چاہئے) کیونکہ اس کے بعد
قارورہ کی علامات کمزور ہو جاتی ہیں، اس کا رنگ بدل جاتا
ہے، اس کا رسیب گھل کر اور حل ہو کر متغیر ہو جاتا ہے، یا
پہلے سے زیادہ کثیف و غلیظ ہو جاتا ہے۔ (یہ تو دوسروں کی
ہدایت ہے) بلکہ میرا قول تو یہ ہے کہ قارورہ کو ایک گھنٹے کے
بعد بھی نہ دیکھنا چاہئے (بلکہ اس سے پہلے ہی معائنہ کرنا چاہئے)۔

وینبغی ان یوخذ البول بتمامہ
فی قاس و سرة واسعة لا یصب
منہ شی

(۹) مناسب یہ ہے کہ سریش کا سارا پیشاب (جو وہ ایک
مرتبہ صبح کے وقت کر گیا) کسی کشادہ قارورہ (رشیشہ) میں اس
طرح لیا جائے کہ باہر بالکل نہ گرے۔

ويعتبر حاله كما یبال
بل بعد ان یهدأ فی القاس و سرة
بحیث لا یصیبہ شمس ولا سیرج
فیثورہ اذ یجملہ حتی یتمايز
الرسوب فیتم الاستدلال فلیس
کما یبال یوسب ولا فی
تام النضج جدًا

(۱۰) پیشاب کرتے ہی اُسے نہ دیکھا جائے، بلکہ جب
پیشاب ظریف قارورہ میں ٹھہر کر ساکن ہو جائے۔ (اس اشارہ
میں) (۱۱) پیشاب ایسی جگہ نہ رکھا ہوا ہو کہ اس میں دھوپ
یا ہوا کے جھونکے لگ رہے ہوں، ورنہ ممکن ہے کہ دھوپ
سے اس میں جوش و غلیان پیدا ہو جائے، یا ہوا کی سردی
سے وہ اس طرح منجمد ہو جائے کہ رسوب جدا ہو کر نشین بھی
نہ ہو سکے؛ کیونکہ پیشاب خواہ کسی قدر نضج یافتہ اور پوری طرح
پختہ ہو، مگر رسوب فوراً نشین نہیں ہوا کرتا ہے؛ بلکہ اسکے
نہ نشین ہونے میں کچھ مدت صرف ہوا کرتی ہے۔

ولا یبال فی قاس و سرة لم تغسل
بعد البول الاول

(۱۲) پیشاب ایسے قارورہ میں نہ کیا جائے جسے پہلے
پیشاب کے بعد دھو یا نہ گیزا ہو۔

اس کے بعد علامہ آملی نے چند شرائط کا اور بھی اضافہ کیا ہے :

(۱۳) پیشاب کو ایک طرف سے دوسرے طرف میں منتقل نہ کیا جائے، کیونکہ اکثر رسوب کے بعض اجزاء

پہلے طرف میں رہ جاتے ہیں +

(۱۴) قارورہ کو دور دراز تک لیجانے سے بھی اس میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے ؛ کیونکہ اس سے اول تو حرکت ہوتی رہے گی ؛ دویم یہ کہ اگر سرد مقام سے گرم مقام میں ، یا گرم مقام سے سرد مقام میں قارورہ منتقل کیا جائیگا ، تو خواہ حرکت نہ بھی ہو جب بھی اس میں تغیر پیدا ہو سکتا ہے +

(۱۵) پیشاب کے سرد ہونے کے بعد اسے گرم نہ کیا جائے +

۳ ملی کی یہ شرط کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے (مترجم) +

(۱۶) مریض کو پہلے سے تنخمہ یا بدہضمی نہ ہوئی ہو ؛ کیونکہ ان سے بھی قارورہ کے رنگ و قوام میں تغیر

پیدا ہو جاتا ہے +

یہ شرط بھی کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے ۔ اگر مریض واقعی پہلے سے تنخمہ اور بدہضمی میں مبتلا ہوگا ، اور اس سے اس کے قارورہ کے رنگ و قوام میں تغیر پیدا ہوگا ، تو اس سے طبیب کو استدلال میں مدد ملے گی ۔ یہی حال تمام حیات و عوارض کا ہے ۔ یہ سب چیزیں قارورہ کے اصلی رنگ و قوام کو بدل دیتی ہیں ؛ اور یہی اختلاف و تغیر دیکھنا مد نظر ہوا کرتا ہے ؛ اس لئے یہ شرط بالکل بے معنی ہے ۔ (مترجم) +

(۱۷) عورت ایام حیض میں نہ ہو ۔ کیونکہ ان ایام میں قارورہ کا حال متغیر ہو جاتا ہے +

یہ شرط بھی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے (مترجم) +

دابوال الصبیان قلیلة الکلائل
وخصوصاً ابوال اطفال للبنیة
ولان المادۃ الصابغة فیہم
ساکنۃ مغموۃ و فی طبائعہم
من الضعف ومن استعمال
النوم اکثر ما یمیت دلائل
النضج

بچوں کے پیشاب میں علامتیں کم نمودار ہوا کرتی ہیں علی الخصوص
شیرخوار اور کم عمر بچوں میں ؛ کیونکہ ان کے قارورہ میں
بنیت یعنی دودھ کا اثر ہوتا ہے ۔ جو پیشاب کے رنگ و
قوام کو چھپا لیتا ہے ؛ اور اس لئے کہ بچوں میں مادہ صابغہ
یعنی رنگنے والا مادہ رطوبت مزاج کی وجہ سے ساکن اور پوشیدہ
ہوتا ۔ اور پیشاب میں ابھی طرح خارج نہیں ہوتا ہے ۔ نیز
بچوں کی طبیعتیں جوانوں کے مقابلہ میں ضعیف ہوتی ہیں ۔ نیز
بچے چونکہ بہت سویا کرتے ہیں ، اس لئے پیشاب کے دلائل
وعلامات باطل ہو جاتے ہیں (نیز بچے کھانے پینے میں چونکہ
بہت زیادہ بے احتیاطی اور بدہضمی کرتے ہیں ، اس لئے
ان کے قارورہ پر دفتوں کے ساتھ مہر دسہ نہیں کیا جاسکتا ۔ گیلیانی)

والله اخذ البول هو الجسم الشفاف [پیشاب کا ظرف] پیشاب کا ظرف یعنی قارورہ شفاف ہے رنگ
النفق الجوهري كالزجاج الصافي والبول شبيه كايا بلور كما هو ناچا ہے رتا کہ پیشاب کی ہر قسم کی رنگتیں
اور کہ دو رنگیں ظاہر ہو سکیں) +

واعلم ان البول كلما قَرَّ بَسَّةُ [قارورہ کا معائنہ] واضح ہو کہ پیشاب کو جس قدر قریب لاکر دیکھا
منك ان زاد غلظاً وكلما بَعُدَتْهُ جائے اسی قدر وہ غلیظ معلوم ہوا کرتا ہے، اور جس قدر دور
ازداد صفاء وبها يفاسر کر کے دیکھا جائے اسی قدر وہ صاف نظر آتا ہے۔ چنانچہ اطباء
سائدا لغش مما يعرض على سامنے امتحان آزمائش کیلئے جو دوسری چیزیں پیش کی جاتی ہیں ان کو حرکت کی
الاطباء للامتحان چیزوں میں اور اصلی قارورہ میں یہی امتیازی فرق ہے +

اگرچہ اس قول کی تاویل و توجیہ میں بہت کچھ چھ میگوئیاں کی گئی ہیں؛ مگر علامہ گیلانی اس قسم کے
رد و دفع اور ملل و اسباب کو بیکار محض سمجھتے ہیں، اور نہایت اختصار و ایجاز سے وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ امر تجربہ و
مشاہدہ سے ثابت ہے، جس پر کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہے +

واذا اخذ البول في القاسورة جب پیشاب قارورہ کے اندر رکھا جائے تو اسے سردی
فيجب ان يصاب عن تغير البرد گرمی، اور ہوا کے تغیرات سے بچایا جائے، اور قارورہ پوری
والشمس والريح اياه وان ينظر روشنی میں دیکھنا جائے؛ مگر اس طرح کہ کوئی شعاع قارورہ پر
اليه في الضوء من غير ان يقع نہ پڑے، ورنہ قارورہ کا دیکھنا دشوار ہوگا؛ بلکہ قارورہ کو شعاع
عليه شعاع بل يستقر عن الشعاع سے الگ رکھنا چاہئے +

اور اگر چراغ یا سورج کی شعاع میں دیکھنے کی ضرورت پیش آئے تو اس طرح دیکھنا چاہئے کہ ایک طرف تم
ہو اور دوسری طرف چراغ یا سورج، اور درمیان میں قارورہ آملی +

فحينئذ يحكم عليه من الاعراض التي تدعى به ان شرائط كالحاكة كبري و كبري ان علاءا و اعراض يحكم كايا جاكيا جوتا و و ينظر كبري
وليعلم ان الدلالة الاولى للبول هي على يه واضح ہو کہ قارورہ سے براہ راست جگہ کے حالات،
حال الكبد مسالاة لما يثمة و على احوال العرق اعصاب بول کے حالات اور عروق کے حالات معلوم ہوا کرتے
و بتوسطها يدل على امراض اخرى هي ہیں، اور ان کے توسط سے دوسرے اعصاب کے احوال امراض کا پتہ چلتا ہی
یہ خیال اس قدیم نظریہ پر مبنی ہے کہ خلاصہ غذا بتامہ اعضا ہضم میں پکے کے بعد جگر میں چلا جاتا ہے، اور
تمام اخلاط جگر میں بنتے ہیں، اور پھر جگر ہی سے گرد و کئی طرف خون اور انیت بول روانہ ہوتی ہے؛ مگر جبکہ دوران خون مختل
ہو گیا ہے، اور اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، تو اب یہ خیال صحیح نہیں ہو سکتا کہ پیشاب براہ راست جگر کے احوال

بتا تا ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ پیشاب براہ راست خون کی حالت اور اس کے اجزا کو بتاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے اعصار کے امراض سمجھے جاتے ہیں (مترجم) +

واضح دلائلہ ما يدل به على الكبد
وخصوصاً على احوال حد بته

تارورہ کے صحیح ترین دلائل و علامات وہی ہیں، جو جگر کے حالات اور علی الخصوص صوب جگر کے حالات بتاتے ہیں +

یہ خیال بھی اسی وقت صحیح ہو سکتا تھا جبکہ ایت بول براہ راست جگر سے گرد کی طرف آتی؛ حالانکہ دوران خون کے تسلیم کرنے کے بعد یہ نظر میں آئیں ہے کہ شریان اعظم کی شاخوں کے ذریعہ خون گردوں میں پہنچتا ہے، جہاں ایت وغیرہ وہ صاف ہو کر ریدوں کے ذریعہ واپس ہوتا ہے، اور اجڑ میں داخل ہو کر سیدھا قلب میں پہنچا جو دترم والد کلائی الماخوذة من البول منتزعة من

دلائل بول پیشاب میں مندرجہ ذیل سات چیزیں دیکھی جاتی ہیں:

اجناس سبعة جنس اللون وجنس القوام رنگ — قوام — صفائی و کدورت — رسوب — مقدار وجنس لصفاء واللک ووجنس المرست ووجنس في الغلة بلخا طقت وکثرت — بؤ — اور کف یعنی جھاگ — اور بعض

والکثرة ووجنس المرست ووجنس المرست ووجنس في الغلة بلخا طقت وکثرت — بؤ — اور کف یعنی جھاگ — اور بعض

فلاک الاجناس جنس المرست ووجنس المرست ووجنس في الغلة بلخا طقت وکثرت — بؤ — اور کف یعنی جھاگ — اور بعض

اسی کے ذیل میں علامہ علی گیلانی فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے سے اطباء کو گندگی سے بچایا گیا ہے، اور ان کے حال پر شفقت کی گئی ہے +

مگر آجکل پیشاب کے مزہ کا دریافت کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے، اور اس امر کے لئے پیشاب کے چکھنے اور منہ میں رکھنے کی ضرورت نہیں پیش آتی ہے، بلکہ اس مقصد کے لئے خاص قسم کے کاغذ بنائے گئے ہیں، جو تارورہ کے اندر ڈالے جاتے ہیں، تو تارورہ کی ترشی یا شوربت سے متاثر ہو کر اپنا رنگ بدل لیتے ہیں (مترجم)

ونعني بقولنا جنس اللون والجنس البصري من چنانچہ رنگ سے ہمارے مزاد وہ رنگیں ہیں جو آنکھوں سے

اللون اعني لسواد والبياض وما بينهما نظر آتی ہیں، جیسے سفیدی اور سیاہی اور ان کے درمیان کے

ونعني بجنس القوام حاله في الغلظ والرقه رنگ؛ اور قوام سے ہماری مراد غلظت اور رقت ہے؛

ونعني بجنس لصفاء واللک ووجنس المرست ووجنس في الغلة بلخا طقت وکثرت — بؤ — اور کف یعنی جھاگ — اور بعض

نقود البصر وعسر والفرق بين هذا الجنس نور بصري باسافي یا بوقت نفوذ کر کے۔ چنانچہ غلظت و رقت اور

وجنس لقوام انه قد يكون غليظ القوام صفائی و کدورت میں فرق یہ ہے کہ کبھی پیشاب غلیظ آگاہا

صاف یا مثل بياض لبين ومثل غلظ السمک ہونیکے باوجود صاف ہوتا ہے؛ جیسے سفیدی بیضہ اور جیسے

اللون اب ومثل الزيت وقد يكون گھلا یا ہوا غری السمک (سریشم ماہی) اور جیسے رنگین زیتون

سریق القوام کدراً اکاماء الکدر اور گاسے قارورہ رقیق ہونے کے باوجود مکدر (گدلا) ہوتا ہے ؛
فانہ اسرق کثیراً من بياض البیض جیسے گدلا پانی ، جو سفیدی بیض کے مقابلہ میں یقیناً نہایت رقیق
ہوتا ہے +

وسبب الکدر وسرۃ مخالطة اجزاء قارورہ کے مکدر ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قارورہ کی
غریبۃ اللون دکن او ملونة بلون مائیت کے ساتھ غیر معمولی رنگ کے اجزاء ، مثلاً سیاہی مائل
اخر غیر محسوس التمايز تمنع یا کسی اور رنگ کے ذرات قارورہ میں اس طرح شامل ہو جاتے
الاشفاف ولا تحس ہی بالفلادھا میں کہ متمیز طور پر مائیت سے الگ محسوس نہیں ہوتے ہیں ، اور
قارورہ کی صفائی کو کدورت سے بدل دیتے ہیں +

وتفسر اسرق السوب بان السوب کدورت اور رسوب میں فرق یہ ہے کہ رسوب مائیت سی
قد یمیزہ الحس وتفسر اسرق اللون ممتاز نظر آتا ہے ۔ اور کدورت میں تمام ذرات سادے قارورہ
بان اللون فاش فی جوہر الرطوبة میں مخلوط طور پر پراگندہ اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں ۔ اسی طرح
واشد مخالطة منه کدورت اور رنگ میں فرق یہ ہے کہ رنگ تمام مائیت میں اچھی
طرح پھیلا ہوا اور پورے طور پر مخلوط ہوتا ہے ۔ اور کدورت
میں مکدر اجزاء اس طرح مائیت کے ساتھ مخلوط اور مخل نہیں
ہوتے ہیں +

الفصل ثامنہائی کلائل الحوان البول فصل (۲) پیشاب کے رنگ کے دلائل

پیشاب میں پانچ قسم کے رنگ پائے جاتے ہیں : زردی - خمری - سبزی - سیاہی اور سفیدی ۔
ان الحوان کے مرکبات اولی اقسام کی ذیلی اقسام ، تو وہ بے شمار ہیں ؛ مگر سب کے سب انہی پانچ طبقات مذکورہ
بالہ کے تحت میں شمار کئے جاتے ہیں + حکیم علی گیلانی +

من الحوان البول طبقات الصفرۃ قارورہ کی زردی قارورہ کی زردی مندرجہ ذیل مدارج
اور اسکے درجات میں منقسم ہے :

۱۔ بول تہنی (تہنی = بھوسہ) (تہنی قارورہ کا رنگ
اس پانی کے مشابہ ہوتا ہے ، جس میں بھوسہ بھگو یا گیا ہو ۔
اس میں ہلکی سی زردی ہوتی ہے ۔ اور طبعی قارورہ سے کم

حرارت پائی جاتی ہے) +

شمالا تریجی

۲۔ بول اُتُر جی (اُتُر جی = ترنج) (بول اترجی کا رنگ پوست ترنج کے مانند زرد ہوتا ہے۔ اس میں زردی تہی سے زیادہ ہوتی ہے، یہ رنگ طبعی فارورہ میں زیادہ تر ہوتا ہے)

شمالا شقر

۳۔ بول اَشقر (اس میں زردی کسی قدر سُرخ کی ساتھ ہوتی ہے (سُقرت = زردی کسی قدر سُرخ آمیز) طبعی فارورہ سے اس میں کسی قدر حرارت زیادہ ہوتی ہے) +

شمالا صفر الناربخی

۴۔ بول اصفر ناربخی (ناربخی = نازگی) (اس کا رنگ نازگی کے پوست کے مانند زرد سُرخ آمیز ہوتا ہے، اس میں بول اشقر سے سُرخ زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے حرارت بھی زیادہ بھی جاتی ہے) +

شمالا ناری الذی یشبہ صبغ الزعفران وهو الاصف المشیع

۵۔ بول ناری (ناری = آگ) اس کا رنگ زعفران کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے (یعنی اُس پانی کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے، جس میں زعفران گھول لیا گیا ہو۔ اس میں چونکہ روشنی پڑنے پر آگ کے مانند شعاع چمکتی ہے، اسلئے اس کا نام ناری رکھا گیا ہے۔ اس میں حرارت ناربخی سے زیادہ ہوتی ہے) +

شمالا زعفرانی الذی یشبہ شعر

۶۔ بول زعفرانی: اس کا رنگ زعفران کے ریشوں کے مانند ہوتا ہے، جسکو احمد ناصح (شوخ سُرخ) کہا جاتا ہے (اس میں باقی تمام قسموں سے سُرخ اور گرمی زیادہ ہوتی ہے) +

وهذا هو الذی یقال له الا حمر الناصع

اترجی کے بعد تمام قسمیں حرارت پر ولایت کرتی ہیں۔

واما بعد الاترجی فكله يدل علی الحرارة

جن میں درجات کے لحاظ سے اختلاف ہے (یعنی جسکے درجات

ویختلف بحسب درجاتها وقد

ترتیب وار بڑھتے گئے ہیں۔ چنانچہ اترجی اعتدال کی علامت

یوجہا الحركات الشدیدة والاوجاع

ہے، بول تبہنی ہرودت پر ولایت کرتا ہے۔ اور باقی تمام

والجوع وانقطاع مادة الماء المشروب

قسمیں حرارت کی دلیل ہیں) جو گاہے شدید ریاضت، درد،

بھوک، اور (بدن کے اندر) پانی کے کم ہوجانے سے پیدا

ہوتی ہیں (یعنی ان اسباب سے قارورہ میں رنگت تیز تر ہو جاتی ہے) +

سرخی کے درجات | (حرارت کے لحاظ سے) زردی کے بعد سرخی کا درجہ ہے، جس کی چار قسمیں ہیں:

- ۱۔ اصہب (اصہب پیازی) (یہ زرد سرخی آمیز ہوتا ہے) +
- ۲۔ زردی (گلابی) (گلاب کے مانند سرخ ہوتا ہے) +
- ۳۔ احمر قانی (یعنی نہایت سرخ) +

۴۔ آخر اقم (یعنی سرخ غبار آلود یا سرخ سیاہی مائل) +
یہ سب قسمیں غلبہ خون پر (علی العموم) دلالت کرتی ہیں +
قارورہ میں جس قدر زعفرانیت (سرخ زردی) کا غلبہ ہوگا، اُسی قدر صفراء کی زیادتی سمجھی جائے گی، اور جس قدر قیمت (کالی اور سیلی سرخی) زیادہ ہوگی، اُسی قدر خون کا غلبہ سمجھا جائیگا +

بول ناری یعنی آتش رنگ کا قارورہ بمقابلہ احمر اقم کے حرارت پر زیادہ دلالت کرتا ہے (کیونکہ اول الذکر صفراء سے حاصل ہوتا ہے، اور آخر الذکر خون سے) اور صفراء بمقابلہ خون کے زیادہ گرم ہے +

نہایت گرم اور محرقہ امراض (وحیات) میں قارورہ کے اندر زعفرانیت اور ناریت ہوا کرتی ہے، اگر اس کے ساتھ قارورہ میں رقت بھی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ قارورہ میں کچھ نہ کچھ نفیج موجود ہے، اور یہ کہ (رنگ میں) نفیج شروع ہو گیا ہے، مگر ابھی تو ام میں نفیج نہیں آیا ہے +

یعنی چونکہ گرم امراض میں ان کے مواد نہایت رقیق ہوتے ہیں، اس لئے اوائل مرض میں نفیج مادہ سے پہلے قارورہ میں رقت ہوتی ہے۔ اسکے بعد مادہ جس قدر نفیج پاتا جاتا ہے، اُسی قدر قارورہ غلیظ ہوتا جاتا ہے، کیونکہ نفیج کے معنی ہی ہیں کہ مادہ مرض اگر رقیق ہے تو وہ طبیعت کے فعل سے غلیظ ہو جائے، اور اگر غلیظ ہے، تو وہ رقیق ہو جائے،

وبعد هذه الطبقات المذکورة طبقات الحمرة

کالا صہب

والوردي

والاحمر القاني

والاحمر الاقم

وكلها يدل على غلبة الدم

وكما ضربت الى الزعفرانية

فان الاغلب هو المراتة وكلما

ضربت الى القمّة فالدم

اغلب

والنارية ادل على الحرارة من

الاحمر والاقتمة كما ان المرة

في نفسها سخن من الدم

ويكون لون الماء في الاحراض الحادة

الحمرّة ضارباً الى الزعفرانية

والنارية فان كانت هناك سرقّة

دلت على حال من النضج وانه ابتداء

ولم يظهر في القوام

اور اگر وہ لیسدار ہے تو اس کا لیس جاتا رہے، جس سے فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ مادہ آسانی سے خارج ہونے کے لئے
ہو جاتا ہے۔ ان فرض قدیم اصول کے مطابق امراض حارہ میں قارورہ کا غلیظ ہونا ہی نفع مادہ کی علامت ہو سکتا ہے
واذا اشتدت الصفرة الى حلا النار اگر قارورہ کی زردی شدید ہو کر بالکل ناری بن جائے
والى النهاية فيه فالحرارة قد تو سمجھنا چاہئے کہ حرارت شدید تر ہو گئی ہے۔ اسی قسم کے
اعتدال فی الاثر یا دوزلک ہو الحمرۃ قارورہ کو احمر ناصع (شوخ سرخ) کہا جاتا ہے۔ پھر اگر ناری
الناصعة فان ازدادت صفاء بننے کے بعد قارورہ میں صفائی آنے لگے (یعنی پہلے سے تکرر
فالحرارة في النقصان کم ہونے لگے) تو سمجھنا چاہئے کہ حرارت کم ہونے لگی ہے (اور
بدن میں اعتدال آرہا ہے) +

وقد يبال في الامراض الحارة گاہے گرم اور دوسری امراض میں کسی رگ کے پھٹنے
الد مویۃ بول کالدم نفسه من غیران کے بغیر بالکل خون کے مانند پیشاب آتا ہے۔ جو کسی بات میں
لیکون هناك انفتاح عرق فيدل على خون سے مختلک نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ کہیں
امتلاء مفرط دموی سخت اجتماع خون تھا +

بعض رگ کہتے ہیں کہ شیخ مرصون کا یہ خیال کہ کسی رگ کے انشقاق کے بغیر خون خارج ہو سکتا ہے ناقابل تسلیم
ہے۔ یہ کسی طرح باور نہیں کیا جاسکتا کہ خون اپنے ظرف (عروق) سے انشقاق و انفاس کے بغیر باہر آجائے۔ بلکہ یہ ماننا
بڑی گال کہ امتلاء دوسری سے کسی رگ میں یقیناً تفرق اتصال واقع ہوا ہے، مگر یہ ہر حالت میں ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ بعض
اوقات خون کے اجزاء عروق کی دیواروں سے انشقاق کے بغیر نفوذ کر کے باہر چلے آتے ہیں۔ مترجم +

واذا بیل قليلاً قليلاً وکان معنقن اگر اس قسم کا بول الدم مذکورہ قسم کے امراض میں
فہو دلیس خطر مخشی منہ انصباب تھوڑا تھوڑا آئے، اور اس کے ساتھ ہی قارورہ میں تعفن
الدم الى المخائق و اسرقہ بھی ہو تو یہ خطرہ کی علامت ہے۔ اس میں یہ خوف ہے کہ
غلے لونہ و حالہ و نتنہ و اذا بیل کہیں مخائق (قلب و دماغ) میں خون کا غیر معمولی اجتماع و ازدحام
غیر آفریںما کان دلیل خیر فے نہ ہو جائے (اور مریض اس سے تلف نہ ہو جائے)۔ اگر ان
الحمیات الحادة والمختلطة لانه باتوں کے ساتھ ہی قارورہ نہایت رقیق ہو، اور اس کا رنگ
کثیرا ما لیكون دلیل بجران و افراق اور اس کی بو بدستور سابق قائم رہے، تو یہ اور بھی زیادہ ردی
الا ان برق فی الاول دفعة قبل علامت ہے۔ لیکن اگر اس قسم کا پیشاب کثیر مقدار میں خارج
وقت البجران فیکون حیل دلیل ہو، تو علی العموم تیز بخاروں (حمیات حادہ) اور بے قاعدہ

نگین

بخاروں (حمیات مختلطہ) میں علامت خیر سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس قسم کا قارورہ وقوع بحران اور زوال مرض کی علامت ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس قسم کا پیشاب باوجود زیادہ آنے کے غلیظ نہ ہو، بلکہ بحران کے وقت سے پہلے مثلاً حمیات حادہ میں ساتویں روز سے پہلے یکایک وہ رقیق ہو جائے، تو اس وقت یہ علامت خیر ہونے کی بجائے اعادہ مرض کی دلیل ہوگا +

اسی طرح اگر بحران کے بعد یہ دموی قارورہ بتدریج رقیق ہونے کی بجائے یکایک رقیق ہو جائے تو بھی یہ اعادہ مرض پر دلالت کرتا ہے +

مرض یرقان میں قارورہ جس قدر زیادہ سُرخ ہو، حتیٰ کہ اسکی سُرخ شدت کی وجہ سے سیاہی مائل ہو جائے، اور کپڑے اس سے اس طرح رنگ جائیں کہ انکا رنگ نہ چھوٹ سکے، اور جس قدر مقدار میں زیادہ ہو، اُنسی قدر بہتر اور اچھا ہے + کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادہ مرض بکثرت خارج ہو رہا ہے، اور بدن اس موذی مادہ سے جلد پاک ہو رہا ہے + آملی

کیونکہ اگر مرض یرقان میں قارورہ سفید ہو، یا اس میں سُرخ کم ہو، لیکن یرقان بدستور اپنے حال پر قائم ہو، تو ہستیا کے پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے +

بہوک سے قارورہ کا رنگ گہرا دیرتہ ہو جاتا ہے +

سبزی کے درجات (سبزی کے پانچ درجات ہیں) :-

۱۔ فستقی (پستی رنگ کا) پستی رنگ سے مراد وہ زردی ہے جس میں کسی قدر سیاہی آمیز ہو +

۲۔ زنجاری (زنگارہی) (اس میں سبزی سیاہی مائل ہوتی ہے) +

۳۔ آسمانجونی (آسانی) (اس میں سیاہی کے ساتھ

وکنالك اذ المیتد سرج الے
المرقه بعد البهران

واما فی الیرقان فکلما کان البول
اشد حمرة حتی یضرب لی السواد
ویصبغ الثوب صبغاً غیر منسلخ
وکلما کان کثیراً فهو اسلم
کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادہ مرض بکثرت خارج ہو رہا ہے، اور بدن اس موذی مادہ سے جلد پاک ہو رہا ہے + آملی

فانه اذا کان البول فیہ ابیض او
کان احمر قلیل الحمرة والیرقان
بحاله خیف الاستسقاء
والجوع مما یکثر صبغ البول ویجلا جلاً
ثم طبقات الخضرة

مثل البول الذی یضرب
الی الفستقیة

خمر الزنجاری

والاسمانجونی

والاسمانجونی

والنیلجی

سفیدی ہوتی ہے) +
۴۔ نیلجی (نیلے رنگ کا) (اس میں سیاہی کے ساتھ سفیدی

شمالکراتی

آسانجونی سے کم ہوتی ہے) +
۵۔ گراتی (کرات یعنی گندنے کے رنگ کا) (اس میں
سبزی غالب ہوتی ہے) +

فاما المستقہ فانہ يدل على برد
وذلك ما فيه خضرة الا النجاري
والكراتي فانهما يدلان على
احتراق شديد والكراتي اسلم
من النجاري والنجاري
بعد التعب يدل على تشنج

بول فستق برووت کی علامت ہے۔ اسی طرح وہ قارورہ
بھی برووت پر دال ہوگا، جس میں سبزی ہو + لیکن اس حکم سے
سرت زنجاری اور کراتی الگ ہیں؛ کیونکہ یہ دونوں شدید
احتراق (احتراق مادہ) پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن کراتی
بمقابلہ زنجاری کے کم خطرناک ہے۔ مکان یعنی سخت درزش
کے بعد قارورہ کا زنجاری ہونا تشنج کی علامت ہے +

والصبيان يدل البول الا خضر
منهم على تشنج

اسی طرح بچوں میں قارورہ کا سبز ہونا بھی تشنج کی علامت
ہے +

واما الاسمانجوني فانہ يدل على
البرد الشديد في اكثر الامر
ويتقدمه بول اخضر وقد قيل
انه يدل على شرب السم فان كان
معبر سو ب سرجي ان يعيش الا خيف
على صاحبه

اور آسانی رنگ یا قارورہ (اور نیلجی قارورہ) علی العموم
شدید برووت پر دلالت کرتا ہے۔ اور بعضوں کا قول ہے
کہ یہ زہر کھانے کی دلیل ہے۔ چنانچہ اگر اس کے ساتھ
قارورہ میں رسوب بھی ہو تو مرینس کے زندہ رہنے کی امید
کچھ سکتی ہے، ورنہ موت کا اندیشہ غالب ہے +

والزنجاري شديد لالته على العطب
بعض گوں نے سبزی کے درجات میں بول زیتی (روغنی قارورہ) کو بھی داخل کیا ہے جو دراصل بدن
کی پکتائی اور روغن کے پگھلنے سے حاصل ہوتا ہے + آملی

واما طبقات البول الاسود
سیاہی کے درجات (سیاہ قارورہ کے تین
درجات ہیں):

- ۱- وہ سیاہی جو زعفرانیت یعنی زردی کے بعد حاصل ہوئی ہو، جیسا کہ یرقان میں ہوا کرتا ہے۔ یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ صفراء جل کر کثیف ہو گیا ہے۔ نہیں۔ بلکہ صفراء جل کر سوداء بن گیا ہے۔ اور اگر یرقان کے نمودار ہونے سے پہلے ایسا قارورہ ظاہر ہو تو یرقان کے نمودار ہونے کی خبر دے گا۔
- ۲- وہ سیاہی جو قہمت کے بعد حاصل ہوئی ہو۔ یہ سوادِ موسیٰ کی خبر دیتا ہے (کیونکہ خون جب جل جاتا ہے، تو وہ سیاہ ہو جاتا ہے)۔
- ۳- وہ سیاہی جو سبزی یا یلجیت (نیلا پن) کے بعد پیدا ہوئی ہو۔ یہ خالص سوداء کی علامت ہے۔
- بیرمورت بول سیاہ چند امور پر دلالت کرتا ہے :
۱- یا شدت احتراق (افراط کے جل جانے) پر؛ یا شدت برودت پر؛ یا حرارت غریزیہ (حرارت بدنیہ) کی موت اور اسکی شکست پر؛ یا اس امر پر کہ بحران واقع ہوا ہے، اور طبیعت نے اپنی ذاتی کوشش سے فضلات سوداویہ کو (جو رنگ میں سیاہ ہوتے ہیں) خارج کر دیا ہے۔
- ۱- اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ کوئی ایسی رنگین شے کھائی گئی ہے، جس نے پیشاب کو رنگ کر دیا ہو یا آبی و لیستدل علی الکائن من الاحتراق
- علامت احتراق اگر پیشاب میں سیاہی احتراق مواد کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو تو اس پر یہ باتیں شاہد ہوتی ہیں :-
- ۱- بدن میں استراق شدید اور حرارت کی نشانیاں پائی جائیگی (یعنی بدن میں سوزش و جلن پائی جائے گی)۔
- ۲- اس پہلے پیشاب کا رنگ یا سفید ہو گا کیونکہ زردی اور غری حرارت ہی پیدا ہوتی ہوگی۔
- ۳- قارورہ کے رسوبی اجزاء بالکل برابر اور اکٹھے نہیں ہوتے ہیں، بلکہ غیر مستوی طور پر پراگندہ اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔
- ۴- قارورہ میں زیادہ سیاہی نہ ہوگی، بلکہ اس میں زعفرانیت، زردی
- فتمہ اسود سالک الی السواد من طریق الزعفرانۃ کما فی الیرقان ویدل علی تکاثف الصفراء و احتراقہا بل علی السواء الحادثۃ من الصفراء و علی الیرقان ومنہ اسوداخذ من القہمت ویدل علی السواد الدمویۃ
- واسواء اخرآخذ من الخضراء والنیلجیۃ ویدل علی السواء الصرف والبول الاسود فی الجملة یدل اعلی شدۃ احتراق واما علی شدۃ برود واما علی موت من الحرارۃ الغریزیۃ وافترا واما علی بحران و دفع من الطبیعۃ للفضول السوداویۃ
- بأن یکون هناك احتراق شدید ویکون قد تقدمہ بول اصفر و احمر ویکون النفل فیہ متشتتا قلیل الاستواء لیس بدنک المجتمع المکتنز ولا یکون شدید السواد بل یضربالی

زعفرانیہ و صفرة او قمتہ فان کان یضرب
انی الصفرة کثیراً دل علی الیرقان
و یستدل علی الکائن من البرد

یا سترخی بھی آمیز ہوگی۔ اگر اس میں زردی زیادہ ہوگی تو وہ علی العموم یرقان
پر دلالت کریگا (یعنی یہ کہ مرض یرقان عنقریب پیدا ہوئیوا لہے) +

علامت برودت اسی طرح اگر قارورہ میں سیاہی غلبہ برودت

سے حاصل ہوئی ہو تو اس پر بھی چند باتیں شہادت دیتی ہیں :-

۱۔ اس سے پہلے پیشاب کی رنگت میں سبزی یا کبودت
(نیلا بن) ہوگی +

۲۔ قارورہ میں رسوب مقدار میں تھوڑا ۱۰ اور غلیظ و
منجمد ہوگا +

۳۔ اس میں سیاہی خالص ہوگی (یعنی زردی وغیرہ کے
ساتھ مخلوط نہ ہوگی) +

بان یکون قد تقدمه بول لی الخضر
والکمدۃ

ویکون الثفل قلیلاً مجتمعاً کانه
جاف

ویکون السواد فیہ اخلص

وقد یفرق بین المزاجین انه اذا

کان مع البول الاسود شدة قوة
من الرائحة کان دالاً علی الحرارة

وان کان معه عدم الرائحة او
ضعف من قوتها کان دالاً علی

البرودة فانه اذا انقرضت الطبیعة
جداً لم یکن له رائحة

و یستدل علی الحادث لسقوط الغریزة
بما یعقبہ من سقوط القوة الغریزیه

وانخلالها

و یستدل علی الکائن علی سبیل تنقیة
والبحران کما یکون فی اواخر الرابع

وانخلال علل الطحال وادجاع الظفر
والرحم والحمیات السوداء و

والنہاریة واللیلية

غلاہ ازیں حرارت و برودت میں فرق یہ بھی ہے

کہ اگر سیاہ قارورہ کے ساتھ بد بھی تیز ہو تو وہ حرارت کی
علامت ہے ؛ اور اگر اس کے ساتھ قارورہ میں کسی قسم کی بو

نہ ہو تو یہ برودت کی نشانی ہے۔ کیونکہ طبیعت جب غلبہ برودت
سے مغلوب و معذور ہو جاتی ہے تو قارورہ میں کسی قسم کی بو نہیں

پیدا ہوتی (کیونکہ طبیعت کے تعطل سے اس قسم کے مود پیشاب
کی راہ خارج بھی نہیں ہوتے جو مائیت بول کی بد کو متغیر کر سکیں) +

سود سقوط قوت اگر قارورہ میں سیاہی حرارت غریزہ بدلی

حرارت) کے ساقط ہونے کی وجہ سے عارض ہوگی، تو اس کی
شہادت قوتوں کے نڈھال ہونے سے ملے گی +

سود بحرانی گنا ہے قارورہ میں سیاہی بحران کی وجہ سے

اور اس وجہ سے حاصل ہوتی ہے کہ طبیعت بدن کو پاک کرنے کی
غرض سے سیاہ مواد کو پیشاب کی را خارج کر دیتی ہے ؛ جیسا

کہ حمی ریح (جو تھیا بخا کے اواخر میں، امراض طحال کے زوال کے
وقت، پشت اور رحم کے امراض اور حمیات سوداویہ ہمارے، اور

لیلیہ کے زوال کے وقت (گاہے) سیاہ قارورہ آیا کرتا ہے۔

اسی طرح پیشاب (گاہے) اُس وقت بھی سیاہ آتا ہے

جبکہ احتباس حیض اور احتباس خون بوا سیر وغیرہ کے امراض

و آفات زائل ہونے لگتے ہیں کیونکہ ان حالات میں بدن کے

اندر سیاہ مواد جمع ہو جاتے ہیں، جسکو طبیعت پیشاب کی راہ خارج

کرنے کی طاقت ہوتی ہے (اگر طبیعت کی امداد دوسری مدد

میں سے بھی کی جائے۔ اسی طرح گاہے اُن عورتوں کا

بھی پیشاب سیاہ ہو جاتا ہے۔ جن کا خون حیض بند ہو گیا کیونکہ

اس حالت میں خون کے فضلات (جو رحم کی طرف سے بصورت

خون حیض خارج ہوا کرتے تھے) انہیں طبیعت قبول نہیں کرتی ہے

(بلکہ وہ پیشاب کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ

خارج ہونے لگتے ہیں) +

اس حالت میں جبکہ قارورہ میں سیاہی بھراں اور

تنقیر کے طور پر پیدا ہوتی ہے) چند باتیں شاہد ہوتی ہیں:

(۱) اس سے پہلے (یعنی پیشاب میں سیاہی نمودار ہونے

سے پہلے) پیشاب بغیر نفع کے پانی جیسا آتا ہوگا +

(۲) سیاہ پیشاب کے بعد مرین کو اپنے مرض میں

خفت و سکون محسوس ہوگا +

(۳) پیشاب مقدار میں زیادہ آئیگا +

لیکن اگر پیشاب میں سیاہی بھراں کی وجہ سے نہ ہو

(اور نہ کوئی ایسی رنگین چیز کھائی گئی ہو) تو یہ ایک بُری علامت

ہے، خصوصاً اگر ایسا واقعہ عادات امراض میں ہو (کیونکہ ان

امراض میں پیشاب بدلتا رہتا ہے، اس لئے ان میں

شدید احتراق کے بغیر سیاہی پیدا ہی نہیں ہو سکتی) علی الخصوص

اُس صورت میں اور بھی زیادہ بُرا ہے جبکہ قارورہ بھڑکی

والافات العارضة عن احتباس

الطمث واحتباس المعتاد و

سبب من المقعدة وخصوصاً

اذا اعانت الطبيعة والصناعة

بالادسار وکما یصیب النساء

اللواتی قد احتبس طمهن فلم یول ادویہ سے بھی کی جائے۔

تقبل الطبيعة فضلة الدم

تقبل الطبيعة

بان یكون قد تقدم بول غیر

نضیم مائی

ویصادف البدن عقبة خفا

ویكون کثیر المقدار غریباً

واما ان لم یکن هکذا فان البول

الاسود علامة سادیة وخصوصاً

فی الامراض الحادة ولا سيما اذا

کان مقداره قليلاً فیعلم من

قلته ان السطوية قد افناها

الاحتراق

تھوڑی مقدار میں آ رہا ہو؛ کیونکہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ
بدنی رطوبات کو حرارت نے اس درجہ فنا کر دیا ہے کہ پیشاب
کی مقدار بھی گھٹ گئی ہے +

ایسا قارورہ جس قدر زیادہ غلیظ ہوگا، اُسی قدر زیادہ
بڑا ہوگا؛ اور جس قدر زیادہ رقیق ہوگا، اُسی قدر اُس میں
ردائت کم ہوگی +

گاہے سیاہ یا سیاہی مائل سرخ (احمرقانی) شراب پینے
سے قارورہ اسی رنگ سے رنگین ہو جاتا ہے راوہ شراب کے
رنگ پر سیاہ یا احمرقانی خارج ہوتا ہے (یعنی شراب جس طرح بدن
میں داخل ہوتی ہے، بغیر تغیر و تبدل کے اُسی طرح خارج ہوتی
ہے)۔ اس حالت میں قارورہ کی سیاہی سے ڈرنا نہ چاہئے +

گاہے امراض حادہ میں بھی سیاہ قارورہ بحر ان
صاح (اچھے بھران) کی علامت سمجھا جاتا ہے (چنانچہ یرقان ہفر
میں گاہے پیشاب زرد ہونے کی بجائے سیاہ ہو جاتا ہے،
حالانکہ صفرا میں احراق بھی لاحق نہیں ہوتا، بلکہ صفرا میں
ایک قسم کا تکاثف عارض ہو جاتا ہے) +

اگر سیاہ قارورہ باوجود رقیق ہونے کے اس میں
رسوبی اجزاء متفرق طور پر ہر طرف معلق اور منتشر ہوں، تو یہ
عام طور پر درد سر، بیداری، ثقل سماعت، اور اختلاط عقل
پر دلالت کرتا ہے۔ علی الخصوص اگر رقت بول کے ساتھ پیشاب
تھوڑا تھوڑا اور دیر کے بعد آتا ہو، اور بوجہ اس کی تیز ہواؤں
مریض بخار کی حالت میں مبتلا ہو تو یہ درد سر اور اختلاط عقل
رہے عقلی، پر زیادہ دلالت کرے گا +

اور اگر قارورہ کی سیاہی کے ساتھ بیداری، ہر اپن
اختلاط عقل (بے عقلی) اور درد سر موجود ہو تو سمجھنا چاہئے

وکلما کان اغلظ کان اسداً وکلما
کان اساق فهو اقل اسداً

وقد يعرض ان يبال بول اسود
او احمرقانی بسبب شراب شراب
هذه الصفة لم تعمل فيها الطبيعة
اصلاً فيخرج بحاله فهذا الاخطافيه

وربما كان دليل بجران صالح
في الامراض الحادة ايضاً

والبول الذي يبوله المريض، رقيقاً وفيه
تعلق في نواحي مختلفة فانه كثيراً ما يدل
على صداع وسهر وصمم واختلاط عقل
لا سيما اذا بيل قليلاً قليلاً وفي زمان طویل
وكان حاداً المثلثة وكان في الحميات
فانه حشد يدل الدلالة على الصلح
والاختلاط في العقل

واذا كان هناك سهر وصمم واختلاط
عقل وصداع دل على رعا ف

یكون

ويمكن ان يكون سبباً للحصاة في الكلية

قال زعفران البول الاسود يستحب

مطلقاً في علل الكلى والمثانة والعلل لهلجنة

من الاخلاط الغليظة وهو دليل مهلك

في الامراض الحادة

ونقول قد يكون البول الاسود ايضاً دليلاً

في علل الكلى والمثانة اذا كان هناك

احتراق شديد فمائل سائر

العلامات

والبول الاسود في المشائخ ليس

نصالح لهم مما يعلم ولا هو واقع

الافساد عظيم وكن في النساء

والبول الاسود بعد التعب يدل

على تشنج

وبالحكمة البول الاسود في ابتداء

الحميات قاتل وكن ذلك الذي

في انتهاها اذا لم يصحبه خفة ولم

يكن دليلاً على بخران

کہ نکسیر پھوٹنے والی ہے +

گا۔ سیاہ اور رقیق قارورہ گرمی پتھری کا سبب ہو کر آتا ہے +

روغن س کا قول ہے کہ "امراض گرمہ

و شامہ میں اور غلیظ اخلاط کے امراض میں قارورہ کا سیاہ

ہونا بلا قید ہر حالت میں اچھا ہے (اچھی علامت ہے) اور

اس کا امراض عادیہ میں ظاہر ہونا خطرناک علامت ہے +

لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر وہ اور شامہ کے امراض میں بھی

گا۔ سیاہ قارورہ برآمد ہو کر تسبب بشرطیکہ وہاں شدید

احتراق اور غلبہ حرارت موجود ہو۔ اس لئے رہا تامل ہو سکے

اچھا نہ کہہ دینا چاہئے، بلکہ تمام علامات پر ایک نظر ڈال لینی

چاہئے (تا کہ غلطی واقع نہ ہو) +

اور بوڑھوں اور عمر رسیدہ لوگوں میں (جن میں قدرتشہ

حرارت بدنیہ ضعیف ہو کر آتی ہے) سیاہ قارورہ کا آنا اچھا

نہیں ہے، کیونکہ ان میں فساد عظیم کے بغیر ایسا ہر ہی نہیں

سکتا، اور یہی حال عورتوں کا بھی ہے +

سیاہ پیشاب مکان و ریاضت کے بعد تشنج کی علامت

ہے +

حمیات یعنی بخاروں کے شروع میں قارورہ کا سیاہ

ہونا خطرناک ہے (کیونکہ ابتداء مرض میں نہ بخران واقع

ہو سکتا ہے، اور بخران کا پیغام اور یوم اندازہ اس لئے

اوائل مرض میں قارورہ کا سیاہ ہونا محض شدت حرارت

اور قوت احراق ہی کی علامت بن سکتا ہے، جس کا خطرہ ظاہر

ہے)۔ اسی طرح بخاروں کے انتہاء کے وقت بھی سیاہ

قارورہ کا برآمد ہونا خطرناک علامت ہے، بشرطیکہ اس کے

ساتھ مرض میں تخفیف ظاہر نہ ہو۔ اور بشرطیکہ بخران کی دلیل

و علامت نہ ہو (ورنہ انتہاء کے وقت اگر بحران کی وجہ سے

سیاہ قارورہ خارج ہو، تو یقیناً یہ علامت خیر ہے) +

واما بول الا بیض فقد یقصر [بول ابیض سفید پشاب] بول سفید (ابین) کے دو معنی
منہ معنیان لئے جاتے ہیں :

حقیقی اور مجازی، ”بیاض حقیقی“ یا اصلی سفیدی دودھ اور چونہ میں پائی جاتی ہے۔ اور ”بیاض مجازی“
شفاف چیز مثلاً شفاف شیشہ اور صاف پانی میں پایا جاتا ہے، جیسا کہ ذیل کے بیان سے واضح ہے :

احدهما ان یکون رقیقاً مشففاً اول یہ کہ قارورہ رقیق و شفاف ہو (جس میں شعاعیں
فان الناس قد یسمون المشف ابین) نفوذ کر جائیں، اور اس سے پیچھے کی چیز دکھائی دے سکے۔
ابین کما یسمون الزجاج شفاف چیز کو بھی لوگ سفید (ابین) کہہ دیتے ہیں، جیسا کہ
الصافی والبلور الصافی ابین اگر شیشہ صاف ہو، یا اگر بلور صاف ہو، تو انہیں عوام میں
سفید ہی کہا جاتا ہے (حالانکہ یہ حقیقت میں سفید نہیں ہیں) +

والثانی الا بیض بالحقیقة وهو الذی دوم ابین حقیقی (سچا سفید) جس کا رنگ مفرق بصر ہو
له لون مفرق للبصر مثل اللبث (یعنی جس کا رنگ اس سے بڑھ کر اس میں بینائی اور شعاعیں نفوذ
والکاغذ وهذا الا یکون مشففاً نہ کر سکیں، بلکہ شعاعیں پھیل جائیں)، مثلاً دودھ اور کاغذ کا
ینقد فیہ البصر لان الاشفاف رنگ۔ ایسا قارورہ شفاف نہیں ہوتا ہے جس میں بینائی
فی الحقیقة هو عدم الانوان کلها بصر گھٹ سکے؛ کیونکہ شفاف ہونے (اشفاف) کے اصلی
معنی تو یہ ہیں کہ اس میں کوئی رنگ نہ ہو +

اس لئے اسے بے رنگ کو سفید کہنا، جس کے پیچھے کی چیز میں نظر آسکیں، حقیقتاً درست نہیں، اور اگر
عوام میں ایسا استعمال مروج ہے، تو اس میں شک نہیں کہ یہ استعمال مجازی ہے +

فالابيض بمعنى المشف دال [شفاف] چنانچہ سفید بمعنی شفاف قارورہ ابین
على البرد جملة وموش عن النضج برووت پر دلالت کرتا ہے اور نضج (نضج مواد اور ہضم غذا)
کی مایوسی کو بتاتا ہے +

شفاف قارورہ کا ہے۔ تین ہوتا ہے، جس میں صاف مائیت ہوتی ہے؛ اور کچھ غلیظ ہوتا ہے جبرائیل
بنم کی آمیزش ہوتی ہے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں برودت پر ذیل ہیں، خواہ برودت سادہ (بلا مادہ) ہو، اور خواہ
مادہ کے ساتھ (گیلائی)۔

فان کان مع غلظ دل علی البلغم
پھر اگر شفاف قارورہ میں غلظت ہو تو یہ بلغم (کی مروجہ) کو بتاتا ہے +

ایک اہم انتباہ: مذکورہ بالا شفاف قارورہ، جس میں غلظت بھی ہو، جدید ملاح میں بول نہ نکالی، بول ماحی، اور بول لیمبیضی کہلاتا ہے۔ اس قارورہ میں بالفاظ طب جدید سرطوبت بیضیہ ہوتی ہے، جو دراصل طب قدیم کی اصطلاح میں ایک قسم کا بلغم ہے۔ ایسے شفاف قارورہ کو جب گرم کیا جاتا ہے، تو اس کی صفائی نکدہ بول جاتی ہے۔ کیونکہ انڈے کی سفیدی کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ گرمی سے جم جاتی ہے۔ اسی طرح سرطوبت بیضیہ جو قارورہ میں گھلی ہوئی ہوتی ہے، وہ حرارت پا کر جم جاتی ہے، جس طرح بلغم کے متعلق قدما رفن نے لکھا ہے کہ وہ خون میں ملا ہوا پایا جاتا ہے، اور جب خون کو گرم پانی میں گرہایا جاتا ہے، تو بلغم جم کر پانی کی سطح پر نمودار ہو جاتا ہے +

۱۔ البومی نوریا + ۲۔ البومن +

۳۔ اِذَا اخْتَلَدَ فِي الْفَصْلِ فِي الْمَاءِ الْحَمِائِ ظَهَرَ جِسْمَانِ آخَرَانِ، جِسْمٌ أَبْيَضٌ مِثْلُ بَيَاضِ
الْبَيْضِ وَجِسْمٌ غَلِيظٌ أَسْوَدُ سَرَّاسِبٌ كَالْمِلْدَادِ (گیلانی شرح قانون) +

ترجمہ: خون فصد جب گرم پانی میں لیا جاتا ہے، تو (خون کے جھاگ یا رغوہ کے علاوہ) دو دوسرے جسم نمودار ہوتے ہیں: ایک سفید جسم انڈے کی سفیدی کے مانند (جو بلغم ہے) اور دوسرا سیاہ غلیظ جسم سیاہی (مادہ) کے مانند ہوتا ہے۔ یہ بیضہ جاتا ہے (جو سودا ہے) +

ہیں اس وقت پر گیلانی کے قول سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ فصد کا خون جب گرم پانی میں ڈالا جاتا ہے۔ تو پانی کی گرمی سے جو ایک سفید چیز جم کر نمودار ہو جاتی ہے، وہ متقدمین کے نزدیک بلغم ہے۔ اور یہی چیز متاخرین کی اصطلاح میں ماح یا سرطوبت بیضیہ کہلاتی ہے۔ اور جب یہی سرطوبت خون سے قارورہ میں خارج ہوتی ہے، تو قارورہ شفاف و غلیظ ہوتا ہے، جو گرم کرنے سے مکدر ہو جاتا ہے۔ یہی وہ چیز جو تہ میں سیاہی کے مانند بیٹھ جاتی ہے، وہ سودا ہے، یا کوئی اور چیز؟ یہ اس وقت میری بحث سے خارج ہے +

یہاں مجھے اس قدر اور بھی بتانا ہے کہ جب ایسے بلغمی قارورہ کے ساتھ کوئی رنگین مادہ مل جائیگا، تو یہ رنگین چیزیں بلغم کی گرمی سے کر نیسے سرطوبت بیضیہ کا وجود متحقق ہو سکے گا؛ کیونکہ گرم کرنے سے اس کی شفافیت جاتی رہتی ہے، خواہ وہ مثلاً رنگ میں زرد شفاف ہی کیوں نہ ہو +

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آجکل جس قارورہ کو بول زلالی یا بول ماحی (البومن نوریا) کہا جاتا ہے، وہ طب قدیم میں مذکور ہے۔ اگرچہ اس وقت اس کا کوئی خاص نام نہیں رکھا گیا تھا، بلکہ صرف اس طرح بیان کیا گیا کہ یہ اتارورہ بلغم کی وجہ ہوتا ہے، جو ایک حقیقت واقعہ ہے۔ ہم سرطوبت بیضیہ کو بلغم کی ایک قسم ضرور کہہ سکتے ہیں +

و اما الابيض الحقيق فلا يكون **مقیق سفید** جس قارورہ میں بیاض حقیقی (اصلی سفیدی) ہوتا ہے، وہ غلط سے خالی نہیں ہوتا ہے +

کیونکہ پانی یا امیرت کا اتنا سفید ہو جانا کہ اس میں بینائی نفوذ نہ کر سکے، اسی وقت ممکن ہے، جبکہ اسکے اندر کوئی غلیظ مادہ مل جائے جس سے قارورہ اگر سفید ہو جائے گا، تو اس کے ساتھ ہی اس میں غلطی بھی پیدا ہو جائے گی۔ (گیلانی)

فمن ذلك ما يكون بياضه بياضاً **سفید قارورہ** (اس قسم کے سفید قارورہ کی سات قسمیں ہیں):
مخاطياً ويدل على كثرة بلغم **کی قسمیں** (- قارورہ کی سفیدی مخاطی (بلغمی) ہو
وخام ربلغم کے رنگ پر ہو) بربلغم اور خام کی کثرت پر دلالت کرتا ہے +

خام لیسدار بلغم کا نام ہے، جس کا قوام غلیظ ہو۔ بلغم کی وجہ سے قارورہ کی سفیدی کثیر اور تیز ہے اگرچہ بلغم مخاطی کی وجہ سے بھی گا ہے قارورہ میں سفیدی حاصل ہو ا کرتی ہے + (آملی)
یہاں خام سے عام معنی مراد ہیں، جس میں بلغم مخاطی بھی شامل ہے (گیلانی) +

ومنه ما بياضه بياض دسمي ويدل **۲۔ قارورہ کی سفیدی چکنائی جیسی ہو (بیاض دسمی ہو)**
على ذوبان الشحم جو چربی کے گھسنے پر دلالت کرتی ہے +

ومنه ما بياضه بياض اهالي ويدل **۳۔ قارورہ میں گھمی جیسی سفیدی (بیاض اہالی ہو)**
على بلغم وعلى ذوب واقعه او سيقع جو بلغم پر دلالت کرتا ہے، اور مادہ کے ذوبان (گھسنے) کو بتاتا ہے، جو ہو چکا ہو، یا قریب ہی ہونے والا ہو اور کچھ ہو بھی چکا ہو) +

اہالہ گوشت کی چکنائی (گیلانی) +

بیاض اہالی اور بیاض دسمی میں فرق یہ ہے کہ بیاض اہالی کا قارورہ باوجود وسوسہ یعنی چکنائی کے کسی قدر غلیظ ہوتا ہے۔ آملی

ومنه ما بياضه بياض فقاعي مع **۴۔ قارورہ کی سفیدی فقاعی ہو (فقاع نامی شراب**
ساقۃ ویدل على قروح جیسی ہو) اور اس کے ساتھ ہی رقیق ہو، اور پیپ بھی ہوا
متقيحة في آلات البول وان لم ہو۔ یہ قارورہ آلات بول (اعضاء بول) کے قروح پر

له الشبيه بالنسب المتخذ من الزبد بالذرب ۱۲۔ آملی +

لیکن معمدۃ فلعلیۃ الما دۃ دلالت کرتا ہے، جن میں پیپ پڑچکی ہو (قروح متیقہ) اور
 الکثیرۃ الخامة الفجة و سرما اگر پیپ ساتھ نہ ہو۔ تو ایسا قارورہ اس امر کو بتاتا ہے کہ کچے
 کان مع حصاة المثانة اور خام مادہ اور بلغم نام (غلیظ بلغم) کی کثرت اور اس کا غلبہ
 ہے۔ اور گاہے ایسا قارورہ اُس وقت آتا ہے، جبکہ شانہ
 میں پتھری ہو +

یعنی پتھری جس مادہ سے بنتی ہے، وہ سیلابی صورت میں قارورہ کے ساتھ خارج ہو رہا ہے +
 ومنہ ما یشبه المني فرجما کان ۵۔ قارورہ کی سفیدی منی جیسی ہو (بیاض منوی) +
 بحران لا ورام بلغمیۃ و سرھل فی ایسا قارورہ گاہے بحران ہو تا ہے، یعنی اختار کے تڑپل اور
 الاختاء و امراض تعرض من اور ام بلغمیۃ کا بحران ہوتا ہے، یا ایسے امراض کا بحران
 البلغم الزجاجی ہوتا ہے، جو (مثلاً) بلغم زجاجی سے پیدا ہوتے ہیں +
 ان امراض کے مواد جب بصورت بحران بول کی طرف دفع ہونگے، تو ایسا قارورہ رونما ہوگا +
 تڑھل سے مراد ڈھیلے بلغمی اور ام ہیں، جن میں بلغمی مواد کی کثرت ہوتی ہے۔ اس کی مثال میں گیلانی نے
 استقاء اور تیج کو پیش کیا ہے، جو ضعف جگر سے پیدا ہوا ہو +

بلغم زجاجی یاں بطور مثال کے لکھا گیا ہے، ورنہ دوسرے بلغموں سے بھی ایسا قارورہ ہو سکتا ہے۔ گیلانی +
 واما اذا کان البول شبيھا بالھنے واما اذا کان البول شبيھا بالھنے اگر قارورہ منی کے مشابہ ہو، اور وہ اور ام بلغمی کے
 و ليس على سبيل البحران ولا بحران کے طور پر نہ ہو، بلکہ وہ ابتداء یعنی بحران کے بغیر نمودار
 لا ورام بلغمیۃ بل انما وقع ابتداء ہوا ہو، تو ایسا قارورہ سکتے یا فاج کا منذر ہوگا (یعنی یہ کہ
 فانه ينذر بسكتة او فالج سکتے یا فاج پیدا ہونے والا ہے) +
 واذا کان البول ابيض فی جميع اوقاۃ اگر بخار کے پورے اوقات میں (ابتداء سے اخیر تک)
 الحمی او شلک ان ینقل الی الرابع قارورہ سفید خارج ہو، تو قرینہ غالب ہے کہ یہ بخار حمی ربیع
 (چڑھیا) کی طرف منتقل ہو جائیگا +
 والبول الرصاصی بلا رسوب حرشی ۶۔ بول رصاصی (یعنی وہ قارورہ جس کی سفیدی
 جلدًا نائل بہ سبزی ہو) کے ساتھ اگر کوئی رسوب نہ ہو، تو یہ بہت
 رزی سمجھا جاتا ہے +

لہ قوام اور رنگ کے لحاظ سے۔ گیلانی +
 شلک رصاص = رانگ، تلخی +

بول رصاصی کے پیدا ہونے کی کئی صورتیں ہیں: ایک یہ کہ بطن میں کسی قدر کودت (نیپلاہٹ) آگئی ہو اور ایسا بطن قارورہ میں شامل ہو جائے، دوسرے یہ کہ قارورہ کے ساتھ کسی قدر سودا ملگیا ہو (آٹلی) +
واللبنۃ ایضاً فی الامراض الحادة ۷۔ بول لبنی (دودھ جیسا قارورہ) بھی امراض حادہ مہلک (تیز بخاروں) میں روی اور مہلک ہے +

امراض حادہ سے یہاں مراد حمیات حادہ یعنی شدید بخار ہیں۔ گیلانی ۱۰

وبیاض البول فی الحمیات الحادة ۸ حمیات حادہ (تیز بخاروں) میں پہلی رنگت کے زائل کیفما کان البیاض بعد ان یعدم ہونے کے بعد قارورہ کا سفید ہو جانا، خواہ یہ سفیدی کسی قسم کی الصبغ یدل علی ان الصفر ۹ ہو، اس امر کو بتلاتا ہے کہ صفرا کثیفی کی طرف چلا گیا ہے، جو (عنقریب) مالت الی عضویتو ترم او الے متورم ہوگا؛ یا دستوں کی طرف چلا گیا ہے (اور پانچہ کے اسہال و اکثر یدل علی انه مالت ساتھ خارج ہوگا)؛ مگر زیادہ تر یہ قارورہ اس امر پر دلالت الی ناحیۃ السراس کہتا ہے کہ صفرا نواح سر (ناحیہ راس) کی طرف مائل ہے +

خلاصہ یہ ہے کہ حمیات مادہ میں قارورہ کا سفید ہو جانا، دراصل ایک پہلے وہ رنگین تھا، اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کسی دوسری جانب متوجہ ہو گیا ہے + اور جس عضو میں ورم پیدا ہونے والا ہے، اُدھر مادہ دردی و ج سے جاتا ہے (یعنی طبیعت ایسا سامان کرتی ہے کہ وہاں مادہ زیادہ پہنچتا ہے) + اور کسی مادہ کا سر کی طرف متوجہ ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سر تک پہنچ ہی جائے، چہ جائیکہ مادہ کی توجہ محض سر کے نواح کی طرف ہی ہو، گیلانی وکن لا یدکان البول رقیقاً فی اسی طرح سے اگر بخاروں میں قارورہ پہلے رقیق ہو، الحمیات ثمر البیض دفعة دل علی پھر یک نخت سفید ہو جائے، تو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اختلاط اختلاط عقل یكون عقل ہونے والا ہے +

یعنی دماغ میں ورم ہونے والا ہے، اور یہاں ساد کا اجتماع ہو رہا ہے؛ اس لئے وہ اب قارورہ میں خارج نہیں ہو رہا ہے +

واذا دام البول فی حالة الصحة علی اگر صحت کی حالت میں قارورہ ایک عرصہ تک سفیدی لون البیاض دل علی عدم النضج پر قائم رہے۔ تو یہ عدم نضج پر دلالت کرتا ہے +

حالت صحت کے ساتھ اسکو مخصوص کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی، کیونکہ قارورہ کا سفید یعنی بے رنگ ہونا بال عدم نضج پر دلالت کرتا تھا (قرشی) مگر گیلانی نے لکھا ہے کہ "حالت صحت" کی قید بیکار نہیں ہے۔ کیونکہ امراض کی صورت میں قارورہ کی سفیدی محض عدم نضج ہی کو نہیں بتاتی ہے؛ بلکہ اس سے مذکورہ امراض سمجھے جاتے ہیں، مثلاً مادہ کا

دوسری جانب متوجہ ہو جانا +

ولا هالی الشبیر بالتریت فی الحمیات
بول اہالی جو روغن زیتون سے مشابہ ہوا کرتا ہے، یہ
الحادۃ ینذر بموت او بدق حیات حادثہ میں موت کی خبر دیتا ہے، یادق کا پیغام سناتا ہے +
اس کے بعد شیخ نے جو کچھ بیان کیا ہے، اس سے مقصود یہ ہے کہ قارورہ کی سفیدی سے مختلف باتیں بھی
جاتی ہیں، اور سب کے ساتھ جدا جدا قرائن ہوتے ہیں، اسی طرح سُرخ کی کا بھی حال ہے، یہ نہیں ہے کہ ساری سفیدی
برودت ہی پر دال ہو، اور ساری سُرخ حرارت ہی کو بتلاتی ہو، چنانچہ وہ کہتا ہے: (گیلانی)

واعلم انه قد لیکون بول ابيض
تھمارے علم میں یہ بات بھی آئی چاہئے کہ گاہے قارورہ
والمزاج حار صفراوی و بول سفید ہوتا ہے، دراختا لیکہ مریض کا مزاج گرم اور صفراوی ہوتا
احمر والمزاج بار د بلغمی فان لصفراً ہے؛ اور گاہے قارورہ سُرخ ہوتا ہے، دراختا لیکہ مریض کا
اذا مالت عن مسلك البول فلم مزاج سرد اور بلغمی ہوتا ہے؛ کیونکہ صفرا جب پیشاب کے
یختلط بالبول بقی البول ابيض راستے (مسلك بول) گزردہ وغیرہ سے رُخ بھیر کر کسی دوسری
جانب چلا جاتا ہے، تو وہ پیشاب کے ساتھ نہیں ملتا، اس لئے
قارورہ سفید رہتا ہے +

فیجب ان یتامل البول الا بیض
اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ سفید قارورہ میں غرورہ
فان کان لونہ مشرقاً و ثقلہ غزیراً
تامل سے کام لیا جائے، چنانچہ اگر قارورہ کا رنگ روشن ہو
غلیظاً و قوامہ مع هن الی الغلط فاعلم (مشرق ہو) اسکا ثقل (رسوب) مقدار میں زیادہ اور غلیظ
ان البیاض من برد و بلغم و اما ہو، اور ان باتوں کے ساتھ قارورہ کا قوام غفلت کی طرف مائل
ان کان اللون لیس یا المشرق ولا ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ قارورہ کی سفیدی برودت اور بلغم کی وجہ
الشفل بالغزیر ولا بالمشقول ولا سے ہے، اور اگر قارورہ کا رنگ روشن نہ ہو، اور نہ ثقل
البیاض الی کمودۃ فاعلم انه (رسوب) مقدار میں زیادہ ہو، اور نہ ثقل کے اجزاء اکٹھے ہوں
لکمون الصفراء اور نہ سفیدی مائل بہ کموت (نیلا ہٹ) ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ
قارورہ میں سفیدی صفرا کے پوشیدہ ہو جانے (کسی دوسری
طرف چلے جانے) سے آئی ہے +

شیخ کے مذکورہ بالا قول سے دونوں قسم کی سفیدیوں میں فرق کرنا مقصود ہے، یعنی اگر سفیدی برودت کی
وجہ سے آئی ہو، تو تینوں باتیں پائی جائیگی: (۱) قارورہ کے رنگ کا روشن ہونا (۲) ثقل کا زیادہ اور غلیظ ہونا

جواد اللطیف (رحمۃ اللہ علیہ)

اور (۳) قارورہ کے توام کا غلظت کی طرف مائل ہونا۔ اور اگر قارورہ کی سفیدی صفراء کی پوشیدگی کی وجہ سے ہوگی، تو ان تین باتوں میں سے ایک، یا دو، یا تینوں غائب ہونگی؛ کیونکہ یہ ممکنات سے ہے کہ مزاج گرم ہو، مرض صفراوی ہو، اور باوجود ان تمام باتوں کے صفراء کہیں پوشیدہ ہو (اور پیشاب کے ساتھ خارج نہ ہو رہا ہو)۔ گیلیانی و اذا کان البول فی المرض الحاد یبصر اگر مرض حاد (شدید مرض) میں قارورہ سفید ہو، اور وکان هناك دلائل لسلامة لا یخاف باوجود اس کے یہاں ابھی علامتیں ایسی موجود ہوں کہ ان کے معها السرسام ونحوہ فاعلم ان المادة ہوتے ہوئے سرسام وغیرہ کا خطرہ نہ ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ الحادة مالت الى العجری الاخر والامعاء مادة حادة (تیز مادہ) دوسرے راستہ کی طرف چلا گیا ہے، اور یعرض لها الاستحاج قریب ہے کہ آنتوں میں کچ (خراش) عارض ہو +

آنتوں میں خراش اسوقت ہوگا جبکہ مادہ آنتوں کی طرف آئے، جس کا احتمال زیادہ ہے۔ (گیلیانی، واما العلة فی کون البول فی الاھراض الباردة احمر اللون فسیبہ احد اموا؛ سرد امراض میں قارورہ کے ٹھن ہونے کی وجہ مندرجہ ذیل امور میں سے کوئی ایک امر ہو کر تا ہے؛ اما شدة الوجع وتحلیله الصفراء ۱۔ درد کی شدت جو صفراء کو حل کر دیتی ہے (صفراء کو ہیمان میں لے آتی ہے جس سے وہ قارورہ کے ساتھ ملجاتا ہے) مثل ما یعرض فی القولنج البارد جیسا کہ قولنج بار د میں عارض ہوتا ہے +

واما سدة وقعت من غلبة البلغم فی المجری الذی بین المرءة والامعاء پیدا ہو جائے، جو مرادہ (پتہ) اور آنتوں کے درمیان ہوتا ہے فلیس ینصب المرءة الى الامعاء (مجراے صفراوی مشترک)۔ اس سدہ کی وجہ سے صفراء لا ینصاب الطبیعی المعتاد بل یضطر آنتوں پر عادات اور طبیعت کے مطابق نہیں گرتا ہے، بلکہ الى مرافقة البول والخروج معه کما پیشاب کے ساتھ چلنے اور اس کے ساتھ نکلنے پر مجبور ہو جاتا ہے یعرض ایضاً فی القولنج البارد ہے، چنانچہ یہ بھی قولنج بار د ہی میں ہوتا ہے +

جب سدہ کی وجہ سے صفراء آنتوں پر نہ گر سکے گا، تو وہ خون کے ساتھ ملکر تمام بدن میں پلا جائیگا، اور گردن میں بھی پہنچے گا۔ گرمے اسکو پیشاب کے ساتھ خارج کر کے شانہ کی طرف روانہ کر دیں گے + (ترجمہ)

واما الضعف الکبد وقصور قوته عن التمايز بین المائۃ والدم کما یکون (عاجز) ہو کہ مائیت اور خون میں تمیز کر سکے، جیسا کہ استسقاء فی الاستسقاء البارد بار د میں ہوتا ہے +

استقار بارد سے مراد بیاں وہ ہے جس کے ساتھ بخار نہ ہو (گیلانی) +

وفی امراض ضعف الکبد فی الاکثر
لیکون البول شبیہا بغسالة اللحم الطری
واما للاحتقان الذی یوجب السد
فیغیر لون البلعغم فی العروق
لعفونة ما یلحقه وعلامة ان
لیکون مائیة البول وثقله علی
الوجه المذکور
ضعف جگر کے امراض میں اکثر اوقات قارورہ تازہ
گوشت کے دھوون (غسالہ) کے مانند آتا ہے۔
۴۔ گاہے احتقان (یعنی مواد کا کہیں اکٹھا ہو جانا)
سدوں کا موجب ہوتا ہے، جو بغم کے رنگ کو عفونت کے
لاحق ہونے کی وجہ سے رگوں میں متغیر کر دیتا ہے۔ اسکی علامت
(یعنی عفونت بغم سے قارورہ کے سرخ ہونے کی علامت) یہ
ہے کہ مائیٹ بول اور اسکا ثقل (درسوب) مذکورہ بالا شکل
میں ہوگا +

یعنی بول کا توام غلیظ ہوگا، اور رسوب کی کثرت و غلظت ہوگی (گیلانی) +

ثم لیكون صبغاً ضعيفاً غیر مشرق
فان الصفراء وی لیكون صبغاً مشرقاً
بعض لوگوں نے اس امر کو دشوار اور مشکل سمجھا ہے کہ بغم باوجود سفید ہونے کے عفونت کی وجہ سے سرخ
کیونکر ہو سکتا ہے، اور صفراء باوجود زرد ہونے کے اس کی زردی میں کمی کیونکر آ سکتی ہے۔ اس کا صحیح جواب
یہ ہے کہ عفونت اور احتراق کی وجہ سے اخلاط اور رطوبات کی رنگتوں میں کئی قسم کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؛ مثلاً
ان میں تغیرات کے بعد سیاہی آ جاتی ہے، اور بعض اوقات ان میں سرخی یا زردی بھی پیدا ہو جاتی ہے +
وکتیراً ما لیكون البول فی اول الاھرا
ابيض ثم یسود وینتن کما
یعرض فی الیرقان
بسا اوقات قارورہ پہلے (نسباً) سفید ہوتا ہے، پھر
وہ بدتہ (رج) سیاہ اور بدبو دار ہو جاتا ہے، جیسا کہ یہ قانون
میں ہوتا ہے +

والبول بعد الطعام بیض ولا
یزال کذلک حتی یأخذ فی الهضم
فیاخذ فی الصبغ ولذلک ما لیكون
بول اصحاب السھر ابیض وبعین
علیه تحلل الحار والغریری لکنہ
کھانے کے بعد قارورہ کھانے کے بعد پانی کے زیادہ منجذب
قارورہ کا رنگ ہونے سے سفید ہو جایا کرتا ہے یا اور یہ اُس
وقت تک اسی حالت میں رہتا ہے، جب تک کہ ہضم (کبدی)
شروع ہو جاتا ہے؛ چنانچہ اسوقت قارورہ بھی رنگین ہونے
اسی طرح سے قارورہ جاگنے والوں کا کمی ہضم کی وجہ
سبب قول گیلانی مع تغیر +

غیر مشرق بل الی کد و سرتا لعدم
النضج

اگرچہ کمی ہضم کے علاوہ حرارت غریزی کا تحلیل بھی اس پر (رنگ کی کمی پر) معین ہوتا ہے۔ لیکن بیداری کا قارورہ روشن نہیں ہوتا، بلکہ عدم نفج (ہضم کے نہ ہونے) سے سیلا سا (مائل بہ کدورت) ہوتا ہے +

والصبر الاحمر فی الامراض الحادة
افضل من المائي

امراض حادہ میں سرخی کا ہونا اس سے اچھا ہے کہ قارورہ پانی جیسا (مائل) ہو +

والابيض لقوامه ايضا خیر
من المائي

سفید قارورہ وہ قارورہ جو اپنے قوام کی وجہ سے سفید ہو یعنی اسوجہ سے سفید ہو کہ اُس میں سفید مادہ ہسکڑا یا ہو (وہ اُس سفید قارورہ سے بہتر ہے، جو پانی کی طرح (شفاف) ہو +

والاحمر الدموی اکثر ایماناً من
الاحمر الصفراوی والاحمر الصفراوی
ایضاً لیس بذلک الخوف ان کان
الصفراء ساکناً وخوف ان کان
متحرکاً

سرخ قارورہ احمد موسیٰ (خونی سرخ قارورہ) بمقابلہ احمر صفراوی احمر الصفراوی و احمر الصفراوی کے بے خطر ہے، اور سرخ صفراوی قارورہ بھی ایسا زیادہ خطرناک اور ڈراؤنا نہیں ہے؛ بشرطیکہ صفراء ساکن ہو، اور خطرناک اُس وقت ہے جبکہ صفراء متحرک اور جوش میں ہو +

والبول الاحمر فی امراض الكلية
سادی فانه يدل في الاكثر
على ورم حار

امراض گردہ میں قارورہ کا سرخ ہونا رمدی علامت ہوگا کیونکہ ایسا قارورہ علی العموم گردہ کے ورم حار پر دلالت کیا کرتا ہے +

وفي اوجاع الراس ينذر بالاختلاط
اختلاط (اختلاط عقل - بدہوشی) کی خبر دیتا ہے (پیشینگی کرتا ہے) +

یعنی ایسی حالت میں خون کی کثرت سے دماغ میں بسا اوقات دم پیدا ہو جایا کرتا ہے +

واذا ابتداء البول في الامراض الحادة
بالاحمر وبقی کذلک ولم یرسب خفیف
منه الا هلاک ویدل علی ورم الکلی

اگر امراض حادہ میں قارورہ ابتداً سرخ ہو، اور اسی طرح وہ قائم رہے، اور اس میں کوئی رسوب نہ بیٹھے، تو ہلاکت کا خطرہ ہے، اور ورم گردہ کی موجودگی کی خبر دیتا ہے +

وان کان کدراً مع الحمرة وبقی کذلک
دل علی ورم فی الکبد وضعف الحار الغریزی

اور اگر قارورہ سرخی کے ساتھ کد ہو، اور اسی طرح وہ قائم رہے، تو یہ ورم جگر اور حرارت غریزی کے ضعف کو بتاتا ہے +

ومن الوان البول الوان مرکبة **الوان مرکبہ (مرکبہ رنگ)** قارورہ کے رنگوں میں سے

چند مرکب رنگ بھی ہیں +

یعنی قارورہ کا رنگ گاہے مذکورہ بالا الوان سے مرکب بھی ہو جاتا ہے (گیلانی) +

من ذلك اللون الشبيه بغسالة **بول غسالی** ان مرکب الوان میں سے ایک وہ رنگ ہے جو تازہ اللحم الطرہمی ویشبہ دمًا دلیف گوشت کے دھوون (غسالہ) سے مشابہ ہوتا ہے، یا اُس خون سے فی اطباء

مشابہ ہوتا ہے، جو پانی میں بھگو یا گیا ہو +

ایسے قارورہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اجزاء درمویہ (خون کے اجزاء) اُس مائیت کے ساتھ مل جاتے ہیں، جو مشابہ

کی طرف گردشوں سے جاتی ہے۔ (آملی) +

وقد يكون من ضعف الكبد وقد يكون من كثرة الدم واكثره من ضعف الكبد من اتى سوء مزاج غلب ويدل عليه ضعف الهضم والخلال القوة فان كانت القوة قوية فليس الا من كثرة الدم وزيادته على المبلغ الذي تفي القوة المميزة بتميزه بكماله

ایسا قارورہ گاہے ضعف جگر کی وجہ سے ہوتا ہے، اور گاہے خون کی کثرت سے، لیکن یہ زیادہ تر ضعف جگر ہی کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ خواہ ضعف جگر کسی سوء مزاج کے غلبہ کی وجہ سے ہو، چنانچہ ایسا قارورہ جب ضعف جگر کی وجہ سے ہوتا ہے، تو ہضم خراب ہوتا ہے، اور قوت نخل ہوتی ہے (کمزوری ہوتی ہے) لیکن اگر قوت کمزور نہ ہو، بلکہ قوی ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ ضعف جگر کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ خون کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ اور خون اتنا زیادہ ہے کہ قوت تمیزہ پورے طور پر اس کی تمیز سے قاصر

و عاجز ہے اس لئے خون کے اجزاء پانی کے ساتھ ملے ہوئے چلے جاتے ہیں، اور وہ جدا ہو کر وہیں رہ نہیں سکتے) +

لون زیتی الوان مرکبہ میں سے وہ سلاٹون زیتی ہے (جو روغن

ومن ذلك اللون الزيتي وهو صفرة **دبول زیتی** زیتون سے مشابہ ہوتا ہے)۔ ایسے رنگ میں زردی

یخاططها سلقیۃ ویشبہ لون الزیت ہوتی ہے، جس کے ساتھ سلقیت (روغنیت) ملی ہوئی ہوتی ہے۔

اللزوجة فيه واشفاف مع بریق ایسا قارورہ روغن زیتون سے اس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے کہ اس میں

دسمی و قوام مع السف الى الغلظ ما لزجت (لیس) ہوتی ہے، صفائی (اشفان) کے ساتھ روغن

ہو و فی اکثر الاحوال يدل على اشتر چک ہوتی ہے، اور اس کے قوام میں رقت کے ساتھ غلظت ہوتی

ولا يدل على الخير والنضج ہے (یعنی اس کا قوام نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا ہے، اور نہ

والصلاح

زیادہ رقیق) . ایسا قارورہ علی الموم شرر برائی (پرالات
کرتا ہے . خیر، نفع (نچنگی مواد) ، اور صلاح (بھلائی) کی
نشانی نہیں ہے +

وربما دل فی النادر علی استفراغ
مواد دمویۃ دسمۃ علی سبیل البحران
وہذا انما تكون اذا تعقبہ راحة
اور گاہے شاذ و نادر طور پر اس امر کو بھی بتاتا ہے کہ
خون کے روغنی مواد بحران کے طور پر (قارورہ کے ساتھ) خارج
ہو رہے ہیں . ایسے (بحرانی) قارورہ کی نشانی یہ ہے کہ اسکے
بعد مریض کو راحت و صحت نصیب ہوگی +

والمهلك منه ما كان مع دسومۃ
منتناً وخصوصاً البول منه قليلاً
قليلاً
گاہے بول زیتی ہلک بھی ہوتا ہے ؛ بشرطیکہ اسکے
اندر دسومت (چکنائی) کے ساتھ بدبو بھی ہو ، اور خصوصاً
جیکہ پیشاب تھوڑا تھوڑا آ رہا ہو +

واذا خالطه شئ كفسالۃ اللحم
الطری فیہو اسرداً و هذا اکثرہ
فی الاستسقاء والسلس والقولنج
الردي
جب اس کے ساتھ تازہ گوشت کے دھوون کی سی
کوئی چیز ملی ہوئی ہو تو وہ اور بھی زیادہ ردی ہوتا ہے . ایسا
قارورہ اکثر اوقات استسقاء ، سلس ، اور بُرے قولنج دھخت
قولنج میں ظاہر ہوا کرتا ہے +

وربما يعقب الزيتي بولاً اسود
متقدماً فكان علامة صلاح
گاہے بول رتھ سیاہ قارورہ کے بعد آتا ہے ، جو
بھلائی کی علامت ہے +

وكتيراً ما دل البول الزيتي في المربع
علی ان المریض سیموت فی السابع
اعني في الامراض الحادة
بول زیتی (مرض کے) چوتھے روز اکثر اوقات اس
امر کو بتاتا ہے کہ مریض ساتویں روز مر جائیگا . میری مراد
یہ ہے کہ ایسی صورت امراض حادہ میں واقع ہوا کرتی ہے +

وبالجمله فان البول الزيتي ثلثة
اصناف فانه اما ان يكون كله دسماً
او يكون اسفله فقط او يكون
اعلاه دسماً فقط
بول زیتی کی اجمالی تقسیم اس لحاظ سے کہ قارورہ کا کون سا حصہ
زیتی ہے ، بول زیتی کی تین قسمیں ہیں : (۱) سارا
قارورہ دسم (چکنائی) ہو ؛ (۲) اس کا زیرین
حصہ فقط روغنی ہو ؛ (۳) اس کا محض بالائی حصہ
روغنی ہو +

شیخ کا قول بقراط کی کتاب البندیہ سے ماخوذ ہے . لیکن جالینوس نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ

کوئی ایسا قارورہ نہیں پایا جاتا ہے، جسکا زیرین حصہ روغنی ہو؛ کیونکہ روغن ہمیشہ قارورہ کے اوپر تیرا کرتا ہے۔ (گیلانی) +

وایضا فانه اما ان یکون سببیا فی لونہ فقط کمافی السل وخصوصاً ہے، جیسا کہ سل میں اور خصوصاً ادل سل میں دیکھا جاتا ہے؛ فی اولہ او فی قوامہ فقط او فیہما اور گاہے محض قوام کے محاظ سے؛ اور گاہے دونوں کے جمیعاً کمافی علل الکلی و فی کمال السل محاظ سے؛ جیسا کہ گردہ کے امراض میں، اور سل کے واکثرہ درجہ کمال اور اس کے واکثرہ میں دیکھا جاتا ہے +

ومن ذلک الاسرار جوانی وھور حی بول الرجوانی [بول الرجوانی] آلو ان مرکبہ میں سے "لون ارجوانی" (ارغوانی قتال لانه یدل علی احتراق رنگ) بھی ہے، جو ردی اور قتال (مہلک) ہوا کرتا ہے؛ کیونکہ المہرتین ایسا قارورہ اس امر کو بتاتا ہے کہ دونوں ہرہ (صفراء و سواہ) جل گئے ہیں +

ارغوانی رنگ سُرخ اور سبزی سے مرکب ہوتا ہے، جس کے ساتھ کسی قدر سیاہی بھی آمیز ہوتی ہے۔ (گیلانی) وقد یکون لون احمر یجری فیہ [بول جبری] (الوان مرکبہ کی چوتھی قسم "لون جبری" ہے جو سواد فیدل علی الحمیات المہربۃ [انگاہہ کا ہند] انگارہ کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے چنانچہ ذیل والحمیات التی من الاخلاط میں اسی کو بیان کیا گیا ہے)؛ گاہے قارورہ سُرخ ہوتا ہے الغلیظۃ فان کان اللون اصفہ جس کے اندر سیاہی بھی ہوتی ہے۔ ایسا قارورہ حمیات وکان السواد امیل الی سراسہ مرکبہ پر دلالت کرتا ہے، اور ان بخاروں پر دلالت کرتا ہے دل علی ذات الجنب جو اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر قارورہ کا رنگ اور سیاہی قارورہ کے سرے (اوپر) کی طرف مائل ہو، تو ایسا قارورہ ذات الجنب پر دلالت کریگا +

الفصل الثانی فی قوام البول و صفاء و کدورتہ فصل (۳) قارورہ کا قوام، صفائی، اور کدورت

قوام البول ما ان یکون رقیقا واما ان یکون غلیظا واما ان یکون معتدلا اور گاہے معتدل (اوسط درجہ کا) + والرقیق جدا یدل علی عدم النجۃ رقیق قارورہ چنانچہ اگر قارورہ نہایت رقیق ہو، تو یہ ہر حال

فی کل حال

میں اس امر کو بتاتا ہے کہ (مراد میں) نفع نہیں ہوا ہے +

”ہر حالت میں“ اس سے مراد یہ ہے کہ مرض خواہ ابتدا میں ہو، یا تدریجاً وغیرہ میں - (گیلانی) +

او علی السدد فی العروق او علی ضعف الکلیۃ و حجابی البول
 گاہے نہایت رقیق قارورہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ رگوں میں سد سے ہیں، یا گردوں میں، اور مجاری بول
 فلا یجذب الا الرقیق او یجذب ریشاب کے راستوں میں نفع ہے، اور نفع کی وجہ سے
 فلا یدفع الا الرقیق الملطیم یہ اعضا محض رقیق اجزاء ہی کو جذب کرتے ہیں؛ یا یہ کہ تدریجاً
 للدفن جذب کرنا چاہتے ہیں، مگر غلیظ اجزاء جذب و دفع ہی نہیں ہوتے
 صرف رقیق اجزاء آسانی سے جذب ہو کر (مٹانہ کی طرف) مندرج ہو جاتے ہیں +

یہاں ”رگوں“ سے مراد دونوں ہرنخ (رینجین) اور دونوں مالب ہیں۔ برنجین وہ دو رگیں ہیں، جن کی راہ
 مائیت بولہ خون کے ساتھ مل کر گردوں تک پہنچتی ہے، اور حالبین وہ دو نایاں ہیں جنکی راہ پیشاب گردوں میں
 بکترخانہ تک روانہ ہوتا ہے۔ (گیلانی)

او علی کثرۃ شرب الماء او علی نہایت رقیق قارورہ گاہے اس امر کو بتاتا ہے کہ
 المزاج المتشدد البارد مع پانی بکثرت پیایا گیا ہے، اور گاہے اس امر کو بتاتا ہے کہ اس
 آدمی کا مزاج نہایت بار دہ ہے، اور اس کے ساتھ کسی قدر
 یابس

یہ سب سے بھی ہے +

ایسے شخص کی علامت یہ ہے کہ اس کے قارورہ میں کسی قدر کروت (نیلا ہٹ) ہوگی، اور خوردہ شخص لاغر
 و نحیف ہوگا۔ (گیلانی) +

و یدل فی الامراض الحادة علی امراض حادہ میں نہایت رقیق قارورہ قوت ہاضمہ
 ضعف القوة الهاضمة وعدم النضج کے ضعف اور عدم نفع پر دلالت کرتا ہے +

اور ایسا قارورہ نہ صرف امراض حادہ ہی میں قوت ہاضمہ کے ضعف اور عدم نفع پر دلالت کرتا ہے، بلکہ امراض
 مزمنہ میں بھی اس کی یہی حالت ہے۔ (آملی) +

وسر بما دل علی ضعف سائر القوى اور گاہے ایسا قارورہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ
 حتی لا ینصرف فی الماء التبدیل تمام قوتیں کمزور ہیں، اس لئے وہ مائیت میں بالکل تغیر پیدا
 ینزلق کما یدخل نہیں کر سکتیں، اور مائیت جیسی اندر داخل ہوئی تھی، ویسی ہی

باہر آ جاتی ہے ۔

یہاں ”تمام قوتوں“ سے وہ قوتیں مراد ہیں، جو انیت میں تغیر پیدا کرتی ہیں۔ (گیلانی)

والبول الرقیق علی هذه الصفة هو
 فی الصبیان اسر دأمنه فی الشبان جوانوں کے ردی ہے ؛ اس لئے کہ بچوں کا طبعی قارورہ بچوں میں بمقابلہ
 لان الصبیان بولهم الطبیع اغلظ امن کے قارورہ سے نسبتاً غلیظ ہوا کرتا ہے ۔ کیونکہ بچے زیادہ
 بول لشبان لا تهم لربط لان ابدانهم مرطوب ہوتے ہیں، اور چونکہ نمو و افزائش کے لئے بچوں میں
 للربطیات اجذب لانها تحتاج الی فضل زیادہ مادہ کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے بچوں کے بدن
 مادة بسبب الاستمراء فاذا رقیق بولهم رطوبات کو زیادہ جذب کرتے ہیں ۔ پس جب ان کا قارورہ
 فی الحیات الحادة جداً اکانوا قد بعدوا حیات مادہ (شدید بخاروں) میں بہت زیادہ رقیق ہوگا، تو یہ
 عن حالهم للطبیعیة جداً سمجھا جائیگا کہ یہ اپنی طبعی حالت سے بہت دور ہو گئے ہیں ۔
 واستمر ذلك بهم یذل علی چنانچہ اگر ایسا رقیق قارورہ بچوں میں مسلسل قائم رہے
 العطب فانه اذا دام دل علی لہلاك تو یہ ہلاکت پر دلالت کرے گا، کیونکہ حیات مادہ میں قارورہ کی
 الا ان یرافقه علامات صالحة وثبات رقت اگر یوں بھی قائم رہے، تو یہ موت کی خبر دیتا ہے (بچہ جائیکہ
 قوة فی یدل علی خراج یحدث بچوں میں ایسا ہو) ۔ ہاں اگر اچھی علامتیں اس کے ساتھ ہوں
 وخصوصاً تحت ناحیة الکبد اور قوت بھی قائم رہے تو ایسا قارورہ اس امر پر دلالت کرے گا کہ
 کوئی پھوٹا (خراج) کہیں، اور علی الخصوص ناحیہ جگر (زائد کبد)
 کے نیچے پیدا ہونے والا ہے ۔

وكن ذلك اذا دام هذا بالاصحاء بحيث
 لا یستحل عنہم فانه یدل علی ورم قائم رہے کہ اس میں تغیر نہ آئے، تو یہ اس امر کی اطلاع دے گا کہ
 یحدث حیث یحسّون فیہ بالوجه جس مقام پر درد کا احساس ہو رہا ہے، وہاں ورم پیدا ہو جائیگا
 وفی الاکثر یعرض لہما ن یحسّوا مع ایسے لوگوں میں علی العموم کمر یا گردوں میں درد کا احساس ہو
 ذلك وجعاً فی القطن وفی الکلی فیدل کرتا ہے، جو اس امر کو بتاتا ہے کہ یہ (کمر اور گردے) متورم
 علی استعداد لورم ہونے کے لئے تیار ہیں ۔

ورم خواہ کسی مقام میں ہو، اس کی اطلاع دیتا ہے کہ وہ ورم کے لئے مستعد (مادہ) ہے۔ (گیلانی)

فان لم یختص بذلك الوجه اگر درد اور بوجھ کا احساس کسی مخصوص مقام کے

والثقل ناحية بل عمد دل علی بنشور ساتھ وابستہ نہو، بلکہ اس کا احساس عام بدن میں ہو، تو وجد سری و اورام تعمر البدن یہ اس بات کی خبر دیگا کہ عام بدن میں بنشور (دالے) پیچک (مجدری) اور اورام پیدا ہونے والے ہیں +

ورقة البول عند البحان بلانداکچہ بحران کے وقت قارورہ کا ایک سخت (بلا تدریج) رقیق ہونا، نکس (عود مرض) کی خبر دیتا ہے +

واما البول الغلیظ جدا فانہ يدل غلیظ قارورہ نہایت غلیظ قارورہ اکثر اوقات تو عدم نفع فی اکثر الاحوال علی عدم النضج (خامی مواد) پر دلالت کرتا ہے، اور بعض اوقات اس امر کو دنی اقلہا علی نضج اخلاط غلیظة القوام بتاتا ہے کہ غلیظ توام کے اخلاط نفع پاکر خارج ہو رہے ہیں، ویكون فی منته حیات خلطية و جیسا کہ حیات خلطیہ کی انتہار میں ہوا کرتا ہے؛ یا اس امر کو النجاس اورام بتاتا ہے کہ اورام (نچتہ اورام) پھوٹے ہیں +

غلیظ مواد کے اورام جب پھوٹتے ہیں، تو قارورہ کے توام کو غلیظ کر دیتے ہیں، بشرطیکہ ان کے مواد پھوٹ کر قارورہ کی طرف روانہ ہوں - (گیلائی) +

واکثر دلالتہ فی الامراض الحادة اکثر دلالتہ فی الحادہ ہو علی الشرکن دوام الرقة علی زیادہ تر شروفا کو بتایا کرتا ہے۔ لیکن قارورہ کا رقت پر الشرا دل فان الغلیظ يدل قائم و دائم رہنا اور بھی زیادہ شروفا پر دلالت کرتا ہے؛ علی المضم ما هو الذی یفید القوام کیونکہ غلیظ قارورہ گا ہے ہضم کی بھی خبر دیا کرتا ہے، جو ہضم قارورہ میں توام پیدا کر دیتا ہے +

فما يدل علی هضم واستقلال چنانچہ اس وجہ سے کہ یہ (غلیظ قارورہ) ہضم کی علامت من القوة بالدفع یرجى وبما ہے اور اس امر کی علامت ہے کہ قوتیں مواد کے دفع کرنے یدل علی فساد المادة وکثرتها پر قادر ہیں، یہ (بھلائی کی) امید پیدا کر دیتا ہے؛ اور اس وامتناعها عن النضج المہیا للمرسب وجہ سے کہ یہ (غلیظ قارورہ) مادہ کے فساد اور اس کی کثرت یدل علی الشر پر دلالت کرتا ہے، اور اس امر کی علامت ہے کہ مادہ میں

ایسا نفع نہیں پیدا ہوا ہے کہ وہ (مادہ) متمیز ہو کر قارورہ کی تہ میں بشکل رسوب بیٹھ جائے، یہ (غلیظ قارورہ) شروفا پر دلالت کرتا ہے +

ولستدل علی الغالب من الاھرمین رہا یہ امر کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی چیز غالب
بما یتعقبہ من الراحة او بتعقبہ ہے؟ (شروفا و غالب ہے۔ یا بھلائی کی امید غالب؟)
من زیادۃ الضعف اس کا پتہ بعد کے حالات سے چلتا ہے، کہ آیا انجام کار راحت
و آرام کی صورت نمایاں ہوتی ہے، یا انجام کار ضعف میں یادی
پیدا ہو جاتی ہے +

والاسلم من البول الغلیظ فی الحمیات بخاروں میں اگر قارورہ غلیظ ہو، تو بہتر یہی ہے کہ
ما یتفرغ منہ شیئ کثیر دفعۃً واما الذی یک یخت وہ بکثرت خارج ہو۔ رہا وہ غلیظ قارورہ جو متعوطاً
یتفرغ قلیلاً قلیلاً فھو دلیل علی تھوڑا نکلا کر تلے، وہ اس بات کی نشانی ہے کہ اخلاط کی کثرت
کثرة اخلاط وضعف قوۃ ہے، اور قوت کمزور ہے +

۱۰ دونوں علامتیں ہر غلیظ قارورہ کی ہیں۔ اس میں بخاروں کی کوئی تخصیص نہیں ہے، مگر شیخ نے یہاں
بخاروں کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ غلیظ قارورہ بخاروں ہی میں زیادہ تر ہوا کرتا ہے + گیلانی +
والنافع منہ یعقبہ بول معتدل نفع بخشنے والے غلیظ قارورہ (کی علامت یہ ہے کہ اس)
مقارن للراحة کے بعد معتدل (توام کا) قارورہ آنے لگتا ہے، اور راحت
دسکون اس کے ساتھ ہوتے ہیں +

واذا استحال الرقیق الی الغلظ فی جب رقیق قارورہ امراض حادہ میں بدل کر غلیظ ہو جاتا
الامراض الحادۃ ولم یعقب لراحة ہے، اور اس کے ساتھ راحت کی صورت نہیں پیدا ہوتی، تو
دل علی الذوبان یہ مواد کے گھٹنے پر دلالت کرتا ہے +

والصحیح اذا دام بہ البول الغلیظ اگر کسی تندرست شخص کو جو اس وقت بظاہر تندرست
وکان یحس بوجع فی نواحی الرأس ہے) بلا بر غلیظ قارورہ آتا ہے، اور وہ سر کے نواحی میں (سر کے
وانکسار فھو مند سارہ بالحق جانب) کوئی درد محسوس کرے، اور اعضاء شکنجی بھی ساتھ ہو،
تو یہ بخار کی خبر دیتا ہے (یعنی یہ کہ وہ عنقریب ہی بخار میں مبتلا
ہوگا) +

اعشار شکنجی (انکسار) کی وجہ وہ مواد ہوتے ہیں، جو عضلات کے اندر جمع ہو جاتے ہیں۔ (گیلانی)
وربما کان ذلک بہ من فضل نکا ہے ایسا قارورہ (جو پہلے رقیق ہو، اور پھر غلیظ
اندفعوا النجاسا و اسرام او قروح بن گیا ہو) کسی فضل کی وجہ سے ہوا کرتا ہے، جو ربحان کے

بنوا حی مسالك البول

طور پر) دفع ہوا ہو، یا مسالک بول (آلات بول) کے نزاجی کو اور ام یا زخموں کے چھوٹنے کی وجہ سے ہوتا ہے +

وانما كانت الرقة والغلظة تدلان على عدم النضج لان النضج يتبعه اعتدال القوام فالغليظ نضج ان ينضم الى الرقة والرقيق نضج ان ينظم الى النخونة

رہا یہ امر کہ قارورہ کی رقت و غلظت دونوں عدم نضج پر دلالت کرتی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نضج کے بعد قوام معتدل ہو جایا کرتا ہے، اس لئے غلیظ مادہ کا نضج یہ ہے کہ وہ ہضم ہو کر رقت حاصل کرے، اور رقیق مادہ کا نضج یہ ہے کہ وہ یک کر غلظت حاصل کرے +

والبول الغليظ كما قلناه فيما سلف قد يكون صافيا مشفا وقد يكون كدرا والفرق بين الغليظ المشف وبين الرقيق ان الغليظ المشف اذا موج بالتحريك لم يصغر اجزاءه الممتوجة بل حدث فيه امواج كبار وكان حركتها بطيئة واذا انزل كان سريعا كبير النفاخات بطيئ الانقضاء

غلیظ شفاف قارورہ کا فرق رقیق سے اور گا ہے مکر اور میلا؛ چنانچہ اگر قارورہ غلیظ اور شفاف ہو تو اس میں اور رقیق قارورہ میں یہ فرق ہے کہ غلیظ شفاف قارورہ میں جب تحریک سے (ہلانے سے) موجیں پیدا کی جاتی ہیں، تو اس کے موج مارنے والے اجزاء چھوٹے چھوٹے نہیں ہوتے بلکہ اس میں بڑی بڑی موجیں (لہریں) پیدا ہوتی ہیں، اور ان موجوں (لہروں) کی حرکت سست ہوتی ہے (لیکن دونوں جگہ تحریک کی قوت مساوی ہونی چاہئے)؛ اور جب اس میں (غلیظ شفاف میں) جھاگ اٹھایا جائیگا، تو اس کے بلبلے بڑے بڑے ہونگے، اور دیر میں ٹوٹیں گے +

وتولد مثل هذا هو عن بلغم جيد الا نهضام او صفراء محبة ان كان له صبغ الى لصفراء واذا لم يكن صبغ دل على انحلال بلغمه ناجي وهذا كثيرا ما يكون في ابوال المصرعين

ایسے غلیظ شفاف قارورہ کی پیدائش اس بلغم سے ہوا کرتی ہے، جو ابھی طرح پختہ ہو چکا ہو، یا صفراء محبہ سے، بشرطیکہ قارورہ کی رنگت زردی کی طرف مائل ہو + لیکن اگر قارورہ میں زردی نہ ہو تو اس وقت یہ سمجھا جائیگا کہ بلغم زجاجی حل ہو گیا ہے اور قارورہ میں شامل ہو کر اسکو غلیظ بنا دیا ہے + اور یہ (اخیر قسم جو بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے) بسا اوقات مصروعین (مرگی والوں) کے قارورہ میں پائی جاتی ہے +

والرقيق الذي يكثر فيه الصبغ
يعلم ان صبغه ليس عن نضج والا
تفعل النضج فيه القوام او لا لكنه
من اختلاط المرأة به فان اول
فعل الانضاج التقويم ثم الصبغ
جس رقیق قارورہ میں رنگت زیادہ ہو، تو یہ نہ سمجھنا
چاہئے کہ اس کی رنگت نضج (نضج حقیقی) کی وجہ سے ہے (جیسا کہ
جالینوس کا خیال بتایا جاتا ہے)۔ اگر نضج کی وجہ سے رنگت
ہوتی، تو اس میں (نضج کی وجہ سے) قوام بھی یقیناً اثر دے چکی
موجود ہوتا۔ بلکہ رقیق قارورہ میں یہ رنگت صرف ار کے لمجانے
کی وجہ سے حاصل ہوا کرتی ہے، کیونکہ انضاج کا پہلا کام قوام
بنانا ہے، اور دوسرا کام رنگت بخشنا +

یعنی نضج کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ قارورہ کو معتدل القوام بنائے، اسکے بعد اسکے رنگ کو زرد کر دے + (گیلانی)
والنضج في القوام اصله منه في اللون
فلذلك البول الرقيق الا صفرا اذا
دام في مدة المرض الحاد دل
على شروع فتور القوة الهاضمة
چنانچہ اگر قوام میں نضج حاصل ہو (اور رنگ زیادہ نہ ہو)
تو یہ بمقابلہ اس کے زیادہ خوب ہے کہ رنگ میں نضج حاصل ہو (اور
قوام معتدل نہ ہو)۔ یہی وجہ ہے کہ اگر مرض حاد میں رقیق اور
زرد قارورہ ایک عرصہ تک قائم رہے، تو یہ شروع فساد اور قوت
ہاضمہ کی مستی کو بتاتا ہے +

اس قول سے اس خیال کی تردید مد نظر ہے کہ رنگت نضج پر زیادہ دلالت کرتی ہے، جیسا کہ جالینوس
سے منقول ہے (گیلانی) +

واذا رايت بولا رقيقا وهناك اختلا
اجزاء من الحمرة والصفرة فاحس
تعبا ملها
اگر کسی رقیق قارورہ کے اندر مختلف اجزاء، سرخ،
زرد، نظر آئیں، تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی وجہ تعب شدید
(سخت تھکان) ہے +

تعب مله ب سوزش پیدا کرنے والی تھکان، اس سے مراد شدید تھکان ہے +
وان كان رقيقا فيه اشياء كالنخالة
من غير علة في المثانة فذلك
لاحتراق البلغم
اور اگر رقیق قارورہ میں بھوسہ (نخالہ) جیسی چیزیں پائی
جائیں، اور مثانہ میں کوئی مرض نہ ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی
وجہ بلغم کا احتراق ہے +

والبول الغليظ في الامراض الحادة
يبدل بالجملة على كثرة الاخلات
وربما دل على الذوبان وهو الذي
علی العموم اخلاط کی کثرت پر دلالت کیا کرتا ہے، اور گاہ بہ
ذوبان (اعضائے گھٹنے) کی خبر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ قارورہ

اذا بقى ساعة جمد فغلظ

(جو زوبان کی وجہ سے ہوتا ہے) جب کچھ دیر تک چھوڑ دیا جاتا ہے، تو جم کر غلیظ ہو جاتا ہے +

وبالجملة كد و سرة البول لا رضية

مفاد و کدورت خلاصہ کلام یہ ہے کہ کدورت (بول کے کدور

مع ریح یخا لط المائیة فاذا

ہونے) کی وجہ اجزاء ارضیہ ہوتے ہیں، اور ان اجزاء کے

اختلطت هذه كانت كد و سرة

ساتھ ریح ہوتی ہے، جو کہ مائیت (مائیت بولیہ) کے ساتھ

وفي انفصال بعضها من بعض يتم

مل جاتی ہے؛ اور جب یہ تینوں مل جاتے ہیں، تو قارورہ

الصفاء ثم يجب ان ينظر الی

میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان اجزاء کے انفصال

احوال ثلثة

اور علیحدگی سے قارورہ میں صفائی آ جاتی ہے (یعنی جب

آئینرش کے بعد یہ اجزاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے

ہیں، تو قارورہ صاف ہو جاتا ہے)۔ پھر تین باتوں کی طرف

نظر رکھنی چاہئے :-

(۱) رقیق توام کا غلیظ ہو جانا۔

(۲) غلیظ کا رقیق ہو جانا۔ (۳) توام کا اپنے حال پر قائم رہنا۔ (۴) لکھنا

لانه اما ان یبال رقیقا

۱۔ کیونکہ یہ صورت ہوگی کہ جب قارورہ خارج

ثم یغلظ فیدل علی ان الطبیعة

ہوگا، تو پہلے رقیق ہوگا اور اس کے بعد ٹھہر کر وہ غلیظ ہو جائیگا۔

عجاجة هوذا تنضج لكن الماداة

اگر یہ صورت ہوئی تو یہ اس امر کی علامت ہوگی کہ طبیعت

بعد لم تطعم من کل وجه وھی

نضج کے لئے کوشاں ہے، وہ غمقرب مادہ کو پکا دے گی۔

متأثرة و ربما دل علی ذوبان

لیکن اب تک مادہ پورے طور پر طبیعت کی فرمانبرداری میں

الأعضاء

نہیں ہے (ورنہ قارورہ میں شکل رسوب تہ میں بیٹھ جاتا)۔

اگرچہ وہ طبیعت کے فعل سے متاثر ہو چکا ہے (ورنہ یہ

صورت نہ ہوتی کہ نکلنے کے بعد وہ کاڑھا ہو جائے)۔ اور گاہ

یہ صورت اعضاء کے گھٹنے پر دلالت کرتی ہے +

واما ان یبال غلیظا ثم یصفو

۲۔ یا یہ صورت ہوگی کہ پیشاب کے وقت تو وہ

ویمین منه الغلیظ سبباً فیدل

غلیظ ہوگا، مگر پھر وہ ٹھہر کر صاف ہو جائے گا، اور اس کے

علی ان الطبیعة قد قهرت

غلیظ اجزاء تہ نشین ہو جائیں گے۔ یہ صورت اس امر پر

المادتھ وانضجتھا وکلما کان

دلالت کرتی ہے کہ طبیعت مادہ پر غلبہ پا چکی ہے، اور اسے

الصقاع اکثر السوب و فرو
السرع فهو على النضج ادا ل

نفع دے چکی ہے۔ اس صورت میں لے بھی یاد رکھنے کی
ضرورت ہے کہ جس قدر قارورہ میں صفائی زیادہ ہوگی،
رسوب جس قدر زیادہ ہوگا، اور جس قدر جلدتہ میں چلا جائیگا
اُسی قدر وہ نفع پر زیادہ دلالت کریگا *

والحالة المتوسطة بين الا و ل
والاخر :-

۳۔ تیسری صورت پہلی اور دوسری صورت کے درمیان
ہے (یعنی جس صورت میں قارورہ خارج ہونے کے بعد اپنے
حال پر قائم رہے، خواہ وہ غلیظ ہو، یا رقیق) اگر یہ صورت ہو
تو اس کی چند صورتیں ہیں :-

ان دامت وكانت الطبيعة قوية
والقوة ثابتة حدس انه سيبلم
منه الا نضاج التام
وان لم تكن القوة ثابتة خيف
ان يسبق الهلاك النضج

اگر وہ اسی طرح (اسی حال پر) قائم رہے (اور اُس میں
کوئی تبدیلی نہ واقع ہو) اور طبیعت بھی قوی ہو، اور قوت بھی
قائم ہو، تو سمجھنا چاہیے کہ عنقریب پورا نفع ہو جائے گا *
اور اگر قوت اپنے حال پر قائم نہ رہے (بلکہ وہ روز بروز
ضعیف ہوتی چلی جائے) تو نفع کے حاصل ہونے سے پہلے مرض
کے ہلاک ہو جانے کا خطرہ ہے *

واذا طال ولم تكن علامة مخيفة اندك
بصداع لا نه يدل على ثوران على
سرايا بخارية

اور اگر وہ اسی حالت پر قائم رہے (اور قارورہ کے
توام میں کوئی تبدیلی نہ ہو، خواہ توام غلیظ ہو، یا رقیق) اور کوئی
خوفناک علامت موجود نہ ہو، تو یہ درد سر کی خبر دیتا ہے کیونکہ
یہ بتلاتا ہے کہ مادہ میں ثوران (جوش) ہے، اور ریاخ بخاریہ
موجود ہیں *

ریاخ بخاریہ :- وہ ریاخ جس میں رطوبت ہو، اور اس سے حرارت پوسے پر جدا ہوتی ہو، (گیلانی) *

والذي ياخذ من الرقة الى الخثرة
وليستم خير من الواقع على الخثرة
في كثير من الاوقات

جو رقیق قارورہ خارج ہونے کے بعد غلیظ ہو جایا کر تا
ہے، اور اسی حالت پر مسلسل قائم رہتا ہے، یہ اُس قارورہ
کی نسبت اکثر اوقات بہتر ہوتا ہے جو اپنی غلظت پر باقی رہے *

یعنی جو قارورہ خارج ہوتے وقت غلیظ ہو، اور اپنی غلظت پر برقرار قائم رہے، وہ اُس قارورہ سے
لے کر اعلیٰ نے کہا ہے کہ اس صورت میں قارورہ کا غلیظ ہونا شرط ہے، یعنی قارورہ ایک حال پر قائم رہے۔ اور وہ غلیظ ہو

رہی ہے، جو خروج کے وقت رقیق ہو، اور پھر ٹھکر کر غلیظ ہو جایا کرتا ہو۔ (گیلانی)

و کثیرا ما یغلظ البول و یکدر السقوط اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ قوت کے ساقط ہو جانے (ضعف)

القوة لا لدفع الطبيعة قوت کی وجہ سے قارورہ غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے، نہ اس لئے

که طبیعت (مادہ کو) دفع کرتی ہے (جیسا کہ غشی میں دیکھا جاتا ہے)

و اما البول الذی یبال مائیا و یبقی اگر قارورہ پیشاب کرتے وقت مائی (رقیق) ہو، اور

مائیا فهو دلیل علی عدم انضجیم وہ اسی طرح مائی رہے، تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ بالکل نفع نہیں

البتة ہوا ہے +

و البول الغلیظ احملا ما کان سهل غلیظ قارورہ (خواہ وہ کیسا ہی غلیظ ہو۔ اس) میں بہتر

الخروج کثیرا لانفصال معا و مثل وہ ہے جو آسانی سے خارج ہو، اور یک سخت بہت سا خارج ہو۔

هذایبرئی الفالج و ما یجری اس قسم کا قارورہ فالج جیسے امراض (شلا، تشنج، رعش) کو چھپا

کر دیتا ہے +

و اذا کان البول غلیظا ثم جب ایک شخص کے چند قارورے (کئی روز تک)

اخذت ترق علی التدریج مع غلیظ رہے ہوں، پھر وہ بتدریج رقیق ہونے لگیں، اور اسکے

غزاسرة فذلک محمود ساتھ ہی وہ مقدار میں زیادہ ہو، تو یہ اچھی علامت ہے +

لیکن اگر وہ یک سخت رقیق ہو جائے تو یہ سدہ کی علامت ہے۔ (گیلانی) +

و ربما کان تعقب الغلیظ الکدر بول غلیظ قلیل المقدار کے بعد بول کا غلیظ، مکدر اور

الکثیر الغلیظ القلیل دلیل خیر و زیادہ آنا، بسا اوقات بھلائی کی علامت ہو کر کرتا ہے (یعنی

ذلک اذا انفجر الغلیظ الکدر الذی پہلے قارورہ غلیظ ہو، اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں آتا ہو،

کان یبال قلیلا قلیلا فبیل دفعة اور پھر اس کے بعد غلیظ قارورہ مکدر ہو جائے، اور زیادہ

واحدة بولا کثیرا بسهولة فان مقدار میں آنے لگے، تو یہ اکثر اوقات خیر و صلاح کی علامت

مثل هذاکثیرا ما یجعل به العلة ہو کر تا ہے)۔ اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے جبکہ غلیظ و مکدر

سواء کان العلة شیئا من الحمیا قارورہ، جو پہلے تھوڑا تھوڑا آ رہا ہو، وہ یک سخت بڑی مقدار

الحادة و غیرها من الامراض میں سہولت سے خارج ہونے لگے۔ چنانچہ اس قسم کے قارورہ

الامتلائیة او کان امتلاء لم تعرض سے بسا اوقات بیماری دور ہو جایا کرتی ہے۔ خواہ وہ کوئی

بعده من مرض ظاهر تیز بخار ہو، یا کوئی مرض امتلائی ہو، یا محض امتلاء ہو، جس سے

اب تک کوئی نمایاں مرض لاحق نہ ہوا ہو +

وهذا ضرب من البول نادرا

قارورہ کی یہ قسم شانہ و نادر قسموں میں سے ہے (یعنی وہ غلیظ، مکدر، اور کثیر المقدار قارورہ جو غلیظ و قلیل المقدار کے بعد آتا ہے، اور ایسے امتلا رکیوچہ سے ہوتا ہے، جس سے اب تک کوئی نمایاں مرض پیدا نہ ہوا ہو شانہ و نادر قسموں میں سے ہے) +

والبول الطبیع اللون اذا افرط في

طبعی رنگ کا قارورہ (بول اُتر جی) جب بہت غلیظ

الغظ دل احیاناً علی جودة نفض

ہوتا ہے، تو گاہے اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ بہت سے مواد

لمواد كثيرة ویصحی سهولة

کے دفع کرنے پر طبیعت قادر ہے + اس دلیل کی صحت اس سے

الخروج وقد يدل احیاناً علی

حاصل ہوگی کہ قارورہ آسانی خارج ہوگا (یعنی آسانی کے ساتھ بکثرت خارج

التلف للدلالة علی كثرة الاخلاط

ہوگا، نہ کہ تھوڑا تھوڑا) اور گاہے ایسا قارورہ ہلاکت کی دلیل بنتا ہے، اسلئے کہ

وضعت القوة ویدل علیہ

یہ غلطی کی کثرت پر اور قوت کے کمزور ہوجانے پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ اسکی نشانی

عسر الخروج وقلة ما يخرج

یہ کہ قارورہ مشکل سے اور تھوڑی مقدار میں خارج ہوگا +

والبول الغلیظ الجید الذی ہو

وہ غلیظ اور جید (چھا) قارورہ جو طحال کی بیماریوں، اور حمیات مختلفہ

بحران الامراض الطحال والحمیات

بے قاعدہ بخاروں) کا بحران ہو (یعنی ان امراض کے مواد بحران کے روز

المختلطة لا یتوقع فیہ الاستواء

قارورہ کی راہ خارج ہوئے ہوں) اس میں اس امر کی توقع نہ کرنی چاہئے کہ اسکا قوام مستوی

فان طبیعتہ تعمل فی الدفع

(ہموار) ہوگا، کیونکہ طبیعت ان حالات میں (بلا استعوار) دفع ملو کو دپے ہوتی ہو +

والبول المتشور فی الجملة یدل علی

جوش مارنے والا (متشور) قارورہ عموماً اس امر کو بتاتا

کثرة الاخلاط مع اشتغال من طبیعتہ

ہے کہ اخلاط کی کثرت ہے، اور باوجود کثرت کے طبیعت ان

بھا وبانضا جہا

مواد میں مشغول ہے، اور انیس نفع دے رہی ہے +

جوش مارنے والے قارورہ سے مراد وہ پیشاب ہے، جو شیشہ کے اندر جوش مارے (گیلانی) +

والبول الغلیظ الذی له ثقل

وہ غلیظ پیشاب جسکا ثقل (رسوب) زہتی ہو (یعنی

زہتی یدل علی حصاة

رنگ اور قوام میں روغن زیتون جیسا ہو) وہ پتھری پر دلالت

کرتا ہے +

یہاں پتھری سے صرف گمردہ کی پتھری مراد نہیں ہے، جیسا کہ آملی نے کہا ہے، بلکہ یہاں عام معنی مراد ہیں، جس میں مثانہ کی پتھری بھی شامل ہے۔ اور یہ ضروری میں ہے کہ مثانہ کی پتھری سفید ہی ہو، جیسا کہ آملی نے

کھا ہے، بلکہ مثانہ کی پتھری سُرخ اور اتمِ سیاہی اہل سُرخ) بھی ہوا کرتی ہے، جیسا کہ مشاہدہ میں آیا ہے + (گیلانی)
 والبول الغلیظ الدال علی الفجار وہ بول غلیظ جو (پختہ) درموں کے پھوٹنے پر دلالت
 الا ورام یستدل علیہ بما یخالطہ کرتا ہے، اس کی صحیح رہنمائی دو باتوں سے ہوتی ہے: اَوَّل
 وبما قد سبقہ اُن چیزوں سے جو پیشاب کے ساتھ مخلوط ہوتی ہیں۔ دوم
 سابقہ اور گزشتہ حالات سے +

اَمَّا بما یخالطہ فکاملہ ویدل
 علیہا السرائحۃ الممتنۃ ایک چیز تو مِلکہ (پیپ) ہے، جس کی علامت بدبو کا ہونا جو
 پیپ کا ہے نمایاں ہوتی ہے، اور گاہے قارورہ میں نمایاں نہیں ہوتی ہے، بلکہ نظروں سے پوشیدہ ہوتی
 ہے۔ جب پیپ نظروں سے پوشیدہ ہوتی ہے، تو اس کی موجودگی کا بدبو سے پتہ چلتا ہے۔ (گیلانی) +
 والحجرات المنفصلۃ معہ کصفائح
 ووسری چیز وہ جُرادات (چھلکے) ہیں، جو (مقام
 بریض او حُمی او کخالۃ او غیر درم سے) مجدا ہو کر آنے اور قارورہ کے ساتھ ملکر خارج ہوتے
 ذلک مما سندل علیہ بعد ہیں۔ یہ گاہے سفید، یا سُرخ صفائح (طبقات) کی شکل میں ہوتے
 ہیں، اور گاہے نخالہ (سبوس، بھوسی) وغیرہ کے مانند، جن کو
 ہم عنقریب (بحثِ رسوب میں) بتائیں گے +

مثانہ کے قرحوں میں چھلکوں کا سفید ہونا، اور گردہ کے قرحوں میں سُرخ ہونا اکثری ہے، دائمی نہیں ہے (گیلانی)
 وَاَمَّا بما یسبقہ فان یكون قد کان
 فیما سلف علامۃ لورام او قرحة ہے کہ گزشتہ اوقات میں مثانہ، گردہ، جگر، یا سینہ کے نوامی
 بالمثانۃ والکلیۃ والکبد او نواحی (حصوں) میں درم یا قرحہ کے ہونے کی علامتیں پائی گئی ہوں گی،
 الصدفیدل ذلک علی الانفجار من لورام جو درم کے پھوٹنے کی نشانی بنیں گی +
 وان کان قبلہ بول یشبہ غسالۃ اللحم چنانچہ اگر اس سے قبل تازہ گوشت کے دھوون (غسالہ)
 الطری فہو من حدبۃ الکبد او جیسا پیشاب آیا ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ جگر کے حدبہ (جگر کی
 جواز کذلک فالورام فی تعقیرہ محدب سطح) سے آ رہا ہے، اور اگر اسی قسم کا (غسالی) براز آیا ہو
 تو سمجھنا چاہئے کہ درم جگر کی تعقیر (مقعر سطح) میں ہے +

وان کان سبق ضیق النفس سعال اور اگر ایسے قارورہ سے پہلے تنگی نفس (ضیق نفس)
 یا لبس ووجع فی اعضاء الصدر خشک کھانسی اور سینہ کے اعصاب میں چُھنے والا درد (وجع اعضا)

ناخس فهو ذات جنب النحر و رہ چکا ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ ذات الجنب تھا، جو رپک کر پھوٹا
انذ فعر من ناحية الشريان العظيم گیا ہے، اور شریان عظیم کے راستہ سے اس کا مادہ دفع ہو رہا ہے
پیپ کا شریان عظیم کے اندر داخل ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے، کہ اسے شکل سے
ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ شارمین نے اس پر بہت زور لگایا ہے۔ مترجم +

واذا كان في ذلك الذي هو المدة اگر اس پیپ میں جو قارورہ سے ملکر خارج ہوتی ہے،
نفع ہو یعنی یہ پیپ سفید، چکنی، ہموار اور ایک قوام ہوتا ہے
محمود ہے (یعنی ایسی پیپ کا خارج ہونا اچھا ہے) +

وربما بالالصحة المتداع التارك گا ہے تندرست آدمی جو آرام پسند ہو، اور ریاضت کو
لریاضة بولا کاملدة والصلید چھوڑے ہوئے ہو، وہ یدہ اور صدیہ جیسا پیشاب کرتا ہے، جس
فتیق بدنہ ویزول ترهله الذي ہے اس کا بدن پاک صاف ہو جاتا ہے، اور اس کے بدن کا وہ
تزلزل (ڈھیلا پن) نازل ہو جاتا ہے، جو اس کو ترک ریاضت
به لترك الرياضة کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے +

بدہ = پیپ + قیح = سفید پیپ، جس کے ساتھ خون ملا ہوتا ہو +

صدید = رقیق اور بتلی پیپ + (گیلانی)

تزلزل سے یہاں مراد ہلکان ہے، نہ کہ ڈھیلا گوشت۔ (گیلانی)

والصاذا كان في الكبد وما يليه سدا نیز اگر جگر میں، یا اس کے آس پاس سدے ہوں، تو
فربما كان غلظ البول تابعا لثفاهما گا ہے بول کی غلظت ان سدوں کے کھٹنے کی وجہ سے ہوتی ہے
واندفاع مادتها ولا يكون هذا جس کا مادہ بول میں مل کر خارج ہوتا ہے۔ لیکن یہ غلظت قیقی (پیپ)
الغلط قیحا والذي عن الانفجاس کی نہیں ہوتی ہے۔ برعکس اس کے جو غلظت اور ام کے پھوٹنے
يكون قیحا سے حاصل ہوتی ہے، یہ قیقی دریم دار ہوتی ہے +

وان كان ذلك البول مع الغلظ السواد وکان معه وجع في ناحية (ہے) غلظت کیساتھ سیاہی مائل بھی ہو، اور ساتھ ہی بائیں
اليسار فهو من ناحية الطحال طرف کچھ درد بھی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ یہ ناحیہ طحال (تلی کی طرف)
سے آ رہا ہے +

وعلى هذا القياس ان كان فوق السرة وعلى هذا القياس اگر نائف کے اوپر اور شکم کے بالائی

والاعلیٰ البطن فهو من ناحية المعدة
 والکثر ذلک یكون من الکبد و مجاری
 البول
 حصے میں درد ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ معدہ کی طرف سے آرہا ہے
 یہ غلیظ قارورہ (جو سدوں کے کھلنے سے ہوتا ہے)
 اکثر اوقات جگر اور مجاری بول (پیشاب کے راستوں) ہی سے
 آیا کرتا ہے +

بلکہ عام قارورہ بھی اکثر اوقات جگر اور مجاری بول ہی کے حالات بتایا کرتا ہے۔ (گیلانی)۔
 والبول الکدر کثیرا ما یدل علی سقوط
 القوة و اذا سقطت القوة استولی
 البرد فکان کالبرد الخارج
 بول گدرا کدرا اور میل قارورہ (اکثر اوقات قوت
 کے ٹہال ہونے کی خبر دیتا ہے، اور قوت جب ٹھال چلاتی
 ہے، تو برووت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اور اس برووت کی حالت
 خارجی برووت کے مانند ہوتی ہے +

یعنی جس طرح خارجی برووت جب پانی میں اتر کر تپتی ہے، تو اسے کاٹھا اور غلیظ کر دیتی ہے، یہی حال بدنی
 برووت کا ہے، جو قوت کے سقوط کے وقت پیدا ہو جاتی ہے (آملی) +

والبول لکدر لاشبیه بلون الشراب
 الری و ماء الحمص یكون للحمائی و اصح
 او ارام حارۃ مرمنۃ فی الاخصاء
 کدرا قارورہ جو بڑی شراب کے، یا چنے کے پانی کے رنگ
 کا ہو، یہ حاملہ عورتوں میں ہوا کرتا ہے، یا ان لوگوں میں ہوا
 کرتا ہے جنکے اعضاء میں گرم اور مرمن اور ارام ہوں +

والبول الذی یشبہ ابوالحمیر
 و ابوالالدواب و کانه ملخ بشفۃ
 تشویرۃ یدل علی فساد اخلاط البدن
 و اکثرۃ علی خام عملت فیہ حرارۃ
 جو قارورہ گد ہوں کے پیشاب سے، یا چنپائیوں کے
 پیشاب سے مشابہ ہو، اور جوش کی شدت سے ایسا ہو کہ گویا
 اسے ہلا کر پھینٹ دیا گیا ہے، یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے

ما فتورث ریحاً غلیظۃ و لذ لک
 قد یدل علی الصداغ الکائن او
 المطل و قد یدل اذا دام علی
 لیث رخس
 کہ بدن کے اخلاط فاسد ہو گئے ہیں، اور زیادہ تر یہ اس امر کو
 بتاتا ہے کہ بلفم خام میں کسی حرارت نے عمل کیا ہے، جس سے
 اس میں غلیظ ریح پیدا ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے ایسا قارورہ

اسے ہلا کر پھینٹ دیا گیا ہے، یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے
 کہ بدن کے اخلاط فاسد ہو گئے ہیں، اور زیادہ تر یہ اس امر کو
 بتاتا ہے کہ بلفم خام میں کسی حرارت نے عمل کیا ہے، جس سے
 اس میں غلیظ ریح پیدا ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے ایسا قارورہ

اسے ہلا کر پھینٹ دیا گیا ہے، یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے
 کہ بدن کے اخلاط فاسد ہو گئے ہیں، اور زیادہ تر یہ اس امر کو
 بتاتا ہے کہ بلفم خام میں کسی حرارت نے عمل کیا ہے، جس سے
 اس میں غلیظ ریح پیدا ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے ایسا قارورہ

اسے ہلا کر پھینٹ دیا گیا ہے، یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے
 کہ بدن کے اخلاط فاسد ہو گئے ہیں، اور زیادہ تر یہ اس امر کو
 بتاتا ہے کہ بلفم خام میں کسی حرارت نے عمل کیا ہے، جس سے
 اس میں غلیظ ریح پیدا ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے ایسا قارورہ

اسے ہلا کر پھینٹ دیا گیا ہے، یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے
 کہ بدن کے اخلاط فاسد ہو گئے ہیں، اور زیادہ تر یہ اس امر کو
 بتاتا ہے کہ بلفم خام میں کسی حرارت نے عمل کیا ہے، جس سے
 اس میں غلیظ ریح پیدا ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے ایسا قارورہ

قال بعضهم انه اذا كان في اسفل البول
شبيه بغليم او دخان طال المرض
بعض اطباء کا قول ہے کہ جب قارورہ (شیشہ) کے
زیرین حصے میں ابر (عُیم) کی سی کوئی چیز، یا دھوئیں کی سی کوئی
چیز ہو تو سمجھنا چاہئے کہ مرض دراز ہو گا۔
وان كان في جميع المرض اندر
بموت موت کی خبر دیتا ہے +
بعض نسخوں میں عبارت اس طرح ہے :- اور اگر یہ صورت سارے قارورہ میں ہو، تو یہ موت کی خبر دیتا ہے۔

والخام يفسر ق المدة بالنتن
والبول المختلف الاجزاء كلما كان
الاجزاء الكبار فيه اكثر دل على
ان عمل الطبيعة فيه انفذ والطبيعة
افتدس والمسام اشتد انفتاحا
اور خام (بلغم) اور پیپ میں فرق بدبو کے لحاظ سے ہے
(پیپ میں بدبو ہوتی ہے۔ اور بلغم میں بدبو نہیں ہوتی) +
جس قارورہ کے اجزاء (چھوٹے بڑے) مختلف ہوں،
اس میں بڑے اجزاء جس قدر زیادہ ہوں گے، اُسی قدر وہ اس
ان عمل الطبيعة فيه انفذ والطبيعة
افتدس والمسام اشتد انفتاحا
جس قارورہ کے اجزاء (چھوٹے بڑے) مختلف ہوں،
اس میں بڑے اجزاء جس قدر زیادہ ہوں گے، اُسی قدر وہ اس
ان عمل الطبيعة فيه انفذ والطبيعة
افتدس والمسام اشتد انفتاحا

والبول الذي يري فيه كالخيوط
المختلط ببعضها بعض يدل على انه
بيل اخترا لجماع
وہ قارورہ جس میں دھاگے سے نظر آتے ہیں، ہوا یکدہ دوسرے
سے ملے ہوئے ہوں، وہ اس امر کو بتاتا ہے کہ جوار کے بعد پشاپ
کیا گیا ہے +

اور جوار کے بعد کچھ نمی مجرائے بول میں ندی کے ساتھ ملی ہوئی رہ گئی ہے، جو پشاپ کے ساتھ نایج ہوئی ہے۔ دیکھائی

الفصل الرابع في دلائل رائحة البول فصل (۴) بوئے قارورہ کے دلائل

قالوا الميربول مريض قطيوا فوق
رائحة رائحة بول الاصحاء
ونقول ان كان البول لا رائحة له
البتة دل على برد مزاجه وفجاجة
مفرطة وسر بما دل في الامراض
الحادة على موت الغريزة
اطباء کا قول ہے کہ کبھی کسی مریض کا قارورہ ایسا نہیں
دیکھا گیا ہے جس کی بوتند رستوں کے قارورہ کے مانند ہو +
ہم کہتے ہیں کہ اگر قارورہ میں کسی قسم کی کوئی بو نہ ہو،
تو یہ مزاج کی برودت اور فجاجت (مادہ کی خامی) کی کثرت پر
دلائل کرتا ہے، اور بعض اوقات یہ قارورہ امراض حادہ
میں غریزہ (حرارت غریزیہ) کی موت پر دلالت کرتا ہے +

فان كانت له سرائحة منكرة فان
كان هناك دلائل النضج كان سببه
جرباً وقرحاً في آلات البول
ويستدل عليه بعلامات ذلك
اگر قارورہ میں بُری بو ہو (بدبو ہو) تو اس کی چند
کان هناك دلائل النضج كان سببه
جرباً وقرحاً في آلات البول
ويستدل عليه بعلامات ذلك
اگر قارورہ میں بُری بو ہو (بدبو ہو) تو اس کی چند

وان لم يكن له نضج جازان يكون
من ذلك وجازان يكون للعفونة
وإن لم يكن له نضج جازان يكون
من ذلك وجازان يكون للعفونة
یعنی کُتالہ (بھوسی، جزدات، چھلکے) تشورہ اور صفراغ (بلقات) قارورہ میں برآمد ہونگے۔ (گیلانی)
اور اگر قارورہ میں نضج مادہ کی علامتیں نہ ہوں، تو ممکن
من ذلك وجازان يكون للعفونة
وإن لم يكن له نضج جازان يكون
من ذلك وجازان يكون للعفونة
یعنی کُتالہ (بھوسی، جزدات، چھلکے) تشورہ اور صفراغ (بلقات) قارورہ میں برآمد ہونگے۔ (گیلانی)
اور اگر قارورہ میں نضج مادہ کی علامتیں نہ ہوں، تو ممکن

واذا كان ذلك في الحميات الحادة
ولم يكن بسبب اعضاء البول فهو
دليل سادى
جب یہ صورت (یعنی قارورہ کی گندگی) میات حادہ میں
ولم يكن بسبب اعضاء البول فهو
دليل سادى
جب یہ صورت (یعنی قارورہ کی گندگی) میات حادہ میں

کیونکہ یہ عفونت کی کثرت پر اور اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ عفونت تمام بدن میں عام ہے، مرض بھی حاد
ہے اور وہ نضج سے محروم ہے۔ (گیلانی) +

وان كان الى الحموضة دل على
ان العفونة في اخلاط باردة
الجوهر استولى عليها حلاوة غريبة
واما ان كانت العلة حادة فهو
دليل الموت لانه يدل على موت
الحارسة الغريزية واستيلاء برد
في الطبع مع حر غريب
اگر قارورہ کی گندگی، ترشی کی طرف مائل ہو تو یہ اس
امر کو بتاتا ہے کہ عفونت ٹھنڈے اخلاط (اخلاط باردة) الجوہر
استولى عليها حلاوة غريبة
واما ان كانت العلة حادة فهو
دليل الموت لانه يدل على موت
الحارسة الغريزية واستيلاء برد
في الطبع مع حر غريب

اور اگر مرض حاد ہو، تو یہ (گندگی و ترشی قارورہ)
موت کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ حرارت
غریزیہ مرجحی ہے، اور طبیعت میں برودت کا غلبہ ہو گیا ہے
اور اس کے ساتھ ہی حرارت غریبہ کا بھی تسلط ہے +

والسرايحة الضاربة الى الحلاوة
تدل غلبة الدم
والمنتنة شديداً صفراويةً والمنتنة
الى الحموضة سوداويةً
قارورہ کی بوجھ مٹھاس (ملاوت) کی طرف مائل ہو،
خون کے غلبہ پر دلالت کرتی ہے +

قارورہ میں سخت بدبو کا ہونا صفراغ (غلبہ صفرا) کی دلیل
ہے، اور بدبو کے ساتھ ترشی کا پایا جانا سوداغ کی +

بدبودار قارورہ کا تندرستوں میں عرصہ تک آنا اُن

بالاصحاء دل علی حمیات تحت ث
من العفن او علی استفاض عفونة
محتبسة فیهم ویدل علیہ وجود
الخفة اثره
یہ ہے کہ اس کے بعد خفت نمودار ہوگی +

وفی الامراض الحادة اذا فارق البول
تتقن کان یلزمہ فیہا وزال عنہ وکان
ذلك الزوال دفعة ولم یعقب راحة فهو
علامة سقوط القوى واستیلاء الضعف
اگر امراض حادہ میں قارورہ سے بدبودور ہو جائے
جر پہلے سے ہو، اور یک نخت دور ہو جائے، اور اس کے
بعد راحت بھی نمودار نہ ہو، تو یہ قوی کے ساقط ہونے اور غلبہ
ضعف کی علامت ہے +

الفصل الخامس فی الدلائل
فصل رہ، وہ علامات جو قارورہ کے زبد (جھاگ)

سے ماخوذ ہیں

الماخوذة عن الزبد

الزبد يحدث عن الرطوبة و
من الریح المنزركة فی القمار وریة
مع زرق البول
جھاگ کی پیدائش رطوبت سے، اور اُس ریح (ہوا)
سے ہوا کرتی ہے، جو پیشاب کے خروج کے ساتھ (مشانہ سے)
قارورہ میں (مشیخہ میں) خارج ہوتی ہے +

والریح الخارجة مع البول فی جوہر
البول معونة لا محالة وخصوصا
اذا كانت الریحة غالبية فی البدن
كما یعرض فی بول اصحاب التمدد
من النفاخات الکثیرة
علی نفا اُس ریح کو بھی یقیناً جھاگ کی پیدائش میں مدخل
ہے، جو پیشاب کے ساتھ پیشاب کے جوہر میں خارج ہوتی ہے
علی الخصوص اُس وقت جبکہ ریح بدن میں غالب ہو، (بکثرت
ہو) جیسا کہ تمدد ہواؤں کے قارورہ میں بڑے بڑے بلبے (نفاخات)
پیدا ہو جاتے ہیں +

والزبد قد یدل بلونه کما
یدل لبوادة وشقرته علی الیرقان
یہ یرقان سیاہ میں جھاگ کا رنگ سیاہی اہل ہما کرتا ہے، اور یرقان زرد میں شقرت (سُرخ زردی) کے
درمیان کی طریت + گیلیانی

وقد یدل بصفیہ وکبرہ فان کبرہ
کما ہے جھاگ کے چھوٹے بڑے ہونے سے بھی استدلال
یہ یرقان کو بتاتا ہے +

یدل علی الزوجة

کیا جاتا ہے؛ چنانچہ جھاگ کا بڑا ہونا مادہ کی لزوجت ریسدا
ہونے کو ظاہر کرتا ہے +

واما بقلته وکثرته فان کثرته
تدل علی لزوجة ورايح کثيرة

گاہے جھاگ کی کمی و زیادتی سے بھی استدلال کیا جاتا ہے
چنانچہ جھاگ کی زیادتی مادہ کی لزوجت اور ریاح کی کثرت پر
دلالت کرتی ہے +

واما بانفقاؤه بطياً وبانفقاؤه
سريعاً فان انفقاؤه بطياً يدل
علی الزوجة

گاہے جھاگ کے بدیر یا سرعت ٹوٹنے سے بھی استدلال
کیا جاتا ہے؛ چنانچہ اگر جھاگ دیر میں ٹوٹیں تو مادہ کے ریسدا
ہونے کی علامت ہے +

والقُبْبُ اَبَاقِيَّةٌ فِي عِلْلِ الْكُلِّ تَدَلُّ
عَلَى طَوْلِ الْمَرَضِ لِلدَّلَالَةِ عَلَى
الرَّيَاحِ وَالزَّوْجَةِ وَبِالْحِجَلَةِ فَنَاحِ
الْخَلَطِ الزَّجَرِ فِي عِلْلِ الْكُلِّ رَدِي
وَيَدُلُّ عَلَى اخْلَاطِ رَدِيَّةٍ وَبَرَدٍ

امراض گروہ میں جھاگ کے قُبْبُ (بیلے) اگر زیادہ دیر
تک قائم رہیں تو یہ طول مرض کی علامت ہیں؛ کیونکہ یہ ریاہ
اور لزوجت مادہ پر دلالت کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ امراض گروہ
میں خلط کا ریسدا ہونا خراب علامت ہے، اور یہ ردی اخلاط
(اخلاط سوداویہ و بلغمیہ) پر دلالت کرتے ہیں، یا برودت پر
(یا گروہ کے سور مزاج بارود پر) +

فصل (۶) رسوب کی قسموں کے علامات

الفصل السادس في دلائل انواع الرسوب

رسوب کی اقسام کو بیان کرنے سے پیشتر ہم یہ بتا دینا چاہتے
ہیں کہ اصطلاح اطباء میں ”رسوب“ اور ”ثقل“ کا لفظ مشہور
معنی (مجری متعارف) سے ہٹا ہوا ہے۔ اس لئے کہ اطباء
”رسوب“ اور ”ثقل“ کا لفظ فقط ان اشیاء پر استعمال نہیں کرتے
جو قارورہ میں نشین ہو جائیں (یعنی بیٹھ جائیں)، بلکہ ہر اشیاء
جو ہر پر استعمال کرتے ہیں، جس کا قوام پانی سے زیادہ غلیظ
ہو، اور اس سے متناظر نظر آئے، خواہ وہ جوہر قارورہ کے دینا
میں معلق ہو، یا قارورہ کی سطح پر تیر رہا ہو +

نقول اولاً ان اصطلاح الاطباء
في استعمال لفظ الرسوب والثقل
قد نزل عن المجري المتعارف
وذلك لانهم يقولون رسوب
وثقل لما يرسب فقط بل لكل
جوهر اغلظ قواماً من المائية
تميز عنها وان تعلق وطفأ

اس کے بعد ہم کہتے ہیں کہ رسوب حالات بدن پر پسند

فئة لان الرسوب قد يستدل

منہ من وجوہ من جوہرہ ومن طریقوں سے دلالت کرتا ہے: اپنے جوہر سے — اپنی مقدار کمیتہ ومن کیفیتہ ومن وضع سے — اپنی کیفیت سے — اپنے اجزاء کی وضع سے — اجزائہ ومن مکانہ ومن زمانہ اپنے مکان و محل سے — اپنے زمانہ و قیام سے — ومن کیفیتہ مخالطہ اور اپنے اختلاط سے ملنے کی کیفیت سے) +

اما دلالتہ من جوہرہ فہو انہ اما ان یکون سوسو یا طبیعیاً چنانچہ جوہر کے اعتبار سے رسوب کے دلالت کرنیکی صورت یہ ہے کہ (مثلاً) وہ رسوب طبعی و محمود ہو، جو طبعی ہضم و طبعی نفع (پختگی) پر دلالت کرتا ہے۔ طبعی رسوب کی رنگت سفید ہوتی ہے، قارورہ کے زیرین حصہ میں نہ نشین (راسب) ہوتا ہے، اس کے اجزاء آپس میں ملے ہوئے متصل الاجزاء متشابہ اور مستوی رہوا (ہوتے ہیں) +

ووجب ان یکون مستدیرا لالشکل ورسوب محمود کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی شکل گول املس مستویا لطیفاً شبیہاً ہو، وہ چکنا ہو، مستوی رہوا (اور لطیف ہو، اور عرق گلاب برسوب ماء الور د کے رسوب (دروہی) سے متشابہ ہو +

رسوب محمود کے لئے یہ آخری صفیں اس وقت پائی جاتی ہیں جبکہ رسوب محمود بہترین حالت میں ہو + ونسبۃ دلالتہ علی نضج الامادۃ فی جس طرح سفید، چکنی، اور متشابہ القوام (ایک قوام کی) البدن کلہ کنسبۃ دلالة المدة پیپ ورم کی پختگی پر دلالت کرتی ہے، اسی طرح رسوب (طبعی البیضاء الملساء المتشابهة القوام محمود) سارے بدن کے مادہ کو نفع پر دلالت کرتا ہے (دونوں کی علی نضج الورم لکن المدة کثیفۃ نسبت اس بارہ میں ایک جیسی ہے)۔ مگر آپس میں دونوں کے وھذا لطیفۃ والرسوب الثقل اندر فرق یہ ہے کہ پیپ کثیف ہوتی ہے۔ اور یہ (رسوب کے دلیل جید وان فات الصبر اجزاء) لطیف ہوتے ہیں۔ قارورہ میں رسوب و ثقل کی موجودگی ایک اچھی علامت ہے۔ اگرچہ اسکے اندر رنگ معدوم ہو +

ذیل میں اس اختلاف کا ذکر کیا جاتا ہے کہ قارورہ کا رنگین ہونا مادہ کے نفع پر زیادہ دلالت کرتا ہے، یا قارورہ کا قوام + مترجم

والاستواء ا دل عند الاقد میں استواء قوام (رسوب کے قوام کا ہموار ہونا) اخبار علی النضج فان المستوی الذی قدیم (راقمین) کے نزدیک نفع مادہ پر بمقابلہ سفیدی کے زیادہ

لیس بذالک الا بیض بل هو احمر اصله من الا بیض الخشن واکثر السوب علی لون البول

دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کا مستوی اور ہموار قوام کا رسوب جس کے اندر ایسی اچھی سفیدی نہ ہو، بلکہ وہ سُرخ لے ہوئے ہو، اس سفید رسوب سے بہتر ہے، جو کہ کھردرا (خشن) ہو۔ علاوہ ازیں رسوب کا رنگ زیادہ تر قارورہ کے رنگ ہی پر ہوا کرتا ہے (یعنی جیسا رنگ پیشاب کا ہوتا ہے، علی العموم رسوب کا رنگ بھی وہی ہوتا ہے) +

(بھریہ بھی ہے کہ سُرخ رنگ کا درجہ سفید سے بہت زیادہ گھٹا ہوا بھی نہیں ہے؛ بلکہ) سفید رنگ کے خلاف جو رنگ ہیں ان میں سب سے بہتر سُرخ (سُرخ رنگ کا رسوب) ہے، اسکے بعد زرد، اس کے بعد زرد نیلی (پڑتال کے رنگ کا یا سُرخ مائل بہ زردی) +

واجود ما خالف الا بیض هو الاحمر شمل الا صفر شمل الزر نیلی

(یہ سب رنگ تو اچھے تھے، اب عدسی رسوب (مسور) کے رنگ کے رسوب یا سیاہی مائل سُرخ) سے برائی شروع ہو جاتی ہے +

ویبتدئ الشر من العدسی

اطباء متاخرین (مثلاً ذکر کیا) کے اس قول کی طرف ذکر رنگ نفع پر قوام سے زیادہ دلالت کرتا ہے) قطعی توجہ نہ کرنی چاہئے؛ کیونکہ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ قارورہ کے اندر سفیدی ہوتی ہے، مگر اس کی وجہ نفع نہیں ہوتی۔ مگر قوام کا ہموار (ہمواری) نفع کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ سفیدی (سفید رسوب) کی ایک قسم وہ بھی ہے جو کہ ریاح کے شدید احتلاط کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے (جو یقیناً نفع سے خالی ہوتی ہے) +

ولا يلتفت الی ما یقولہ الاخرون فان البیاض قد یكون لا للنضج والا ستواء لیس الا للنضج و من البیاض ما یكون عن مخالطة سراج مخالطة شدیدة

دوسری و مذموم قسم کا رسوب اگر ہو تو اس کا پیرا گندہ ہونا اسکے مستوی اور ہموار ہونے سے بہتر ہے +

واما الرسوب المردي المذموم فتشتت خیر من استوائه

دوسری رسیب وہ ہیں جنکو تم عنقریب جان لو گے۔ لیکن رسوب جتید (اچھا رسوب) جس میں ہم گفتگو کر رہے ہیں، بعض

والرسوب الردي هو الذي تعبر عنه عن قریب واما الرسوب

الجيد الذی کلامنا فيه فقد يشبه المدة والحام الرقيقين ولكن المدة تخالفه بالنتن والحام يخالفه بالتدماج اجزائه وهو يخالف كليهما باللطافة والخفة

اوقات رقيق پیپ اور رقیق بلغم خام سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن پیپ اور رسوب جید میں یہ فرق ہے کہ وہ (پیپ) میں بڑا ہوتی ہے اور رسوب میں بونیس ہوتی۔ اور بلغم خام اور رسوب جید میں فرق یہ ہے کہ بلغم خام کے اجزاء کشیف ہوتے ہیں؛ چنانچہ قارورہ کو اگر ہلایا جائے تو بلغم کے اجزاء جلد ہی منتشر نہ ہو گئے اور رسوب جید کے اجزاء تمام قارورہ میں بہت جلد پھیل جاتے ہیں)۔ اور رسوب جید ان دونوں (پیپ اور بلغم) سے لطافت و خفیت کے ذریعہ اختلاف رکھتا ہے (یعنی رسوب جید خفیف و لطیف ہوتا ہے، اور پیپ اور بلغم دونوں ثقیل ہوتے ہیں)۔

وهذا الرسوب انما يطلب في الامراض ولا يطلب في حال الصحة وذلك لان المريض لا يشك في احتباس مواد دية في بدنه وفي عروقه فاذا لم تنضج دل على الفساد واما الصحيح فليس يجب اثمان ان يكون في عروقه خلط ينقص بل الاولى ان يدل ذلك منهم على فضول تفضل فيهم عن الغذاء عديم الهضم ثم تفضل فضل يرسب في البول نصيبا او غير نصيب

یہ رسوب (طبعی محمود اور افضل، جس میں ہم اس وقت کلام کر رہے ہیں) تندرستی کی حالت میں اس کی تلاش نہ کرنی چاہئے، بلکہ اس کا انتظار امراض (مادیہ خلطیہ) میں کرنا چاہئے؛ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ مریض کے بدن اور اس کی رگوں میں مواد ردیہ بند ہوتے ہیں، اور یہ مواد ردیہ اگر نفع نہ پائیں تو فساد پر دلالت کریں گے۔ رہا تندرست شخص تو اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ اس کی رگوں میں کوئی ایسی خلط موجود رہتی ہو، جو قارورہ کے ساتھ شکل رسوب) خارج ہوتی رہے، بلکہ اگر یہ رسوب حالت صحت میں پایا جائے تو یہ اس امر پر دلالت کرے گا کہ کچھ کچھ فضلات غذا عدم ہضم کی وجہ سے نفع نہ پائیں اور وہ پھر قارورہ میں جا کر تہ نشین ہو گئے ہیں؛ خواہ ان فضلات میں نفع موجود ہو یا نہ ہو۔

والقضاء يقل فيهم انقل الراسب في حال الصحة وخصوصاً المزاولون للرياضات واصحاب الصنائع المتعبة وانما يكثر هذا الرسوب لاغر وخيف لگوں میں صحت کے اندر نیچے بیٹھے ہوئے رسوب (رسوب تہ نشین) کی مقدار کم ہوتی ہے، خصوصاً ان لوگوں میں جو کہ ہمیشہ ورزش کرتے رہیں، یا سخت محنت کے پیشے والے ہوں (جیسے ہمارا اور ٹرہٹی) اس کے برعکس فربہ و

فی ابوالسَّمانِ المَثَدِ عین

آرام پسند لوگوں کے قارورہ میں اس رسوب کی مقدار بہت زیادہ
ہوا کرتی ہے +

وَلَكِنْ لَكَ اَيْضًا لَيَجِبُ اَنْ يَتَوَقَّعَ

اسی طرح سے لاغر مریضوں کے قارورہ میں رسوب

فِي ابوالمرَضِيِّ الْقَصَافِ مَنْ

کی کم امید رکھنی چاہئے، اور فربہ مریضوں کے قارورہ میں زیادہ

الرَّسُوبِ مَا يَتَوَقَّعُ فِي ابوالمرَضِيِّ

توقع رکھنی چاہئے؛ کیونکہ لاغر مریضوں میں بسا اوقات ایسا

السَّمانِ فَاِنْ اُولَئِكَ كَثُرَ مَا يَقْلَعُ

ہوتا ہے کہ ان کے امراض بھی دُخ ہو جاتے ہیں، لیکن ان کے

اَمْراضُهُمْ وَلَمْ يَرْسُبُوا شَيْئًا

قارورہ میں کوئی چیز از قسم رسوب نظر نہیں آتی، اور اکثر

وَكَثُرَ اَمَّا لَا يَبْلُغُ الرَّسُوبُ فِي

ان کے قارورہ کا رسوب اس حد تک پہنچتا ہی نہیں، جو کہ

ابوالصَّمَلِيِّ اِنْ تَسْفَلَ بِلَرْبَمَا كَانَ

زیرین حصہ میں بیٹھ جائے۔ بلکہ کچھ ہوتا بھی ہے، تو یاد رہے

مِنْهُ شَيْءٌ يَسِيرٌ طَافٍ اَوْ مُتَعَلِّقٌ

تیرتا ہوا نظر آتا ہے، یا درمیان میں معلق ہوتا ہے +

وَلَيْسَ كَمَا يَقَالُ كُلُّ بُولٍ فَاِنَّهُ يَرْسُبُ

یہ قول بھی صحیح نہیں ہے کہ ہر قارورہ میں پیشاب کرتے

وَلَا الْبُولُ النَّصِيبُ جَدًّا بَلْ يَجِبُ

ہی رسوب بن جاتا ہے، اور نہ نہایت پختہ اور نفع یافتہ قارورہ

اِنْ يَصْبِرُ عَلَيْهِ قَلِيلًا

کا یہ حال ہے۔ بلکہ رسوب بننے کے لئے تنہا ہی دیر تک قارورہ

کو رکھ دینا چاہئے (بعد ازاں اس کو دیکھا جائے) +

وَاَمَّا الرَّسُوبُ الْغَيْرُ الطَّبِيعِيُّ فَمِنْهُ

غیر طبعی رسوب

خَرَّاطِيٌّ مُخَالِيٌّ اَوْ كَرَسِيٌّ اَوْ دَشِيشِيٌّ

”خَرَّاطِيٌّ“ (خُراہ کے چھلکے کے مانند)۔ پھر خراطی کی کئی

اَوْ شَبِيهٌ بِالزَّرْنِجِيْنِ الْاَحْمَرِ وَالْمَشْبَعِ

قیس ہیں: (۱) ”مُخَالِيٌّ“ (مخبرسی کے مانند) (۲) ”کَرَسِيٌّ“

صَفْرَاءُ

(مڑکے مانند جس کا رنگ زردی مائل خاکی ہوتا ہے) (۳)

”دَشِيشِيٌّ“ (رستو کے مانند) (جس کو سویلی بھی کہتے ہیں) (۴)

(۵) ”مُزْنُخٌ“ اور گہرے زرد پڑتال کے مانند +

وَمِنْهُ لَحْمِيٌّ وَمِنْهُ دَسْمِيٌّ وَمِنْهُ مَدِيٌّ

(۶) پانچوں قیس خراطی کی ہیں۔ باقی نو قیس یہ ہیں:

وَمِنْهُ مَخَاطِيٌّ وَمِنْهُ شَبِيهٌ بِقَطْعِ

”لَحْمِيٌّ“ (گوشت کے مانند) ”دَسْمِيٌّ“ (دھن کے مانند)

الْخَمِيرِ الْمَنْقُوعِ وَمِنْهُ دَمَوِيٌّ عُلْقِيٌّ

(۷) ”مَخَاطِيٌّ“ (پپ والا) ”مَخَاطِيٌّ“ (مخاط یا بغم والا رسوب) (۸) ”شَبِيهٌ“

وَمِنْهُ شَعْرِيٌّ وَمِنْهُ رَمْلِيٌّ حَصَوِيٌّ

”دَشِيشِيٌّ“ (بیسے ہوئے ٹکڑوں کے مانند) (خمیری)۔ ”دَمَوِيٌّ“ (علقی)

(۹) ”شَعْرِيٌّ“ (خون کے بستے ٹکڑوں کے مانند) ”رَمْلِيٌّ“ (بال کے مانند)

لے صفحہ ۶۳۱ کا ذکر کرنے کو اس مرتبہ پر نہیں کیا، جو مگر وہ بھی ذاتی کے اقسام میں داخل ہے، جیسا کہ آگے چل کر شیخ نے خود بتایا ہے (مترجم)

ومنہ رمادی

ترکلی حصوتی (ریت پتھری کے رسوب) اور سہادتی دراکہ
کے مانند) +

والخراطی القشوری منہ صفائے چنانچہ رسوب خراطی قشوری (جو چھلکوں کے
کبار الاجزاء بئض و حمر تدل مانند ہوں) اس کی ایک قسم صفائی ہے، جس کے اجزاء بڑے
فی اکثر الاہر علی انفصالہا من اعضاء بڑے ہوتے ہیں (پیلی ہونی سطح یا طبقات کے مانند چڑے
قریبۃ من منفصل البول وہی چڑے ہوتے ہیں)۔ فواہ سفید ہوں یا سُرخ۔ یہ رسوب اکثر
اعضاء البول والا بیض يدل علی اوقات اس امر کی راہست ہوتا ہے کہ یہ اعضاء بول کے قریب
انہ من المثانۃ لقروح فیہا وجرب ترین اجزاء سے (مثلاً شانہ و گردہ سے) علحدہ ہو کر آ رہا ہے۔
او تاكل والا حمر اللحم يدل علی چنانچہ یہ رسوب، اگر سفید ہو تو اس امر کی دلیل ہے کہ یہ شانہ کے
انہ من الکلیۃ زخم (قروح) کی وجہ سے، یا شانہ کے جرب و تاكل کی وجہ سے
علحدہ ہو کر آ رہا ہے۔ اور اگر یہ گدشت جیسا سُرخ ہو، تو سمجھا
جائیگا کہ یہ گردہ سے علحدہ ہو کر آ رہا ہے +

یہ ظاہر ہے کہ شانہ سے سفید رسوب کا آنا اور گردہ سے سُرخ رسوب کا برآمد ہونا اکثری ہے، دائمی اور کلی
نہیں ہے۔ (گیانی) +

وقد یکون من الصفاخی ما هو رسوب صفاخی (چھٹی قسم کا رسوب) بعض دفعہ
کمل اللون اذکن او شبیه بفلوس نیلے رنگ کا ہوتا ہے، بعض دفعہ اذکن (سیا ہی مائل)، اور
السفک بعض دفعہ چھلی کے چھلکوں کے مشابہ ہوتا ہے (یعنی چمک میں،
رنگ میں، یا شکل میں بھی چھلی کے چھلکوں کے مانند ہوتا ہے) +

وهذا ردی جداً ارسداً من جميع اس قسم کے رسوب (جو چھلی کے چھلکوں کے مانند ہوں)
اصناف الرسوب الذی تذکرہ ان تمام اقسام سے زیادہ خراب ہونے پر، جن کو ہم بیان
ویدل علی انجراد صفائح الاعضاء کریگے۔ اور اصلی اعضاء کے صفحات (طبقات یا جلیوں) کے
الاصلیۃ چھلنے پر دلالت کرتے ہیں +

واما الجھسان الاولا فکتیرا ما رہیں پہلی دونوں قسمیں (رسوب صفاخی و سفیدی)
لا یضمان البتہ بل ربما نقیاً تو وہ اکثر اوقات بالکل نقصان نہیں پہنچاتی ہیں، بلکہ بعض

لہ خراطی، اور قشوری، دونوں مترادف لے گئے ہیں +

المثانة

اوقات مثانہ کو (اور گردہ کو) صاف کر دیتی ہیں +

وقد حكه بعضهم من رجليه

بعض اطباء نے (محمد بن زکریا نے) حکایت بیان کی

الذی سار یحی فبال قشوراً بیضاً

ہے کہ ایک شخص نے ذرا ریح (تیلنی مکھی) کھائی تھی . اس کے

کا لغزقی فکانت اذاحلت فی

بعد اس نے پیشاب کیا، جس میں سفید رنگ کے بہت سے

المائیة المخلت وصبغت صبغاً

چھلکے غرق (پوست اندرونی بیض) کے مانند تھے . جب ان

احمر فبدأ وعاش

قتور (چھلکوں) کو پانی میں حل کر دیا جاتا تھا تو وہ حل ہو جاتے

تھے ، اور قارورہ کو سرخ رنگ میں تبدیل کر دیتے تھے ، اس

قسم کا قارورہ آنے کے بعد مریض کو نجات ہو گئی ، اور صحت پائی

ومن الخراطی ما یكون اقل عرضاً

گا ہے رسوب خراطی کی چوڑائی مذکورہ بالا دونوں

من المذکورین واثخن قواماً

اقسام (رسوب صفا کھی سرخ و سفید) سے بہت کم ہوتی ہو

فان کان احمر سمی کرسنیاً وان

مگر دبا زت میں زیادہ (قوام میں زیادہ غلیظ ہوتی ہے) .

لمیکن احمر سمی نخالیا

چنانچہ اگر ایسے رسوب کا رنگ سرخ ہو تو اس کو "کرسنی"

کہتے ہیں ، اور اگر سرخ نہ ہو تو اس کو "نخالیا" کہتے ہیں +

والکرسنی ان کان احمر فقد یكون

پھر رسوب کرسنی اگر سرخ رنگ کے ہیں ، تو وہ

اجزاء من الکبد محترقة وقد

گا ہے جگر کے اجزاء محترقہ (جلے ہوئے) ہوتے ہیں ، اور گاہی

یکون دما محترقا فیہا وقد یكون

جگر کا جلا ہوا خون (دم محترق) ، اور گاہی وہ گردہ سے آتے

من الکلیۃ لکن الکائن من الکلیۃ

ہیں . رانیں باہمی فرق یہ ہے کہ گردہ کا جو ہر چو نکہ زیادہ

اشد اتصالاً لحمیاً والاخران

ٹھوس ہے ، اس لئے گردہ سے جب اس قسم کے رسوب خارج

اشبه بما یس بلحمہ واقبل

ہوتے ہیں ، تو اس میں گوشت کا سا اتصال ہوتا ہے ، اور

للتفتیت

باقی دونوں قسموں میں گوشت جیسا اتصال نہیں ہوتا (بلکہ منجر

خون کا سا اتصال ہوتا ہے ، یعنی گردہ کا رسوب گوشت کے

مانند ہوتا ہے اور خون و جگر کا رسوب منجر خون کے مانند) .

نیز یہ دونوں قسمیں باسانی متفتت (ریزہ ریزہ) ہو جاتی ہیں +

وان کان شدید الضرب

اگر مذکورہ بالا رسوب زردی کی طرف مائل ہوں تو چھنا

الی الصفرۃ فهو عن الکلیۃ لا

چاہئے کہ یقیناً وہ گردہ سے آرہے ہیں . کیونکہ جگر سے جب

محالة فان الذی عن الکبد اس قسم کے رسوب خارج ہوتے ہیں تو وہ سیاہی کی طرف
یضرب الی القمۃ وقد یشارکہ (رقت کی طرف) مائل ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس میں رقت
فہذا احیاناً الذی عن الکلیۃ میں بعض اوقات گردہ کا رسوب بھی شریک ہو جاتا ہے (یعنی
بعض اوقات گردہ کا رسوب بھی سیاہی مائل خارج ہو جا یا
کرتا ہے) *

ولما التخالی فقد یکون من جرب المثانة وقد یکون من ذوبان
الاعضاء والفرق بینہما انہ اذا کان هناك حکۃ فی اصل القضیب
ونتن فهو من المثانة وخصوصاً اذا سبقه بولٌ ممدٌّ وخصوصاً
اذا دل سائل الدلائل علی نضج البول فیكون الحروق العالیه
صحیحۃ المزاج لا قلبۃ بها بل بالمثانة

رسوب نخالی گا ہے جرب شانہ کی وجہ سے آتے
ہیں، اور گا ہے اعضاء کے ذوبان (گھٹنے) کی وجہ سے آتے
ہیں، مگر ان دونوں کے اندر یہ فرق ہے کہ جب رسوب کی آمد
کے وقت قضیب (عضو تناسل) کی جڑ میں خارش ہو، اور قارورہ
میں بدبو ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ شانہ سے آرہے ہیں، خصوصاً
جبکہ اس رسوب کی آمد سے پیشتر ہی (پیپ دار) قارورہ
آچکا ہو، اور خصوصاً جبکہ نضج بول کی دوسری علامتیں موجود
ہوں۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ (شانہ سے) آمد پر کی
رگیں صحیح المزاج ہیں۔ ان میں کوئی تغیر نہیں ہے (یہی وجہ ہے
کہ بول میں نضج کی علامتیں پائی جاتی ہیں)۔ بلکہ شانہ ہی سے
اس رسوب کا تعلق ہے *

واما ان کان مع التهاب وضعف قوۃ وسلامة اعضاء البول
وکان اللون الی الکودۃ فهو من ذوبان الاخلاط

اگر اس رسوب (رسوب نخالی) کے ساتھ قارورہ میں
سوزش ہو، قوت ضعیف ہو، اعضاء بول درست ہوں، اور
قارورہ کا رنگ سیاہی مائل ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ اخلاط
کے گھٹنے کی وجہ سے آرہے ہیں *

واما السویقی والد شیشی فاکثر من احتراق الدم وهو الی الحمۃ وقد یکون
کثیراً من ذوبان الاعضاء والجردھا ان کان الی البیاض وقد یکون ایضاً
من المثانة الجربة فی الاقل

رسوب سویقی و دیشی زیادہ تر احتراق
خون کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، بشرطیکہ سرخی مائل ہوں۔
اور کثر اعضاء کے گھٹنے اور چٹنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں،
بشرطیکہ ان کا رنگ سفید ہو۔ اور بہت ہی کم یہ جرب شانہ
کی وجہ سے بھی آجاتے ہیں *

وانت یمكنك ان تتعرف وجه الفرق بينهما بما قد علمت

اگر تم ان دونوں کے درمیان فرق معلوم کرنا چاہو تو اسی طریقہ سے فرق معلوم کر سکتے ہو جو اوپر بتایا جا چکا ہے (یعنی قصب میں خارش کا محسوس ہونا اور قارورہ میں بدبو کا پایا جانا) +

واما ان كان السواد فهو من احتراق الدم وخصوصا في الطحال

اگر اس رسوب کا رنگ سیا ہی مائل ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ احتراق خون کی وجہ سے آرہے ہیں، خصوصاً امراض طحال میں +

وجميع السود صفائحی الذي لا يكون سبب في المنة والكلية ومجاری البول فانه في الامراض الحادة يردى مهلك

جملہ اقسام کے صفائحی رسوب، جنکا سبب نہ مٹانہ میں موجود ہو، اور نہ گردہ و مجاری بول میں ہی پایا جائے، تو وہ امراض حادہ میں خراب و مہلک ہوتے ہیں +

وقد عرفت من هذه الجملة حال اللحم وان اكثره يكون من الكلية وانه متى لا يكون من الكلية

ان تمام مباحث سے (جو خراطی کے بارہ میں لکھے گئے ہیں) اس رسوب لحمی کا حال بھی معلوم ہو گیا (یعنی دونوں کے احکام ایک جیسے ہیں) اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ اکثر گردہ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے؛ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کب وہ (رسوب لحمی) گردہ سے نہیں ہوتا +

وانما يكون عن الكلية اذا كان اللحم صحيحا للحمية ولا ذوبان في البدن

اس رسوب لحمی کا گردہ سے ہونا اسی وقت سمجھا جائیگا، جبکہ رسوب لحمی کی کیفیت صحیح ہو، اور بدن میں ذوبان نہ ہو +

اور اعضا میں ذوبان نہ ہونے کی علامت شیخ نے اپنے طرز سے ذیل میں بیان کی ہے +
والبول لنضج يدل على صحة الاوردة فان علل الكلية لا تمنع نضج البول لان ذلك فوقها

پختہ قارورہ اور وہ کی صحت پر دلالت کرتا ہے (اور یہ کہ وریدوں میں ذوبان کی آفت لاحق نہیں ہے) کیونکہ امراض گردہ قارورہ کے نضج کو نہیں روکتے، اس لئے کہ نضج گردہ سے بالائی اعضا میں ہوتا ہے +

واما الرسوب الدسمي فيدل على ذوبان الشحم والسمين واللحم ايضا وبلغه الشبيه بماء الذهب

رسوب دسمی (چکنہ رسوب) شحم و سمن کے پگھلنے (ذوبان) اور گوشت کے ذوبان پر بھی دلالت کرتا ہے؛ اور خصوصاً وہ جو کہ سونے کے پانی سے مشابہ ہو +

لہ کیونکہ گردہ کے حکم کا اتصال مستحکم اور مضبوط ہوا کرتا ہے +

و يستدل على مبدئه من القلة والكثرة ومن المخالطة والمفارقة فانه اذا كان كثيرا متميزا فاحد من انه من ناحيته الكلية لذوبان شحمها وان كان اقل وشديدا لمخالطة فهو من مكان ابعد	یہ کیونکہ معلوم ہو کہ یہ رسوب کہاں سے آ رہا ہے اس کا مبداء کیا ہے؟ اس کا پتہ اس کی کمی اور زیادتی سے، اور اس کی آمیزش اور عدم آمیزش (مفارقت) سے چلتا ہے۔ چنانچہ اگر اس رسوب کی مقدار زیادہ ہو، اور وہ قارورہ ہو متاثر بھی ہو (یعنی مائیت کے ساتھ ملا ہوا) اور اس میں پھیلا ہوا نہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ گردہ کی طرف (نواحی کلیہ) سے آ رہا ہے اور یہ کہ گردہ کی چربی گھل رہی ہے۔ اور اگر اس کی مقدار قلیل ہو اور وہ قارورہ میں شدت کے ساتھ ملا ہوا ہو تو خیال کر لینا چاہئے کہ یہ رسوب کسی بعید مقام سے آ رہا ہے۔
واذا رأيت في البول قطعة بيضاء مثل اللبن فلذلك من شحم الكلية واما المديد فيدل على قرحة منجزة وخصوصا في اعضاء البول ولا سيما اذا كان هناك ثقل محمود	اگر قارورہ میں انار کے دانے کے برابر سفید رنگ کا ٹکڑا نظر آئے تو سمجھنا چاہئے کہ یہ گردہ کی چربی سے بنا ہے۔
س اسب	س اسوب میدامی (سبب دار) اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی زخم بہرہ ہے (قرحہ منجرہ)، خصوصاً اگر یہ قرحہ اعضاء بول میں ہو، اگر قارورہ کی تہ میں ثقل محمود (رسوب محمود) بھی ہو، تو اس کی دلالت قرحہ پر زیادہ مکمل ہوگی۔
والمخاطي يدل على خلط غليظا اما كثير في البدن او مدفوع عن آلات البول او بحران عرق النساء ووجع المفاصل ويستدل عليه بالخفة تعقبه	س اسوب مخاطی (بلغمی رسوب) خلط غلیظ و خام پر دلالت کرتا ہے، خواہ وہ (عام) بدن میں زیادتی کے ساتھ موجود ہو، یا بدن میں تو زیادتی کے ساتھ نہ ہو، لیکن آلات بول کے ذریعہ دفع ہو رہی ہو، یا یہ کہ عرق النساء اور وجع مفاصل کا بحران ہو جس سے ان امراض کے مواد، یعنی بلغمی اخلاط خارج ہو رہے ہوں، لیکن بحرانی ہونے کی صورت میں رسوب کے خارج ہونے کے بعد خفت (تحفیف مرض) پیدا ہوگی۔
وربما لطيف ورق فظن رسوبا محمودا فلذلك يحجب ان لا يغترفني	گا ہے اس قسم کے رسوب لطیف و رقیق ہو جاتے ہیں تو ان پر رسوب محمود کا گمان گزرتا ہے۔ اسی وجہ سے طبیب

الامراض بما يدرى فيه من
هئية الرسوب المحمود اذا لم
يكن وقت النضج ولا دلائله
حاضرة

وقد يدل على شدة برد من
مزاج الكلية

والفرق بين المدي والخاص ان
المدي يكون مع نتن وتقدم دليل
ورم ويسهل اجتماع اجزائه
وتفرقها ويكون منه ما يخالطه
المائية جدا ومنه ما يتميز واما
الخاص فانه كدر غليظ لا يجمع
بسهولة ولا يتشتت بسهولة

والبول الذي فيه رسوب مخاطي
كثير اذا كان غزيرا وكان في
اخرا النقرس وادجاع المفاصل
دل على خير

واما الرسوب الشعري فهو
لا نغقاد رطوبة مستطيلة من
حرارة فاعلة فيها ورسوما كان
ابيض ورسوما كان احمر ويكون
انعقادها في الكلية وقيل انه
رسوما كان اشبارا في طوله

رسوب شعري (بال کے مانند) اسوج سے
پیدا ہوتا ہے کسی حرارت فاعلہ (سوثرہ) کیوجہ سے کوئی
لبوتری رطوبت (رطوبت مستطیلہ) بستہ ہو جاتی ہے اور بال
کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، رسوب شعری کا رنگ گاہے
سفید ہوتا ہے، اور گاہے سرخ، اور (زیادہ تر) گہرے میں
بنا کرتا ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ رسوب بعض اوقات

کئی باشت تک طویل ہوتا ہے +

واما الشیہ بقطر الخمر المنقوع
فی دال علی ضعف المعدة و الامعاء
وسوء الهضم فیہما و ربما کان
سبب تناول اللبن و الحبن
سبب و زوال و ریشہ کا استعمال ہوتا ہے +

واما الرملی فی دال داثما علی
حصاة منعقدة او فی الا نغقاد
اولی الا نخلال و الا حمر منه
من النکیة والذی لیس با حمر هو
من المثانة
رملی (ریت کے مانند) ہمیشہ اسباب پر
دالت کرتا ہے کہ پتھری بن چکی ہے، یا بن رہی ہے، یا پتھری
تخلیل ہو رہی ہے۔ پھر سرخ رنگ کا رسوب (رسوب رملی
سرخ) گردہ سے آتا ہے۔ اور اس کے خلاف مشاہدہ سے
آتا ہے +

گیدنی کہتے ہیں کہ رنگت کے لحاظ سے یہ حکم اکثری ہے، کیونکہ گاسے مشاہدہ سے بھی سرخ رنگ کی پتھری
خفی کہ دم الاخوین جیسی لال پتھری برآمد ہوتی ہے +

واما الرمدی فالکثر دلالت علی
بلغم او مدة عرض لها بطول
اللبث تغیر لون و تقطع اجزاء
وقد یكون الاحتراق عارض لها
رسوب تر مادی (فاکستری) اکثر بلغم یا دہ پیپ
پر دالت کرتا ہے، جس میں طول قیام کی وجہ سے رنگ کا تغیر
پیدا ہو گیا ہو، اور اس کے اجزاء ٹوٹ گئے ہوں (جس سے
فاکستری صورت پیدا ہو گئی ہو)۔ گاسے یہ احتراق
کی وجہ سے بھی ہوتا ہے جو ان میں (بلغم اور
پیپ میں) لاحق ہو گیا ہو +

واما الرسوب العلقی فان کان
شدیدا الممازجة دل علی ضعف
الکبد او دون ذلك دل علی جراحة
مجارى البول و تفرق اتصال فیہا
بقراط کا قول ہے :- اگر بغیر کسی سبب معلوم کے خون کا پیشاب آئے تو سمجھا جائے کہ مرلیض کے گردہ
کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے۔ گیلانی +

وان کان ممیذا فالکثرة من المثانة
اگر فادرہ کے اندر رسوب علقی بالکل ممتاز اور رگ رگ

والقضیب و سنسقصہ هذا
فی الامراض الجزئیة فی باب
بول الدم

واذا کان فی البول مثل علق احمر
والمریض مطحول ذبل طحاله
جب قارورہ کے اندر سرخ رنگ کے نوٹھڑے آئیں،
اور مریض مطحول ہو، (مرض طحال میں مبتلا ہو) تو اس کے بعد
مریض کی طحال چھوٹی پڑ جائے گی (دورم طحال اس سے دور
ہو جائے گا) +

واعلم انه لا یخرج فی علل المثنانہ
دم کثیر لان عروقها غضا لطة
مندستہ فی جرمها ضیقۃ قليلة
یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ امراض مثنانہ میں خون زیادہ
مقدار میں خارج نہیں ہوتا، کیونکہ مثنانہ کے عروق جسم مثنانہ
کے اندر بہت زیادہ گھسے ہوئے ہوتے ہیں۔ نیز وہ مقابلہ
تنگ اور قلیل ہوتے ہیں +

واما دلالة الرسوب من کمیتہ
فاما من کثرته وقلته ویدل علی
اکثرۃ السبب الفاعل له وقلته
رسوب کی کمیت (مقدار) | رسوب کی کمیت سے چند
طور پر استدلال کیا جاتا ہے :- (۱) رسوب کی کثرت اور
قلت سے، چنانچہ رسوب کی کثرت سبب فاعل (سبب مؤثر)
کی کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ اور اس کی قلت سبب مذکور
کی کمی پر +

واما من مقدارہ فی صغرة وکبرہ
کما ذکرناہ فی الرسوب الخراطی
واما دلالتہ من کیفیتہ فاما من
لونہ فان الاسود منه دلیل
سادی علی الاقسام الاتی ذکرناھا
واسلمہ ما کان الرسوب اسود
والمائیة لیست بسوداء
(۲) رسوب کی مقدار، یعنی اس کے چھوٹے بڑے
ہونے سے، جیسا کہ ہم رسوب خراطی میں تحریر کر چکے ہیں +
رسوب کی کیفیت | رسوب کی کیفیت سے بھی کئی طور پر
استدلال کیا جاتا ہے :- (۱) رنگ سے، چنانچہ سیاہ
رسوب کی وہ قسمیں ردی ہیں، جنکو ہم پہلے (سیاہ رنگ کے
ضمن میں) بتا چکے ہیں (اور یہ کہہ چکے ہیں کہ سیاہ قارورہ
یا احتراق کی شدت پر دلالت کرتا ہے، یا برووت کی شدت
پر، یا حارات غریبی کی موت پر)۔ البتہ سیاہ رسوب میں
سے بہترین وہ ہے جس کا رسوب تو سیاہ ہو مگر مائیت سیاہ نہ ہو

والا حریدل علی الدامویة
وعلی الخمو والاصفر علی شدّة الحرارة
وخبث العلة والابيض منه محمود
علی ما قلناه ومنه مذموم
مخاطی اومدی او غروی مضاد
للنضج والاکضر ایضاً طریق
الی الاسود

اور سرخ رنگ کے رسوب خون و بدہضمی (تخمہ) پر
دلالت کرتے ہیں۔ زرد رنگ کے رسوب شدت حرارت و خبث
مرض کی علامت ہیں۔ سفید رسوب کی دو قسمیں ہیں؛ اول رسوب
محمود جسکو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ دوم رسوب غیر محمود
(مذموم)، اس میں مخاطی، مدی اور غروی (سریش کے
مانند) قسم کے رسوب شامل ہیں۔ یہ سب رسوب نفیج کے
مخالف (مضاد) ہوتے ہیں۔ اور سرخ رنگ کا رسوب دراصل
سیاہ رسوب کی ایک منزل ہے (یعنی عنقریب وہ سیاہ
ہونے والا ہے)۔

واما من را ثمتہ فعلی ماسلف

رسوب کی بوجہ سے جو استدلال کیا جاتا ہے، اس کا ذکر
پہلے ہو چکا۔

واما من وضعه فمن ملاءتہ
وتشتہ فان الملاءتہ والاستواء
فی الرسوب المحمود احمد و
فی المذموم اسداد والتشتت يدل
علی ریاح وعلی ضعف هضم

رسوب کی وضع سے جو استدلال کیا جاتا ہے، اس میں
اس کی ملاءت (چکنا پن) اور تشتت (پراگندگی) داخل ہے۔
چنانچہ ملاءت و استواء (ہمواری) رسوب محمود میں تو بہتر
علامت ہے، اور رسوب غیر محمود میں خراب علامت۔ اور
رسوب کا تشتت اس کا پراگندہ ہونا (ریاح و ضعف ہضم پر
دلالت کرتا ہے)۔

واما دلالتہ من مکانہ فهو اما
ان یکون طافیا ویسمی غماماً واما
متعلقاً و هو الواقف فی الوسط
وهو اکثر نضجاً من الاول وخیر المتعلق
ما مال خملہ وھدبہ الی اسفل

رسوب کا مقام | گاہے رسوب کے مقام سے استدلال کیا
جاتا ہے۔ چنانچہ رسوب گاہے اوپر (سطح قارورہ پر) تیرتا ہے جسکو
غمام (ابر) بھی کہتے ہیں۔ گاہے (قارورہ کے درمیان میں) معلق
ہوتا ہے، یعنی درمیان فی حصہ میں ٹھہرا ہوا ہوتا ہے، یہ قسم پہلی قسم
کی نسبت زیادہ نچتہ (نفیج یافتہ) ہوتی ہے۔ معلق رسوب میں
سے بہترین وہ ہے جس کے نخل (چنٹ) اور اہلاب (روئیں) زیرین
جانب مائل ہوں۔

واما سبب الی الاسفل وھو

گاہے رسوب قارورہ کی تہ میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے

<p>(راسب) ۰ یہ بہت ہی نچتر (نچج یا نٹہ) ہوتا ہے + مذکورہ بالا تمام احکام رسوب محمود کے لئے ہیں۔ لیکن رسوب مذموم میں وہی بہتر اور اچھا ہے، جو کہ زیادہ ہلکا ہو اور نیچے کی طرف مائل ہونے کی بجائے اوپر کی طرف میلان رکھتا ہو؛ مثلاً رسوب سیاہ وہی بہتر ہوتا ہے جو زیادہ ہلکا ہو + رسوب سیاہ کا یہ حکم دیکھو ہلکا ہوتا ہے وہی بہتر ہوتا ہے (حیات حادہ کے ساتھ مخصوص ہے +</p>	<p>احسن لضجاً هذا في الرسوب محمود واما المذموم فاختار صلحاً مثل الاسود وذلك في الحميات الحادة</p>
<p>کیونکہ حیات حادہ میں رسوب کا سیاہ ہونا بڑا ہے۔ پھر اگر یہ سیاہ رسوب ماسب ہو، یعنی قارورہ کی آہ میں بیٹھا ہوا ہو تو یہ اور بھی بڑا ہے۔ آہی + اسی طرح سے جب فلف (مادہ مرض یا بخار کا مادہ) بلغمی یا سوداوی ہو تو اس وقت بھی اوپر تیرتا ہوا رسوب (سحاب - ابر) بہ نسبت نیچے بیٹھے ہوئے (راسب) کے بہتر ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ فلف اس کی لطافت پر دلالت کرتی ہے۔ ہاں اگر اس کے تیرنے کا سبب کثرتِ ریاہ ہو تو اس وقت اوپر تیرنے والا رسوب ردی شمار کیا جائیگا۔ اور اگر اس کا سبب یہ ہو تو اوپر تیرنے والا رسوب (طافی) نہایت بہتر ہوگا۔ اس کے بعد درجہ متعلق کا ہے (جو دینا میں ٹٹکا ہوا ہو)، اور سب سے بڑا رسوب راسب ہے (جو قارورہ کی تہ میں بیٹھا ہوا ہو) +</p>	<p>وكذلك اذا كان المخلط بلغمياً او سوداً او يافاً لسحاب خير من الراسب فانه يدل على تلطيفه الا ان يكون سبب الطفو الرية الكثير جداً فاذا لم يكن كذلك فان الطافي منه اسلم شراً متعلق وشراً الراسب</p>
<p>و سبب الطفو حرارة مفعولة او ريح والرسوب المميز يطفو في الغليظ وخصوصاً اذا خفت ویرسب له حرارت مفعولة: حرارت کا کام تصعید اس طرح ہے کہ حرارت کی وجہ سے اجسام میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے انکا میلان اوپر کی طرف ہو جاتا ہے۔ مثلاً پانی میں حرارت جب عمل کرتی ہے، تو حرارت کی لطیف سے پانی ہلکا ہوتا ہے، اور جب مزید لطیف پہنچتی ہے، تو پانی بخارات کی شکل میں تبدیل ہو کر اُڑتا آتا ہے +</p>	<p>وسبب الطفو حرارة مفعولة او ريح والرسوب المميز يطفو في الغليظ وخصوصاً اذا خفت ویرسب له حرارت مفعولة: حرارت کا کام تصعید اس طرح ہے کہ حرارت کی وجہ سے اجسام میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے انکا میلان اوپر کی طرف ہو جاتا ہے۔ مثلاً پانی میں حرارت جب عمل کرتی ہے، تو حرارت کی لطیف سے پانی ہلکا ہوتا ہے، اور جب مزید لطیف پہنچتی ہے، تو پانی بخارات کی شکل میں تبدیل ہو کر اُڑتا آتا ہے +</p>

فی الرقیق وخصوصاً اذا اقل

رسوب میں ہکا پن ہو۔ اور رقیق قارورہ میں نیچے بیٹھ جاتے ہیں
فخصوصاً جبکہ وہ بھاری ہوں +

واذا ظهر المتعلق والطاقی فی اول

جب کسی مرض کے شروع میں معلق یا طانی قسم کے رسوب

المرض ثم دام دل علی ان الجراح

نمایاں ہوں، اور اسی حالت پر قائم رہیں، تو یہ اس امر پر دلالت

یکون بالخراج لکن الخفاء قد

کرتے ہیں کہ بخراج (بھوڑا) گئے ذریعہ ہو گا۔ لیکن لاغرمضو

ینقض مرضهم برسوب محمود

مرض گا ہے اسی طرح ختم ہو جاتا ہے کہ قارورہ میں رسوب محمود

طاقی او متعلق کما ذکرنا فیما

طانی (تیرنے والا) یا معلق خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پیشتر

سلف

بیان کر دیا ہے کہ بیا اوقات ایسے لوگوں کا رسوب اس حد تک

والطاقی والمتعلق الدسوی اذا

نہیں پہنچتا کہ وہ تہ نشین ہو جائے +

کان شبیہا بسیر العنکبوت او تراکم

ذہبی قسم کا رسوب، خواہ اوپر تیرنے والا ہو یا معلق ہو

الزلائی فهو علامۃ سردیۃ

اگر مکڑی کے جالے کے مانند (سج عنکبوت) نظر آئے، یا اس طرح

نظر آئے جس طرح جلبیاں (زلابی) اوپر تے ہوتی ہیں، تو یہ علامت

روی خیال کی جاتی ہے +

زلائی رطیبی، مشہور ٹھائی ہے۔ (گیلانی)

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خراب قسم کا رسوب قارورہ کے

وکنیرا ما یظهر ثقل طاق غیر

اوپر تیرتا ہوا نظر آتا ہے، جس سے خطرہ ہو جاتا ہے، مگر یہ (در اصل)

جلی فیخاف منه لکنہ یکون

نفع کی ابتداء ہوتی ہے اور جلد ہی بھلائی (جودت) کی طرف منتقل

ذاک ابتداء للنضج ویحول الی

ہو جاتا ہے۔ اور (کچھ عرصہ بعد) وہ معلق ہو جاتا ہے، پھر اس

الجودۃ ثم یتعلق ثم یرسب فیکون

بن جاتا ہے۔ چنانچہ یہ خراب علامت نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کے

دلیل غیر سردی واما اذا تعقبہ

بعد خراب قسم کے رسوبات آنے لگیں اور مذکورہ بالا قسم کی تبدیلی

رسوبات سردیۃ فالخوف الذی

نہ واقع ہو تو جو خوف کہ شروع میں اس قسم کے رسوب سے

وقع منه فی اول الامر واجب

پیدا ہوا تھا، وہ خوف اب پختہ ہو جائیگا +

واما دلالۃ الرسوب من زمانہ

زمانہ کے اعتبار سے | رسوب اس طریقہ سے علامت بنتا ہے

فانہ اذا بیل فاسرع الرسوب

کہ جب کسی مریض نے پیشاب کیا، اگر اس میں رسوب بہت جلد

فہو علامۃ جیدۃ فی النضج واذا البطا لم یجی بیٹھ گیا، تو نفع مادہ کے لئے یہ ایک اچھی علامت ہے۔ اور

یرسب فهو دليل عدم النضج بقدر حالہ اگر رسوب دیر میں بنے، یا بالکل نہ بنے، تو وہ اس رسوب کی حالت کے مطابق عدم نضج کی علامت ہوگا +

واما الدلالة من هيئة مخالطة رسوب کی آمیزش (مخالطت) کی کیفیت سے بھی رسوب فکما ذکرنا فی ذکر بول الدم کی حالت علامت بنتی ہے، جیسا کہ ہم نے بول الدم اور بول دسم والدسم میں بیان کیا ہے +

وہ بیان یہ ہے کہ جو خون پیشاب کے ساتھ خارج ہوتا ہے، اور اسی طرح جو چکنائی خارج ہوتی ہے، وہ اگر آلات بول، اگر وہ یا مثلاً، سے خارج ہوتی ہے، تو وہ مائیت سے متاثر ہوتی ہے؛ اور اگر دوسرے اعضاء سے آتی ہے، جو ان سے اوپر واقع ہیں تو وہ مائیت کے ساتھ ملی ہوئی برآمد ہوتی ہے (گیلانی) +

الفصل السابع فی کمال کثرة البول وقلة فصل (۷) قارورہ کی کثرت و قلت کے دلائل

البول القليل المقدار يدل على قارورہ کی کمی قوت (قوت جاذب یا دافعہ وغیرہ) کے ضعف القوة والذي يقل عن المشرّب ضعف کو بتاتی ہے؛ اور اگر قارورہ اس پانی کے لحاظ سے کم يدل على تحلل كثير واستطلاوت خارج ہوا ہو، جو پیسا گیا ہے، تو یہ اس امر کو بتا گیا کہ تحلل زیادہ بطن واستعداد للاستسقاء ہوا ہے (مثلاً پسینہ زیادہ آیا ہے)، یا دست آرہے ہیں، یا استسقاء کی تیاری ہے (استسقاء بن رہا ہے) +

و كثير المقدار قد يدل على کثرت قارورہ گا ہے ذوبان کی علامت ہوتی ہے جیسا ذوبان وعلى استسقاء فضول کہ میات محرقہ میں ہوا کرتا ہے) اور گا ہے ان گھلے ہوئے فضول ذائبۃ فی البدن (ذائبہ) کے استسقاء کی، (جنکو طبیعت بجران کے وقت ادرار کے ذریعہ سے خارج کرتی ہے، جیسا کہ عرق النساء اور وجع خاں وغیرہ میں ہوا کرتا ہے) +

ويستدل على اصابة الفرق بينهما ان دون صورتيں میں فرق محض قوت کی حالت کو دیکھنے پر کیا جاسکتا ہے (چنانچہ اگر اس کے بعد ضعف ظاہری ہو جائے، تو سمجھنا چاہئے کہ اعضاء میں ذوبان ہو رہا ہے؛ اور اگر اس کے بعد قوت قائم رہے، تو سمجھنا چاہئے کہ فعلات بذریعہ بجران کے کھل رہے تھے) +

البول السردی اللون الدال علی الشر
کلمہ کان اغترس کان اسلم واذ کان
منقطعاً دل علی الشر اکثر کالاسود
والغلیظ
وہ قارورہ جو رنگ کے لحاظ سے ردی ہو، اور شر و فساد کی علامت
ہو، وہ جس قدر زیادہ مقدار میں خارج ہوگا، اسی قدر اچھا ہے،
اور اگر وہ رک رک کر آئے (کم کم آئے) تو یہ برائی کی علامت ہے،
مثلاً سیاہ اور غلیظ قارورہ +

والبول المختلف الاحوال الذی
یبال تاسرۃ کثیر و تاسرۃ یبال قلیلا
وتاسرۃ یجتبس فهو دلیل جہاد
متعب من الغریزۃ وهو دلیل
سردی
وہ قارورہ جس کی حالت مختلف ہو، یعنی کبھی زیادہ مقدار
میں آجائے، اور کبھی کمی کے ساتھ، اور کبھی بند ہو جائے، تو یہ
اس امر کی دلیل ہے کہ طبیعت کے ساتھ مرض کا اس سختی کی ساتھ
جہاد ہو رہا ہے کہ وہ تھک تھک جاتی ہے۔ یہ ایک خراب
علامت ہے +

والبول الغریز فی الامراض الحادۃ
اذ المر یعقب سراحۃ فهو دلیل
دق و تشنج من التهاب
امراض حادہ میں اگر قارورہ زیادہ مقدار میں آئے،
اور اس کے بعد بھی کسی قسم کا آرام نہ پیدا ہو، تو یہ اس امر کی
علامت ہے کہ التهاب (سوزش) کی وجہ سے دق یا تشنج پیدا
ہو جائے گا +

وکن لک حکم العرق
اسی طرح سے پسینہ کا بھی حکم ہے (یعنی جو قارورہ کا حکم
ہے، یہی حکم پسینہ کا بھی ہے۔ امراض حادہ میں اگر پسینہ بکثرت
آئے، اور اس کے بعد مرض میں کسی قسم کی تخفیف نمودار نہ ہو، تو
اس وقت بھی دق یا تشنج کا اندیشہ کرنا چاہئے) +

والبول لذی یقطر فی الامراض الحادۃ
قطراً قطراً من غیر سلاۃ یدل علی افۃ
فی الدماغ تأدت الی العصب وعضل فان
کانت الحمی ساکنۃ وھناک دلائل
السلامۃ اندر برعاف و الاذن علی
اختلاط العقل والفساد
اگر امراض حادہ میں قارورہ بغیر ارادہ کے قطرہ قطرہ
خارج ہو، تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ دماغ میں کوئی آفت
ہے، جو دماغ سے اعصاب و عضلات تک پہنچ گئی ہے، پھر
ایسی حالت میں اگر بخاریں سکون ہو، اور سلامتی کی علامتیں
رونما ہوں، تو (اس وقت اس قسم کا قارورہ) رعاف کی خبر دیتا
ہے، ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلالت کرتا ہے +

واذا قل بول الصبح و سرق و دام ذلک
واحتس بشقل و وجع فی القطن
اگر کسی تندرست کا قارورہ کمی کے ساتھ آئے گئے، اور
رقیق ہو، اور اسی صورت پر وہ قائم رہے، اور کمر میں بوجھ اوپر

علم و سرم صلب بنواحي الكلية
اور در دہی محسوس کرے، تو یہ گزردہ کے قرب و جوار میں و سرم
صلب کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے +
واذا اغترس البول في علة القولنج فربما
بشر باقبال من الطبيعة خاصة
اذا كان ابيض سهل الخروج
جب مرض قولنج میں قارورہ کی مقدار زیادہ ہو جائے،
تو وہ اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ طبیعت مرض کی طرف متزہد
ہو گئی ہے، خصوصاً جبکہ قارورہ کا رنگ سفید ہو، اور اخراج
میں بھی آسانی موجود ہو +

الفصل الثامن قول في البول النضيج الفصال
فصل (۹) صحت کا، نضج یافتہ بہترین قارورہ کیسا ہوتا ہے؟

هو معتدل لقوام لطيف الصبغ الے
الا ترجية محموا السوب ان كان فيه
على الصفة المذكورة من البياض
والملاسة والخفة والاستواء واستدل
الشكل وتكون الرائحة معتدلة لا متنته
ولا خاملة
اس قسم کا قارورہ معتدل القوام ہوتا ہے، رنگ ہلکا ہوتا
ہے، اور آترج (ترنج) کے رنگ کی طرف یہ مائل ہوتا ہے (یعنی
ہلکی زردی ہوتی ہے)، رسوب اگر اس میں موجود ہو تو وہ
مذکورہ بالا صورت پر محمود ہوتا ہے، یعنی رسوب سفید، چمکا ہوا
مستوی (ہموار) اور گول ہوتا ہے۔ اس کی بو معتدل ہوتی ہے۔
نہ اس میں بدبو ہی پائی جاتی ہے، اور نہ بوسرا سر معدوم
ہوتی ہے +

ومثل هذا البول اذا سُرِّي في مرض
في غاية الحدة دفعة دل على فراق
يكون في اليوم الثاني
اس قسم کا قارورہ اگر مرض کی غایت شدت میں نفعاً
ظہور پذیر ہو جائے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دوسرے
دن مرض دور ہو جائیگا +

الفصل لتاسع في ابوالالاست ن
فصل (۱۰) مختلف عمروں کے قارورے

الاطفال بوالهم تضرب الى اللبنة
من جهة غذاء ثم وسرطوبة مزاجهم
ويكون اميل الى البياض
والصبان بولهم غلظ واخن من
بول الشبان واكثر ثوراً وقد ذكرنا
اطفال، یعنی بچوں کا قارورہ (جنکی عمر چار سال تک
کی ہو) انکی غذا و رطوبت مزاج کی وجہ سے دودھ جیسا سفیدی
مائل گاڑھا) ہوا کرتا ہے، اور سفیدی کی طرف مائل ہوتا ہے +
صبان (لڑکوں) کا قارورہ (جن کی عمر چار سال
سے زیادہ کی ہوں، مگر ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں) بہ نسبت

ہذا من قبل

جوانوں کے زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا اور اس میں جوش و ثوران

زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو ہم پیشتر بھی بیان کر چکے ہیں +

جوانوں کا قارورہ ناریت (زردی) کی طرف مائل ہوتا اور معتدل القوام ہوتا ہے +

کھول (ادھیڑ) کا قارورہ سفیدی و رقت کی طرف مائل ہوتا ہے، اور گاہے فضول کی کثرت استفرغ کی وجہ سے غلیظ بھی ہو جاتا ہے +

مشائخ (پلوڑے) کا قارورہ نہایت رقیق و سفید ہوتا ہے، اور ان کے قارورہ میں مذکورہ بالا غلظت بہت کم لاحق ہوتی ہے۔ لیکن جب ان کا قارورہ بہت زیادہ غلیظ ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ ان میں پتھری (حصات) پیدا ہونے والی ہے +

وبول الشبان الى النارية واعتدل القوام

وبول الكحول الى البياض والرقّة
وربما كان غليظا بحسب فضول
فيهم يكثر استفرغهاوبول المشائخ اشد رقة وبياضا
وليعرض لهم الغلظ المذكورند رقة
واذا كان بولهم شديدا الغلظ
كانوا معرضين لحدوث الحصاة
فيهم

الفصل العاشر في ابوالنساء والرجال فصل (۱۰) مردوں اور عورتوں کے قارورے

بول النساء علی کل حال غلظ و اشد بیاضا و اقل رونا من بول الرجال وذلك لکثرة فضولهن وضعف هضمهن وسعة منافذ مايدفع عنهن ولما يتخلل الى آلات البوالهن من اسرار حامن

عورتوں کا قارورہ ہر حالت میں مردوں سے زیادہ غلیظ، زیادہ سفید، اور کم رونق ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ عورتوں میں فضلات کی کثرت ہوتی ہے، حرارت کی کمی کی وجہ سے انکے ہضم ضعیف ہوتے ہیں، نیز ان کے منافذ کشادہ ہوتے ہیں۔ علیٰ ہذا ان کے رحم سے اعصار بول کی طرف کچھ فضلات چلے جایا کرتے ہیں جو پیشاب کی رونق کو کم کر دیتے ہیں) +

وبول الرجال اذا حركته نكد رونا
مال كد رة الى فوق وهو في الكثرة
يكدر ببول النساء لا يكدر رة
الحمريات لقلة تميزه ويكونمردوں کا قارورہ جب ہلایا جاتا ہے، تو گدلا رکھ دیا
ہو جاتا ہے، اور اس کی یہ کدورت اوپر کی جانب مائل ہوتی
ہے۔ مردوں کا قارورہ اکثر پیشتر و تحریک سے گدلا ہی
ہو جاتا ہے۔ مگر عورتوں کے قارورے میں حرکت دینے سے

فی الاكثر على رأسه من بدل مستدیر کدورت پیدا نہیں ہوتی؛ کیونکہ عورتوں کے قارورے میں
وان تكدس كان قليل الكدر

اجزاء کدوہ کم متمیز اور جدا ہوتے ہیں۔ نیز عورتوں کے قارورے
کے بالائی حصہ میں گول قسم کا جھاگ موجود ہوتا ہے یعنی جھاگ
کے سارے بلبلے اس طرح اکٹھے ہوتے ہیں کہ سب کے ملنے
سے پیچ میں بندی اور گولائی پیدا ہو جاتی ہے، اور عورتوں کا
قارورہ اگر گدلا بھی ہوتا ہے تو وہ بہت کم ہے۔

وبول الرجل على اثر جماع فيه
خيوط منسجبة بعضها من بعض
جماع کے بعد مردوں کے قارورے میں خيوط (دھاگے)
ہوتے ہیں، جو کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بُنے ہوئے
(منسج) ہوتے ہیں۔

وبول الحجابي صاف عليه ضباب
في رأسه و ربما كان على لون
ماء الحمص و ماء الاكاسر
اصفر فيه من رقة و على رأسه
ضباب و كيف كان فیرى
في وسطه نقطن منفوش و كثير
ما يكون مثل الحب ينزل
و يصعد
حاملہ عورتوں کا قارورہ بالکل صاف ہوتا ہے، اور
کے بالائی حصہ میں ضباب (ہلکا ابر) ہوتا ہے۔ گاہے
(یعنی شاف و نادر) اوکے قارورہ کا رنگ آبِ نخل دیا آبا کا سرخ
(سری پائے کے پانی) کے مانند ہوتا ہے، جبکہ اندر قدرے
نیلا ہٹ کیسا تھ زردی ہوتی ہے، اور اس کے بالائی حصہ میں
ضباب (ہلکا ابر) ہوتا ہے۔ حاملہ کا قارورہ خواہ ان میں سے
کسی صورت میں ہو، قارورہ کے وسط میں ایسا معلوم ہوگا
گو یا کہ دھنی ہوئی ردئی (قطن منفوش) کا ٹکڑا اس کے اندر
تیر رہا ہے، اور اکثر اوقات دانہ کے مانند ایک چیز قارورہ
میں نظر آتی ہے، جو نفٹ کی وجہ سے اوپر تلے حرکت کرتی
رہتی ہے۔

وان اكانت الشرة شديدة الظهو
فهو اذل الحبل وان كان بد لها
حصرة فهو اخف و خصوصاً اذا كان
يتكدس بالحريات
وبول للنساء في الاكثر يكون اسود
اگر قارورہ میں زرق (نیلا ہٹ) زیادہ ظاہر ہو
تو سمجھا جائے کہ حل کا ابتدائی زمانہ ہے؛ اور اگر نیلے ہونے
کے بجائے اس میں سرخی آجائے، تو سمجھا جائے کہ حل کا آخری
زمانہ ہے، خصوصاً جبکہ حرکت دینے سے وہ گدلا ہی ہو جائے
نفاس والی عورت کا قارورہ اکثر صورتوں میں شادابی

فیہ کاملہ ادا والسخام

(دعا) یا ہانڈی کی سیاہی (کا جل) کے مانند سیاہ ہو
کرتا ہے +

الفصل الحادی عشر فی ابوال حیوانات فصل دہم جانوروں کا قارورہ اور انسان کے و مخالفہا لا بوال الناس قارورہ سے اسکا اختلاف

قدیم زمانہ میں لوگ اطباء کا امتحان اس طرح کیا کرتے تھے کہ قارورہ میں جانوروں کے پیشاب، اور
دوسری سیال چیزیں بھر کر انکے سامنے پیش کیا کرتے تھے؛ اس لئے ان اطباء کو اس امر کی ضرورت ہوتی کہ وہ
جانوروں کے پیشاب کو پہچانیں، اور ان کے فریب سے بچیں؛ اگرچہ یہ ایک یہودہ حرکت ہے، اور اس سے ہمیں ہرگز
شائستہ ہونا چاہئے + مترجم

ربما انتفع الطبيب عند وقوده
على ابوال حیوانات فيما يجرب
به اذا اتفق ان اصاب وذ لك
عسر

اگر اتفاقاً طبیب کے امتحان کے لئے جانوروں کا پیشاب
پیش کیا جائے، اور وہ اسکے پہچاننے میں غلطی نہ کرے، تو اس سے
گاہے طبیب کو فائدہ پہنچتا ہے (اور اس کی شہرت کا باعث
بن جاتا ہے)، اگرچہ یہ ایک شکل امر ہے +

قالوا ان بول الحمار يكون في
القارورة كالسمن الذائب مع
كد وتغلظ من خارج
وبول الدواب يشبه لكنه اصف
منه ويخيل ان نصف القارورة
الا على صاف ونصفه الا سفلي
كدر

بیان کرتے ہیں کہ گدھے کا پیشاب شیشے میں ایسا
ہوتا ہے، جیسے کسی نے چربی کو گچھلا کر شیشے کے اندر بھر دیا ہو
اور باہر سے دیکھنے میں کدورت و غلظت نمایاں ہوتی ہے +
خیر کا قارورہ بالکل گدھے کے مشابہ ہوا کرتا ہے،
لیکن اس سے زیادہ صاف ہوتا ہے، اور دیکھنے والا یہ خیال
کرتا ہے کہ شیشے کا نصف بالائی حصہ صاف ہے اور اضعف
ذیرین حصہ کدر لگتا ہے +

وبول الغنم بيض في صفة قريب
من بول الناس ولكن ليس له
قوام وثقله كالدهن او كثقل الدهن
وكلما كان غذاؤه اجود فهو
اصفى

بکری کا قارورہ سفید ہوتا ہے، اور زردی میں آدمی
کے قریب قریب ہوتا ہے، مگر قوام میں انسانوں جیسا نہیں ہوتا
اس کا ثقل (دسوب) روغن کے مانند یا تیل کی تلچٹ کے
مثل ہوتا ہے۔ نیز جب قدر بکری کی غذا عمدہ ہوگی، اسی قدر قارورہ
زیادہ صاف ہوگا +

بہرن کا قارورہ بکری اور آدمی کے مشابہ ہوتا ہے
لیکن نہ انکے قارورے میا قوام ہوتا ہے، اور نہ ثقل (رسوب)
نیز وہ بکری کے قارورہ سے زیادہ صاف ہوتا ہے +
گھوڑے کا قارورہ آدمی کے قارورہ سے قریب
ہوتا ہے +

بول الظبی یشبه بول الغنم والناس
لکن لیس له قوام ولا ثقل له
وهو اصف من بول الغنم
بول الفرس قریب من بول
الناس

فصل (۱۲) اُن سیال شیاء کا بیان جو قارورے
کے مشابہ ہوتی ہیں اور باہمی فرق

سکنجین اور تمام سیال چیزیں مثلاً مارا، غسل، آب شہد
مارا، اتبن (بھوسے کا پانی) مارا، الزعفران وغیرہ، جس قدر رقم انکو قریب
سے دیکھو گے، اُسی قدر ان چیزوں میں صفائی زیادہ
محسوس ہوگی؛ برعکس اس کے پیشاب میں یہ بات نہیں ہوتی +
نیز مارا، اصل میں زرد رنگ کے جھاگ پیدا ہوتے ہیں؛
مارا، اتبن (بھوسے کا پانی) کا رسوب قارورہ میں ایک طرف کو
بٹھ جاتا ہے، نہ وسط میں ہوتا ہے، نہ اچھی طرح اپنی جگہ پر قائم
ہوتا ہے اور نہ اس میں حرکت ہوتی ہے +

الفصل الثانی عشر فی اشیاء سیالۃ تشبه
الابوال والفرق بینہا

السکنجین وجميع السیالات من
ماء العسل و ماء التبن وغیر ذلک
من ماء الزعفران ونحوہ کما قربت
منہ اذ د اصفاء والبول بالمخلاف
وماء العسل اصف الزبد و ماء
التبن یرسب ثقله من جانب لا
فی الوسط ولا بالهندام ولا حرکۃ
له

اس موقع پر قارورہ کا اس قدر بیان کافی ہے۔ اسکے
بعد کتب جزئیہ (کتاب سویم و چہارم) میں قارورہ کی پھر ایک
دوسری تفصیل آنے والی ہے +

فلیکن هذا الطبلعہ کا فیافی ذکر
احوال الابوال و سیا تیک فی الکتاب
الجزئیۃ تفصیل اخر للبول

فصل (۱۳) علامات براز (پانخانہ)

مقدار براز | گا ہے براز کی مقدار سے استدلال کیا جاتا
ہے، یعنی اس میں یہ دیکھا جاتا ہے، کہ آیا وہ کھانے کی مقدار
سے کم ہے یا زیادہ یا برابر ہے +

الفصل الثالث عشر فی دلائل البراز

قد یستدل من کمیتہ بان ینظر انہ
اقل من المطعوم او اکثر او مساو

اور یہ امر معلوم ہے کہ پانخانہ کی زیادتی اخلاط کی کثرت

ومن المعلوم ان زیادتہ بسبب

اخلاط کثیرہ و قلتہ لقلمتها ولاحتبائہا کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، اور اس کی کمی اخلاط کی کمی وجہ سے
کثیر منہ فی الاعور والقولون ہوتی ہے؛ یا اس کی کمی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اعور و قولون،
واللفائف وذلك من مقدار او لطائف نامی آنتوں میں براز کا بیشتر حصہ بند ہو جاتا ہے؛ اور یہ اخیر امر قولی کے
القولنج وقد يدل على ضعف لقوة الدافعة مقدمات (قوت کی ابتداء) سے ہے۔ گاہے براز کی کمی قوت دفعہ کے ضعف کی سلا ہوتی ہے
وليستدل من قوامه فيدل الرطب قوام براز کا ہے براز کے قوام سے بھی استدلال کیا جاتا ہے؛
منه اما على سدد واما على سوء هضم چنانچہ قوام کا رطب ہونا (براز کا معمول سے زیادہ تر ہونا)
وقد يدل على ضعف من سدول پر، یا سوء ہضم پر دلالت کرتا ہے۔ علیٰ ہذا ایسا
المجدول فلا يمتص الرطوبة براز کا ہے اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جداول نامی عروق
کمزور ہیں (یعنی ان کی قوت جاذبہ ضعیف ہے)؛ کیونکہ ایسی
صورت میں براز کی رطوبت ماسارینا کے ذریعہ جذب نہیں
ہوتی، بلکہ براز ہی میں شامل ہو کر آ جاتی ہے *

وقد يكون لنزلات من الراس براز میں رقت کا ہے سر کے نزلہ (یا آنتوں کے نزلہ)
اولتناول شئ مرطب للبراز کی وجہ سے بھی ہوتی ہے؛ اور گاہے کسی ایسی چیز کے
استعمال سے بھی براز کا قوام رقیق ہو جاتا ہے، جو کہ اس کو
رطب کر دینے والی ہو *

واما اللزوجة من الرطب فقد براز رطب کے ساتھ لزوجت (لین) کا ہونا گاہے
يدل على ذوبان وذلك يكون مع اعضاء کے پگھلنے پر (ذوبان پر) دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ
نتن وقد يدل على كثرة اخلاط ایسی صورت میں لزوجت کے ساتھ بدبو بھی موجود ہوتی
سادیة لدرجة وذلك لا يكون ہے۔ اور گاہے خراب اور لیسدار اخلاط کی کثرت پر دلالت
مع فضل نتن کرتا ہے۔ لیکن اس صورت میں زیادہ بدبو نہیں
ہوتی ہے *

وقد يدل على اغذية لدرجة گاہے براز میں لزوجت کا ہونا اس امر کو بتاتا ہے
تنوالت غير قليلة مع حرارة کہ لیسدار غذائیں زیادہ مقدار میں کھائی گئی ہیں، اور
قوية في المزاج لم يجد بها اس کے ساتھ ہی مزاج میں قوی حرارت موجود ہے، جس کی
الهضم وجہ سے ان لیسدار غذاؤں میں اچھا ہضم نہ ہو سکا *

واما الزُّبْدُ مِمَّنْ فانه يدل على **براز زُبْدِی** یعنی جھاگ دار براز اس امر پر دلالت
 غلیان من شدّة حرارة او على **براز زُبْدِی** کہتا ہے کہ شدت حرارت کے باعث غلیان (جوشش)
 مخالطة من ریا ح كثيرة ہوا گیا ہے؛ یا یہ کہ اس کے ساتھ ریاح بکثرت ملتی ہے +
 واما الیابس من البراز فیدل **براز یابس** یعنی خشک براز تعب (تھکن) اور کثرت
 على تعب وتخلل او على كثرة درور کار) اور تخلل پر دلالت کرتا ہے؛ یا اس امر پر کہ بول کا
 بول او على حرارة ناسية او یبس اور از زیادہ ہوا ہے؛ یا یہ کہ بدن میں غیر معمولی حرارت
 اغذية او على طول لبث في المعاء (حرارت ناریہ) ہے؛ یا یہ کہ غذا خشک ہے؛ یا یہ کہ معاء
 على ما سنفه في بابہ میں غذا زیادہ دیر تک ٹھہری رہی ہے، جیسا کہ ہم معاء
 کے بیان میں تحریر کرینگے +

واذا خالط الیابس الصلب رطوبة **اگر خشک اور سخت براز کے ساتھ رطوبت بھی شریک**
 دل على ان یبس بطول احتباسہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی خشکی ایسے رطوبات میں زیادہ دیر
 فی رطوبات مانعة له عن البروز تک رُکے رہنے کے باعث ہے، جنہوں نے براز کے خارج
 وعدم مرار الاذع معجل ہونے میں رکاوٹ پیدا کی؛ اور یہ کہ لذع پیدا کرنے والا
 صفرار بھی نہیں ہے، جو براز کے اخراج میں عجلت کا باعث
 ہوتا +

واذا لم یکن هناك طول احتباس **اور اگر وہاں (جیکہ خشک براز کے ساتھ رطوبت بھی**
 ولا علامات رطوبة فی الامعاء شریک ہو) زیادہ دیر تک معاء میں براز کے رُکنے کی
 فالسبب فيه انصباب فصل علامت موجود نہ ہو، اور نہ اس قسم کی علامتیں موجود ہوں
 صديدي لا ذع انصب من جن سے پتہ چلے کہ آنتوں کے اندر رطوبات کا اجتماع ہے
 الكبد فيما يليها ولم يهل بلذعه تو سمجھنا چاہئے کہ اس کا سبب صديدي اور لا ذع فضلات
 رايث ان يختلط ہیں، جو جگر سے آس پاس کے اعضا (آنتوں) میں گرے
 ہیں، اور اپنی لذع (تیزی) کی وجہ سے اتنی جلت نہیں دی
 ہے کہ وہ براز کے ساتھ مخلوط ہو جائیں (اس لئے اس صورت
 میں رطوبت الگ اور سخت براز الگ خارج ہوتا ہے) +

وقد يستدل بلون البراز ولونه **رنگ براز** گاہے براز کے رنگ سے بھی استدلال

الطبیعی ناسری خفیف الناریۃ کیا جاتا ہے۔ طبعی براز کا رنگ ناری یعنی ہلکا ناری ہوتا
 فان اشتد دل علی کثرۃ المرارۃ ہے۔ اگر اس کی ناریت (زردی) میں زیادتی ہو جائے تو
 وان نقص دل علی النہوۃ زیادتی صفرا کی علامت ہے۔ اور اگر اس کی ناریت میں
 وعدم النضج کمی ہو، تو غذا کی خامی اور عدم نضج پر دلالت کرتا ہے +

وان کان ابیض فربما کان بیاضہ اگر براز کا رنگ سفید ہے، تو اس کی سفیدی کی
 بسبب سداۃ فی مجری المرارۃ وجہ بعض اوقات مجرائے مرارہ (مجری صفراوی) کا بند ہو جانا
 فدل ذلک علی یرقان وان (سدہ پڑ جانا) ہوتی ہے، جو یرقان کے پیدا ہونے کی دلیل
 کان مع البیاض قیحاۃ ریجۃ المداۃ ہے۔ اگر سفیدی کے ساتھ براز تیلی ہو، جس سے پیپ کی
 فانه یدل علی انفجار دبیلۃ برآتی ہو، تو وہ دبیلہ (پھوٹے) کے پھٹنے پر دلالت کرتا
 ہے +

و کثیرا ما یجلس الصبح المتداع اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ تندرست اور آرام پسند
 التارک للریاضۃ صلیا و آدمی جو کہ ورزش کو چھوڑ دیتے ہیں، صلیا (زرداب
 صلیا فیکون ذلک استنقاء واستفراغا جیسا، اور صلیا (پیپ جیسا) براز خارج کرتے ہیں، مگر
 محموداً ینزل بہ ترہلہ الحادث یہ ان لوگوں کے لئے (برائیں) ہے، بلکہ استنقاء و صفائی
 لہ لعدم الریاضۃ کما قلنا اور استفراغ محمود ہے، اور ایسے براز کی وجہ سے ان کے بدن
 فی البول کما ترہل (ڈھیلا پن) زائل ہو جاتا ہے، جو عدم ریاضت کی
 وجہ سے پیدا ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ہم نے متعارفہ میں بتایا
 ہے +

واعلم ان اللون الناسری المفرط یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اتنا مرض کے اوقات میں براز
 جداً من البراز کثیرا ما یدل کے اندر ناریت (زردی) بہت شدید ہو جائے، تو یہ اکثر اوقات
 فی اوقات منتهی الامراض علی النضج نضج کی دلیل بنتا ہے، اور اکثر اوقات حالت کی خرابی پر بھی دلالت
 و کثیرا ما یدل علی سداۃ الحال کرتا ہے +

والاسودیدل علی مثل دلائل سیاہ رنگ کا براز | بالکل انہیں علامات کو بتاتا
 البول الاسود فانه یدل علی ہے جن پر سیاہ رنگ کا قارورہ دلالت کیا کرتا ہے۔ چنانچہ
 احتراق شدید او علی نضج مرض سیاہ براز یا تو احتراق شدید پر دلالت کرتا ہے، یا کسی

سوداوی او علی تناول صابغ مرصن سوداوی کے نفع پر یعنی اس امر پر کہ سوداوی مرض او علی شرب شراب مستفغ کا سیاہ مادہ نفع پاکر براز کے ساتھ خارج ہو رہا ہے؛ یا کسی رنگین چیز کے استعمال کرنے پر جو کہ براز کو بھی سیاہ رنگ سے رنگین کر دے؛ یا کسی ایسی شراب کے استعمال کرنے پر جو کہ سودا کو خارج کرے +

والاول هو الردي والكاثن ان میں سے پہلی صورت (یعنی احتراق والی صورت) عن السوداء الصنف ليس يكف سب سے بُری ہے، اگر خالص سودا کی وجہ سے براز سیاہ ان يستدل عليه من لونه بل من رنگ کا آیا ہے، تو صرف اُس کی رنگت دلیل کے لئے کافی نہیں حموضته وعفوصته وغليان الارض ہے، بلکہ اُس کی ترشی اور عفوصت (دکیلا پن) بھی دیکھنی چاہئے منہ وهو ردي برازاً او ثانياً اور یہ کہ جب وہ زمین پر گر گیا، تو زمین پر جوش پیدا کرے گا۔ یہ ایک بُری چیز ہے، خواہ براز کی صورت میں خارج ہو، یا قے کی صورت میں +

ومن خواصه ان له بريقاً وبالجملة اس کے اس قسم کے سودا غیر طبعی کے) خواص میں سے فان الخلط السوداء الصنف ایک یہ بات بھی ہے کہ اس کے اندر چمک ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ قاتل فی اکثر الامراض ووجه ای دلیل کہ خالص خلط سوداوی کا خارج ہونا اکثر حالات میں ہلاکت علی الاطلاق کی دلیل ہے +

اکثر حالات سے مراد یہ ہے کہ خالص سودا ابتداء مرض میں خارج ہو، تو یہ علامت موت ہے + (آملی) خالص سودا اُسی وقت خارج ہو سکتا ہے، جبکہ دوسری رطوبتیں فنا ہو چکی ہوں، اور جب ایسا ہوگا تو یقیناً موت قریب ہے؛ جیسا کہ خود شیخ نے ذیل میں بتایا ہے + (گیلانی)

واما الكيموس السوداء فكلثرا ما راکیموس سبباً (خلط سیاہ، جس میں سودا و دوسرے) نفخ خروج و ذلك لان خروجه اخلاط کے ساتھ ملا ہوا ہو) کا خارج ہونا اکثر اوقات ہلک ہونے السوداء الاصلية يدل على غايه کی بجائے نفع بخش ہوتا ہے (لیکن خالص سودا کا خارج ہونا احتراق البدن وفتاء رطوباتہ علامت ہلاکت ہے) اس لئے کہ صلی سودا کا خروج غایت احتراق بدن اور فنا رطوبت بردالالت کرتا ہے +

واما البراز الاخضر فانه يدل سبب براز حرارت غریزیہ کے بجھ جانے کی علامت ہے

على الطفاء الغريزة والكمال كذلك
وقد يستدل من هيئة البراز ايضا
في الضمور والانتفاخ فان المنتفخ
كذب بل البقر يدل على ريقه
اسی عرب براز کند (نیلا) بھی اسی کی علامت ہے +
ہیئت براز | گاہے براز کی ہیئت سے بھی استدلال کیا
جاتا ہے؛ یعنی اس میں دیکھا جاتا ہے کہ وہ پھولا ہوا (منتفخ)
ہے، یا ٹھوس اور سکتا ہوا (ضام) ہے، چنانچہ اگر براز
گاہے کے گوبر کی طرح پھولا ہوا ہو، تو یہ ریاہ پر دلالت کرتا
ہے +

وقد يستدل من وقته فان البراز
اذا اسرع خروجه وتقدم
العادة فهو دليل ردي يدل
على كثرة ممر السرا و ضعف القوة
الماسكة وان ابطأ خروجه دل
على ضعف الهاضمة وبرد الامعاء
ولثرة الرطوبة
اوقات | گاہے براز کے اوقات سے بھی استدلال کیا جاتا
ہے؛ چنانچہ اگر وہ (غدار کے بعد کسی سبب محرک کے بغیر)
جلد خارج ہو جائے، اور عادت (وقت مقررہ) سے پیش آئے،
تو یہ خراب علامت ہے؛ اس لئے کہ یہ کثرت صفرار اور
ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے، اور اگر (بلا کسی سبب
حالیس کے) وقت مقررہ سے دیر میں آئے، تو یہ قوت ہاضمہ
کے ضعف پر، وراثتوں کی برودت پر، اور رطوبت کی کثرت
پر، دلالت کرتا ہے +

والصوت يدل على رياح نافخة
اخراج براز کے وقت آواز کا ہونا ریاہ نافخہ پر دلالت
کرتا ہے +

والا لوان المنكره والمختلفة ردية
وسند كرها في الكتاب الجزئي
براز کے اندر برے اور مختلف رنگوں کی موجودگی خراب
علامت ہے جس کو ہم نے کتاب جزئی (معاجزات قانون) میں
بیان کیا ہے +

وافضل البراز المجمع المتشابه
الاجزاء الشديد الاختلاط المائية
باليوسه الذی ثخنه كخن العسل
وهو سهل الخروج ولا يلذع
بہترین براز | وہ ہے، جو کہ اکٹھا ہوا (پھولا ہوا نہ ہو)؛
اُس کے اجزاء مختلف نہ ہوں (متشابه الاجزاء ہو)؛ اُس کے
رفیق اجزاء خشک اجزاء کے ساتھ خوب ملے ہوئے ہوں؛
شہد کے مانند گاڑھا ہو؛ بغیر سوزش کے آسانی سے خارج
لہ بقول آملی، یہاں شہد کے توام سے اس کا طبعی توام مراد ہے، جو نہ بالکل جاما ہوتا ہے، اور نہ بالکل ٹھیک۔ آملی کے استاد نے
اس بیان پر بدیل الفاظ پیش کیا ہے کہ توام براز کہ تینہ شہد سے بنا، کوئی استحکام بات نہیں ہے؛ کیونکہ شہد کا توام نہایت خفیف ہوتا
ہے، گاڑھی کی غلظت صلاحیت تک پہنچ جاتی ہے، اور گاہے اس کی نرمی غایت سیلان تک پہنچتی ہے (شرح آملی)۔

ولونه الى الصفرة غير شديد
النتن ولا عادمه غير ذي بقايا بق
وقراقر غير ذي سبب دية والذی
خروجہ فی الوقت المعتاد بمقدار
تقارب الماکول فی الکمية

واعلم انه ليس كل استواء بران
محمود ولا كل ملاسة فانهما ربما
كانا للنجس البانغ المتشابه في كل جزء
وربما كانا لاحتراق وذوبان
متشابه وهما حينئذ من
شراعلامات

یہ بھی جاننا چاہئے کہ برستوی براز (بس کا قوام ہوا)
(ہم) محمود نہیں ہوا کرتا، اور نہ ہرالمس (چکن) براز محمود
ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں بعض اوقات بہترین نفع کی
وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، جو کہ تمام اجزاء میں یکساں کام کرتا
ہے (چنانچہ جب یہ صورت ہوتی ہے، تو یہ بھلائی کی علامت
ہے)؛ اور بعض اوقات یہ دونوں باتیں احتراق و ذوبان
متشابه کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں (جبکہ تمام اجزاء میں ایک
جیسا احتراق و ذوبان لاحق ہوتا ہے)۔ جب یہ صورت
ہوتی ہے تو یہ بدترین علامت ہے +

واعلم ان البراز المعتدل القوام
الذی هو الى الرقة انما يكون
محموداً اذا لم يكن مع قراقر وریاح
ولا كان منقطع الخرج قليلاً قليلاً
ولا فيجوز ان يكون اندفاعه
لصلب یا یخالطه من عجل فلابد
يجتمع - هذا

یاد رکھنا چاہئے کہ معتدل القوام براز، جو کہ رقت
کی طرف مائل ہو، وہ اُس وقت محمود ہوتا ہے جبکہ اگر ساتھ
قراقر وریاح موجود نہ ہوں، اور نہ وہ تھوڑا تھوڑا ٹکٹ
کرفارج ہو (منقطع الخرج نہ ہو)۔ ورنہ ممکن ہے کہ ایسے رتن
براز کا اندفاع و خروج صمد کی وجہ سے ہو جو براز کے
ساتھ مل گئی ہو، اور جس نے اُسے اکٹھا ہونے (اور غلیظ بننے)
کی مہلت نہ دی ہو +

وقد تراعى علامات تظهر في العرق
وفي اشياء اخرى الا ان الكلام فيها
انحصر بالكلام الخرجي ولذا لا يتجدد
في الكلام الخرجي فصل شرح كلام

گا ہے ایسی علامتوں کا بھی سکاظ کیا جاتا ہے جو پسینہ
وغیرہ (مثلاً تھوک، درخون حیض وغیرہ) سے متعلق ہیں، لیکن
ان اشیاء کی گفتگو کے لئے قانون کا حصہ جزئی زیادہ ضروری
رکھا ہے، اسی وجہ سے تھیں وہاں بول و براز وغیرہ کے

البراس والبول وغير ذلك فافهم حالات کی مزید تفصیل و شرح ملے گی . اس وقت تو تم ان
 جمیع ما بیننا ساری باتوں کو ذہن نشین کر لو، جو ہم نے بیان کی ہیں ۔
 ثم الفرأ لثانی من الکتاب الاول فی الطب پہلی کتاب کا دوسرا فن تمام ہوا، جس میں اٹھانوے
 وھو ثمانیۃ وتسعون فصلاً تفصیل تھیں ۔



فن ثالث

الفن الثالث

حفظان صحت

فی حفظ الصحة

وهو يشتمل على فصل واحد وخمسة وعشرون اس فن کے اندر ایک فصل اور پانچ تعلیمیں ہیں ۔
 الفصل المقدم فی السبب والمرض ضروری موت سبب صحت مرض اور یہ کہ موت ضروری ہو
 ان الطب ينقسم بانقسمه الاولی (تھیں کتاب کے ابتدائی حصہ میں یہ معلوم ہو چکا ہے)
 الی جزئین جزء نظری و جزء عملی کہ طب کی ابتدائی تقسیم سے اس کے دو حصے حاصل ہوتے
 وکلاهما علم ونظر لکن المخصوص ہیں: (۱) حصہ نظری (۲) حصہ عملی . اور یہ بھی تھیں معلوم
 باسم النظری هو الذی یفید علم ہو چکا ہے کہ یہ دونوں حصے علم و نظر ہی ہیں . فرق صرف
 اسراء فقط من غیر ان یفید علم اس قدر ہے کہ جس حصے کا نام "نظری" رکھا گیا ہے ،
 عمل التبتہ مثل الجزء الذی یعلم یہ محض رساوہ اعتقادات اور آراء کا علم بحثنا ہے ، اور عمل میں
 فیہ امر المزاج والاخلاط والقوی کسی قسم کا علمی اصافہ نہیں کرتا یعنی کیفیت عمل کا اس میں کچھ تذکرہ
 واصناف الاعراض والاعراض نہیں ہوتا) . مثلاً علم طب کا وہ حصہ جس میں مزاج ، اخلاط ،
 والاسباب اور قوی کا ذکر کیا جاتا ہے ، اور مثلاً وہ حصہ جس میں امراض ،
 اعراض ، اور اسباب کے اقسام بیان کئے جاتے ہیں (یعنی

لہ نظر اور علم دونوں ہم معنی اور مرادفات الفاظ ہیں ۔

و لو نه الى الصفره غير شديد
النقن ولا عاده غير ذي بقا بق
وقراقر غير ذي سبديته والذ
خر وجه في الوقت المعتاد بمقدار
تقارب الماكول في الكمية

ہو جائے، رنگ زردی مائل ہو۔ نہ زیادہ بدبو دار ہو، اور
نہ بول بالکل مفقود ہو، اخراج کے وقت بقا بق و قراقر کی آواز
پیدا نہ ہو، جھاگ سے خالی ہو، وقت معتاد (مقررہ وقت)
پر خارج ہو، اور کھانے کی مقدار کے موافق تقریباً اُس کی
مقدار ہو +

واعلم انه ليس كل استواء براز
محموداً ولا كل ملاسته فانهما ربما
كانا للنضج البائع المتشابه في كل جزء
وربما كانا لاحتراق وذبوان
متشابه وهما حينئذ من
شراعلامات

یہ بھی جاننا چاہئے کہ ہر مستوی براز (بس کا قوام ہوا)
(ہو) محمود نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہر اُس (چکن) براز محمود
ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں بعض اوقات بہترین نضج کی
وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، جو کہ تمام اجزاء میں یکساں کام کرتا
ہے (چنانچہ جب یہ صورت ہوتی ہے، تو یہ بھلائی کی علامت
ہے)؛ اور بعض اوقات یہ دونوں باتیں احتراق و ذوبان
متشابه کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں (جبکہ تمام اجزاء میں ایک
جیسا احتراق و ذوبان لاحق ہوتا ہے)۔ جب یہ صورت
ہوتی ہے تو یہ بدترین علامت ہے +

واعلم ان البراز المعتدل القوام
الذي هو الى الرقة انما يكون
محموداً اذا لم يكن مع قراقر ورياح
ولا كان منقطع الخرج قليلاً قليلاً
ولا فيجوز ان يكون اندفاعه
لصليل فيخالطه مزيج فلايد
يجتمع - هذا

یاد رکھنا چاہئے کہ معتدل القوام براز، جو کہ رقت
کی طرف مائل ہو، وہ اُس وقت محمود ہوتا ہے جبکہ اگر اس وقت
قراقر و ریاح موجود نہ ہیں، اور نہ وہ تھوڑا تھوڑا اکٹھا
کر خارج ہو (منقطع الخرج نہ ہو)۔ ورنہ ممکن ہے کہ ایسے رقت
براز کا اندفاع و خروج صمد کی وجہ سے ہو، جو براز کے
ساتھ مل گئی ہو، اور جس نے اُسے اکٹھا ہونے (اور غلیظ بننے)
کی مصلحت نہ ہی ہو +

وقد تراعى علامات تظهر في العرق
وفي اشياء اخرى الا ان الكلام فيها
اخص بالكلام الخرجي ولذلك تجد
في الكلام الخرجي فصل شرح الكلام

گا ہے ایسی علامتوں کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے جو پسینہ
وغیرہ (مثلاً تھوک، اور خون حیض وغیرہ) سے متعلق ہیں، لیکن
ان اشیاء کی گفتگو کے لئے قانون کا حصہ جزئی زیادہ مفصل
رکھا ہے، اسی وجہ سے تھیں وہاں بول و براز وغیرہ کے

البراس والبول وغير ذلك فاقسم حالات کی مزید تفصیل و شرح ملے گی۔ اس وقت تو تم ان
 جمیع مابیننا ساری باتوں کو ذہن نشین کر لو، جو ہم نے بیان کی ہیں۔
 ثم الف الثاني من الكتاب الاول في الطب پہلی کتاب کا دوسرا فن تمام ہوا، جس میں اٹھانوے
 وثمانية وتسعون فصلاً تفصیل تھیں۔



فن الثالث

الفن الثالث

حفظان صحت

في حفظ الصحة

وهو يشتمل على فصل واحد وخمسة وعشرون اس فن کے اندر ایک فصل اور پانچ تعلیمیں ہیں۔
 الفصل المفرد في الصحة والمرض ضروري الموت فصل مفرد؛ سبب صحت مرض اور یہ کہ موت ضروری ہی
 ان الطب ينقسم بالنسبة الى اولی (تمہیں کتاب کے ابتدائی حصہ میں یہ معلوم ہو چکا ہو
 الى جزئين جزء نظري وجزء عملي کہ طب کی ابتدائی تقسیم سے اس کے دو حصے حاصل ہوتے
 وكلاهما علم ونظر لكن المخصوص ہیں: (۱) حصہ نظری (۲) حصہ عملی۔ اور یہ بھی تمہیں معلوم
 باسم النظرى هو الذى يفيد علم ہو چکا ہے کہ یہ دونوں حصے علم و نظر ہی ہیں۔ فرق صرف
 اسراء فقط من غير ان يفيد علم اس قدر ہے کہ جس حصے کا نام "نظری" رکھا گیا ہے،
 عمل التبتة مثل الجزء الذى يعلم یہ محض رسادہ اعتقادات اور آراء کا علم بخشتا ہے، اور عمل میں
 فيه امر المزاج والاعراض والاعراض والاعراض کسی قسم کا علمی اصناف نہیں کرتا یعنی کیفیت عمل کا اس میں کچھ تذکرہ
 واصناف الاعراض والاعراض والاعراض نہیں ہوتا۔ مثلاً علم طب کا وہ حصہ جس میں مزاج، اخلاط،
 ولا اسباب اور قوی کا ذکر کیا جاتا ہے، اور مثلاً وہ حصہ جس میں امراض،
 اعراض، اور اسباب کے اقسام بیان کئے جاتے ہیں (یعنی

لہ نظر اور علم دونوں ہم معنی اور مرادف الفاظ ہیں۔

اس حصہ میں جو چیزیں بیان کی جاتی ہیں، ان کو علی طب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس سے طبیب یا معلم طب کو چند ضروری سائل اور چند ضروری اصطلاحات وغیرہ کا علم حاصل ہو جاتا ہے، *

اور جس حصے کا نام ”عملی“ رکھا گیا ہے، یہ حصہ کیفیتِ عمل اور کیفیتِ تدبیر نہیں سکھاتا؛ مثلاً (علم طب کا) وہ حصہ جو ہمیں یہ بتائے کہ جس بدن کی مثلاً یہ حالت ہو، اُس کی صحت کی تم کیونکر حفاظت کرو گے؛ اور جس بدن میں مثلاً اس قسم کا مرض ہو، اُس کا تم کیونکر علاج کرو گے۔ تمہیں یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ جس حصہ کا نام ”علی“ ہے، وہ نفسِ مباشرت اور عمل کا نام ہے، بلکہ اس سے مراد وہ حصہ ہے جس میں ”مباشرت اور عمل کا علم“ سکھایا جاتا ہے (یعنی جس میں طریقہ عمل بتایا جاتا ہے؛ اور کسی عمل کا بتانا یا سکھانا بھی دراصل ”علم“ ہی ہے، خالص عمل نہیں ہے)۔ چنانچہ اس بات سے ہم تمہیں گذشتہ بیان میں (کتاب کے ابتدائی حصہ میں) آگاہ کر چکے ہیں *

(یہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) کلیات طب کے حصہ نظری سے فنِ اولِ دفن و دوئم میں ہم فارغ ہو چکے ہیں، اب ہم اپنی توجہ علم طب کے حصہ ”علی“ کے باقی دونوں حصوں (علم حفظ صحت، اور علم علاج) کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں، اور اسے ہم بطریقہ کلی بیان کرتے ہیں (یعنی حفظ صحت اور علم علاج کے عام اصول لکھتے ہیں):

چنانچہ حصہ ”علی“ کی دو قسمیں ہیں: (۱) تہِ رست ابدان کی تدبیر کا علم کہ کیونکر ان کی (صحت کی) حفاظت

والخصوص باسم العملی هو الذی یفید علم کیفیت العمل والتدبیر مثل الجزء الذی یُعَلِّمُكَ اَنَّكَ اَکِیْفَ تَحْفَظُ صَحَّةَ بَدَنِ بِحَالٍ کَذَا وَکِیْفَ تَعَالِجُ بَدَنًا بِهٖ مَرَضٌ کَذَا وَلَا تَظُنُّ اَنَّ الْجِزْءَ الْعَمَلِیَّ هُوَ مُبَاشَرَةٌ وَالْعَمَلُ بِلِ الْجِزْءِ الذِّی یَتَعَلَّمُ فِیْهِ عِلْمًا مُبَاشَرَةً وَالْعَمَلُ وَکَا تَأْتِدَ نَحَرًا قُنَاکَ هَذَا فِیْمَا سَلَفَتْ

وقد فرغنا فی الفن الاول والثانی من الجزء النظری الکی من الطب ونحن نصرف وکذا فی الباقیین الی الجزء العملی منه علی نحو کلی

والجزء العملی منه ینقسم قسمین احدهما علم تدبیر الابدان الصحیحة انه

له مباشرت اور عمل دونوں مترادف وہم سے الفاظ میں *

کیف یحفظ علیہا صحتہا وذلہا یعنی علم حفظ الصحتہ کی جائے، اس کا نام "علم حفظ صحت" ہے۔
والقسم الثانی علم تدبیر البدن المریض کہ
یُدْرَأُ اِلٰی حَالِ الصَّحَّةِ وَیَسْمٰی عِلْمُ الْعِلَاجِ کی طرف لٹایا جائے، اس کا نام "علم العلاج" ہے۔
"علم حفظ صحت" کو اٹھارہ تین حصوں میں تقسیم کر کے تین ناموں سے نامزد کیا ہے: (۱) تدبیر البدن
ضعیفہ (۲) تقدم بالحفظ (۳) حفظ صحت۔ چنانچہ جو لوگ غلطہ کمزور ہوں، مثلاً بچے اور بوڑھے، یا جو لوگ کسی
سور تدبیر سے کمزور ہو گئے ہوں، مثلاً ناقصین، ان کی تدبیر صحت کو تدبیر البدن ان ضعیفہ کہا جاتا ہے۔ اور جن
لوگوں کی صحت ضعف کی طرف اٹل ہو، اور ان کے بدن میں کسی مرض، یا کسی تغیر کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، ایسے
لوگوں کی تدبیر کو تَقْدِمُ بِالْحِفْظِ کہا جاتا ہے (پہلے سے بچاؤ کی تدبیر کرنا)۔ اور جن لوگوں کی صحت کامل ہو، اور
ضعف کی طرف قطعاً میلان نہ ہو، ان کی تدبیر کو مطلقاً اور بلا تہید حفظ صحت کہا جاتا ہے۔
اسی طرح "علم العلاج" کی بھی تین قسمیں ہیں: (۱) علاج بالتدبیر (۲) علاج بالذواء (۳) علاج بالیَد۔
پہلی صورت میں مرض کا علاج اسباب سے ضروریہ کے تصرفات اور تغیرات سے کیا جاتا ہے، مثلاً غذا میں تصرف
کرنا، بھوکا رکھنا، تبدیلی آب و ہوا کرنا، ورزش شروع کرنا۔ حام کی خاص خاص صورتوں کا اختیار کرنا، نیند لانے
کی تدبیریں کرنا وغیرہ۔ دوسری صورت میں دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اور تیسری صورت میں اعمال جراحیہ
اور ہاتھ پاؤں کے دوسرے کام استعمال کئے جاتے ہیں؛ مثلاً نشتر دینا، جوڑ بٹھانا، فص کرنا، سنگلیاں لگانا،
داغ دینا، وغیرہ۔ (یَد = ہاتھ)
وَنَحْنُ نَبْدَأُ فَلَکِتَبُ فِیْ هَذَا الْفَنِّ (اس ضروری تہید کے بعد) اب ہم راصل مقصود)
مَوْجِزًا مِّنَ الْکَلَامِ فِیْ حِفْظِ الصَّحَّةِ شروع کرتے ہیں، اور اس فن میں (فن سولم میں) اختصار کے
ساتھ "حفظان صحت" کا تذکرہ لکھتے ہیں۔
فَنَقُولُ اِنَّهٗ مَا كَانَ الْمَبْدَأُ الْاَوَّلُ ہم کہتے ہیں: چونکہ ہمارے ابدان کی ابتدائی پیدائش
لِیَتَّکُوْنَ اَبْدَانًا شَبِیْئِیْنِ اَحَدُهُمَا دو چیزوں سے حاصل ہوتی ہے: (۱) مرد کی منی سے (۲)
الْبَطْنِ مِنَ الرَّجُلِ وَالْاُخْرٰی مِنْ اِمْرَاَتِهِ عورت کی منی اور خون حیض سے۔ مرد کی منی کے بارہ میں
قَائِمٌ مَّقَامُ الْفَاعِلِ وَالثَّانِیْ مِنْ اِمْرَاَتِهِ زیادہ صحیح یہ خیال ہے کہ یہ (انسانی پیدائش کے لئے) قَائِدُ
وَدَمِ الْبَطْنِ وَالْاُخْرٰی مِنْ اِمْرَاَتِهِ (سبب علی کے قائم مقام جو سطح عورت کی منی اور خون حیض "مادہ" کا اصل سبب ہے)
قَائِمٌ مَّقَامُ الْمَادَةِ وَهَذَانِ الْجَوْهَرَانِ کے قائم مقام ہے۔ اور یہ دونوں جوہر (یعنی مرد اور عورت کی منی، دونوں اس
مشتَرِکَانِ فِیْ اَنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بات میں شریک اور متحد ہیں کہ ان میں کوہر ایک سیال اور رطب ہے؛ اگرچہ

سِیَالٌ سَرَطِبٌ وَإِنْ اِخْتَلَفَ بَعْدَ اس کے بعد اس اتحاد و اشتراک کے بعد دونوں میں باہم
ذَلِكْ وَكَانَتْ الْمَائِيَّةُ وَالْاَرْضِيَّةُ اس قدر اختلاف بھی ہے، کہ مائیت اور ارضیت خون میں
فِي الدَّمِ وَمِنْهُ الْمَرْأَةُ أَكْثَرُ وَالْهَوْلِيَّةُ اور عورت کی منی میں زیادہ ہوتی ہے (یعنی اجزاء مائیلہ و ارضیہ
وَالنَّارِيَّةُ فِي مَنِي الرَّجُلِ اَغْلَبُ خون میں اور عورت کی منی میں زیادہ ہوتے ہیں) اور مائیت
وَنَارِيَّةُ مَرْدٍ كِي مَنِي فِي غَالِبٍ ہوتی ہے، (اجزاء ہوائیہ اور
ناریہ مرد کی منی میں زیادہ ہوتے ہیں) +

وَجِبَ اِنْ يَكُوْنَ اَوَّلُ اِنْعِقَادِ هَذَيْنِ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان دونوں جوہروں (دونوں
اِنْعِقَادًا سَرَطِبًا وَاِنْ كَانَ تِلْكَ اِلْاَرْضِيَّةُ مینوں) کا ابتدائی انعقاد رطب ہوا (یعنی ان دونوں مادوں
وَالنَّارِيَّةُ مَوْجُودَتَيْنِ اِلِصْنًا فِيمَا کے ملنے اور آمیزش پانے کے بعد جو چیز بستہ ہو کر تیار ہوتی
تَكُوْنُ مِنْهَا وَكَانَتْ اِلْاَرْضِيَّةُ بِمَا ہے، اُس میں رطوبت کا ہونا ضروری ہے)۔ اگرچہ یہ بھی صحیح
فِيهَا مِنْ اِلْصْلَابَةِ وَالنَّارِيَّةُ بِمَا ہے کہ (جو چیز ان دونوں مادوں (کی آمیزش) سے تیار ہوگی
فِيهَا مِنْ اِلْاِنْعِقَادِ تَعَاوُنًا (یعنی جو بدن ان دونوں مینوں کے ملنے سے بنتے گئے) اس میں
فَصَلَّبَتَا الْمُنْعَقَدَ وَعَقَّدَتَا اجزاء ارضیہ اور اجزاء ناریہ ضرور موجود ہوں گے۔ اور
فَضْلَ تَصْلِيْبٍ وَتَعْقِيْدٍ (یہ بھی صحیح ہے کہ) چونکہ اجزاء ارضیہ میں صلابت ہوتی ہے اور
اجزاء ناریہ میں پکانے کی قوت (قوت انصاج و ہضم) ہوتی ہے
اس لئے یہ ضروری ہے کہ جو چیز دونوں مینوں کے ملنے کے
بعد ایک بستہ صورت میں تیار ہوگی، یہ دونوں قسم کے اجزاء
ایک دوسرے کی باہمی امداد کر کے اس کی صلابت، سختی، اور
بستگی میں اضافہ کر دیں گے (اور اُسے زیادہ سخت، زیادہ
منجملہ اور زیادہ بستہ بنا دیں گے) +

اَلْكُنْهَ لَيْسَ يَبْلُغُ ذَلِكْ حَدَّ اِنْعِقَادِ اِلْاَجْسَا لیکن یہ بھی واضح رہے کہ باوجود سختی، اور بستہ
اِلْاَصْلَابَةِ مِثْلَ الْحَجَارِ وَالزَّجَاجِ حَتَّى ہونے کے) اس کی سختی اور بستگی پتھر اور کانچ جیسے سخت اجسام
اَلَا يَتَحَلَّلُ مِنْهَا شَيْءٌ اَوْ يَتَحَلَّلُ مِنْهَا شَيْءٌ غَيْرِ کی سختی اور بستگی کی سی نہیں ہوتی ہے، کہ اس سے کچھ تحلیل ہی
مَحْسُوسٌ فَتَكُوْنُ فِي اَمْنٍ مِنَ الْاَفَاتِ نہ ہو سکے، یا اگر اس سے کچھ تحلیل ہو، تو غیر محسوس سا ہو، اور
اِعْجَازُهُ بِسَبَبِ التَّحْلُلِ دَائِمًا اَوْ طَوِيلًا دائمی تحلیل سے یا عرصہ دراز کے تحلیل سے ہوا نہیں لاحق ہو سکتی

الزمان جلداً

ہیں، ان سے وہ بچا رہے +

ولیس الامر هكذا ولذلك فان بلدنا
مَعْرِضَةٌ لِنَوْعَيْنِ مِنَ الْآفَاتِ وَكُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَهُ سَبَبٌ مِنْ دَاخِلِ
وَسَبَبٌ مِنْ خَارِجٍ

نہیں یہ بات نہیں ہے، بلکہ ہمارا بدن متناسخ اور
مرطوب ہے کہ اس کی رطوبتیں ہمیشہ تحلیل ہوتی رہتی ہیں +
اس لئے کہ ہمارے ابدان دو قسم کی آفتوں کے آماجگاہ ہیں، اور
ان دونوں قسم کی آفات کے لئے دونوں قسم کے، اندرونی اور

بیرونی اسباب ہیں +

وَاحِدٌ نَوْعِي الْآفَةِ هُوَ تَحْلُلُ الرُّطُوبَةِ
الَّتِي مِنْهَا خُلِقْنَا وَهَذَا قِسْمٌ
بِالْتَدَارِيجِ

پہلی قسم کی آفت تو اس رطوبت کا تحلیل ہونا ہے
جس سے ہماری پیدائش ہوئی ہے، چنانچہ ہمارے بدن کے
رطوبات کا تحلیل بندرت جاری رہتا ہے +

وَالثَّانِي تَعَفُنُ الرُّطُوبَةِ وَفَسَادُهَا
وَتَغْيِيرُهَا عَنِ الصُّلُوحِ الْأَمَلِ
الْحَيَوَةِ

اور دوسری قسم کی آفت رطوبات (بدنی
رطوبات) کا تعفن و فساد ہے، اور ان کا اس قابل نہ رہنا کہ یہ
زندگی اور حیات کو جاری رکھ سکیں +

وهذا غير الوجه الأول وإن كان
يؤدى تادياً ذلك إلى الجفاف
بأن تَفْسُدَ الْأَرْصُوبَةُ وَتُخَالِفَ
هَيْئَةَ صَلُوحِهَا لِأَنَّ شَمْسَ
آخِرِ الْأَمْرِ تَحْلُلُ عَنِ التَّعَفُّنِ فَانَ
الْعَفُونَةُ أَوْ لَا تُفْسِدُ الرُّطُوبَةَ
تُتَحْلَلُهَا وَتَذَرُ الشَّيْءَ الْيَابِسَ
الْمَرْمَادِي

یہ دوسری صورت پہلی صورت سے الگ ہے، اگرچہ
اس کا انجام بھی پہلی صورت کی طرح ہی ہوتا ہے کہ بدن کی
رطوبتیں زائل ہو کر خشک ہو جاتی ہیں؛ بایں طور کہ تعفن
و فساد کی وجہ سے پہلے رطوبتیں بگڑ جاتی ہیں، اور ان کی
ہئیت و کیفیت ہمارے بدن کے لائق نہیں رہتی ہے؛ پھر
آخر کار تعفن کی وجہ سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ عفونت کا
کام ہی یہی ہے کہ پہلے یہ رطوبات کو بگاڑ دیتی ہے، اس کے
بعد انہیں تحلیل کر دیتی، اور خشک خاک کی جسم (کے ذرات) کو
پراگندہ اور منتشر کر دیتی ہے +

وهاتان الآفتان خاسرتان
عن الآفات للآحققة من أسباب
أخرى كالبرد والجهد والسهموم والنوع
تفرق الاتصال المهلك وسائر

یہ دونوں قسم کی آفتیں "ان آفات سے الگ ہیں جو
دوسرے (غیر طبعی) اسباب کی وجہ سے ہمارے بدن میں
لاحق ہوا کرتی ہیں، مثلاً برد و جھرجھا دینے والی شدت کی ستری،
گرم دھوپیں یا سمیات کا استعمال، تفرق اتصال کی جنگ

الامراض

قسمیں، اور سارے امراض :-

ولكن النوعين المذكورين اخص
بجئنا هذا وأخرى ان نعتبرهما
في حفظ الصحة
آفات اس قابل ہیں کہ "حفظانِ صحت" میں ان کا کما کما

کیا جائے :-

یعنی جہاں تک ممکن ہو، بدن کو تحلیل اور تعفن سے بچایا جائے؛ تاکہ انسان زیادہ عرصہ تک جی سکے، اور اس کی عمر دراز ہو، ورنہ بدنی رطوبات کا تحلیل ایک ایسی لازمی چیز ہے کہ اس سے منفر کی کوئی صورت نہیں، اور اس کا انجام "لازمی موت" ہے۔ قدرتِ دافعیہ رکچہ ہیں اگر حاصل ہے، تو صرف اس قدر کہ حتی الامکان تحلیل کی مقدار کو کم کیا جاسکتا ہے، اور عمر کے دراز کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح رطوبات کا تعفن بھی ایک کثیر الوقوع آفت ہے۔ اگر اس کو روکا نہ جائے، تو اس کا انجام بھی موت ہی ہے۔ اس لئے حفظانِ صحت میں اس کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔ اگرچہ چند دوسری ضروری چیزیں بھی ہیں، جن سے انسان کو گاہ بگاہ واسطہ پڑا کرتا ہے؛ مگر وہ اس بارے میں اتنی اہمیت نہیں رکھتی ہیں :-

وكل واحد منهما يقع من اسباب
خارجية ومن اسباب باطنية واما
الاسباب الخارجية فمثل الهواء
المحلل والمعفن واما الاسباب
الباطنية فمثل الحار والبريدية
التي فينا المحللة لمرطوباتنا
والحرارات الغريبة المتولدات
فينا عن اغذيتنا وغيرها
المعفنة لمرطوباتنا
یہ دونوں قسم کے آفات (تحلل و تعفن رطوبات) دونوں
قسم کے، بیرونی و اندرونی، اسباب سے لاحق ہوا کرتے ہیں۔
چنانچہ بیرونی اسباب میں سے مثلاً ہوا کہ لیجئے جو رطوبات
کو تحلیل بھی کرتی ہے، اور ان میں عنونت بھی پیدا کر سکتی ہے۔
اور اندرونی اسباب میں سے مثلاً حرارت غریزہ کو لیجئے،
جو ہمارے بدن کے اندر ہوتی ہے، یہ ہمارے بدن کی رطوبتوں
کو تحلیل کرتی رہتی ہے؛ اسی طرح (اندرونی اسباب میں سے)
حرارت غریبہ کو لیجئے، جو ہمارے بدن میں مختلف اغذیہ وغیرہ
سے پیدا ہو جاتی ہے، یہ ہمارے بدن کی رطوبتوں کو تعفن
کر دیتی ہے :-

وهذا الاسباب كلها متعادلة
على تحفيضا
یہ سارے کے سارے اسباب (اسباب محللہ و معفنہ) ہمارے
بدن کی رطوبات کے خشک کرنے پر ایک دوسرے کے معاون
و مددگار ہوا کرتے ہیں (اور روز بروز ہمارے بدن میں خشکی

بڑھتی ہی چلی جاتی ہے) *

بل اول استکمالنا وبلوغنا وتمکیننا
من افاعیلنا یكون بجفاف کثیر
یعرض لنا
بلکہ ہمارے بدن کی ابتدائی تکمیل، (اس کے بعد)
ہماری جوانی، اور ہمارے بدن میں افعال و حرکات کی قدرت
کا حاصل ہو جانا، یہ سب اُس کافی خشکی و بیہوشی کا نتیجہ ہے
جو ہمیں لاحق ہوتی ہے *

خلاصہ یہ ہے کہ جس مادہ منویہ اور نطفہ سے انسان کی پیدائش ہوئی ہے، اگر یہ اسی طرح مرطوب
اور سیال رہے، اور اس کی رطوبات خشک نہ ہوں، تو نہ بدن مکمل طور پر بن سکتا رہے، نہ جوانی کی صورت پیدا ہو
اور نہ اعضا میں ایسی قدرت حاصل ہو، جس سے انسان بڑے بڑے قوی حرکات اور زور کے کام انجام
دے لیتا ہے *

اس تمہید کے بعد کہ برقی رطوبات کا تحلیل ہونا ضروری ہے، اور یہ کہ اس سے منقر کی کوئی صورت
نیں، اب شیخ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ موت کا ۲۲ ضروری ہے، اور اس سے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہیں :

ثم لیستمر الجفاف الی ان یتمر

مزا ضروری

پھر اس خشکی کا سلسلہ برابر اس طرح قائم رہنا
ہے کہ اسکی پوری تکمیل ہو جاتی ہے، بدن کی

اس رہے

رطوبت غریبہ یہ پورے طور پر تحلیل ہو جاتی ہے، اور اسکے
تحلیل ہو جانے کے بعد حرارت غریبہ یہ جو اسی رطوبت کے
ساتھ قائم تھی، بجھ جاتی ہے، حتیٰ کہ موت آ جاتی ہے۔ اسی
قسم کی موت کو "طبعی موت" کہا جاتا ہے) *

موت سے

یہ خشکی جو ہمارے بدن کو لاحق ہوتی ہے، ایک

منقر نہیں

ایسی ضروری چیز ہے کہ اس سے چھٹکارہ کی کوئی
صورت نہیں کیونکہ ہم ابتدائی زمانہ میں رطوبہ کی ابتدائی
صورت میں) نہایت درجہ مرطوب ہوتے ہیں (اس زمانہ
میں رطوبت کا بہت ہی غلبہ ہوتا ہے)۔ اور باوجود اسکے
(کہ رطوبت اس زمانہ میں بکثرت ہوتی ہے) یہ بھی ضروری ہے

کہ ہمارے بدن کی حرارت رطوبت پر غالب ہو، ورنہ اگر
ہمارے بدن کی حرارت غالب ہونے کی بجائے مغلوب اور

وهذا الجفاف الذی یعرض لنا
امر ضروری لا یدل منه فان فی
اول الامر ما تكون فی غایة
الرطوبة ویجب الاحالة ان تكون
حرارتنا مستولیة علیها والا
اختلفت فیها ففی تفعل فیها
لاحالة دائما وتجففها دائما

دہلی ہوئی ہو تو) وہ اس رطوبت میں دب کر ٹھٹ جائے (اور
حرارت بدنہ ایسی حالت میں اپنا کوئی کام نہ کر سکے)۔ انفرض
وہ اس رطوبت میں برابر اپنا عمل جاری رکھتی ہے، اور اسکو
ہمیشہ خشک کرتی رہتی ہے +

ویکون اول ما یظہر من تجفیفھا
حوالی الاعتدال

(بدنی حرارت کی) اس تجفیف کا اثر جو اولاً نمودار
ہوتا ہے، وہ (لازمی طور پر) اوسط درجہ کا ہوتا ہے (یعنی
بدن میں پہلے اوسط درجہ کی خشکی لاحق ہوتی ہے، جیسا کہ
مثلاً جوانی کے زمانے میں اعضا اوسط درجہ کے خشک
اور سخت ہوتے ہیں) +

ثم اذا بلغت ابداننا الى الحد
المعتدل من الجفاف والحراۃ
بما لها فلا یكون التجفیف بقدر
التجفیف الاول بل اقوی لان المادۃ
اقل فہی اقبل فیؤدی لا محالة
الی ان یزداد التجفیف علی المعتدل
فلا یزال یزداد لا محالة الی ان یفنی
الرطوبة فتصیر الحراۃ الغریزیۃ
بالعرض سبباً لاطفاء نفسھا اذا
صار سبباً لافناء مادتها
کالمسراج الذی ینطفئ اذا فنیت
مادته

بیر جب ہمارا بدن خشکی کے اوسط درجہ تک پہنچ
جاتا ہے، اور حرارت اپنی اُسی حالت پر قائم رہتی ہے، تو
اس وقت (حرارت کا) عمل تجفیف پہلی تجفیف کے برابر
نہیں رہتا، بلکہ اس وقت اس کا عمل پہلے سے زیادہ
ہو جاتا ہے، کیونکہ اس وقت مادہ کم ہوتا ہے (اور
بہت سی رطوبتیں جوانی کے زمانہ تک تحلیل ہو جاتی ہیں)،
اسلئے وہ تجفیف کو زیادہ قبول کرتا ہے (اور تحلیل کی زیادتی
کی وجہ سے خشکی جلد جلد بڑھتی چلی جاتی ہے)۔ انفرض اسکا
لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حد اعتدال سے تجفیف بڑھ جاتی
ہے، اور اسی طرح روز بروز بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، حتیٰ کہ
ایک وقت ایسا آتا ہے کہ (بدن کی) ساری رطوبت فنا
ہو جاتی ہے، اور حرارت غریزیہ اپنے مادہ کو فنا کر کے بالعرض
اپنے آپ کو بجھانے کا خود ہی ذریعہ بن جاتی ہے۔ اسکی
مثال اُس چراغ کی سی ہے، جو اپنے مادہ ریتیل کے ختم
ہونے پر (خود بخود) گل ہو جاتا ہے۔ (اسی طرح زندگی کا
چراغ بھی رطوبت غریزیہ کے ختم ہو جانے پر بجھ جاتا ہے) +

وکلما اخذ التجفیف فی الزیادۃ
اخذت الحرارة فی النقصان فرض
دائمًا محجور مستمر الی الامعان وعجز
عن استبدال الرطوبة بدال
ما یحل محل متزائدًا دائمًا فیزداد
التجفیف من وجهین
احدهما لتناقص لحوق المادۃ
والآخر لتناقص الرطوبة فی نفسها
بتخلیل الحرارة

پھر جس قدر تجفیف بڑھتی چلی جاتی ہے، اُسی قدر حرارت
گھٹتی چلی جاتی ہے، جس سے حرارت کی بے بسی کا سلسلہ روز
بروز بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، اور جتنی رطوبت تحلیل ہو چکی ہے
اس کے عوض اور بدل لانے پر اسکی بے بسی یوں فیوٹا کرتی ہی
کرتی چلی جاتی ہے۔ بہر حال اس سے تجفیف میں دو طور پر اضافہ
ہوتا چلا جاتا ہے :

ایک تو اس وجہ سے کہ مادہ کی در آمد میں کمی آ جاتی
ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ جتنی رطوبت بدن میں موجود
ہے۔ وہ بھی بذات خاص حرارت کی تحلیل سے گھٹتی چلی
جاتی ہے ۔

فیزداد ضعف الحرارة لاستیلاء
البیوسۃ علی جوہر الاعضاء
ونقصان الرطوبة الغریزۃ
التي هی کالمادۃ والدھن
للسراج لان السراج لہ
رطوبة تان ماء و دھن یقوم
بأحدہما وینطفئ بالأخر
کذلک الحرارة الغریزۃ تقوم
بالرطوبة الغریزۃ و تنطفئ
بالغریبۃ

بہر حال حرارت غریزیہ کا ضعف روز بروز اس وجہ
سے بڑھتا چلا جاتا ہے کہ (۱) جوہر اعضا میں بیوست کا
غلبہ ہو جاتا ہے، اور (۲) اس وجہ سے کہ رطوبت غریزیہ
(روز بروز) گھٹتی چلی جاتی ہے، جو بدن کے لئے ایسی ہے۔
جیسا کہ چراغ کے لئے روغن اور مادہ (یعنی جس طرح بنا مادہ
اور روغن کے چراغ جل نہیں سکتا ہے، اسی طرح بلا رطوبت
غریزیہ کے بدن کے اندر حرارت غریزیہ قائم نہیں رہ سکتی ہے)
کیونکہ چراغ میں دو قسم کی رطوبتیں ہوتی ہیں : ایک پانی اور
دوسری تیل۔ ایک رطوبت سے تیل سے، چراغ جلتا ہے،
اور دوسری رطوبت سے بجھ جاتا ہے۔ اسی طرح حرارت غریزیہ
کا حال ہے، جو رطوبت غریزیہ کے ساتھ تو قائم رہتی ہے، مگر
رطوبت غریبیہ سے بجھ جاتی ہے ۔

واثر دیا دالرطوبة الغریبۃ
اس وجہ سے حرارت غریزیہ کا ضعف بڑھتا چلا

لہ بعض مخصوص قسم کے شیشے کے ظروف ہوتے ہیں، جن میں نیچے پانی بھر دیا جاتا ہے، اور اوپر تیل، اور بیج جس جتنی
کسی طریقے سے کھڑی کر دی جاتی ہے ۔

التي هي عن ضعف الهضم التي جاتا ہے کہ رطوبت غریبہ جو حرارت غریزہ سے کہہ چرائے کے ہی کا اس طوبہ المائۃ للسراج پانی کے مانند بجھانے والی رطوبت ہے، ضعف ہضم کی وجہ سے روز افزوں بڑھتی ہوئی چلی جاتی ہے *

فاذا اتم الجفاف طفیت الغریزة پس جب رطوبت غریزہ کے جفاف کی تکمیل ہو جاتی ہے فکان الموت بطبیعہ تو حرارت غریزہ بجھ جاتی ہے۔ اسی کا نام "طبعی موت" ہے *

وانما بقی البدن مدة بقائه پھر امر بھی قابل توجہ ہے کہ انسان جتنے عرصہ تک لا کان رطوبة الطبیعیۃ لا ولیۃ کہ زندہ رہتا ہے، اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ اس شخص قاومت تحلیل حرارة العالم کی ابتدائی رطوبت غریزہ جو اس کے بدن میں لطفہ سے، وحرارة بدنہ فی غریزہ یا والدین کے مادہ منویہ سے بہت ہی قلیل مقدار میں حاصل وما یحدث من حرکاتہ ہذا ہوتی ہے) اتنے عرصہ دراز تک (پوری زندگی تک) تمام المقاومۃ المدیۃ فانہا دنیا کی حرارتوں کا، خود اس شخص کی بدنی حرارت کا، جو طبعاً اضعف قواً من ذلک اس کے بدن میں پیدا ہوا کرتی ہے، اور اس حرارت کا

مقابلہ کرتی اور تحلیل سے بچی رہتی ہے، جو اس شخص کے بدن اور اعضاء کے اندر حرکات سے پیدا ہوتی رہتی ہے؛ کیونکہ اس رطوبت کے اندر (قلب مقدار کی وجہ سے) اتنے مقابلہ کی سکت نہیں ہے کہ اتنے عرصہ دراز تک اتنی حرارتوں کی قوت تحلیل سے مقابلہ کرے، اور خرچ نہ ہونے پائے) *

بلکہ اگر یہ رطوبت اتنی حرارتوں سے اتنے عرصہ دراز تک (مقابلہ کرتی رہتی ہے، تو اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جس قدر یہ رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے، اسکا بدل و عوض یعنی غذا (کک کے طور پر) برابر پہنچتی رہتی ہے *

پھر یہ بھی ہم (فن اول کی تعلیم سویم کی تیسری فصل میں) بیان کر چکے ہیں کہ غذا میں قوت کا تصرف اور عمل ایک حد ہی تک (اور ایک مدت ہی تک) قائم رہتا ہے

لکن انما اقامها استبدال بدل ما یتحلل منها وهو الغذاء

ثم قد بینا ان الغذاء انما تنصرف فیہ القوۃ وتستعملہ الی حد

زندہ کرازل سے اب تک، ہمیشہ قوت جہانہ کام کرتی رہے کہ موت اور بڑھاپہ آنے پائے۔ شیخ نے فصل مذکور میں لکھا ہے کہ ”تمام جسمانی قوتیں تنہا ہی اور ختم ہونے والی ہیں؛ کوئی قوت ان تک نہیں ہے۔ اس مسئلہ کو دلیل دہرہاں سے علم طبعی میں ثابت کیا گیا ہے۔“

وصناعة حفظ الصحة ليست صناعة تضمن الأمان عن الموت ولا تخليص البدن عن الآفات الخارجية ولا أن تبلغ بكل بدن غاية طول العمر الذي بحسب الأنساب مطلقاً

علم حفظ صحت موت اور بڑھاپے سے روک نہیں سکتا یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ علم حفظ صحت کوئی ایسا علم نہیں ہے کہ انسان کو مرنے سے بچائے رکھے؛ نہ اس کا یہ کام ہے کہ بدن کو بیرونی آفات مثلاً ڈوبنے، گھٹنے، کٹنے، دینے وغیرہ سے بچائے رکھے؛ نہ اس علم کا یہ فریضہ ہے کہ عام انسانوں کے سچاٹے و رازی عمر جو پائی جاتی ہے، اس کی انتہا تک مثلاً ایک سو بیس سال تک ہر شخص کو پہنچا دے۔

دنیا کی بیشتر آبادی میں ”دراز ترین عمر“ کی جو مثالیں ملتی ہیں، وہ لگ بھگ ایک سو بیس سال کی ہوتی ہیں۔ اگرچہ شاذ و نادر مثالیں اس سے بڑی بھی پائی گئی ہیں۔ گیلانی کہتا ہے: ”اگر کوئی امر مانع نہ ہو، اور نہ بیرونی حفظان صحت کا پورا پورا احاطہ رکھا جائے، تو دنیا کی بیشتر آبادی میں لوگوں کے جو مزاج پائے جاتے ہیں، وہ ایک سو بیس سال تک پہنچنے کی قابلیت و استعداد رکھتے ہیں۔“

روایات و حکایات میں یہ جو ملتا ہے کہ پہلے زمانہ میں لوگوں کی عمریں بہت زیادہ دراز ہوا کرتی تھیں؛ حتیٰ کہ حضرت نوحؑ کے متعلق منقول ہے کہ اُنکی عمر نو سو سال کے قریب ہوئی ہے؛ اس کے متعلق لوگوں نے جواب دیا ہے کہ اُس زمانہ میں آج کل کی طرح اتنے بڑے سال (۱۲ ماہ کے) نہیں ہوتے تھے۔ مگر دوسرے لوگوں نے اس کا دوسرا جواب دیا ہے، وہ یہ کہ اُس زمانہ میں اوضاع فکلیہ (تاروں اور سیاروں کی وضع اور ان کی چال) کچھ اس قسم کے تھے کہ وہ درازی عمر پر موثر ہوتے تھے۔

ابن ندیم کی زندگی قرشی کہتے ہیں: تمام لوگوں کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ موت ایک ضروری چیز ہے؛ اس سے کسی طرح مفرا و جھٹکارہ نہیں۔ ہاں بعض متقدمین دعیان فلسفہ کا خیال ہے کہ دنیا میں ہمیشہ زندہ اور باقی رہنا غیر ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے مخصوص دوائیں تیار کی تھیں، اور ان کو شیشیوں میں حفاظت سے رکھا تھا، جنکے بارہ میں انکا دعویٰ تھا کہ یہ دوائیں موت سے باز رکھنے والی ہیں (از حکایت جالینوس)۔

پھر قرشی کہتے ہیں کہ : موت ایک ضروری چیز ہے۔ اور یہ کہ ”بقا دوام“ بخند و جود سنا فی حکمت و مصلحت ہے :

(۱) انسان کے بدن کی ترکیب جن عناصر اور اجزاء سے ہوئی ہے، یہ (نفسا، ماحول میں) تفرق و انتشار کے خود طالب ہیں، اور یہ کہ قوت مؤثرہ کوئی ان تھک چیز نہیں ہے کہ اُس کا فعل بدن میں ہمیشہ جاری رہ سکے۔
(۲) بدن کی ترکیب جن اجسام سے ہوئی ہے، یہ بخارات بنکر اُڑانے کی قابلیت رکھتے ہیں، اور یہ کہ بدل مایخل یعنی غذا کا ایک نہ ایک وقت ختم ہو جانا ضروری ہے، کیونکہ غذا کے حصول کا ذریعہ بھی کوئی نہ کوئی جسمانی قوت ہی ہے، اور ہر جسمانی قوت ایک نہ ایک دن ختم ہو جانے والی چیز ہے۔

(۳) انسانی زندگی کے لئے قوت غاذیہ کی ضرورت ہر حال ہے : اور قوت غاذیہ کا عمل یقیناً حرارت کے ساتھ ہوتا ہے، اور حرارت کا کام مادہ کو تحلیل کرنا ہے۔ پھر اس حرارت کا فعل (تجفیف و طوبت و دما) روز بروز امتداد زمانہ کے ساتھ استمرار اور دوام تاثیر کی وجہ سے قوی تر ہوتا چلا جاتا ہے، اور نقطہ بہ نقطہ مادہ اور طوبت کم ہوتی چلی جاتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا ایک دن ختم ہو جانا ضروری ہے۔

(۴) اگر بقا و دوام اور ابدی زندگی کی صورت قائم ہوتی، تو اگلے لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ہم لوگوں کی پیدائش کا سامان ہی نہ رہتا یہ لوگ تمام جان کی غذا ایں کھا پی کر بڑھ کر جاتے، اور پھر تنگے بعد کے فلائش پڑے رہتے؛ نہ ہیں رہنے کو مکان ملتا، اور نہ کھانے کو غذا ملتا ہوتی۔

(۵) اگر کوئی آدمی نہ مرنے، تو یقیناً ظالم کو بھی موت نہ آتی، اور جہان میں ظالم کا ظلم و جور برابر قائم رہتا جو یقیناً حکمت و مصلحت کے سنا فی ہے۔ ایسی حالت میں مظلوم کو کسی دوسری زندگی میں ظالم سے داد خواہ ہونے کی توقع رہے گی، اور نہ کسی امید پر دنیا کے لوگ دنیاوی لذتوں کو ترک کر کے نیک بننے کی تمنا کرینگے۔
نہ ہو مرنے تو جینے کا خراکیا

گیانی کہتا ہے کہ قرشی کے ان براہین و دلائل میں کئی باتیں قابل غور ہیں :

بل انما تضمن اھرمین من العفونۃ بلکہ علم حفظ صحت تو محض دو باتوں کا ضامن و کفیل بتنا
اصلاً و حمایۃ السطوبۃ کی ہے : (۱) اس علم کے ذریعہ طوبت و غربت یہ کو عفونت سے
لا یسرع الیہ التحلل قطعاً باز رکھا جاتا ہے (یا باز رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے)۔

(۲) طوبت و غربت یہ کی نگہبانی کی جاتی ہے کہ وہ بہت جلد تحلیل نہ ہو جائے (چنانچہ اس مقصد کے لئے ہر قسم کے غیر طبعی محلات سے روکا جاتا ہے، اور بدل مایخل یعنی غذا مناسب

مقدار میں پہنچائی جاتی ہے) +

چنانچہ اس رطوبت میں اتنی شان اور قابلیت ہوتی ہے کہ جب اس کو عفونت اور تحلیل زائد سے محفوظ کر لیا جاتا ہے، تو اس مدت اور اس عمر تک ختم نہیں ہوتی ہے؛ جب تک ہر شخص اپنے ابتدائی اور اصلی مزاج کے لحاظ سے زندہ رہتا ہے +

وفی قوتھا ان تبقى الى مدة يقتضيها بحسب مزاجها الاول

اور اسکے ذرائع (یعنی رطوبت کو عفونت سے بچانے اور تحلیل زائد سے باز رکھنے کے ذرائع) تین ہیں: (۱) بدن کے بدن بالتحلل حاصل کرنے کے حتی الامکان صحیح تدابیر اختیار کئے جائیں۔ (۲) جن اسباب سے رطوبت کے جلد خشک ہونیکا اندیشہ ہے، ان کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ (۳) ایسے تدابیر و ذرائع اختیار کئے جائیں کہ بدن میں عفونت لاحق نہ ہو؛ جس کی صورت یہ ہے کہ بدن کی نگہداشت کی جائے، اور بیرونی یا اندرونی طور پر بدن کے اندر حرارت غریبہ کا غلبہ اور حملہ نہ ہونے دیا جائے +

ویكون ذلك بالتدابير الصواب في استبدال البدن بدلًا ما يتحلل منه مقدار الممكن وبالتدابير المانعة من استتلاء اسباب معجلة للتجفيف دون الاسباب الموجبة للتجفيف وبالتدابير المحرزة عن تولد العفونة بحماية البدن وحراسته عن استتلاء حرارة غريبة خارجا او داخلا

اسلئے کہ تمام لوگ رطوبت اصلہ اور حرارت اصلہ کی قوت (مذکورہ بالا شان و قابلیت) کے لحاظ سے باہم مساوی اور ایک جیسے نہیں ہوتے (کہ سب کی عمریں برابر ہوں)؛ بلکہ لوگ اس بارہ میں اختلاف رکھتے ہیں (بعض لوگوں کی رطوبت جلد خشک ہو جاتی ہے، اور بعض لوگوں کی دیر میں؛ اور اسی لحاظ سے ان کی عمریں دراز ہوتی ہیں؛ چنانچہ شیخ کہتے ہیں: +

اذ ليست الا بدن كلهما متساوية في قوة الرطوبة الاصلية والحراثة الاصلية بل الا بدن مختلفه في ذلك

اور ہر بدن میں اس لازمی جفا و تحلیل سے (جس سے الجفات الواجب یقتضیہ مزاجہ) چھٹکارہ کی صورت نہیں، مقابلہ کرنے کی ایک معین حد اور حرارت الغریزیہ و مقدار حرارت الغریزیہ کا یہ ہے، جو حسب تقاضائے مزاج اصلی رطوبتہ الغریزیہ کا یہ ہے، جو حسب تقاضائے حرارت غریزیہ، اور حسب تقاضائے مقدار

وكل بدن حد في مقامة الجفات الواجب يقتضيها مزاجه حرارته الغريزية ومقدار رطوبته الغريزية لا يتعداه

ولکن قد یسبقه بوقوع اسباب رطوبت غریزہ یہ (کم و بیش) ہوتا ہے۔ جس حد سے کوئی شخص معینۃ علی الجفیف او مہلکہ بوجہ آگے تجاوز نہیں کر سکتا (اور اس معین مدت سے زیادہ جی نہیں سکتا)؛ بلکہ بعض اوقات اُس حد سے پہلے ہی اُسکا

خاتمہ ہو جاتا ہے (اور وہ شخص گویا قبل از وقت مر جاتا ہے) جسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بعض اوقات ایسے اسباب لاحق ہو جاتے ہیں جو رطوبت غریزہ کے (قبل از وقت) خشک و تحلیل کرنے پہلے آ کر رہتے ہیں (مثلاً غیر طبعی حرکات، اعراض نفسانیدہ استفرغات وغیرہ) جو زندگی میں پیش آیا کرتے ہیں (یا وہ اسباب کسی دوسرے طور پر باعث ہلاکت ہوتے ہیں مثلاً ڈوبنا، گھٹنا، کٹ کر مر جانا، وغیرہ)

اس بیان کا حاصل یہ ہوا کہ موت کی تین قسمیں ہیں:

- (۱) وہ موت جو حسب اتفاق نراج رطوبت غریزہ کے لازمی تحلیل سے واقع ہوتی ہے، جس میں کوئی غیر طبعی سبب قبل از وقت تحلیل کا سبب نہیں بنتا ہے، اور نہ قبل از وقت کسی دوسرے سبب موت آتی ہے۔
- (۲) وہ موت جو ایسے اسباب سے واقع ہوتی ہے، جو قبل از وقت تحلیل زائد کے باعث بنتے ہیں، مثلاً غیر طبعی حرکات، اعراض نفسانیدہ، استفرغات، جو زندگی میں پیش آیا کرتے ہیں۔
- (۳) وہ موت جو دیگر اسباب مثلاً اور اتفاقی ساختات سے واقع ہوا کرتی ہے، مثلاً ڈوبنا، تلوار سے کٹنا، وغیرہ۔

اس کتاب کے ابتدائی حصے میں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ شیخ کے نزدیک ”طبعی موت“ وہی پہلی قسم ہے، جسکی مدت ہر شخص کے لئے، اُس کے مزاج کے لحاظ سے، الگ الگ مقرر ہے۔ مگر بہت سے لوگ دوسری موت کو ”طبعی موت“ کہا کرتے ہیں، اور ”عارضی موت“ تیسری قسم کو، جو اتفاقی حادثات سے پیش آیا کرتا ہے۔ (گیلانی) چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:

وکلیر من الناس یقول ان الاجال الطبیعیۃ ہی ہذا وان الاجال العرضیۃ ہی اخری

بہت سے لوگ آجال طبعیہ (طبعی موتیں) نہیں موتوں کو کہا کرتے ہیں (جو زندگی کے ایسے اسباب تعلق سے لاحق ہوا کرتی ہیں، جو تحلیل زائد کے باعث بنا کرتے ہیں)؛ اور آجال عرضیہ دوسری موتوں کو (جو مہلک اسباب اور اتفاقی ساختات کی وجہ سے لاحق ہوا کرتی ہیں)۔ حالانکہ صحیح

وہی خیال ہے، جسکو شیخ ابتدا سے کتاب میں ظاہر کر چکا ہے؛
یعنی ”طبعی موت“ وہی ہے، جو رطوبت غریزیہ کی طبعی اور ضروری
تحلیل سے واقع ہوا، اور جس میں ایسے اسباب شریک نہ ہوں،
جو قبل از وقت تحلیل کے باعث بنتے ہیں) +

چنانچہ ”علم حفظ صحت“ ہی کا یہ فریضہ ہے کہ وہ بدن
انسان کو مناسب امور کے تحفظ سے (اور اسباب متضررہ
کی مناسب پابندیوں کے ذریعہ) اُس عمر تک پہنچا دے، جو
اُسکے لئے ایک طبعی مدت (اجل طبعی) ہے +
ان امور مذکورہ کے تحفظ کی دکیل و کفیل دو قوتیں ہیں
اور حفظانِ صحت میں طبیب (دور اصل) مامی دونوں قوتوں کی
خدمت کرتا ہے (اور طبیب کے تمام تدابیر: مساعی اور جد و
جہد کا حاصل محض یہی ہوتا ہے)۔

وكان صناعة حفظ الصحة هي
المبلغه بدلت الانسان هذا
السن الذي يسمي اجلاً طبعياً على
حفظ الملائمات
وقد وكل بهذا الحفظ قوتان مجتهدتا
الطبيب

ایک قوت ”طبعیہ“ یعنی غاذیہ ہے، جو بدن کے اُن
اجزاء (اعضاء) کے تحولات کا بدل و عوض حاصل کرتی ہے؛
جسکے جوہر میں اجزاء ارضیہ اور مائیکہ کا غلبہ ہوتا ہے؛ اور
دوسری ”قوت حیوانیہ“ یعنی قوت نابغہ ہے، جو روح کے
تحولات کا بدل و عوض حاصل کرتی ہے، جس کا جوہر ہوائی
اور ناری ہے (یعنی جسکے جوہر میں اجزاء ہوائیہ اور ناریہ
کا غلبہ ہے) +

احد هما طبعیة وهي الغاذية فيخلف
بدل ما يتحلل من البدن الذي
جوهره الى الارضية والمائية والثانية
حيوانية وهي القوت النابضة فيخلف
بدل ما يتحلل من الروح الذي
جوهره هوائي وناري

ان دونوں قوتوں کے اعمال جب تک پرستے طور پر درست ہوتے ہیں، اُس وقت تک دونوں آنتوں
تحلل و تعفن سے بدن بچا رہتا ہے؛ مناسب غذا اور ہوا پر پہنچتی رہتی ہے؛ غذا اگر اعضا کے لئے
بدل مایتحلل بنجاتی ہے، تو ہوا روح کے لئے بدل مایتحلل ہے +
اب شیخ بتانا چاہتے ہیں کہ قوت غاذیہ کی بدن کو ضرورت کیا ہے، اور یہ کہ قوت غاذیہ مواد تغذیہ
میں کیا مل کر رہتی ہے +

ولما لم يكن الغذاء شيئاً بالاعتدال
چونکہ غذائیں (جسکو ہم کھاتے ہیں)؛ غسل

بالفعل خلقت القوة المغيرة (یعنی اعضا کے) متغی کے (یعنی اعضا کے) متغیہ نہیں ہوتیں (بلکہ ان
 لتغیر لاغذیة الی مشابہة المتغیة یا اغذیہ کے اور اعضاء کے درمیان جو ہر کیفیت کے لحاظ سے
 بالفعل بل الی کو تھا غذاء بالفعل و بہت کچھ اختلاف ہوا کرتا ہے) اس لئے ایک ایسی قوت بدن
 بالحقیقة کے اندر بنا دی گئی ہے جو ان غذاؤں میں تغیرات پیدا کر کے

بالفعل متغی کے (یعنی غذا حاصل کرنے والے اعضاء کے)
 مشابہ بنا دے، — (نہیں) — بلکہ انہیں بالفعل حقیقی غذا
 بنا دے :

گوشت اور روٹی وغیرہ جو ہم کھاتے ہیں، اور جنکو ہم "غذا" کہا کرتے ہیں، یہ بالفعل غذا نہیں ہیں
 اور نہ "حقیقی غذا" ہیں؛ بلکہ ان کو ہم مجازاً اس وجہ سے غذا کہتے ہیں کہ ان میں حقیقی اور بالفعل غذا بننے
 کی قابلیت ہوتی ہے۔ یہ غذائیں حقیقت میں "بالقوة" ہیں۔ غذا "بالفعل" تو اس سے کہتے ہیں جو عضو متغی
 کے مشابہ ہر لحاظ سے ہو؛ کیا بلحاظ کیفیت، اور کیا بلحاظ جہز۔ اور یہ ظاہر ہے کہ روٹی اور گوشت وغیرہ
 ہر لحاظ سے ہمارے اعضاء سے مشابہ نہیں ہوتے؛ ہاں جب یہ بدنی اخلاط و رطوبات میں تبدیل ہو جاتے
 ہیں، اور پھر ان میں سلسلہ تغیرات جاری رہتا ہے، تو یہ بتدریج اعضاء کی ساخت سے مشابہ ہوتے
 چلے جاتے ہیں، حتیٰ کہ جب پورے طور پر عضوی ساخت کے مشابہ ہو جاتے ہیں، تو اس عضو کی ساخت پر
 شامل ہو کر اس کا جز ہو جاتے ہیں +

وخلق لذلك آلات و مجاری ہی چنانچہ اس مقصد کے لئے (یعنی اس مقصد کے لئے کہ
 للجدب والدفع والامساك والضمم وہ قوت غذاؤں کو بالفعل حقیقی غذا بنا دے) چند آلات
 و مجاری جذب، دفع، امساك، اور ہضم کے لئے بنا دیے
 گئے ہیں تاکہ ان کی مدد سے مناسب مواد کا انجذاب ہو سکے
 فضلات اعضاء سے خارج ہو سکیں، مناسب مواد کو اعضاء
 اور ساختوں کے اندر رد کیا جاسکے، اور قوت باضمہ ان مواد
 میں مناسب تغیرات کر سکے، اس کے بعد قوت مغیرہ + یا
 بالفاظ دیگر، قوت غاذیہ ان مواد کو جزو بدن بنا سکے +

گیلائی کہتا ہے کہ چونکہ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ زندگی کا دار مدار قوت نابضہ (قوت حیوانیہ)
 پر ہے، اس لئے شیخ نے اس کے ذکر کرنے کی چند ان ضرورت نہ سمجھی +

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ قوت حیوانیہ، جس سے قلب متحرک رہتا ہے، اور جس سے نسیم اور خون شریانی تمام اعضاء میں پہنچتا ہے، جب اپنا کام نہ کرے گی، تو ظاہر ہے کہ اعضاء سے قوت حیات باطل ہو جائیگی اور جب اعضاء سے قوت حیات باطل ہو جائے گی، تو یہ بھی ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا تغیرات، جنکو قوت غذائی کا نفل کہا گیا ہے، بھی باطل ہو جائیگی۔

فبقول ان ملاک الامور فی صناعة حفظ الصحة هو تعديل الاسباب العامة اللازمة الملتكوسة و اکثر العناية بها هو فی تعديل امور سبعة تعديل المزاج و اختيار ما يتناول وتنقية الفضول و حفظ التركيب و اصلاح المستنشق و اصلاح الملبوس و تعديل الحركات البدنية و النفسانية و يدخل فیها بوجیه ما النوم و اليقظة

ان سارے امور کے بتانے کے بعد) اب ہم کہتے ہیں کہ "صناعت حفظ صحت" (علم حفظان صحت) کا دارو مدار ان عام اور ضروری اسباب (اسباب شہ ضروریہ) کی تعدیل (میان روی) پر ہے، جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان اسباب میں سے بھی زیادہ تر توجہ مندرجہ ذیل سات امور کی تعدیل کی طرف کی جاتی ہے (یعنی حفظان صحت کے اصول کے لحاظ سے مندرجہ ذیل سات امور میں میان روی کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے) : (۱) مزاج انسانی کو مناسب ہوا وغیرہ سے) اعتدال پر قائم رکھنا — (۲) مناسب ماکول و مشروب کا اختیار کرنا — (۳) بدنی فضلات کا تنقیہ — (۴) بدنی ترکیب (اور عضوی ساخت) کی حفاظت — (۵) ہوا مستنشق کی اصلاح — (۶) ملبوسات بدنی کی اصلاح (یعنی ان چیزوں کی اصلاح جو بدن سے مس کرتی ہیں، جن میں لباس بھی شامل ہے) — (۷) بدنی اور نفسانی حرکات کی تعدیل (میان روی)؛ اور نیند اور بیداری انہیں بدنی اور نفسانی حرکات میں کسی کیسی طرح داخل ہے (کیونکہ یہ بتایا جا چکا ہے کہ نیند سکون سے مشابہ ہے، اور بیداری حرکت سے)۔

وانت تعرف مما سلف بیانہ
انه لا اعتدال حد واحد ولا للصحة

گزشتہ بیان میں (بحث مزاج میں) تمہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ نہ اعتدال کے لئے کوئی ایک معین حد ہے (یعنی اعتدال کے لئے کوئی واحد نقطہ مقرر نہیں ہے، جس میں

وسعت اور گنجائش نہ بھل سکے)۔ اور نہ صحت کا یہ حال ہے
 رکہ ہمیشہ ایک ہی نقطہ پر ہوا کہے، بلکہ مزاج معتدل
 یا مزاج صحیح ایک کافی وسعت رکھتا ہے، اور کسی ویشی
 کے لحاظ سے یہ دو حدود سے گھرا رہتا ہے۔ چنانچہ
 مختلف لوگ باوجود باہم مختلف المزاج ہونے کے صحیح
 اور تندرست پائے جاتے ہیں) +

اولا ايضا كل واحد من المراض
 داخل في ان يكون صحته ما او
 اعتدالا ما في وقت ما بل لا
 بين الا مريضين
 اسی طرح یہ بھی درست نہیں ہے کہ ہر مزاج کسی کسی
 وقت کسی نہ کسی صحت میں، یا کسی نہ کسی اعتدال میں داخل
 ہو چنانچہ بہت سے لوگوں کے مزاج ملتے ہیں، جو صحت
 اور اعتدال سے خارج ہوتے ہیں)؛ بلکہ معاملہ ان دونوں
 باتوں کے بیچ میں ہے +

یعنی نہ اعتدال و صحت اتنی تنگ چیز ہے کہ سب ایک ہی نقطہ پر ہوں، اور اس میں گنجائش نہ بھل سکے
 اور نہ اس قدر وسیع ہے کہ جو مزاج بھی ملے، وہ سب حدود اعتدال و صحت میں داخل ہو جائیں۔ بلکہ معاملہ
 ان دونوں باتوں کے لحاظ سے بیچ میں ہے: یعنی اعتدال و صحت میں ایک کافی گنجائش ہوتی ہے، جس میں
 بہت سے مزاج باوجود اختلاف رکھنے کے صحیح و تندرست ہوتے ہیں، اور بہت سے مزاج حدود اعتدال
 و صحت سے خارج ہو کر ”مزاج مریض“ کی حد میں داخل ہو جاتے ہیں +

فلبنداً اولاً بتعليم تدبير المولود
 المعتدل المزاج في الغاية
 (اس تمہید کے بعد) اب ہمیں اولاً ایسے بیچ کی تدبیر
 بتانی جائیے، جو مزاج کے لحاظ سے پورے طور پر معتدل
 پیدا ہوا ہو (رہے بچوں کے امراض، تو انکا ذکر تیسری
 فصل میں آتا ہے) +

تعلیم اول: (بچوں کی) تربیت

التعليم الاول في التربية

وهو اربعة فصول
 الفصل الاول تدبير المولود كما يولد الى ان ينضج
 اما تدبير المولود والحوامل واللوآتي يفتار بين
 اس تعلیم میں چار فصلیں ہیں۔
 فصل اول: تدبیر مولود، پیدائش سے کھڑے ہونے تک
 رچی حاملہ عورتوں، اور آن عورتوں کی تدبیر؛

الولادة فستكتب في الكا قاي ويل جنک ولادت کے دن قریب ہوں، تو اسکا بیان عنقریب
الجزئية جزئی مباحث میں (معاصجات قانون میں) آنے والا ہے (اور)

وہیں جنین کا حفظان صحت بھی لکھا جائیگا) +

واما المولود المعتدل المزاج اذا جب بچہ پیدا ہو، اور وہ بلحاظ مزاج کے معتدل ہو یعنی
ولد فقد قال جماعة من الفضلاء وہ بچہ تندرست اور صحیح پیدا ہو، اور اسکا سانس جاری ہو تو
انه يجب ان يبدأ اول شئ فيقطع اس کے لئے فاضل اطباء کی ایک جماعت کی ہدایت کے مطابق
سنة فوق اسربع اصابع وتربط سب سے پہلے جو تمبر کی جائیگی، وہ یہ کہ بچہ کی ناف (پینے
بصوف نفی قتل فتلا لطيفاً کی ناف سے لگی ہوئی نال) چار انگلی اور پے کاٹی جائے، اور اس کے
لا يولم ويوضع عليها خرقة بعد زوال كزناں سے متصل ایک انگلی کے فاصلہ پر) ایک پاک
مغموسة في الزيت صاف ادون سے (ادنی دوسرے سے) باندھا جائے جسے ہلکا

سابٹ لیا گیا ہو، تاکہ بچہ کو (دورہ کی سختی سے) کوئی تکلیف
نہ پہنچے۔ پھر اس پر دوغن زیرتون سے ترکیبا ہوا خرقة (کپڑا)
رکھ دیں +

گاہے نال کو کاٹنے سے پہلے ہی دو مقام سے باندھ لیتے ہیں، ایک بچہ کی ناف سے متصل، اور دوسرے
تین چار انگلی اور پر۔ پھر ان دونوں گہ ہوں کے پنج میں نال کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس عمل کی وجہ سے شیر
اور بچہ کے جریبان خون کا اندیشہ جاتا رہتا ہے +

ہندوستان میں بسا اوقات روغن زیرتون کی بجائے کپڑہ کو سرسوں کے تیل میں تر کر دیتے ہیں، پھر
یہ دھجی جو ناف پر رکھی جاتی ہے، بقول گیلانی اس کے لئے ”کمان“ بہتر ہے۔ لیکن کمان کا بدل ہم مل ہتھال کر کئے ہیں۔ ملی
بندہ تیل اور کپڑا اصولی طور پر پاک اور صاف ہونے چاہئیں، ورنہ کٹی ہوئی ناف میں عفونت، ورم، اور تفرج کا
اندیشہ ہے۔ تیل میں دھجی کو ڈال کر خوب گرم کر لیا جائے، تو اس سے تعفن کا اندیشہ بہت کم ہو جاتا ہے +

ومما اهرب في قطع السرة ان يوحذ ناف کاٹنے میں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ ہلدی،
عروق الصفرة ودم الاخوين والا بنزرت دم الاخوين، انزروت، زہرہ، آشنہ، سب دوائیں
والکون والاشنة والمزاجاء سلو وسمو وین علی شہ ہمز ن لیکر باریک پس لیں، اور کٹی ہوئی ناف پر چھڑکیں +
یہ دوائیں، جبکہ ناف پر چھڑکنے کی ہدایت کی گئی ہے، جراحات کے لئے مفید ہیں، خون بند کر کے
زخم کو جلد خشک کر دیگی، اور تازہ زخم کو سموت عفونت سے باز رکھیں گی +

ان دواؤں کے چھرنے کے بعد اس طرح بٹی باتمدہ دیں کہ ناف دینی رہے، تاکہ متورالسرہ یعنی ناف کے اوپر آنے کا اندیشہ نہ رہے؛ ورنہ بہت سے بچوں میں ناف یا ہرادیہر آتی ہے، اور شکم پر یہ غیرا منظر نظر آتا ہے +

ناف کاٹنے سے پہلے ہی اگر بچہ کے منہ کو چھپ دار بعم سے صاف کر لیا جائے۔ تو مناسب ہے +
ویبادرالی تصلیح بد نہ بماء الملی اسکے بعد بشرہ کو سخت اور جلد کو قوی کرنے کے خیال
الرفیق یصلب بشرتہ ویقوی سے جلد تیز بچہ کے بدن کی تیج کی جائے۔ یعنی بچہ کے بدن پر نمک
جلداتہ کارقیق پانی (جس میں زیادہ نمک نہ ہو) لگایا جائے +

بچہ میں بقابلہ بچی کے کس قدر زیادہ نمک ملا یا جاتا ہے۔ نمک کم لانے کی ہدایت اسلئے کی جاتی ہے کہ نمک کی حدت و قوت سے بچہ کی جلد میں زیادہ تکلیف نہ پہنچے +

واصلح الاملاح ماخالطه شی من ہترین نمک اس مقصد کے لئے وہ ہو سکتا ہے، جس
شادینہ و قسط و ساق و حلبہ میں کسی قدر شادینہ، قسط۔ ساق، علیہ (یعنی)۔ اور صعتر کی
وصعتر آمیزش ہو +

اس موقع پر نمک جس مقصد سے استعمال کیا جاتا ہے، ان دواؤں کی آمیزش سے یہ مقصد بہتر طریقہ پر حاصل ہوتا ہے، اور نمک کا نعل ان کے نعل سے ملکر قوی ہو جاتا ہے؛ کیونکہ یہ دوائیں حمل، قابض، اور مجفف ہیں +

ولا یصلح الفہ ولا فمہ لیکن بچہ کی ناک اور اس کے منہ کو اس نمک سے بچایا
جائے (کیونکہ ناک اور منہ کی غشاء نمک کی تیزی کی متحمل نہیں ہو سکتی)
اور نہ ان جھلیوں میں اس کی حاجت ہے کہ ان میں سختی پیدا
کی جائے) +

والسبب فی ایثارنا تصلیت بد نہ بچہ کے بدن (اور اس کی جلد) کو ہم سخت کرنا کیون چاہتے
انہ فی اول الولادۃ یتادی من ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیزیں بچہ کے بدن سے لگتی ہیں،
کل ملاق یتخشہ و یتبردہ وذلك ابتدائے پیدائش میں (نازک ہونے کی وجہ سے) بچہ کا بدن
لرقة بشرتہ و حرارۃ فکل شی ہر چیز کو کھردرا اور ٹھنڈا محسوس کرتا ہے (اور تمام چیزوں سے
عندہ بارساد و صلب و خشن اُسے تکلیف پہنچتی ہے)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نوزائیدہ بچہ
کا بشرہ رقیق ہوتا ہے، اور نوزائیدہ بچہ گرم ہوتا ہے (کیونکہ

وہ ابھی گرم مقام سے باہر نکلا ہے۔ اور ابھی تک اُسے کسی ٹھنڈی چیز کی ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا ہے، اسلئے اُس کے نزدیک (بیرونی دنیا کی) ہر چیز ٹھنڈی، سخت اور کھردری ہے +

وان اجتہنا الى ان نكسر التملح و
ذلت اذا كان كثير الوسخ والرطوبة
فعلنا ثم نغسله بماء فاتر ونسقي
مغريه دائما باصابع مقلية لا ظفار
ويقطر في عينيه شئ من الزيت
اگر نورائیدہ بچہ کے بدن پر میل کچیل اور رطوبت فراوان
ہونے کی وجہ سے مکرر تلمیح کی ضرورت واقع ہو تو اس میں کوئی نقص
نہیں ہے، تلمیح کے بعد بچہ کو نیکروم پانی سے نہلانا چاہئے۔ اور
بچہ کے تھنوں کو ہمیشہ انگلیوں سے، جگے ناخن کٹے ہوئے ہوں
صاف کرتے رہنا چاہئے۔ اور کسی قدر روغن زیتون بچہ کی
آنکھ میں ٹپکا دینا چاہئے +

وید غلغ دبرہ بالخنصر لينفتح
بچہ کی مقعد میں چھوٹی انگلی داخل کر کے گدانا چاہئے
تا کہ راستہ کھل جائے اور بچہ کا مخصوص پاخانہ معارستہ
سے خارج ہو جائے، جو پورے عرصہ حل میں بند پڑا رہتا ہی +
بچہ جب تک رحم کے اندر پڑا رہتا ہے، اُس وقت تک زہنہ سے کچھ کھانا پیتا ہے، نہ دُبر سے پاخانہ پھرتا
ہے، اور نہ ناک اور نہ سے سانس لیتا ہے۔ اس لئے جب بچہ پیدا ہوتا ہے، تو تبرز کے لئے گدگانے کی
ضرورت پڑتی ہے، تا کہ راستہ کھل جائے، جو اب تک بند پڑا ہوا تھا، اور اس نئے راستہ سے براز چل سکے +
ويتوتى ان يصيبه جرد
اس کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ بچہ کو ٹھنڈ
لگنے نہ پائے +

فاذا سقطت سترته وذلك بعد ثلثة
ايام ادا ربعة فالصواب ان يذرا
عليه ما دالصدف او ما د
عرقوب العجل او الرصاص المحرق
مسحوقا ايها كان بالشراب
جب بچہ کی ناف گر جائے، جو (عموماً) تین چار روز
میں گر ا کرتی ہے، تو اس وقت مناسب یہ ہے کہ خاکستر
صدف، یا خاکستر عرقوب عجل (بچھڑے کی ایڑی کی نس) یا
قلعی سوختہ، ان میں سے کوئی ایک چیز لیکر اور باریک کر کے
شراب کے ساتھ (یعنی پہلے شراب لگا کر) ناف پر چھڑک
دی جائے +

واذا اردنا ان نقمطه فيجب
بچہ کی تقیط جب بچہ کی تقیط کی جائے (یعنی جب بچہ کے ہاتھ

لہ تقیط کا رواج ہمارے ملک میں نہیں ہے، تاہم ایران، خوجا مارا وغیرہ میں اس کا رواج ہو +

ان تبدل القابله و تغیر اعضا ۷
بالرفق فتعرض ما يستعرض و
حداق ما يستدق وتشکل کل عضو
على احسن شکله کل ذلك بغمین
لطیف باطراف الاصابه و تتوالی
فی ذلك معاودات متوالیه

پاؤں پٹی سے باندھے جائیں، تو قابلہ (دایہ) کو چاہئے کہ پہلے
نرمی اور آہستگی سے بچے کے اعضا کو دبا دبا کر ٹھیک کرے؛
یعنی جن اعضا کو چوڑا ہونا چاہئے، انہیں چوڑا کرے، اور جن
اعضا کو باریک اور دقیق ہونا چاہئے، انہیں باریک کرے،
اور ہر عضو کو (اپنے ہاتھوں کی مہارت سے) سبکی بہترین شکل پر
لے آئے۔ یہ سارے کام نہایت نرمی اور آہستگی سے انگلیوں
کے سروں کے ذریعہ دبا دبا کر کئے جائیں، اور چند روز تک
اس عمل کو دوہرایا جائے۔

وتدیم مسو عینہ بشی کالحریر
وغنم ثمانیہ لیسہل انفصال لبول
عنها

قابلہ کو چاہئے کہ بچہ کی آنکھیں رشیم جیسی کسی (نرم دنا کی)
چیز سے برابر پوچھتی رہے؛ اور پیشاب کراتے وقت (بچہ
کے شانہ کو دبا دبا کرے؛ تاکہ شانہ سے پیشاب بہ آسانی
فارغ ہو سکے۔

شمنفزش یدیه و تلصق
ذرا عیہ برکتیہ

بھر قابلہ کو چاہئے کہ (تقیط کئے وقت) بچے کے دونوں
ہاتھوں کو پھیلا دے، اور ان کو دونوں زانوں سے
ملا دے (تاکہ دونوں ہاتھ سیدھے رہیں، اور بندش کی وجہ
سے ان میں کجی نہ آئے)۔

وتعممہ او تقلنسہ بقلنسو
مہند مہ علیہ اسہ

بچے کے سر پر یا پگڑی باندھ دی جائے، یا ٹوپی پہنائی
جائے، جو سر پر ٹھیک بیٹھ جائے۔

آلی کہتا ہے: تاکہ سر کی شکل محفوظ رہے، اور تاکہ بچے کے دماغ میں ٹھنڈک نہ لگے ورنہ اسے نزل
ہو جائے گا۔

وتنومہ فی بیت معتدل الهواء
لیس بیاسد

بچہ کو ناگرم ایسے کمرہ میں سلا یا جائے، جس کی ہوا معتدل
ہو، ٹھنڈی نہ ہو۔

بچہ کو بہت سلا نہ بہرے۔ کر دہٹ پر سلانے سے شانہ کی شکل کے گبز جائیگا اندیشہ، اور پٹ سلانے سے بچہ
کے سانس لینے میں تنگی واقع ہوتی ہے۔ پھر جب نیند سے بیدار ہو، ترقق دیکھ لیا جائے، تاکہ اس کی
بندہ نرکی کھف سے نجات پے، اور اس کے فضلات فارغ ہو سکیں۔ گیلانی

و یجب ان یكون البیت الى الظل
والظلمة ما هو ولا یسطع فیہ شعاع غالب سی ہوا (یعنی) جس میں تیز شعاعیں نہ چمک رہی ہوں +

موسم سرما میں ہماری عورتیں بچہ کو دھوپ میں سلاتی ہیں، اور اسکو تجربہ مفید سمجھتی ہیں۔ مترجم
و یجب ان یكون رأسه فی مرقده
یہ بھی ضروری ہے کہ بستر پر بچے کا سر اس کے سارے

اعلیٰ من سائر جسدہ و یحذر ان جسم سے اونچا رہے۔ (جبکی صورت یہ نہیں ہے کہ بچہ کے سر پر
یلوی مرقده شیئا من عنقه و تکیہ رکھا جائے، اس سے بچہ کی گردن مڑ جاتی ہے؛ بلکہ
اطرافہ و صلبہ پلنگ کے سرانے کو بلند رکھا جائے) اور اسکا خیال بھی

ضروری ہے کہ بچہ کو بستر پر اس طرح نہ سلا یا جائے، جس سے
اسکی گردن، یا ہاتھ پاؤں، یا پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے۔ (مثلاً
اسکی گڑھی یا ٹوپی سوتے وقت اس طرح نہ پڑی رہے کہ اسکی
گردن ٹیڑھی رہے)۔

و یجب ان یكون احمامہ بالماء
المعتدل صیفًا و بالمال الی الحرارة بچہ کو نہلانا
الغیر اللذی شتاء کے گرم پانی سے، جو زیادہ گرم نہ ہو (پھر غسل دینا چاہئے)۔ اور
جاڑوں میں ایسے پانی سے جو حرارت کی جانب اس سے زیادہ
مائل ہو، مگر بہت تیز گرم نہ ہو +

واصل وقت یغسل ویستمر بہ فیہ
هو بعد نومہ لا طول وقد یجوز ان یغسل فی الیوم مرتین او ثلاثا وان ینقل
بالتدریج الی ما هو اضر ب الے بتدریج پانی کو (اوسط درجہ کی گرمی سے) گھٹاتے گھٹاتے
الفتور ان کان الوقت صیفًا و اما پانی کی حد تک لایا جائے۔ (تاکہ گرم پانی سے نہانے کی بچہ کو
فی الشتاء فلا یفارق بہ الماء عادت نہ ہو جائے)۔ لیکن جاڑوں میں اوسط درجہ کے گرم
المعتدل الحرارة پانی کو ہرگز نہ چھوڑا جائے +

وانما یحمم بمقدار ما ینخن
بدنہ ویحمی شمیخہ و یصان بچہ کو محض اتنی دیر تک کرایا جائے کہ اس کا بدن گرم
صاخرہ عن سبق الماء الیہ اور سرخ ہو جائے۔ اسکے بعد اسے حمام کے اندر نہ رکھا
جائے، بلکہ حمام سے باہر نکال لیا جائے۔ غسل کے وقت

احتیاط برتی جائے کہ کان کے سوراخ میں پانی نہ چلا جائے +
اس مقصد کے لئے غسل کے وقت کان میں روئی رکھ دی جائے، اور غسل کے بعد اگر یہ گمان ہو کہ کان کے اندر کچھ پانی چلا گیا ہے، تو اسے چوس کر خارج کر دیا جائے +

و یجب ان یکن اخذ وقت لغسل علیٰ ہذا الصفتہ یوخذ بالید الیمین علی الذراع الایسر معتمداً علی صدرہ دون بطنہ

نماتے وقت بچہ کی گرفت اس طرح ہونی چاہئے کہ قابلہ اپنے دائیں ہاتھ سے بچہ کو پکڑ کر اپنی بائیں کلائی پر اس طرح رکھ دے کہ بچہ کا سینہ قابلہ کی بائیں کلائی پر رہے بچہ کا پیٹ کلائی پر نہ رہے۔ (گرفت کی یہ صورت اس وقت کی ہے، جبکہ بچہ کے پچھلے اعضاء کو دھونا ہو) +

ویجتہد فی وقت الغسل ان یلزم سراحاً ظہراً وقد ما لا بأسہ بلطف و سرفق

غسل کے وقت (یعنی بچہ کے اگلے اعضاء کے دھونے اور سہولت کے ساتھ غسل دینے والے کی دونوں ہتھیلیاں بچہ کی پشت سے لگی رہیں، اور بچہ کا سر اس کے دونوں قدم سے، تاکہ بچہ پلٹ کر گر نہ پڑے) +

اسکی صورت گیلانی نے اس طرح بتائی ہے کہ قابلہ اپنی ٹانگوں کو ملا کر پھیلا دے، اور زان پر بچہ کو اس طرح ٹا دے، جس طرح پٹنگ پر ٹانے کے لئے ہدایت کی گئی ہے، (یعنی چپٹا ٹا دے) اور ٹانگوں پر بچہ کو اس طرح ٹا دے کہ بچہ کا سر قابلہ کے دونوں قدم کی پشت سے لگا رہے، یہ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں پانی ڈالنے والا دوسرا ہی آدمی ہوگا +

ثم ینشفہ جھرقاً ناعمة ویمسحہ بالرفق ویضعہ اولاً علی بطنہ ثم علی ظہرہ ولا ینزال مع ذلک یمسحہ ویغمر ویشکل ثم یرد فی عصب فی خرقة ویقطر فی النفع الزیت العذاب فانہ یغسل عینہ و طبقا تھا

اس کے بعد نرمی کے ساتھ بچہ کا بدن کسی ملائم کپڑے سے پوچھ کر خشک کر دیا جائے، اور اسکے بعد اسے پہلے پیٹ کے بل (پیٹ) ٹا دیا جائے، پھر پشت کے بل (چپٹ) اس کے ساتھ ساتھ (یعنی بچہ کے بدن کو پوچھنے اور ٹانے کے ساتھ ساتھ) برابر بچہ کے اعضاء کو پوچھتے رہیں، ملتے رہیں اور شکل درست کرتے رہیں، اور ہر عضو کو اس کی وضع اور شکل پر لانے کی (تعمیت کی طرح) کوشش کریں، اور اسکے بعد کسی کپڑے کی پٹی (نمات) باندھ دیں۔ اور بچہ کی ٹانگ

میں روغن زیتون شیر میں ٹپکا دیں۔ اس سے آنکھ اور اس کے
طبقات دھل جاتے ہیں +

الفصل الثامنہ فی تدبیر الرضاع ونقل فصل (۲) بچہ کی رضاعت اور تغذیہ کی تدابیر

اس فصل میں دو باتوں کا تذکرہ ہے: (۱) تدبیر رضاعت، یعنی دودھ پلانے کی تدابیر و ہدایات۔
(۲) دودھ پلانے کے زمانہ میں اور اس کے بعد بچہ کو دودھ سے دوسری بھاری غذاؤں، مثلاً ردئی، چاول،
دال وغیرہ پر لگانا۔ یعنی دودھ سے دوسری غذاؤں کی طرف بچہ کو منتقل کرنا +

واما کیفیت الرضاعه وتغذیته بچہ کی رضاعت اور اصول تغذیہ کے بارہ میں مندرجہ
فیجب ان یرضع ما امکن بلبین امہ ذیل ہدایات پر کاربند ہونا چاہئے: (۱) جہاں تک ممکن ہو
فانہ اشبه الاغذیۃ بجمہر سلف یہ ضروری ہے کہ بچہ کو اس کی اپنی ماں کا دودھ پلا جائے؛
من غداۃ وہو فی الرحمہ کیونکہ بچہ رحم مادر میں جس غذا سے اب تک تغذیہ حاصل
اعنے طمٹ امہ فانہ بعینہ کرتا رہا ہے، یعنی ماں کا خون حیض، اس کے جوہر سے ماں
ہو المستحیل لبناً و هو اقبل لذات ہی کا دودھ بمقابلہ دوسری غذاؤں کے زیادہ مشابہ اور
وآلف لہ حتیٰ انہ قد صحّ بالتجربۃ مانل ہو سکتا ہے؛ اسلئے کہ وہی ماں کا خون (جو حیض کی
ان القامہ حکمۃ امہ عظیم النفع صورت میں عروق سے خارج ہوا کرتا ہے) چھاتیوں میں آکر
جلد فی دفع ما یوذیہ دودھ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے، جو بچہ کے لئے ایک شئی
ماون ہے، اور اسکو بچہ کی طبیعت زیادہ گرم جو شئی اور توجہ
سے قبول کر لیتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ بات تجربہ سے پوری اور تر
چکی ہے کہ بچہ کی اذیتوں کو (جو بہت زیادہ تکلیف دہ نہ ہوں)
دور کرنے کے لئے بچہ کے منہ میں ماں کا سر پستان دیدینا
بہت کارگر اور سودمند ثابت ہوتا ہے (اور بچہ اس سے
اتنی لذت پاتا ہے کہ دوسری تکلیفوں کو بھول جاتا ہے) +

ویجب ان یکتفی بار رضاعہ فی الیوم
مرتین او ثلثا

(۲) یہ بھی مناسب ہے کہ بچہ کو دن میں صرف دو تین
بار ہی دودھ پلایا جائے۔ (یعنی بعض اوقات دن میں
صرف دو بار ہی دودھ پلانا کافی ہوتا ہے، اور بعض

اوقات تین بار) +

ولا یبدأ فی اول الامر فی ارضاعه
باسضاع کثیر

(۳) ابتدائی زمانہ میں بچہ کو زیادہ دودھ نہ پلایا جائے (یعنی اس کے پیٹ کو یک سخت بلا فاصلہ دیئے، بھر نہ دیا جائے، کہ بچہ کو گرائی شکم لاحق ہو جائے، بلکہ اس طرح دودھ پلایا جائے کہ جب بچہ دودھ پینے لگے، تو بیچ میں تھوڑا تھوڑا وقفہ دیدیا جائے کہ بچہ تھک نہ جائے، اور وہ آرام لے لیا کرے) +

على انه يستحب ان یکون من
یرضعه فی اول الامر غیر امه
حتى یعتدل مزاج امه

(۴) لیکن ابتدائی زمانہ میں اچھا یہ ہے کہ ماں کے سوا کوئی دوسری عورت اس وقت تک دودھ پلائے، جب تک ماں کا مزاج درست ہو جائے اور وہ بیشتر عوارض درد و حرارت وغیرہ کے قبیلے سے ساکن ہو جائیں جو عموماً اس وقت پیدا ہو جایا کرتے ہیں) +

والاجود ان یلحق علی شمر یرضعه
(۵) (ولادت کے بعد) بہتر یہ ہے کہ بچہ کو پہلے شہد چٹایا جائے، اس کے بعد دودھ پلایا جائے +

شہد باوجود مرغوب الطبع ہونے کے مودہ کو دھو دیتا ہے، بدن میں حرارت پیدا کرتا ہے، اور دودھ کی دیگر رطوبات کے ضرر سے بچاتا ہے +

ویجب ان یحلب من اللبن الذی
یرضعه منه ایصب فی اول النهار
حلبتان او ثلثه شمر یلحقا للحلمة
وخصوصاً اذا کان باللبن عیب

(۶) یہ بھی مناسب ہے کہ صبح کے وقت بچہ کو دودھ پلانے سے پہلے چھاتیوں سے دو تین مرتبہ دبا کر دودھ نکال لیا جائے، (تاکہ پہلا دودھ جو سرپستان کے پاس جاری لبن میں ہو کر تا ہے، وہ نکل جائے)، اس کے بعد بچہ کے منہ میں سرپستان ڈالا جائے، خصوصاً جبکہ دودھ میں کوئی عیب بھی ہو +

اگر ہر مرتبہ دودھ پلانے سے پہلے سرپستان کو دھو لیا جائے، تو بہت ہی بہتر ہے۔ اگرچہ ہماری عورتیں اس کی عادی نہیں ہیں؛ لیکن اگر اس کی عادت ڈالیں، تو بچہ کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے +

(۷) اگر دودھ میں رداست یا حرافت (چربی) +

ان لا ترضعها المرصعة وهي على (اور تیزی) ہو، تو بہتر یہ ہے کہ اتنا (مرصعہ) ہمارا منہ ہونے کی الماریق حالت میں دودھ نہ پلائے ۔

کیونکہ بھوک اور پیاس کی حالت میں رومی دودھ کی رداست اور بھی بڑھ جایا کرتی ہے، اور رطوبات غذائیہ و مائیکہ کے مخلوط ہو جانے سے دودھ کی رداست میں ایک حد تک کمی آ جاتی ہے ۔

ومع ذلك فانه من الواجب ان يلزم [بچہ کو] (۱) ان باتوں کے ساتھ ساتھ بچہ کی تقویت مزاج الطفل شيتين نافعين ايضا لتقوية (اور نبی بنا) کے لئے دو مفید باتوں کا التزام بھی ضروری ہے :

مراجعه احدهما التمر ياك اللطيف (۱) بچہ کو ہلکے ہلکے ہلانا، اور (۲) اسکے ساتھ گاتے جانا (موسیقی والا) اخر الموسيقى والتلحين الذي (اور تھیں)، جیسا کہ بچوں کے سنانے کے لئے دہر جگہ عورتوں جرت به العادة لتنويم الاطفال (میں) رواج ہے، (اور جسکو اردو میں "توری دینا" کہتے ہیں) ۔

عام طور پر ہر جگہ رواج ہے کہ بچوں کے سنانے کے لئے مائیں بچہ کو گود میں لیکر ہلاتی جاتی ہیں، اور ہلکے ہلکے گاتی جاتی ہیں، جس کے ساتھ ڈھول باجہ نہیں ہوتا ہے۔ ان دونوں باتوں سے بچہ جلد سوجاتا ہے ۔

اسکے بعد یہ ظاہر ہے کہ بعض بچے لوری سے جلد سوجاتے ہیں، اور بعض دیر میں، یعنی بعض بچوں میں اس عمل کو دیر تک جاری رکھنا پڑتا ہے، اور بعض میں کم؛ اسی طرح مختلف بچوں میں تحریک اور تلحین لمجاظ شدت وضعف اور سرعت و بطور کے کم و بیش مؤثر ہوتے ہیں۔ اسی امر کو شیخ اب بتانا چاہتے ہیں :

وبمقدار قبوله لذلك يوقف (یعنی ہلانا اور گانا شدت وضعف) یہ دونوں باتیں (یعنی ہلانا اور گانا شدت وضعف) اور سرعت و بطور کے لحاظ سے) اسی قدر ہوں، جس قدر بچہ على قهيته للرياضة والموسيقى قبول کر سکے، (اور اُسے آرام و راحت ملے، نہ اس قدر اُسے احد هما ببدنه والاخر زور سے ہلایا جائے کہ بچہ کو تکلیف پہونچے، اور نہ اس قدر خفیف بنفسه طور پر، کہ بچہ اس سے متاثر ہی نہ ہو۔ یہی حال گانے کا بھی ہو)

اسکی واقفیت رکھتے زور سے بچہ کو ہلانا اور اسکو گانا سنانا مؤثر ہوگا) اس طرح ہو سکے گی کہ بچہ میں ریاضت اور موسیقی کی کتنی قابلیت ہے۔ ان دونوں چیزوں میں سے ایک کا تعلق بدن سے ہے، (یعنی ریاضت کا تعلق بدن اور اعضا سے ہے) اور دوسری چیز کا تعلق نفس سے ہے، (یعنی گانے کا تعلق نفس سے ہے) ۔

چنانچہ اس کی واقفیت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف مقدار سے یہ دونوں چیزیں استعمال کی جائیں، بتدریج ان کو بڑھا یا جائے، اور بچہ کی طبیعت کا تاثر دیکھا جائے۔ اس کے بعد یہ بات بھی درست ہے کہ ان دونوں چیزوں، یعنی ہلانے اور گانے کی استعداد بھی مختلف بچوں میں کم و بیش ہوتی ہے۔ بعض بچے بمقابلہ گانے کے تحریک سے زیادہ خوش ہوتے ہیں، اور بعض اسکے برعکس +

علیٰ ہذا جب بچہ کو زوری سے سنانا مقصود ہو تو گانے میں تیز سُر نہ الاپے جائیں، اور بچہ کو ہلکے طور پر ہلایا جائے۔ اور جب کسی درد و تکلیف سے بچہ کا دھیان ہٹا ہو تو گانے میں تیز نغمے الاپے جائیں، اور تحریک بھی زور سے دی جائے، اور اگر دھیان ہٹا کر سنانا بھی ہو تو ان دونوں چیزوں کی تیزی کو بتدریج نرمی سے تبدیل کر دیا جائے۔ گیلانی

فان منع عن ارضاع لبن والدته اگر بچہ کی ماں اپنی کمزوری کی وجہ سے، یا اپنے مانع منضعها و فساد لبنها و ميله دودھ کی خرابی کی وجہ سے، یا اس وجہ سے کہ بچہ کی ماں طبعاً الی الترفه فينبغي ان يختار له ضئعة عيش و راحت کی طرف مائل ہو، اپنے بچہ کو دودھ نہ پلا سکے، علی الشرائط التي نصفها بعضهما في تو کوئی دوسری دودھ پلائی (مرضعہ) اُن شرائط کے مطابق سنھا و بعضهما في سحنها و بعضهما في رکھ لی جائے، جنکا تذکرہ ہم ابھی کرنے والے ہیں۔ ان اخلاقها و بعضهما في هيئة ثديها شرائط میں سے (۱) بعض کا تعلق دودھ پلائی کی عمر سے ہے و بعضهما في كيفية لبنها و بعضهما في (۲) بعض کا اُس عورت کے سحنہ سے (طویل ڈول اور انگلیٹ مقدار ممدلة ما بينهما و بين (۳) بعض کا اُس عورت کے اخلاق سے (رم) بعض کا وضعها و بعضها من جنس اُس عورت کی چھاتی کی ہیئت سے، (۵) بعض کا اُس عورت کے دودھ کی کیفیت و حالت سے، (۶) بعض کا اس کھانا سے مولودھا کہ اُسے بچہ جنے کتنا عرصہ گزر چکا، اور (۷) بعض کا اس کا نانا سے کہ اُس عورت کا اپنا بچہ کس جنس سے ہے (وہ بچہ ہے،

یا بچی) +

گیلانی کہتے ہیں کہ بعض لوگ ان سات باتوں کے ساتھ اور دو باتوں کا بھی لحاظ کیا کرتے ہیں :-

اول یہ کہ دودھ پلائی عورت کا اپنا عمل کتنی مدت تک رہا تھا، مثلاً وہ سات ماہ تک حاملہ رہی تھی، یا زواہ نکاح و ویم یہ کہ اُس کے اعضاء کی ترکیب و ساخت کیسی ہے۔ اگرچہ شیخ نے ان دونوں باتوں کا تذکرہ دوسرے شرائط کے ذیل میں ضمناً کر دیا ہے +

فاذا اصاب بشرا اظہا فیجب جب کوئی دودھ پلائی ان شرائط کے ساتھ مل جائے
ان یجاد غذا وھا فیجعل من الخطة قراب اُسکی غذا کا بہترین انتظام کرنا چاہیے (مندرجہ ذیل
والخندروس ولحوم الخرفان غذائیں بطور مثال کے بتائی جاتی ہیں) گیہوں، خندروس
والجداء والسک الذی لیس بعض اللحم (جوار)، بھیڑ کے بچہ اور بکری کے بچہ کا گوشت، چھلی جسکا گوشت
ولاصلبہ والخس غذا محموا واللون متعفن اور سخت نہ ہو، (چوزے، تیتڑ، فرہ مرغیاں، اندے،
ایضاً والبندق وغیرہ) کا ہو بھی اسکے لئے ایک اچھی غذا ہے؛ علیٰ ہذا
بادام اور فندق بھی +

وشرا البقول بما الجرجیر والخردل دودھ پلائی کے لئے بُری سبزیاں جرجیر (ترا تیزک)،
والبادرس وج فاختسدا اللین رائی، اور بادرس (جنگلی تلسی) ہیں؛ کیونکہ یہ چیزیں دودھ
وفی النعناع قوۃ من ذلك کو خراب کر دیتی ہیں۔ (اسلئے ان کے ساگ استعمال نہ کئے
جائیں) اور نعناع میں بھی اسی قسم کا (دودھ کو بگاڑنے کا)
اثر پایا جاتا ہے +

واما شرائط الموضع فسنذكرها دودھ پلائی کے اب ہم دودھ پلائی کے شرائط بیان کرتے ہیں؛
وَأَبْدَأُ الْبَشْرِيَّةَ سَنَهَا صفات وشرائط اور اس کی ابتداء عمر کی شرط سے کرتے ہیں؛
فنقول ان الاحسن ان يكون ما بين خمس (۱) شرط عمر چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ دودھ پلائی کی عمر بہتر یہ ہے
وعشرین سنتا لی خمس ثلثین سنة فان کہ پچیس اور پینتیس سال کے درمیان ہو؛ (عورتوں کے لئے)
هو سن الشباب من الصحة والكمال یہی جوانی، صحت اور کمال کی عمر ہے +
بیاں جوانی سے مراد، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، "سن وقوف" ہے۔ لیکن کامل اصناف میں
مرضع کی عمر "پچیس سے پچیس سال" لکھی ہوئی ہے +

واما فی شریطة سختها وترکیبها (۲) شرط سمنہ و ترکیب بدن رہی مرضعہ کے سمنہ اور بدنی ساخت
فیجب ان یکون حسن اللون کی شرط، تو یہ مناسب ہے کہ عورت کی رنگت اچھی ہو یعنی
قویۃ العنق والصدرا واسعۃ سرخی مائل سفید ہو، نیز رنگت میں تازگی ہو۔ مگر شفا، میں
لے خندروس گیہوں کی ایک قسم ہے، جو ملک روم میں پیدا ہوتی ہے۔ اسکی مقدار گیہوں اور جو کے درمیان ہوتی
ہے۔ اس میں پوست نہیں ہوتا ہے، اور اس کی روٹی بہت سفید ہوتی ہے۔ (آئی)
اس کا مزاج گیہوں اور جو کے درمیان ہوتا ہے، اور یہ جید غذا ہے۔ (گیلانی)

عضلانیۃ صلبۃ اللحم متوسطۃ لکھا ہے کہ گندمی رنگ کی عورت کا دودھ بہتر ہوتا ہے (اسکی
فی السمن والہزال لحمانیۃ گردن مضبوط ہو، اور اسکا سینہ قوی اور کشادہ ہو، وہ
لا شحمانیۃ عورت عضلاتی ہو، (یعنی اُسکے بدن کے عضلات بڑے بڑے
نمایاں اور قوی ہوں، اُس کے بدن کا گوشت سخت ہو،
(اُسکی حرارت غریزہ قوی ہو،) فریبی اور لاغری کے لحاظ سے
اوسط درجہ کی ہو، تھماتی ہو (پر گوشت ہو)، تھماتی نہ ہو، (یعنی
اُس کا بدن چربیلا نہ ہو،)

سَحْنۃ = بدن کی حالت رنگت، فریبی لاغری، اور سختی و تھخل کے لحاظ سے؛ اور گاہے اس کے مفہوم
میں خشونت اور ملاست کا بھی کافیا کیا جاتا ہے۔ گیلانی +

واما فی اخلاقہا فان تكون حسنة (۳) مرضعہ کے اخلاق مرضعہ کو بلحاظ اخلاق کے خوش خلق، اور
بہ اخلاق محمود لہا بطیثۃ عن الانفعالا اخلاق محمودہ سے آراستہ ہونا چاہئے۔ نیز چاہئے کہ وہ
النفسانیۃ الردیۃ من الغضب والغمر بُرے انفعالات نفسانیہ، مثلاً غصہ، غم، اور ہردلی وغیرہ
والجبن وغیر ذلک فان جمیع ذلک سے دور اور کم اثر پذیر بننے والی ہو۔ کیونکہ یہ ساری باتیں
یفسد المزاج ویربما اعدی بالتصنع مزاج کو بگاڑ دیتی ہیں، اور بسا اوقات اس کا بچہ تک اثر
ولذلک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول خدا، صَلَّی اللہُ
وَالہ وَسَلَّمَ عن استرضاع المجنونة عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، نے اس امر سے ممانعت فرمائی ہے کہ
بچہ کو دیوانی عورت کا دودھ پلویا جائے +

علی ان سوء خلقہا ایضا مما یسلک بہا علاوہ ازیں مرضعہ کی بد اخلاقی سے یہ خرابی بھی لاحق
سبیل سوء العنایۃ بتعہد المصب ہو سکتی ہے کہ وہ بچہ کی نگہداشت اور رکھ رکھاؤ میں بدسلوکی
واقلال مداسرۃ اور کم توجہی کا راستہ اختیار کر لے +

طیش و غضب اور غم و ہیم سے یقیناً بچہ کی نگہداشت اور رکھ رکھاؤ میں فرق آ جاتا ہے۔ پھر اگر غصہ
اور غم وغیرہ کی حالت میں مرضعہ دودھ پلائے، تو اس وقت بچہ پر خاصا اثر ہو جاتا ہے۔

واما فی ہیئۃ ثدیہا فان یکون (۴) چھاتیوں کی ہیئت مرضعہ کے پستان ٹھوس (سٹپ ہوئے)
ثدیہا مکنزاً عظیماً لیس مع عظہ نہ کہ پلپلے اور بڑے ہونے چاہئیں؛ نہ کہ بڑے اور ڈھیلے
بعضترخ ولا ینبغی ان یکون فاحش ہوں۔ مگر یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ بہت زیادہ بڑے

العظم ويجب ان يكون معتدلاً
فی الصلابة واللین
ہوں، رکڑ انکی بڑائی حد اعتدال سے بڑھ کر معیوب صورت
اختیار کر لے۔) اور یہ بھی ضروری ہے کہ پستان کی نرمی و سختی
اوسط درجہ کی ہو۔

واما فی کیفیت لبنها فان يكون
(۵) دودھ کی کیفیت تمام شرطوں میں ہی شرط سبب سے
قوامہ معتدلاً ومقدراً معتدلاً
اہم اور بنیادی ہے (مرضعہ کا دودھ توام اور مقدار کے لحاظ سے
ولونه الى البياض لا كمداً ولا اخضر معتدل، اور رنگت کے لحاظ سے سفید ہونا چاہئے۔ نہ کہ سیاہ
ولا اصفر ولا احمر وان يكون طرية طيبة یا سبز، یا زرد، یا سرخ؛ اُسکی بو اچھی ہونی چاہئے، جس میں
لا حموضة فيها ولا عفونة وطعمه الى الحلاوة کسی قسم کی ترشی اور عفونت کا شائبہ نہ ہو؛ اُس کے مزہ میں
لا مرارة فيه ولا ملوحة ولا حموضة والی مٹھاس ہو، کڑواہٹ، نمکینیت، اور ترشی نہ ہو۔ مرضعہ کی
الکثرة ما هو واجزاؤه متشابهة في چھاتیوں میں دودھ کی پیدائش کثرت سے ہو۔ دودھ کے
لا يكون رقيقا سيالاً ولا غليظاً جذاً تمام اجزاء (توام وغیرہ کے لحاظ سے) سموار ہوں۔ ایوان
جنياً ولا تختلف الاجزاء ولا كثير میں دودھ نہ زیادہ رقیق و سیال ہوتا ہے، اور نہ پنیر کی
الرغوة کثرت کی وجہ سے بہت غلیظ؛ نہ اُسکے اجزاء مختلف ہوتے
ہیں، اور نہ اُس میں جھاگ کی کثرت ہوتی ہے۔

وقد يجرب قوامه بالتقطير على لطف
فان سال فهو رقيق وان وقف
على الامالة من الظفر فهو ثخين
دودھ کے قوام کا تجربہ کہ ہے اس طرح کیا جاتا ہے۔
کہ دودھ کا قطرہ ناخون پر ڈالا جاتا ہے، اگر وہ بہ نکلتا ہے
تو اُسے پتلا سمجھا جاتا ہے، اور اگر ناخون کے جھکانے پر دودھ
کا قطرہ ٹھہرا رہتا ہے تو اُسے گاڑھا سمجھا جاتا ہے۔

ويختبر ايضا في رجا جة بان يلقى
عليه شئ من المترويح كالاصبع
فيعرف مقدار الجبنية ومائتيه
فان اللبن المحمود هو المتعادل
الجبنية والمائية
بعض اوقات دودھ کے قوام کا تجربہ شیشہ میں بھی
اس طرح کیا جاتا ہے کہ شیشہ میں دودھ ڈال کر اس میں
کسی قدر مٹر (بول-مرکی) ملا کر اٹھکی سے ہلا دیا جاتا ہے،
جس سے دودھ کے پنیر اور پانی (جُبنِيَّة اور مائِيَّة) کی
مقدار معلوم ہو جاتی ہے (کیونکہ دودھ میں مرکی کے ملائے
سے یہ دونوں چیزیں الگ ہو جاتی ہیں)۔ چنانچہ اچھا دودھ
دہی ہو سکتا ہے، جس میں پنیر اور پانی درمیانہ حالت پر ہوں۔

دودھ میں پنیر اور پانی کس قدر ہیں؟ اس کے دیکھنے کے لئے اور مختلف طریقے بھی ہرتے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ دودھ کو اتنی دیر تک چھوڑ دیا جائے کہ دودھ خود بخود پھٹ جائے؛ پنیر پانی سے جدا ہو جائے؛ اور مثلاً یہ کہ دودھ میں کسی قدر سرکہ ملا دیں، جس سے وہ فوراً پھٹ جاتا ہے +

فان اضطرابی من لیس لبنھا بهذا الصفة دبر فیہ من وجہ السق ومن علاج المرضعة

اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ایسی عورت کا دودھ پلانا پڑے، جس میں یہ اوصاف نہ ہوں، تو اس کی اصلاح و تدبیر دو طور پر کی جاسکتی ہے: (۱) دودھ پلانے کا مخصوص طریقہ اختیار کیا جائے؛ (۲) مرضعہ کا علاج کیا جائے +

اما وجہ السق فما کان من الالبان غلیظا کرایہ الراتحة فلا صوب ان یسق بعد حلب و تعریض للهواء وما کان شديدا لحرارة فلا صوب ان لا یسق علی الریق البتہ

دودھ پلانے کا مخصوص طریقہ یہ ہے کہ اگر دودھ پلائی کا دودھ گاڑھا اور بودار ہو (اُس کی بو مکروہ ہو)، تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ دودھ دودھ کر اس میں ہوا لگنے دیا جائے؛ اس کے بعد بچہ کو پلایا جائے۔ (شہوار لگنے سے دودھ کی بو بھی کم ہو جاتی ہے، اور اسکی غلظت بھی گیلانی) اور اگر دودھ میں حرارت کی زیادتی ہو (دودھ زیادہ گرم ہو) تو ہمارے ہرگز نہ پلایا جائے +

واما علاج المرضع فانھا ان كانت غلیظة اللبن سقیت من السکنجین البزوری المطبوخ بالمطافات مثل الفودنج والزوا والحماسا والصعتر الجبلی و یطعم الطریقہ ونحو کھانے میں کسی قدر مولی دیدیا کریں؛ اور مرضعہ کو ہدایت مجمل فی طعامها شوم الفجل سیر تو مرن تنقیاً کی جائے کہ وہ سکنجین یا گرم پانی سے قے کر لیا کرے؛ اور بسکنجین و ماء حار و ان تعاطی ریاضۃ معتدلاً اوسط درجہ کی ریاضت جاری رکھے +

طریخ ایک قسم کی چھوٹی مچلی ہے، جو نیک ملا کر شہروں میں لائی جاتی، اور فروخت کی جاتی ہے یہ قطع بنم اور لطف اخلاط ہے۔ (گیلانی) بقول بعض اسکا نام "علواما ہی" ہے +

فان کان مزاجها حاراً سقیت السکنجین اگر عورت کا مزاج گرم ہو، (حرارت مزاج کی وجہ سے مع الشراب الرقیق مجموعین و اُس کا دودھ گاڑھا ہو) تو شراب رقیق کے ساتھ سکنجین

مفردین

پلائی جائے، دونوں کو ملا کر، یا الگ الگ، (یعنی دونوں کو ایک ساتھ ملا کر پلا دیں، یا آگے پیچھے الگ الگ کر کے) میں جا کر دونوں مل جائیں)۔

وان کالبنها الی الرقة رفعت ومنعت الریاضة وغذیت بما لیولد دما غلیظا ورجما سقوها ان لم یکن هناك مانع شرا بآ حلوا و عقید العنب وتوهم بزیادة النوم

رقت لبن اگر مرضعہ کا دودھ مانل بہ رقت ہو، تو اُس عیش و آرام سے رکھا جائے، اور ریاضت سے روکا جائے، اور ایسی غذا اُس دی جائیں جو گاڑھا خون پیدا کرنے والی ہیں۔ بسا اوقات ایسی عورتوں کو لوگ شراب شیریں اور عقید العنب (مٹھنچ) پلایا کرتے ہیں؛ بشرطیکہ کوئی امر مانع (راز قبیل تپ وغیرہ) نہ ہو۔ علیٰ ہذا ایسی عورتوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ خوب سویا کرے۔

یہ علاجات و تدابیر اُس وقت کے لئے ہیں، جبکہ دودھ کی رقت کی وجہ خون کی کمی اور اسکی رقت ہو۔ چنانچہ خون کی کمی اور رقت کی صورت میں ریاضت کرانا وبال جان ہے، کیونکہ جب اُس کے بدن میں خون کم ہوگا، تو ریاضت کرنے سے اور بھی کم ہو جائیگا، اور اُس کے اپنے اعضاء سے فاضل نہ بچ سکے گا۔ ایسی صورت میں دودھ کا سامان کہاں سے حاصل ہوگا۔

فان کان لبنها قليلا تو مل السبب فیہ مل ہو سوء مزاج حار فی بدنہا کله اوفی ثدیها ویتعرف ذلک من العلامات المذکورة فی الابواب الماضية و ملمس الثدي

قلت لبن اگر مرضعہ کی چھاتیوں میں دودھ کی پیدائش کم ہو، تو اسکی سبب پر غور کیا جائے؛ ایا اسکا سبب سوء مزاج حار تو نہیں ہے، جو عورت کے سارے بدن میں عام ہو، یا محض اس کی چھاتیوں میں مخصوص طور پر ہو۔ اگر قلت تولید کا سبب سوء مزاج حار ہوگا، تو اس کی شناخت اُن علامات سے ہو سکے گی، جنکا ذکر گذشتہ ابواب میں ہو چکا ہے۔ نیز پستانوں کا لمس بھی تشخیص میں امداد دیگا (یعنی انکے چھونے سے گرمی محسوس ہوگی)۔

فان دل الدلیل علی ان بها حرا رة غذیت بمثل کشک الشعیر ولا سفا ناخ وما اشبهہ

حرارت مزاج اگر علامات سے پتہ چلے کہ عورت کے بدن میں حرارت لاحق ہوگئی ہے، (خواہ یہ حرارت صرن پستانوں میں ہو یا سارے بدن میں)، تو آتش جو اور پاک جیسی

(ٹھنڈی) غذائیں عورت کو کھلائی جائیں *

برودت مزاج اگر علامات سے پتہ چلے کہ عورت کے مزاج میں برودت لاحق ہو گئی ہے، یا (اُس کی رگوں میں) سوسے ہیں، یا اسکے بدن میں قوتِ جاذبہ ضعیف ہے، تو ایسی عورت کو لطیف (زود ہضم اور ہلکی) غذائیں بکثرت کھلائی جائیں، جو نال بہ حرارت ہوں۔ اور پستانوں کے نیچے سنگھیاں کچھائی جائیں؛ مگر سنگھیاں کچھانے میں زیادہ سختی نہ برتی جائے، اور زیادہ زور نہ لگا یا جائے۔ (یہ اس وقت مفید ہے، جبکہ پستانوں کے عروق میں سُدے ہوں، یہ تنگ ہوں، یا قوتِ جاذبہ میں ضعف ہو۔) *

وان دل الدلیل علی ان بها
برد مزاج او سدا او ضعفا
من القوة الجاذبة زید فی
غذا لها اللطیف المائل لی الحرارة
وعلق علیها الما جم تحت
الشدین بلا تعیف

قلبِ لبن کی صورت میں تخمِ گذر مفید ہے۔ علیٰ ہذا
خود کا جربھی اس حالت میں بہت فائدہ دکھلاتی ہے *

کمی غذا اگر قلبِ لبن کا سبب غذا رک کی کمی ہو (خواہ کسی
مجبوری سے، یا ارادۃً) تو ایسی صورت میں ایسے جربے
پلائے جائیں جو جو، جو کی بھوسی، اور دوسرے (مناسب)
دانوں سے بنائے گئے ہوں۔ یہ بھی مناسب ہے کہ ایسی
عورت کی غذاؤں، اور حریروں میں بیخِ بادیاں، تخمِ بادیاں،
تخمِ شبت (سویا)، اور کلونجی شامل کئے جائیں۔ اس
حالت میں بھیڑ اور بکری کی کھیری کا کھانا بھی مشاکلت و
مشابہت کی وجہ سے، یا اپنی ذاتی خاصیت کی وجہ سے
بہت ہی مفید بتایا گیا ہے۔ مگر طریقہ استعمال یہ ہے کہ
جو کچھ تھن میں دودھ وغیرہ ہو، اُس کے ساتھ استعمال
کیا جائے *

وینفع من ذلک بذر الجذر
والجذر نفسه له منفعۃ شدیدۃ
وان کان السبب فیہ استقلالها
من الغذاء غلات بالاحساء
المتخذۃ من الشعیر والنخالة
والحبوب ویجب ان یجعل فی احساها
واغذیتھا اصل الرز یا فج و بنرۃ
والشبت والشونیز و قد قیل ان
اکل ضرع الضان و الماعز بما
فیہا من اللبن نافع جلدًا لهذا
اشان لما فیہ من المشاکلة و الخاضعة
فیہا

اس کی صورت یہ ہے کہ تھن سے پہلے چمڑہ اوتا ر لیا جائے، پھر اس کے منہ کو یعنی سر پستان کو
جہاں سے دودھ نکلے صائغ ہونے کا اندیشہ ہے، باندھ دیا جائے، اس کے بعد اسے جڑ سے کاٹ لیا

انجام دے اسی طرح پکا کر کھا لیا جائے . گیلانی

وقد جراب ان یوخذ ورن درہم
من الارضۃ والخریطین المخفضۃ
ماء الشعیرا یا ماء متوالیۃ ووجد ذلک غایۃ
وکن ذلک سلاکۃ سرؤس سمک المالح
فی ماء الشبث
اس مقصد کے لئے اسکا بھی تجربہ کیا گیا اور بہت ہی
منفید پایا گیا ہے کہ ساڑھے تین ماشہ دیمک یا خراہین خشک
لیکر مارا شعیر کے ساتھ چند روز تک برابر استعمال کیا جائے *
اسی طرح نمکین مچھلیوں (نمک لگا کر خشک کی ہوئی
مچھلیوں) کے سروں کا جو شانہ آب شبت کے ہمراہ بغایت
نافع ثابت ہوا ہے *

ومما یغیر اللبن ان یوخذ اوقیۃ من
سمن البقر فیصب علیہ کاس من
شراب صرف ویشرب
او یوخذ طحین السمسم ویخلط
بالشراب ویصفی ویسقی
ویضمد التدی بشفل النار دین
معزیت ولبن اتان
یہ بھی دودھ بڑھانے والی چیز ہے کہ ایک اوقیہ
(تقریباً ڈھائی تولہ) گائے کا گھی لیکر اور ایک پیالی شراب
ملا کر پلایا جائے *
یا تل کا آٹا لیکر اور شراب میں ملا کر صاف کر کے
پلایا جائے *
بطور رضا کے نار دین (سنبل ہندی) کی کھلی ڈنفل
(روغن نار دین) روغن زیتون اور گدھی کے دودھ کے ساتھ
پستانوں پر لگایا جائے *

او یوخذ اوقیۃ من جوف البادفجان
المسلوق ویمرس فی الشراب مرسا ویسقی
او یغلی النخالة والفجل فی الشراب
فیسقی
یا بھلہ لائے ہوئے بیگن کا گودہ ایک اوقیہ لیکر شراب
میں اچھی طرح گھول کر پلایا جائے *
یا چوکر (گیہوں کی بھوسی) اور مولی کو شراب میں
جوش دیکر پلایا جائے *

او یوخذ بزر الشبث ثلثۃ اواق وبزر
الحندقوقی وبزر الکراث من کل واحد
اوقیۃ وبزر الرطبۃ والحلبۃ من کل واحد
اوقیتان یخلط بعصارۃ الرتر یا فیہ لیمسل
والسمن ویشرب منه
یا تخم شبت تین اوقیہ ، تخم خندقوقی (سبکچرا)
تخم گدنا ، ہر ایک ایک اوقیہ ، تخم رطبہ (سپت) ، میتھی
ہر ایک دو اوقیہ ، ان سب کو لیکر (باریک کر کے) آب بادیان
تازہ ، شہد ، اور گھی میں ملا کر رکھ لیں ، اور تھوڑا تھوڑا
استعمال کریں *

واذا کان اللبن بحیث یوذی ویفسد
دودھ کی کثرت اگر دودھ کی اتنی کثرت ہو کہ کثرت ، متلا

من اکثره لا حقا نه و مکافئه فينقص (احتقان) اور تکاثف کی وجہ سے (عورت کی چھاتی میں) باعث بتقليل الغذاء و تناول ما يقل غذاء و بتضميد الصدر و الثدي کم کرنے کے لئے غذا میں کمی کی جائے، ایسی نذائیں کھلائی بکمون و خل او بطین حُر و خل جائیں، جن میں غذائیت کم ہو، سینہ اور پستان پر زہرہ او بعد من مطبوخ مجمل و لشراب اور سرکہ کا ضاد لگایا جائے، یا خالص مٹی اور سرکہ کا، یا سرہ الماء المالح علیہ و کذلک استعمال جائے، اسی طرح نفعاً کثیر مقدار میں استعمال کیا جائے (ریاضت کرائی جائے، اور فلا معدہ کی حالت میں حمام کرایا جائے، اگر بدن میں خون کی کثرت ہو تو فصد کرائی جائے، علی الخصوص جبکہ عورت کو چیلے سے اس کی عادت ہو،) چھاتیوں کا زیادہ ملنا دودھ کو زیادہ کر دیتا ہے، (اسلئے) ایسی صورت میں اس سے پرہیز کیا جائے)۔

واما اللبن الکریہ الراخنة فيعالج بسق الشراب الریحانی و تناول الاغذية الطيبة الروائح و اما اللبن الکریہ الراخنة فيعالج بسق الشراب الریحانی و تناول الاغذية الطيبة الروائح (دودھ میں بدبو) اگر دودھ کی بو مکروہ ہو، تو اسکا علاج یہ ہے کہ شراب ریحانی پلائی جائے، اور خوشبودار غذائیں کھلائی جائیں۔ اسی طرح بدبودار چیزوں، مثلاً لہسن اور پیاز سے پرہیز کیا جائے)۔

واما التدبير الماخوذ من مدة وضع المرضع فيجب ان يكون ولايتها قريبة لا ذلك القرب جداً بل ما بينهما وبينه شهر ونصف او شهران (۶) مدت وضع حمل کی شرط دودھ پلائی کو بچہ جنے کتنا عرصہ ہو چکا، تو رضاعت میں اس لحاظ سے اصول یہ ہے کہ اُسے بچہ جنے زیادہ عرصہ نہ گذرا ہو، بلکہ اُسکی ولادت کا زمانہ قریب ہی ہو، لیکن ایسا زیادہ قریب؛ بلکہ ڈیڑھ دو ماہ گذرے ہوں، (تو بہتر ہے)۔

ڈیڑھ دو ماہ کے عرصہ میں دودھ پلائی کا مزاج درست ہو جاتا ہے، اور وہ نفاس سے پاک ہو جاتی ہے دودھ کی زیادتی سے کئی خرابیاں لاحق ہوتی ہیں: (۱) دودھ کی کثرت امتلا سے تپید ہوتا ہے، اور اور تناؤ کی وجہ سے چھاتیوں میں درد ہو جاتا ہے؛ (۲) کثرت کی وجہ سے دودھ کم خرچ ہوتا ہے، اور وہ چھاتیوں میں بند پڑ رہتا ہے (مکثف)، اسلئے وہ بگڑ جاتا ہے۔ انہی دونوں نقصانات کی طرف شیخ نے اشارہ کیا ہے۔

ہے۔ لیکن اپنی ماں کا دودھ پلانے کے لئے صرف ایک ہی دن کا وقفہ کافی ہے، اس کی وجہ کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماں کے دودھ کا مادہ، جو رحم کے اندر بچہ کے تغذیہ میں اب تک صرف ہوتا رہا تھا، اس سے بچہ ماؤس والوں ہوتا ہے؛ اسلئے ماں میں، اور دوسری عورت میں اس لحاظ سے فرق ہے +

وان یكون ولا دتھا الذکر (یعنی شرط جنس مولود) یہ بھی ضروری ہے کہ دودھ پلائی نے اولاد نہ دینے چاہیے، (اس کے اپنے گود میں بچہ ہو، بچی نہ ہو) +

ارباب تجربہ کا قول ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے، تو دودھ زیادہ معتدل اور بہتر ہوتا ہے + بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ”بچہ والی آٹا کا دودھ بچہ کے لئے مناسب ہے، اور بچی والی آٹا کا بچی کیلئے“ مگر شیخ نے اسکی پرواہ نہیں کی ہے، گیلانی

گاہے اسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے کہ دودھ پلائی کے جوڑواں بچے نہ ہوئے ہوں، جن میں سے ایک بچہ ہو، اور دوسری بچی، طے ہذا یہ بھی درست نہیں ہے کہ مرضہ کی گود میں رضعی رہیجڑا (بچہ) ہو + اس کے بعد گیلانی شفاء سے قول شیخ نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کے بٹھرنچے ایک ساتھ پیدا ہوئے تھے، جن میں ایک کے سراسر نہرینہ تھے، اور دوسری عورت کے پندرہ بچے ہوئے تھے +

وان یكون وضعہا المدة طبعیة یہ بھی ضروری ہے کہ مرضہ کی وضع حل طبعی مدت کے بعد (تقریباً نو ماہ کے بعد) ہوئی ہو؛ اسے اسقاط لاحق نہ ہوا وان لا تكون قد اسقطت ولا کانت معتادة الاسقاط ہو، اور نہ اسے اسقاط کی عادت رہی ہو، کیونکہ اسقاط ضعف و ناتوانی کی دلیل ہے؛ اور یہ ظاہر ہے کہ ایسی عورت کا دودھ، جسکے قوی درست نہ ہوں، کیسے اچھا ہو سکتا ہے) +

گیلانی کہتے ہیں: مرضہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ زیادہ شہوتناک اور جماع کی حریص نہ ہو + وجب ان یؤمر المرضع بریاضة مرضہ کے لئے وجب ان یؤمر المرضع بریاضة مرضہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ اوسط درجہ معتدلة وتغذی باغذیة حسنة ہدایت کی ریاضت جاری رکھے، اور اسے جلد الکیموس الکیموس ولا تجامع البتہ فان غذائیں کھلائی جائیں۔ اور وہ جماع سے قطعاً پرہیز کرے؛ ذالك تحرم منها دم الطمث کیونکہ جماع سے خون حیض حرکت میں آ جاتا ہے، جس سے فیفسد رائحة اللبن ویقل مقلار دودھ کی بو بگڑ جاتی ہے، اور اس کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ بل ربما حبلت فکان من ذلک بلکہ بسا اوقات استقرار حل ہو جاتا ہے، جس سے دونوں ضرر عظیم علی الولدین جمیعاً بچوں (دودھ پیتے اور پیٹ کے بچے) کو بھاری نقصان پہنچتا

اما المرء تضع فلا نصرفا للطيف ہے : دودھ پیتے بچہ کو تو اس لئے کہ لطیف خون جنین من الدم الى غذاء الجنين واما کی غذا کی طرف چلا جاتا ہے ، اور پیٹ کے بچہ کو اسلئے الجنين فقللة ما يأتيه من الغذاء کہ اس کے لئے جو غذا آتی ہے ، وہ ناکافی اور مقدار میں کم لا احتیاج الاخر الى اللبن ہوتی ہے ، کیونکہ دوسرا بچہ بھی دودھ کا محتاج ہوتا ہے

(اسلئے خون کی ایک بڑی مقدار چھاتیوں کی طرف چلی جاتی ہے۔ الغرض دونوں بچوں کو ناکافی غذا ملتی ہے)۔

خون حیض کے حرکت میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ جماع اور شہوت کی وجہ سے مہل ، رحم ، اور خصیتہ الرحم کے عروق میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے ، اور ان میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں یہ ظاہر ہے کہ خون کی توجہ چھاتیوں کی طرف سے یقیناً گھٹ جائیگی ، اور چھاتیوں میں اچھا خون نہ بن سکیگا ۔

و يجب في كل رضاعه وخصوصاً یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مرتبہ دودھ پلاتے وقت ، اور في الا رضاء الاول ان يحلب شيء خصوصاً دن میں پہلی مرتبہ دودھ پلاتے وقت تھوڑا سا دودھ من اللبن وليسيل وان يعان بالغمر دودھ کر (چھاتیوں کو دبا کر اور دودھ نکال کر) بہا دیا جائے ۔ کیلا يضطره شدة المص الى اور یہ بھی ضروری ہے کہ بچہ کو دودھ پلاتے وقت چھاتیوں کو ايلام الحلق والمري (اپنے ہاتھ سے) دبا کرے ، تا کہ اس سے دودھ کے خارج ہونے میں املا دے ، اور بچہ کو زیادہ زور سے چوسنا يفتجف به جس سے اس کے آلات حلق اور مری دکھ نہ جائیں ، اور انہیں ناقابل برداشت تکلیف نہ پہنچے ۔

وان العقب قبل الارضاع كل مرة اگر ہر مرتبہ دودھ پلانے سے پہلے ایک مچھی شہد چٹا دیا ملعقة من عسل فهو نافع وان مزج جایا کرے ، تو یہ ایک مفید عمل ہے ۔ اور اگر اس کے ساتھ بقليل شراب كان صوابا تھوڑی سی شراب بھی ملا دی جائے ، تو اور بھی بہتر ہے ۔

ولا ينبغي ان يرضع اللبن الكثير دفعة واحدة یہ مناسب نہیں ہے کہ ایک ہی مرتبہ بہت سا دودھ بل الا صوب ان يرضع قليلاً قليلاً بلکہ بہتر یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا رکنگ کر پلایا جائے ، متوالياً فان ارضاعه المتتابع دفعة کیونکہ یکبار رگی بچہ کو دودھ پلا کر اس کا شکم سیر کر دینا بسا اوقات تمدد واحدة ربما ولد تمدداً ونفخة اچھا رہے (نفخہ) ، کثرت ریح ، اور سفیدی بول پیدا کر نیکا باعث وکثرة ریح و بياض بول ہو جاتا ہے ۔

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ بچہ کو دن میں دو تین بار دودھ پلانا کافی ہوتا ہے۔ اب بتانا مقصود یہ ہے کہ جب مرضہ بچہ کو دودھ پلانے بیٹھے، تو یک سخت اسکا پیٹ نہ بھروسے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر درگ درگ کرے دودھ پلانے۔ ”تھوڑا تھوڑا کر کر دودھ پلانے“ کا مطلب یہی ہے +

بچوں کا پیشاب بعض اوقات گاڑے دودھ کے مانند نیلا اور سفید ہوا کرتا ہے، گیلانی

فان عرض ذلك فيجب ان لا يرضع
بل جوع شديد او يشتغل
بتنويمه الى ان ينفضه ذلك
اگر بچہ میں یہ عوارض ز عوارض مذکورہ نسا دہنم کی
وجہ سے پیدا ہو جائیں، تو دودھ روک دیا جائے، آست
خوب بھوکا رکھا جائے، اور اسے سنانے کی کوشش کی جائے
یہاں تک کہ اسکا ہضم پورا ہو جائے، اور درگ کی غیر منہضم
اور فاسد چیز اس کے اعضائے ہضم میں نہ رہے +

واكثر ما يرضع في الايام الاول
وهو في اليوم ثلث مرات وان
ادضعته في اليوم الاول غير امه
على ما قل ذكرنا كان اصوب
زولادت کے بعد) او اہل زمانہ میں زیادہ سے زیادہ
دن میں بچہ کو تین بار دودھ پلانا چاہئے، اور جیسا کہ بتایا
جا چکا ہے، اگر پہلے دن ماں کے سوا کوئی دوسری عورت بچہ
کو دودھ پلائے، تو بہتر ہے +

وكذلك اذا عرض للمرضع مزاج
ساردي او علة موطنه او اسهال كثيرا
او احتباس مودف الاولي ان يتولى
ارضاعه غيرها الى ان يستقل
اسی طرح اگر مرضہ کو کوئی ردی مزاج (سود مزاج)، یا
کوئی تکلیف دہ مرض، یا کثرت اسهال، یا کوئی تکلیف دہ احتباس
مارض ہو جائے، تو بہتر یہ ہے کہ اس کے تندرست ہونے تک
کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کی خدمت سپرد کی جائے +

وكذلك اذا اوجت الضرورة
الى سقيها دواء له قوّة وكيفية
غالبه
اسی طرح اس وقت بھی دوسری مرضہ مقرر کی جائے
جبکہ مرضہ کو ایسی دوا کھانے کی ضرورت پیش آئے، جس میں
کوئی قوی اثر اور تیز کیفیت غالب ہو۔ (کیونکہ با اوقات
دوا کا اثر دودھ تک منتقل ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض اوقات
عورت منار کا مسل لیتی ہے، تو بچہ کو بھی دست شردع
ہو جاتے ہیں) +

واذا نام عقيب الرضاع لم يعنف
عليه بتجريك شديد اللهم
دودھ پینے کے بعد جب بچہ سو جائے، تو گھوارہ کہ
زور زور سے نہ بلایا جائے، جس سے بچہ کے معدہ میں دودھ

فَيُخَفَضُ اللَّبَنُ فِي مَعْدَنَةٍ بِلِ
رُجِّجٍ بَرَفَقٍ (مُبرِی طرح) حرکت کرتا رہے؛ بلکہ جھولے کو (حسب عادت)
لکے لکے بلایا جائے +

وَالْبُكَاءُ الْيَسِيرُ قَبْلَ الرِّضَاعِ
دودھ پینے سے قبل بچہ کا تھوڑا سا رونا بچہ کے لئے مفید
ہے؛ (کیونکہ بچہ کے لئے رونا دراصل بچہ کی ایک ریاضت ہی)

يَنْفَعُ
چنانچہ ہمارے ملک کی عورتیں اس باریکی سے واقف، اور اس اصول پر عامل ہیں، بچہ کے تھوڑا رونے کی
پر مدام نہیں کرتی ہیں، بلکہ اسی طرح روتا چھوڑ دیا کرتی ہیں +

وَالْمَدَّةُ الطَّبِيعِيَّةُ لِلرِّضَاعِ
رضاعت کی طبعی مدت (جو طبعاً اور شرعاً، اور عادتاً
سنتان انسان میں جاری ہے) دو سال ہے +

اس لئے کہ اس عرصہ میں بچے کے بیشتر دانت نکل آتے ہیں، اور اس کے اعضائے غذا رستے ترقی ہو جاتے
ہیں کہ دودھ کے سوا دوسری غذاؤں کو قبول کر سکیں +

وَإِذَا اشْتَهَى الطِّفْلُ غَيْرَ اللَّبَنِ أَعْطِ
[انتقال غذائی] جب بچہ دودھ کے سوا دوسری چیزوں کو چاہنے
بتدریج وَلَمْ يَشِدَّ عَلَيْهِ شَمٌّ لَکَ، تو دوسری غذائیں بتدریج دی جائیں اور اس بار میں
إِذَا جَعَلْتَ شَأْنًا يَهْتَظُّهُ نَقْلَ بچہ پر سختی نہ کی جائے، (یعنی بچہ کو سختی سے روکا نہ جائے، اور
إِلَى الْغِذَاءِ الَّذِي هُوَ اقْتَوَى اُسے زیادہ مجبور نہ کیا جائے کہ وہ محض دودھ ہی پر رہے)
بِالتَدَرُّجِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُعْطَى جب بچے کے ثنائیا (اگلے دونوں دانت) نکلنے لگیں، (جو عموماً
ثَنِيَّاتُ صَلْبِ الْمَضْغِ ساتویں ماہ نکلا کرتے ہیں) تو بتدریج غذاؤں کی قوت بڑھاتے
چلے جائیں، (پہلے اگر زیادہ لطیف غذا دی گئی تھی، تو اب
اس سے زیادہ قوی غذا دینی شروع کریں، اور اسی طرح
دانتوں کے اُگنے کے مطابق غذا کی قوت بڑھاتے چلے جائیں،
مگر ایسی کوئی چیز برگزیدہ نہ دیں، جو چبانے میں سخت ہو +

وَأَوَّلُ ذَلِكَ خَبْزٌ بِمَضْغِ الْمِرْضَعِ
دودھ کے علاوہ پہلے پہل جو چیز بچہ کو دی جاسکتی
شَمِّ خَبْزِ بَمَاءٍ وَعَسَلٍ أَوْ لَبَنٍ شَرَابِ ہے، وہ روٹی، جے، مریضہ اپنے منہ میں چٹا کر حل کر لے،
مِنْ زُجْجٍ أَوْ بَلْبَلٍ وَيَسْقَى عِنْدَ اسکے بعد پانی اور شہد کے ساتھ روٹی دی جائے، یا شراب
ذَلِكَ قَلِيلٌ مَاءٍ وَفِي الْإِحْيَانِ مَزُوجٍ كَسَاتِهِ، یا دودھ کے ساتھ، (ان چیزوں میں
لہ بشرط بقاء منہ صاف ہو، اور دانت، سبڑھے وغیرہ میں کوئی مرض نہ ہو +

مع لیسیر شراب ممزوج ولا
تدعه یتملأ

روٹی حل کر دی جائے۔ (روٹی کھلانے کے بعد قدسے (غصے) پانی پلا دیا جائے، اور بعض اوقات کسی قدر شراب ملا کر پانی پلایا جاتا ہے۔ غلے ہذا بچہ کو زیادہ کھانے نہ دیا جائے کہ وہ اپنا پیٹ بھر لے۔

فان عرض له كظة وانتفاخ بطن
وبياض بول منعت كل شئ

اگر بچہ کو (کثرتِ غذا سے) گرانی شکم، نفخ شکم، یا بیاض بول لاحق ہو جائے، تو تمام غذائیں روک دی جائیں (اور اسے بھوکا رکھا جائے، یہاں تک کہ ہضم کی تکمیل ہو جائے، اور امتلا کے عوارض دور ہو جائیں)۔

واجود تغذیته ان یؤخرالی ان
یمرخ ویمجم

بچہ کے تغذیہ کے لئے بہترین اصول یہ ہے کہ تیل کی باتش اور غسل و حمام کے بعد اسے غذا دی جائے۔

ثم اذا فطم نقل الی ما هو من
جنس الاحساء واللحوم الخفيفة
ویجب ان یكون الفطام بالتدريج
لا دفعة واحدة ویشتغل
ببلا یط متخذة من خبز و سکر

نظام (دودھ چھڑانا) بھر جب بچہ کا دودھ چھڑایا جائے، تو اسے ہلکی غذاؤں، مثلاً حریروں، اور زود ہضم گوشتوں پر لگایا جائے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ بچہ کا دودھ یک سخت نہ چھڑایا جائے، بلکہ بتدریج اور بہ آہستگی، (ورنہ اس سے بچہ کو سخت تکلیف پہونگی، اور یک سخت اس کے بدن پر خلاف عادتِ اغذیہ وارد ہونگی)۔ اور بچہ کو بہلانے کے لئے روٹی اور شکر کے بلا یط و بلوطی شکل کی کجوریں) بنا کر دیں، (کہ اس میں بچہ لگا رہے، اور دودھ پینا نہ چاہے)۔

فان الح علی الثدي واسترضع
وبکی فیجب ان یؤخذ من المر
والفرخ من کل واحد و سرن
درهم لیحق ویطلم منه
علی الثدي

لیکن اگر بچہ چھاتیوں میں منہ لگانے، اور دودھ پینے کے لئے رو رو کر ضد باندھے، (در انجا یک اب قطعی دودھ چھڑانے کا ارادہ ہو، اور تدریج اور آہستگی کا درمیانی دور ختم ہو چکا ہو) تو مرکی اور تخم خرفہ، دونوں ایک ایک درہم (یعنی ہوزن) لیکر پیس لیا جائے، اور پستان پر لگا لیا جائے، (تا کہ بچہ نفرت کی وجہ سے دودھ نہ پی سکے)۔

مرکی کے مزہ سے بچہ کو نفرت ہوگی، اور تخم خرفہ کی آمیزش سے لب میں سیاہی آ جائیگی۔ اسکے منظر

سے بچہ کو نفرت ہوگی +

بعض لوگ اسکی بجائے سرپٹاں پر رسوت لگانے کو زیادہ بہتر خیال کرتے ہیں۔ اگر اتفاقاً بچہ اسکے لگانے کے باوجود دودھ پی بھی لے، اور رسوت بچہ کے معدہ میں فرو بھی ہو جائے۔ تو زیادہ مضر نہیں ہے۔ طہا ہذا یہ بھی بتاتے ہیں کہ زیادہ کالا کرنے کے لئے اگر کسی قدر سیاہی (تو سے کی سیاہی) ملا لی جائے، تو بہتر ہے۔ ہماری بعض عورتیں سرپٹاں پر ایلا تھما یا کسی قدر سیاہی کے ساتھ لگا لیتی ہیں، جس کی کڑواہٹ نظر برہے کہ ضرب المثل ہے۔ علی ہذا اسکی بواور اسکا سیاہ منظر بھی بچہ کیلئے موجب نفرت و دھشت ہوتا ہے +

و نقول بالجملة ان تدبیر الطفل
هو الترطيب لمساكلة هزاجه
لذلك ولحاجته اليه في تغذيته
و نموه

(الغرض مذکورہ بالا ہدایات کو) ہم خلاصہ کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ بچوں کی تدبیر حفظان صحت کا مادہ اس لئے کہ بچہ کا مزاج رطوبت ہی سے مشابہت و مشابہت رکھتا ہے (اور وہ ترطیب ہی چاہتا ہے) اور اس لئے کہ بچہ کے تغذیہ اور تنمیه کے لئے بھی رطوبت ہی کی حاجت ہے (کیونکہ بچہ کا مزاج اور اس کی قوتیں خشک غذاؤں کے ہضم کرنے سے عاجز ہوتی ہیں) +

وانرياسة المعتدلة الكثيرة
وهذا كما لطبع لهم فکان
الطبيعة تتقاضاهم به ولا
سيما اذا جاؤ من الطفولة
الى الصبي

(۲) بچہ سے ریاضت کرائی جائے، جو (الطحاظ شدت کے) اوسط درجہ کی ہو، اور (الطحاظ مدت کے) لمبی ہو، ریاضتوں کا کہنا جائے کہ جو (الطحاظ کیفیت کے) معتدل ہو، اور (الطحاظ کمیت کے) کثیر ہو۔ یہ چیز (یعنی ریاضت) بچہ کے لئے، تو گویا ایک طبعی چیز ہے، گویا ان کی طبیعت ان کو اُبھارتی رہتی ہے، (اور ان کو مجبور کر دیتی رہتی ہے کہ وہ) کہیں چین سے بیٹھیں، بلکہ انھیں وہ سن طفولیت سے تنہا و زکر کے سن بسنی تک پہنچ جاتے ہیں (جو سموائیاً چار سال سے سات سال تک کی عمر ہے) +

یہ نہیں ہر جگہ کہ بچہ کے بدن میں تغذیہ کے علاوہ تنمیه بھی ہوتا ہے، اس لئے ان کے اعتدال میں غذاؤں

تغیرات باقی عمروں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے قدرت نے بچوں کی طبیعت میں تحریک اعضاء اور ریاضت کا میلان رکھ دیا ہے، جس سے بچوں کو بہت ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ بدنی پرورش میں اس سے مدد ملتی ہے، اعضاء و عضلات قوی اور مستحکم ہوتے ہیں۔ نیز بچوں کی ریاضت کو یا ان کے اعضاء کے لئے ابتدائی مشق ہے۔

فاذا اخذ یتیم ویتیم فلا جب بچہ کھڑا ہونے اور چلنا پھرنا شروع کرے۔ تو یہ

ینبغی ان یمکن من الحركات مناسب نہیں ہے کہ بچہ سے سخت حرکات کرائے جائیں۔ اور

العنيفة ولا يجوز ان يحمل على یہ بھی درست نہیں ہے کہ بچہ کے ذاتی میلان کو پھینک دیا جائے۔

المشي او القعود قبل ان يعاشه اسے پھرایا جائے، اور بٹھایا جائے۔ اس سے اسکی پٹیاں

الیہ بالطبع فیصیب ساقیہ وصلیہ اذہ اور سنب ماؤت ہو جاتے ہیں۔ *

والواجب فی اول ما یتعد ویزحف جب بچہ پہلے پہل بیٹھنے اور زمین پر سرکے رہے یا گھٹنے

على الارض ان يجعل مقعدا على کے بل چلنے لگے۔ تو یہ مناسب ہے کہ اسے کسی چکنے قطع (چڑھ

نظم املس لئلا یخذلہ خشونة کے فرش) پر بٹھایا جائے؛ تاکہ زمین کی خشونت سے بچہ کو

الارض وینحی من وجهه الخشب فراش نہ پہنچے۔ اور اس کے سامنے سے لکڑیاں، پتھریاں

والسکین وما شیه ذلک مما اور اسی قسم کی دوسری چھینے اور کاٹنے والی چیزیں ہٹا لی

ینفس او یقطع ویحی عن التزلق جائیں۔ یہ بھی خیال رکھا جائے کہ بچہ کسی بلندی سے پھسل کر

من مکان عال گر نہ پڑے۔ (کیونکہ اس زمانہ میں اسے زیادہ تیز نہیں

ہوتی ہے) *

واذا جعلت الانیاب تفضض منعوا جب انیاب (کچلیاں) بکھلنے لگیں۔ تو بچہ کو کوئی ایسی

کل صلب للمضغ لئلا یقتل المادۃ چیز چبانے نہ دیں، جسکا چباناسخت اور دشوار ہو۔ تاکہ وہ مادہ

التي منها یتخلق الانیاب بالضعف چبانے کی وجہ سے تحلیل نہ ہو جائے، جس سے انیاب پیدا

الذی یولع بہ ہوتے ہیں؛ اسلئے کہ بچہ (اس زمانہ میں) چبانے کا دلدادہ

اور شیدا ہوتا ہے، اور اس کی کثرت کی پرواہ نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں سخت چیزوں کے چبانے میں یہ بھی اندیشہ ہے کہ انیاب ٹیڑھے ہو جائے، اور وہ سیدھے نہ ہو سکیں۔

لہ نفع۔ ایک فرش ہے، جو چڑھ سے تیار کیا جاتا ہے۔ مگر یہاں چڑھ کی خصوصیت نہیں ہے متعہ۔ بخش۔ تدریجاً کہ بچہ کا فرش چکنا ہو۔ کھردرا اور ناموار نہ ہو۔ *

سکس . گیلانی .

اس زمانہ میں خرگوش کا بھجا ، اور مرغی کی چربی سوڑھوں پر لی جائے . اس سے دانتوں کے نکلنے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے +

جب دانتوں کی وجہ سے سوڑھے پھٹ جائیں ، تو بچہ کے سر اور گردن پر روغن زیتون مقبول کی ماسح کی جائے ، جسے گرم پانی میں پھینٹ لیا گیا ہو . اس سے بچہ کے سر اور گردن کا درد اور تھکان دور ہو جاتی ہے ، اور ان کے اعصاب دماغی و نخاعیہ قوی ہو جاتے ہیں ، جس سے دانتوں کے نکلنے میں سہولت واقع ہوتی ہے . اور چند قطرے روغن زیتون کے بچہ کے کان میں ٹپکائے جائیں +

جب بچہ کے دانت اس قابل ہو جائیں کہ وہ ان سے چیزوں کو کاٹ سکے ، چنانچہ بچوں کی عادت ہو ا کرتی ہے کہ وہ اپنی انگلی منہ میں لیکر اسے رکھ لکے اپنے دانت کاٹا کرتے ہیں ، اور اس سے انہیں تسلی رہتی ہے ، تو اسے تازہ لٹھی کا ایک ٹکڑا ، جو اب تک زیادہ سوکھ نہ چکا ہو ، دیدینا چاہئے ، تاکہ بچہ اپنا شغل اس سے جاری رکھے ، اور منہ میں انگلی نہ ڈالے رہے . لٹھی اس وقت بچہ کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے ، (کیونکہ یہ سوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے) اور اپنی ذاتی خاصیت کی وجہ سے سوڑھے کے قروح و ادجاع میں نفع پہنچاتی ہے +

اسی طرح یہ بھی مناسب ہے کہ بچہ کے منہ میں نمک اور شہد ملا جائے ، تاکہ وہ ان امراض مذکورہ (قروح و اورام) سے بچا رہے +

جب پورے طور پر دانت نکل چکیں ، تو اس وقت بھی

و حینئذ یمرخ عمورہم بدماع الارث
و شحم الدجاج فان ذلک یسهل
فطورہا

فاذا انفلق عنها العمور صرخت
سروسمہم و اعنا قہمہم بالزیت
المغسول مضروباً بماء حار و
قطر من الزیت فی اذا نفم

واذا صارت یحیث یمكنه ان
یعض بها فانه یعزلی باصبغہ
وعصہ فیجب ان یعطی قطعہ من
اصل السوس الذی لم یجف بعد
کثیرا فان ذلک ینفع فی ذلک
الموقت و ینفع من القروح
والاوجاع فی اللثة بخاصیة
فیہ

وکن ذلک یجب ان یدلک فمہ
بعلی و غسل لثلا یتصیبه ہذا
الاوجاع

ثم اذا استحکم بناتها اعطوا شیئا

من ربنا السوسل ومن اصله الذی لیس بشدیدا الجفاف یمسکونه فی الفم ویوافقهم قمرہ فی اعناقهم فی وقت نبات الانسان بذیت عذاب او دهن اخر عذاب

کسی قدر رب السوس، یا ملٹھی، جو زیادہ سوکھی ہوئی نہ ہو، بچہ کو دیں، کہ وہ اپنے منہ میں لئے رہیں +

دانتوں کے اُگنے کے زمانہ میں بچہ کے لئے یہ ایک مفید عمل ہے کہ ان کی گردن پر روغن زیتون شیریں، یا کسی اور شیریں روغن کی مالش کی جائے +

واذا اخذوا ینطقون تعہدوا با دامة ذلك اصول السنتم

جب بچہ بولنے لگیں، تو ان کی زبان کی جڑ اور زبان کی پشت (کو برابر باندھی سے ملتے رہیں۔ تاکہ زبان کے فضلات صاف ہوتے رہیں، اور ان کی بولی جلد صاف ہو جائے) +

الفصل الثانی فی الامراض تعرض للصبيان وعلاجها

الغرض المقدم فی معالجة الصبيان هو تدبير المرض حتى ان حدس ان بها امتلاء من دم فصدات او حجت او امتلاء من خلط استفراغ منها الخلط او اجتر الى حبس طبعية کرتے ہیں۔ حتی کہ اگر (علامات سے) یہ محسوس ہو کہ مرض او اطلاقها او منع بخار من الرأس او اصلاح الاعضاء التنفس وتبديل لسوء مزاج عولجت بالمتنوكات الموافقة لذلك

بچوں کے علاج میں پہلی غرض (اور آہم اصول) یہ ہے کہ دودھ پلائی کی تدبیر کی جائے، (اس لئے کہ مرضہ کی صحت ان بچوں سے بچہ کے صحت و مرض پر بجد اثر پہنچتا ہے، اور مرضہ کے بہت امراض دودھ کے ذریعہ بچہ تک منتقل ہو جاتا ہے) یہ محسوس ہو کہ مرضہ کے بدن میں خون کی کثرت ہے، تو عورت کی نصہ کھولی جائے، یا (بچپنوں کے ساتھ) سنگلیاں کھجوائی جائیں، یا اگر کسی دوسری غلطی کی کثرت ثابت ہو، تو اس غلطی کا استفراغ کیا جائے، یا اگر استفراغ مواد کو روکنے کی ضرورت ہو، یا اگر تبیین (تبیین و استفراغ) کی ضرورت ہو، یا اگر اسکی ضرورت ہو کہ سر کی طرف بخارات کو صعود کرنے سے روکا جائے، یا اگر اعضاء تنفس کی کسی اصلاح کی ضرورت ہو، (جن میں قلب کو بھی گیلانی نے داخل کیا ہے) یا اگر کسی سوء مزاج کے بدلنے کی ضرورت ہو، تو مناسب چیزیں کھلا پلا کر علاج و

تدبیر کی جائے ۛ

جب دودھ پلائی کا علاج (کسی ضرورت سے) دستوں کے ذریعہ کیا جائے، یا اسے خود بخود کافی دست آجائیں، یا جب اس عورت کا علاج (ضرورتاً) تھے سے کیا جائے، یا اسے خود بخود سختی کے ساتھ تھے ہو جائے، تو مناسب یہ ہے کہ اس روز کوئی اور عورت بچہ کو دودھ پلائے ۛ

بچوں کے امراض یہ اصولی باتیں بچوں کے امول علاقہ اور حفظان صحت کے لئے

بطور قوطہ اور تمہید کے تھیں، اب ہم ان امراض جزئیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو عموماً بچوں کو مراض ہو کرتے ہیں ۛ
سوڑھے وغیرہ چنانچہ بچوں کے ان امراض میں سے ایک **بھول جب** تو وہ ورم ہے جو دانت نکلنے وقت سوڑھوں میں آتا ہوتا ہے، اور دوسرا وہ ورم ہے جو دونوں ٹکڑوں میں رکبٹی کے نیچے اور کان کے سامنے عضلات ماضعہ کے اوتار کے پاس پیدا ہوتا ہے۔ نیز وہ ^{تھیلہ} ہے جو ان اوتار میں ان کے متصل عضلات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، (جس سے بچہ منہ کھولنے پر قادر نہیں رہتا) ۛ

جب اس قسم کے اور ام پیدا ہو جائیں، تو مناسب یہ ہو کہ ان کو انگلی کے ذریعہ نرمی سے دبا دیا جائے۔ اور ان روغنیات کا استعمال کیا جائے، جنکا ذکر نباتات انسان کے باب میں کیا گیا ہے، رشداً روحن زیتون، مرغی کی چربی، نرگوش کا بیج، یا شہد کہ روغن بابونہ میں پھینٹ کر، یا شہد کو ملا کر، یا بٹم و لیستعل علی السراؤس ملا کر، یا بٹم کے ساتھ۔ اور یہ جو شادہ بابونہ اور شبت کا

لے تیغ سے مراد یہ ہے کہ دم و دردی وجہ سے یہ عضلات پھیل نہیں سکتے، اور منہ کھولنے میں تکلیف ہوتی ہے ۛ
 لے ملک، بٹم، درخت جتہ، مخضر، زین کا گوند ۛ

واذا عولجت باسہال او وقع طبعاً بافراط او عولجت بقئ او وقع طبعاً وقوعاً قویاً فلا حرجی ان ترضع ذلك الیوم غیرھا

فلنذكر امراضاً جزئیه تعرض للصبيان

فمن ذلك اورام تعرض لهم في اللثة عند نبات الاسنان واورام تعرض لهم عند اوتار في ناحية اللحين وتشين فيها

واذا عرض ذلك فيجب ان يغمر عليها بالاصبع بالرفق ویمرر بالدهنيات المذکورة في باب نبات الاسنان وبالاعسل مضروباً بل هن البابونہ او العسل مع علك ابطم و لیستعل علی السراؤس لے تیغ سے مراد یہ ہے کہ دم و دردی وجہ سے یہ عضلات پھیل نہیں سکتے، اور منہ کھولنے میں تکلیف ہوتی ہے ۛ
 لے ملک، بٹم، درخت جتہ، مخضر، زین کا گوند ۛ

لفلول بآء قد طخ فيه البابو فج والثبت فلول (ترطہ) کیا جائے +

ومما يعرض للصبيان هو استطلاق **بچوں کے دست** بچوں کو (عموماً) دست بھی لائق ہو جاتے
البطن وخصوصاً عند نبات ہیں، علی الخصوص دانت نکلنے کے زمانہ میں۔ (کیونکہ بچے اپنی
الاسنان بزعم بعضهم انه يعرض حرص کی وجہ سے کھانے پینے میں بہت بیقا عدگی ہوتے ہیں؛
للطفل لانه يمص فضلاً ما لحاً نیز ان کے مزاج میں طبعاً رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔) بعض اطباء
قحيما من لثة مع اللبن کا ان دستوں کے بارہ میں تمان ہے کہ بچہ کو نیکے دودھ کے

ساتھ نکلین، پیپ آمیز رقیق، فضلات اپنے مسوڑھوں سے
چوس لیا کرتے ہیں، اسلئے ان کو دست لائق ہو جاتے ہیں۔
(چونکہ شیخ اس خیال کو پسند نہیں کرتا، اس لئے وہ اس طرح
اس خیال کی تردید کرتا ہے)؛

و يجوز ان لا يكون لذلك بل و يجوز ان لا يكون لذلك بل
لا اشتغال الطبيعة بتخليق عضو قرار دیا ہے، وہ نہو، بلکہ اس کی یہ وجہ ہو کہ چونکہ طبیعت اس
عن اجادة الهضم والعروض زمانہ میں ایک عضو کے (دانت کے) بنانے میں مشغول و مہمک
الوجع وهو مما يمنع الهضم ہوتی ہے، اسلئے اس کی توجہ ہضم کی طرف سے ہٹ جاتی
في الكبد ان الضعيفة ہے، اور (اعضاء ہاضمہ میں) غذاء اچھی طرح پک نہیں سکتی؛

یا اسکی وجہ یہ ہو کہ چونکہ اس زمانہ میں ردانت اور مسوڑھ
وغیرہ میں) درد لائق ہوتا ہے جس کی وجہ سے درد میں
ہضم کا فعل مرکب جاتا ہے اور فساد ہضم کی وجہ سے دوزں
صورتوں میں دست لائق ہو جاتے ہیں) +

والثقل منه لا يجب ان يشتغل به فان خيف و الثقل منه لا يجب ان يشتغل به فان خيف
من ذلك افراط تدرك بتكميد بطنه تو توجہ کرنے (علاج بالدار) کی ضرورت نہیں ہے، لیکن
بأنزل لوجرا او لا ينسوا ويزل لكرس او خوف افراط ہو، تو اسکا تدارک اس طرح کیا جائے کہ بچے کے شکم
الكمون او بضم بطنه بكمون وورد کی زرد و رد (تخم گلاب)، یا انیسون، یا تخم کرفس، یا زیرہ سے
مبلولين بخل او بجا و من مطبوخ مع سینک کی جائے؛ یا زیرہ اور زرد کو سرکہ سے ترک کر کے
قليل خل یا باجرہ کو کسی قدر سرکہ میں پکا کر بچے کے شکم پر لپ کیا جائے +

وان لم یختم سقوا من الفحة الجدی
دیف بماء باسرد

اگر اس علاج سے فائدہ نہ ہو، تو بکری کے بچے کا پیرایہ
(کسی قدر لیکر) ٹھنڈے پانی میں گھول کر پلایا جائے۔
بعض نسخوں میں عبارت اس طرح ہے: ”بکری کے بچے کا پیرایہ ایک دانگ (تقریباً ۴ م رتی) لیکر
ٹھنڈے پانی کے ساتھ پلایا جائے“ مگر گیلان اس نسخہ کو اس وجہ سے نسلط کرتا ہے کہ پیرایہ ایک قوی القبض چیز ہے
بچہ اس مقدار کو برداشت نہیں کر سکتا۔

ویخذ ریح من تجبن اللبن فی معدته
اس وقت بچے کے معدہ کو تجبن اللبن (دودھ بچنے)

بان یغذی ذلک الیوم ماینوب
سے بچایا جائے، یعنی اس دن دودھ کی بجائے کوئی دوسری غذا

عن اللبن مثل الیمبرشت من
دی جائے، جو دودھ کے قائم مقام ہو، مثلاً یمبرشت انڈے

صفرة البیض ولباب الخبز مطبوخا
کی زردی، اور روٹی کا گودہ پانی میں پکا کر، یا سترو پانی میں

فی ماء او سویق مطبوخ فی ماء
پکا کر۔

وقد یعرض لهم اعتقال الطبیعة
بچوں کا قبض

فیشفون بذبل الفار وشیافه
لئے بچوں کی معائنہ - تقیم میں جو ہے کی سینگی کا (دروغن کنجد میں

من عمل معقود وحده او مع
چرب کر کے) شافہ کریں، یا منجہ اور بستہ شہد سے شیاف

فودنجر او اصل السوسن الاسمانجونی
بنا کر محض اسے تنہا داخل کریں، یا پودینہ کے ساتھ (یعنی اوپر

کما ہوا و محرقا
سے پودینہ چھڑک کر)۔ یا بخ سوسن آسمانجونی اسی طرح (بغیر کچ

او یطعم قلیل عسل او مقدار حصیہ
یا بچہ کو تھوڑا سا شہد کھلائیں، یا ایک چنے کے برابر

من علك البطم ویمر خبطنه
علك البطم۔ بچہ کی شکم پر دروغن زیتون (یا دروغن کنجد) چلے چلے

بالزیت تصریحاً لطیفاً و دس لطف
لگا یا جائے۔ یا بچہ کی ناف پر گائے کا پتہ اور بخور مریم (دبا تھا

سرتہ بماء رقیق البقر و بخور مریم
جوڑی بوٹی) تھپڑا جائے۔

اگر ان علاجات سے اثر نہ ہو، تو بچہ کو کسی قدر شیر خشک، یا تربخین کھلائیں۔ اگر تہہ مزاج کی ضرورت ہو
تو عرق نیلوفر اور شربت آوبخارا کا اضافہ کریں۔ بچہ کے قبض کی حالت میں مرضہ کو طین غذائیں کھلائیں، مثلاً پالک
نرذ۔ یقندر، شلم وغیرہ۔

وربما عرض ببلشہ لذع فیکمد
لذع اللبشہ

بدھن و شمع و اللحم المالح
لذع اللبشہ کی روشنی کے ساتھ درجہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس صورت

العفن ینفعہ

میں روغن اور موم کی مالش کی جائے (مسوڑھوں پر ملا جائے)
 اور نمکین متعفن گوشت (نمک لگا کر خشک کی ہوئی پھلی کا گوشت)
 اس مرض میں مفید ہے (جس کا طریقہ ہتھال ہے) کہ اس کے ہر نازہ کو لائی جائے
 [تشخیص اطفال] گاہ بچوں میں بلی انھیں دانت نکلتے وقت تشنہ عارض ہو گیا کرتا
 ہے، جبکی وجہ زیادہ تر یہ ہوتی ہے کہ بچوں میں عصری ضعف کی شدت کے ساتھ فساد
 ہضم بیشتر لاحق ہوا کرتا ہے (جس سے فاسد رطوبات پیدا ہو کر اعصاب اور
 مبادی اعصاب تک پہنچتے ہیں) علی الخصوص ان بچوں میں جو فربہ و مرطوب مزاج ہوں
 علاج :- اسی حالت میں روغن ابرسا، یا روغن سوسن،
 یا روغن نثار، یا روغن خیرسی (گل شہد) سے علاج کیا جائے (یعنی ان
 روغنوں کی بدن پر مالش کی جائے) +

وربما عرض لهم خاصة عند نبات الأسنان
 تشنہ و اکثرہ بسبب ما ليعرض لهم من
 فساد الهضم مع شدة ضعف العصب
 وخصوصاً فيمن بدنہ قبل رطب
 فيعالج بدنہ ابرسا و دهن السوسن
 او دهن الحناء او دهن الخیرسی

وربما عرض كزاز

[کزاز اطفال] گاہ بچوں میں کزاز عارض ہو کر رہتا ہے +
 کزاز کے معانی متعدد ہیں، جنکا ذکر بحث کزاز، معالجات امراض، میں کیا گیا ہے۔ لیکن خواہ اسکے
 معنی کچھ ہی ہوں، ہر صورت یہ دو تشنوں سے مرکب ہوا کرتا ہے، جس میں بدن اکڑ جاتا ہے، اور وہ کسی طرف حرکت
 نہیں کر سکتا۔ یعنی مثلاً گردن کے اگلے اور پچھلے دونوں طرف کے عضلات اکڑ جاتے ہیں۔ گیلانی
 فیعالجہ بماء طنجہ فيه قثاء الحمار و اسکا علاج آپ جو شانہ قثاء الحمار (بنال) سے کریں
 بدنہ البنفسج مع دهن قثاء الحمار یا روغن بنفشہ روغن قثاء الحمار کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر پتہ
 فان حدس ان التشنہ العارض بہ من چلے کہ یہ تشنہ جو بچہ کو لاحق ہوا ہے، یبوست کی وجہ سے ہے
 یس لوقوعه عقيل لحميا و الاسهال یعنی یہ تشنہ بخاروں کے بعد، یا شدید اسهال کے بعد لاحق ہوا
 العيف و لحدوثه قليلاً قليلاً غرت ہو، یا یہ کہ یہ تشنہ رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو (دفعۃ لاحق نہ ہوا ہو)
 مفاصلہ بدنہ البنفسج و حد لا و الغرض ان باتوں سے پتہ چل جائے کہ یہ تشنہ یبوست کی وجہ
 مضروباً بآشعث من الشمع المصفی و صبت سے ہے (تو اس کے جوڑوں کو تھاروغن بنفشہ سے تر کریں،
 علی دماغهم زیت و دهن بنفسج یا اسکو کسی قدر موم مصفی کے ساتھ پھینٹ لیں۔ اس مرض
 وغیر ذلک صباً کثیراً و کذلک ان میں بچہ کے دماغ پر روغن زیتون، اور روغن بنفشہ وغیرہ
 عرض لهم کزاز یا بس خوب ڈالا جائے۔ علی نذا اگر بچہ کو کزاز یا بس لاحق ہو جائے
 تو بھی (روغن بنفشہ وغیرہ مفید ہیں) +

کزاز کے معانی متعدد ہیں، جنکا ذکر بحث کزاز، معالجات امراض، میں کیا گیا ہے۔ لیکن خواہ اسکے
 معنی کچھ ہی ہوں، ہر صورت یہ دو تشنوں سے مرکب ہوا کرتا ہے، جس میں بدن اکڑ جاتا ہے، اور وہ کسی طرف حرکت
 نہیں کر سکتا۔ یعنی مثلاً گردن کے اگلے اور پچھلے دونوں طرف کے عضلات اکڑ جاتے ہیں۔ گیلانی
 فیعالجہ بماء طنجہ فيه قثاء الحمار و اسکا علاج آپ جو شانہ قثاء الحمار (بنال) سے کریں
 بدنہ البنفسج مع دهن قثاء الحمار یا روغن بنفشہ روغن قثاء الحمار کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر پتہ
 فان حدس ان التشنہ العارض بہ من چلے کہ یہ تشنہ جو بچہ کو لاحق ہوا ہے، یبوست کی وجہ سے ہے
 یس لوقوعه عقيل لحميا و الاسهال یعنی یہ تشنہ بخاروں کے بعد، یا شدید اسهال کے بعد لاحق ہوا
 العيف و لحدوثه قليلاً قليلاً غرت ہو، یا یہ کہ یہ تشنہ رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو (دفعۃ لاحق نہ ہوا ہو)
 مفاصلہ بدنہ البنفسج و حد لا و الغرض ان باتوں سے پتہ چل جائے کہ یہ تشنہ یبوست کی وجہ
 مضروباً بآشعث من الشمع المصفی و صبت سے ہے (تو اس کے جوڑوں کو تھاروغن بنفشہ سے تر کریں،
 علی دماغهم زیت و دهن بنفسج یا اسکو کسی قدر موم مصفی کے ساتھ پھینٹ لیں۔ اس مرض
 وغیر ذلک صباً کثیراً و کذلک ان میں بچہ کے دماغ پر روغن زیتون، اور روغن بنفشہ وغیرہ
 عرض لهم کزاز یا بس خوب ڈالا جائے۔ علی نذا اگر بچہ کو کزاز یا بس لاحق ہو جائے
 تو بھی (روغن بنفشہ وغیرہ مفید ہیں) +

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بچوں کو کز ان یا بس کتر ہی لاحق ہوا کرتا ہے۔ اور ز زیادہ تر ان کو کز ان
امتلائی نہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن روغن بنفشہ اور روغن زیتون دونوں صورتوں میں مفید ہیں۔ گیلانی

وقد يعرض لهم سعال وزكام [سعال وزكام] گا ہے بچوں کو کھانسی اور زکام کی شکایت
وقد امر في ذلك بماء حار كثير پیدا ہو جاتی ہے۔ (بچے خارجی بردت سے بہت زیادہ
يصب على رأس من أصيب لك متأثر ہو کرتے ہیں، اور ان کو نزلہ بکثرت لاحق ہوا کرتا ہے)
منهم ويلطخ لسانه بعسل جو بچے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ گا ہے بتایا جاتا
کثیر شمر بغض علی اصل لسانہ ہے کہ ان کے سر پر گرم پانی بکثرت ڈالا جائے۔ (اس سے
بالأصبع ليتقيأ بلغاً كثيراً زکام اور کھانسی اور تھے کو بھی فائدہ پہنچتا ہے)۔ اور
فيعافى اسکی زبان شہد سے خوب تھیر دی جائے؛ پھر اس کی
زبان کی جڑ انگلی سے دبائی جائے، تاکہ تھے آجائے اور
تھے میں بلغم بکثرت نکل پڑے، اور اسے آرام آجائے۔

او يوخذ صمغ عربي وكثيرا و حب السفرجل و رب السوس (سب چیزوں کو کوٹ پیس کر چھان لیں) اس میں سے
وفانيد و ليقه منه كل يوم روز کسی قدر لیکر تازہ دودھ کے ساتھ بچہ کو پلا دیا کریں۔
شياً بلبين حليب (اگر یہ دوا مرض غلہ کے دودھ کے ساتھ دی جائے، تو بہتر ہے)

وقد يعرض للطفل سوخه تنفس فيجب [سوخه تنفس] گا ہے بچہ کا سانس بگڑ جایا کرتا ہے (سوخه
ان يدل من اصول اذنيه واصل تنفس)؛ اس وقت مناسب ہے کہ بچہ کے کان کے
لسانه بالزيت و لقياً جڑوں پر اور زبان کی جڑ پر روغن زیتون لکرتے کرائی جائے۔
گیلانی کہتے ہیں: "اصول اذنیئ (کان کی جڑیں) اندر کی طرف سے (منہ کی طرف سے) وہ حصہ ہے
جو لوزئین کے قریب واقع ہے۔"

وكذلك تكبس لسانه فهو نافع جداً اسی طرح بچہ کی زبان دبا کر بھی تھے لائی جاسکتی ہے
ويقطر الماء الحار في افواههم جو ایک نہایت ہی مفید عمل ہے۔ (یعنی بہر حال تھے اس
وان يلحقوا شيئا من بذر اللكتان مرض میں ایک مفید تدبیر ہے)۔ اسی طرح بچہ کے منہ میں
بالعسل گرم پانی ٹپکایا جائے (جس سے متلی اور تھے آئے) اور
تخم کتان (سفوف) شہد کے ساتھ ملا کر کسی قدر چٹایا جائے۔

وقد يعرض لهذا القلاع كثيرا فان قلاع (منه آتا) قلاع کی شکایت بچوں کو بکثرت اس وجہ سے
 غشاء افواہهم والسننهم لا حق ہوا کرتی ہے کہ ان کے منہ اور زبان کی جھلی نہایت ہی
 لین جدا لا یحتل المصل لینا نرم ونازک ہوتی ہے؛ اتنی نرم ونازک کہ امتصاص (مریضان)
 فلیکف جلاء مائتہ اللین بان دودھ چوسنے کے معمولی فعل کو بھی برداشت نہیں کر سکتی
 ذلک یوذیهم ویوسنهم چہ جائیکہ وہ مائتہ لبن کی قوت جلاء کو برداشت کر سکے۔
 القلاع الغرض یہی چیز بچہ کے لئے باعث اذیت ہو کر قلاع پیدا
 کر دیتی ہے۔ +

قلاات (منه آتا) سے مراد وہ پیشہ جو نئے شروع ہیں جو سنہ اور زبان کی جھلی میں پیدا ہو جاتے ہیں۔
 جب یہ متعفن ہوتے ہیں۔ فراہیں آکھ کما جاتا ہے۔ کیلانی
 واسر دا القلاع الفحیم الاسود قلاع کی برترین قسم قلاع فحیمی ہے، جو سیاہ
 وهو قاتل واسلمہ الا بیض ہوتی ہے (فحم کوئلہ)؛ یہ قسم مہلک ہے۔ اور اسکی کم خطرناک
 والا حصہ قسم آبیض اور اخصر (سفید اور سرخ) ہیں +
 فینبغ ان یعالجوا بما خف من ادویۃ علاج؛ کتاب جزئی (معاجات) میں قلاع کے
 القلاع المذکورۃ فی الکتاب لئے جو دوائیں بتائی گئی ہیں، بچوں کے علاج کے لئے انہی
 الجزئی ورمما کفاه البنفیج المہقوق میں سے ہلکی دوائیں استعمال کی جائیں۔ گاہے یہ بھی کافی
 وحده او مخلوطا بورد وقلیل بر جاتا ہے کہ بنفشہ پیس کر (ذرہ کے طور پر) تنہا استعمال
 زعفران والخرنوب وحده کیا جائے، یا گل سرخ اور کسی قدر زعفران کے ساتھ ملا کر۔
 ورمما کفاه مثل عصارة الخمر اسی طرح گاہے تنہا خرنوب بھی کافی ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات
 وغلب الثعلب والفرخ عصارہ کا ہو، (آب کا ہو)، آب کھوئے، آب ترخ
 صیسی چیزیں بھی کافی ہو جایا کرتی ہیں +

فان کان اقوی من ذلک فاصل فان کان اقوی من ذلک فاصل
 السوسن المحکول ورمما یفعم پیس کر استعمال کریں۔ گاہے ثبوریشہ اور قلاع لیلیہ نسخہ
 ثبوریشہ وقلاعہ المر العفص ثبوریشہ بھی سفید ثابت ہوتا ہے؛ مرکبی، مازو، قشور کندر، سبکو
 لہ ثبور کندر کنند، آگے چڑھے چڑھے جو کندر کے بلانے سے الگ ہو جاتے ہیں؛ اور جو باریک اجزاء بڑے
 ہوتے ہیں، انہیں "دقان کندر" کہتے ہیں +

مصحوۃ جلداً مخلوطۃ بالعسل وربما باریک پیکر اور شہد میں ملا کر (دانوں پر لگا یا جائے)۔
کفایہ رب التوت الحامض وحده علی ہذا گاہے اسکے لئے رب توت ترش تنہا کافی ہو جاتا ہے
ورب الحصرم اور گاہے رب انگور ترش بھی کافی ہو جاتا ہے +

وقد ينفع من ذلك غسله بشارب گاسپہ یہ بھی مفید ثابت ہوتا ہے کہ منہ کو (یا زخمی جھلی
العسل او ماء العسل ثم ابتاعہ کو) شربت شہد سے، یا مارا عسل سے دھو کہ مذکورہ بالا ادویہ
بشی مما ذکرناہ من المجففات مجففہ میں سے کسی چیز کا استعمال کرایا جائے +

فان احتیج الی ما هو اقوی فلیوخذ اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو، تو بلند ہی،
عروق و تشویر لہرمان والمجلنا والسما پوست انار، گلنار، سماق، ہر ایک چھ درہم، بازو، چار
من کل واحد ستر درہم ومن العفص لبعہ درہم، پشکری، دو درہم، سب کو کوٹ چھانکر (اس میں سے
درہم من الشبانی درہان یدق و یخل و یدک کسی قدر لیکر منہ میں) چھڑکا جائے +

منہ، سوڑھے، اور زبان کے قروح دیر میں اچھے ہوا کرتے ہیں، اور تا کل رسن گلن (کو جلد قبول کرتے
ہیں۔ اسلئے کہ اول تو اس مقام کی ساخت نرم اور ملائم ہے، و ویم، یہاں عاب بکثرت نکلتا اور ہتارتا
ہے، جو قروح کے اتھام و نذمال میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے، سویم، یہاں زبان وغیرہ کی حرکت برابر جاری
رہتی ہے، اور رطوبتیں بہا کرتی ہیں، چہارم، یہاں قروح پر دوا کے ٹھہرنے کا موقع کم ملتا ہے، پنجم دانہ
در سوڑھے کے رخنوں میں غذا، بخور کریشے اور اجزاء اور میل کچیل پڑے مڑا گلا کرتے ہیں۔ (گیلائی مع اضافہ) +

گیلائی نے قلاع کے لئے ایک اور بہت ہی مفید نسخہ بتایا ہے: مندی کی پتیاں نیکر اسکا پانی پھوڑا
جائے، اور اس میں کسی قدر کا فور مل کر کے اس سے کٹی کی جائے، یا بچہ کی زبان اور منہ وغیرہ پر لگایا جائے۔
اگر مندی کی پتیاں خشک ہوں۔ تو انیس کو ٹکر پانی میں بھگو یا جائے۔ اور اس پانی میں اسی طرح کا فور مل
کیا جائے +

وقد یعرض فی آذانہم سیلان الرطوبۃ سیلان الاذن گاہے بچوں کو کان بہنے کی شکایت پیدا
فان ابدانہم و خصوصاً اذنیہم ہو جاتی ہے؛ کیونکہ بچوں کے بدن میں، اور سبب اختعہ ان
رطوبۃ جلداً کے دماغوں میں رطوبت بکثرت ہوتی ہے

فجب ان یغمس بہم صوفۃ فی غسل و علاج: اس وقت یہ ضروری ہے کہ شہد اور ستراب میں
خمر مخلوط بہ شئی یسیر من شب او کسی قدر پشکری یا زعفران ملا کر، یا کسی قدر نظرون ملا کر اس
زعفران و شہد من نظرون و یجعل میں بتی تھیر لیں۔ اور بچہ کے کان میں داخل کریں۔ بسا

فی اذانہم ورجا کفہ ان یغس بہم صوفۃ اوقات یہ بھی کافی ہو جاتا ہے کہ شراب عقص (کیسی شراب) فی شراب عقص و لیستعمل مع شئی میں کسی قدر زعفران (زعفران محلول و مسفوف) ملا کر اور من الزعفران یجعل فی ذلک الشراب اس میں بتی کو تھیر کر کان میں داخل کریں +

طبری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ مرہم شنباز (مرہم رتن جوت) بچوں کے کان کے قروح کیلئے بہت ہی مفید ہے: رتن جوت کو روغن گل میں استقدر پکائیں کہ وہ نکل جائے، پھر روغن کو چھانکر پھوک سے الگ کر لیں، اور اس میں دس گنا سرکہ ملا کر پھر جوش دیں، یہاں تک کہ سرکہ اڑ جائے، اور روغن باقی رہ جائے پھر اس روغن سے قیروطی بنائی جائے، اور اس میں کسی قدر سفیدہ قلعی ڈال دیا جائے۔ اور اچھی طرح ملا کر رکھ لیا جائے۔ اب مرہم تیار ہے۔ اس مرہم سے قیتلہ تھیر کر کان میں داخل کیا جائے۔ گیلانی

وقد یعرض للصبيان كثيرا وجع الاذن **درد گوش** بسا اوقات بچوں کو ریاح کی وجہ سے، یا رطوبت من سلیجہ اور طوبہ کی وجہ سے درد گوش کی شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے +

فیعالج بالحضض والصعتر والمیل اسکا علاج یہ ہے کہ رسوت، صعتر، نمک طبرزد الطبرزد و العدس و المرو و حب (نمک لاہوری)، مسور، مرکبی، تخم حنظل، اہل، ان میں الحنظل و الاہل یعنی ایتھا کان فے سے کسی دوا کو لیکر ورتیل میں پکا کر اس تیل کو کان میں دھن و یقطر ٹپکایا جائے +

درد گوش کے لئے گیلانی نے ایک نسخہ بتایا ہے: آب پیاز، نجر کی لید کا بخور تازہ، ان دونوں میں کسی قدر زعفران مل کر کے دردناک کان میں گرما گرم ڈالا جائے؛ جب یہ ٹھنڈا ہو جائے، تو اسے نکال کر دوبارہ ڈالا جائے۔ اسی طرح تین چار مرتبہ کیا جائے۔ درد میں انشاء اللہ سکون ہو جائیگا +

وربما عرض فی دماغ الصبيان ورم **عطاش** گاہے بچوں کے دماغ میں ایک (خاص قسم کا) حار یسم العطاش ورم حار پیدا ہو جاتا ہے، جسکو عطاش کہا جاتا ہے +

اسکو "عطاش" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ بچہ اس مرض میں پانی بکثرت پیتا ہے۔ (عطاش پیاس کی بیماری) اسی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ صحیح لفظ عطاش (غین کے ساتھ) ہے، جبکہ معنی پانی میں ڈوبنے کے ہیں۔ یہ دماغ کا ایک گرم ورم ہے، جس میں تاؤ دہ جاتا ہے۔ گیلانی

وقد یصل وجعہ كثيرا الى العينين بسا اوقات اسکا درد آنکھ اور حلق تک پہنچ جاتا والخلق ویصف له الوجه فیجب ہے، جسکی وجہ سے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ علاج: اس حینئذ ان یبرد دماغہ و یرطب وقت ضروری ہے کہ تبرید اور ترطیب کی غرض سے

لقشور القرع والخيار وماء تراشه كدور كدو كدو تازہ چھلکے، تراشه خيار، آب
عنب الثعلب وعصاره لبقلة كدو سبز، آب خرفه تازه، جو ایک مخصوص چیز ہے،
الحمقاء خاصة ودھن الورث مع روغن گل، کسی قدر سرکہ کے ساتھ، اور انڈے کی زردی
قلیل خل و صفرة البیض مع روغن گل کے ساتھ (بیرونی طور پر) استعمال کئے جائیں
دھن الورث دو تبدل ایٹھا کان اور ان میں سے جو دوا بھی استعمال کی جائے، برابر
دانٹھا اسے بدل دیا جائے، (آکر دماغ تک لٹھک برابر
پونچتی رہے) +

گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ درم دماغ کے آثار نہیں پائے جاتے، اور تاویہہ بانہ سے بچہ نہایت
درجہ ضعیف ولاغر ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بعض دویہ لازوقیہ کے ساتھ مضمی کالیپ (لطون)
لگایا جائے۔ گیلانی

وقد يعرض للصبة ماء في الساسه مارالراس پیدا ہو جاتی ہے، راس میں بچہ کے
دماغ (دماغی) سرکہ اندر غیر معمولی طور پر رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔
قد ذکرنا علاجله في علل الراس اس سے تشہیم ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے تشہیم ملاحظہ فرمائیں۔
یہ پانی سر میں کہاں جمع ہوتا ہے؟ اس کی دو صورتیں ہیں: گاہے یہ پانی کھوپڑی کے اندر
جمع ہوتا ہے، اور گاہے کھوپڑی کے باہر۔

حقیقی مرض کی صورت وہی پہلی ہے، جس میں مائیت کھوپڑی کے اندر جمع ہوتی ہے۔ خواہ یہ
مائیت دماغی جھلیوں میں جمع ہو، یا بطون دماغیہ میں، اس مرض میں بچہ کا سر بڑا ہو جاتا ہے، پیشانی اوپر
جاتی ہے، دماغ لاغر ہو جاتا ہے، دماغی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے، تشنج کے دورے پڑتے ہیں۔ بچہ آنکھیں
بند کرنے کی قدرت نہیں پاتا، آنکھوں سے آنسو ہمیشہ بہتے رہتے ہیں۔ بقول گیلانی یہ خرابی دماغی
مشکل ہے۔ ہر صورت اخراج مائیت کی کوشش کی جائے۔

اور جب پانی کھوپڑی کی ہڈیوں کے باہر جمع ہوتا ہے۔ خواہ کسی قدر بڑے درجہ میں ہو
یا سحاق اور جلد کے درمیان، تو استسقاء مخی کی طرٹ دبانے پر دباؤ کا نشان پڑ جاتا ہے۔ بچہ روتا
رہتا ہے، اور اسے نیند نہیں آتی۔ اسکا علاج یہ ہے کہ سر میں دو تین شکاف دیکر اخراج رطوبت کیا جائے
اور اس کے بعد معمولی جراحت کی مرہم پٹی کی جائے۔ مگر یہ نظر ارادہ ہے کہ یہ علاج اس وقت کیا جائے

جبکہ دوسرے کچھ علاج، از قسم اظہار و منادات، کارگر نہ ہوں۔ گیلانی +

وربما انتفت عیونہم فیطل علیہا [انتفاخ العین] گاہے بچہ کی آنکھیں پھول جایا کرتی ہیں۔
حضن بلین ثمر یغسل بطبیخہ [آنکھ کو سوج جانا] اس صورت میں رسوت دودھ کے ساتھ
البا بونجہ و ماء البادس وجہ (حل کر کے پوٹوٹا پیرا) طلا کریں۔ پھر اسے جو شاندہ بابونجہ

اور آب بادروج (بابری۔ جنگلی تلسی) سے دھو ڈالا کریں +
"انتفاخ العین" امراض جن میں سے ہے، شیخ کا قول ہے: "انتفاخ وہ درم بارد (ورم
تبہ) ہے، جس کے ساتھ ساتھ گدگدی اور خارش سی بھی ہوتی ہے" +

اس مرض میں صبر۔ زعفران، فیلز ہرج (دار بلد) اور شیان، ایشا بھی طلا و منادات استعمال کئے
جاتے ہیں +

وربما احد ثنت کثرۃ البکاء بیاضا [ثبور قرنیہ] گاہے (بچوں میں) شدت بکار اور گریہ و زاری
فی احلا قہم فیعالجون بعصارۃ کی وجہ سے آنکھ کی سیاہی میں (آنکھ کے سیاہ حصے
عنب الثعلب کے سامنے) سفیدی پیدا ہو جاتی ہے (یعنی طبقہ قرنیہ
میں ثبور پیدا ہو جاتے ہیں، جو سفید نظر آیا کرتے ہیں)۔
ایسی صورت میں عصارۃ عنب الثعلب (آب مکوئے سبز
بیرون چشم پر طلا کی صورت میں) استعمال کریں +

وقد یعرض لجنف الصبۃ سلاق من کثرۃ [سلاق چشم] گاہے کثرت بکار سے بچوں کی آنکھ میں مرض
البکاء فکلنک علاجہ ایضاً عصارۃ سلاق لاحق ہو جاتا ہے۔ مگر اس کا علاج بھی (ثبور
عنب الثعلب قرنیہ کی طرح) آب مکوئے سبز ہی سے کیا جاتا ہے +

"مرض سلاق" میں پوٹے مرنے پڑ جاتے ہیں، ان میں سُرخی ہوتی ہے (ورم حار ہوتا ہے)، اور
بسا اوقات پلک جھڑ جاتے ہیں +

وقد یصیبہم حیات وکلاولی ہما [حیات اطفال] گاہے بچے بخاروں میں مبتلا ہر جاتے ہیں۔
ان قد برامرضعۃ ویسقہ ہوا یضاً [بچوں کو بخار] اس حالت میں بہتر یہی ہے کہ مرضہ کی تدبیر
مثل ماء الرمان مع مسکنجبین و (اور دودھ پلائی کو مناسب دوا ایس
عسل و مثل عصارۃ الخیار مع (کھلائی جائیں) اور اس کے ساتھ کچھ کو بھی ایسی چیزیں دی
قلیل کافور و سکر جائیں، جیسے آب انار، ہمراہ کنجین شہد اور جیسے آب خیار کسی

قدر کا فوراً در شکر کے ساتھ +

یعنی بچہ کو بخار کی حالت میں ادویہ مفتوحہ، مدرہ، مرقہ، اخلاط، اور ادویہ سہرہ دی جائیں۔
پہلی مثال مفتوحہ، مدرہ اور مرقہ کی ہے، اور دوسری مثال مدرہ کی ہے +

اگر کوئی اعتراض کرے کہ ترش دوائیں دودھ پیتے بچہ کے لئے مضر ہیں، ایسی حالت میں سکنبین کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے؟ اس کے دو جواب ہیں: (۱) ضرورت کے وقت انفعہ جیسی چیز بھی استعمال کی جاتی ہے، اور اس وقت دودھ کے جھنے کے خون سے دودھ کی بجائے بچہ کے تغذیہ کے لئے اور چیزیں دی جاتی ہیں؛ اسی طرح ان ترشیوں کے استعمال کے وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان ترشیوں میں دودھ جانے (تجبین) کی قوت انفعہ سے کم ہی ہے۔ (۲) شیخ کے کلام سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ براہ راست ان ہی دواؤں کو دیں، بلکہ یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ان جیسی چیزیں دیں، جو بخار کے لئے مفید ہوں +

ثم يعرضون بان يعصر القصب
الرطب ويجعل عصارة على الهامة
والرجل ويدشروا فان هذا
يعرفهم
پھر کوشش کی جائے کہ بچہ کو پسینہ آجائے۔
الرطب ويجعل عصارة على الهامة
والرجل ويدشروا فان هذا
يعرفهم
پانی کو بچہ کے سر پر اور پاؤں پر لگا کر بچہ کو گرم کپڑے
اوڑھا دیے جائیں۔ اس سے بچوں کو پسینہ آجائے +

ہے +

وربما عرض لهم مغص فيثون
ويكون فيجب ان يكبد البطن بالماء
الحار والدمن الكثير الحار
بالشمع اليسير
مغص (مریض) بیشتر اوقات بچوں کو (دودھ کی گڑ بڑ اور
وہیون فیجب ان یکبد البطن بالماء
الحار والدمن الكثیر الحار
بالشمع اليسیر
ہیں۔ اس وقت مناسب ہے کہ بچہ کے پیٹ کو گرم
پانی سے، اور گرم روغن سے، جس کی مقدار زیادہ ہو،
اور جس میں تھوڑی مقدار موم کی ملائی جائے، سینکا
جائے، (اور روغن بید انجیر خالص اور عاب صغیر
بصورت مستحب بچہ کو پلایا جائے) +

وقد يعرض لهم عطاس متواتر
عطاس متواتر (چھینک کی کثرت) گاہے بچوں کو عطاس متواتر

فریما کان ذلک من ورم فی نواحی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب بعض اوقات
الدماع فان کان کذلک عولجہ دماغ کے آس پاس کا ورم ہوتا ہے جو بیرون تحف
الورم بالتبرید والطلاء میں لاحق ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر ورم کی وجہ سے لاحق
والتمریج بالمبردات من ہو تو ورم کا علاج کیا جائے: تبرید استعمال کی جائے
العصارات والادھان عصارات بارودہ اور ادھان بارودہ طلاء اور قریح کے طور
پر استعمال کئے جائیں +

چینک کی کثرت ورم کی وجہ سے ہو، اسے قرشی نے بہت بعید سمجھا ہے۔ اور انہیں اپنا پیش کیا ہے کہ
سرام غشائی میں بھی چینکیں پیدا ہونی چاہئیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا +
گر گیلانی نے جواباً کہا ہے کہ یہ کوئی امر محال نہیں ہے، بلکہ بچوں میں بیرون تحف کے اور ام سے چینک
پیدا ہو سکتی ہے +

وان لم یکن من ورم عرض لہم اور اگر ورم کی وجہ سے نہ ہو (بلکہ بیرونی ہو) اور
فجب ان ینفخ البارد ورج المسوق کی سردی سے لاحق ہو، جو اکثری الوجود ہے) تو باد ورج
فے مناخرہم (جنگلی تلسی) پیکر بچوں کے نفعوں میں پھونک دیا جائے +
وقد یعرض لہم فی البدن بثور ثبور (پھنیاں) گاہے بچوں کے بدن پر پھنیاں نکل آتی
فما کان قرحیا اسود فهو قتال اما ہیں۔ چنانچہ اگر پھنیاں متفرج (ریم دار) اور سیاہ
الا بیض فاسلم من وکذا الاحمر لو کان ہوں، تو مملک ہوتی ہیں۔ لیکن سفید رنگ کی پھنیاں انکے
فلا غاۃ قطکان قنلا فکیف اذا مقابلہ میں بے خطر ہوتی ہیں۔ اسی طرح سرخ رنگ کی پھنیاں
انتشر بھی (بے خطر ہی ہوتی ہیں)۔ (تمہیں معلوم ہے کہ) جب
سیاہ رنگ کے ثبور منہ میں بطور قلاع کے ہوتے ہیں تب
تو یہ مملک ہوتے ہیں، چہ جائیکہ جب سارے بدن پر پھیلے
ہوئے ہوں (اُس وقت کیونکر نہ مملک ہو سکے) +

وربما کانت فی خرجہا منافع بعض اوقات بدن پر دانے پھنیوں کے نکل جانے سے
کثیرۃ بہت سے فوائد ہو جاتے ہیں: (بدن کے ناسود مراد دانے
پھنیوں کی شکل میں خارج ہو جاتے ہیں، اور ان کے ذریعہ
بدن کا تنقیہ ہو جاتا ہے) +

وعلى كل حال فيعالج بالمجففات اللطيفة علاج : بہر حال (ان دانوں کا کوئی رنگ بھی ہو) انکا
مجمولة في مائه الذي يغسل به مطبوخة علاج : ہے کہ ہلکے مجففات پانی میں جو ش دیے جائیں، اور
فيه كالور دو الاكس وورق شجر اس پانی سے بدن دھویا جائے؛ مثلاً گل سرخ، آس، برگ
المصطكى والطرفا وادهان هذه درخت مصطكى، برگ جھاؤ۔ ملے ہذا ان دانوں کے روغن
الاشياء ايضا بھی استعمال کئے جائیں :-

والبشور السليمة تترك حتى تنضج شہر سلیمہ (بے ضرر پھنیوں) کو یوں ہی چھوڑ دیا
شم تعالج جائے، کہ پک جائیں۔ اس کے بعد انکا علاج کیا جائے۔
(اندر کی پیپ خارج کر دی جائے، اور مناسب مرہم پیپی
کر دی جائے) +

وان تقاحت استعمل مرهم اگر شہر متفرج ہو جائیں (قرصہ کی شکل میں تبدیل
الاسفید اجر و ربما احتیج الی ہو جائیں) تو مرہم اسفید اجر (مرہم سفید) استعمال کیا جائے۔
ان يغسل بماء العسل وتلیل گاہے اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے کہ ان کو مارا، اسل سے
نظرون وكذلك القلاع اذا دھویا جائے، جس میں کسی قدر نظرون بھی شامل کر لیا گیا
تفرح ہو۔ قلاع جب متفرج ہو جاتا ہے، تو اس کا علاج بھی
(ہلکے مجففات سے) اسی طرح کیا جاتا ہے +

واذا كثفت احتیج الی ما هو اقوی واذا كثفت احتیج الی ما هو اقوی
فيغسل بماء البورق نفسه فيغسل بماء البورق نفسه
همز وجا بلبن ليحتمله همز وجا بلبن ليحتمله
جب پھنیوں میں میل کچیل بڑھ جائے، تو اس
وقت اس سے زیادہ قوی چیز کی ضرورت واقع ہوتی ہے
چنانچہ اس وقت آب بورق (بورقہ ارمنی کے پانی) سے دھویا
جائے، جس میں دودھ ملا لیا گیا ہو، تاکہ بچہ اسے برداشت
کر سکے۔ (ورنہ بورقہ ارمنی کی تیزی ناقابل برداشت ہوگی) +

فان تنفط بشرتهم حموا بما فان تنفط بشرتهم حموا بما
طبيع الاكس والورق والاخرو وورق طبع الاكس والورق والاخرو وورق
شجر المصطكى واول هذا كله اصلاح شجر المصطكى واول هذا كله اصلاح
غذاء الموضع کی اصلاح کی جائے +

وربما احداث اكثر البكاء فيهم تورا شہرہ (ناف کا ابھر جانا) گاہے بچوں میں زیادہ رونے

نقوای السرة او احداث سبباً من کی وجہ سے تنور السرة لاحق ہو جاتا ہے، یا فتق کے اسباب الفتق وقد امر فی ذلک اسباب میں سے کوئی سبب پیدا ہو جاتا ہے۔ یا فتق بان لیحق الناحیة ولینجن بیاض کے اقسام میں سے کوئی قسم پیدا ہو جاتی ہے۔ اس بارہ البیض ویلطح علیہ ویغل بحرقۃ میں گاسے یہ بتایا جاتا ہے کہ اجوائن ویسی پیکر اور انڈے کتان رقیق او تبل حرارة الشمس کی سفیدی میں ملا کر ناف پر پھیر دیا جائے، اور کتان کے المر بنبید ویشد علیہ واقوی باریک کپڑے سے ڈھک دیا جائے۔ یا ترس تلخ کے حرقۃ منه القوابض الحارۃ مثل المر (سوختہ) کو نبید میں تر کر کے ناف پر باندھ دیا جائے۔ اور وقتور المس و وجوزہ الصلا ان سے زیادہ قوی اور مؤثر قوابض حادہ ہیں، جیسے مرکب ولا قاقیا وما یقال فی باب الفتق پوست سرو، جوز سرو (سرو کا پھل) صبر، اقا قیا، اور وہ دوائیں جو "فتق" کے باب میں بتائی گئی ہیں +

وربما عرض الصبیان وخصوصاً **ورم ناف** گاہے بچوں کو علی الخصوص ناف کا ٹٹنے کے عند قطع السرة ورم فیحجب وقت، (ناف کے مقام میں) ورم عارض ہوا کرتا ہے۔ ان یوضد الشکال وهو الفجوش اس وقت مناسب ہے کہ شکار (دتن جوت) یعنی وعلک البطم ویدان فی فنجوش اور علک البطم، دونوں کو لیکر روغن کنجد میں پگھلایا دهن الشیرج ویسقی منه **النصب** جائے، اس میں سے تھوڑا سا بچہ کو کھلا دیا جائے، اور ویطلی بہ سرتہ اس کی ناف پر اسکا طلا کیا جائے +

وقد یعرض للنصب ان لا ینام **بچہ کا نہ سونا اور** گاہے یہ صورت پیدا ہوتی ہے کہ بچہ کو ولا ینزال یبکی ویدمد دمدمۃ زیادہ رونا نیند نہیں آتی ہے، اور وہ براہر دو تا ویضطر ضرورتاً الی اسرقا دے چلا جاتا ہے، اور بے چین و بیقرار رہتا ہے۔ (جس کی فان امکن ان ینوم بقشور الخشخاش وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچہ کے معدہ میں دودھ بگڑ جاتا ہے۔) وبنزرة ویدهن الخس ودهن اسی صورت میں بچہ کو سٹلانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ الخشخاش یوضع علی صدغہ اس مقصد کے لئے پوست خشخاش، تخم خشخاش، روغن کاموٹا وھامتہ فلک اور روغن خشخاش کنپٹی اور سریر (بطور ضاد و قریخ) لگایا جائے؛ اس سے بچہ سو جائے تو خیر +

وان احتیج الی اقوی من ذلک اور اگر اس سے زیادہ قوی اور مؤثر دوا رکھی

فهذا الدواء يوخل حبال السمته وجوز جندم و خشتخاش اصفر و خشتخاش
جندم و خشتخاش اصفر و خشتخاش (چرونجی)۔ جز جندم ہشتخاش زرد، خشتخاس سفید، تخم کتان،
ابیض و بذر الکتان و حب الخوزی حب خوزی (۹۹۹)۔ تخم خرفہ، تخم بارتنگ، تخم کاپور
و بذر الفرفر و بذر لسان الحمل بادیان، انیسون، زیرہ، (تمام اجزاء ہوزن) سب کو پتھوڑا
و بذر الخس و بذر الرازیانہ و انیسون تھوڑا بھون کر کوٹ لیا جائے؛ اور اسپنول سلمہ بریاں،
والکمون یقلی الجحیم قلیلاً قلیلاً وید ایک جز اس میں شامل کر کے سب دواؤں کے برابر شکر
و یجعل فیہا جزء من بذر قطونا ملا دی جائے۔ اس دوا میں سے بقدر سات ماشہ رادو
مقلواً غیر مدقوق و یخلط الجميع درہم) لیکن بچہ کو کھلایا جائے۔ اگر اس دوا کو اس سے
بمثله سکر و یسقى الصبی منه قدامہین بھی زیادہ قوی بنا نا ہو تو اس میں کسی قدر انیسون —
فان اریدان یكون اقوی من هذا لاجل فیہ ایک جز کی تہائی کے برابر، یا اس سے بھی کمتر شامل
شہین الانیسون قدر ثلث جزء او اقل کر دیں +

وقد يعرض للصبي فواق فيجب تفرق (بچگی) گاہے (دودھ کی کثرت اور خرابی کی وجہ سے)
ان یسقى جوز الهند مع السكر بچہ کو بچگی لاحق ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بچہ کو ناریل
شکر کے ساتھ کھلایا جائے +

وقد يعرض للصبي قي مؤرخ فریما قے مؤرخ (افراطی) گاہے بچہ کو دودھ زیادہ پلا دینے کی وجہ سے
نفع ان یسقى نصف دانق من تکلیف وہ قے کی شکایت پیدا ہو جاتی
القرنفل و ربما نفع منه تضمید ہے۔ ایسی صورت میں گاہے دودھ کی لونگ کھلا دینے سے
المعداة بشئ من حوالس اللفی فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور گاہے اس سے بھی فائدہ ہو جاتا
الضعیفة ہے کہ معدہ پر کوئی معمولی اور کمزور حالبس قے دوا بطور
مناو کے لگا دی جائے۔ مثلاً ستوہمراہ گلاب و
آب برگ مورد +

وقد يعرض للصبي ضعفاً لمعداة ضعف معدہ گاہے بچہ کو ضعف معدہ کی شکایت ہو جاتی
فیجب ان یلطف معدتہ بمیسوسن ہے۔ ایسی صورت میں مناسب ہے کہ اس کے معدہ پر
بماء الورد و ماء الہاس و یسقى میسون (شراب سوسن)، گلاب۔ اور آب آس و آب
لہ جز جندم و چنے کے مانند ایک مانہ ہے، جو من بدن خاصیت رکھتا ہے۔ آملی

ماء السفر جل بشئ من القر نعل برک مورد) طلاء کے طور پر لگائے جائیں۔ اور آب بھی کسبند
والسک او قیراط من السک فی لونک اور مشک کے ساتھ، یا ایک قیراط (دورتی) مشک کسی
شیئ یسیر من المیبہ قدر ینبہ (شراب بھی) کے ساتھ کھلائیں۔
مشک اصلی میں سے آتا ہے۔ یہ وہاں آلودہ اور مشک سے تیار کیا جاتا ہے۔ آتی

وقد یعرض للصبہ احلام تفرع احلام بالک گاہے بچے نیند میں ایسے خواب دیکھتے ہیں،
فی نومہ واكثره من الامتلاء (ڈراؤنے خواب) جس سے وہ ڈر جاتے ہیں۔ اسکی وجہ زیادہ
لشدۃ فمہ فاذا فسد الطعام ترہ ہوا کرتی ہے کہ حرص کی وجہ سے اپنا پیٹ زیادہ بھر
واحست المعدة بہ تأدی ذلک لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب غذا فاسد ہو جاتی ہے، اور
الاذی من القوة الحساسة الی اس کا احساس معدہ (کے اعصاب حساسہ) کو ہو جاتا ہے،
القوة المصورة والمخیلة فتمثلت تو یہ اذیت (معدہ کی) قوت حساسہ سے دماغ کی قوت تصور
احلاما هائلة متخیلہ تک پہنچ جاتی ہے، جو اس اذیت کو ڈراؤنے خواب
کی صورت پنا دیتی ہے۔

یہ ٹکو معلوم ہے کہ دماغی قوت متخیلہ، جسکا دو سر نام تصور ہے، کسی وقت چین سے نہیں
بیٹھتی ہے؛ اس کا کام ہی مختلف صورتیں بنانا، اور جوڑ توڑ کرتے رہنا ہے۔ اسے نہ بیداری میں
سکون ہے، اور نہ نیند میں؛ نہ ہوش میں بیکار رہتی ہے، اور نہ نشہ میں۔ چنانچہ نیند کی حالت میں جب
معدہ اور آنتوں کے اندر دودھ بگڑ جاتا ہے، اور بچہ کو اس سے اندرونی اذیت پہنچتی ہے، تو اعصاب کے
دریعیہ عصبی تاثرات معدہ وغیرہ سے دماغ تک منتقل ہوتے ہیں۔ وہاں قوت متخیلہ انہی موزی تاثرات کے
مطابق کوئی ڈراؤنی شکل بنا دیتی ہے، اور میدان خیال میں یہ تصویریں ڈراؤنے سوانگ بھر کر اپنے
خونفاک کرتب شروع کر دیتی ہیں، جس سے بچہ ڈر کر دوتا، چیختا، چلاتا، اور بالآخر جاگ اٹھتا ہے۔
بعضہ ہی صورت بچہ کے علاوہ بڑوں میں بھی ہوا کرتی ہے۔ گیلانی ص ۱۵۸

فیجب ان لا ینوم علی کظۃ وان ایسی حالت میں ضروری ہے کہ بچہ کو معدہ کی گرانی
یلعق العسل لیھضم ما فی معدتہ کی موجودگی میں سونے نہ دیا جائے، اور اسے شدید چٹا یا
ویجدہ را جائے، تاکہ جو کچھ معدہ میں ہو، اُسے ہضم کر کے نیچے (آنتوں
کی طرف) اوتا روے۔

وقد یعرض للصبی ورم الحلق ورم ملق گاہے بچہ کے حلق میں سُنہ اور مری کے درمیان

بین العظم والمری وربما امتد لك ورم لاحق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ ورم گاسے عضلات تک
الی العضل والی خزن العفاء اور گردی کے مہروں (گردن کے مہروں) تک دوڑ جاتا ہے؛
بقول آئی یہاں اس محدود ورم مطلق سے مراد "ورم نوزتین" ہے۔ بقول گیلانی، اس سے مراد
وہ مشہور مرض خناق نہیں ہے +

یہاں "عضلات" سے نچرہ، سراور گردن کے محرک عضلات مراد ہیں +

فیجب ان یلین بطنہ بالشافۃ ثم علاج :- ایسی حالت میں مناسب ہے کہ شاذ کے ذریعہ
یعالج بمثل رب التوث وخواہ تلمین شکم کی جائے۔ اس کے بعد رب توت اور اسی قسم
دوسری دواؤں سے علاج کیا جائے۔ (یعنی ان اور ام
کے مختلف اوقات کے لحاظ سے ادویہ رادعہ، منفعیہ، اور
مرغیہ استعمال کی جائیں) +

وقد یعرض له خرخرۃ عظیمة خرخرۃ عظیمة گاسے بچہ نیند میں (مجاری تنفس کے
فی نومہ فیجب ان یلعق من بذر (خرآٹے) بلغم کی وجہ سے) بڑے بڑے خرآٹے لیتا
الکثان المدقوق بالعلس او ہے۔ ایسی صورت میں مناسب ہے کہ تخم کتاں کو کوٹ کر
من اللمون المدقوق الملحون اور شہد میں ملا کر چٹایا جائے، یا زہرہ کو کوٹ کر اور شہد
بالعلس میں ملا کر چٹایا جائے +

وقد یعرض للصبیان ریج الصبیان ریج الصبیان گاسے بچہ کو ریج الصبیان ہو جاتا
وقد ذکرنا علاجه فی باب امراض (أم الصبیان) ہے رجو أم الصبیان کے نام سے
المراس لکن اندک شیئا قد یجمع مشہور ہے؛ اسکا علاج ہم "سرک امراض" کے باب میں
فیہم کثیرا و هو ان یوخذ من ذکر کرچکے ہیں۔ لیکن یہاں بھی ہم کچھ ذکر کرنا چاہتے ہیں
الصعتر والجند بید ستر جس سے بعض اوقات بچوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے، اور
واللمون اجزاء سواء فیستحق وہ یہ ہے کہ صعتر، جند بید ستر، زیرہ، سب چیزیں ہوزن
سحقا ویسقا والشربة ثلث حبات لیکر باریک پیسا جائے، اور تین رتی کی مقدار سے کھلایا
جائے۔ (یہ دوا نہایت ہی مفید ہے۔ گیلانی)

وقد یعرض للصبی خروج المقعد خروج مقعد گاسے بچہ کو خرخرۃ ورج مقعد کا مار نہ
فیجب ان یوخذ قشور الرمان (کاخی مکن) ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں

والا اس الرطب وجفت البلوط و مناسب ہے کہ پوست انار، آس رطب دبرگ مورد سبز،
یا بس و قرن الایل محرق والشب جفت بلوط، گل سرخ خشک، قَرْنُ الْاَبْنُ محرق (شاخ گوزن
الیمانی وظلف المعن وجلنار وعفص سوخته)، پشکری، بکری کا کھر، گلنار، مازو، سب چیزیں
اجزاء مساوی (من کل واحد درہم) برابر برابر (ہر ایک ایک درہم) لیکر پانی میں ابھی طرح جوش
یطنخ فی الماء طمًا شدیدا حتے دیا جائے، حتی کہ ان دواؤں کا اثر (پورے طور پر)
یستخرج قوته ثم یقعد فی طبیخہ پانی میں آجائے۔ پھر اس کے نیگرم جو شانہ میں، بچہ کو
فاترًا بٹھایا جائے +

گیلانی نے اس موقع پر دو مفید نسخے اور بھی لکھے ہیں: سنبل، کمز مازج، گل سرخ، مازو، چھایا،
ہر ایک ایک جزر، اہل دو جزر، اذخر، مرکئی، ساق، ہر ایک نصف جزر، بوسجے کی کڑا اسی میں جوش
دیا جائے۔ اور آب جو شانہ میں مرین کو بٹھایا جائے۔ مرض خروج المقعد میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔
اگر مرین کی کائی پر یہ دوا چھڑک دی جائے، تو بہت ہی بہتر ہے: - سفیدہ، سرمہ، ہر ایک ایک جزر،
اہل، دقاق کندر، ہر ایک تین جزر، مازو، دو جزر، پشکری، تھوڑی سی، سب کچھ خوب باریک پیکر اور
ریشم سے چھان کر بطور ذرور کے استعمال کیا جائے +

وقد یعرض للصبيان من حایل زحیر (پیش) گاہے بچوں کو ٹھنڈ لگ جانے کی وجہ سے
من برد یصیبهم فینفعهم ان پیش ہو جایا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ نسخہ مفید ہے۔
یوخذ حرق و کمون من کل واحد بابون، زبرہ، دونوں تین تین درہم کوٹ چھانکر گائے کے
ثلثہ در اہم یداق و یخل و یجمن پرنے لکھی میں ملائیں، اور اس میں سے کسی قدر لیکر ٹھنڈے
بسم البقا العتیق و یسقے منه پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (شکم کی تکید رطب اور تنطیل کریں۔
ہما عیاسد اس سے آنتوں کی حرکت دودھ کی تسخیر کم ہو جاتی ہے، اور مروڑ
میں تخفیف و تسکین ہو جاتی ہے) +

گیلانی کہتا ہے کہ اگر ابھی اور صاف افون لیکر روغن گل میں حل کریں، اور اس میں انڈے کی زردی
اضافہ کر دیں، اور روئی کے پھایہ میں لتھیر کر بچہ کی مقعد پر رکھیں، تو پیش میں فائدہ پہونچتا ہے +
وقد یتولد فی بطن الصبيان دیدان شکم گاہے بچوں کے پیٹ میں چھوٹے کیرے
دو دصغاسر تو دہم و اکثرہ (پیٹ کے کیرے) (دیدان صغارے چرنے، چٹنے) پیدا ہو جاتے
فی نواحی المقعدۃ اور بچہ کو اذیت پہونچاتے ہیں۔ یہ زیادہ تر (معاستقیم میں)

مقعد کے آس پاس ہوا کرتے ہیں +

علیٰ ہذا گاہے ان میں لمبے کیڑے (دیمان طولی حیات) بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر چوڑے کیڑے (دیمان عرض کدو دانے) ان میں کمتر ہی پیدا ہوتے ہیں +

وَيَتَوَلَّدُ فِيهِمْ مِنْهُ الطَّوَالُ اَيْضًا
وَاَمَّا الْعَرَاضُ فَقَلِمَا تَتَوَلَّدُ

علاج :- لمبے کیڑوں (کیچوؤں) کا علاج آب شیخ (آب درمنہ) سے کیا جاتا ہے، یعنی بقدر برداشت تھوڑا سا آب شیخ دودھ کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ (شیخ میں ایک مخصوص جوہر، "درمنین" ہوتا ہے، جو ان کیچوؤں کے قتل و ہلاکت کی مخصوص قوت رکھتا ہے) +

وَالطَّوَالُ يَعَالَجُ بِمَاءِ الشَّيْخِ لِيَقْوَى
مِنْهُ فِي اللَّبَنِ شَيْئًا لِيَسِيرَ بِمَقْدَرِ
قُوَّتِهِمْ

لگتا ہے اس امر کی ضرورت لاحق ہوتی ہے کہ ان کے پیٹ پر فستین، برنگ کا بلی (باؤ بھڑنگ) زبرہ گاہ (بیل کا پتہ)، اور شحم خنظل کا ضاد کیا جائے + لیکن چھوٹے کیڑے (چرنے، چنچنے) جو بچوں کے ہاتھانہ کے مقام پر ہوا کرتے ہیں، ان کے لئے مناسب ہے کہ راسن (زنجبیل رومی)، اور بلدی، ایک ایک جز لیکر: اور دونوں کے برابر شکر ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ (دے لیکر) کھلایا جائے +

وَرَبَّمَا احْتَبَرُ اِلَى اَنْ يَضُدَّ بِطَوْنِهِمْ
بِالْاَفْسَنِيْنِ وَالْبَرْجِي الْكَابِلِي وَهَرَاكَا
الْبَقَرِ وَشَحْمِ الْخَنْظَلِ
وَاَمَّا الصَّغَارُ الَّتِي تَكُونُ فِيهِمْ
فِي الْمَقْعَدِ لَا يَجِبُ اَنْ يُوْخَذَ
الرَّاسُ وَالْعُرْوُ وَالصَّفْرُ مِنْ كُلِّ
وَاحِدٍ جُزْءٌ سَكْرٌ مِثْلُ الْجَمِيعِ
فَيَسْقَى فِي الْمَاءِ

بقول گیلانی: اگر کسی قدر کیل لیکر باریک پسا جائے، اور بچہ کی مقعد پر چھڑکا جائے، یا روئی وغیرہ میں تھپڑ کر معائے مستقیم میں پہنچایا جائے، تو مفید ثابت ہوتا ہے +

وَقَدْ لَعِزَّ لِلصَّبِيِّ فِي الْفَحْدِ رَانِ يَسْخَرُ اش گاہے بچہ کی ران میں خراش آ جاتی
يَجِبُ اَنْ يَذَرَ عَلَيْهِ الْاَسْبَاجَ. اِيسَى صَوْرَتِ يَسْخَرُ اشْ سَوَقِ رِبَارِيكَ پسا
الْمَسْحُوقِ وَاصْلُ سَوَسْنِ الْمَسْحُوقِ ہوا برگ مورد، پنج سوسن مسفون، مسفون کی ہوئی،
اَوَالُورْدِ الْمَسْحُوقِ اَوْ سَعْدِ اَوْ گُلِ سُنْجِ مسفون چھڑکے جائیں، یا سعد مسفون، یا آرد ہوا

لہٰذا منہی طب دے، جو بہتر استعمال کرتے ہیں +

دقیق الشعیرا و دقیق العدس یا آرمو و چھڑکے جائیں۔ (یا سرکہ میں مردار سنگ کو پسیکر خشک کر لیا جائے، اور ران پر چھڑکا جائے، تو نافع ثابت ہوتا ہے۔ گیلانی ۱۰) +

فصل الرابع فی تدبیر الاطفال اذا انتقلوا الى سن الصبی فصل ۱۲۲ پنچمی تدبیر جبکہ وہ سن صبی میں داخل ہو جائیں

بچہ نہ بکون و کد العنایۃ مصروفا "سن صبی" چار سال سے سات سال تک ہے۔ جب الی مریعاتہ اخلاق الصبی فتعدل پنچ سن صبی میں داخل ہو جائیں، تو مناسب ہے کہ پوری توجہ و ذلک بان یحفظ کی لا یعرض لہ لڑکوں کے اخلاق کی دیکھ بھال میں مصروف رکھی جائے، تاکہ غضب شدید او خوف شدید یہ اعتدال اور میانہ روی سے تجاوز نہ کریں۔ اسکی صورت او غم یہ ہے کہ بچہ کی نگہبانی کی جائے کہ اُسے سخت غصہ لاحق نہ ہو۔ شدید خوف اور غم سے واسطہ نہ پڑے +

یہ تین چیزیں بطور مثال کے بیان کی گئی ہیں۔ ورنہ اخلاق اور نفسانی جذبات انہی میں منحصر نہیں ہیں + بعض فنون میں "غم" کے بعد "بیداری" کا بھی ذکر ہے۔ بسکا تعلق اخلاق سے بالواسطہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ بیداری کی وجہ سے غصہ اور غم کے لئے قریب ترین استعداد پیدا ہو جاتی ہے +

و ذلک بان یتامل کل وقت ما الذی یشقیہ و یجئ الیہ فیقرب الیہ و ما الذی یکرہہ فینتجی عن وجہہ اور اس نگہبانی کی صورت یہ ہے کہ ہر وقت یہ امر زیر غور رہے کہ بچہ کیا چاہتا ہے، اور اسکا میلان کس چیز کی طرف ہے۔ اور کن چیزوں سے اُسے نفرت ہے؟ جن چیزوں کی طرف بچہ کا (بطبعاً) میلان ہو، وہ بچہ کے قریب کر دی جائیں، (بشرطیکہ ان میں کوئی مضرت نہ ہو) اور جو چیزیں اُسے بُری معلوم ہوں۔ اُس کے سامنے سے وہ چیزیں ہٹا دی جائیں +

بچہ کی خواہشات جب برابر پوری ہوتی رہیں گی، تو اس سے بچہ کے اخلاق اور جذبات پر یہ اثر پڑے گا کہ وہ تنگدل نہ بنے گا، فراخ حوصلہ ہوگا۔ بخل و حرص اور ظلم وغیرہ اُسکے ضمیر میں سرسبز نہ ہو سکیں گے + اور جب بچہ کو اس کے طبعی کمزوریاں سے دور رکھا جائیگا، تو اُسکے نفس میں غصہ و کینہ وغیرہ پرورش نہ پا سکیں گے۔ گیلانی

وفی ذلک منفعتان احدهما فی نفسہ بان ینشأ من الطفولة حسن الاخلاق ویصیر ذلک له مملکة لا زمة والثانیة لبدنه فانه کما ان الاخلاق الرذیة تابعة لانواع سوء المزاج فکذلک الاخلاق حسنة (بهترین اخلاق و عادات) بحسب (بچپن سے اخلاق) تعلیم کا فائدہ (۱) نفسانی فائدہ کا تو یہ ہے کہ اذ احدثت عن العادة استتبع کی وجہ سے پیدا ہوا کرتے ہیں، اسی طرح اخلاق جب عادات پیدا ہوتے ہیں۔ تو اپنے مناسب سورمزاج بھی پیدا کر دیتے ہیں +

یعنی جس طرح سورمزاج کی وجہ سے بُرے اخلاق پیدا ہو جاتے ہیں، اسی طرح بُرے اخلاق کی وجہ سے سورمزاج بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اخلاق بعض اوقات "مزاج" کے تابع ہوتے ہیں اور بعض اوقات "عادت" کے۔ لیکن جب اخلاق عادت کے تابع ہوں گے۔ تو بھی وہ اپنے نتیجہ کے طور پر سورمزاج پیدا کر دیں گے، جسکی مثال درج ذیل ہے +

فان الغضب یسجن جداً والغم یخفف جداً والتبدل یرسخی القوی النفسانیة ویهیل بالمزاج البلیغیة نفسانی، نفس کی کاہلی، تو اے نفسانیہ (مدرکہ و محرکہ) کو ففی تعدیل الاخلاق حفظ الصحة سست کر کے مزاج کو بلغمیت کی طرف مائل کر دیتی ہے (یعنی بدن میں رطوبات بلغمیہ اور چربی جمع ہو جاتی ہے) للنفس والبدن معا الغرض اخلاق کی تعدیل اور میانہ روی میں "صحبت نفس" اور "صحبت بدن" دونوں کی حفاظت مضمحل ہے +

واذا انتبه الصبح من نومہ فلا حزی ان یستحم ثم یخلی بینہ و بین اللعاب ساعة ثم یطعم شیئا سیرا ثم یطلق له اللعاب الا طول بعد بچہ کو کچھ تھوڑا سا کھلا یا جائے (بطور نامشتہ کے)

شمسیتھم شریغذی

کوئی رقیق القوام اور لطیف غذا دیجائے، اس کے بعد
بچہ کو دیر تک کھیلنے کے لئے چھوڑ دیا جائے، پھر حمام کرایا
جائے (ہٹایا جائے)، اور حمام کے بعد اسے (پورے طور
پر بدن کی) غذا دی جائے۔ (حمام اور کھیل کو دونوں
مقوی بدن، محلل فضلات اور مسمن عضلات میں) *

و یجبتون ما امکن شرب الماء جہاں تک ممکن ہو (اور کوئی امر مجبور کرنے والا
علی الطعام لئلا یفقد فیہم نیا از قسم گرمی ہوا، و موسم وغیرہ نہ ہو) کھانے پر بچہ کو
قبل الهضم (بلاتاخیر) پانی پینے سے روکا جائے، تاکہ وہ کبھی غذا کو
ہضم ہونے سے قبل ہی نفوذ نہ کر دے *

اگر معدہ میں حرارت ہو۔ یا ہوا گرم ہو، تو ایسی حالت میں کھانا کھاتے ہی پانی پینے میں حرج
نہیں ہے۔ مگر وہ بھی اعتدال کے ساتھ نہ اس قدر کہ معدہ کی قوت باضمہ اور رطوبت باضمہ دونوں کمزور ہو جائیں
یہ بھی یاد رکھو کہ پانی کی یہ احتیاط بچوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، بلکہ جوانوں اور بڑھوں کو بھی اسپر عمل پیرا
ہونا چاہیے۔ مگر بچوں میں زیادہ خیال کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ وہ کھیل کود میں بے چین و سبقت ر
رہتے ہیں۔ حالانکہ ہضم کے لئے سکون کی ضرورت ہے۔ بیقاعدہ حرکت سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔
نیز بچے چونکہ حریص ہوتے ہیں، اس لئے کھانے کے بعد اگر تھوڑی سی پیاس ہوتی ہے، تو قوت تیزی کی
کمی کی وجہ سے بہت سے پانی سے اپنے پیٹ کو بھریتے ہیں، اور دوڑ دھوپ میں مشغول ہو جاتے ہیں *

واذا اتی علیہ من احوالہ ست سنین جب بچے چھ سال کے ہو جائیں، تو علم و ادب سکھانے
یفجب ان یقدم الی المودب والمعلم والے استاد (مؤدب و معلم) کے پاس بٹھائے جائیں *

چھوٹے بچوں کے معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکیزہ اخلاق و عادات سے آراستہ ہوں۔ غضبناک
اور چڑچڑے مزاج کے نہ ہوں۔ بچوں کی علمی اور اخلاقی تعلیم میں جبر و تعدی، مار پیٹ، اور زور سے کام
نہیں لیں، بلکہ محبت اور پیار سے اس طرح برتاؤ کریں کہ بچے اپنے استادوں سے مانوس رہیں، اور ذوق و شوق
سے مدرسہ جایا کریں۔ استادوں، بچوں اور مدرسہ کی کشش بچوں کو اپنی طرف وقت پر کھینچ لیا کرے *

وید ترج ایضاً فی ذلک ولا تحمل علیہ اس معاملہ میں بھی تدبیر و آہستگی کا خیال
ملازمة الكتاب کرۃ واحدا رکھا جائے، اور کیا رگی کتاب (کتب، اور پڑھائی) کی
پابندی کا بار بچہ پر نہ ڈال دیا جائے *

واذا بلغ سنهم هذا السن نقص
من احمامهم وزيد في عجمهم قبل
الطعام

علیٰ ذاجب بچے اس عمر کو پہنچ جائیں (یعنی جب وہ
چودھ سال کے ہو جائیں) تو ان کے حمام و غسل میں کمی کر دی
جائے (اور دن میں دو مرتبہ نہلانے کی بجائے صرف ایک
مرتبہ نہلانا کافی سمجھا جائے) اور کھانے سے قبل کی محنت و ریاضت
بڑھا دی جائے، تاکہ ریاضت کی وجہ سے بچے کے اعضاء سخت
اور قوی ہو جائیں۔

وجنبوا النبیذ خصوصاً ان کان
احدهم حالاً لمزاجه مرطوبه لان
المضرة التي تنفع من النبیذ وهي
توليد المرار في شارب بیه
تسرع اليهم لبهولة و المنفعة
المتوقعة من سقيه وهي ادراك المرار
منهم و ترطيب مفاصلهم غیر
غیر مطلوبه لان مرارهم
لا تكثر حتى تستدر بالبول کلان
مفاصلهم مستغنية عن الترطيب

بچوں کو نبیذ سے (شراب سے) بچایا جائے، علیٰ انقص
اُس وقت جبکہ ان کے مزاج میں حرارت و رطوبت ہو، کیونکہ
جس مضرت کے اندیشہ کی وجہ سے نبیذ سے پرہیز کروایا جاتا
ہے، اور وہ یہ ہے کہ پینے والوں میں صفراء پڑھ جاتا ہے،
وہ مضرت نہایت آسانی سے بچوں میں پیدا ہو سکتی ہے، اور
جس فائدہ کی نبیذ سے توقع ہو سکتی ہے، یعنی اورار صفراء
اور ترطيب مفاصل، اُس کی بچوں میں ضرورت ہی نہیں،
کیونکہ بچوں میں صفراء اتنا زیادہ ہوتا ہی نہیں کہ اُسے بذریعہ
پیشاب کئے بہانے کی کوشش کی جائے، علیٰ ہذا ان کے مفاصل
بھی (ذاتی رطوبت کی افراط کی وجہ سے) ترطيب کے محتاج
نہیں ہوتے +

ولیطلق لهم من الماء البارد
العذب السقی شہو تھم

بچوں کو ان کی خواہش اور مانگ کے مطابق شیریں،
صاف، ٹھنڈے پانی کی اجازت دی جائے (اور اس سے
روکا نہ جائے) +

ویكون هذا هو النبیذ في تدبيرهم
الی ان یوافقوا المرار بعش من
سنهم مع الا حاطة بما هو ذا
ینالهم کل یوم من تنقص المرطوب
والتجفف والتصلب فیدرجون

بچوں کے حفظ صحت کا یہی دستور اور اصول (سن
میں سے) اُس وقت تک جاری رکھا جائے، جبکہ یہ چودھ سال
کی عمر (سن ترعرع) تک پہنچ جائیں، مگر اس کے ساتھ
ساتھ احاطہ تدبیر میں اسکا بھی لحاظ رکھا جائے جو ہر روز
بچوں میں (عمر کی زیادتی کے ساتھ) لاحق ہوتا جا رہا ہے:

فی تقلیل الرياضة و هجر المعنفۃ
منها ما بین سن الصبۃ الی سن
الترعرع ویلزمون المعتدل

یعنی ان کے بدن کی رطوبتیں روزمرہ گھٹتی جا رہی ہیں، ان میں
تشکی بڑھتی جا رہی ہے، اور ان کے اعضاء ذہر و زخمت ہوتے
جا رہے ہیں، اس لئے (عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ) سستی
صبحی سے سن ترعرع تک بتدریج ریاضت میں بھی تھوڑی
تھوڑی کمی کرنی چاہئے، اور شدید ریاضتیں چھڑا دینی چاہئیں
اور محض اوسط درجہ کی ریاضت کی پابندی کرانی چاہئے +

وبعد هذا السن تدبیرهم
هو تدبیر الانماء وحفظ الصحة
فلننتقل الیه ولنقدم القول
فی الاشیاء التی فیہا ملاک الاصل
فی تدبیر الاصحاء البالغین
ولنبدا بالریاضۃ

اس عمر کے بعد (یعنی چودہ سال کے بعد) تو ان کی
تدبیر وہی تندرستوں کی معمولی تدبیر، اور حفظان صحت کے
اصول ہیں، اس لئے اب ہمیں اسی طرف متوجہ ہونا چاہئے
اور سب سے پہلے ہمیں ایسی چیزوں کا تذکرہ کرنا پڑے گا جو
جوان تندرستوں کی تدبیر (اور اصول حفظان) کے مدار
و محور ہیں (اور جن کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے +
چنانچہ یہ تین چیزیں ہیں: ریاضت، غذا، اور نیند) +
چنانچہ (ان اہم امور میں سے) ”ریاضت“ کو سب سے پہلے
ہم بیان کرتے ہیں:

تعلیم دوم

جوانوں کے لئے مشترک تدبیر (اور عام اصول)
اس میں سترہ فصلیں ہیں +

التعلیم الثانی

فی التدبیر المشترك للبالغین
وهو سبعة عشر فصلا

فصل (۱) ریاضت کا ایک مجمل بیان

چونکہ حفظان صحت کا اصل الاصول (مدار و محور)
تین چیزیں ہیں: ریاضت، تدبیر غذا، اور تدبیر نوم،
اس لئے مناسب ہے کہ پہلے ہم ریاضت کا تذکرہ کریں +

الفصل الاول هو جملة القول فی الرياضة
لما کان معظم تدبیر حفظ الصحة هو
ان یرتاض ثم یدبر الغذاء ثم یدبر النوم
وجبات نبدأ بالکلام فی الرياضة

فنقول ان السریاضۃ ہی حرکت ارادیۃ **ریاضت کی** چنانچہ ہم کہتے ہیں : **سریاضت** ایک ارادی
تَضَطُّعٌ اِلَى التَّنَفُّسِ الْعَظِیْمِ الْمَتَوَاتِرِ **تعریف** حرکت ہے، جو بڑے بڑے اور پے درپے
سانس لینے پر مجبور کرتی ہے ۔

شیخ نے یہ تعریف **سریاضت کلیہ** کی کی ہے۔ جسکو **سریاضت حقیقیہ** بھی کہا جاتا ہے۔
باقی بہت سی ریاضتیں دراصل **سریاضت جزئیہ** ہیں، مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ باریک حروف کا گاہ بگاہ
پڑھنا آنکھ کی ریاضت ہے، رونا بچوں کی ریاضت ہے، غصہ مبرودین کی ریاضت ہے، یہ سب چیزیں
اصلی ریاضت نہیں ہیں، بلکہ یہ اصلی ریاضت کے قائم مقام ہیں، جو مخصوص اعضاء اور مخصوص قوتوں سے
وابستہ ہوتی ہیں ۔

والموفق لاستعمالها على جهة اعتدال لها **فوائد ریاضت** جس شخص کو اعتدال کے ساتھ، ٹھیک وقت
فی وقتها بغنی عن کل علاج یقتضیہ میں۔ ریاضت کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ وہ تمام امراض
الامراض المادیۃ والا مراض المزاجیۃ مادیہ کے علاج و دوا سے۔ اور تمام امراض مزاجیہ کے
التي تتبعها وتحدث عنها وذلك علاج و دوا سے بے پرواہ اور بے نیاز رہے گا، جو
اذا كان سائر تدبیرا موائفا امراض مادیہ کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں بشرطیکہ اُس
شخص کی دوسری تدبیریں بھی مناسب اور ٹھیک ہوں۔
صواباً

یعنی جو شخص ٹھیک وقت پر اوسط درجہ کی ریاضت کرتا رہیگا۔ وہ امراض مادیہ اور مزاج
مادی سے محفوظ رہیگا، اسلئے اُسے علاج اور دوا کی ضرورت ہی نہ پڑے گی؛ بشرطیکہ باقی امور سستہ
ضروریہ کے تدبیر بھی مناسب اور باقاعدہ ہوں۔ کیونکہ ریاضت کی وجہ سے بدن کے فضلات تحلیل
ہوتے رہتے، اور جمع نہیں ہونے پاتے ہیں ۔

ریاضت کے شرائط میں آٹھ چیزوں کو دیکھا جاتا ہے جنہیں سے شیخ نے اس موقع پر اہمیت کی درجہ
سے دو کو صراحتاً بتا دیا، اور باقی کو مجملہ اس جملہ سے ظاہر کر دیا کہ اُس شخص کی دوسری تدبیریں بھی مناسب
اور درست ہوں :- (۱) مقدار ریاضت — (۲) وقت ریاضت — (۳) ریاضت سے پہلے کی غذا —
(۴) ریاضت کرنے والے کی عمر — (۵) ریاضت کرنے والے کا مزاج — (۶) ریاضت کرنے والے
کی جسمانی حالت — (۷) موجودہ وقت — (۸) اعضائے ماؤذ کی حالت ۔

بقراط کا قول ہے : ”جو شخص بھوکا ہو، وہ ریاضت اور بھوکا کوئی کام ہرگز نہ کرے۔“
بقراط نے بھوک کا ذکر محض اہمیت کی وجہ سے کیا ہے۔ ورنہ اور شرطیں بھی قابلِ ملاحظہ ضرور ہیں ۔

بقصر اطلی کا دوسرا قول ہے: جو شخص کسی خاص قسم کی ریاضت کا عادی ہو کر رہتا ہے، وہ بمقابلہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کی ریاضت کا زیادہ متحمل ہوتا ہے، خواہ وہ ضعیف البدن ہو، اور دوسرے لوگ قوی اور جوان ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ زیادہ سوچ اور فکر کے عادی ہوتے ہیں، انکی سوچنے کی قوت قوی ہوتی ہے اور جو لوگ قوت حافظہ سے زیادہ کام لیتے ہیں، انکی یادداشت کی قوت قوی ہوتی ہے۔

وبیان هذا هو انما علمت اسکا بیان اور اس کی تفصیل یہ ہے (یعنی ریاضت مضطرون الی الغذاء و حفظ کرنے والا ہر قسم کے علاج سے بے نیاز رہتا ہے، اس کی تفصیل صحتا ہو یا غذا الملائم لنا یہ ہے) کہ، جیسا کہ تمہیں معلوم ہے، ہم لوگ (یقیناً) غذا المعتدل فی کمیتہ و کیفیتہ و لیس کے محتاج ہیں (اور غذا کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے) اور شئی من الاغذیۃ بالقوۃ یستحیل ہماری صحت اُنسی غذا سے قائم رہ سکتی ہے، جو ہمارے بکلیۃ الی الغذاء بالفعل بل لئے مناسب ہو، اور جو اپنی کیفیت کے لحاظ سے یفضل عنہ فی کل ہضم فضل معتدل (اوسط درجہ کی) ہو۔ اور جتنی بالقوہ غذا میں ہیں والطبیعة تجتهد فی استفادہ (مثلاً روٹی، گوشت، دال، چاول وغیرہ) ان میں سے کوئی و لکن لا یكون استفادہ الطبیعة چیز بھی ایسی نہیں ہے جو ساری کی ساری بالفعل غذا بن جائے وحدھا استفادہ مستوفی بل (اور اس کے سارے اجزاء جز و بدن ہو جائیں) بلکہ ہر ہضم قد یبقی لا محالۃ من فضلات میں ان غذاؤں سے فضلہ ضرور بنتا ہے۔ پھر طبیعت اس کل ہضم لطیخۃ و اثر فاذا اتواثر فضلہ کو بدن سے خارج کرنے کی کوشش بھی کرتی ہے، لیکن تلك و تکررات اجتماعها شئی تنہا طبیعت کے نکالنے سے یہ فضلات پورے طور پر نہیں نکلا لہ قدر و حصل من اجتماعہ کرتے ہیں (کیونکہ طبیعت بدن کے دوسرے مشاغل میں بھی مواد فضلیۃ ضارۃ بالبدن حصہ لیتی ہے؛ اس کے لئے صرف ایک ہی کام تھوڑا ہی ہے؛ بلکہ ہر ہضم کے فضلات میں سے کچھ نہ کچھ یقیناً اور پس ماندہ لازمی طور پر رہ ہی جاتا ہے، جو تھوڑا تھوڑا متواتر اور بار بار اکٹھا ہوتا ہوتا ایک معتد بہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے، اور ان مواد فضلیہ کے اجتماع سے بدن کو بچند وجہ مضرت و نقصان لاحق ہوتا ہے:

احداھا انھا ان عفنت احداثت
امراض العفونة وان اشتدت
کیفیا تھا احداثت سوء المزاج
وان کثرت کمیتھا اور شدت
امراض الامتلاء المذکورۃ
واذا انصببت الی عضوا ورتت
الا ورام وبخار تھا تفسد مزاج
جو ہل اس روح فیضطر لا محالۃ
الی استفراغھا

ایک تو یہ کہ اگر یہ مواد فضلیہ متعفن ہو جاتے ہیں،
تو عفونت کے امراض پیدا کر دیتے ہیں؛ (۲) اگر ان کی
کیفیات شدید ہو جاتی ہیں، تو سوء مزاج پیدا کر دیتے
ہیں؛ (۳) اگر ان کی کثرت (مقدار) زیادہ ہو جاتی ہے
تو امتلاء کے امراض پیدا کر دیتے ہیں؛ اور (۴) اگر کسی
عضو میں انکا انصباب ہوتا ہے، تو اور ام پیدا کر دیتے ہیں
(۵) علاوہ ازیں ان مواد کے بخارات جو ہر روح کے
مزاج کو فاسد کر دیا کرتے ہیں۔ ان وجہ سے ان مواد کا
خارج کرنا لازمی اور ضروری ہے +

واستفراغھا فی اکثر الامراض
یتم ویجوز اذا کان بادویۃ سمیۃ
ولا شک انھا تنھک الغریزۃ و
لولم یکن سمیۃ ایضا لکان لا
یخلو استعمالھا من حمل علی الطبیعة
کما قال بقراط ان الدواء
ینقی وینکی

(یہ بھی معلوم ہے کہ) بسا اوقات ان مواد کا کلی
استفراغ اُسی وقت بہتر طور پر ہو سکتا ہے، جبکہ اس مقصد
کے لئے زہریلی دوائیں (ادویہ سہلہ سمیہ) استعمال کی جائیں
اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ایسی دوائیں طبیعت
کو دکھ پہونچاتی ہیں (اور اسے کمزور کر دیتی ہیں) اور اگر
یہ دوائیں سمی نہ بھی ہوں، تو بھی ان کا استعمال
طبیعت پر بار ضرور ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ بقراط کا قول ہے
کہ دوار (دوار سہل) جس طرح تنقیہ کرتی ہے، اسی طرح
مصیبت بھی ڈھاتی ہے (دکھ بھی پہونچاتی ہے) +

ومعز ذلك فانها تستفیع من الخلط
الفاضل والرطوبات الغریزۃ
والروح الذی ہو جوہر الحیوة شیئا
صالحا وھذا کلہ مما یضعف قوۃ
الاعضاء الرئیسة والحادمة
فھذا وغیرھا مضار الامتلاء
ان ترک علی حالہ او استفراغ

علاوہ ازیں ان (سہل) دوائوں کی وجہ سے اخلاط
صالحہ، رطوبات غریزیہ، اور روح، یعنی جو ہر حیات
کی ایک کافی مقدار بھی نکل جایا کرتی ہے۔ یہ ساری
باتیں ایسی ہیں، جن سے اعضاء رئیسہ اور اعضاء خادمہ
دونوں کی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں +

الغرض، امتلاء کی یہ مضر تیں، اور ان کے علاوہ
دوسری مضر تیں ہیں۔ اسکو اپنے حال پر چھوڑ دیں، تو؛

اور استفراغ کرنے کی کوشش کریں، تو۔ دونوں حالتیں

خطرہ اور نقصان سے خالی نہیں) +

ختم السیاسة المنع سبب الاجتماع ہاں، ریاضت ایک ایسی چیز ہے جو شروعات ہی
مبادی الامتلاء اذا اصیب فی سے زبردست رکاوٹ پیدا کر دیتی، اور مادہ کو جمع ہونے
سائل المتدبیر معہا معا شہا نہیں دیتی ہے، بشرطیکہ باقی دوسری تدبیریں (تدابیر مستہ
الحراسۃ الغریزیۃ و تعویذھا ضروریہ وغیرہ) درست ہوں (اور ان میں کوئی غلطی غلاف
البدن الخفۃ و ذلک لانھا قوانین حفظان صحت نہ کی جائے) اسکے علاوہ ریاضت
تثیر حرارۃ لطیفۃ فیحلل سے اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں (ریاضت حرارت
ما اجتماع من فضل کل یوم غریزیہ کو بھڑکا دیتی ہے؛ رکسل و ماندگی اور بوجھ کو دور
وتكون الحركة معینۃ فی انکلافا کیکے) بدن میں ہلکا پن لے آتی ہے؛ اسلئے کہ ریاضت
وتوجہا الی مخارجھا فلا یجتمع کی وجہ سے بدن میں ایک لطیف حرارت بھراک اٹھتی ہے،
علیٰ سرور الایام فضل یعتد بہ جس سے وہ فضلات تحلیل ہو جاتے ہیں، جو ہر روز بدن میں
اکٹھے ہوتے رہتے ہیں۔ اور (ریاضت کی) حرکت ان مواد
کے پھسلانے اور ان فضلات کو ان کے مخارج کی طرف متوجہ کرنے
میں امداد کرتی ہے؛ (کیونکہ حرکت حرارت پیدا کر کے فضلات
کو رقیق و سیال کر دیتی، اور مسامات کو کھول دیتی ہے۔
حرکت کی وجہ سے عضلات و غدود وغیرہ کے افعال تغذیہ و
افعال استحالہ تیز ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ریاضت
کے وقت پسینہ خوب خارج ہوتا ہے)۔ اس لئے ایک مدت
گزر جانے پر بھی بدن میں معتد بہ فضلات اکٹھے نہیں ہونے
پاتے +

ومع ذلک فانہا کما قلنا تنفہ اس کے علاوہ، جیسا کہ ہم ابھی بتا چکے ہیں، ریاضت
الحراسۃ الغریزیۃ وتصلب حرارت غریزیہ کو بڑھاتی ہے، ریاضت جوڑوں، نسون،
المفاصل والاوتار فتقوی علی (عضلات)، کو سخت بناتی ہے، جس سے ان کے افعال قوی
لہ ریاضت کی وجہ سے بدن میں جتنی حرارت بڑھ جاتی ہے اتنی حرارت لطیفہ بخار کی حرارت کے مقابلہ میں کم کیا جی۔

الا فعال وتأمن الافعال ہو جاتے ہیں، اور افعال و تاثر سے (جو ضعف کا نتیجہ ہوتے
وتعد الاغضاء لقبول الغذاء بما ينقص منها من الفضل فيتحرك القوة الجاذبة وتحل العقد من الاغضاء فتلين الاغضاء وترق الرطوبات وتوسع المسام
قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیتی ہے؛ کیونکہ ریاضت کی وجہ سے اعضاء سے فضلات (نکل کر) کم ہو جاتے
ہیں، اس لئے ان کی قوت جاذبہ میں تحریک واقع ہوتی ہے، (اور وہ زیادہ تیزی سے اپنا کام شروع کر دیتی
ہے)۔ ریاضت اعضاء کو کھول دیتی ہے (چست کر دیتی ہے)، جس سے اعضاء نرم ہو جاتے، رطوبات
رقیق ہو جاتی، اور مسامات کشادہ ہو جاتے ہیں +

وكثيرا ما يقع تآكل الرياضة في الدق لان الاغضاء تضعف قواها لتترك الحركة الجالبة اليها الروح الغريزية التي هي الة حيوة كل عضو
بسا اوقات تآكل رياضية رياضية درياضت کا بھڑکنے والا (دق میں مبتلا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اعضاء کی قوتیں
ترک حرکت کی وجہ سے اس لئے ضعیف ہو جاتی ہیں کہ روح غریزی کو، جو دراصل ہر عضو کی حیات کا ذریعہ ہے،
حرکت اعضاء کی طرف کھینچ لیا کرتی ہے، (اور جب اعضاء میں حرکت نہ ہوگی، تو روح حیوانی بھی جذب نہ ہوگی، اور
قوی کمزور ہو جائیگے۔ اور قوی کی کمزوری دق کے قوی ترین اسباب معدہ میں سے ہے) +

فصل (۲) ریاضت کی قسمیں

الفصل الثاني في أنواع الرياضة

الرياضة منها ما هي رياضة تدعو اليها الاشتغال بعمل من الاعمال الانسانية والرياضة منها ما هي رياضة
رياضة عرفيه اقسام رياضية میں سے ایک تو وہ ریاضت ہے، (جس میں قصد اور نیت ریاضت کی نہیں ہوتی ہے،
بلکہ جو انسانی مشاغل میں سے کسی مشغلہ میں مصروف ہونے کے باعث کرنی پڑتی ہے (مثلاً لہاروں کا پیشہ،
دھوبیوں کا پیشہ، راج مزدوروں کا پیشہ، وغیرہ) +

ومنها ما هي رياضة خالصة رياضية خالصة دوسری ریاضت خالصہ ہے

التي تقصد لا نهار رياضة فقط و إنما هي
منها ما فاعل الرياضة
ولها فصول

جس میں ریاضت کی منفعتیں مطلوب ہوتی ہیں +
پھر ریاضت خالصہ کے چند امتیازات ہیں (جنگل
محافظ سے ریاضت کی بہت سی قسمیں مل جاتی ہیں) :

فان من هذه الرياضة ما هو قليل
ومنها ما هو كثير

چنانچہ اقسام ریاضت میں سے ایک تو ریاضت
قلیلہ ہے، اور دوسری ریاضت کثیرہ +

”ریاضت قلیلہ“ (تھوڑی ریاضت) سے مراد یہ ہے کہ ریاضت شروع کر کے جلد ہی ختم
کر دی جائے۔ یعنی تھوڑے عرصہ تک جاری رکھی جائے۔ اور ”ریاضت کثیرہ“ (لمبی ریاضت) اس کے
مقابلہ میں ہے +

ومن هذه الرياضة ما هو قوي
شديد ومنها ما هو ضعيف

اسی طرح ریاضت کے اقسام میں سے ایک تو
ریاضت قویہ شدائد ہے اور دوسری ضعیفہ
”ریاضت قویہ“ یا ”ریاضت شدیدہ“ (دست ریاضت) میں قوت زیادہ استعمال کی جاتی ہے،
اور ”ریاضت ضعیفہ“ میں نرمی برتی جاتی ہے +

ومنها ما هو سريع ومنها ما
هو بطي

اسی طرح اقسام ریاضت میں سے ایک تو ریاضت
سریعہ ہے، اور دوسری ریاضت بطیہ +
”ریاضت سریعہ“ (تیز ریاضت) میں حرکات جلد جلد کی جاتی ہیں۔ اور ”ریاضت بطیہ“ میں سستی کے ساتھ +

ومنها ما هو حثيث اى مركب
من الشدة والسرعة ومنها ما
هو متراخ

اسی طرح اقسام ریاضت میں سے ایک تو ریاضت
حشیہ ہے، یعنی جس میں شدت اور سرعت دونوں ملی ہوئی
ہوتی ہیں (یہ ریاضت قوی بھی ہوتی ہے، اور سریع بھی)
اور دوسری ریاضت متراخہ (جو ریاضت حشیہ کے
مقابلہ میں ہوتی ہے، یعنی جو ضعیف اور بطی ہوتی ہے) +

وبين كل طرفين معتدل موجود
معتدل کا وجود بھی ضروری ہے۔
(یہ بھی ظاہر ہے کہ) ہر دو کنارے کے وسط میں ایک

یعنی ان تمام تقیسات میں جو مقابلہ دو دو قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ہر دو قسم کے وسط میں ”اوسط درجہ“ کا
مکمل ضروری ہے، مثلاً ریاضت قلیلہ و کثیرہ کے وسط میں ”اوسط درجہ“ کا ہونا، قویہ و ضعیفہ کے

وسط میں اوسط درجہ کا ہونا؛ سرریعہ اور بطیئہ کے وسط میں اوسط درجہ کا ہونا؛ وسطیٰ نہ القیاس +
 اسی طرح اقسام ریاضت میں سے ایک ریاضت جزئیہ ہے، جس کا تعلق عام بدن سے نہیں
 ہوتا، بلکہ مخصوص اعضا اور مخصوص قوتی سے ہوتا ہے، اور دوسری ریاضت کلیہ + ان دونوں اقسام
 کا ذکر ابتدا ہی میں آگیا ہے +

واما انواع الرياضة فالمصاعرة [اقسام ریاضت] ریاضت (ریاضت خالصہ) کی بہت سی قسمیں
 والمباطشة والملاکرة والاحصا ہیں: (۱) مَصَارَعَتُ (کشتی لڑنا) — (۲) مَبَاطَشَتُ
 وسرعة المشي والرحی عن القوس (ایک دوسرے کو پکڑ کر زور کرنا) — (۳) مَلَاکَرَتُ
 ورحی الزوبین والقفر الے (گھونٹہ بازی کرنا) — (۴) احصا (دھجگان دڑنا) —
 شئ یتعلق به والمجل على احدى (۵) تیز چلنا — (۶) کمان سے تیر چلانا — (۷)
 الرجلین والمناقفة بالسيف زوبین پھینکنا زوبین = نیزہ کی ایک چھوٹی قسم ہے، جو پھینکی
 والرحی و رکوب الخیل والحقق جاتی ہے) — (۸) اوچل کر کسی چیز سے ٹک جانا —
 بالیدین وهوان یقف انسان (۹) ایک پاؤں سے کود کر دگر چلنا — (۱۰) گھوڑے پر
 على اطراف قدمیه ویمدید سوار ہو کر شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا — (۱۱) خَفَقُ
 قَدَّامًا و خلفًا و یحرکهما بالسرعة بالیدین، جس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے قدموں کے
 وھی من الرياضة السریعة سرے کے بل (بجوں کے بل) کھڑا ہو کر ہاتھوں کو آگے پیچھے
 پھیلائے اور تیزی کے ساتھ حرکت دے۔ یہ سب ریاضت
 سرریعہ میں سے ہیں (یا یہ قسم اخیر، یعنی خفق بالیدین ریاضت
 سرریعہ میں سے ہے) +

ومن اصناف الرياضة اللطيفة [ریاضت کی ہلکی قسمیں] ہلکی اور نرم ریاضات کے اقسام میں مندرجہ
 اللینة الترحیح فی الارواح والمہود ذیل ریاضتیں داخل ہیں: (۱) جھولوں اور گھواروں میں
 قائمًا وقاعدًا او مضطجعًا و رکوب کھڑے ہو کر، یا بیٹھ کر، جھوننا — (۲) کشتیوں
 الزواریق والسماریات واقوی میں سوار ہونا (زورق اور ساریہ جھوٹی قسم کی کشتیاں ہیں) —
 من ذلك رکوب الخیل والجمال ان ریاضتوں سے قوی (۳) گھوڑے کی سواری — (۴)
 والعما ساریات و رکوب العجل اونٹ کی سواری — (۵) ہودہ (کچا وہ) کی سواری اور
 لہ دیا، ایک دوسرے کے سینے پر گئے مارنا +

(۶) گاڑیوں کی سواری ہے +

ومن الرياضات القوية الميلائية ^م [توی ریاضتیں] مندرجہ ذیل ریاضتیں "توی ریاضات" کے
وہی ان لشد الا انسان عد ولا اقسام میں سے ہیں: (۱) مَیْلَانِیہ، (میدانیہ) ایک کیل
فی میدان مالی غایۃ شمرینکص (۲) جس میں انسان کسی میدان کے اندر کسی مقرر حد تک تیز
سراجاً متقیقراً فلا يزال ینقص المسافۃ بھاگتا ہے، پھر وہاں سے اگلے پاؤں واپس لوٹتا ہے،
کل کرۃ حتی یقف اخرۃ علی چنانچہ اسی طرح ہر مرتبہ سافت کو وہ گھٹاتا چلا جاتا ہے حتی کہ
الوسط بالآخر بیچ میں آکر ٹھہر جاتا ہے +

ومنہا مجاہد الظل والتصفیق (۲) مَجَاهِدٌ ظِلٌّ رَسَايَہ سے لڑنا، اس کیل
بالکفین والطفر والثرج بالروح میں انسان اپنے سایہ کو فریق مقابل بنا کر تلوار یا نیزہ سے اسپر
واللعب بالصولجان بالکسرة حلقہ آور ہوتا ہے (۳) تصفیق بالکفین (دو دونوں
الکبيرة والصغيرة واللعب ہتھیلوں سے، یا دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا) (۴)
بالطبطاب واشالة الحجر و طفر (پھاندنا) — (۵) نیزہ بازی کرنا — (۶)
کرض الخیل واستقطا تھا صوبجان سے کھینا، بڑی گیند کے ساتھ رپیدل، یا چوٹی
گیند کے ساتھ (گھوڑے پر سوار ہو کر) (۷) طبطاب
(لکڑی کی تلوار) سے کھینا — (۸) پتھر اٹھانا —
(۹) گھوڑے کو دانا — (۱۰) سواری کے وقت گھوڑے
کو تیزی سے روکے رکھنا (لگام کو کھینچے رہنا) +

والمصارعة والمباطشة انواع فن کشتی اور زور تالی
ذلك ان يشبك كل واحد من کی قسمیں
الرجلين يدايه علی وسط صاحبہ (۱) ایک صورت تو یہ ہے کہ دو آدمی ہوں، ان میں سے
وینزل مہ ویتکلف کل واحد منہما ہر ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے دوسرے کی کمر کو کپڑے
ان يتخلص من صاحبہ وهو ميسکہ پھر ہر ایک کی یہ کوشش ہو کہ وہ اپنے ساتھی سے (مقابلہ سے)
لہ دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا "ریاضت تویہ" میں کیونکر شامل ہو سکتا ہے؟ یہ مترجم کی سمجھ میں نہیں آیا، ممکن
ہے کہ یہ کوئی خاص اصطلاحی نام ہو، یا یہ کسی دوسرے لفظ کی بدلی ہوئی شکل ہو + مثلاً صوبجان دونوں طور پر
کھیلا جاتا ہے: گھوڑے پر سوار ہو کر بھی، چوٹی گیند کے ساتھ، اور رپیدل بھی۔ بڑی گیند کے ساتھ رکیڈائی +

المصارعة والمباطشة انواع فن کشتی اور زور تالی
ذلك ان يشبك كل واحد من کی قسمیں

الرجلين يدايه علی وسط صاحبہ (۱) ایک صورت تو یہ ہے کہ دو آدمی ہوں، ان میں سے
وینزل مہ ویتکلف کل واحد منہما ہر ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے دوسرے کی کمر کو کپڑے
ان يتخلص من صاحبہ وهو ميسکہ پھر ہر ایک کی یہ کوشش ہو کہ وہ اپنے ساتھی سے (مقابلہ سے)

لہ دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا "ریاضت تویہ" میں کیونکر شامل ہو سکتا ہے؟ یہ مترجم کی سمجھ میں نہیں آیا، ممکن
ہے کہ یہ کوئی خاص اصطلاحی نام ہو، یا یہ کسی دوسرے لفظ کی بدلی ہوئی شکل ہو + مثلاً صوبجان دونوں طور پر
کھیلا جاتا ہے: گھوڑے پر سوار ہو کر بھی، چوٹی گیند کے ساتھ، اور رپیدل بھی۔ بڑی گیند کے ساتھ رکیڈائی +

چھوٹ جائے اور خود اپنے مقابل کو پکڑے رہے +

والیضان یلتوی بیدایہ علی
صاحبہ ویدخل الیمین
انی یمین صاحبہ والیسارالی
لیسارہ ووجہہ الیہ ثم
یشیلہ ثم یقلبہ ولاسیماوہو
یعنی تاسرۃ وینسبط اخری
(۲) دو آدمی ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح
پٹ جائیں کہ ایک آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو مرد مقابل کے
دائیں ہاتھ کے اندر پونچا دے، اور بائیں ہاتھ کو اُس کے
بائیں ہاتھ کے اندر، بائیں طور کہ اس کا منہ مرد مقابل کی طرف
ہو (اور مرد مقابل کی پشت اُس کی طرف)۔ پھر یہ شخص مقابل
کو اٹھائے۔ اور پھر اُسے پٹ دے۔ علی الخصوص (اُس وقت
زور نہ زیادہ صرف ہوگا) جبکہ مرد مقابل کبھی تو مڑ جائے، اور
کبھی پھیل جائے (اور سیدھا ہو جائے) +

شیخ نے یہ دوسری صورت جو بتائی ہے۔ جس میں ایک شخص کا دایاں ہاتھ دوسرے کے، ائیں ہاتھ
کے اندر ہو، اور بایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اندر، اور پہلے شخص کا منہ دوسرے کی طرف ہو، نہ کہ اُسکی پشت دوسرے
کی طرف ہو، عملی طور پر اس کی شکل تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ دوسرا آدمی زمین پر اس طرح پڑا ہوا ہو جس طرح پہلوان
دونوں زانوؤں کو سمیٹ کر زمین کو تھام لیتے ہیں، اور دوسرا پہلوان اُس کی پشت پر سوار ہو کر اُسے پٹ کرنا
چاہتا ہے +

یا مکن ہے کہ قلع و بخرہ کی کوئی خاص ترکیب زور لگانے کی ہو، جہاں کے باشندے شیخ صاحب ہیں +
ومن ذلک الہذا فاعۃ بالصدرین
(۳) دو آدمی باہم اپنے سینے لڑائیں (یعنی
دونوں پیچھے ہٹ کر آگے بڑھیں، اور سینے سے ٹکڑ دیں) +

ومن ذلک ملازمۃ کل واحد منہما
غلق صاحبہ یجذبہ الی اسفل
(۴) دونوں میں سے ہر شخص دوسرے کی گردن کو
پکڑ کر نیچے لانے کی کوشش کرے +

ومن ذلک ملاوۃ السرجلین
والشغریۃ وفجر سرجلی صاحبہ برجلیہ
(۵) ایک شخص دوسرے شخص کی ٹانگ میں ٹانگ
یا (کشتی کے داؤ کے طور پر) بیچڑالے،
یا اپنی دونوں ٹانگوں سے دوسرے کی ٹانگوں کو پھیلائے +

اس اخیر عمل کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو پشت کی طرف سے پکڑے، اور اپنے دونوں
پاؤں کو مقابل کے دونوں پاؤں کے پیچ میں داخل کر کے دونوں ایڑیوں کو پیچوں کے بل زور دیکر اس طرح پھیلائے
کہ دوسرے کی ٹانگیں پھیل جائیں۔ اس صورت میں دوسرا آدمی گر جایا کرتا ہے +

وما يشبه هذا من الهياآت التي
ليست لها المصارعون
ومن الرياضات السريعة مبادلة
سريعين مكانهما بالسرعة و
مواترة طفرات الى خلف يخلها
طفرات الى قدام بنظام وبغير نظام
ومن ذلك رياضة المسلتين
وهو ان يقف الانسان موقفا
شمخا عن جانبيه مسلتين
في الارض بينهما باع فيقبل
عليهما ناقلا المتيامنتهما الى
المخراخ الايسر والتمتيا سرقة الى
المخراخ الايمن ويتحري ان يكون
ذلك اعجل ما يمكن

اسی طرح اور بہت سی صورتیں (اود داؤ بیچ) ہیں،
جنکو پہلوان کشتی کے وقت استعمال کرتے ہیں +
تیز ریاضتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دو آدمی تیزی
کے ساتھ ایک دوسرے کی جگہ بدلا کریں، دوسری یہ ہے کہ
نظام و ترتیب کے ساتھ، یا بلا نظام و ترتیب، بار بار لگے
پچھے کودیں (جیسا کہ رقص و سماع میں ہوا کرتا ہے) +
ریاضات سریعہ میں سے ریاضۃ المسلتین
(دو سوؤں کی ریاضت) بھی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے
کہ کسی جگہ انسان کھڑا ہو جائے، پھر اپنے دونوں جانب
زمین میں دو سوئے گاڑے، جن کے درمیان اتنا فاصلہ ہو
جتنا کہ ایک انسان کے دونوں ہاتھ پھیلانے کا فاصلہ ہوتا
ہے (مسافت باع)؛ پھر ان دونوں سوؤں کی جگہ کو اس
طرح بدلتا شروع کرے، کہ دائیں سوئے کو بائیں جگہ گاڑے
اور بائیں کو دائیں جگہ۔ اور اس عمل میں جہاں تک ممکن ہو
عجلت اور تیزی سے کام لے (تاکہ اُسے جلد ہی پسینہ آجائے) +
اسی طرح ایک ریاضت کا ذکر جالینوس نے کیا ہے، جو ریاضت مذکورہ سے مشابہ ہے: بعض لوگ
اپنے سامنے دو پتھر رکھتے ہیں، جنکے درمیان ایک باع کا فاصلہ ہوتا ہے، یعنی محض اتنا فاصلہ ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھ
آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ پھر وہ شخص دونوں پتھروں کے بیچ میں کھڑا ہو کر ادران دونوں پتھروں کو جھک کر
اس طرح اٹھاتا ہے کہ بائیں طرف کا پتھر دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے، اور دائیں طرف کا بائیں ہاتھ میں۔ اور ہر
ایک پتھر کو دوسرے کی جگہ رکھ دیتا ہے۔ اور یہی عمل بار بار کرتا ہے، حتیٰ کہ اُسے پسینہ آجاتا ہے
والریاضات الشدیدۃ والسرعة ہدایات ورزش سخت اور تیز ورزش جب کریں تو (بلا وقفہ)
تستعمل مخلوطۃ بفترا ت او اور مسلسل کریں، بلکہ بیچ میں وقفے ڈال دیا کریں، یا بیچ بیچ
میں کوئی ہلکی قسم کی ورزش جاری رکھیں (تاکہ اس سے ایک قسم
کی استراحت مل جایا کرے، ورنہ ورزش کی تیزی اور سختی سے
وہ شخص بڑھال ہو جائیگا) +

و یجب ان یتفنن فی استعمال لریاضات
المختلفة ولا یقام علی واحد
یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف ریاضتوں کے استعمال
میں رد و بدل اور جدت کی جائے، اور ایک ہی ورزش پر
قائم نہ رہا جائے، تاکہ مختلف اقسام کی ورزش سے مختلف
اعضاء، مفاصل، اور عضلات کو فائدہ پہنچے +

ولکل عضو ریاضة تخصه اما
ریاضة البدن والسر جلین
فلا خفاء بها
ایہ عضو کی مخصوص ریاضت (یہ بھی یاد رکھو کہ ہر عضو کے لئے
ایک مخصوص ریاضت ہے، چنانچہ ہاتھ پاؤں کی جو ریاضت
ہے، وہ تو کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے +

واما ریاضة الصدر و اعضاء
النفس فتارة تراض بالصوت
الثقل العظیم وتارة بالحاد و
مخلوطا بينهما فیکون ذلك ايضا
ریاضة اللغم واللهاة واللسان
والعق ویحسن اللون ویسقی
الصدر
رہی سینہ اور اعضاء تنفس کی ریاضت، تو
اسکی مختلف صورتیں ہیں) گا ہے ان کی ریاضت بھاری
اور بڑی آواز نکالنے سے ہو جاتی ہے۔ اور گا ہے باریک
اور تیز آواز نکالنے سے۔ اور گا ہے دونوں قسم کی آوازوں
سے اس ریاضت کی مثالیں گانا، تقریر کرنا، قرارت وغیرہ
(ہیں)۔ اس سے سینے اور اعضاء تنفس کی ریاضت
کے علاوہ منہ، لہا، زبان، اور گردن کی ریاضت بھی
ہو جاتی ہے۔ نیز بشرہ کے رنگ کو بہتر بنا دیتا ہے
اور سینہ کا تنفیہ کرتا ہے +

وتراض بالنفخ مع حصر النفس
فتكون ذلك ریاضة ما للبدن
كله وتوسع مجاریه
سانس روک کر بھوک مارنے سے بھی سینہ اور اعضاء
تنفس کی ریاضت ہوتی ہے مثلاً سناں بھونکنی کے
ذریعہ بھونکا کرتا ہے)۔ چنانچہ اس سے (جس طرح سینہ
حجاب عاجز، اختار اور عضلات شکم کی ورزش ہوتی ہے
اسی طرح اس سے) سارے بدن کی ریاضت ہو جاتی ہے۔
نیز اس کی وجہ سے مجاری (سارے بدن کے مجاری، مثلاً
مجاری تنفس اور عروق و شرائین وغیرہ) کشادہ ہو جاتے
ہیں +

واعظام الصوت خرمانا طویلا
بہت دیر تک آواز کا بڑا نانا مثلاً دیر تک پیچنے

جداً انحاط طرۃ

رہنا) خطرناک ہے +

کیونکہ اس عمل میں سانس روکنا پڑتا ہے، اور آلات تنفس سختی سے کام کرتے ہیں۔ خون کی آمد و رفت میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے، اور بعض اوقات رگیں پھٹ جاتی ہیں +

و ادامۃ تشدید لا تحوج الے اسی طرح دیر تک سخت آواز کے نکالنے میں چونکہ جذب ہوا، کثیر و فیہ خطرو بہت زیادہ مقدار میں (سینے کے اندر) ہوا، کھینچنے کی ضرورت تطویلہ محوج الی اخراج ہوا پڑتی ہے، اس لئے یہ خطرہ سے خالی نہیں۔ اسی طرح لمبی کثیر و فیہ خطر عظیم آواز کے نکالنے میں چونکہ بہت سی ہوا (سینے سے) خارج کرنی پڑتی ہے، اس لئے اس میں خطرہ عظیم ہے (چہ جائیکہ اگر لمبی آواز بڑی اور سخت بھی ہو) +

و یجب ان یبدؤ بقراءۃ نینۃ ثم یرفع بہا الصوت علی تدریج ثم اذا شد الصوت واعظم وطول جعل زمان ذلک معتدلاً فی نفع نفعاً بیناً عظیماً فان اطیل زمانہ کان فیہ خطر للمعتدین الصیحین

(سینے کی ریاضت میں) یہ ضروری ہے کہ ابتداً نرم اور ہلکی آواز سے کی جائے۔ اس کے بعد بتدریج آواز بلند کی جائے۔ پھر جب آواز سخت، بڑی، اور لمبی کر دی جائے، تو اس کی مدت اوسط درجہ کی رکھی جائے (اس ریاضت کی مدت دراز نہ کی جائے)۔ ایسی حالت میں (اس ریاضت سے اعضا تنفس کو) بہت بڑا اور نمایاں فائدہ حاصل ہوگا۔ لیکن اگر غلطی سے اسکا زمانہ دراز کر دیا گیا، تو معتدل المزاج اور تندرستوں کے لئے اس میں خطرہ ہے۔ (اور اسی پردہ و سرے کمزور لوگوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے) +

وکل انسان بحسبہ ریاضۃ

(جس طرح ہر عضو کے لئے مخصوص ریاضت ہوتی ہے اسی طرح) ہر شخص کے (ذاتی حالات کے، لحاظ سے ایک مخصوص ریاضت ہوتی ہے (جو اس کے لئے زیادہ مناسب و مفید ثابت ہوتی ہے) +

کیونکہ ہر شخص کا مزاج، عمر، قوت، عادت، پیشہ، اور تدابیر سابقہ و موجودہ وغیرہ الگ الگ ہوتے ہیں، اسلئے ہر شخص کے لئے ایک ہی ریاضت بلا اشتراک مناسب اور مفید نہیں ہو سکتی +

و یجب ان یتفنن فی استعمال الریاضات المختلفة ولا یقام علی واحدة
یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف ریاضتوں کے استعمال
میں رد و بدل اور جدت کی جائے، اور ایک ہی ورزش پر
قائم نہ رہا جائے تاکہ مختلف اقسام کی ورزش سے مختلف
اعضاء، مفاصل، اور عضلات کو فائدہ پہنچے +

وکل عضو ریاضة تخصه اما
ریاضة البدن والرجلین
فلا خفاء بها
ایہ عضو کی مخصوص ریاضت (یہ بھی یاد رکھو کہ ہر عضو کے لئے
ایک مخصوص ریاضت ہے، چنانچہ ہاتھ پاؤں کی جو ریاضت
ہے، وہ تو کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے +

واما ریاضة الصدر و اعضاء
النفس فتأثر بالصور
الثقل العظیم و تأثر بالحدو
مخلوطا بینہما فیکون ذلك ایضا
ریاضة للقم واللہاۃ واللسان
والعنق و یحسن اللون و ینقی
الصدر
رہی سینہ اور اعضاء تنفس کی ریاضت، تو
(اسکی مختلف صورتیں ہیں) گاہے ان کی ریاضت بھاری
اور بڑی آواز نکالنے سے ہو جاتی ہے، اور گاہے باریک
اور تیز آواز نکالنے سے، اور گاہے دونوں قسم کی آوازیں
سے (اس ریاضت کی مثالیں گانا، تقریر کرنا، قرارت وغیرہ
ہیں)۔ اس سے (سینے اور اعضاء تنفس کی ریاضت
کے علاوہ) منہ، ہاتھ، زبان، اور گردن کی ریاضت بھی
ہو جاتی ہے۔ نیرۂ بشرہ کے رنگ کو بہتر بنا دیتا ہے،
اور سینہ کا تنقیہ کرتا ہے +

وتأثر بالنفس مع حصر النفس
فتكون ذلك ریاضة ما للبدن
کله و توسع مجاریه
سانس روک کر پھوک مارنے سے بھی سینہ اور اعضاء
تنفس کی ریاضت ہوتی ہے مثلاً سناں پھونکنی کے
ذریعہ پھونکا کرتا ہے)۔ چنانچہ اس سے (جس طرح سینہ
حجاب حاجز، احتشاء اور عضلات شکم کی ورزش ہوتی ہے
اسی طرح اس سے) سارے بدن کی ریاضت ہو جاتی ہے۔
نیراس کی وجہ سے مجاری (سارے بدن کے مجاری، مثلاً
مجاری تنفس اور عروق و شرائین وغیرہ) کشادہ ہو جاتے
ہیں +

واعظام الصوت زمانا طویلا
بہت دیر تک آواز کا بڑھانا مثلاً دیر تک پیچنے

جداً انحاطرة

رہنا) خطرناک ہے +

کیونکہ اس عمل میں سانس روکنا پڑتا ہے، اور آلات تنفس سختی سے کام کرتے ہیں۔ خون کی آمد و رفت میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے، اور بعض اوقات رگیں پھٹ جاتی ہیں +

و ادامة تشدید ہوجا اے اسی طرح دیر تک سخت آواز کے نکالنے میں چونکہ جذب ہوا کثیر و ذیہ خطرو بہت زیادہ مقدار میں (سینے کے اندر) ہوا کھینچنے کی ضرورت تطویلہ ہوجا الی اخراج ہوا پڑتی ہے، اس لئے یہ خطرہ سے خالی نہیں۔ اسی طرح لمبی کثیر و ذیہ خطر عظیم آواز کے نکالنے میں چونکہ بہت سی ہوا (سینے سے) خارج کرنی پڑتی ہے، اس لئے اس میں خطرہ عظیم ہے (چہ جائیکہ اگر لمبی آواز بڑی اور سخت بھی ہو) +

و یجب ان یبداء بقراءة نینۃ ثم یرفع بها الصوت علی قدریچہ (سینے کی ریاضت میں) یہ ضروری ہے کہ ابتدا نرم اور ہلکی آواز سے کی جائے۔ اس کے بعد بتدریج آواز شداد شداد الصوت و اعظم بلند کی جائے۔ پھر ذیاب آواز سخت، بڑی، اور لمبی کر دی و طول جعل زمان ذاک معتدلا جائے، تو اس کی مدت اوسط درجہ کی رکھی جائے (اس فی نفع نفعاً بیناً عظیماً فان اطلیل ریاضت کی مدت دراز نہ کی جائے)۔ ایسی حالت میں زمانہ کان فیہ خطر للمعتدین (اس ریاضت سے اعضا تنفس کو) بہت بڑا اور نمایاں فائدہ حاصل ہوگا۔ لیکن اگر غلطی سے اسکا زمانہ دراز کر دیا گیا، تو معتدل المزاج اور تندرستوں کے لئے اس میں خطرہ ہے۔ (اور اسی پردہ دوسرے کمزور لوگوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے) +

وکل انسان مجسہ ریاضۃ

د جس طرح ہر عضو کے لئے مخصوص ریاضت ہوتی ہے (اسی طرح) ہر شخص کے (ذاتی حالات کے) لحاظ سے ایک مخصوص ریاضت ہوتی ہے (جو اس کے لئے زیادہ مناسب و مفید ثابت ہوتی ہے) +

کیونکہ ہر شخص کا مزاج، عمر، قوت، عادت، پیشہ، اور تداویر سابقہ موجودہ وغیرہ الگ الگ ہوتے ہیں، اس لئے ہر شخص کے لئے ایک ہی ریاضت بالاشتراك مناسب اور مفید نہیں ہو سکتی +

وما كان من الرياضات اللينة **ترجمہ (جھول جھلانا)** جو ریاضتیں جھول جھولنے کی طرح نرم
مثل الترحي فهو موافق لمن اضعفته اور ملکی ہیں، وہ ایسے نقیہ لوگوں کے لئے مناسب ہیں جنگ
الحميات واعجزته عن الحركة بخاروں نے (یا دیگر امراض محللے) کمزور کر دیا ہو، اور
والقعود من الناقهين ولمن اضعفهم شرب الخمر بق ونحوه وہ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو گئے ہوں ؛
ولمن به مرض في الحجاب اور جو خرب جیسی (سخت دست آور) چیزوں کے استعمال
کرنے سے کمزور ہو گئے ہوں ؛ اور جن کے حجاب عاجز
میں ورم ہو +

ایسی نرم ریاضت سے تکان چڑک لائق نہیں ہوتی ہے، اس لئے اس سے ریاضت کے فوائد بھی
حاصل ہو رہے ہیں، بدنی مواد بھی تحلیل ہوتے ہیں، اور قوت بھی نڈھال نہیں ہوتی ہے +
واذا سرفق به نوم وحلل الرياح اگر جھول نرمی اور آہستگی سے جھلایا جائے، تو اس
ونفع من بقايا امراض الرأس سے نیند آجاتی ہے۔ ریاح تحلیل ہوتی ہے، اور امراض
مثل الغفلة والسيان وحركات السر کے بقیہ اثرات مثلاً غفلت اور سیان میں فائدہ پہنچتا
الشهوات ونبتة الغريزة ہے، خواہشات (مثلاً خواہش غذا) میں تحریک حاصل
ہوتی ہے، اور طبیعت بیدار ہو جاتی ہے +

واذا رويح على السرير كان اوفق اگر مریض کو تخت (یا پلنگ) پر جھلایا جائے، تو یہ
لمن به شطر الغب والحميات شطراغب والوں، حمیات مرکبہ وبلغیہ والوں، استفادہ
المركبة والبلغية ولصاحب والوں، درد فقرس، اور امراض گردہ والوں کے لئے
الحبن وصاحب اوجاع الفقرس زیادہ موافق ہو گا۔ (اس میں مریض کو زور لگانا نہیں
واصراض الكلى فان هذا الترجيح بڑھیکا، اس لئے یہ ریاضت کی نہایت ہی خفیف قسم ہے)
يحيى المواد الى الانقلاع جھول جھلانے کی یہ قسم مواد کو اس امر کے لئے تیار کر دیتی
ہے کہ اوکھڑ کر خارج ہو جائیں +

واللين لما هو لين والقوى البھر جو مواد نرم ہوں (یا جن امراض کے مواد نرم
لما هو اقوى اور آسانی دفع ہو جانے کی قابلیت رکھتے ہوں) اُن کے
لئے نرمی سے جھول جھلایا جائے، اور جو مواد سخت ہوں
(یا جن امراض کے مواد سخت ہوں، اور آسانی سے

دفع ہو جانے کی قابلیت نہ رکھتے ہوں، انکے لئے سختی سے
تھلا یا جائے +

واما سركوب العجل فقد يفعل هذا كالأفعال لكنه أشد اثارة

گاڑیوں کی سواری گاڑیوں کی سواری بھی اگرچہ یہی کام کرتی ہے (جو پینگ کا جھولہ کرتا ہے)، لیکن وہ جھولہ کے مقابلہ میں ہيجان زیادہ پیدا کرتی ہے (یعنی گاڑیوں کی سواری میں انسان کو ہچکولے اور دھکے بہت لگتے ہیں، اور بسا اوقات اس کی رفتار بھی تیز اور سخت ہوتی ہے، بقول گیلانی غلیظ مواد سے جو دوسرے پیدا ہوتا ہے، اس کے لئے گاڑیوں کی سواری مفید ثابت ہوتی ہے) +

وقد يدكب العجل والوجه اذا خلف فينتفع ذلك من ضعف البصر وظلمته نفعاً شديداً

گاڑے گاڑیوں پر لوگ سوار ہو کر اپنا منہ پیچھے کی طرف کر لیتے ہیں؛ چنانچہ یہ عمل ضعف بصر اور ظلمت بصر (بنیائی کی تاریکی و کمزوری) کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے (نیز اس حالت میں سوار کی آنکھیں گردوغبار وغیرہ سے محفوظ رہتی ہیں) +

اس کی وجہ شارحین نے یہ بتائی ہے کہ اس حالت میں چونکہ سوار کا سر ہمہ وقت پیچھے کی طرف ہوتا رہیگا، اس لئے سر کے اگلے حصے کے مواد پیچھے کی طرف منجذب ہونگے، اس لئے بینائی قوی ہو جائیگی۔ کیونکہ بینائی کا قطن مقدم و مانع سے ہے۔ (واللہ اعلم)

نیز گیلانی نے لکھا ہے کہ پیچھے کی طرف نگاہ رکھنے میں بینائی کی ریاضت بھی زیادہ اچھی ہوتی ہے +

واما سركوب النور والسفن كشتی اور ہماز کی سواری كُورَقْ اور سفینہ (جھوٹی بڑی کشتی اور سفینہ من الجذا ام والا ستقاء ہماز) کی سواری ہزام، استقاء، سکتہ، برد و دت معدہ، والسکتہ و برد المعدۃ و نفختھا اور نفخ معدہ میں مفید ہے؛ بشرطیکہ کشتیاں کنارہ دریا و ذلک اذا كان یقرب الشطوط (اور ساحل) کے پاس پاس چلائی جائیں، اگر اس ردیائی و اذا ہاج منه غشیان شمس سکن (اور بحری) سواری سے متلی کا ہيجان ہو، اور پھر اس میں کان نافعاً للمعدۃ سکون آجائے، تو اس سے معدہ کو فائدہ پہنچتا ہے (کیونکہ اس سے معدہ گرم ہو جاتا، اور اسکا تنقیہ ہو جاتا ہے، اگرچہ

ستلی معدہ کے لئے خود ایک آفت ہے۔ اسی لئے سکون
کی شرط لگائی گئی ہے) +

واما رکوب السفن مع التلجیح اگر کشتیوں (یا جہازوں) پر سوار ہو کر سمندر کے
فی البحر فذلک اقوی فی قتلہ گہرے حصوں میں (ساحل سے دور) چلائی جائیں، تو امراض
الامراض المذکورۃ لہا مذکورہ کے دور کرنے میں یہ زیادہ مؤثر اور قوی ہیں؛ کیونکہ
یختلف علی النفس من فرح و حزن اس وقت نفس پر خوشی، اور خوف و ہراس کے مختلف اثرات
و خوف پہنچتے رہتے ہیں +

یعنی کبھی نفس سمندر کے نئے اور عجیب و غریب مناظر دیکھ کر خوش ہوتا ہے، اور کبھی اس کی مہیب
سلج اور قیامت ڈھانے والی موبیں روح کو سہا دیتی ہیں۔ اس حالت میں انسان اپنی زندگی کو امید و ہم کے
درمیان سلج آب پر مذہب اور ڈانواں ڈول محسوس کرتا ہے +

واما اعضاء الغداء فی ریاضتها اعضائے غذا کی ریاضت رہی اعضاء غذا کی ریاضت
تا بعة لریاضۃ البدن تو اس کی ریاضت بدن کی ریاضت کے تابع ہوتی ہے +
یعنی اعضاء غذا کی انگ کوئی مخصوص ریاضت نہیں ہے؛ بلکہ ان کی ریاضت یہی ہے کہ کسی قسم کی

بدنی ریاضت کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام جسمانی ریاضتوں اور دوڑ و چوہ کے کاموں سے غذا و خوب ہضم
ہوتی ہے، بیوک خوب لگتی ہے، اور اعضاء غذا خوب کام کرتے ہیں۔ ان مرض جسمانی ریاضتوں کے سلسلہ میں اعضاء غذا کی ورزش خوب ہوتی ہے +
والبصر یراض بتامل الاستیاء الدقیقة بینائی کی ریاضت بینائی کی ریاضت یہ ہے کہ باریک چیز کو نگاہ بگاہ غور و تامل سے دیکھا جائے
والتمہاج احیاناً فی النظر فی المشتقات بدقۃ اور کبھی کبھار چھٹی چیز پر نظر پڑتی ہوئی نگاہ الیہ باریک بینی غور سے اور دیرینت نگہ کیا جائے +
باریک حروف اور باریک چیزوں کو زیادہ دیکھنے سے اسی طرح چھٹی اور باریک چیزوں پر زیادہ نظر لانے سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے

کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باریک حروف کی کتابیں پڑھنے سے ہمارے طلبہ کی نگاہیں جلد زراب ہو جاتی ہیں +
میں تندر و شنوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان کے پیشہ وروں کی نگاہ بہت جلد زراب ہو جاتی ہے +

ولسمع یراض بتامل الاصوات الخفیة سامع کی ریاضت سامع کی ریاضت (نگاہ ہے) اس طرح کرانی جاتی ہے کہ ہلکی آوازوں کو
وفی المد مرہ بسماع الاصوات العظيمة غور سے سننے کی کوشش کی جائے، اور شاید دیرینہ آوازوں کے سننے سے +
پہلی صورت یعنی ہلکی آوازوں کا سننا گاہ بگاہ ہی سودمند ہو سکتا ہے، نہ کہ کثرت کے ساتھ، کیونکہ اگر کان بڑی آوازوں

کاں کی ریاضت کیلئے بڑی آوازوں کا سننا گاہ بگاہ ہی سودمند ہو سکتا ہے، نہ کہ کثرت کے ساتھ، کیونکہ اگر کان بڑی آوازوں
کے عادی ہو گئے، تو پھر ہلکی آوازوں کا ادراک کرنا ان کیلئے دشوار ہو جائیگا +

وکل عضو ریاضۃ خاصۃ و نحن (ہر بال نصاب یہ ہے کہ) ہر عضو کے لئے ایک

نذکر ذلک فی حفظ صحۃ عضو مخصوص ریاضت ہوتی ہے (اسلئے اس جگہ کہاں تک انکی تفصیل
عضو و ذلک اذا اشتعلنا بالکتاب بیان کی جائے) اس کو ہم ہر ہر عضو کی حفظ صحت میں لکھینگے، جبکہ
الجزئی ہم کتاب جزئی میں مشغول ہونگے (اور معالجات امراض بیان کرینگے)
و يجب ان یحذر المرء من تاض ووصول **ہدایت ضروری** مرضاض (دورزش کرنے والے) کے لئے یہ احتیاط
تحتیہ الریاضۃ الی ما ہو ضعیف ضروری ہے کہ جو اعضاء کمزور ہوں، ان کو ریاضت کی شدت سے
من اعضاءہ الاعلیٰ سبیل التبع بچائے؛ ہاں اگر ایسے اعضاء کی ریاضت تبعاً اور منہا ہو جائے
مثلاً من یعتبریہ الدوالی تو کوئی حرج نہیں؛ مثلاً جس شخص کی ٹانگوں میں مرض دوالی ہو
فالواجب لہ من الریاضۃ اس کی پنڈلی کی رگیں پھول کر گہ ہمار ہو گئی ہوں، اس کے
التي لیستعملها ان لا یکثر تحریک لئے ضروری ہے کہ اپنی ریاضتوں میں ٹانگوں کو زیادہ حرکت
سرجلیہ بل یقل ذلک و یحمل نہ دے، بلکہ (جہاں تک ممکن ہو) ٹانگیں کم ہلائے، اور اس امر
بر ریاضتہ علی اعالیٰ بدنہ من کی کوشش کرے کہ ریاضت کا بار بدن کے بالائی حصے، مثلاً
غرقہ و سراسہ وید یہ بحیث گردن، سر، اور ہاتھوں، پر پڑے؛ اور ریاضت کا جو کچھ اثر
یصل تا ثیر الریاضۃ الی اس کی ٹانگوں تک پہنچے، وہ محض اوپر (کے اعضاء کی ریاضت
سرجلیہ من فوق کی وجہ سے پہنچے) +
والبدن الضعیف ریاضتہ ضعیفہ کمزور بدن کی ریاضت بھی کمزور ہی ہونی چاہئے، اور
والبدن القوی ریاضتہ قویۃ قوی بدن کی قوی +
اب شیخ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ چونکہ ہر ہر عضو کے لئے ایک مخصوص ریاضت ہوتی ہے، اسلئے اسکی ریاضت اس
عضو کے مخصوص فعل کے مناسب ہونی چاہئے، جس سے اسکی مخصوص قوت میں تحریک واقع ہو۔ یہ نہ قیاس کرنا چاہئے کہ
اگر مثلاً ایک عضو کی ریاضت انش سے ہوتی ہے، تو آنکھ اور کان کی ریاضت کے لئے بھی انکو ملا جائے :
واعلم ان لكل عضو فی نفسه ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہر عضو کے لئے ایک ایسی
ریاضۃ تخصّصہ کما للعين فی تبصر ریاضت ہوا کرتی ہے، جو اسی کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے،
الدقیق والخلق فی اجهار الصوت جس طرح آنکھوں کے لئے (گاہ بگاہ) باریکیوں کا بغور دیکھنا، اور
بعد ان یكون بتدریج و للسن حلق کے لئے بتدریج آواز کا بلند کرنا۔ اسی طرح دانتوں کے لئے
ولاذن کذلک وکل فی بابہ اور کانوں کے لئے بھی (مخصوص ریاضتیں) ہیں؛ چنانچہ ان سب کو
ان کے مخصوص ابواب میں بیان کیا جائیگا +

الفصل الثانی فی وقت ابتداء الریاضة وقطعها فصل (۳) ریاضت کے شروع اور ختم کرنیکا وقت

یعنی ریاضت کس وقت شروع کی جائے، اُس وقت بدن کی کیا حالت ہونی چاہئے، اور کس وقت ریاضت بند کی جائے، اور کتنی دیر تک ورزش جاری رکھی جائے +

وقت شروع فی الریاضة ان یکون البدن نقیاً ولس فی نواحة (۱) بدن (مرد و فضلیہ سے) پاک ہو، اور احشاء اور عروق میں کواحتشاء والعروق کیموسات رومی اور خام اخلاط (کیموسات) موجود نہ ہوں، جو ریاضت کی خامہ سردیۃ تنشہا الریاضة فی البدن وجہ سے تمام بدن میں منتشر ہو جائیں +

ویکون الطعام الا حصہ قد انفضم فی المعدة والکبد والعروق و (۲) گذشتہ روز کا کھانا یا ہوا کھانا معدہ، جگر، اور عروق میں ہضم ہو چکا ہو، اور دوسرے کھانے کا دنت حضر وقت غذا آخر آچکا ہو +

یہاں ریاضت سے عام ریاضت مراد نہیں ہے، کیونکہ ہر ریاضت میں یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرے دن کا کھانا ہضم ہو چکا ہو، بلکہ ہضم معدی کی تکمیل کے بعد ریاضت کرنا جائز ہے، خواہ اُسی دن کھانا کھا یا گیا ہو، بلکہ یہاں ریاضت سے ”صبح کے وقت کی ریاضت“ مراد ہے، جو ہمارے نام نہشتہ کے طور پر کہہ سکتے ہیں اس کا کھانا، بشرطیکہ کوئی خاص مجبوری ہوتی ہے +

ویدل علی ذلک نضج البول اس کا پتہ (کہ کل والا کھانا تینوں ہضموم : ہضم معدی، بالقوام واللون ویکون ذلک کبدی، اور عروقی، کو طے کر چکا) اپنے قوام اور رنگ سے قارور کا نضج بتا دیگا، اور یہی زمانہ انضمام (انضمام حقیقی، انضمام عضوی) کا ابتدائی وقت ہوگا (اس لئے ریاضت شروع کرنے کا موزوں ترین وقت یہی ہو سکتا ہے، جبکہ تینوں ہضموم کے بعد انضمام عضوی شروع ہو گیا ہو، تاکہ اعضا خوب تغذیہ حاصل کر سکیں) +

فان العهد اذا بعد به وخلت الغریزیۃ مدۃ عن التصرف لیکن جب اس کا ایک عرصہ گزر چکا ہو یعنی ہضم عضوی کا ابتدائی زمانہ گزر چکا ہو، اور غذائی تصرفات اور مشاغل تندرستی سے طبیعت کچھ عرصہ پہلے فارغ ہو چکی ہو، پیشاب میں ناریت

البول وجا و نزلت حدًا الصفرۃ کا غلبہ ہو چکا ہو (جو اس امر کو بتاتا ہے کہ انضمام حقیقی یا عضو
الطبیعیۃ فان السریاضۃ ضارۃ کا ابتدائی زمانہ گزر چکا۔ اور قادر و کی زردی طبعی حد سے
لانها تنهک القوۃ تجاوز کر چکی ہو، تو اس وقت ریاضت کرنا موجب ضرر ہوتا

ہے (یعنی ایسی حالت میں بھجنا چاہئے کہ ریاضت کے شروع
کرنے کا وقت گزر گیا، اس لئے اگر ایسی حالت میں ریاضت شروع
کی گئی، تو یہ موجب ضرر ہوگا) اس لئے کہ اس وقت کی ریاضت
قوتوں کو کمزور کر دیتی ہے (اور اصلی رطوبات اور حرارت
غریزہ ایسی ریاضت کی وجہ ضائع ہوتی ہے) *

ولهذا قيل ان الحال اذا اوجبت اسی وجہ سے ہدایت کی جاتی ہے کہ جب بمقتضائے
سریاضۃ شدیدۃ فبالحرسی حالت شدید ریاضت کرنی پڑے، تو ایسی حالت میں مناسب
ان لا تكون المعدة خالیۃ جلد ہی ہے کہ معدہ بالکل خالی نہ رہے، بلکہ اس میں تھوڑی سی
بل یكون فیہا غذا قلیل اما غذا ضرور موجود ہو (یعنی خلوے معدہ میں شدید ریاضت ہرگز نہ
فی الشتاء فخلیظ واما فی الصيف نہ کی جائے، بلکہ ایسی حالت میں کچھ تھوڑا سا کھا لیا جائے)؛ چنانچہ
فلطیف جاڑوں کے موسم میں یہ غذا غلیظ ہونی چاہئے، اور گرمیوں
کے موسم میں لطیف *

یعنی شدید ریاضت شروع کرنے سے پہلے اسکا خیال کر لیا جائے کہ معدہ قطعاً خالی تو نہیں ہے، اور بھوک
کا غلبہ اور کمزوری کا اثر تو نہیں ہے؛ اگر یہ حالات ہوں، تو ریاضت ہرگز نہ شروع کی جائے، بلکہ معدہ میں کچھ تھوڑی
سی غذا بھر لی جائے۔ چنانچہ سردیوں کا موسم ہو، تو غلیظ غذا (بھاری قسم کی غذا) تھوڑی سی کھائی جائے، اور
گرمیوں کا موسم ہو تو ریاضت سے پہلے کچھ لطیف غذا کھائی جائے۔ الغرض خلوے معدہ کی شدت میں شدید
ریاضت ہرگز نہ کی جائے *

حشمان اسر تاض ممتلیا خیر پھر اگر کوئی شخص امتلاہ کی حالت میں ریاضت کرے، تو
من ان یر تاض خاویا وان یہ اس سے بہتر (اور کم اندیشہ ناک) ہے کہ خلائے کی صورت
اسر تاض حار اور طباً خیر میں ریاضت کرے (یعنی خلائے معدہ کے وقت کی ریاضت
من ان یر تاض والبدن بارد بہت زیادہ مضعف اور مضر ہے)۔ اسی طرح اگر کوئی
اوجاف شخص حار یا رطب ہونے کی صورت میں ریاضت کرے،

تو یہ اس سے بہتر ہے کہ بدن کے بار دیا یا بس ہونے کی صورت
میں کوئی شخص ریاضت کرے (یعنی بار دیا بس ہونے کی صورت
میں ورزش زیادہ اندیشہ ناک ہے) +

اس قول سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جس طرح استلائے معدہ کی صورت میں ریاضت ناجائز ہے، اسی
طرح خلا، معدہ کی صورت میں بھی؛ مگر خلائے معدہ کی صورت میں زیادہ مضر ہے۔ اسی طرح اگر مزاج میں حرارت
و رطوبت کا غلبہ ہو، یا اگر مزاج میں برودت و ہیوست کا غلبہ ہو، تو ان دونوں صورتوں میں ریاضت مضر ہے؛
مگر برودت و ہیوست کی صورت میں زیادہ مضر ہے +

شیخ کے اس قول پر بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حرارت مزاج کی صورت میں چونکہ ورزش
سے اور بھی حرارت بڑھ جاتی ہے، اس لئے یہ مضر ثابت ہوتی ہے؛ اور برودت مزاج کی صورت میں چونکہ ورزش
سے حرارت کا اضافہ ہوتا ہے، اور برودت کے زوال سے اعتدال آ جاتا ہے، اس لئے یہ مفید ثابت ہوتی ہے +
واصول اوقاتہ الاعتدال ریاضت کے لئے بہترین وقت وہ ہے جبکہ اعتدال
حاصل ہو (یعنی جبکہ بدن حرارت و برودت کے لحاظ سے
معتدل ہو) +

وربما وقعت الرياضة حار المزاج یا بسۃ فی امراض فاذا
لوگ ریاضت کی وجہ سے مختلف امراض میں مبتلا
ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ ریاضت ترک کر دیتے ہیں،
تو (خود بخود، بلا کسی علاج کے) اچھے ہو جاتے ہیں +

و يجب علی من یرتاض ان یبدأ
فیفضل الفضل من الامعاء
ومن المٹانة شمر شغل بالریاضۃ
ریاضت کرنے والوں کے لئے یہ ضروری ہدایت ہے
کہ ریاضت شروع کرنے سے پہلے آنتوں کے اور شانہ کے
فضلات کو خارج کر لیں (یعنی پیشاب و پاخانہ سے فارغ ہو لیں)
اور شانہ اور آنتوں کے بوجھ اور تناد کو پہلے دور کر لیں،
اس کے بعد ریاضت میں مشغول ہوں +

و یتدلك اولاً للاستعداد لک
ینعش الغریزۃ ویوسع المسام
وان یکون التمدلک بشئ خشن
ریاضت کرنے والوں کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ
ریاضت شروع کرنے سے پہلے ورزش کی استعداد پیدا کرنے
کے لئے بدن کی مالتش کریں، جس سے حرارت غریزہ برانگیختہ

شم یتمرخ بدن عذب شم ہو جائے (یا طبیعت بیدار ہو جائے) اور مسامات کشادہ ہو جائیں۔
 يتدرج في التمرحج الى ان يضغط اور یہ ماش کسی کھر درسی چیز سے کریں، اور اس کے بعد کوئی
 العضوبه ضغطاً غير شد يد الوغول بیٹھا تیل بدن پر لیں (جس میں کسی قسم کی قوت قابض نہ ہو)۔
 ويكون ذلك بايد كثيرة ومختلفة تیل ملنے میں تدریجاً زور اور قوت بڑھاتے اور عضو کو دبائے
 اوضاع الملاقات ليلغ ذلك جميع چلے جائیں، لیکن بہت زیادہ شدت کے ساتھ بھی نہ دبائیں (کہ
 شظايا العصل شم يترك وہ ریاضت سے پہلے ہی تھک جائے، اور اسے ماش کی تکلیف
 شم ياخذ المدا لوک في الس ریاضة ہی بقرار کر دے)۔ یہ ماش (جو ورزش کی استعداد و قابلیت
 پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے) بہت سے ہاتھوں سے ہونی
 چاہئے، جو مختلف طور پر بدن سے ملائی ہوں؛ تاکہ ماش کی
 رسائی سارے بدن کے عضلی ریشوں تک ہو جائے۔ پھر
 ماش بند کی جائے، اور ماش بند کرنے کے بعد وہ شخص ریاضت
 کرنی شروع کرے۔

”یہ ماش بہت سے ہاتھوں سے ہونی چاہئے“ اس میں شارحین کا اختلاف ہے؛ بعض کہتے ہیں کہ ان کی
 کثرت بلحاظ تعداد کے ہونی چاہئے؛ جسکی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کی ماش کے لئے چند آدمی کام کریں۔ اور دوسرے
 لوگ کہتے ہیں کہ زیادہ ہاتھ اس کا خاصے ہوں کہ وہ بدن پر جلد جلد تیزی کے ساتھ پھیرے جائیں؛ اور انکا گذر بدن
 کے ہر حصے پر بہت تھوڑے وقت میں ہو۔ لیکن دونوں صورتوں میں غرض محض ایک ہے؛ وہ یہ کہ سارا بدن تھوڑے
 وقت میں گرم اور ورزش کے لئے تیار ہو جائے؛ اور سارے بدن میں تقریباً ایک سی گرمی ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایک
 عضو کی ماش کے بعد دوسرے عضو کو اتنی دیر تک ملتے رہیں کہ پہلا عضو ٹنڈا ہو جائے۔

پھر دلک اور ماش کبھی خود اپنے ہاتھوں سے کی جاتی ہے، جس میں دونوں ریاضتیں ہو جاتی ہیں، اور
 کبھی دوسرے لوگوں سے کرائی جاتی ہے۔

اما في زمان الربيع فافق چنانچہ ریاضت کے لئے بہترین وقت موسم بہار میں
 اوقاتا قرب انتصاف النهار دوپہر کے قریب ہے، جو کسی معتدل مکان میں کی جائے (اسی طرح
 في بيت معتدل ويقدم في الصيف موسم خريف میں بھی یہی وقت مناسب ہوگا)۔ اور گرمیوں میں
 اس سے پہلے ہی (صبح کے قریب) کر لی جائے (کیونکہ

لہذا؛ ”دبانے کے وقت زیادہ زور کے ساتھ انگلیاں اعضاء کے اندر داخل نہ کریں“۔

دوپہر کے قریب گرمی زیادہ ہوگی۔ جو تحلیل و ضعف کی موجب
ثابت ہوگی) +

واما فی الشتاء فكان القياس ان يؤخر الى وقت المساء لكن الموانع الاخرى تمنع منه فيجب ان يبدأ في الشتاء المكان ويحسن ليعتدل ويستعمل الرياضة في الوقت الا صوب بحسب ما ذكرناه من انهم صام الغداء ونقص الفضل

رہا جاڑوں میں تو قیاس تو اس امر کا مقتضی تھا کہ ورزش دیر سے شام کے وقت کی جائے، لیکن دوسری رکاوٹیں چونکہ اس صورت میں درپیش ہیں (مثلاً یہ کہ گزشتہ دن کی تھلاؤ کو زیادہ عرصہ گزر جائیگا۔ بھوک شام تک بڑھ جائیگی۔ اور اسپر صبر نہ کیا جاسکے گا، اور رات کی سردی بھی ریاضت کے بعد جلد ہی آجائے گی)۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ سردیوں کے موسم میں (شام تک دیر نہ کی جائے، اور) مکان کو گرم کر لیا جائے۔ تاکہ وہ معتدل ہو جائے (اور اسکی سردی جاتی رہے)۔ پسینہ جلد آجائے، اور ٹھنڈی ہوا کی مغفرت سے ورزش کرنے والا بچا رہے)۔ اس کے بعد اسی گرم کئے ہوئے کمرو میں وہ شخص ورزش کرے، اور ورزش کا وہی بہترین وقت رکھے، جو ہم نے انہصام غذا اور اخراج فضلات کے لحاظ سے اوپر بتایا ہے (چنانچہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ورزش انہصام غذا کے بعد اور حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد کی جائے) +

واما مقدار الرياضة فيجب ان يراعى فيه ثلاثة اشياء

ریاضت کی مقدار رہی ریاضت کی مقدار (کہ ورزش کتنی کی جائے، اور اسے کتنی دیر تک جاری رکھ کر بند کیا جائے)۔ تو اس میں تین چیزیں دیکھی جاتی ہیں:

احدها اللون فما دام يزداد جودة فهو بعد وقت

۱۔ رنگ — چنانچہ جب تک بدن کا رنگ نکھرتا رہے (اور سرخی بڑھتی رہے) اس وقت تک بھجن چاہئے کہ ابھی ریاضت کا وقت باقی ہے (اور ابھی ورزش جاری رکھی جاسکتی ہے)۔ اور جب رنگ زرد ہونے لگے۔ تو ورزش بند کر دی جائے۔

والثاني الحركات فانها ما دامت

۲۔ حرکات — چنانچہ جب تک

خفیفۃً فهو بعد وقت

بدنی حرکات ہلکے طور پر جاری رہیں، اُس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ابھی ریاضت کا وقت ہے (اور اسے جاری رکھا جاسکتا ہے) اور جب عضلی حرکات دوبھر ہو جائیں، تو سمجھنا چاہئے کہ اب ورزش کا وقت باقی نہیں رہا، اور اسے اب بند کر دیا جائے)۔

والثالث حال الاعضاء في انتفاخها فمادامت تزداد اعضا ۱۰ پھولتے چلے جائیں، اُس وقت تک ریاضت کا وقت سمجھنا چاہئے *
(۳) اعضاء کا پھولنا — چنانچہ جب تک

و اما اذا اخذت هذه الاحوال في الانتفاص وصار العرق البخار سی شعا سائلا فيجب ان يقطع ان بجائے بگڑنے لگے، حرکتیں بوجھل ہو جائیں، اور اعضاء پھولنے کی بجائے لاغر ہونے لگیں، اور بدن کا پسینہ بخاری ہونے کی بجائے (معمولی ہونے کی بجائے) پانی کی طرح بہنے لگے، تو ریاضت ختم کر دینی چاہئے +

واذا قطعها اقبل عليه بالدهن المخرق ولا سيما وقد حصر نفسه بر ا بھی طرح تیل چپڑ دیا جائے (اور تیل کی خوب مالش کی جائے تاکہ تیل کی رطوبت اندر جذب ہو، اور اعصاب و عضلات وغیرہ نرم ہو جائیں، اور تاکہ تیل کی مالش سے جلد کے بقیہ فضلات تحلیل ہو جائیں)۔ علی الخصوص اُس وقت جب کہ ورزش کرنے والے نے ورزش کے وقت سانس کو بھی روکا ہو

ریاضت کی مقدار میں ان تین باتوں — رنگ، حرکات، اور اعضاء کے پھولنے — کے علاوہ چند دوسری باتیں بھی دیکھی جاتی ہیں، مثلاً پہلی غذا، موجودہ وقت، سحنہ بدن، مزاج، پیشہ، عادت، قوت، اور عمر۔ چنانچہ جب کوئی شخص لطیف اور تھوڑی غذا کھایا کرتا ہو، اسی طرح جبکہ موجودہ وقت گرم ہو، جبکہ اُس شخص کا مزاج گرم ہو، جبکہ اُس شخص کا سحنہ لاغر ہو، جبکہ وہ گرم اور محلل پیشہ کرتا ہو، جبکہ اُس کی قوت کمزور ہو، تو ان تمام صورتوں میں تھوڑی ورزش مناسب ہے، اور ان کے مقابل صورتوں میں زیادہ +

لیکن پہلی تین باتیں ایسی جامع اور اصولی ہیں کہ ان کے اندر یہ ساری باتیں آجاتی ہیں۔ مثلاً جب قوت کمزور ہوگی، تو یقیناً اُس شخص کی رنگت زیادہ دیر تک نکھر تی نہ رہے گی، بلکہ جلد ہی رنگت زرد پڑ جائیگی، حرکات

بوجھل ہو جائیگے، اور بدن کا بھولنا جلد تر ختم ہو جائیگا۔ اس لئے اگر کوئی شخص انہی تین باتوں کا خیال رکھے، تو ان ساری باتوں کی طرف دھیان کرنے کی چند ان ضرورت نہیں +

فاذا وقفت فی الیوم الاول علی
حَدِّ سِرِّ یَا ضَبِّهِ وَغَدَّ وَیَتِّهِ فَعَرَفْتَ
الحق قد اسرار الذی احملة من الغذاء
فلا تغیر فی الیوم الثانی شیئاً
بل قد رَغَدَاثَهُ و سِرِّ یَا ضَبِّهِ
فی الیوم الثانی علی حَدِّ وَیَتِّهِ فی الیوم الاول مقرر کرنی چاہئے +

اس سے غرض یہ ہے کہ پہلے دن ریاضت کی مقدار اور غذا کی مقدار معین کرنے میں کافی غور و تامل ہو کام لینا چاہئے۔ پہلے دن تجربہ سے جتنی مقدار مفید ثابت ہو، دوسرے دن اسی کے مطابق معیار قائم کرنا چاہئے۔ اگر پہلے دن کی ریاضت زیادہ ثابت ہو تو دوسرے دن اس میں کمی کر دینی چاہئے۔ اسی طرح غذا کے احکام میں بھی تغیر کیا جاسکتا ہے +

اس کے بعد یہ بھی ظاہر ہے، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، کہ جو ریاضت ایک عرصہ تک کی جاتی ہے، عادت کے بعد اسکا اثر کم ہونے لگتا ہے، ادا اعضاء میں اس ریاضت کے کرنے کی قابلیت روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے، اس لئے ظاہر ہے کہ روزمرہ ریاضت کی مقدار بھی بڑھتی چلی جائیگی۔ مثلاً اوائل میں ایک شخص کو اگر پچاس ڈنڈ میں پسینہ آ جاتا تھا، تو کچھ عرصہ کے بعد اسے پچھتر اور سو ڈنڈ میں پسینہ آئیگا۔ اسی طرح اگر وہ شخص اوائل میں آدھ سیر دودھ علاوہ دوسری غذاؤں کے ہضم کرتا تھا، تو ممکن ہے کہ چند روز کے بعد ایک سیر دودھ ہضم کر سکے +

فصل (۴) دِلک (ماش)

الفصل الرابع فی الدلک

دلک کی کئی قسمیں ہیں: (۱) دِلک صُلْب رَسْمَت

الدلک منه صلب فی شداد

ماش، جس میں خوب دبا دیا کر ملا جاتا ہے، اس سے بدن میں سختی آ جاتی ہے (عضلات میں اس سے سختی آ جاتی ہے) +

(۲) دِلک لَیِّن رَئِم ماش، جس میں نرمی سے

ومنه لین خیر خی

ماش کی جاتی ہے، اس سے اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں +

ومنہ کثیر فیھزل

(۳) دلک کثیر (جس میں دیر تک ماش کی جاتی ہے)

اس سے بدن دُبلتا ہو جاتا ہے +

ومنہ معتدل فیخصب

(۴) دلک مُعتدل (اوسط درجہ کی ماش) جس سے

فرہی پیدا ہوتی ہے +

اسی طرح دلک صلب اور دلک لین کے وسط میں دلک مُعتدل ہے، جس میں بدن کی ماش نرمی اور سختی کے لحاظ سے اوسط درجہ کی جائے۔ طے ہذا دلک کثیر کے مقابلہ میں دلک قلیل ہے، جس میں تھوڑی دیر تک ماش کی جائے۔ بہر حال مذکورہ بالا بیان کے مطابق کیت (مقدار) اور کیفیت کے لحاظ سے دلک کی کُل چھ قسمیں ہوں گی +

واذا سكب ذلک حدثت

جب ان قسموں کو باہم ترکیب دیا جائے، تو مرکب کی

نماوجات تسع

نو قسمیں پیدا ہو جاتی ہیں (جو تین کو تین میں ضرب دینے سے حاصل ہوتی ہیں):

اس طرح: (۱) دلک صلب کثیر — (۲) دلک صلب قلیل — (۳) دلک صلب معتدل

(بحفاظ مقدار) — (۴) دلک لین کثیر — (۵) دلک لین قلیل — (۶) دلک لین معتدل (بحفاظ

مقدار) — (۷) دلک معتدل کثیر — (۸) دلک معتدل قلیل — (۹) دلک معتدل معتدل (مقدار

اور کیفیت دونوں لحاظ سے) +

وايضاً من الدلک ما هو خشن

دلک کی اور بھی چند قسمیں ہیں، مثلاً دلک خشن

ای بخرق خشنۃ یجذب بالدم

(کھردری ماش)، جس میں کھردرے کپڑے سے ماش کی جاتی

الی الظاہر سر یعاً

ہے۔ اس کی وجہ سے خون باہر کی طرف (جلد اور عضلات کی

طرف) تیزی کے ساتھ کھینچ آتا ہے (بیرونی حصے میں دوران

خون تیز ہو جاتا ہے، اور رگیں پھول جاتی ہیں) +

ومنہ امس ای بالکف او بخرقۃ

دلک امس (چکنی ماش، یہ دلک خشن کے مقابلہ

لینۃ یجمع الدم ویحبسہ

میں ہے) اس میں ہاتھ سے یا کسی نرم کپڑے سے ماش کی جاتی

فی العضو

ہے۔ اس سے عضو میں خون (جلد اور عضلات میں) اکٹھا

ہو کر رک جاتا ہے (یعنی دلک امس سے عضو میں خون جمع ہوتا

لہ ۷۴۷ معتدل بحفاظ کیفیت کے، جو نرم اور سخت ماش کے درمیان ہے +

ہے، اور زیادہ تحلیل نہیں ہوتا ہے) +

والغرض فی الدالک تکلیف الانبذات **ماش کی غرض** دلک سے غرض یہ ہوا کرتی ہے کہ اگر بدن متخلل المتخلخلہ وتصلیب اللینۃ واخللہ **اپولا** ہے، تو اس کو کثیف (ٹھوس) بنایا جائے؛ اگر نرم ہے الکثیفۃ وتلیین الصلیبہ تو اسکو سخت بنایا جائے؛ اگر کثیف ہے، تو اس کو متخلل بنایا جائے +

ان مقاصد کے علاوہ دلک سے گاہے اور قاصد بھی وابستہ ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) اگر کسی خاص عضو کی کوئی مادہ باقی ہو، اور مسلسل سے اس عضو کا مادہ خارج نہ ہوا ہو، تو ماش سے اسکو رقیق بنا کر تحلیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے +

(۲) کسی خاص عضو کو فریہ اور عظیم بنانا ہو، تو اس کی ماش کی جاتی ہے، تاکہ ماش کی وجہ سے خون اور صر زیادہ منجذب ہو +

(۳) ماش سے ریاح بھی تحلیل ہوتی ہے، جیسا کہ اچارہ کی صورت میں نمک مسفون وغیرہ سے شکم کی ہلکی ہلکی ماش کی جاتی ہے +

(۴) گاہے ازالہ ہرودت کے لئے ماش کی جاتی ہے +

(۵) گاہے ماش اس غرض سے کی جاتی ہے کہ کسی عضو کا مادہ دوسرے عضو کی طرف متوجہ ہو جائے، اور پہلے عضو کی طرف اسکا زور نہ رہے +

(۶) گاہے روغن کے ساتھ اس غرض سے ماش کی جاتی ہے کہ اس عضو کی رطوبتیں جلد تحلیل نہ ہونے پائیں +

(۷) گاہے تسکین درد کے لئے ماش کی جاتی ہے، جیسا کہ درد شکم میں بعض اوقات ہلکی ماش سے اور درد سر میں سرد ہانے سے تسکین ہو جایا کرتی ہے۔ گیلانی ۔

ومن الدالک دالک الاستعداد **دلک کی ایک قسم دلک استعداد** ہے، جو ریاضت سے وھو قبل الریاضۃ ویبدأ **پہلے (ورزش کی تیاری کے لئے) کی جاتی ہے۔ اسے شروع لینا شمار** اکادیقو مائلے تو نرمی سے کیا جاتا ہے، لیکن جب ریاضت کرنے کا وقت الریاضۃ شدد قریب آجاتا ہے، تو اس کی نرمی کو سختی سے تبدیل کر دیا جاتا ہے (یعنی اس وقت ماش خوب زور اور قوت سے کی جاتی ہے، تاکہ بدن پورے طور پر گرم ہو جائے) (الاستعداد)۔

فان كان الغالب دمًا او خلطًا پیدا ہو رہا ہے۔ ایسی صورتیں اس خلط غالب کا استفراغ
معہ دم فصَدَتْ وَاَلَا امهلت کہ نامروری ہے۔ چنانچہ اگر خلط غالب خون ہو یا خلط
او جمعت علی ما تری من غالب کے ساتھ خون بھی ہو، تو تم قصد کر دو، ورنہ
امر الدم ادویہ سہلہ سے مادہ کا استفراغ کرو، یا خون کی حالت
دیکھ کر اگر تمھاری رائے ہو تو قصد اور اسہال، دونوں کو
اکٹھا کر دو +

وایا ان تفعل شیئاً من هذا لیکن اگر تمھیں یہ معلوم ہو جائے کہ قوت ضعیف ہے
ان استضعفت القوة تو ان دونوں باتوں میں کوئی ایک بات بھی تمھیں نہ کرنی
چاہئے +

واستلک الک علی جنس الخلط هو یہ امر کہ خلط غالب کس جنس سے ہے، تمھیں اس کا
من البول ومن العرق ومن اللون پتہ پیشاب سے، پسینہ سے، بدن کی رنگت سے، اور اس شخص
ومن حال النوم والسهر کی نیند اور بیداری کی حالت سے چل سکیگا +
واذا امتنع النوم مع تدبیرک اگر تمھاری مناسب تدبیروں کے باوجود بھی مریض کو
الجید فهو دلیل مردی نیند نہ آئے، تو یہ ایک بُری علامت ہے +

فان توهمت ان الجید من الدم بہر حال جب تمھیں مذکورہ علامات و دلائل سے یہ
قلیل فی العروق وان الاخلط گمان ہو جائے کہ خون صاف عروق میں کم ہے، اور خام اخلاط
النیتہ الغالبہ فأبرجہ واطعمہ کا غلبہ ہے، تو تمھیں چاہئے کہ مریض کو راحت و آرام
وأسقہ ما یلطف بعد ان لا تسقہ میں رکھو، (زود ہضم) غذائیں کھلاؤ، ملطف چیزیں پلاؤ،
ما فیہ اسخان کثیر بل اسقہ ما فیہ مگر ایسی چیزیں ہرگز نہ دو، جن میں گرمی زیادہ ہو، بلکہ ایسی
تقطیع مثل السکجین العسل جن میں تقطیع ہو اور جو مواد کو کاٹ چھانٹ
سکیں، مثلاً سکجین علی +

وان احتجت الی ان تزیل الملطفات اگر تمھیں ملطفات کی قوت بڑھانے کی ضرورت محسوس
قوة جعلت فی الطعام او فی ماء الشعیر ہو، تو مریض کی غذا میں، یا مارا شعیر میں، جسے تم مریض کو
الذی تسقہ شیئاً من الفلفل وان پلانا چاہتے ہو، کسی قدر فلفل ڈال دو۔ اور اگر تمھیں خلط کی
اضطررت الی الکمونی والفلاقلی خامی کی وجہ سے جوارش کمونی اور جوارش فلاقلی کھلانے

لِفَاجَةِ الْإِخْلَاطِ سَقِيَتْ كَمَا تَرَىٰ كی ضرورت پڑے، تو تم غذا سے قبل، غذا کے بعد
 قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ وَعِنْدَ النَّوْمِ اور سوتے وقت، جیسا تم مناسب سمجھو، (بلا خوف)
 وَالْمَقْدَارُ مِلْعَقَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا کھلا سکتے ہو، جس کی مقدار ایک پیچی کے برابر (تقریباً)
 يَصِلُ لَهُمَا الْفُودُ نَحْيَ فَإِنَّهُ يَجَاوِزُ نو ماشہ سے ایک تولہ) ہونی چاہئے۔ لیکن ان کے لئے
 الْحَدِّ فِي الْاسْتِحْنَانِ جوارش فودنجی بہتر نہیں ہے، یہ تو حرارت و تسخین میں حد سے
 آگے بڑھی ہوئی ہے (یعنی زیادہ گرم ہے، اس لئے اس
 موقع پر مناسب نہیں) +

فَإِنْ تَحَقَّقَتْ أَنَّ الْإِخْلَاطَ الْبَنِيَّةَ لیکن اگر یہ تحقیق ہو جائے کہ خام اور کچے اخلاط
 لَيْسَتْ فِي الْعُرُوقِ لَكُنَّ فِي الْأَعْضَاءِ عروق میں نہیں ہیں، بلکہ اعضاءِ اصلیہ (عضلات وغیرہ)
 الْأَصْلِيَّةِ دَلَّتْهُمْ خَاصَّةً بِالْعَدْوَاتِ میں ہیں، تو خصوصیت کے ساتھ صبح کے وقت ان کے بدن
 بِالْأَدِهَانِ الْمُرَخِيَةِ وَسَقِيَتْهُمْ مِنْ کی ماشادہان مرخیہ کے ساتھ کرنی چاہئے، اور مسخات
 الْمُسَخَّنَاتِ مَا يَبْلُغُ الْجِلْدَ اسْتِحْنَانَهُ میں سے ایسی دوائیں کھلائی چاہئیں جنکی سخونت و حرارت
 وَتَكُنْ لَهُمْ السَّكُونُ الطَّوِيلُ شَبَّ جلد زونیرہ) تک پہنچے (یعنی جلد وغیرہ میں نفوذ کر جائے)
 الْاسْتِحْسَامُ بِمَاءٍ مُعْتَدِلٍ الْحَرَارَةِ اور ایک لمبی مدت تک انہیں سکون میں رکھا جائے
 وَتُسْقِيَهُمُ الْفُودُ نَحْيَ بِلا خوف (اور حرکت و ریاضت سے بچایا جائے)۔ پھر اوسط درجہ
 وَلَكِنْ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ الطَّعَامِ کے گرم پانی سے حمام کرایا جائے۔ انہیں بلا خوف جوارش
 وَقَبْلَ الرِّيَاضَةِ فودنجی کھلائی جاسکتی ہے۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ یہ غذا سے
 قَبْلَ أَوْ رِیَاضَتٍ سے قبل کھلائی جائے +

فَإِنْ اجْتَمَعَتْ بَعْدَ الطَّعَامِ إِلَى مُرْمَرٍ اگر ایسے مریض کو غذا کے بعد کسی دوار ہاضم کی ضرورت
 فَلَا تَسْقِيَهُ قُوًّا يَأْمُرُ أَشْأَلُ الْفُودِ نَحْيَ ہو، تو جوارش فودنجی جیسی کوئی قوی دوار ہرگز نہ کھلائیں،
 بَلْ مِثْلُ الْكُمُونِ وَالْفَلَاخِلِ وَلَكِنْ جو غذا رکھ (طبعی تغیرات و استحقاقات سے پہلے ہی) نفوذ نہ
 مِنْ أَيْهَا كَانَ يَسِيرًا وَالسَّفَرِ جَلِي کرا دے، بلکہ اس وقت اگر کوئی دوار دیں، تو جوارش
 وَتَحَرَّانِ يَكُونُ مَا تَسْقِيَهُ مِنَ السَّفَرِ جَلِي کمونی اور جوارش فلاخلی جیسی چیزیں دیں؛ اور ان دونوں
 الْكُثْرُ مَا تَسْقِيَهُ مِنْهُمَا بَعْدَ أَنْ تَتَأَمَّلَ جوارشوں میں سے جو بھی دیں، وہ تھوڑی مقدار میں دیں
 حَتَّى لَا يَكُونَ الْبَدَنُ شَدِيدًا الْحَرَارَةَ علی نہ جوارش سفر جلی بھی ایسی حالت میں دی جاسکتی ہے۔

الحرضية وانت تسقيه هذه

لیکن سفر جلی کو کوئی اور فلا فلی سے زیادہ کھلانا انسب ہے
مگر ان دواؤں کے کھلاتے وقت یہ غور کرنا بھی مناسب
ہے کہ بدن میں عارضی حرارت شدید نہ ہو +

وينقع هؤلاء المسحج بدھن البابونج
والشبت والمرزنجوش وغير ذلك
وحدھا او مع الشمع او مقوی
براینج مع اثنی عشر ضعفاً من الزيت

ان لوگوں کے لئے یہ بھی مفید ہے کہ ان کے بدن پر
روغن بابونہ، روغن شبت، روغن مرزنجوش وغیرہ، تنہا
یا موم کے ساتھ ملا کر لگائے جائیں، یا ان روغنوں کے ساتھ
مزید تقویت کے لئے راتیج ملا لیا جائے، جسے بارہ گئے روغن
زیتون میں حل کر لیا گیا ہو +

واذا تعرفت ان الاخلاط في العروق
وخارجاً معاً قصدت الاعظم
ولم تمهل الا الصغر

جب یہ معلوم ہو جائے کہ اخلاط و مواد عروق کے
اندراور باہر، دونوں جگہ، ہیں، تو تمھاری توجہ اُس طرف
ہونی چاہئے، جہر مواد زیادہ ہوں، اور ساتھ ساتھ
دوسری طرف بھی بے پردائی نہ برتنی چاہئے، جہر مواد
کم ہوں +

فان استويا قصدت اولا قصد
الهضم بالفلا فلی وان شئت زادت
عليه فطر اسالیون بوزن الانیسون
ليكون اشداً ادرا اشد ان شئت
خلطت به يسيراً من الفودنجي
بعد ان تنقص من شربة الكموني

چنانچہ اگر دونوں جگہ مواد برابر ہوں، تو پہلے تمھاری
توجہ اصلاح ہضم کی طرف ہونی چاہئے رتا کہ فساد ہضم کی
وجہ سے مزید ملک مواد فاسدہ تک نہ پہنچ سکے اور اس
مقصد کے لئے فلا فلی (اور کوئی وغیرہ) کھلانی چاہئے، اور
اگر تم چاہو، تو فطر اسالیون (تخم کرفس جیلی) اور انیسون،
ہموزن، کا مزید اضافہ بھی کر سکتے ہو، تاکہ ان کی وجہ سے

او الفلا فلی و تدريجاً في ذلك
حتى يبقى آخره الفودنجي الصر
عندما يكون ما في العروق قلاً هضم
وانتفض وبقيت عليك العناية
بما هو خارج في العروق والفودنجي
اما علمت نافع لهذا صا

قوت اور ار بڑھ جائے، اور اگر تم چاہو، تو فلا فلی (اور
کوئی) کے ساتھ فودنجی بھی کسی قدر ملا سکتے ہو۔ لیکن جب
فودنجی ملاؤ، تو کوئی اور فلا فلی کی مقدار کم کر دو؛ اور
اسی طرح بتدریج اسکو کم کرتے (اور فودنجی کو بڑھاتے) چلے
جاؤ، حتیٰ کہ آخر میں، جب داخل عروق کے مواد نفع دہنم
یا کفارنج ہو جائیں، اور صرف خارج عروق کے مواد

الاول

تھاری توجہ کے محتاج ہوں، تو اس وقت صرف فودنجی ہی رہ جائے؛ کیونکہ یہ تمہیں معلوم ہے کہ ایسی حالت میں (جبکہ مکان کا مادہ عروق سے باہر ہو) فودنجی مفید ہے، اور پہلی صورت کے لئے مضر (یعنی جب خام مواد داخل عروق ہوں، تو فودنجی مضر ثابت ہوتی ہے) +

لیکن جن لوگوں میں یہ دونوں باتیں اکٹھی ہوں اور مواد داخل عروق کا اب تک تنقیہ نہ ہوا ہو، تو انہیں ایسی تمام باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے، جو مواد بدن کو باہر کی طرف، یا اندر کی طرف شدت کے ساتھ جذب کریں؛ انکی غمزدگی ہے کہ بہت انکو پہلے لطافات، مقطعات اور مضجعات نہ لے لیں، اور سہل دینے میں ہرگز محنت نہ کریں، اور نہ زیادہ ریاضت لکھیں (کیونکہ ریاضت مواد کو باہر کی طرف جذب کرتی ہے اور سہل دہاؤں اندر کی طرف) +

پھر جب مکان دور ہو جائے، بدن کا رنگ بہتر ہو جائے (اصلی رنگ نکل آئے)، اور قارورہ میں نفیج حاصل ہو جائے تو اس وقت ان کی ماش اچھی طرح کرنی چاہئے، اور ان سے ہلکی ریاضت بھی کرانی چاہئے؛ اور وہی حمام والا امتحان کرنا چاہئے۔ چنانچہ اگر حمام کی وجہ سے کوئی مرضی حالت (قشریہ، نافض، اور بخار) پھر نمایاں ہو جائے، تو حمام کو فوراً چھوڑ دینا چاہئے؛ اور اگر اس قسم کی کوئی بات رونما نہ ہو، تو ان تدابیر (دک، ریاضت اور حمام) کے تسلسل کو بدستور جاری رکھنا چاہئے، حتیٰ کہ یہ امور عادتِ صحت پر آجائیں؛ جبکی صورت یہ ہے کہ بتدریج ان تدابیر کو، یعنی ان کے حمام، بخار، دک، اور ریاضت کو، مناسب مقدار تک پہنچا دیں؛ اور آخر میں روغنوں کے اندر رجو ماش کے ساتھ استعمال کئے

واما هؤلاء المجتمعون فيهم الا هم ان
فنبغي ان يجنبهم كل ما يشتد
جذبته الى خارج ادا الى داخل
فلذلك يجب ان لا تبدأ سرت
الى قيمهم واسمها لهم ما لم يتقدّم
اولاً بالتلطيف والتقطيع والانتزاج
ولا ترضهم ايضا

فاذا سكن الاعياء وحسن اللون
ونفخ البول فاذا لکهم د لکاجيداً
ورضهم رياضة يسيرة وجرب
فان عاود هم شئ من امراض
فاترك وان لم يعاود هم
فاستمر بهم الى عادتهم متدرجاً
نبيه الى ان يبلغ الی
واجبهم من الاستحمام والتمريخ
والدلالج والرياضة وفي آخر
الامر في دني قوی اذها لهم

فان عاودَ آخذًا من هوألاء
الاعیاء مع حس قروح و فعاوڈ
تدبیرک فان عاود و لا بلا حس
قروح فلد بڑو بلا ستر داد

جاتے ہیں) دواؤں کی قوت (قوت تحلیل و تقویت) بڑا ہیں
لیکن اگر ان میں سے کسی میں بار دیگر تھکان لاحق ہو جائے
اور قروح کا سا احساس ہو رہ گیا ہو (کا سادہ محسوس ہو) تو
تھیں پھر وہی اول دلی تدبیر کرنی چاہئے (اُسی پہلے علاج
کو دہرانا چاہئے) اور اُسی طرح منہج دیکر از سر نو استفادہ
کرنا چاہئے۔ اور اگر اس کے ساتھ قروحی احساس (گھاؤ
کا سادہ) نہ ہو، تو ریاضت، استرداد سے اس کا علاج کرنا
چاہئے +

کیونکہ حس قروحی کے معدوم ہونے سے اس کا پتہ جلتا ہے کہ اب مادہ اعیاء میں بدت نہ رہی
اسلئے اب اگر ریاضت استرداد استعمال کی جائیگی، جس میں حرکات خفیف ہوتے ہیں، تو اس سے یہ بقیہ مادہ
تحلیل ہوگا، اور اس وقت یہ خوف نہ ہوگا کہ ریاضت کی وجہ سے مواد صامحہ مواد فاسدہ میں تسخیر ہو جائیں
جیسا کہ پہلی صورت میں اندیشہ ہے۔ گیلانی +

و ان اخلطت الدلائل ولم
یظہر اعیاء قوی محسوس
خارج حہ

اور اگر علامتیں مخلوط سی (اور مشتبه) ہوں، (اوا)
صاف پتہ نہ چل سکے کہ مادہ اعیاء ابھی تک باقی ہے یا
اس سے تنقیہ ہو چکا، اور نمایاں طور پر سخت تھکان بھی
محسوس نہ ہو، تو ایسی صورت میں علاج یہ ہے کہ مریض کو سکون
و آرام میں رکھا جائے +

واما الاعیاء التمددی فسیبہ
ہنا هو امتلاء بلا سداء قحطط

اعیاء تمددی: جب اعیاء ذاتی
”اعیاء تمددی“ کی قسم سے ہو، تو اس کا سبب اگرچہ
امتلاء مادہ ہوتا ہے، مگر اس وقت یہ مواد در دانت و
فساد سے خالی ہوتے ہیں (ورنہ ان سے بھی اعیاء قروحی
پیدا ہو) +

وعلاجه فی الابدان السردیة [علاج] اعیاء تمددی کا علاج اُن لوگوں میں جنکے مزاج ردی
المزاج الفصد و تلطیف التدبیر ہوں، یہ ہے کہ قصد کریں، اور تدبیر مطلقہ استعمال کریں
وفی البدان الذی یخن تکلم فیہ (تا کہ بقیہ مواد بدن سے تحلیل ہو جائیں) + اور ان (متندر)

هو بالتطيف والتقطيع وحده
شرعاً من بعد بما يجب

لوگوں میں، جن میں ہم گفتگو کر رہے ہیں، (اور جب تک حفظان صحت کے تدابیر ہم بنا رہے ہیں)۔ اعیاء تمدنی کا علاج یہ ہے کہ فقط تدابیر لمطفہ و مقطوعہ استعمال کریں (ان میں فصد کی ضرورت نہیں ہے)، اور اس کے بعد مناسب امور سے (مثلاً مالش اور قریح وغیرہ) سے امداد حاصل کریں +

واما الورعی فعلاجہ المبادیۃ
الی الفصد من العرق الذی
یناسب العضو الذی فیہ اکثر
الاعیاء والذی یشہر فیہ اولاً
الاعیاء ومن الاکل ان کان
لا تفاوت فیہ بین الاعضاء

اعیاء و سررہتی: اعیاء ذاتی اگر اعیاء ورعی کی قسم سے ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ جس عضو میں مکان زیادہ ہو، یا جس عضو میں مکان پہلے نمودار ہوئی ہو، اس عضو سے جس رگ کو نسبت اور تعلق ہو، اُس رگ کی جلد ہی فصد کیجا اور اگر اس مکان سے تمام اعضا میں کوئی فرق و اختلاف نہ ہو (نہ کسی عضو میں مکان زیادہ ہو، اور نہ کسی خاص عضو سے اس کی ابتداء ہوئی ہو) تو "اکحل" نامی ورید کی فصد کھولنی چاہئے +

وربما احتجت ان تفصدا
فی الیوم الثانی بل الثالث
فانفصدا فی الیوم الاول کما
یظہر ولا تؤخرہ فیتمکن فیہ
وفی الیوم الثانی والثالث فانفصدا
عشیاً

(جب بدن میں خون کی کثرت ہوتی ہے، اور فصد کرنے میں غفلت برتی جاتی ہے، اور مکان نمودار ہوتے ہی پہلے فصد نہیں کی جاتی ہے، تو) بسا اوقات دوسرے یا تیسرے دن فصد کرنے کی حاجت ہوتی ہے؛ اسلئے بہتر ہے کہ مکان کے نمودار ہوتے ہی، پہلے دن فصد کر دی جائے، اور اس میں تاخیر نہ کی جائے؛ ورنہ اس کے بدن میں مکان متکثر اور قائم ہو جائے گی (اور پھر اس کے ازالہ میں دیر لگیگی)۔ پھر دوسرے یا تیسرے دن رات کے وقت (مکرر) فصد کی جائے +

ومجببان یکون غذاؤہ فی الیوم الاول
ماء الشعیرا وحسوا الخدر وس
ساذجان لم یعرض حی فان

مریض کی غذا پہلے روز ماء الشعیر ہونی چاہئے، یا جوار کا حریرہ بغیر روغن کے؛ بشرطیکہ بخار نہ لاحق ہو جائے؛ لیکن اگر بخار لاحق ہو جائے، تو صرف ماء الشعیر ہی دینا

ان دو نیکوئیوں کی ٹھنڈی یا معتدل روغن کے ساتھ مل کر لیں

عرض فماء الشعیر وحده وفي اليوم الثالث
ذالك مع دهن بارد او معتدل كدهن
اللون وفي اليوم الثالث مثل الخسنة
والقرعية والملوکیة والحماضیة ومثل
السك المرضی سفید باجا
چاہئے۔ دوسرے دن بھی ایسی غذا، کسی ٹھنڈے روغن کے
ساتھ، یا روغن بادام کی طرح کسی معتدل روغن کے ساتھ
دی جائے، اور تیسرے دن غذا، خسیہ (کاہو کی غذا)،
قرعہ (کدو کی)، ملوکیہ (خیازی کی) اور حاضیہ (چوک کی) دی
جائے، اور سک مرضی بطور اسفید باج کے +

ویمنعون فی هذه الايام من شرب
الماء البارد ما امکن لکنهم اذا غیل
صبرهم فی اليوم الثالث ولم
یستمر واطعامهم سقوا ماء العسل
او شربا ابیض رقیقا وھن وجا
پانی سے اندازوں میں حتی الامکان تھکان والے کو
روکا جائے؛ لیکن اگر تیسرے روز ان کی پیاس نا قابل
برداشت ہو جائے، اور ان کی غذا، ہضم نہ ہو۔ تو انہیں
مارا، عسل یا شراب ابیض رقیق پلائی جائے، جس میں پانی ملا کر
مزوج بنائی گئی ہو +

واياك ان تغد وھم اثر هذا الاستفراغ
دفعۃ تتم حاجتھم فی جذب الغذاء
الغیر المنھضم الی العروق لوجوه
ثلاثة
ان استفراغات کے بعد تھکان والوں کو، ان کی
پوری حاجت اور خواہش کے مطابق، ایک سخت برگز غذا،
نہ دینی چاہئے، ورنہ غیر منھضم غذا ایسے رگوں میں نفوذ
کر جائیگی، جسکے تین وجوہ ہیں:

احدها ان الغذاء اذا قل یجلب
المعدة بہ ونازع قوتھا
الماسکۃ بقوۃ الکبد المجاذبۃ
واما اذا کثر لم یجلب بہ بل ربما
اعانت جذب الکبد بقوتھا
الدافعة وکذلک کل وعاء
متقدّم بالقیاس الی ما بعدہ
(۱) غذا جب تھوڑی کھلائی جاتی ہے تو معدہ
غذا کے بارہ میں بخیل ہو جاتا ہے، اور معدہ کی قوت ماسکہ
جگر کی قوت جاذبہ سے جنگ کرتی ہے، جگر اگر اس کو اپنی طرف
جذب کرنا چاہتا ہے، تو معدہ اسے جلد چھوڑنا نہیں چاہتا؛
لیکن جب اسکے برعکس غذا زیادہ مقدار میں کھلائی جاتی ہے
تو معدہ اس وقت بخل کرنے کی بجائے اپنی قوت دافعہ کے
ذریعہ بے ادوات جگر کے جذب و کشش کی ادھر کو تارا اور جگر
کی طرف غذا کو ڈھکیل دیتا ہے + (۲) یہ حال صرف معدہ اور
جگر ہی کا نہیں ہے، بلکہ بدن کے اندر رہتے جو اندام اور اعضا
آگے پیچھے کام کرتے ہیں، سب کا یہی حال ہے (کہ پہلا عضو

۱۔ اسفید باج = سادہ شوربہ، جس میں گرم مصلحہ وغیرہ ڈالے گئے ہوں۔

استلار کی صورت میں اپنے مواد کو اپنے ابعاد کی طرف ڈھکیل دیا کرتا ہے) +

(۲) غذا کثرت کی صورت میں معدہ کے اندر اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی ہے +

(۳) غذا جب زیادہ کھائی جاتی ہے، تو عروق میں بھی غذا کی زیادہ مقدار کیلوس وغیرہ کی صورت میں پہنچتی ہے، جس سے عروق بھی ان کے ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہیں (اسلئے عروق میں خام مواد کی کثرت ہو جاتی ہے) +

وَالثَّانِي اِنْ اَلْكَثْرَ لَا يَجُوْزُ دُهْمُهُ فِي الْمَعْدَةِ

وَالثَّالِثُ اِنْ اَلْكَثْرَ يَرْسِلُ اِلَى الْعُرُوْقِ غِذَاءً كَثِيْرًا فَيَجْزِ الْعُرُوْقُ اَيْضًا عَنْ هَضْمِهِ

الفصل السابع عشر في كلال البدن التي امرجتها فصل (۱۷) اَنْ بدنونكى تدبير جنك مزاج بهتر نهوں غير فاضلة

هذه الكلالان اما مخطئة و اما ممنوعة في الخلقة

والمخطئة هي التي امرجتها الجبلية فاضلة وقد اكتسبت امرجة رادية في الوقت لخطأ التدبير المطاول حتى استقرت فيها

لیکن ان فاسد اور ردی مزاجوں کی وجہ سے نمایاں طور پر افعال میں آفات لاحق نہ ہوں، ورنہ امراض میں شمار کئے جائینگے، اور ان کے تدبیر کا یہاں ذکر کرنا غلط ہوگا۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ مرض تک نہ پہنچی ہو +

والممنوعة هي التي امرجتها في الاصل غير فاضلة

و اما المخطئة فيتعرف جهة خطاها بالكمية والكمية ليعالج بالصد و

للمخطئة = خطا اور غلطی کرنے والے، ممنوعة = مبتلا، نذر آزمائش +

قد يستدل على ذلك من
خال سحنة البدن
کیات اور کیت کے لحاظ سے کس قسم کی غلطی واقع ہوئی ہے
تاکہ اسی کے مطابق بالصدق تدبیر کی جائے (مثلاً اگر تدبیر
بارہ کا استعمال کیا گیا ہے، تو تدبیر حارہ سے تدبیر کی
جائگی)۔ گاہے اس کا پتہ بدن کے سحنہ (فرہی و لاغری)
سے چل جاتا ہے +

واما الممنوءة فهي التي وقع
فساد حالها من مزاجها الاول
او من سنها فنبدأ فيهم
بذكر المشائخ
ابدان ممنوءہ میں خرابی دو طور پر ہوا کرتی ہے:
گاہے ان کا ابتدائی اور پیدائشی مزاج ہی خراب ہوتا ہے
اور گاہے یہ تقاضائے عمر ان کے مزاج میں فساد لاحق
ہو جاتا ہے (جیسا کہ بڑھاپے میں یہ تقاضائے عمر مزاج بگڑ
جاتا ہے)۔ چنانچہ ایسے ابدان ممنوءہ میں سے پہلے بوڑھوں کا
ذکر کیا جاتا ہے +

تعلیم سویم۔ بوڑھوں کی تدابیر

اس میں چھ فصلیں ہیں:

التعليم الثالث في تدبير المشائخ

وهو ستة فصول

الفصل الاول قول كلي في تدبير المشائخ
فصل (۱) بوڑھوں کی تدبیر کا کُلّی تذکرہ

جمله تدبيرهم هي استعمال ما
يرطب ويسخن معاً من اطالة
النوم واللبث في الفراش اكثر
من الشبان ومن الاغذية
والاستحمامات والاشربة
بوترھوں کے تدبیر و اصول حفظان کا خلاصہ یہ ہے
کہ مرطبات اور مسخنات۔ دونوں۔ استعمال کئے جائیں:
یعنی بوڑھے دیر تک سویا کریں، اور جوانوں سے زیادہ
بستر پر پڑے رہا کریں؛ مرطب و مسخن غذائیں کھائیں، اور
عزج حام سے ترطب و تسخين حاصل کریں؛ مشروبات۔ مرطب
و مسخنہ استعمال کریں +

وادامة ادسا اس بولھم و اخراج
البلغم من معدتهم من طريق
على تدبيرهم في بولهم و درات بول استعمال
کئے جائیں، اور ہمیشہ ان کے معدہ کا بلغم امداد اور مثانہ کی

المعا والمثانة وان يدام لسين راه خارج کیا جائے۔ بوڑھوں کے شکم کو ہمیشہ نرم رکھا
طبیعتهم وينفعهم جدا ذلك جائے (قبض نہ ہونے دیا جائے)۔ اسی طرح بوڑھوں کے
المعتدل في الكمية والكيفية لئے روغن کی ماش بہت ہی مفید ہے، بشرطیکہ یہ کیمت
مع الدهن ثم الماش او السركوب اور کیفیت کے لحاظ سے اوسط درجہ کی ہو۔ ماش کے بعد
ان كان يضعف عن المشي الضعيف سیر اور چل قدمی کا درجہ ہے۔ اور اگر چل قدمی سے کمزور یا
منهم يعاد عليه ذلك ويثني طاری ہو جاتی ہو تو سواری استعمال کی جائے۔ جو بڑھے
زیادہ ناتواں و کمزور ہوں۔ ان میں ماش مکرر دھرائی
جاسکتی ہے (یعنی ایک بار کی بجائے دن میں دو بار ماش
کی جاسکتی ہے) +

ويجب ان يتهدوا والطيب من العطش كثيرا وخصوصا الحار
باعتدال وان يتهدوا بالدهن بعد النوم فان ذلك ينبه القوة
الحوانية ثم ليتعمل السركوب والمشي
بڑھوں کو چاہئے کہ وہ عطر و خوشبو کے پابند
رہیں، اور بکثرت استعمال کریں؛ علی الخصوص ایسے
عطر جو اوسط درجہ کے گرم (گرم بہ اعتدال) ہوں؛ اور
نیند کے بعد روغن کی تریخ بھی جاری رکھیں؛ کیونکہ اس سے
قوت حیوانیہ بیدار ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد سواری استعمال
کریں یا چل قدمی کریں +

فصل (۲) بڑھوں کا تغذیہ

الفصل الثاني في تغذية المشائخ

يجب ان يفرق غذااء الشيخ قليلا قليلا ويغذا في كرتين او ثلث
بحسب الهضم وقوته وضعفه فياكلوا في الساعة الثالثة الخبز
الجيد الصنعة مع العسل وفي الساعة بعد الاستحمام ما يلين البطن
مما ذكره وبعد ذلك بقرب الليل الطعام المحمود الغداء والا هون
بڑھوں کو غذااء تنوڑی تنوڑی کئی بار میں دینی
چاہئے؛ یعنی ان کے ہضم اور ان کے قوت و ضعف کا
حفاظ کر کے (بجائے ایک بار کے) دو یا تین بار میں دینی
چاہئے۔ مثلاً دن کے تیسرے گھنٹے میں انہیں شہد کے
ساتھ خوب اچھی طرح پکائی ہوئی روٹی کھلائی جائے؛ اور
ساتویں گھنٹے میں حمام کرنے کے بعد کوئی ملین چیز (غذا
دوائی کے قبیلے سے) کھلائی جائے، جنکا ذکر میں ابھی کرنے
اسکے بعد رات کے قریب (شام کے وقت)

فان كان قويا سريدا في غذاائه غذائيه جيداً لكي يوس كهلاني جائے . لیکن اگر کوئی بوطرھا قلیلا قوی (اور زیادہ ہضم کرنے پر قادر) ہو تو اس کی غذا میں

اسی کے مطابق امتدادہ کر دینا چاہئے *

وليجتنبواكل غذاء غليظ يولد السوداء و يولد البلعوم وكل حار

السوداء و يولد البلعوم وكل حار پر ہینر کرنا چاہئے جو مولد سوداء یا مولد بلغم ہیں . اسی طرح

حرليف مجفف مثل الكوامين انہیں ان تمام چیزوں سے بچنا چاہئے جو حرلیف (چرپری)

والتوابل الا على سبيل الدواء اور مجفف ہوں ، مثلاً کواہنخ اور توابل (گرم مصالح) .

ہاں اگر ایسی چیزیں دواء کے طور پر (بقدر قلیل) استعمال

کی جائیں ، تو کوئی مضائقہ نہیں *

فان فعلوا من ذلك مالا ينبغي ان نامناسب باتوں میں سے اگر کوئی بات بڑھے

لهم فتناء ولو من الصنف الاول کر گزریں ، مثلاً قسم اول (غذا غلیظ) میں سے نمکین مچھلی

مثل المالح والبادنجان والمقدہ بگین . لحم مقدد (خشک کیا ہوا گوشت) اور تشکار کے گوشت

ولحوم الصيد او مثل السمك الصلب کھائیں ، یا ایسی مچھلی کھائیں ، جسکا گوشت سخت ہو ، یا

الحم والبطن الزرق والقندار تربوز اور کھیرا کھائیں ؛ یا دوسری غلطی کر گزریں یعنی

فعلوا الخطاء الثاني فاكلوا الكوامين کوئی غذا حرلیف کھائیں ، مثلاً کواہنخ ، صحناء ، یا بُن

والصحناء والبُن عولجوا بتناول استعمال کریں ، تو ان غلطیوں کا علاج اور اس کی تدبیر

الصند یہ ہے کہ ان کو ان غذاؤں کے کھانے کے بعد ایسی چیزیں

کھلائیں ، جو ان کی صند اور مقابل ہوں (تا کہ صندیت کی وجہ

سے مضر غذاؤں کی اصلاح ہو جائے) *

نلیظ اغذیه میں سے "مولد سوداء" کی مثالیں نمکین مچھلی ، بگین ، لحم مقدد وغیرہ ہیں ، اور "مولد بلغم"

کی مثالیں تربوز ، در کھیرا ہیں *

صحناء (ماہیار) : نمکین مچھلی کو کوٹ کر اور دوسرے مصالح ملا کر ایک مخصوص سالن بنایا جاتا

ہے ، جسکو "صحناء" کہا جاتا ہے *

بُن : کواہنخ کی ایک قسم ہے جو حرلیف (چرپری) ہوتی ہے ، اور اس میں اباضیر (مصالح)

بکثرت ہوتے ہیں *

بل انما یجب ان یستعمل فیہم الملطفات اذا علم ان فیہم فضولا فاذا لقوا غدا بالمرطبا ثم رعا ودون احیاناً شیئاً من الملطفات مع الغذاء علی ما سنقول فیہ

بلکہ بوڑھوں میں ملطفات کا استعمال اُس وقت مناسب ہے۔ جبکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ انکے بدن میں فضلات (فضلات بلغمیہ) موجود ہیں۔ پھر جب ان کا بدن فضلات سے پاک ہو جائے، تو ان کی غذا میں مَرطبات دئیے جائیں، پھر گاہ بہ گاہ ان کی غذا میں کچھ ملطفات بھی شامل کر دیا کریں، جیسا کہ اس بارہ میں ہم غفریب ہدایت کرنے والے ہیں +

واما اللبن فینتفع بہ من لیستمرئہ منہم ولا یجد عقیبہ تمداً فی ناحیۃ الکبد والبطن ولا حکہ ولا وجعاً فان اللبن یعدو ویرطب

دودھ، تو اس سے وہی بڑھے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں، جنکے شکم میں دودھ مہتمم ہو جایا کرتا ہو، اور جنہیں دودھ پینے کے بعد ناحیہ جگر یا شکم میں کسی قسم کا تپناؤ (تند درجہ) نہ محسوس ہوا کرتا ہو، اور نہ خارش اور درد کی شکایت ہو کرتی ہو (ایسی حالت میں بڑھے دودھ استعمال کر سکتے ہیں، اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں)۔ کیونکہ دودھ غذائی اور مرطب ہے +

واوقفہ لبن الماعز کالاتن ولبن الاتن من خواصہ انہ لا یخجن کثیراً وینحد، سریعاً ولا سیمما ان کان معہ ملجوعہل ویجب ان یتعد المرعی حتی لا یكون نباتاً غفصاً وحریقاً او حامضاً او شدیداً الملوحة

مختلف دودھوں میں سے (بوڑھوں کے لئے) مناسب ترین بکری اور گدھی کا دودھ ہے۔ گدھی کے دودھ کی خاصیت یہ ہے کہ (معدہ میں) زیادہ جمتا نہیں ہے، اور (معدہ سے) جلد منحد ہو جاتا ہے؛ علی الخصوص اُس وقت جبکہ اس کے ساتھ شہد اور نمک ملا کر استعمال کیا جاتا ہے بکری کی چرائی کی بھی نگرانی کرنی چاہیے، تاکہ وہ چراگاہ میں کیلی، حریف، ترش، یا سخت نمکین (اور شور) بوٹیاں اور گھاس پات نہ کھایا کرے +

واما البقول والنواکہ الی سواہا المشائخ فہی مثل لسلق والکرفس وقلیل من الکراث یتناولہا

بقول و فواکہ (بندریاں اور میوے) جو بڑھے (بطور علاج کے) کھا سکتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل قسم کی چیزیں ہیں: چغندر (شلجم، گاجر وغیرہ)، کرفس اور

مطیبة بالنزيت والمري وخصوصاً کسی قدر گندنا۔ ان چیزوں کو کسی قدر روغن زیتون اور مری
قبل طعامہم ليعین علی تلین (آبکامہ۔ کابنجی) سے خوشبودار کر لیا گیا ہو (یعنی دوزوں
الطبیعة

چیزیں خفیف مقدار میں ان سبزہوں پر چھڑک دی جائیں)۔
ان سبزہوں کو اگر بڑے غدار سے قبل کھالیں، تو خصوصیت
سے مفید ہیں، کیونکہ یہ چیزیں رفع قبض میں معین ثابت ہوتی
ہیں +

واذا استعملوا الثوم فی الاوقات
وکا نوا معتادین له انتفعوا به
والزنجبیل المری من الادویة
الموافقة لهم واکثر المریات
الحارّة ولیکن بقدر ما یسخن
ویضمک لا بقدر ما یجفف البدن
فیجب ان یكون اغذیتهم مرطبة
انما ینفعل عن هذه من طریق
الهضم والتسخین ولا ینفعل
من التجمیف
”بڑے اگر گاہ بگاہ لسن“ استعمال کر لیا کریں بشرطیکہ
وہ اس کے عادی بھی ہوں، تو یہ ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔
”زنجبیل مری“ (مرہائے زنجبیل) اور اکثر گرم مریات
بوڑھوں کے لئے مناسب دواؤں میں سے ہیں۔ لیکن ایسی
چیزیں محض اسی قدر استعمال کرنی چاہئیں کہ ان سے بدن
میں سختت حاصل ہو، اور ہضم میں امداد کریں؛ نہ اس قدر
کیونکہ یہ ضروری ہے
کہ بوڑھوں کی مرطب غذائیں ان گرم مریوں سے صرف
ہضم اور تسخین حاصل کر لیا کریں، ان سے تجفیف حاصل نہ
کیا کریں (ورنہ مرطب غذائیں مرطب ہونے کی بجائے
مجفف ہو جائیں گی)۔

ومما یتعلونہ لتلین طبائهم و
یوافق ابدانهم من القواکہ التین
والاجاص فی الصیف والتین لیس
المطبوخ فی ماء العسل ان کان الوقت
شتاء وجميع هذا یجب ان یكون قبل
الطعام لتلین طبیعتهم
”تین شکم“ سیوہ جات میں سے جو چیزیں بوڑھوں کو رفع قبض
کے لئے دہی جاتی ہیں، اور ان کے لئے مفید ثابت ہوتی
ہیں، وہ موسم گرما میں انجیر اور آلو بخارا ہیں، اور موسم
سرا میں انجیر خشک ہے، جسے مارا عسل میں پکا کر دیا
جاتا ہے۔ یہ ساری چیزیں غذاء سے پہلے استعمال کی جائیں
تاکہ یہ رفع قبض کرنے میں امداد کریں +

گیلائی کہتے ہیں کہ موسم گرما میں بوڑھوں کو انجیر اور آلو بخارا ”تازہ اور پختہ“ کھلائے جائیں۔ یہی زمانہ ان کے
پختہ ہونے کا بھی ہے۔ لیکن آلو بخارا صرف ان بوڑھوں کو دیا جاسکتا ہے، جو صفا وی المزاج ہوں +

وایضاً اللبلاب المطبوخ بالماء اسی طرح بوڑھوں (کی تلین) کے لئے یہ بھی مفید
 والمطبوخ مطبوعاً بالماء والتریت ہے کہ لبلاب کو پانی اور نمک میں پکا کر مری اور روغن زیرتون
 واصل البسفاجی اذا جعل فی شوبان سے خوشبودار کر کے کھلایا جائے۔ اسی طرح ان کے لئے
 من الدجاج او فی مرقۃ یہ بھی مفید ہے کہ بخی بسفاج کو مرغ کے شوربہ میں، یا چغندر
 السلق او فی مرقۃ الکرنب کے شوربہ میں، یا کرم کلا کے شوربہ میں ڈال کر استعمال
 کیا جائے (یعنی بخی بسفاج تقریباً ڈیڑھ تو لہ ڈال کر پکایا جائے)
 فان كانت طبیعتهم تستمر علی لین اگر بڑھوں کو ایک روز پانچاٹھ آئے، اور دوسرے
 یوماً دون یوم فعین المسهل روزہ آئے، تو اس وقت انہیں نہ کسی سزق کی ضرورت ہے
 وامن لوق غناء وان كانت تلین (جو آنتوں کے قفل کو پھسلا کر خارج کر دے) اور نہ کسی مسهل
 یوماً وحبس یومین کفاهم (تلین) کی۔ اور اگر ایک روز اجابت ہو، اور دو روز
 مثل اللبلاب وماء الکرنب ولباب بند رہا کرے، تو اس وقت انکے لئے محض یہ کافی ہے کہ
 القرم کشک الشعیرا ومقدار بلباب، یا آب کرنب (کرم کلا کا آب جو شانہ)، یا مغز قرطم
 جلوزۃ او جلوز تین من صمغ البطم کشک الشعیر کے ساتھ استعمال کریں۔ یا صمغ بطم ایک یا
 واکثرۃ ثلث جلوزات فافھا دو چلوڑہ کے برابر، یا زائد سے زائد تین چلوڑہ کے برابر
 تلین، طبائعهم نجاصتہ فیہ استعمال کریں؛ کیونکہ بطم کا گوند باخاضہ بوڑھوں کے
 وتجلو الاحتشاء بغیر اذی قبض کو دور کر دیتا اور اذیت و تکلیف کے بغیر احتشاء کو

صاف کرتا ہے *

وینفعهم ایضاً الدواء الطرب من بوڑھوں کے لئے یہ دوا مرکب بھی مفید ہے،
 لباب القرم مع عشرة امثالہ جس میں مغز تخم قرطم کے ساتھ دس حصے خشک انجیر کے
 تین یا بس والشربۃ منہ کالجوزۃ ہوتے ہیں۔ اس دوا کی مقدار خوراک ایک جوزہ (انجیر) *
 ۱۰ تولہ کے برابر ہے *

وینفعهم الحقنۃ بالدهن فان فیہا بوڑھوں کے لئے روغن کا حقنہ بھی مفید ہے؛ کیونکہ
 مع الاستفراغ تلین الاحتشاء روغن کے حقنہ میں استفراغ کی قوت کے باوجود احتشاء کو
 وخصوصاً التریت العذب نرم کرنے کی قوت بھی ہوتی ہے، علی الخصوص جبکہ روغن
 زیرتون شیریں سے حقنہ کیا جائے *

و یجب فیہم الحقن الحادة فانها
تجفف معاً ثم واما الحقنة الرطبة
الد هنية فانها من انقع الاشياء
لهم اذا احتبست طبيعتهم
ایا ما

ولهم ادوية ملينة للطبيعة نذکرها
فی القرا بادین خاصة لهم
ویجب ان یكون الاستفراغ فی الکحول
والمشاخرة بغیر الفصد ما امکن
فان الاسهال المعتدل وفق لهم
بند ہو +

الفصل الثالث فی شراب المشاخرة
فصل (۳) بڑھوں کی شراب

وخیر شرابهم العتیق الاحمر لیدم
یسخن معاً ویجتنبوا الحد یث
والابيض الا ان یكونوا قد استحموا
بعد التناول من الغذاء وعطشوا
فیسقون شراباً ابیض رقیقاً
قلیل الغذاء علی انه لهم بدل الماء
ویجتنبوا المحلوسد من الاشربة
شراب کہنہ سرخ بڑھوں کے لئے بہترین شراب ہے
کیونکہ یہ مدر بھی ہے، اور مسخن بھی۔ نئی اور سفید شراب سے
بڑھوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کھانا کھانے کے بعد
یہ عام کریں، اور انہیں پیاس لگے، تو اس وقت یہ سفید
رقیق، قلیل الغذاء شراب پی سکتے ہیں۔ ایسی شراب اس
وقت ان کے لئے پانی کے قائم مقام اور اس کا بدل ہو جائیگی
اسی طرح بڑھوں کو میٹھی اور سدہ پیدا کرنے والی شرابوں
سے بھی گریز کرنا چاہئے +

الفصل الرابع فی تفتیح سد و المشاخرة
فصل (۴) بڑھوں کے سدوں کو کھولنا

فان عرضت لهم سد و اسهلها
ما عرض من شراب الشراب فیجب
ان یفتحوا بالفودجی والفلا فلی
اگر بڑھوں میں سدے پیدا ہو جائیں — اور شراب
سے بڑھوں میں آسانی کے ساتھ سدے پیدا ہو جائے تو
تو جوارش فودجی اور فلا فلی سے سدوں کو کھولنا چاہئے۔ اور

وینثرا لفلقل علی الشراب

فلقل سیاہ کو (باریک پیکر) شراب پر چھڑکنا چاہئے۔ یہ
بہترین مفتوح ہے) +

وان کانت عادتهم قد جرت باستعمال الثوم والبصل متعلوھا عادت ہو تو (و توقع سہ کے وقت) ان دونوں چیزوں کا استعمال کرنا چاہئے (اس سے تفتیح سہ میں اعانت ملے گی) +

والتریاق ینفعهم جداً وخصوصاً عند حدوث السد وکذا لک علی الخصوص اُس وقت جبکہ سہ پیدا ہو چکے ہوں؛ اسی طرح اٹانا سیا اور امروسیا بھی نہایت نافع ہیں +

”اٹانا سیا“ اور ”امروسیا“ بڑی معجزوں میں سے ہیں، جنکے نسخے قرا بادین میں درج ہیں۔ یہ دونوں نام یونانی ہیں۔ اٹانا سیا کے نفوی معنی ”بھیڑنیے کے جگہ“ کے ہیں، اور امروسیا کے معنی ”حاجس المواد“ کے ہیں۔

ولکن يجب ان یترطوا بعدہ بالاستحمام وبالتمیخ وکلا غذیۃ استعمال کے بعد، یا تفتیح سہ کے بعد، یہ ضروری ہے کہ بڑھوں مثل ماء اللحم بالخنک و س کے بدن میں رطوبت حاصل کرنے کے لئے حمام، تمرغ، اور غذائیں استعمال کریں، مثلاً جوار اور جو کے ساتھ ماء اللحم کھلائیں (یعنی گوشت کا شوربہ پلائیں، جس میں جوار اور جو بھی پکائے گئے ہوں) +

واستعمالهم شراب العسل ینفعهم بڑھے اگر شراب عسل (شہد کی شراب) استعمال کریں ویومئہم حدوث السد ووجع تو یہ ان کے لئے مفید ہے، اور اسکے استعمال کے بعد سردیوں المفاصل بعد ان یزاد علیہ مع کے پیدا ہونے کا اور وجع مفاصل عارض ہونے کا اندیشہ احساس سدۃ فی عضوا واحساس نہیں رہتا؛ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ جس عضو میں سد ہوگا استعداده لہما ما یخصر کبیر پتہ چلے، یا جس عضو میں سہ پیدا ہونے کی قابلیت و استعداد الکرفس واصلہ لا عضاء البول کا علم ہو جائے، اس عضو کے ساتھ خصوصیت رکھنے والی دوائیں بھی شراب عسل میں بڑھادی جائیں، مثلاً تھیم کرفس اور زنج کرفس اعضائے بول کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہیں

داسلئے اگر پتہ چلے کہ اعضائے بول میں سدہ ہے، یا ان میں سدہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہے، تو اس صورت میں شراب غسل کے ساتھ تخم کرفس یا بیج کرفس کو جوش دینا چاہئے)۔
شراب غسل سے مراد وہ شراب ہے جو شہد سے تیار کی جاتی ہے، یا وہ شراب ہے جس میں پانچویں حصے کے برابر شہد اور کچھ خوشبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں +

وان كانت السدّة حصویة طبعاً و ان كانت السدّة فی الریة فمثل البما هو اقوی مثل فطر السایون کوئی ایسی چیز پکانی چاہئے جو تخم کرفس سے زیادہ قوی اور ان كانت السدّة فی الریة فمثل مؤثر ہو؛ مثلاً فطر السایون (تخم کرفس جلی)۔ اور اگر الزوق والبریاء و شان والسلیخة سدے پھیپھڑوں میں ہوں، تو شراب غسل میں زوفاء و ما اشبه ذلك پر سیاوشان، سلینجہ جیسی چیزیں شامل کرنی چاہئیں +

فصل الخامس فی دلائل المشائخ

فصل (۵) بڈھوں کی مالش
یجب ان یكون معتدلاً فی الکمر
والکیف غیر متعرض منهم للاعضاء اور کیفیت کے لحاظ سے معتدل (اوسط درجہ کی) ہونی چاہئے
الضعیفة اصلاً و المتألمة اور جو اعضا بڈھوں کے کمر و رانوں پر دناک ہوں، مالش کے وقت انہیں بالکل نہ جھٹرا جائے +

گیلانی کہتے ہیں کہ بڈھوں کے بعض اعضا مستور قد عفونت ہوتے ہیں، جن میں ہر روز عفونت لاحق ہو جایا کرتی ہے، اور اس سے ہر روز بخار کی باری آجایا کرتی ہے۔ جب ایسے عضو کی بار بار مالش کی جاتی ہے، تو اس عضو میں صلابت و قوت آ جاتی ہے، جس سے اس کی عفونت ٹرک جاتی ہے، اور بخار کی باری بند ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کھردرے کپڑوں سے مالش کرنی چاہیے، یا تنگے ہاتھوں سے روغن کے ساتھ۔ چنانچہ شیخ اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

وان كان الدلائل ذوات فلیدلکوا
فالمراة بخرق خستة او اید کھردرے کپڑوں سے، یا تنگے ہاتھوں سے کی جاسکتی ہے۔
مجردة فان ذلك ینفعهم یہ بڈھوں کے لئے مفید ہے، اور اس سے ان کے اعضا کے ویضع نواثب علل اعضائهم امراض کی باریاں ٹرک جایا کرتی ہیں۔ (بعض نسخوں میں

استقدر عبارت اور بھی ہے: مالش کے ساتھ حمام کرنا
بڑھوں کے لئے مفید ہے۔)

فصل (۶) بڑھوں کی ریاضت

چونکہ بوڑھے لوگوں کے بدنی حالات مختلف ہوا کرتے
ہیں، مختلف امراض کے عادی ہوا کرتے ہیں، اور مختلف
قسم کی ریاضتوں کے عادی ہوا کرتے ہیں، اسلئے ہر بوڑھے
کے لئے ایک قسم کی ریاضت متعین نہیں کی جاسکتی، چنانچہ
اگر بوڑھوں کی بدنی حالت اعلیٰ پیمانہ پر (بغایت معتدل)
ہو، تو ان کے لئے اوسط درجہ کی ریاضتیں موافق ہیں +

لیکن اگر ان کے بدن کا کوئی خاص عضو اچھی حالت
میں نہ ہو (ماؤن ہو)، تو ایسی حالت میں ایسی ریاضت کرنی
چاہئے جس سے اُس عضو ماؤن کی ریاضت دوسرے اعضاء
کے ساتھ متعاً اور ضمناً ہو جائے (براہ راست اُس عضو کی
ریاضت نہ کی جائے، ورنہ ممکن ہے کہ اس کی آفت اور بھی
ترقی پذیر ہو جائے) +

مثلاً اگر کسی شخص کے سر میں مرض و داء یا صرع ہو،
یا اُسکی گردن میں مواد کا انصباب ہو رہا ہو، اور بسا اوقات
اُس شخص کے سر اور دماغ کی طرف بخار رات صعد کیا کرتے
ہوں، تو ایسی حالت میں اس شخص کے لئے کوئی ایسی ریاضت
مفید ثابت نہ ہوگی، جس میں سر کو جھکانا اور لٹکانا پڑتا ہو۔
بلکہ ایسے وقت میں مناسب یہ ہوگا کہ اُسے ٹہلنے پھرنے،
دوڑنے، اور سواری کرنے کی طرف متوجہ کیا جائے، انفرن
ایسے وقت میں محض ایسی ریاضت کرائی جائے، جو بدن کے
نصف زیرین (ٹانگوں) سے تعلق رکھے +

الفصل السادس في رياضة المشاة

رياضة المشاة تختلف بحسب اختلاف
حالات البدن، ونهم وبحسب
ما يعتادهم من العمل وبحسب عادتهم
في الرياضة فان كانت ابدانهم
على غاية الاعتدال وافهمهم الرياضة
المعتدلة

ثم ان كان عضونهم ليس على
افضل حالاته جعلوا رياضة
تابعة لساكن الاعضاء في الرياضة

مثلاً ان كان رأسه يعتريه الدوار
والصرع والانباب المواد الى
الرقبة وكان كثيراً ما تصعد فيه
بخارات الى الرأس والدماغ
لم يوافقهم من الرياضة ما يطابق
الراس ويدليه ولكن يجب
ان يمالوا الى الارتياض بالمشي
والاحضار والركوب وكل
رياضة يتناول النصف الاسفل

وان كانت الافة الى جهة الرجل
استعملوا الرياضات الفوقانية
كالمشابة ورمي الا حجار
ورفع الحجر
اور اگر کوئی آفت ٹانگوں میں ہو، تو سرمایاضات
فوقانیہ (بالائی اطراف کی ریاضتیں) استعمال کرنی
چاہئیں؛ مثلاً مثلاً بلکہ (یعنی دو آدمیوں کا باہم گردن
کا پکڑنا، اور پھر ہر ایک کا چھوٹ جانے کی کوشش کرنا)،
پھر پھینکنا، اور پھر اوٹھانا +

وان كانت في ناحية الوسط
كالطحال والكبد والمعدة والأمعاء
وافقههم كلتا الرياضتين
ان لم يمنع مانع
اور اگر کوئی آفت بدن کے وسطانی حصے میں ہو،
مثلاً طحال، کبد، معدہ، اور اسعاریں ہو، تو ایسی حالت
میں دونوں قسم کی سرمایاضت طریفیہ (بالائی اطراف)
اور زیرین اطراف کی ریاضتیں (مفید ثابت ہونگی، بشرطیکہ
کوئی امر مانع نہ ہو +

واما ان كانت الافة في ناحية
الصدرا فلا يوافقهم الا الرياضة
السفلية
لیکن اگر سینے کے حصے (ناحیہ صدر) میں کوئی آفت
ہو، تو اس حالت میں محض سرمایاضت سفلیہ (زیرین اطراف)
کی ریاضت (ریاضت تحتانیہ) ہی مفید ثابت ہوگی +

او كانت في الكلية والمثانة فلا
يوافقهم الا الرياضة الفوقانية
ولا سبيل لهم الى ان يدسجوا
تلك الاعضاء في الرياضة ليقووها
بها وهذا المشائخ بخلاف ما في
سائر الانسان وبخلاف المتكهلين
الذين يوافقهم اكثر مما يوافق
المشائخ فان اولئك يجب ان يقووا
الاعضاء الضعيفة بتدريجها
في النوع من الرياضة التي توافقها
وتليق بها
علیٰ بذا اگر آفت گردہ اور مثانہ میں ہو، تو اس وقت
محض سرمایاضت فوقانیہ ہی مفید پڑے گی +
بڑھوں میں یہ امر کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ ان ضعیف
اور کمزور اعضا کی ریاضت کو بتدریج بڑھا کر قوی اور توانا
کر سکیں (کیونکہ بڑھوں کے اعضا طبعاً اور قدرتاً ضعیف
ہوا کرتے ہیں، ان میں اتنی مجال کہاں کہ موجودہ قوت میں
ترقی دی جا سکے، اور ان کے نقص کی بڑھاپے میں تکمیل کی جا سکے
بڑھاپے میں تو قوی روز بروز گھٹتے ہی چلے جاتے ہیں)، مگر
یہ بات صرف بڑھاپے ہی میں ہے۔ دوسری عمروں اور
ادھیڑوں میں یہ امر محال نہیں ہے۔ چنانچہ ادھیڑوں میں
گزر زیادہ تروہی باتیں مفید ہیں، جو بڑھوں میں مفید ہوا کرتی
ہیں (مثلاً مرطبات و سمنات)، لیکن اگر ان کے اعضا

ضعیفہ کی خصوص اور مناسب ریاضتوں کو بتدریج بڑھا کر
ان کو قوی کرنے کی کوشش کی جائے، تو یہ بات رد و ردی
چھوٹی عمروں کی طرح) ان میں بھی ممکن ہے +

رہے اعضائی ہر یضہ، تو گاتے ان کی ریاضت
جائز رکھی جاتی ہے، اور گاتے اس کی اجازت نہیں دی
جاتی، چنانچہ ریاضت کی مانعت اُس وقت کی جانی ہے،
جبکہ ان اعضاء کے امراض "حارہ" ہوتے ہیں، یا "بالسہ"
یا اُس وقت، جبکہ ان اعضاء میں کوئی ایسا مادہ پایا جاتا ہے
جسکے متعفن ہوجانے کا خطرہ ہو، اور اس میں نفع نہ ہو۔

واما الاغضاء المریضۃ فر بما
راضوها و ربما لم یصلو لہم
فی ذلک اعنی اذا کان حارۃ
و یا بسۃ و فیہا مادۃ یخاف
ان تقیل الی العفونۃ و لیس بہا
نفع

تعلیم چارم

التعلیم الرابع

اس تعلیم میں ایک ایک بدن کی تدبیر لکھی گئی ہے،
جسکے مزاج بہتر نہ ہوں، اس میں پانچ فصلیں ہیں +

فی تدبیر بدن بد ثمن مزاجہ غیر
فاضل و هو خمسۃ فصول

فصل اول منہ استصلاح المزاج
الانزید حارۃ

مزاج حار کی اصلاح سے مراد یہاں اُس مزاج کی اصلاح ہے، جس میں حرارت "اصلی مزاج" کے
حفاظ سے زائد ہو، گیلانی +

سوء مزاج حار گاہے اس قسم کا ہوتا ہے کہ
دونوں کیفیت منفعلہ (رطوبت، پیوستہ) میں کسی قسم کی
زیادتی نہیں ہوتی ہے، بلکہ ان میں اعتدال ہوتا ہے
جسے "سور مزاج حار مفرد" کہا جاتا ہے؛ اور گاہے
اس کے ساتھ پیوستہ یا طبیعت کا غلبہ بھی ہوتا ہے (جسے
"سور مزاج حار مرکب" کہا جاتا ہے) +

نقول ان سوء المزاج الحار اما
ان یكون مع اعتدال من المنفعلتين
او مع غلبة پیوستہ اور رطوبہ

واذا اعتدل المنفعلتان عرفنا ان زیادۃ الحرارة الى حد ليست بمفرطة ولا بالحققت

چنانچہ جب سور مزاج حار کے ساتھ دونوں کیفیت منفعلہ میں کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوتی، تو اس وقت ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حرارت کی زیادتی ایک حد تک ہے، یعنی افراط کے ساتھ زیادتی نہیں ہے، ورنہ حرارت کی زیادتی کے ساتھ ہیوست کی زیادتی بھی ہو جاتی +

واما الحار مع البیوسۃ فيجوز ان يبقی هذا المزاج بحالہ مدۃ طویلة

لیکن جب سور مزاج حار کے ساتھ ہیوست کا غلبہ بھی ہوتا ہے، تو اس صورت میں اس کا امکان ہے کہ اس قسم کا مزاج مدت دراز تک (حتی کہ مدۃ العمر تک) قائم و دائم رہے +

واما الحار مع الرطوبة فان اجتماعهما لا يطول فتارة تغلب الرطوبة الحرارة فتطفئها وتارة تغلب الحرارة الرطوبة فتجففها

اسکے برعکس جب سور مزاج حار کے ساتھ رطوبت کا غلبہ بھی شریک ہوتا ہے، تو ان دونوں کا ایک ساتھ اجتماع لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہا کرتا؛ بلکہ اگر کسی شخص میں رطوبت حرارت پر غالب ہوتی ہے۔ تو رطوبت حرارت کو بجھا دیا کرتی ہے (جس سے سور مزاج حار کا ازالہ خود بخود ہو جاتا ہے)، اور اگر کسی شخص میں حرارت رطوبت پر غالب ہوتی ہے، تو رطوبت کو دور کر کے ہیوست پیدا کر دیتی ہے (اور رطوبت کا قدرتا ازالہ ہو جاتا ہے) +

فان غلبت الرطوبة الحرارة فان صاحبها يصلح حاله عند المني في الشباب ويصير معتدلا فيهما فاذا انخطا خذت الرطوبة الغريبة تزداد والحرارة تنقص فتقول ان جملة تدبير حار المزاج منحصرة في غرضين

جن لوگوں میں رطوبت حرارت پر غالب ہوا کرتی ہے ان کی حالت منتہی کے وقت — جوانی میں — بہتر ہو جاتا کرتی ہے، اور اس وقت ایسے لوگ حرارت و رطوبت میں معتدل ہو جایا کرتے ہیں۔ پھر جب ان لوگوں میں انحطاط کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے، تو رطوبت غریبہ بڑھنے، اور حرارت گھٹنے لگ جاتی ہے +

اصلاح حرارت گرم مزاج لوگوں کی جملہ تدابیر کے اغراض ومقاصد محض دو ہیں:

احل ما ان یأدرا دہم الی الاعتدال
والثانی ان یستحفظ صحتہم علی
ما ہی علیہ

(۱) ان کو اعتدال کی طرف ٹوٹا کر لایا جائے +
(۲) ان کی صحت جیسی موجود ہے، اس کو اسی حالت پر
قائم رکھا جائے +

اما الاول فانما یتیسر للوادعین
الملکیین الموطنین انفسہم
علی صبر طویل مدۃ سر جو عہم کر کے پابندی اور استقلال کے ساتھ کنارہ کش ہو جائیں، اور
بالتدریج الی الاعتدال لان انکے نفس میں مدت طویل تک صبر و انتظار کرنے کی قدرت ہو،
تدبیرہم من غیر تدبیر سچے کیونکہ ایسا مزاج اعتدال کی طرف ایک مدت میں مناسب
تدبیر کے بعد بتدریج ہی لوٹ سکتا ہے۔ اس کے برعکس
اگر اس کی تدبیر و اصلاح یک سخت کرنی پائیں، تو ایسے لوگ
بیار ہو جایا کرتے ہیں (کیونکہ ایک ضد سے دوسرے ضد
کی طرف یک سخت منتقل کر دینا، اور اس میں تدبیر
و استیلا کا خیال نہ کرنا گویا غیر معمولی جھٹک دینا اور طبیعت کو
بے انتہا پریشان کرنا ہے) +

واما الثانی فانما یمکن تدبیرہم
باغذیۃ تشاکل مزاجہم حتی
تحفظ الصحۃ الموجودۃ لہم

رہا دوسرا مقصد (یعنی موجودہ صحت کو قائم
رکھنے کی کوشش کرنا)، تو اسکی صورت یہ ہے کہ انکو ایسی غذائیں
کھلائی جائیں، جو ان کے مزاج کے مشابہ اور مشاکل ہوں، تاکہ
ان کی موجودہ صحت محفوظ و برقرار رہ سکے (اور اسکی موجودہ
حرارت مزاجیہ اصلہ بدستور اسی طرح باقی رہے) +

قرشی نے اس اصول کی مخالفت میں لکھا ہے :

”ہیں اظہار حق میں کوئی شرم نہ کرنی چاہئے : ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ یہ اصول باوجودیکہ شہرت
عامہ رکھتا ہے، مگر یہ غلط ہے؛ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے مزاج اعتدال سے خارج ہوتے ہیں، خواہ
وہ مارہوں، یا بارہ، جب انہیں ان کے مزاج کے مطابق گرم یا سرد غذائیں دی جاتی ہیں، تو ان کے
بدن میں حرارت یا برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تجربہ گواہ ہے کہ جوانوں کو، اور اسی طرح صغیر آدمی مزاج
لوگوں کو، گرم چیزیں مضر پڑا کرتی ہیں، اور اس کے برعکس بلغمی مزاج، بارہ المزاج، اور بوڑھے ٹھنڈی

چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں“ (ملخصاً) :

مذکورہ بالا اعتراض کو دور کرنے کے لئے کیلانی وغیرہ نے جو تاویل کی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”غذا“ سے مراد اس مقام پر غذا حقیقی اور غذا بالفعل ہے، نہ کہ باہر کے کھانے۔ روٹی، دال، گوشت وغیرہ۔۔۔ یعنی بیرونی غذائیں کیلوس، کیموس وغیرہ کی شکل اختیار کرنے اور مختلف ہضم و استخلاات کے مختلف مدارج طے کرنے کے بعد جب جزر عضو نہیں، تو اس وقت وہ اعضاء مغزیہ کے مزاج کے مناسب شکل میں اس طرز تاویل اور بیان سے صاف ظاہر ہے کہ عملاً اور تجرباً بات وہی صحیح ہے جو قرشی نے بتائی ہے، اور کیا یہی جاتا ہے کہ گرم مزاجوں کو ٹھنڈی غذائیں دیجاتی ہیں، اور ٹھنڈے مزاجوں کو گرم غذائیں۔ پھر اصول کے بیان کرتے وقت الفاظ و اصطلاحات صاف اور واضح کیوں نہ بولے جائیں، اور ایک صاف بات کو غلط اور چستان کیوں نہ بتایا جائے۔

فمن کان من حاسری المتراجہ پنا نچہ ان گرم مزاج لوگوں میں سے جو لوگ دونوں معتدل لانی المنفعلتین کا نوا ادنی کیفیت متعطلہ — رطوبت و یبوست — میں معتدل ہوں الی الصلحۃ فی ابتدا عا مرہم ہیں، وہ ابتدائی زمانہ میں (مثلاً بچپن کے زمانہ میں) صحت و کان مزاجہم اسرع لنبات سے زیادہ قریب رہا کرتے ہیں، اور دوسرے لوگوں اور اسنا نھم و شعور ہم و کانوا دوسرے مزاجوں کے مقابلہ میں انکے دانت اور ان کے بال ذوی بیان و لسن و سرعۃ حتی جلد آگ آتے ہیں؛ نیز ایسے لوگوں میں قوت بیانی و طاقت فی المشی شماء اشبوا اضطراب گویائی اور جلد بازی خوب ہوتی ہے، حتی کہ چال ڈھال میں علیہم الحروز و ادالیس و حدت بھی تیزی و سرعت کا مظاہرہ ہوا کرتا ہے۔ پھر ایسے لوگ لھم مزاج لذا ع و کثیر منھم جب جوانی کی عمر کو پہنچتے ہیں، تو اس وقت ان میں حرارت یتولد فیہ المراسر کثیرا اور زیادہ ہو جاتی، اور یبوست بڑھ جاتی ہے، (جو پہلے معتدل تھی) اور ان کے مزاج میں حدت و حرارت لاحق ہو جاتی ہے، اور بیشتر لوگوں میں صفراء کی بکثرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

وتدیرہم فی السن الاول ہو ایسے لوگوں کی تدبیر عمر کے ابتدائی زمانہ میں (بچپن میں) تدبیر المعتد لین فاذا انتقلوا لعلوا وہی ہونی چاہئے، جو معتدل مزاجوں کے لئے بنائی جاتی ہے الی تدبیر من یراد ادا س اس پھر جب یہ لوگ بچپن سے مستقل ہو کر جوانی کے عمر میں داخل

بولہ واستفراغ ہر اسۃ من المحمة التي يرون . تو ان کی گذشتہ تدبیر کو بھی بدل دیا جائے ، اور اربول
تصیل ایما فاضو لہم من جہتی لاسہال کی تدبیر کی جائے ، اور ان کے فضلات ، اسہال یا تے کے دونوں
والقئی واذا الملقط الطبیعة بامالة راستوں میں سے جس راستہ کی طرف مائل ہوں ، اسی راستہ
الخلط الی الاستفراغ اعینت سے صفراء کے خارج کرنے کی کوشش کی جائے ؛ اور اگر طبیعت
بأشياء خفيفة اما القئی فمثل شرب (ضعف کی وجہ سے) ناکافی ہو ، یعنی فلتا صفراء کو استفراغ کے
الماء الحار الکثیر وحده او مع لئے خود اس نے مائل نہ کیا ہو ، تو ہلکی چیزوں سے طبیعت کی
النبيذ واما الاسهال فمثل اعانت کی جائے . چنانچہ اگر تے کراتی ہو تو بڑی مقدار میں
البنفسج المر بنی والتمر الہندی گرم پانی تنہا یا بنیذ کے ساتھ پلا دیا جائے ، یا اسی قسم کی دوسری
والشیرخشت والترنجبین چیز استعمال کی جائے . اور اگر دست لانے ہوں ، تو مرہلے
بنفشہ (گلقد بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ) تمر ہندی ، شیرخشت اور
ترنجبین جیسی چیزیں کھلائیں +

ويجب ان يخفف ریا ضحہم یہ بھی ضروری ہے کہ ان لوگوں کی ریاضت میں کمی
وان يغذوا بعداء حسن الکیموس کر دی جائے ، اور ان کو جید الکیموس غذائیں کھلائی جائیں .
وربما وجب ان يثلثوا الاستحمام بعض اوقات ان لوگوں میں اس امر کی بھی ضرورت پیش آجایا
فی اليوم ويجب ان يجتنبوا کل کرتی ہے کہ دن میں تین تین دفعہ حمام دہرایا جائے . انکے
سبب مسخن لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کے مسخن اسباب سے اجتناب
رکھیں +

وان لم یورثهم الاستحمام عقیب الطعام اگر یہ لوگ کھانا کھانے کے بعد حمام کریں ، اور اس سے
تقلداً او قلنا فی ناحیة الکبد والبطن نادیہ جگر (اعلیٰ جگر) اور ناحیہ شکم میں کسی قسم کا تناؤ یا بوجھ
استعملوا علی آمن واما ان عرض شیئ نہ پیدا ہو ، تو یہ بے خوف و خطر (غذا کے بعد) حمام استعمال
من ذلك فعليہم باستعمال المفتحات کر سکتے ہیں . لیکن اگر ان میں سے کوئی بات پیدا ہو جایا کرتی
مثل نقيع الا فستین ودواء انصاب ہو ، تو ان کے لئے ضروری ہے کہ مفتحات استعمال کریں مثلاً
والانیسون واللوز المر السکنجین و نعور فستین ، دوارا الصبر ، انیسون ، بادام تلخ ہمراہ
ان ينقطعوا عن الاستحمام بعدا لطعام سکنجین ، اور غذا کے بعد حمام کرنے سے باز آجائیں +
ويجب ان يسقوا هذه المفتحات ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان مفتحات کو پہلی غذا

بعد انھما الطعام الاول وقبل کے ہضم ہونے کے بعد، اور دوسری غذا کے کھانے سے پہلے
 اخذہم الطعام الثاني بل فی وقت استعمال کریں؛ بلکہ ان مفتحات کا استعمال ایسے وقت میں
 بینہما فیہ وبين الطعام الثاني کریں کہ اس کے اور دوسرے کھانے کے درمیان ایک کافی
 فستحة مدّة وذلك ما بین انتہام مرت اور وقفہ ہو، یعنی صبح کے وقت بیدار ہونے کے بعد اور
 بالغدوات واستحماہم حمام کرنے سے پہلے +

وينبغي ان يدايموا التمرغ بالدھن یہ بھی مناسب ہے کہ یہ لوگ روغن کے تمرغ کی مادہ
 وليسقوا الشراب الابيض الرقيق کریں، اور شراب سفید رقیق پیا کریں۔ ان کے لئے ٹھنڈا
 وينفعہم الماء البارد پانی بھی مفید ہے +

واصحاب المزاج الحار الیسا بس رہے گرم خشک مزاج کے لوگ، تو ان کے لئے ابتدائی
 فی اول الامر اولی بذلک کلام زمانہ میں (یعنی ظہور کے وقت) یہی تمام تدبیریں بدرجہ اولیٰ
 مفید ہیں مثلاً اور اربول، استفراغ صفرار، تمرغ، شراب
 سفید اور ٹھنڈا پانی +

واما اصحاب المزاج الحار الرطب عاد رطب مزاج کے لوگ، چونکہ تعفن کا نشانہ بنے ہوئے
 فہم معرض العفونة وانصاب لموا میں، اور ان کے مختلف اعضا میں مواد کا انصباب ہوا کرتا
 الی الاعضاء فلتکن ریاضتہم یہ، اسلئے ان کی ریاضت اس قسم کی ہونی چاہئے کہ جرباد جو
 کثیرۃ التحلیل لیسۃ لثلا یسخت زیادہ تحلیل کرنے کے نرم ہو، تاکہ ریاضت کی وجہ سے
 معتوق من حرکتہ تظہر فی الاخلط سخت نہ لاحق ہو؛ نیز یہ لوگ ایسے حرکات سے بھی اجتناب
 تشوہا رکھیں، جو اخلاط میں جوش و ہیجان کے باعث بن سکتے ہوں +

والکثر ما یجملان یجتنب ریاضۃ ریاضت سے بچنے کی زیادہ تر ضرورت انہیں لوگوں کو ہے
 منهم من لم یعتدھا ولا صوبان جو ریاضت کے عادی نہ ہوں۔ ریاضت کا صحیح قرار ہے
 یرتاضوا بعد الاستفراغ وان یستحموا یہی ہے کہ استفراغ کے بعد کیا جائے، اور حمام کا صحیح طریقہ
 قبل طعام وان یعتوا بنفض نفصول یہی ہے کہ کھانے سے قبل کیا جائے۔ نیز بہتر یہ ہے کہ بدن
 کھایا و اذا خلوا فی الربیع احاطوا کے سارے فضلات کے خارج کرنے کی کوشش کی جائے۔
 بالنفصل والاستفراغ یہ لوگ جب موسم ربیع میں داخل ہوں، تو احتیاطاً نفصل و
 استفراغ کریں +

فصل الثانی فی استصلاح المزاج الا زید برودۃ فصل (۲) اوس مزاج کی اصلاح جس میں برودت زیادہ ہو

اصناف هؤلاء ایضاً ثلثة

ایسے لوگوں کی قسمیں بھی تین ہیں: ۱: سور مزاج بارش
جسکے ساتھ کیفیت منقلعہ میں اعتدال ہو: ۲: سور مزاج
بارد، جسکے ساتھ یہوست بھی زیادہ ہو: ۳: سور مزاج
بارد، جسکے ساتھ رطوبت بھی زیادہ ہو: ۴

فمن کان منهم معتدل المنفعتین چنانچہ ان میں سے جو لوگ کے مزاج میں رطوبت و یہوست اعتدالی
فلنقصد قصد انماض حرارۃ حالت پر ہوں، ان کی تدبیر و اصلاح میں ہمارا یہ مقصد و
باغذیۃ حارۃ متوسطۃ فی الرطوبة ہونا چاہئے کہ مختلف ذرائع سے ان کی حرارت غریزیہ کو
واللبس وبلا دھان المنخۃ والمعاجین اُبھارا جائے؛ مثلاً ایسی غذائیں کھلائی جائیں جو باوجود
الکبار ولا استفرغات الخاصۃ بالرطوبة گرم ہونے کے رطوبت و یہوست میں معتدل ہوں، گرم
ولا استحماما المحرقۃ والریاضات الصالحۃ روغنوں کی ماش کی جائے، بڑی بڑی (گرم) سجونیں کھلائی
فانعموان کا نوا معتدلی الرطوبة جائیں، رطوبات مخصوصہ (رطوبات بلغمیہ) کے لئے
فی وقت فہم بعرض تولد الرطوبات استفرغات مخصوصہ استعمال کئے جائیں، حام مرطب
فیہم مملکان البرد کرایا جائے، اور مناسب ریاضتیں استعمال کی جائیں؛
کیونکہ ایسے لوگ گو ایک وقت میں رطوبت کے لحاظ سے
معتدل ہوتے ہیں، لیکن برودت کی موجودگی کی وجہ سے
رطوبت بڑھ جانے کی ان میں پوری قابلیت ہوتی ہے۔

واما الذین ہم معرذ لك یبس وناں رہے وہ لوگ، جن میں باوجود برودت کے یہوست
تدیرہم ہو بعینہ تدبیر المشائخ بھی ہو، تو ان کی تدبیر بعینہ بوڑھوں کی تدبیر کے مطابق ہو۔
شیخ نے تیسری قسم کو ترک کر دیا ہے، جس میں برودت کے ساتھ رطوبت بھی زیادہ ہوا کرتی ہے،
کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس حالت میں بھی وہی تدبیریں مفید ہوں گی، جو قسم اول میں بتائی گئی ہیں، مثلاً استفرغات
خاصہ، اغذیہ حارہ، ادیان مسخنہ اور معاجین مذکورہ۔

الفصل الثانی فی بیان السجیة القبول للرضع فصل فی ایسے بدن کی تدبیر جو مرض کو جلد قبول کر لیتے ہیں

هو لا انما يستعدون لذلك اما لا متلا ثم فليعدل منهم كمية الاخلاط

لوگوں میں گاہے مرض کے بدل کرنے کی استعداد
اسوجہ سے ہوتی ہے کہ ان کے بدن میں مواد کا امتلاء ہوتا
ہے۔ ایسی حالت میں اخلاط کی مقدار کو کم کر کے اعتدال
پر لانا چاہیے۔

واما لاخلاط نية فيهم فليعدل
كيفية واختار لهم من الاغذية
ما يغذي واغذاء وسطا بين القليل
والكثير

اور گاہے اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ان کے بدن
میں کچے اور خام اخلاط پائے جاتے ہیں، ایسی صورت
میں ان کی کیفیت کی تعدیل کرنی چاہیے، اور ان کے لئے
ایسی غذا کی اختیار کرنی چاہئیں، جن میں قلیل و کثیر کے
درمیان اوسط درجہ کا تغذیہ ہو۔

وتعدل كمية الاخلاط هو تبديل
مقدار السراغذية وزيادة الرياضة
والدلك قبل الاستحمام ان كانا
معتادين وبالاختف منها ان لم يكونا
معتادين وان يوزع عليهم التغذية
ولا يحمل عليهم تمام الشبع
مرة واحدة وان كان البدن
منهم سهل التحرق معتاداً له عرق
في الاحيان

مقدار اخلاط کو اعتدالی حالت پر لانے کی صورت
یہ ہے کہ غذا کی مقدار میں اعتدال پیدا کیا جائے (مناسب
طور پر کمی کی جائے)، حمام سے پہلے ریاضت اور مالش نوب
کرائی جائے، بشرطیکہ ان کی عادت ہو، اور اگر ان کی
عادت نہ ہو تو یہ دونوں چیزیں کمی کے ساتھ استعمال کی
جائیں۔ نیز ایسے لوگوں میں یہ بھی ضروری ہے کہ غذا
تھوڑی تھوڑی چند بار میں کھلائی جائے، یک نخت اُنکے
پیٹ کو بھر کر انہیں بو جھل نہ کر دیا جائے، اگر ان کے بدن
میں جلد پسینہ آجایا کرتا ہو، اور پسینہ نکلنے کی عادت ہو
تو گاہ بگاہ پسینہ لانے کی کوشش کی جائے۔

وان لم يكن تاخير غداؤه يصيب
سراغاً في معدته ايجزالي ما بعد
لما كثر ما يجرى من حاشية كهاج، جس کی عبارت حسب ذیل ہے: یہ ترجمہ
اور اس باب (فصل) کے بیشتر الفاظ ابرہل سبکی کی کتاب "المائة" سے منقول ہیں۔

الاستحمام والا قد تم علیہ والوقت کے بعد تک تاخیر کی جائے۔ ورنہ حمام سے پہلے کھلا دیا جائے
المعتدل ان لم یکن مانعاً ہو اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو، تو کھانے کا مناسب وقت دن
بعد السابعة من ساعات النهار کے بعد اور گھنٹوں (ساعات مستویہ) میں سے چوتھا گھنٹہ
المستویہ وان اوجب انصاباً ہے۔ اور اگر تاخیر کی وجہ سے معدہ میں صغیر کا انصباب
المراسی معدنہ ما قلنا من ہو جایا کرتا ہو۔ اور اس وجہ سے جلد ہی غذا کھلانے کی
تقدیر الطعام ثم احسن بعلا ما ضرورت ہو جیسا کہ ہم نے اوپر بتایا ہے۔ پھر (جلد غذا
سدد فی الکبد عولج بالمفتحات کھلانے کی وجہ سے) سدۃ جگر کی ملائیں نمودار ہوں، تو
المذکورۃ الملائمة مزاجہ اس صورت میں مناسب مزاج مفتحات سے علاج کرنا
چاہئے، جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وان وجد لذلك ضرراً فی سراحہ اگر اس وجہ سے (حمام سے پہلے غذا کھانے کی وجہ
تلا اس کہ بالمشی سے) سر میں کسی قسم کی تکلیف محسوس ہو تو چل قدمی سے
اس کا تدارک کر لینا چاہئے۔

وان فسد طعامہ فی المعدۃ فامحذ وان فسد طعامہ فی المعدۃ فامحذ
بنفسہ فذلك غنیمۃ والا فاحذر اس کا انحصار ہو جائے (بصورت دست خارج ہو جائے)
یا لکمونی والتین المعجون بالقرطم تو اسے غنیمت سمجھنا چاہئے، ورنہ اس کے اخراج کی کوشش
المدکورۃ صفتہ کرنی چاہئے؛ مثلاً معجون کوئی کھلانی چاہئے، یا معجون انجیر
و قرطم (دوار انجیر و قرطم) جس کا نسخہ گزر چکا ہے (جس میں
دس حصے انجیر کے ہوتے ہیں، اور ایک حصہ مغز تخم قرطم)۔

ساعت (گھنٹہ) کی دو قسمیں ہیں: ساعت مستویہ اور ساعت معوجہ۔ اگر دن کو بارہ گھنٹہ میں تقسیم کر دیا
جائے، خواہ دن چھوٹا ہو یا بڑا، تو اس صورت میں ان گھنٹوں کو ساعات معوجہ کہتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس
قسم کے گھنٹے دن کے چھوٹے بڑے ہونے کے لحاظ سے کم و بیش چھوٹے بڑے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً موسم سرما کے دن
پر کچھ چھوٹے ہوتے ہیں، اسلئے ایسے چھوٹے دن کے بارہ گھنٹے بھی چھوٹے ہی ہونگے، اور اسی طرح موسم گرما کے بڑے
دن کے بارہ گھنٹے بڑے۔ اور اگر مکمل ایک دن اور ایک رات کو ملا کر ان کو برابر برابر چوبیس گھنٹوں میں تقسیم
کر دیا جائے، تو اس وقت ان گھنٹوں کو ساعات مستویہ (ہموار گھنٹے) کہا جاتا ہے۔ یہ گھنٹے ہمیشہ در
ہر موسم میں یکساں اور برابر ہوا کرتے ہیں۔ ہماری گھڑیوں کے گھنٹے اسی دوسری قسم کے ہوا کرتے ہیں۔

فصل (۴) لاغری کو فربہ بنانا

الفصل الرابع في تسمين القضييف

اقوى على الهزال كما سنبصفه
يسى المزاج والما سار يفتا
ويسى الهواء واذ يسى لما سار يفتا
لم يقبل الغذاء وازداد اليبس
والهزال

لاغری کے قوی ترین اسباب تین ہیں، جیسا کہ ہم (باب زینت میں) بیان کریں گے: سب سے مزاج، سب سے ماساریقا، اور سب سے ہوا۔ چنانچہ جب ماساریقا میں سب سے لاحق ہو جاتی ہے، تو یہ غذا کو قبول نہیں کرتا، اور خشکی و لاغری بڑھ جایا کرتی ہے +

ويجب ان يدلك قبل الحمام
دلكا بين اللين والخشونة اللى
ان يحمر الجلد ثم يصب الدلك
شريطلى بطلاء الزفت ثم
يراض باعتدال ثم يستحم بلا
البطء وينشف بعد ذلك بمناديل
يابسة ثم يمرخ بدهن يسير
ثم يتناول الغذاء اطوا فق

[علاج] لاغری کے علاج میں ضروری ہے کہ حمام سے پہلے اس قسم کی مالش کی جائے، جو لیونت اور خشونت کے درمیان اوسط درجہ کی ہو، اور جس سے جلد سرخ ہو جائے۔ پھر مالش شریطلی بطلاء الزفت ثم یراض باعتدال ثم یستحم بلا البطء وینشف بعد ذلک بمنادیل یابسة ثم یمرخ بدهن یسیر ثم یتناول الغذاء اطوا فق

مناسب غذا رکھلائی جائے +

وان احتل سنه وفصله وعادته
الماء البارد صبر على نفسه
ومنته الدلك المقدم على
استعمال طلاء الزفت هو ان
لا يبتدى الا متاخرا في الذبول

اگر عمر، موسم، اور عادت ٹھنڈے پانی کی متحمل ہو تو اس کے بدن پر ڈالا جائے +

یہ بھی واضح رہے کہ طلاء زفت سے پہلے جو مالش کی جائے، بدنی استفاخ کے گھٹنے سے پہلے ہی اسے ختم کر دیا جائے (اور اس کے بعد حمام نہ کیا جائے، ورنہ حمام کرنے کی صورت میں صرف اس قدر کافی ہے کہ جلد سرخ ہو جائے جیسا کہ شیخ نے خود بتا دیا ہے) +

اس فصل میں جو کچھ بتایا گیا ہے، یہ قریب قریب ہی تدابیر ہیں جو چھوٹے عضو کو بڑھانے میں بتائے گئے ہیں، اس بارے میں تفصیل کے ساتھ بقول فیہ یوجد فی کتاب الزینہ من کتاب التایج

پوری گفتگو کتاب چہام کو باب زینت میں بھی آنے والی ہے +

فصل (۵) فربہ کو لاغر بنانا

الفصل الخامس في تفتييف المسمين

تدابیرہ (اسراع انخلاق الطعام من معدته وامعائه مثلاً يستوفى الجيد اول مضمها واستعمال الطعام الكثير الكمية القليل التغذية وموا ترعة الاستحمام قبل الطعام والرياضة السريعة ولا دهان المحللة

اسکی تدبیر یہ ہے کہ اس قسم کی کوشش کریں، جس سے معدہ اور آنتوں کی غذا ر جلد (قبل از وقت) مندر ہو جائے یا تاکہ جد اول ماسارینقا (اور عروق متصا مہ) پورے طور پر اجزاء غذائیہ کا امتصاص نہ کر سکیں (اور بہت سے اجزاء غذائیہ پانچخانہ کی راہ خارج ہو جائے کریں)۔ نیز ایسی غذائیں کھلائی جائیں، جو مقدار میں تو زیادہ ہوں، مگر ان میں تغذیہ کم ہو۔ علیٰ ہذا حمام کی پابندی کی جائے، جو غذا سے قبل (اور خلا معدہ میں) ہو۔ ریاضات سریعہ استعمال کی جائیں، اور ادیان محللہ لگائے جائیں +

ومن المعاجين الاطريفل لصغير ودواء اللك والترياق وشرب الخجل مع المرمي على الرليق وما سذكراه في مقالة الزينة

معاجین میں سے اطریفل صغیر، دواء اللک، اور تریاق کا استعمال کیا جائے، اور ہمار منہ سرکہ کا بجی کے ساتھ پیا جائے۔ ان کے علاوہ ان چیزوں کا بھی استعمال کیا جائے، جن کو ہم عنقریب "باب زینت" میں بیان کریں گے +

تعلیم پنجم

التعليم الخامس

اس تعلیم میں انتقالات (بدن کا ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل ہونے) کا ذکر ہے۔ اس میں ایک فصل اور ایک جملہ ہے +

في الانتقالات وهو فصل مفرد وجلة

فصل موسموں کی تدبیر اور ہوا کی اصلاح

الفصل في تدبير الفصول واصلاح الهواء

موسمیں بیع کے ادائل ہی میں حسب ضرورت

اما الربيع فيبدا في اوله

بالفصد والاسهال بحسب الواجب اور حسب عادت فصد یا مسهل لیا جائے، اور خصوصیت سے
والعادة ویستعمل فیہ خصوصاً اللقی اس موسم میں تھے کرائی جائے، گشت و شراب کے اقسام
ویحجر کل ما یسجن ویربط کثیرا میں سے ان ساری چیزوں کو چھوڑ دیا جائے، جو گرمی اور
من اللحم والاشربة ویلطف الغذاء رطوبت زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ غذا کی مقدار میں کمی کر دینی
ویرتاض بریاضة معتدلة فوق چاہئے را در ریح کی غذا میں بارہ ہونی چاہئیں، معتدل
ریاضة الصیف ولا یتملا من الطعام ریاضت کرنی چاہئے، لیکن اس موسم کی ریاضت موسم
بل یفرق گرمائی ریاضت سے کچھ زیادہ ہی ہونی چاہئے، سٹے ہذا
کھاتے وقت کھارگی پیٹ نہ بھر لیا جائے، بلکہ تھوڑا تھوڑا
کر کے چند بار میں غذا کھائی جائے +

واستعمال الاشربة والربوب ایسے ٹھنڈے شربت اور ربوب استعمال کئے
المطفئة وتجر الحارسة وكل حر و جائیں جو حرارت کو بجھانے والے ہوں، اور گرم مشروبات
حرلیف ومالح اور ربوب سے اور ساری کر دی، حرلیف اور نمکین اشیا
سے پرہیز کیا جائے +

واما فی الصیف فینقص من الاغذية موسم صیف میں غذا، شراب اور ریاضت کم
والاشربة والریاضة ویلزم کر دی جائے، راحت و آرام اختیار کیا جائے، اور ایسی چیزیں
الهد والدة والمطفئات والقی استعمال کی جائیں جو حرارت کو بجھانے والی ہوں (مطفیات)
من امکنه ویلزم الظل والکن نیز تھے کرائی جائے، بشرطیکہ تھے ممکن اور آسان ہو۔ سایہ اور
چھاؤں میں رہنے کی پابندی کریں، اور سایہ دار بند مکانات
(مثلاً خانہ وغیرہ) میں سکونت رکھیں +

واما الخریف وخصوصاً فی الخریف موسم خریف میں خصوصیت کے ساتھ بہترین غذا ہیر
المختلف الهواء فیلزم بحد التدبیر کی پابندی کرنی چاہئے، خصوصاً اس موسم خریف میں جس
وتجر المطفئات کلها ویلزم الجماع میں مختلف طرح کی ہوائیں چلا کرتی ہوں۔ تمام مجفقات کو
وشرب الماء البارد کثیراً و ترک کر دیا جائے، جماع سے پرہیز کیا جائے، اور بہت سرد
صبہ علی الرأس پانی سے گریز رکھا جائے، نہ یہ پیا جائے، اور اسے سر پر
ڈالا جائے +

والنوم فی الموضع البارد الذی
یقشر فیہ البدن ویوقی برأسه
لیلاً وغداً من البرد ولا یساق
علی الا متلاء ولیتوق حر الظہار
وبرد الغدوات ولیمکن فیہ النواکہ
الوقتیه والاستکثار منها ولا یستحم
الا بماء فاتر

ایسی ٹھنڈی جگہ سونے سے اجتناب کیا جائے جہاں بدن
کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوں۔ سارے ہزارات کے وقت اور
صبح کے وقت سر کو بھی ایسی سردی سے بچایا جائے۔ شکم سیری
کی حالت میں سونے سے پرہیز کیا جائے۔ اس موسم میں دوپہر
کی گرمی اور صبح کی سردی سے بھی بچنا چاہئے۔ اور اس زمانہ
کے پھلوں (نواکہ وقتیہ) سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ یعنی زیادہ
نہ کھانا چاہئے۔ اس زمانہ میں اگر حمام کرنا ہو تو محض نیم گرم
پانی ہی سے حمام کرنا چاہئے۔

واذا استوی فیہ اللیل والنہار
استفرغ لشد یثقی فی الشتاء
فضول

جب اس موسم میں رات اور دن برابر ہونے لگیں،
تو بدن کا استفرغ و تنقیہ کیا جائے، تاکہ جاڑوں میں فضول
بدن کے اندر بند نہ ہو جائیں رکھ جن کا اس زمانہ میں نکالنا
دشوار ہو۔

علی ان کثیرا من الابدان الا وفق
لها فی الخریف ان لا یشغل بتثویر
الاخلاق و تحریکها بل یسکون
تسکینا اجدی علیہا

علاوہ ازیں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں
جن کے لئے یہی مناسب ہوتا ہے، کہ موسم خریف میں انکے
بدن کے اخلاط و مواد حرکت اور جوش میں نہ لائے جائیں
(سہل وغیرہ نہ دیے جائیں) بلکہ مناسب یہی ہوتا ہے
کہ انہیں سکون ہی میں رکھا جائے۔

وقد منعوا عن القئی فی الخریف
لانہ یجلب الحمی
واما الشرب فیجب ان یشغل فیہما
هو کثیرا من غیر اسلاف
واعلم ان کثرۃ المطر فی الخریف
امان من شره

لوگوں نے موسم خریف میں قے کرنے سے منع کیا ہے
کیونکہ اس سے بخار آ جاتا ہے۔

یہی شراب، تو موسم خریف میں مناسب یہ ہے کہ
پانی بکثرت ملا کر پی جائے، لیکن اس کی کثرت نہ کی جائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بارش کی کثرت موسم
خریف کی مضر توں سے محفوظ رکھتی ہے۔

لیکن ہمارے ملک میں بارش کی کثرت امراض عفونت اور حمیات اجاسیہ کی کثرت کی باعث بن جاتی ہے۔

لحمہ تپ موسمی، مثلاً غب، ریح، وغیرہ۔

واما فی الشتاء فلیکثر التعب ولیبسط
الغذاء الا ان یكون جنوبیا فیریحجب
ان یراد فی الریاضة ویقلل من الغذاء
ویجب ان یكون خطۃ خبز الشتاء اقوی
واشد تلززا من خطۃ خبز الصیف
وكن لك القیاس فی اللحماء
والمشوی ونحوه
وان یكون بقوله مثل الكرنب السلق
والكرفس لا القطف والیمانیة
والحمقاء والهندباء
موسم شتاء میں محنت و مشقت خوب کرنی چاہئے
اور غذا بھی فراخ دلی سے کھانی چاہئے، لیکن اگر جنوبی ہوا
چلنے لگے تو اس وقت ریاضت میں زیادتی اور غذا میں کمی
کرنی چاہئے، جو موسم گرم کے گیہوں کی نسبت زیادہ سخت اور
قوی ہوں (اور اس کے آٹے میں بوج زیادہ ہو)۔ اسی
اصول پر گوشت اور کباب وغیرہ کو بھی قیاس کرنا چاہئے۔
اس موسم میں اگر سبزی کھانے کی ضرورت ہو، تو
کرم کلا، چقندر، اور کرفس جیسی چیزیں استعمال کر سکتے ہیں
نہ کہ بھوا، چولائی، خرفہ، اور کاسنی (کیونکہ یہ سب چیزیں
ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے نامناسب ہیں)۔

وقلما یعرض لشيء من الابدان
الصحيحة مرض فی الشتاء فان عرض
فلیبادر بالعلاج والا استفراغ ان
اوجبه فانه لم یکن لیعرض فیها
مرض الا والسبب عظیم وخصوصا
ان كان حاراً الا ان الحرارة الغریزیه
وهی المدبرة تقوی جدّاً فی الشتاء
بما تسلم من التحلل ویتجمع
بالاحتقان وجميع القوى الطبیعیة
تفعل افعالها مجودة
موسم شتاء میں ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ تندرست اور
صحیح بدن میں کوئی مرض نمودار ہو؛ لیکن اگر کوئی مرض پیدا
ہو جائے، تو جلد ہی اسکے علاج کی طرف توجہ کرنی چاہئے،
اور اگر ضرورت ہو، تو استفراغ میں بھی دریغ نہ کرنا
چاہئے۔ کیونکہ تا وقتیکہ کوئی بڑا سبب نہ ہو، اس
موسم میں کوئی مرض ہو ہی نہیں سکتا، علی الخصوص اس
وقت جبکہ وہ مرض گرم ہو؛ اسلئے کہ حرارت غریزیه
جس سے تدبیر بدن وابستہ ہے، چونکہ سردیوں میں تحلیل سے
بچی رہا کرتی ہے، اور برودت کے احتقان و احتباس
کی وجہ سے اکٹھی رہا کرتی ہے، اس وجہ سے موسم سرما میں

یہ بہت قوی ہوتی ہے، اور نہ صرف حرارت غریزیه ہی
قوی ہوتی ہے، بلکہ سارے قوائے طبعیہ اپنے اپنے کام
اس موسم میں اچھی طرح انجام دیا کرتے ہیں۔

بقراط اس موسم میں استفراغ کی صورتوں میں

والبقراط یستصلح فیہ الاسهال

دون الفصد ویکرہ القی فیہ ویستصوبہ فی الصیف لان الاخلاط فی الصیف طافیة وفي الشتاء مائلة الى السوب فلنقد بہ

دو الفصد ویکرہ القی فیہ سے) اسہال کو پسند کرتا ہے، نہ کہ فصد کو؛ اور قے کو مجرا سمجھتا ہے؛ اسکی رائے ہے کہ قے کے لئے موسم گرما اچھا ہے کیونکہ موسم گرما میں اخلاط جوش و غلیان کی حالت میں رہتے ہیں (طافیہ)، اور موسم سرما میں ان کا میلان رسوب اور تسفل کی طرف ہوتا ہے (یعنی موسم سرما میں مواد غلیظ و بار د ہونے کی وجہ سے براہ قے نکلنے کے لئے زیادہ آمادہ نہیں رہتے، بلکہ نیچے بیٹھنے اور معار مستقیم کی طرف اترنے کے لئے زیادہ تیار رہتے ہیں)۔ چنانچہ ہمیں بھی اس بارہ میں بقراط ہی کی پیروی کرنی چاہئے۔

واما الهواء اذا فسد ووقی فیجب ان یتلقى بتجفیف البدن وتعدیل المسکن بالاشیاء التی تبرد و ترطب بقوتھا وھو الا وجب فی الوباء او تسخن وتفعّل ضد موجب فساد الهواء

دہار اور فساد ہوا ہوا رجب بگڑ کر دہائی ہو جائے، تو اس وقت مناسب یہ ہے کہ بدنی رطوبات میں کمی پیدا کرنے کی کوشش کریں؛ نیز مسکن اور مقام رہائش کی تعدیل ایسی چیزوں سے کریں، جو بالقدہ بار و رطب ہوں (مثلاً کافور، نہ کہ ایسی چیزوں سے جو بالفعل بار و رطب ہوں) اور وہاں کے لئے ہی زیادہ مناسب ہے؛ یا ایسی چیزوں سے تعدیل کریں، جو مسخن اور گرم ہوں، اور فساد ہوا کے سبب کے خلاف عمل کریں۔

والرواء الطیبة انفع شئ فیھا وخصوصاً اذا سروعی فیھا مضادة المزاج

خوشبودار چیزیں و باد کے لئے بہترین ثابت ہوتی ہیں، علی الخصوص اُس وقت جبکہ ان میں دہائی مزاج کی مخالفت و مضادات کا بھی خیال رکھا جائے۔

وفي الوباء یجب ان یقلل الحاجة الى استنشاق الهواء اکثر و ذلك بالتودیع والترویح

و باد کے زمانہ میں اس قسم کی کوشش ہونی چاہئے، جس سے تنفس کی ضرورت زیادہ نہ پڑے، اور ہوا رکھنیچنے کی حاجت کم ہو جائے، جسکی صورت یہ ہے کہ سکون و راحت اختیار کی جائے (اور حرکت و ریاضت کے کاموں سے گریز کیا جائے)۔

و کثیرا ما یكون فساد الهواء من الارض
فیجب ان یجلس علی الاسرة
وتطلب المساكن العالیة حداء
مخترقات السیاح

بسا اوقات فساد ہوا کا مرکز (اور مستوقد عفونت)
زمین ہوا کرتی ہے، ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ
بیٹھنے کے لئے تخت اور پلنگ استعمال کئے جائیں، اور
رہائش کے لئے بلند مقامات انتخاب کئے جائیں، جہاں ہوا
کا گذر کافی ہو۔

و کثیرا ما یكون مبداء الفساد من
الهواء نفسه لما انتقل الیه من
فساد اهویت مجاورۃ او لامر
سماوی خفی علی الناس کیفیتہ
فیجب فی مثلہ ان یلتجأ الی الاسراب
والی البیوت المحفوفة من
جہاتھا بالجدران والمخادع

گناہ فساد کا مرکز خود ہوا ہوا کرتی ہے، بایں
طور کہ دوسری آس پاس کی فاسد ہوائیں منتقل ہو کر یہاں
آ جاتی ہیں (جو اجرام و اشیاء پر مشتمل ہوتی ہیں)، یا کرتی
ایسا آسمانی سبب باعث فساد ہوا کرتا ہے جس کی کیفیت
و نوعیت لوگوں سے مخفی ہوتی ہے (اور موجودہ انسانی
حواس ظاہرہ اس کی ادراک حقیقت سے عاجز ہوتے ہیں)
ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ یہ خانوں میں قیام کریں
یا ایسے مکانوں میں رہیں، جو چاروں طرف سے دیواروں
کے ذریعہ گھرے ہوئے ہوں، یا مخادع میں رہیں (جو بڑے
گھروں کے اندر چھوٹے محفوظ گھر ہوا کرتے ہیں)۔

واما الخیمرات المصلحة لعفونات
الاهویۃ فالسعد والکندر والاس
والورد والصندل
واستعمال الخل فی الوباء امان
من افاتہ

بخوسرات (دھونی) جن سے عفونت ہوا کی
اصلاح ہو جاتی ہے، وہ سعد (موہا)، کندر، مورد، گلسنہ
اور صندل ہیں۔

وسند کرفی الکتب الجزئیۃ تمۃ ما یجب
ان یقال فی هذا الباب

وبار کے زمانہ میں سرکہ کا استعمال کرنا بھی دباہی
آفتوں سے ماموں و محفوظ رکھتا ہے۔

الحمد للہ فی تدبیر المسافرین
وہی ثمانیۃ فصول

جن ہدایات کا اس موقع پر بتانا مناسب ہے
ان کا باقی ماندہ حصہ ہم کتب جزئیہ میں لکھیں گے۔

جلد: مسافروں کی تدبیر

اس جلد میں آٹھ فصلیں ہیں (اگرچہ ان میں سے

پہلی فصل کا تدبیر مسافر سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔

الفصل الاول فی تدبیر امراض فصل (۱) اَنَّ اعراض و علامات کا تدارک جو امراض کا
تندیس باہر امراض کا پتہ دیتے ہیں

یہ بڑی پیچیدگی اور گڑبڑ ہے کہ جملہ کی پہلی فصل میں تو ان عوارض کا تدارک بیان کیا گیا ہے جو
مذہر مرض ہیں، اور باقی سات فصلوں میں مسافرین کی تدبیر ہے، جس کے ساتھ ”جلد“ کا عنوان ہونا چاہیے
ہے۔ اگرچہ بعض نسخوں میں ”جلد“ کے سامنے ”مسافروں کی تدبیر“ کا لفظ لکھا ہوا نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو تو بہتر ہے،
اور اس وقت کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔

من حدث به خفقان دالہ فلیدبر (۱) جس شخص کو ہمیشہ خفقان لاحق ہو کرے، اس کی
امراض کیلایموت فجأة تدبیر (نوراً) کرنی چاہئے؛ مبادا وہ اچانک مر جائے۔
اذا کثر الکابوس والدوار فلیدبر (۲) اگر کسی شخص میں مرض کا بوس اور دوار
امراض با استفراغ الخلط الغلیظ (دوران سر) کی زیادتی ہو، تو اس کی تدبیر و علاج کی طرف
لثلا یقع صاحبہ فی لصرع و السکتہ توجہ کرنی چاہئے اور اس مقصد کے لئے خلط غلیظ کا استفراغ
کرنا چاہئے؛ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مریض صرع یا سکتہ میں
مبتلا ہو جائے۔

اذا کثر الاختلاج فی جمیع البدن (۳) جب سارے بدن میں اختلاج کی کثرت ہو تو
فلیدبر امراض با استفراغ البلغم کیلا استفراغ بلغم کے ذریعہ اس کی تدبیر کی جائے، تاکہ مریض
یقع صاحبہ فی التشنج و السکتہ تشنج اور سکتہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔
و کذلک ان طالت کدورت الحواس (۴) علی ہذا اُس وقت بھی تشنج و سکتہ کا اندیشہ ہے
وضعت الحركات مع امتلاء جبکہ بدنی امتلاء کے ساتھ ایک عرصہ تک عوارض میں تکدر اور
حركات میں ضعف رہے۔ (چنانچہ اس حالت میں بھی وہ ہی
مذکورہ بالا تدبیر — استفراغ بلغم — مفید ہے)۔

اذا خلدت الاعضاء کلها کثیرا (۵) جب سارے اعضاء میں خدر کی کثرت ہو تو
لہ بیان اعراض سے ”اصطلاحی اعراض“ مراد نہیں ہیں جو مرض کے تابع ہوتے اور اس کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں
بلکہ یہاں محض حادث و آثار مراد ہیں، خواہ مرض سے پہلے ہوں، یا مرض کے بعد۔

فلید براہرہ باستفراغ البلمغ استفراغ بلمغ کے ذریعہ اسکا تدارک کیا جائے، تاکہ مریض کیلا یقع صاحبہ فی الفالج فالج میں مبتلا نہ ہو جائے +

إذا اختلج الوجه كثيراً فلید براہرہ (۶) جب چہرہ میں اختلاج کی کثرت ہو، تو تنقیہ یتنقیہ الدماغ کیلا یؤدی الے دماغ کے ذریعہ اس کا تدارک کیا جائے؛ مبادا آخر میں القوة نقوہ پیدا ہو جائے +

إذا احمر الوجه والعین كثيراً واخذت الدموع تسيل ونفس (۷) جب چہرہ اور آنکھوں میں سُرخی بکثرت ہو، اور عن الضوء وكان صداع ہو، اور سر میں درد میں بھی ہو، تو فصد واسہال وغیرہ کے ذریعہ فلید براہرہ بالفصد والاسہال اس کی تدبیر کرنی چاہئے؛ مبادا مریض سرسام میں مبتلا ونحوہ کیلا یقع صاحبہ فی السرام ہو جائے (علی الخصوص اُس وقت جبکہ ان باتوں کے ساتھ قارورہ میں سفیدی (صفائی) اور بخار بھی ہو) +

إذا كثرت الغم بلا سبب وكثر (۸) جبکہ بلا سبب (بلا سبب ظاہر) غم اور خون الحون فلید براہرہ بالاستفراغ کی کثرت ہو، تو غلط محرق (سودا) کے استفراغ کے للمخاط المحرق کیلا یقع صاحبہ ذریعہ اسکا تدارک کیا جائے؛ مبادا مریض النخولیا فی الما النخولیا مبتلا ہو جائے +

وايضاً فان الوجه اذا احمر وانتفخ وضرب الى كمودة ودام (۹) جب چہرہ سُرخ ہو جائے، پھول جائے، اور ذلك انذار بمجذام اس میں سیاہی سی آجائے، اور پھر یہ علامتیں قائم رہیں تو یہ مجذام کی خبر دیتا ہے +

إذا ثقل البدن وكل ودترت (۱۰) جب بدن میں بوجھ اور کسکندی پیدا ہو جائے العروق فلیفصد کیلا یعرض اور بدن کی رگیں اور بھراؤں، تو اس وقت فصد کرنی چاہئے؛ انفسا اس عرق وسکتہ وموت تاکہ رگوں میں اشتقاق نہ لاحق ہو، اور مریض سکتہ اور چانک فجأة موت سے بچا رہے +

إذا فشا التجمج في الوجه والاحفان (۱۱) جب تجمج چہرہ، پوٹے، اور ہاتھ پاؤں پر پھیل والا طارف فلید اس حال الکبد جائے، تو اس وقت میں جگر (اور گردہ) کا تدارک کرنا چاہئے لئلا یقع صاحبہ فی الاستسقاء تاکہ استسقاء نہ پیدا ہو جائے +

اذا اشتد نفع البراءة بغيرها من الالة
العفونة عن العروق لتلايقه
صاحب في الحميات وكلا لالة البول
اشد في ذلك

(۱۲) جبکہ پانخانہ میں بدبو بڑھ جائے، تو عروق
بے عفونت کے زائل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ وہ
شخص بخاروں میں مبتلا نہ ہو جائے۔ رطلے ہذا اگر پیشاب
میں عفونت بڑھ جائے، تو وہ بھی اسی قسم کی اطلاع دیتا ہے
بلکہ (پیشاب کی اطلاع اس بارہ میں پانخانہ سے بڑھی ہوئی ہے +

واذ رأيت اعياء وتكسراً فاحذر
حتى تكون

(۱۳) جب بدن میں ماندگی لاحق ہو جائے، اور
اعضاء ٹوٹنے لگیں، تو خبردار ہو جاؤ کہ بخار ہونے والا
ہے +

اذا سقطت شهوة الطعام
مراد دل علی مرض

(۱۴) جب بھوک (بلا وجہ ظاہر عادت سے) کم
ہو جائے، یا زیادہ ہو جائے، تو سمجھ لو کہ کوئی مرض لاحق
ہونے والا ہے +

وبالجملة فان كل شئ اذا تغير عن
عاداته من شهوة او بلاء او بول
او شهوة جماع او نوم او عرق
او حكة بدن او حدة ذهن او طعم
مذوق او عادة احتلام فصار
اقل او اكثر او تغيرت كيفية
اخذ بمرض

خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی چیز میں عادت کے خلاف
کوئی تغیر لاحق ہو جائے، خواہ بھوک ہو، براز ہو، قارورہ
ہو، خواہش جماع ہو، نیند ہو، پسینہ ہو، بدن کی خارش
او حكة بدن او حدة ذهن او طعم ہو، ذہن کی تیزی ہو، کسی چیز کا مزہ ہو، یا عادت خواب
مذوق او عادة احتلام فصار ہو، یعنی ان چیزوں میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی لاحق ہو جائے
یا ان کی کیفیت میں (عادت کے خلاف) کسی قسم کی تبدیلی
واقع ہو جائے، تو یہ مرض کی خبر دیتا ہے +

ولذلك العادات الغير الطبيعية
مثل دم بوا سیر او طمت او قیء
او عاف او عادة شهوة شئ
کان فاسداً او غير فاسد
فان العادة كالطبيعة ولذلك
لا يترك الا الردى جداً منها
ويترك بتدريج

اسی طرح غیر طبعی عادتوں میں رہا وجود غیر طبعی ہونے
کے، اگر خلاف عادت تغیر واقع ہو جائے، تو یہ بھی مرض کی
اطلاع دیتا ہے؛ مثلاً خون بوا سیر، استحاضہ، قیء، یا
رعاف کی عادت میں تبدیلی واقع ہو جائے، یا کسی چیز کی
عادت خواہش ہو، اور وہ بدل جائے، خواہ وہ چیز اچھی
ہو، یا بُری دہر صورت میں علامتِ مرض ہے، اور یہ کہ
بدن میں کوئی تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ جس سے خلاف عادت

تغیر پیدا ہو گیا ہے)۔ کیونکہ عادت بھی گویا طبیعت ہی ہے۔
(بقول بعض عادت ”طبیعت ثانیہ“ ہے، یعنی عادت بھی
بدن کے اندر ایک دوسری طبیعت ہے)۔ یہی وجہ ہے
کہ عادت کو ترک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے، ہاں اگر
کوئی نہایت بُری ہی عادت ہو تو خیر، اسے ترک کر دینی
چاہئے۔ پھر اگر عادت بُری بھی ہو، تو بتدریج ہی چھوڑنے
کی اجازت ہے (نہ کہ یک نخت اور دفعہ) +

وقد يدل امور جزئية على
امور جزئية فان دوام الصلاح
والشقيقة يندرس بالانتشار و
نزول الماء في العين

(۱۵) گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض جزئی امور
دوسرے جزئی امور کی خبر دیا کرتے ہیں (بعض چھوٹی باتوں
سے دوسری چھوٹی باتیں معلوم ہو جایا کرتی ہیں)؛ چنانچہ
دوسرا اور شقیقہ کا ہمیشہ رہنا اس بات کی اطلاع دیتا ہے
کہ آنکھ میں انتشار اور نزول الماء پیدا ہونے والا ہے +

وتخيل العين قدام الوجه كالبق
وغيره اذا ثبت ورسخ وجعل
البصر يضعف معه اندرس
بأنزول الماء في العين

(۱۶) منہ کے سامنے مجھ وغیرہ جیسی شکل کا آنکھ کے
اندر محسوس ہونا (در انحالیکہ باہران کا کوئی وجود نہ ہو، جنکو
خیالات کہا جاتا ہے) اس امر کی اطلاع دیتا ہے کہ آنکھ
میں نزول الماء پیدا ہونے والا ہے؛ بشرطیکہ یہ شکایت
عارضی نہ ہو، بلکہ قائم و دائم ہو جائے، اور اس کے ساتھ
بینائی بھی کمزور ہو جائے +

والثقل والوخز في الجانبين
اذا طال دل على علة في الكبد

(۱۷) دائیں پہلو میں اگر بوجھ اور چھین (ریشخہ) دیگر
درو (ہو) اور یہ عرصہ تک قائم رہے، تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ
جگر میں کوئی مرض ہے +

الثقل والتمد في أسفل الظهر

(۱۸) پشت کے زیر میں حصہ اور کولھے میں اگر درد

لہ اس ذیل میں شیخ نے جو شایں دی ہیں، ان کو شیخ نے ”جنئی امور“ (چھوٹی باتیں) مقابلہ کہا ہے
کیونکہ ادبہر عادت کا ذکر آیا ہے، اور عادت کے متعلق اصول بتائے ہیں، جو نسبتاً اصول کلیہ ہیں +
لہ انتشار؛ پتلی کا پھیل جانا +

والخاصرة مع تغير حال البول
عن العادة ينذر بعلقة في الكلى
بوجہ، اور تناؤ ہو، اور اس کے ساتھ پیشاب کی معمولی حالت
میں بھی تغیر پیدا ہو گیا ہو، تو یہ اس امر کی اطلاع دیتا ہے کہ
گردہ میں کوئی مرض پیدا ہونے والا ہے +

البراز العادم للصبر فوق
العادة ينذر بغير قان
(۱۹) پانچاں میں معمولی حالت کے خلاف رنگ کا نونا
یرقان کی خبر دیتا ہے +

اذا طال حرق البول انذر
بقروح تحدث في المثانة والقضيب
(۲۰) اگر ایک مدت تک پیشاب میں سوزش اور جلن رہے
تو یہ مثانہ اور قضیب میں قروح پیدا ہو جانے کی خبر دیتا ہے +
(۲۱) اسہال، جس سے پانچاں کے مقام میں سوزش
پیدا ہو جائے، کج اسہال کا اندیشہ بتاتا ہے +

سقوط الشهوة مع القئ والنفث
ووجع في الاطراف ينذر بالقولنج
(۲۲) اگر بھوک زائل ہو چکی ہو، اور اس کے ساتھ
نفث، نفخ، اور اطراف رہا تھ پاؤں میں درد کی شکایت ہو، تو
یہ قولنج کی اطلاع دیتے ہیں +

الحكاك في المقعدة ان لم يكن
ديدا ان صغارا ينذر بالبواسير
(۲۳) پانچاں کے مقام میں خارش کا ہونا، بشرطیکہ
دیوان صغارا بھائی نہ ہو، بواسیر کی خبر دیتا ہے +
(۲۴) دما میل اور سلمات (پھٹڑیوں اور رسیوں)
کا بکثرت ٹھکنا اس بات کی خبر دیتا ہے کہ کوئی بڑا جرمیلہ پیدا
ہونے والا ہے +

والقوباء ينذر بالبرص الاسود
والبلغم الابيض ينذر بالبرص الابيض
(۲۵) قوباء (داد) سے سیاہ برص کے پیدا ہو جانے
کا اندیشہ ہے، اور سفید بھق سے سفید برص کا +
گیلائی کہتے ہیں کہ داد جب دیرینہ ہو جاتی ہے، اور جھلکے اترنے لگتے ہیں، تو یہی ”برص اسود“ کہلاتا ہے، اور
بھق ابھرنے جب جگہ پکڑا لیتا اور گوشت میں گھس کر ہڈی تک پہنچ جاتا ہے، تو یہی ”برص بھق“ کہلاتا ہے +

الفصل الثاني قول کلی فی تدبیر المسافر
فصل (۲) تدبیر مسافرین کے اصول کلی

ان المسافر قد ينقطع عن اشیاء
كان يتعهدا وهو في اهله ويصيبه
چونکہ مسافرت کی حالت میں بعض اوقات ایسی چیزیں
چھوٹ جایا کرتی ہیں، جن کا مسافر اپنے گھر اور اپنے اہل و

تَعْبٌ وَوَصَبٌ فَيَجِبُ أَنْ يَحْرُسَ عِيَالٌ فِي مَعَادِيهِ أَوْ بِأَبْنَدِهِ أَوْ كَرْتَانِهِ، نِزْمٌ سَفَرَتِ فِيهِ عَلَى مَرَاغَاةٍ أَوْ نَفْسِهِ كَيْلًا رِيَاضَتِ وَمَشَقَّتِ أَوْ رِيحَانِ وَمَانَدُغِي لَاحِقِ هُوَاكَرْتِي هِي، اسلئے یَصِيبُهُ أَوْ مَرَاغَاةٍ كَثِيرَةً ضروری ہے کہ وہ حالت سفر میں اپنے جسمانی امور (جسمانی صحت) کا خاص خیال رکھے، تاکہ وہ مختلف امراض میں گرفتار ہونے سے محفوظ رہے +

وَكَثْرَ مَا يَجِبُ أَنْ يَتَعَهَّدَ بِهِ نَفْسُهُ أَنْ يَحْرُسَ فِيهِ سَبَبٌ سَبَبٌ زِيَادَةً جِسْمَانِيَةً خِيَالًا أَوْ الْعِزَّاءُ وَفَامَا كَالْأَعْيَاءِ مَسَافِرُ كَوْنًا جَائِعًا، وَهُوَ غَدَاةٌ أَوْ رِيحَانِ هِي +

فَيَجِبُ أَنْ يَصْلَحَ غِذَاؤُهُ وَيَجْعَلَهُ غِذَاءً خَاصًّا مَسَافِرُ كَافَرٌ هِي كَمَا أَنَّ غِذَاءَ كِي أَصْلَاحِ وَتَذْيِيرًا جِيدَ الْجَوْهَرِ قَلِيلُ الْقَدَرِ غَيْرَ خَاصِّ خِيَالٍ رَكْعَةٍ، جِيدَ الْجَوْهَرِ هَرِغَدَاةً أَيْ كِهَاءً، جَنَكِي مَقْدَارِ كَثِيرٍ حَتَّى يَجُودَ مَعْضَمُهُ وَلَا يَجْتَمِعُ رِعَادَتِ سِي كَمِ هِي هُوَ، زِيَادَةً هُوَ، تَاكَ يَهِي طَرَحِ مَعْضَمِ الْفَضُولِ فِي عَرِيقَةٍ هُوَ سَكِسَ، أَوْ عَرِيقِ فِي فَضْلَاتِ كُتْمَةٍ نَهِي سَكِسَ +

وَيَجِبُ أَنْ لَا يَرْكَبَ مَمْتَلِيًا فَيُفْسِدَ نِزْمَ مَسَافِرِ كِي لِي هِي مَنَاسِبٌ هِي كَمَا ائْتِلَاءُ مَعْدَةٍ طَعَامُهُ وَيَجْتَاجُ إِلَى أَنْ يَشْرَبَ كِي مَالَتِ فِي سَوَارَتِهِ هُوَ سَفَرَتُهُ كَرَسِي، وَرَنَ اس سِي اُس كِي الْمَاءُ فَيَزِدُ ادْتِخَافًا وَتَقَبُّقًا غِذَاءُ مَعْدَةٍ كِي اَنْدَرِ بَكْرُطِ جَائِعِي، نِزْمَ كِهَانَا كِهَائِي كِي وَجْهِي وَيَكْتَفِي بِبَلِّ يَجِبُ أَنْ يُوْخَرَ الْعِزَّاءُ اُسِي پَانِي پینے کی ضرورت پیش آئے گی، جس سے مَعْدَةٍ كِي اِلَى وَقْتِ النُّزُولِ اَلَا أَنْ يَسْتَدْعِيَهُ اَنْدَرِ تَخْفُضٍ اَوْ تَقَبُّقٍ اَوْ رِيحَانِ بَرُطِ جَائِعِي، اَوْ رُسِي كَرَانِي سَبَبٌ مَا مِمَّا سَنَقُولُهُ بَعْدَ شَكْمِ لَاحِقِ هُوَاكَرْتِي هِي - بَلَكَا مَنَاسِبٌ هِي هِي كَمَا مَسَافِرِ اِبْنِي مَنَزَلِ هُوَاكَرْتِي كِي غِذَاءُ كِي لِي صَبْرًا اَنْتِظَارِ كَرَسِي، اِنْ اَكْرُ كَرَانِي اِيَسَا هِي سَبَبٌ مَجْبُورِ كَرَسِي، جِسِي هِي اُسَكِي بَعْدِ اِبْنِي، تَاكَ مَالِي هِي، تَوَخِيرًا مَجْبُورِي هِي +

فَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَدْلًا يَتَنَاوَلُ قَدْرًا خَاصًّا اِنْ اَكْرُ كَرَانِي غِذَاءُ كِي بَغِيرِ كَرَانِي چَارِه نَهِي، تَوْبَطُورِ لُفْهَةٍ قَلِيلًا عَلَى سَبِيلِ التَّاهُنِ وَجِيثِ رَنَاشَتِ كِي مَعْضَمِ تَهْوِطِي سِي غِذَاءُ كِهَائِي جَائِعِي، جِسِي كِي اِيَجُوجِي اِلَى شَرَبِ الْمَاءِ لِيْلًا كِهَانِي سِي پَانِي پینے کی ضرورت پیش نہ آئے، خَوَاہِ رَاتِ اَلْخُفْضُ: بھری ہوئی شک و غیرہ کے ہلانے سے جو آواز نکلتی ہے، اِسِي خُفْضَةً كَتِي هِي +

تَقَبُّقٌ: مَرَحِي وَغِيرِہ كِي پَانِي اُونڈیلنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اُسِي "تَقَبُّقٌ" كَتِي هِي +

کان سیرۃ او نہا سراً	کان سفر ہو، یاد ن کا +
و یجب ان ید بر اعیاء بما قیل	تھکان [تھکان] و ماندگی کی تدبیر و اصلاح کے لئے اُن قواعد و اصول کی پابندی کرنی چاہئے، جو "باب اعیاء" میں مذکور ہو چکے ہیں +
فی باب الاعیاء	
و یجب ان لا یسافر ممتلیاً من م	مسافر کے لئے کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ امتلا
او غیرہ بل ینقی بد نہ ثمریافر	خون و غیرہ کی حالت میں سفر کرے، بلکہ ضروری یہ ہے کہ پہلے اپنے بدن کا تنقیہ کر لے، اس کے بعد سفر کا قصد کرے +
وان کان متخماً جاع و نام و حلل	اگر کوئی شخص تخمہ اور فساد ہضم میں گرفتار ہو، تو اُسے چاہئے کہ پہلے فاذ کرے، سوئے (نیند سے ہضم میں ادا دلے)، اور تخمہ کو تحلیل کر لے، اس کے بعد قصد سفر کرے +
التخمہ ثمریافر	
ومن الواجب علی المسافر ان	مسافر کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ (سفر سے پہلے) بتدریج ریاضت کو عادت سے زیادہ بڑھالے (تا کہ اس کے بدن میں تھکان و مشقت کی برداشت بڑھ جائے)؛ اور اگر اُسے یہ خیال پیش نظر ہو کہ اثنائے سفر میں بیداری کی تکلیف بیش آئے گی، تو اُسے چاہئے کہ بتدریج جاگنے کی عادت ڈال لے +
و کذا ان کان یخمن انہ	اسی طرح اگر مسافر کو یہ گمان اور خیال ہو کہ اثنائے سفر میں بھوکا پیاسا بننا پڑے گا، یا اس کے علاوہ کوئی اور صورت پیش آئے گی، تو اُسے چاہئے کہ پہلے ہی سے ان باتوں کی عادت ڈال لے +
سیر عرض له جوع او عطش او غیر	
ذلک فیجب ان یعتادہ	
ولیتعود من الغذاء الذی یرید	یہ بھی اچھا ہے کہ سفر میں جس قسم کی غذا کھانے کا ارادہ ہو، اُس کے کھانے کی عادت پہلے ہی سے ڈالی جائے +
ان یغتذی بہ فی سفرہ ویجعل	لیکن غذا و مسافرت میں ایسی اختیار کرنی چاہئے، جو قلیل و نقد ہو
غذاء قلیل الکثیر التغذیۃ	ہونے کے باوجود کثیر غذا ہو، علیٰ ہذا حالت مسافرت میں سبزیوں کو، میوہ جات کو، اور اُن ساری چیزوں کو
ولیحجر البقول والفواکہ و کل ما یولد خلطاً نیاً الا لضرورۃ	

یعالجہ بہ کماخذ دہ فیما
یستقبل

ترک کر دینا چاہئے، جن سے کچے اخلاط پیدا ہو سکیں، مثال
ہو؛ ہاں اگر ان میں سے کوئی چیز ضرورۃً بغرض علاج و
اصلاح استعمال کیا جائے، تو کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ ہم
آگے چکر اس کے حدود و شرائط بتائیں گے +

وربما اضطرب المسافر الى ان
یتھیا له الصبر علی الجوع والے
ان یقل منه الشهوة ومما یعینہ
علی ذلک الاطعمة المتخذة من
الکباد المشویة ونحوها وربما
اتخذ منها کباب مع لزوجات و
شحم مذاہبہ قویۃ ولوز ودھن
لوز واشحم مثل شحم البقر
فاذا تناول منها واحدة صبر
علی الجوع زمانا لا قدر

گاہے مسافر کو اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے
کہ پہلے سے بھوک برداشت کرنے اور فاقہ مرنے کے لئے
تیار رہے، اور یہ کہ اُس کی بھوک ہی کم ہو جائے، (اور فاقہ
کرنے کا عادی ہو جائے)، چنانچہ اس مقصد کے لئے وہ
غذائیں مفید اور عادی ہوتی ہیں، جو بھنی ہوئی کلیجیوں اور
اسی قسم کی چیزوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور گاہے ان کلیجیوں
کے کباب بنائے جاتے ہیں، جن کے اندر لزوجات، بھٹی ہوئی
توی (دیر ہضم) چربیاں، بادام، روغن بادام، اور گائے
وغیرہ کی چربیاں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کباب کا جب ایک
ٹکڑا (پارچہ) کھا لیا جاتا ہے، تو کافی مدت تک بھوک
نہیں لگتی +

وقیل لو ان انسانا شرب رطلا من
دھن البنفسج وقد اذاب فیہ شیئا
من الشمع حتی صار قیرو طیال
لیشتہ الطعام عشرة ايام

بعض لوگوں نے بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک رطل
(تقریباً آدھ سیر) روغن بنفشہ پی لے، جس میں کسی قدر موم بھلا
شامل کر دیا گیا ہو، جس سے دونوں چیزیں قیرو طلی جیسی بن گئی
ہوں، تو اس سے دس روز تک بھوک نہیں لگتی +

وکذلک ربما احتاجوا الى ان یتھیا لهم
الصبر علی العطش فیجب ان یكون معهم
الادویۃ المسکنۃ للعطش الی
نذکرہا فی الکتاب الثالث فی باب
العطش وخصوصا بنزل بقلة الحمقاء

اسی طرح بعض اوقات مسافر کو پیاس برداشت کرنے کی
تیاری کرنی پڑتی ہے، اس لئے مناسب ہے کہ مسافر اپنے ساتھ
مسکن عطش دوائیں رکھے، جنہیں ہم باب عطش، کتاب دوم،
میں بتائیں گے، علی الخصوص تخم خرفہ جو سرکہ کے ساتھ بقدرین
وہم تقریباً دس گیارہ ماشہ استعمال کیا جائے اسی طرح اعلیٰ
لہ لزوجات۔ بیدار چیزیں +

<p>یُشْرَبُ مِنْهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ بِالْحَلِّ وَيُجْرَى الْغَلَاظِيَةُ الْمَعْطَشَةُ مِثْلَ السَّهْلِ وَالْكَبَرُ وَالْمَلْحَمَاتُ وَالْحَلَاوَاتُ وَ يَقْلُ الْكَلَامُ وَيَرْفُقُ بِالسَّيْرِ</p>	<p>اور آلو بخارا کا سنہ میں رکھنا بھی پیاس کے لئے مفید ہے) + نیز حالت سفر میں ایسی غذائیں ترک کر دی جائیں، جو پیاس لگانے والی ہیں مثلاً مچھلیاں، کبر، مصلحات (مثلاً سوکھایا ہوا نمکین گوشت، اور نمک لگائی ہوئی مچھلیاں) اور ٹٹھائیاں۔ علیٰ ہذا سفر میں باتیں کم کی جائیں، اور سفر کی عجلت اور تیزی کم کر دی جائے کیونکہ ان دونوں باتوں سے پیاس کی شدت بڑھ جاتی ہے) +</p>
<p>وَإِذَا شَرِبَ الْمَاءَ بِالْحَلِّ كَانَ الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ كَافِيًا فِي تَسْكِينِ الْعَطَشِ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ مَاءٌ كَثِيرٌ</p>	<p>جہاں زیادہ پانی میسر نہ ہو، وہاں اگر پانی کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کیا جائے تو تھوڑا سا پانی بھی پیاس بجھانے کے لئے کافی ثابت ہوا کرتا ہے +</p>
<p>الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي تَوَقُّي الْحَرِّ فِي السَّفَرِ وَتَدْبِيرِ مَنْ يَسَافِرُ فِيهِ</p>	<p>فصل (۳) سفر میں گرمی سے بچنا اور گرمی میں سفر کرنے والوں کے اصول و ہدایات</p>
<p>هُوَ لَا عَالِيًا إِذَا الْمَرِيدُ بَرَّ وَأَنْفُسُهُمْ تَادِي هَمَّ الْأَهْرِ فِي آخِرِهِ إِلَى أَنْ يَضْعُفُوا وَيَتَحَلَّلُوا هَمَّ حَتَّى لَا يُمْكِنُهُمْ أَنْ يَتَكَوَّنُوا وَيَغْلِبَ عَلَيْهِمُ الْعَطَشُ</p>	<p>گرمی میں سفر کرنے والوں کو چاہئے کہ رات کو چلا کریں، اور دن کو آرام کیا کریں؛ بلند مقامات میں منزل کیا کریں؛ ٹھنڈی غذائیں کھایا کریں؛ اور ٹھنڈے لباس پہنا کریں۔ آبی و گیلانی + گرمی میں سفر کرنے والے لوگ جب اپنے جسم و جان کی تدبیر و اصلاح کا خیال نہیں کرتے ہیں، تو انجام کار ضعیف و ناتواں ہو جاتے، اور ان کی قوتیں اس درجہ نڈھال ہو جاتی ہیں کہ ان کے لئے نقل و حرکت بھی دوبھر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (کثرت تحلیل کی وجہ سے) ان میں پیاس کا غلبہ ہو جاتا ہے +</p>
<p>وَرَبَّمَا اضْطَرَّتِ الشَّمْسُ بِأَدْمَعَتِهِمْ وَلِذَا لَيْسَ يَجِبُ أَنْ يَحْصُوا عَلَى سِتْرِ الرَّأْسِ عَنِ الشَّمْسِ سِتْرًا مُشَدِّدًا</p>	<p>نکاح ہے دھوپ کی وجہ سے انکے دماغوں میں مضرت لاحق ہو جاتی ہے۔ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ دھوپ سے سر کو اچھی طرح چھپا کر محفوظ کر لیا جائے +</p>
<p>وَكُنْ لَكَ يَجِبُ أَنْ يَحْفَظَ الْمَسَافِرُ مِنْهَا صَدْرُهُ وَيَطْلِيهِ بِمِثْلِ لَعَابِ</p>	<p>علیٰ ہذا مسافر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دھوپ سے سینے کی بھی حفاظت کرے، اور اس پر لعاب اسپنخول، اور</p>

بذر قطنونا وعصارۃ بقلۃ الحماۃ
 والمسا فرون فی الحر بما احتاجوا
 الی شح یتنا ولونہ قبل السیر مثل
 سولق الشعیر وشراب الفواکہ
 وغیر ذلک فانہما ذارکبو ولا
 شئ فی احشاؤہم بالغ التحلیل
 فی اضعا فہما ذلا یكون لہ فیہم
 بدل فیجب ان یتنا ولو اما ذکرنا
 شیئا ثم یلبثوا حتے یخدر عن المعد
 ولا یتخضع
 آب خردہ جیسی (ٹھنڈی) چیزیں لگاتار ہے +
 گرمی میں سفر کرنے والوں کے لئے بعض اوقات اس
 امر کی ضرورت ہوا کرتی ہے کہ وہ روانگی سے پہلے جو کاسترو،
 شربت نواکہ، یا اسی قسم کی کوئی دوسری (ٹھنڈی) چیز کھاپانی
 لیا کریں۔ کیونکہ ایسی حالت میں اگر سفر کیا جائیگا، جبکہ اشتہار
 (اور معدہ) میں کوئی چیز موجود نہ ہو، تو بدل یا تحلیل نہ ہونے
 کی وجہ سے اس وقت کا تحلیل انتہائی ضعیف کا موجب
 ہو جائیگا۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ جو چیزیں ہم نے
 کھانے کے بعد اتنا صبر کیا جائے کہ یہ چیزیں معدہ سے نمودر
 ہو جائیں (معدہ سے منہضم ہو کر امعاء میں اتر جائیں)، اور
 تخفیف کی باعث نہ بنیں (ورنہ معدہ کے اندر غذا فاسد
 ہو جائیگی) +

ویجب ان یصحیہم فی الطريق دھن
 الورد والبنفسج یتعلون منہا
 ساعۃ بعد ساعۃ علی ہاماتہم
 وکتیر ممن یصیبہ افة من السف
 فی الحر لعود الی حالہ لبساحتہ فی ماء
 بارد وکن الا صوب ان لا یتعجل
 بل یصبر سیراً ثم یتدرج
 الیہ
 مسافرین کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ اپنے ساتھ
 راستہ میں روغن گل اور روغن بنفشہ رکھیں، اور گھنٹہ گھنٹہ
 کے بعد اپنے سر پر ڈالتے رہیں +
 بہترے لوگ ایسے بھی ہیں، جو گرمی میں سفر کرنے
 سے کسی آفت (مثلاً ضعیف مغرط) میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر
 جب یہ ٹھنڈے پانی میں داخل ہو کر تیرتے ہیں (ٹھنڈے
 پانی میں اتر کر غسل کرتے ہیں) تو اپنی اصلی حالت پر لوٹ
 آتے ہیں۔ لیکن ایسی حالت میں عجلت کرنا اور شدت گرمی کی
 حالت میں یک نخت ٹھنڈے پانی کے اندر داخل ہو جانا بہتر
 نہیں ہے؛ بلکہ بہتر یہ ہے کہ تھوڑا صبر کریں، اور پھر یہ اطمینان
 پانی میں اتریں +

ومن خاف السہوم فالواجب علیہ [سکرم (گو)] جن لوگوں کو وہ لگنے کا اندیشہ ہو، انہیں چاہئے کہ

ان یعصب مخزرة وضمہ بغامة ولاثام اپنی ناک اور منہ کو ڈھاسے (غمامہ و لثام) سے اچھی طرح باندھ
و یصبر علی المشقة فیہ و لیستقد مر دیں، اور اس بندش سے جو تکلیف اور رکھن ہو، اسے برداشت
قبلہ بالکل لبصل فی الدوغ وخصوصاً کریں۔ (بنظر احتیاط) پیہ ہی سے چھانچھ کے ساتھ پیاز کھالیں
اذا کان البصل مرابی فیہ او منقوعاً (کیونکہ پیاز با کھانصہ لوہ کی مونت کی داغ ہے)؛ علی الخصوص وہ
فیہ لیلة یا کل البصل یتحسی لدوغ پیاز جسے چھانچھ میں پروردہ کیا گیا ہو (اور چھانچھ میں پروردہ کرنے
و یجبلان یكون البصل قبل الالقاء کے مننے یہ ہیں کہ اسے چھانچھ میں ڈال کر پندر روز تک چھوڑ دیا گیا ہو)
فی الدوغ بصلاً قوی التقطیع یا وہ پیاز جسے چھانچھ میں ایک رات بھگو یا گیا ہو۔ پیاز کھالی
جائے، اور چھانچھ پٹی لی جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ چھانچھ
میں ڈالنے سے پہلے پیاز کو اچھی طرح باریک کر لیا جائے +

ولیکن التثشق بدھن اللوز و دھن ان کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ روغن بادام اور روغن
حب القراع و لیتحس دھن حب القراع تخم کدوناک میں بطور نشوق استعمال کریں، اور روغن تخم
فانہ مما یدفع مضرة السموم کدو پیس؛ کیونکہ لوہ کی جن مضر قوتوں کا پیش از وقت اندیشہ
المتوقعة ہو سکتا ہے، روغن تخم کدو ان کو دور کر دیا کرتا ہے +

فاذا اضر بئ السموم سکب علی جب کسی شخص کو لوہ لگ جائے، تو اس کے ہاتھ پاؤں
اطرافہ ماءً بارداً و غسل بہ پر ٹھنڈا پانی ڈالا جائے، ٹھنڈے پانی سے اس کا منہ دھویا
وجہہ و یجعل غذاؤه من البقول جائے۔ غذا میں اسے ٹھنڈی سبزیوں (مثلاً کاہو، لکڑی،
الباردة و یضع علی رأسه الادھان کھیر، کاسنی، کدو، پالک وغیرہ) دی جائیں۔ سر پر ٹھنڈے
الباردة مثل دھن الورد و الخلف تیل، مثلاً روغن گل، روغن بید سادہ، اور ٹھنڈے عصارات،
والعصارات الہ، سادہ مثل عصارت حی العالم ثم یغسل وہ کے اثر میں سکین ہو جائے، تو ٹھنڈے پانی سے غسل
کرایا جائے +

ولیحذر الجماع، السمک المالح ینفعہ وہ کامریض جماع (اور حمام) سے پرہیز رکھے۔ جب
اذا سکن ماد، والشراب الحمر و جہ وہ کا اثر دور ہو جائے، تو اس وقت نمکین مچھلی بھی اس کے
ینفعہ ایضاً لئے نافع ہے۔ علی ہذا شراب ممزوج بھی اسکے لئے مفید ہے +

لغمامہ اور لثام منہ کے نقاب کو کہتے ہیں، جس کا ترجمہ ڈھانکا گیا گیا ہے +

واللبن من اجود الغذاء لہ ان لم
لیکن بہ حمی فان کان بہ حمی لست بشرطیکہ وہ بخاریں مبتلا نہ ہو۔ لیکن اگر وہ بخاریں مبتلا ہو،
من الحمیات العفنت بل الیومیۃ اور وہ بخاریں عفنت کے قبیلے سے نہ ہو، بلکہ حمی یومیہ ہو، تو
استعمل الدوغ الحامض اُسے ترش چھا چھو استعمال کرنا چاہئے +
واذا عطش علی السموم رَجَّ بِالْمُضْمَةِ
لوہ کی حالت میں جب پیاس لگے، تو محض کلیاں کہہ
ولم یشرَب رَیَّہُ فانہ یموت پیاس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے، اور سیر ہو کر پانی نہ
علی امکان بل یجب ان یجتزئ پیاس پیا جائے، ورنہ فوراً ہلاکت واقع ہوگی۔ بلکہ یہی ضروری ہے
بالمضمضة وان لم یجد بداً من ان کہ لوہ کی حالت میں محض کلیاں کی جائیں، اور اگر پانی پئے
یشرَب شرب جرعة بعد جرعة بغیر چارہ نہ ہو، تو ایک ایک گھونٹ (تھوڑی تھوڑی دیر کے
فانہ اذا سکن ما بہ وسکن الهاجئ بعد) پیا جائے۔ پھر جب لوہ کا اثر کم ہو جائے، اور پیاس کی
من عطشه شرب شدت جاتی رہے، تو اس وقت اچھی طرح پانی پیئے +
وان بدأ الا قبل شربہ فشرَب ھن راد اگر پانی پینے سے پہلے روغن گل اور پانی ملا کر پیا جائے
وماء ممتوجین ثم شرب الماء کان اصوب اس کے بعد سادہ پانی پیا جائے، تو بہتر ہے +
وبالجملة فان مضرب البحر یجلب ان یجعل مجلس خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو لوہ مار جائے (مضروب
موضعاً بارداً ویغسل رجلہ بالماء البارد الحار)، اُسے چاہئے کہ ٹھنڈے مقام میں قیام کرے، ٹھنڈے
وان کان عطشان سقی الماء البارد قلیلاً قلیلاً پانی سے اپنے پاؤں دھوئے، اور اگر پیاس لگے، تو ٹھنڈا پانی
ویتغذی بغذاء سریع الاھضام تھوڑا تھوڑا پیئے، اور کوئی زود ہضم غذا کھائے +
ہارے ملک میں لوہ کے لئے کچے آم کو بھلے کھرا کر اس کا شربت پلایا جاتا ہے، اور اسے نہایت مفید و
محبوب سمجھا جاتا ہے +

الفصل الرابع فی تدبیر من یسافر
فصل (۴) سردی اور خنکی (یا پالے) میں سفر
کرنے والوں کے اصول و ہدایات
اعلم ان السفر فی البرد الشدید
عظیم الخطر مع الاستظہا سر
بالعُدو والاکھب فکیف مع ترک
سخت سردی میں سفر کرنا در علی العموم سخت خطرناک
نابت ہوا کرتا ہے، خواہ سامان سفر کے ذریعہ سردی سے
بچاؤے کا قبل از وقت خیال بھی کیا جائے۔ چہ جائیکہ

الاستظہار فکم من مسافر متدنثر پہلے سے اس قسم کی احتیاط ہی نہ برتی جائے اور سامان سفر
 بکل ما یمكن قد قتلہ البرد کی طرف سے غفلت برتی جائے۔ چنانچہ نہ معلوم کتنے مسافر
 والد مق بتشیخ و بکن اسرار و پر اس قسم کا واقعہ گزر چکا ہے کہ حالت سفر میں ہر ممکن صورت سے
 جمود اور سکتہ و یسوت موت انھوں نے اپنے آپ کو کپڑوں میں لپیٹا اور گرم رکھنے کی کوشش
 من شرب الافیون والیسراج کی، مگر ٹھنڈ اور بریفیلی ہوا نے تیج، کراڑ، جمود اور سکتہ کے
 فان لم یبلغ حالہما فی الصوت ذریعہ ان کو ہلاک کر دیا، اور ان کی موت افیون اور بروج کھا
 فکثیرا ما یقعون فی الجوع المسمی جانے والوں کی سی ہوئی۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ لوگ موت
 بولیہوس وقد ذکرنا ما یجب کی گھاٹ تک نہ پہنچ سکے، تو بیشریہ لوگ جوع بولیہوس (مرض
 ان یعمل فیہ وفي الامراض الاخری بولیہوس) میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ اگر یہ مرض پیدا ہو جائے، یا
 برودت کی وجہ سے دوسرے امراض لاحق ہو جائیں، تو ایسی
 فی موضعہ صورت میں کیا کرنا چاہئے؟ اسے ہم نے اپنی جگہ پر بیان
 کر دیا ہے۔

واولی الاشیاء بہم ان یسندوا المسافر چنانچہ ٹھنڈ میں سفر کرنے والوں کو سب سے زیادہ اس
 ویحفظوا الالف والقم من ان یخطئوا امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے بدن کے مسامات بند رہیں،
 ہوا بار د بغتہ ویحفظوا الاطراف اور ناک اور منہ کو اس سے بچائیں کہ دودھ ان میں ٹھنڈی ہو گئیں
 بما سند کمرہ سکے، اور ہاتھ پاؤں کی حفاظت بھی ان طریقوں سے کریں،
 جنہیں ہم عنقریب (اگلی فصل میں) بتانے والے ہیں۔

واذا نزل المسافر فی البرد فلا سردی اور ٹھنڈک میں سفر کرنے والا مسافر جب
 یجب ان ید فی نفسہ فی الحال بل کسی منزل میں اترے، تو اس کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں ہے
 یتدرج یسیرا لیسیرا فی دفتہ ولا کہ وہ اپنے آپ کو فوراً سخت گرم کپڑوں میں لپیٹ لے (یعنی یہ
 یجب ان یتجمل الی الصلاء بل ہرگز جائز نہیں ہے کہ فوراً ایسے گرم کپڑے اوڑھ لے، جنہیں
 ان لا یقر بہ احسن وزن کان آگ وغیرہ کے ذریعہ بہت ہی گرم کر دیا گیا ہو۔ جیلانی، بلکہ
 لم یجد بداً لتدرج الی ذلک اس بارہ میں تدریج اور آہستگی سے کام لے۔ علی ہذا ایسی
 حالت میں یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ آگ تاپنے میں جلدی کیے۔
 بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ آگ کے پاس ہی نہ بچکے۔ اور اگر شدت

سردی کی وجہ سے) آگ تاپے بغیر چارہ ہی نہ ہو، تو اس معاملہ میں بھی تدریج ہی سے کام لے (کیونکہ تَوَادُّدِ اَصْلُ اَدِ طبعیت کے لئے نہایت ہی مضرا ہے۔ مضعف ثابت ہوا کرتا ہے)۔

واولی الاوقات به ان یجتنبہ فیہ اذا
کان من عزمہ ان یسیر فی الوقت
و یخرج الی البرد

مسافر کو آگ سے اجتناب کرنے کا خیال سب سے زیادہ اُس وقت کرنا چاہئے، جبکہ اُس کا ارادہ اُسی وقت (بلا تاخیر) سفر کرنے اور ٹھنڈ میں باہر نکل پڑنے کا ہو۔
ورنہ تو اواد اَصْل کی وہی قبیح اور خطرناک صورت پیش آئے گی۔ یعنی سخت حرارت کے بعد یک سخت اُسے برودت میں آنا پڑے گا، جس میں علی العموم ذات الریہ جیسے ہلکے امراض کے واقع ہونے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔

هذ اما لم یبلغ البرد من المسافر
مبلغ الا یهان واسقاط القوۃ
واما اذا عمل فیہ الحصر فلا بد من
استعمال التدفؤ والتمرک بالادھان
المسینۃ خصوصاً ما فیہ تریاقیۃ
کدھن السوسن

یہ احکام و ہدایات اُسی وقت تک کے لئے ہیں، جب تک برودت نے اتنا عمل نہ کیا ہو کہ مسافر کمزور اور نڈھال ہو چکا ہو۔ چنانچہ اگر سردی مسافر کے اندر اثر کر گئی ہو، (اور اس سے وہ نڈھال ہو چکا ہو) تو اس وقت کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے آڑھانے اور گرم کرنے میں عجلت سے کام نہ لیا جائے، اور اس کے بدن پر گرم تیل، علی الخصوص ایسے تیل نہ لگائے جائیں، جن میں تریاقیت بھی ہو، جیسے روغن سوسن +

واذا نزل المسافر فی البرد و
هو جائع فیتناول شیئاً حارّاً عرض
به حرارۃ کالحمی عجیبۃ

سردی میں سفر کرنے والا جب کہیں منزل کرتا ہے، اور بھوکا ہوتا ہے، پھر وہ (بھوک کی وجہ سے فوراً) کوئی گرم چیز کھا لیتا ہے مثلاً گرم گرم دودھ یا چائے پی لیتا ہے، تو اس سے اُس کے بدن میں بخار جیسی ایک عجیب قسم کی حرارت لاحق ہو جاتی ہے +

یعنی برودت اور بھوک کی وجہ سے بیرون بدن میں حرارت غریزی بہت ہی قلیل ہوتی ہے۔ پھر جب وہ کوئی گرم چیز استعمال کر لیتا ہے، تو حرارت غریزی بھڑک کر مادے بدن میں پھیل جاتی ہے، اور بیرونی حصہ پہلے جو ٹھنڈا تھا، وہ اب گرم ہو جاتا ہے، اسلئے یہ بخاری حرارت معلوم ہوتی ہے۔ آلی

وللمسافرین اعذۃ تسهل علیہم
املا البرد وہی الاغذیۃ التی یکثر فیہا
کی اذیتوں کو کم کر دیتی ہیں؛ یہ وہ غذائیں ہیں، جن میں لسن

الثوم والجوز والخردل والحلتيت و
ربما وقع فيها المصل يطيب الثوم
والجوز والسمن ايضا جيد لهم
وخصوصا اذا شربوا عليه الشراب
الصرف

جوز، رائی اور ہینگ بڑی مقدار میں ڈالے گئے ہوں۔ گاہے
لسن اور جوز کو خوشگوار بنانے کی غرض سے ان میں دہی کا
پانی (مصل) ڈالا جاتا ہے۔ گھی بھی ایسے مسافروں کے لئے
ایک اچھی چیز ہے، علی انخصوص اُس وقت جب کہ اس کے بعد
خالص شراب پی لی جائے +

ويحتاج المسافر في البرد الى ان لا
يسافر خاويا بل يمتلئ من غلاته
ويشرب الشراب بدل الماء حتم
يصبر حتى يقر ذلك في بطنه ويسخن
ثم يركب

سردی میں سفر کرنے والے کو اس بات کی ضرورت ہے
کہ وہ خلوہ معدہ میں سفر نہ کرے، بلکہ پہلے اپنی خوراک بھر شکم
سیر ہو لے، اور پانی کے بدلے شراب پی لے، پھر کچھ دیر تک صبر
کرے، یہاں تک کہ غذا اس کے شکم میں قرار پکڑ لے اور اپنی
جگہ لیلے، اور بدن میں حرارت پیدا کرنے لگے، اس کے بعد وہ
سفر کے لئے سوار ہو جائے +

والحلتيت مما يسخن الجامل في البرد
خصوصا اذا سلم في الشراب
والشربة التامة درهم من الحلتيت
في رطل من الشراب

ہینگ ایک ایسی مفید چیز ہے کہ جو شخص سردی
میں اکڑ گیا ہو، اُس کے اندر گرمی پیدا کر دیتی (اور اُس کے
اکڑے ہوئے اعضا کو کھول دیتی) ہے؛ علی انخصوص اُس
وقت جبکہ اسے شراب میں (محلول ہونے کے لئے) چھوڑ دیا جائے
چنانچہ ایسی حالت میں پوری مقدار خوراک ایک درہم ہینگ
اور ایک رطل (آدھ سیر) شراب ہے +

والمساخر في البرد مسوحات
تصنع بدنه عن التأثر من البرد
منها الزيت وغير ذلك

سردی میں سفر کرنے والوں کے لئے چند مسوحات
بھی ہیں۔ جو ان کے بدن کو سردی کے اثر قبول کرنے سے باز
رکھتی ہیں؛ چنانچہ اس قسم کی چیزوں میں روغن زیتون وغیرہ
شامل ہیں +

والثوم من افضل الاشياء لمن
نزل عن هواء بارد

لسن اُس شخص کے لئے ایک بہترین چیز ہے، جو ٹھنڈی ہوا
میں سفر کر کے آیا ہو +

للمسحوق: وہ چیز جو بدن پر لی جائے +

افضل الخامس في حفظ الاطراف عن ضرر البرد فصل (١٥) اطراف (ما تھ پاؤں) کو سری سے بچانا

چونکہ ہاتھ پاؤں منہ حرارت — قلب — سے دور واقع ہیں، اور علی العموم کھلے رہتے ہیں، اس لئے سردی کے اثر سے یہ بہت زیادہ متاثر ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب ان میں سردی لگ جاتی ہے — یا ان کو پالا مار جاتا ہے — تو پہلے ان میں خدرو بے حس آ جاتی ہے، اور ان کی رطوبتیں جمنے لگتی ہیں۔ اس کے بعد ان کی رنگت نیلی اور سیاہ ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد ان میں تعفن لاحق ہو جاتا ہے۔

عجب ان یوں کہہا المسافر ولا حتی تخن
شمہ بطلہا بدھن حار من الا دھان
العطرۃ مثل دھن اسوسن ودھن
البان و امیسوسن لطو خجید لہم
فان لم یخضر فالزیت و خصوصاً
اذا جعل فیہ لقل و اعاقر قرحا و الفربون
او الحلتیت او الجند بید ستر
ومن الاضدۃ الحافظۃ للاطراف
ان یجعل علیہا قنتہ و ثود فنانہ
امان ولا کا لقطران

ہیں (اور سردی کا اثر ان میں نہیں پاتا ہے)۔ لیکن
نظر ان کے برابر مؤثر اور قوی نہیں ہے (یا یہ کہ نظر ان
کے برابر دوسری چیز اس بارہ خاص میں مفید نہیں ہے) +
موزے اور دوستانے جو استعمال کئے جائیں، وہ
اس قدر تک نہ ہونے چاہئیں کہ اُس کے اندر عضو حرکت
نہ کر سکے؛ کیونکہ حرکت بھی اُن اسباب میں داخل ہے، جس
(حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، اور) برودت دور ہو جایا کرتی
ہے۔ نیز عضو مخنوق میں یعنی اُس عضو میں جو اس طرح
دبا ہوا ہو کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکے (سردی کا اثر بہت شدت

کے ساتھ ہوا کرتا ہے +

کیونکہ جب عضو دبا ہوا ہوتا ہے، تو عروق کے دب جانے کی وجہ سے خون کی آمد بھی کم ہو جاتی ہے، جو اعضا کے لئے ذریعہ تسخین ہے۔ اور ساکن رہنے کی وجہ سے یوں بھی اُس عضو میں حرارت کم پیدا ہوتی ہے، اسلئے ایسے عضو میں برودت کا اثر بہت تیزی کے ساتھ ہو جاتا ہے +

واذا غشي العضو بكاغذ او بشعر
سردی سے بچاؤنے کا ایک بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ عضو کو
مثلاً پاؤں کو کاغذ یا بالوں سے پوشیدہ کیا جائے اس طرح کہ
اُس کی حرکت میں فرق نہ آئے، اور اس کے اوپر آدن سے
چھپایا جائے +

واذا صار الرجل مثلاً واليد كالخس
بالبرد من غير ان يخف البرد ومن
غیر ان دہتر فی وقایہ مبتدا یورید بدل
فا علم ان الخس فی طریق البطلان
وان البرد قد عمل عمله فلیل بریما
تعلیمہ الا ان
جب مثلاً پاؤں یا ہاتھ سے برودت کا احساس جاتا رہے
در انحالیکہ نہ سردی میں رہیرونی ہوا کی سردی میں) کمی آتی ہو
اور نہ سردی سے بچاؤنے کی کوئی نئی تدبیر کی گئی ہو، تو سمجھ لیں
چاہئے کہ قوت احساس باطل ہو رہی ہے، اور برودت اپنا
پورا کام کر چکی ہے۔ ایسی حالت میں اس کی تدبیر شروع کر دینی
چاہئے، جس کو ہم ابھی بتائے والے ہیں +

واما اذا عمل البرد فی العضو فاما ان
الحار الغریزی الذی کان فیہ و
حقن ما کان یحلل منه فی جوہرہ
وعرضہ للعقونۃ فریما احیتم
ان یفعل فی بابہ ما قیل فی باب
القراوح وخصوصاً الاکالۃ الخبیثۃ
لیکن اگر برودت نے کسی عضو میں اتنا عمل کیا ہو
کہ اس کی حرارت غریزیہ فنا ہو گئی ہو، جو اس کے اندر موجود تھی،
نیز اس عضو کے جو مواد تحلیل ہوا کرتے تھے، وہ اس منہ کے
جوہر میں برودت کے اجماع سے) بند ہو کر رہ گئے ہوں، اور اسے
عضو کو عفونت کے لئے پیش کر دیا ہو، تو گالہ اس وقت دہلے،
کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، جو قروح، خصلہ، صاقر،
اکالہ خبیثہ کے باب میں بتایا جاتا ہے (یعنی عل بتر یا قطع عضو
تاکہ دوسرے اعضا تک یہ فساد نہ پھیلنے پائے) +

واما اذا ضرب به البرد ولم یعفن
بعمل بل هو فی سبیلہ فالاصوب
ان یوضع الطرف فی ماء الشجم
لیکن اگر اُس عضو میں صرف ٹھنڈ مار گئی ہو، اور ابھی
تک اس میں عفونت پیدا نہ ہوئی ہو، ہاں عفونت پیدا ہونے
والی ہی ہو، تو اس کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ اس پاؤں یا ہاتھ

لے جو وہی تدبیر ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے +

خاصۃ او ماء قد طعم فیہ التین کو (جس کو پالا مار گیا ہو) خصوصیت کے ساتھ آب شلم میں
وماء الکرنب و ماء الریاحین رکھا جائے، یا ایسے پانی میں ڈالا جائے، جس میں انجیر جوش
وماء الثبت و ماء البابونج دی گئی ہو۔ اسی طرح مار الکرنب (آب کرم کلمہ)، مار الریاحین
کلمہ جید و الفودنج لٹوخ جید (آب ریحاں)، مار الثبت (آب سویا)، اور مار البابونج (آب
بابونہ)، یہ سب اس کے لئے اچھی چیزیں ہیں۔ پودینہ بھی اس
کے لئے ایک اچھا لٹوخ ہے +

بعض نسخوں میں ”پودینہ“ کی جگہ ”تردورغ“ کا لفظ ہے۔ جسکی پوری تحقیق نہ ہو سکی۔ غالباً یہ ایک قسم کا
سائن ہے، جس میں مختلف چیزیں پڑتی ہیں +

وماء الشیم و ماء النام و التضمید علی ہذا مار الشیم (آب درمنہ)، مار النام (آب تلسی
بالشجم و ماء جید نافعلہ و یجب سیاہ) اور شلم کی تضمید بھی اس کے لئے اچھی اور منفعت بخش
ان یجنب الناس و قربھا دوائیں ہیں۔ ایسی حالت میں آگ کے پاس بھی نہ پہنکنا
چاہئے، (جس کی وجہ فصل سابق میں بتائی جا چکی ہے) +

و یجب فی الحال ان یمشی و یحرف ایسے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ چلے پھرے
الرجل و الطرف فیروصنہ ہاتھ پاؤں ہلائے، (الغرض) ہاتھ پاؤں سے ریاضت کرے
ید لک ثم یرخہ و یطلیہ اور ان کی مالش کرے، اور مالش کے بعد ترخ۔ طلاء او
و ینطلہ بما قلنا نطول وغیرہ استعمال کرے، جنہیں ہم اسی فصل میں اوپر
بتا چکے ہیں +

و یعلم ان ترک الاطراف متعلقۃ و انسخ ہو کہ ہاتھ پاؤں کو ٹھنڈ میں ٹٹکا کر اس طرح
ساکنۃ فی البرد لا تحرك ولا تدر من ساکن چھوڑ دینا کہ نہ یہ حرکت کریں، اور نہ ریاضت۔ اُن
ہو من اقوی الاسباب الممکنۃ قوی ترین اسباب میں سے ہے، جن سے برویت ان میں
للبرد من الطرف اثر کرنے پر زیادہ قادر ہو جا یا کرتی ہے +

بالا اسے ہوئے عضو کا علاج، بعض ٹھنڈے پانی سے کرتے ہیں، جس کو شیخ صحیح نہیں سمجھتا ہے؛ بلکہ شیخ کہ
نہ یکل نمی تیج تدبیر تو دہی ہے، جو اس نے اوپر بتائی ہے۔ شیخ اس خیال کو ذیل میں کمر در کر کے اس طرح بیان کرتا ہے:
ومن الناس من یخسر فی ماء بعض لوگ پالا مارے ہوئے عضو کو ٹھنڈے پانی

سے اس طریقہ پانی بیرونی موار اور پالے کی سردی کے مقابلہ میں گرم ہو۔

بارد فيجب لذلك منفعة كان الاذى
 يندفع عنه كما يعرض للفاكهة
 الجامدة ان يلق في الماء البارد
 فيكون كانه يخرج الجمل عنها و
 ينتج عليها ويلين ويستوي ولولا
 قربت من الناس فسدت واما
 كيف هذا فهو مما لا يحتاج اليه
 الطبيب

میں ڈالتے ہیں، اور اس تدبیر سے یہ لوگ نفع اٹھاتے ہیں
 گویا اس عمل سے اس کی تکلیف دور ہو جاتی ہے، جس طرح
 (سردی سے) ٹھہرے ہوئے پھل کو اگر ٹھنڈے پانی میں ڈال کر
 چھوڑ دیتے ہیں، تو گویا اس پھل (کے اندر دنی حصے) سے برف
 باہر نکل آتی ہے، اور پھل کے اوپر (کڑی کے جانے کی طرح)
 چھا جاتی ہے، (اور باہر کا پانی پھل کے اندر گھس جاتا ہے، جس
 سے وہ پھل نرم ہو جاتا، اور اس کی ٹھہری ہوئی سطح ہموار
 ہو جاتی ہے۔ لیکن اس عمل کے بجائے اگر اس پھل کو آگ کے
 قریب کر دیا جاتا، تو بہتر ہونے کے بجائے بگڑ جاتا۔ رہا یہ امر کہ
 یہ کس طرح وقوع پذیر ہوتا ہے، (اور اس کا فلسفہ کیا ہے؟)
 تو یہ ایک ایسی بات ہے، جس کی طرف طبیب کو توجہ کرنے کی
 قطعی ضرورت نہیں۔

فاما اذا اخذ الطرف يكد فيجب
 ان يشروط ويسيل منه الدم والعصو
 موضوع في الماء الحار مثلاً فحمد
 شئ من الدم في فوهات الشرط
 فلا يخرج بل يترك حتى يجف
 من نفسه ثم يطلى بالطين الارمني
 والحل الممزوجين فان ذلك
 يمنع فساداً والقطران ينفع
 بادياً واخيراً

لیکن جب عضو سردی کے عمل سے) ٹپلا ہونے لگے
 تو پچھنے لگائے جائیں، اور اس عضو کو گرم پانی میں ڈال دیا جائے،
 تاکہ خون بہتا رہے، اور پچھنے کے دہانوں (زخموں کے منہ) پر
 کچھ خون نہ جم جائے، اور خون کا ٹکنا نہ بند ہو جائے۔ بلکہ عضو
 (پانی کے اندر ڈال کر) اسی طرح چھوڑ دینا چاہئے، حتیٰ کہ
 خون خود بخود بند ہو جائے؛ اس کے بعد گل ارمنی اور سرکہ
 کو باہم پھینٹ کر لپیٹ کر دیا جائے، کیونکہ یہ لپیٹ اس عضو
 کو فساد و فتن سے باز رکھتا ہے اور پچھنے کے زخم میں عفونت
 واقع نہیں ہونے پاتی۔ اسی طرح قطران کا استعمال
 بھی اس حالت میں منفعت بخش ثابت ہوا کرتا ہے، خواہ
 اس کا استعمال ابتداً کیا جائے، یا اخیر میں بشرطیکہ وہ عضو

شلہ "گویا" کنہ کا مطلب یہی ہے کہ حقیت میں پھل کے اندر سے برف باہر نہیں نکلتی ہے؛ بلکہ خوشایا
 گمان ہوتا ہے۔

برودت کے شرط غل سے سیاہ نہ پڑ جائے، اور اس کی حالت زیادہ رومی نہ ہو چکی ہو، +

واذا جاوز الكاهن السواد والخضرة جب (سروئی اور پائے کے انتر سے) معاملہ سیاہی اور وادسٹک و هو متعفن فلا يشتغل بنری تک تجاوز کر جائے، اور یہ سب اہم ہو جائے کہ وہ عضو متعفن بغير اسقاط ما تعفن بجملة لثلا ہو رہا ہے، تو اس وقت اس کے سوا کوئی اور تدبیر نہیں ہے کہ يعفن ايضا الصحيح الذي هو جو حصہ متعفن ہو چکا ہے، اس کو جلدت جلد آنک کر دیا جائے فی الجوارح ولا تلبس عفونة تاکہ اس پاس کا میچم تندرست نہ ہو متعفن ہو جائے، اور بل ليفعل ما قلناه في بابہ (اجزاء مجاورہ کی طرف) عفونة نہ سراپت کر جائے، بلکہ اس وقت وہی تدبیریں کی جائیں، جو اس باب میں دعفو متعفن کے باب میں) بتائی گئی ہیں (یعنی متعفن حصہ کو غیر متعفن حصہ سے باضابطہ الگ کر کے کاٹ دینا، اس کے بعد تیل سے داغ دینا وغیرہ) +

الفصل السادس في حفظ اللون في السفر فصل (۶) سفر میں بدن کے رنگ کی حفاظت

اس میں کوئی شک نہیں کہ چہرہ وغیرہ کے جلد کی رنگت کھلے رہنے کی وجہ سے بدل جایا کرتی ہے جس میں دہریہ غبار اور حرارت و برودت کو دخل ہے۔ چنانچہ گرمی اور دھوپ کے اثر سے جلد کی رنگت کالی ہو جایا کرتی ہے +
يجلبان يطلان الوجه بالاشياء (چہرہ کے رنگ کی حفاظت کے لئے) چہرہ پر ایسے اور اللزجة والتي فيها تغرية مثل چیزوں کا طلا کر کیا جائے، اور ان چیزوں کا جن میں چپک ہو، لعاب بزرذ دلونا و مثل لعاب الفم مثلاً حاب اسپغول، اور مثلاً لعاب تخم خرفه، اور مثلاً کثیرا جے و مثل الكثير المحلول في الماء والصمغ پانی میں حل کر لیا گیا ہو، اور صمغ عربی، جسے پانی میں حل کر لیا المحلول في الماء و مثل بياض البيض گیا ہو، اور مثلاً انڈے کی سفیدی، اور مثلاً لکھن اور میدے کی و مثل لکھن و السميد المنقوع في الماء روٹی، جسے پانی میں بھگو لیا گیا ہو، اور مثلاً وہ قرص، جسے حکیم و قرص و صفقہ اقريطین اقريطین نے بتایا ہے (اور جو قرابادین میں مذکور ہے) +

وانما اذا شققه ریح او برد او شمس لیکن اگر ہوا یا سردی یا دھوپ سے چہرہ کی جلد ذائب تلبس پیرہ فی الکلام پھٹ جائے، تو اس کی تدبیر "باب الزینت" میں بتائی گئی ہے +
فی الزينة (جہاں اس کا تفصیل وار ذکر ہے) +

الفصل السابع في توقي المسافر مرضه المياها المختلفة (۱) سفر کے مختلف پانیوں کی مضریت مسافر کا بچنا

ان اختلاف المياها قد يوقع المسافر في امراض اكثر من اختلاف الاغذية. اس بارہ میں غذا کے اختلاف سے پانی کے اختلاف تو زیادہ اثر فحش بنید اعمی ذلک ویتدارک وہ نفل ہے۔ اس نے (حقاً الامکان) اس کا لحاظ رکھنا چاہئے اور مختلف پانیوں کے اس اثر کا تدارک کرنا چاہئے +

ومن تداركه كثرة ترويقه وكثرة استرشاحه من الخرف السباح وطبخه كما بينا اعله فيه فتل يصقيه ويفرق بين جوهرا الماء الصرف وبين ما يخالطه واكثر من ذلك كله تقطيره بالتصعيد. پانی کی اصلاح اور تدارک کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے ذریعہ ترویق یا بار بار شفاہ برتنوں کے ذریعہ بار بار ٹپکا یا جائے (استرشاح)۔ علی ہذا پانی کا ابا بنا بھی گاہے پانی کو صاف کر دیتا، اور پانی کے خالص جوہر کو دوسری آمیزشوں سے الگ کر دیتا ہے، جیسا کہ اس کی وجہ بحث اسباب میں) ہم بتا چکے ہیں۔ لیکن ان ساری تدابیر سے زیادہ مؤثر یہ ہے کہ تصعید کے ذریعہ پانی کو مقطر کیا جائے +

وربما قتلت فتيلة من صود وجعل منها في احد الاناثين وهو المملو منهم ما طرد وتترك طرفها الاخر في الاناء الخالي فقطر الماء الى الخالي وكان ضرراً جلياً من الترويق خصوصاً اذا كرس. گاہے پانی کے صاف کرنے کی غرض سے (جبراً بالعلقہ) اون کی بنی بٹ لی جاتی ہے، جس کا ایک سر دو طرفت میں سے ایک میں ڈال دیا جاتا ہے، جس میں پانی بھرا ہوتا ہے، اور دوسرا سر خالی طرف میں چھوڑ دیا جاتا ہے، اس عمل سے پانی مقطر ہو کر خالی طرف میں آ جاتا ہے۔ پانی کے چھانسنے (ترویق) کی یہ ایک اچھی صورت ہے، خصوصاً اگر اسے کئی بار کیا جائے +

اسی عمل کو جبراً بالعلقہ کہا جاتا ہے (جبراً یعنی پھینکا۔ علقہ۔ چونکہ) +

۱۔ پانی کی ترویق چھانسنے کے متعدد طریقوں کا ذکر بحث اسباب میں ہو چکا ہے +
۲۔ تصعید۔ پانی کو قرع انیق یا نل بمبکہ کے ذریعہ اڑانا +

۳۔ اسی اصطلاح کو غلطی سے جداول سفر (۱۲۱) پر جل ب بالعلقہ لکھا گیا ہے +

۴۔ روئی کی جی جی اس مقصد میں بہت کام آتی ہے +

وکن ذلک اذا طبخ الماء المر والرحی
و طرح فیہ و هو یغلی طین حر و کباً
من الصوف ثم توخذ فتعصر عن
ماء خیر من الاول وکن ذلک مخض الماء
اسی طرح اگر کڑوے اور روئی پانی کو اُبالا جائے، اور
جوش کھاتے وقت اس میں تھوڑی سی خالص مٹی اور ان کی چند
پونیاں ڈال دی جائیں، پھر ان پونیوں کو لے کر ان کا پانی
بچھڑایا جائے، تو یہ پانی پہلے سے بھی بہتر ہوگا +

وقد جعل فیہ طین حر لا کیفیت
سردیة له و خصوصاً المحترق
فی الشمس ثم تصفیته هو مما
یکسر فسادہ
اسی طرح پانی کے صاف کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ
خالص مٹی، جس میں کسی قسم کی روئی کیفیت نہ ہو، اور جو
دھوپ کی گرمی سے جلی ہوئی ہو اور جل کر تعفن و فساد اور
مواد عفونہ پر پاک ہو چکی ہو، اور سونہ صی بن چکی ہو پانی میں
ڈال کر بھینٹی جائے، اور اس کے بعد اس کو چھان لیا جائے۔
اس تدبیر سے پانی کی خرابی دور ہو جاتی ہے +

وشرب الماء مع الشراب ایضاً مما
یدفع فسادہ اذا کان فسادہ من جنس
قلۃ النعوذ
شراب ملا کر پانی کا پینا بھی پانی کی خرابی کو دور کر دیتا
ہے، بشرطیکہ پانی کی خرابی یہ ہو کہ وہ (غلیظ ہونے کی وجہ سے)
نعوذ کرنے کی صلاحیت کم رکھتا ہو +

وایضاً فان الماء اذا قل ولم یوجد
فیجبان لیشر بھمز و جاً بالخل
و خصوصاً فی الصیف فان ذلک یعنی
عن الاستکثار
اسی طرح اگر (کس) پانی کی کمی ہو، اور (کثرت سے)
دستیاب نہ ہوتا ہو، تو (کفایت شعاری کے خیال سے) پانی کے
ساتھ سرکہ ملا کر پینا چاہئے، خصوصاً موسم گرما میں؛ کیونکہ ایسا
کرنے سے (طبیعت سیراب ہو جاتی ہے؛ چنانچہ سمجھ جاتی ہے
اور) زیادہ پانی کی حاجت نہیں رہتی +

والماء المالح یجب ان یشر بالخل
او اسکجنین و یجب ان یملق
فیہ الخربوب و حب الآس
والزعرور
(اگر کس) پانی کھاری ہو تو (کھاری پانی کو سرکہ یا سکجنین
ملا کر پینا چاہئے) تاکہ سرکہ یا سکجنین کی ترشی کی وجہ سے کھاری
پانی کی شوریت ٹوٹ جائے۔ کیونکہ شوریت اور ترشی اہم متغذات
اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ نیز یہ بھی مناسب ہے کہ
(کھاری پانی کی اصلاح کے لئے) اس میں خربوب، حب آس
اور زعرور

لہ کبات پونیاں، جو کاتنے کے لئے روئی یا اون کو دھن کر لکھی لمبی بتائیے ہیں +

لہ علامہ گیلانی اور آملی کی شرح سے یہاں اخلاف کیا گیا ہے +

اور زعفران (بھنگی سیب) ڈالا جائے +

ان چیزوں میں ایک جو ہر قابض ہے، جس سے معدہ کی تقویت حاصل ہوتی ہے، اور جس سے کھاری پانی کی برقیّت ٹوٹ جاتی ہے +

والماء الشبّ العفص یجب ان یشرب
علیہ کل ما یلین الطبیعة والشراب
ایضاً مما ینفع شربه علیہ
پھٹکری کے کیلے پانی (ماء شبتی عَفَص) پینے کے
بعد اسی چیز کا پینا ضروری ہے، جو لین شکم ہو (تاکہ اس سے
مارش کی قوت قابضہ دور ہو جائے)۔ ایسے پانی پر شراب کا
پینا بھی مفید ہوا کرتا ہے +

والماء المرستعل علیہ الد سومات
والخلوات ویمزج بالجلاب وشرّب
ماء الحمص قبلہ وقبل ما یشہم
مما یدفع ضررہ وکن لک اکل
الحمص
کڑوے پانی پر ٹکنی اور میٹھی چیزیں استعمال کی جاتی
ہیں؛ اور گلاب اس کے ساتھ جلاٹ (شربت گل) ملا یا جاتا
ہے۔ نیز کڑوے پانی سے پہلے، اور علی ہذا اُس پانی سے
پہلے، جو کڑوے پانی کی طرح (دوی) ہو، آب نخود کا پینا اسکے
ضرر کو دور کر دیتا ہے؛ اور یہی حال چنے کھانے کا بھی ہے +

والماء القائم الاجمّ الذی تصبّی عفونہ
فیجب ان لا یطعم قبلہ الا غدیۃ الحارّ
وان یستعل علیہ القواض من الفواکھ
الباردة والبقول مثل السفجل والتفاح والسرّیہ
والمیاء الغلیظۃ لکن لا یتناول علیہا النوم
ومما ینفّی الشب الیمانی
غلیظ پانی کو پھٹکری صاف کر دیتی ہے +
مختلف پانیوں کی خرابی جن چیزوں سے دور ہوا کرتی ہے
اُن میں سے ایک پیاز بھی ہے؛ پیاز اس کے لئے تریاق ہے
خصوصاً جبکہ اس کو سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ اسی طرح
لسن بھی اس کے لئے تریاق کی طرح مؤثر ہے۔ اور بارہ چیزوں
میں سے کاہر بھی اس بارہ میں باخدا صہ مفید ہے، اور پانی

ومما یدفع فساد المیاء المختلفۃ لمصل
فانہ تریاق لذلك وخصوصاً بالخل
والنوم ایضاً ومن الاشیاء الباردة
الخنس
مما یدفع فساد المیاء المختلفۃ لمصل
فانہ تریاق لذلك وخصوصاً بالخل
والنوم ایضاً ومن الاشیاء الباردة
الخنس

لسن بھی اس کے لئے تریاق کی طرح مؤثر ہے۔ اور بارہ چیزوں
میں سے کاہر بھی اس بارہ میں باخدا صہ مفید ہے، اور پانی

لسن بھی اس کے لئے تریاق کی طرح مؤثر ہے۔ اور بارہ چیزوں
میں سے کاہر بھی اس بارہ میں باخدا صہ مفید ہے، اور پانی

لسن بھی اس کے لئے تریاق کی طرح مؤثر ہے۔ اور بارہ چیزوں
میں سے کاہر بھی اس بارہ میں باخدا صہ مفید ہے، اور پانی

کے اختلاف کے ضرر کو دفع کرتا ہے) +

ومن التدبیر الجید لمن ینتقل فی اطمیاء المختلفة ان یتصیب من ماء بلدہ فیمنزج بہ اماء الذی یلیہ و یاخذ من ماء کل منزل للمنزلة الذی یلیہ فیمنزجہ بمائتہ وکذا ینفعل حتی یتبلغ مقصدہ وکذا ینفعل یتصیب طین بلدہ وخططہ بکل ماء یطرأ علیہ وخصضہ فیہ ثم ترکہ حتی یصفو

مختلف پانیوں میں جس شخص کو سفر کرنا پڑے، اسکے لئے ایک اچھی تدبیر یہ بھی ہے کہ وہ اپنے شہر کا مقوڑا سا پانی ہمراہ لے لے، اور اس کو 'اس' پانی کے ساتھ ملائے، جو اس کو ہر ایک منزل کا مقوڑا مقوڑا پانی اُس منزل کے لئے لے لیا کرے، جو اُسے ہر گز ملنا نہ پائے، اور اس پانی کو اگلے پانی کے ساتھ ملا لیا کرے، اور اسی طرح براہر کرتا چلا جائے۔ اسی طرح یہ ضرورت بھی مفید ہے کہ مسافر اپنے ساتھ اپنے شہر کی مٹی لے لے، اور جہاں پہنچے، وہاں کے پانی کے ساتھ اس مٹی کو ملا کر ہلا لیا کرے، پھر اسے (مقوڑی دیر تک) چھوڑ دے کہ پانی صاف ہو جائے اور مٹی کے اجزاء اس میں بیٹھ جائیں) +

ویجب ان یشرب الماء من وراۃ فدام ثلثا لیشرب العلق بالغلط ولا یزدر دالہشیم من الا خلاط غریبہ (ہشیم) کے قبیلہ کی بُری چیزیں نہ نگلی جاسکیں، جو پانی الرادیہ کے ساتھ مخلوط ہوا کرتی ہیں +

ہشیم = باریک باریک اجسام غریبہ، جن میں ہر قسم کے نباتی، حیوانی، معدنی، زندہ اور مردہ مواد شامل ہیں، اور جن سے مختلف امراض پیدا ہو سکتے ہیں +

واستصواب الربوب الحامضۃ (مختلف پانیوں کی مضرت دور کرنے کے لئے) یہ بھی لیمزج بکل ماء من المختلفة تدبیر ایک اچھی تدبیر ہے کہ مسافر اپنے ساتھ ترش ربوب رکھ لے، تاکہ (ضرورت کے وقت) مختلف اقسام کے پانیوں میں گھول لیا کرے +

ربوب حامضۃ، مثلاً رب انار ترش، رب انگور خام، رب سیب ترش، رب بھی وغیرہ بالعموم مقوی معودہ اور مقوی احتیاد ہیں، اس لئے ان سے پانی کے اختلاف کا ضرر ٹوٹ جایا کرتا ہے، بشرطیکہ مسافر کا مزاج اندر موسم کا مزاج بارود نہ ہو +

لہ فدام = چھتا وہ کپڑا جو صراحی، پانی کی مٹکی اور آنچورہ وغیرہ کے منہ پر پانی چھاننے کی غرض سے لگایا جاتا ہے +

الفصل الثامن فی تدبیر لاکب البحر

فصل (۸) بحری مسافر کی تدبیر

قد یعرض لاکب البحران ید و سواد ید اربہ وان یھجم بہ الغثیان و النقی و ذلک فی ادائل الا یام حشر ید اولیسکن

دریا کے سفر میں گاہے یہ صورت نمودار ہوتی ہے کہ مسافر (اپنے خیال میں سمجھتا ہے کہ وہ) خود گھوم رہا ہے، اور اسکے گرد کی چیزیں گھوم رہی ہیں۔ (یعنی اُسے جہاز اور کشتی کی حرکت سے دوڑان سر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے)، اور گاہے اُسے متلی اور تے کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ شکایت ادائل ہی میں ہوتی ہے، پھر چند روز کے بعد عادت ہو جانے کی وجہ سے) ان شکایتوں میں خود بخود سکون آ جاتا ہے، (اگرچہ بعض اوقات یہ شکایتیں دوام و استمرار کی صورت بھی اختیار کر لیا کرتی ہیں، اور جب تک سفر رہتا ہے، یہ تکلیفیں قائم رہتی ہیں) +

و یحب ان لا یلح علی غثیانہ و قیئہ بالجس بل یترک حتی یقئ حنان افراط فیہ حبس ۛ

چنانچہ بحری سفر سے اگر متلی اور تے کی شکایت لاحق ہو جائے، تو ان کو روکنے اور بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہئے؛ بلکہ اسی طرح چھوڑ دینا چاہئے کہ تے ہو کر رہے ہوں، اگر افراط کی صورت پیدا ہو جائے، تو اس وقت اسے روک دینا چاہئے +

واما الاستعداد لثلا یعراض له النقی فلیس بہ بأس و ذلک بان یتناول من الفواکہ مثل السفرجل والتفاح والرمان

رہی یہ بات کہ مسافر میں پہلے ہی سے ایسی استعداد و قابلیت پیدا کر دی جائے کہ اُسے بحری سفر میں تے کی تکلیف ہی نہ پیدا ہو، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے؛ جسکی صورت یہ ہے کہ بھی، سیب، اور انار جیسے (مقوی معده) میوے کھلائے جائیں +

واذا شرب بزر الکرفس منع الغثیان ان یھجم ہم و سکنہ اذا ہاجر و الا فستین ایضاً

اگر تخم کرفس پلا دیا جائے، تو متلی اگر آنے والی ہوتی ہے، تو اس سے اس کی آمد روک جاتی ہے، اور اگر ہيجان میں آچکی ہوتی ہے، تو اس سے اس میں سکون آ جاتا ہے۔ یہی حال

کذلک

افستین کا بھی ہے +

ومما يمنع من یغذ و بالحموضات
امقویۃ لقم المعدة المانعة من
ارتفاع البخار الى الرأس وذلك
كالعسل بالخل والحصرم وقلیل قودنج
او حاشا و الخبز المذود فی شراب یحانی
او فی ماء بارد قد نفع فیه حاشا
و یجب ان یسحق انفسه بالاسفیداج
داخل المنخرین
تے کے روکنے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ مسافر کی غذا،
یس ایسی ترشیاں شامل کی جائیں۔ جو خیم معدہ کی مقوی ہوں،
اور جو سر کی طرف بخارات کے صعود کو روک دیں؛ مثلاً مسود
کی غذا، سرکہ، انکور خام، قدرے پودینہ، یا حاشا کے ساتھ،
یا روٹی، جسے شراب ریحانی میں شرید بنایا گیا ہو، یا ایسے ٹھنڈے
پانی میں شرید بنایا گیا ہو، جس میں حاشا بھگایا گیا ہو +
یہ بھی مناسب ہے کہ مسافر اپنے نتھنوں کے اندر سفید
(سفیدہ کا شغری) مل لیا کرے (جو شائد بالخاصہ المنع
تے ہے) +



فی باب الکمیۃ

کے لحاظ سے چند مخصوص اور متنازع احکام ہیں (جنکا الگ ذکر کرنا ضروری ہے) +

لان الغذاء قد يمنع وقد يقلل
وقد يعدل وقد يضاعفه

علاج میں غذا کے احکام چنانچہ غذا گاہے بالکل روک دی جاتی ہے، گاہے غذا کی مقدار میں کمی کر دی جاتی ہے، گاہے معتدل مقدار میں دی جاتی ہے، اور گاہے غذا کی مقدار بڑھا دی جاتی ہے +

وانما يمنع الغذاء عند الحاجة الطبيب
شغل الطبيعة بنضج الاغلاط

غذا اُس وقت روکی جاتی ہے، جبکہ معالج کا نشانہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت بدن کے اغلاط اور مواد کے کفج دینے میں مشغول ہے (اور اس کی توجہ کسی اور طرف نہ ہونے پائے) +

ایسا اُس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ قوت بدنی قوی ہوتی ہے، اور مرض زمانۂ انتہا کے قریب ہوتا ہے۔ کیونکہ طبیعت جب ہضم غذا میں مصروف ہو جانے کی وجہ سے اپنی توجہ مرض کی طرف سے ہٹا لیتی ہے، تو مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے، اور اس حالت میں غذا، بھی ہضم نہیں ہوتی ہے، جس سے خرابی اور بھی بڑھ جاتی ہے، اور مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب عدم غذا کی وجہ سے قوت نڈھال ہوتی ہے۔ تو خواہ بحران کا وقت کیوں نہ ہو، غذا فوراً دیدی جاتی ہے +

وانما يقلل اذا كان له مع ذلك
غرض حفظ القوة فيما يغذو ويراعى

اور غذا کی مقدار میں کمی اُس وقت کی جاتی ہے، جبکہ اس منشاء کے ساتھ ساتھ یہ غرض بھی مدنظر ہوتی ہے کہ بدنی قوت بھی محفوظ رہے (اور ترکیب غذا سے طبیعت نڈھال نہ ہو جائے)۔ چنانچہ قوت کی جانبداری کی رعایت سے تو غذا روکی جاتی ہے (اور ایک سخت بند نہیں کی جاتی) اور مادہ کی جانبداری کی رعایت سے اس کی مقدار میں کمی کر دی جاتی ہے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ غذا کی بڑی مقدار کے ہضم کرنے میں طبیعت مصروف ہو جائے، اور مادہ مرض کی طرف سے اس کی توجہ ہٹ جائے +

ويراعى دائما اهمهما وهو القوة
ان كانت ضعيفة جداً والمرض
ان كان قوياً جداً

ان دونوں باتوں میں سے جو بات زیادہ اہم اور بڑی ہوتی ہے، ہمیشہ اسی کی رعایت مقدم رکھی جاتی ہے، چنانچہ قوت اگر بہت ہی نڈھال ہوتی ہے، تو اس کا خیال کیا جاتا

ہے (اور تقویت کے لئے غذا دیدی جاتی ہے) اور اگر مرض نہایت قوی ہوتا ہے تو اس کا خیال کیا جاتا ہے (اور غذا بند کر دی جاتی ہے) *

والغذاء يقلل من جھتين احدهما **تقليل غذا** تقليل غذا کی دو صورتیں ہیں: (۱) گا ہے من جھتہ الكمیۃ والاخری من جھتہ غذا کی کمیت یعنی مقدار کے لحاظ سے کم کی جاتی ہے؛ اور (۲) کیفیۃ و لک ان تجعل اجتماع گا ہے کیفیت کے لحاظ سے، اور اگر تم چاہو، تو دونوں کمیت اور کیفیت — کو ملا کر تیسری صورت بھی بنا سکتے ہو (چنانچہ تیسری صورت یہ ہوئی کہ غذا، کمیت اور کیفیت — دونوں — کے لحاظ سے کم کر دی جائے) *

والفرق بین جھتی الكمیۃ والکیفیۃ غذا کی کمیت اور کیفیت میں کیا فرق ہے؟ اس کی تفصیل انہ قد یكون غذا کثیرا الكمیۃ و توفیق یہ ہے کہ غذا اگر کمیت کے لحاظ سے تو زیادہ ہوتی ہو مگر قلیل التغذیۃ مثل البقول والفولکہ اس میں غذائیت کم ہوتی ہے، مثلاً سبزیاں رساگ پات اور فان المستلزمہا یستلزم من کمیۃ الغذاء ہری ترکاریاں (اور بعض) فواکہ (بعض پھل، جیسے تربوز، دون کیفیت

خربوزہ وغیرہ) چنانچہ جب کوئی شخص ان چیزوں کو زیادہ کھاتا ہے، تو درحقیقت وہ محض غذا کی مقدار زیادہ استعمال کرتا ہے، غذا کی کیفیت (اس کی غذائیت) زیادہ استعمال نہیں کرتا ہے (یعنی اسی قلیل التغذیۃ چیزوں کے زیادہ استعمال کرنے سے بدن میں تغذیہ زیادہ حاصل نہیں ہوا کرتا ہے) *

وقد یكون غذا قلیل الكمیۃ علیٰ ہذا اس کے برعکس گا ہے غذا مقدار میں تو کم ہوتی ہے کثیر التغذیۃ مثل البیض ^{شبت} الیہما مگر اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے، مثلاً بیضہ نیمبرشت اور ومثل خصی الدیوہ مرغوں کے خصبہ *

ونحن ربما احتجنا الی ان نقل کیفیۃ (اس وضاحت کے بعد) اب ہمیں بتانا یہ ہے کہ گا ہے ونکثر الكمیۃ وذلك اذا كانت ہمیں اس بات کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے کہ غذا کی کیفیت الشہوۃ غالبۃ وکان فی العروق (غذائیت) کو تو کم کریں، مگر اس کی مقدار کو بڑھا دیں۔ اسی ضرورت اخلاطیۃ فاردنا ان نسکن الشہوۃ اُس وقت لاحق ہوا کرتی ہے، جبکہ اُس آدمی کی صبوک بُری

بملاء المعدة وان تمنع العروق ہوتی ہے، اور اس کے بدن کی رگوں میں کچے مواد موجود ہوتے ہیں مادۃ کثیرۃ لینضج اولاً ما فیہا اور ان دونوں وجوہ سے ہمارے یہ خواہش ہوتی ہے کہ معدہ ولا غرض اخری غیر ذلک مکا کو بھر کر مہموک کو بھی بٹھرا دیا جائے، اور اس کے باوجود عروق اذا اسید التھریل کے مواد میں (غذا سے) مزید اضافہ بھی نہ ہو جائے، تاکہ جو مواد

ان عروق میں موجود ہیں، پہلے وہ نفع پالیں، یا اس کے علاوہ کوئی اور غرض ہو کر تھی ہے، مثلاً گاہے اُس شخص کو لاغر کرنا مقصود ہو کر تاتا ہے۔

وربما احتجنا ان نکثرا کیفیۃ ونقلل الکمیۃ وذلك اذا اسدنا ان نقوی ہے کہ غذا کی کیفیت (غذائیت) کو تو بڑھا دیں، مگر اس کی کیت کو النقوۃ وكانت الطبیعة الموکلة بالمعدۃ کم کر دیں۔ ایسی ضرورت اُس وقت لاحق ہو کر تھی ہے، جبکہ تضعف عن ان تراول هضم شئی ہم قوت کو قوی کرنا چاہتے ہیں، مگر طبیعت معدیہ ضعف کی وجہ سے کثیر زیادہ مقدار کی غذا کے ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتی۔

واکثر ما نتکلف تقلیل الغذاء ومنعه غذا کے کم کرنے یا بند کرنے کی تکلیف مریض کو زیادہ تر اذا کنا نعالج الامراض الحادة امراض حادہ کے علاج ہی کے سلسلہ میں ہم دیا کرتے ہیں۔ رہے واما فی الامراض المزمنة فاننا امراض مزمنہ، تو ان میں بھی اگرچہ غذا میں کمی کرنی پڑتی ہے قل نقلل ایضا وکن تقلیل اقل من لیکن اتنی نہیں، جتنی امراض حادہ میں کمی کی جاتی ہے۔ کیونکہ تقلیلنا مما فی الامراض الحادة امراض مزمنہ میں ہماری توجہ قوت کی طرف اس لئے زیادہ ہوتی لان غنائتنا بالقوۃ فی الامراض المزمنة ہے کہ ان امراض میں ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ ان کا بحران دیر میں اکثر لا نعلم ان بحرانها بعید ومنتهایا ہوگا، اور ان امراض کی انتہاء دور ہے۔ اگر اس طویل مدت بعید فاذا لم تحفظ القوۃ لم تف بالثبات تک غذا کے ذریعہ قوت کی حفاظت نہ کی جائے، تو بحران کے الی وقت البحران ولم تف بنضج ما وقت تک قوت برقرار نہیں رہ سکتی، اور نہ اُس مادہ کے نفع دینے پر یطول مدۃ انصاجہ قادر رہ سکتی ہے، جس کا انصاج دیر طلب ہے۔

واما الامراض الحادة فان بحرانها برخلاف ان میں امراض حادہ میں چونکہ بحران کا وقت قریب فان بحران لا تحویر القوۃ قریب ہو کر تاتا ہے، اس لئے ہمیں اتنی توقع ہوتی ہے کہ مرض

لہ طبیعت معدیہ = وہ طبعی قوت یا طبیعت جو معدہ کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔

قَبْلَ انْتِهَائِهَا فَانْخَفَا ذَلِكُ لَمْ يَكُنْ قُوَّةً ضَعِيفَةً لَمْ يَكُنْ جِبْهَةً كَمَا
 نَبَا فِي تَقْلِيلِ الْغِذَاءِ
 اس قسم کا فطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قوت کمزور ہو جائیگی، تو
 خواہ مرضِ حاد ہی کیوں نہ ہو (تقلیلِ غذا میں ہم زیادتی
 نہیں کرتے) بلکہ حسبِ تقاضائے وقت غذا دیا کرتے ہیں اور
 مرضِ حاد اُس مرض کو کہتے ہیں جس کی منتہا قریب ہوتی ہے، اور مرضِ مُزْمِن اُسے کہتے ہیں
 جس کی منتہا دور ہوتی ہے +

پھر مرض کی انتہاء (اور اس کا انجام) گاہے بصورتِ صحت ہوتی ہے، گاہے بصورتِ موت، اور
 گاہے بصورتِ انتقال (یعنی وہ مرض کسی دوسرے مرض میں تبدیل ہو جاتا ہے)۔ علاوہ ازیں گاہے انتہاء
 کے وقت مرض میں ایک نمایاں تغیر نمودار ہوا کرتا ہے، جسے بحرِ ان کہتے ہیں، اور گاہے کوئی نمایاں
 تغیر نمودار نہیں ہوا کرتا ہے، جسے حَاطِلٌ کہتے ہیں +
 پھر مدتِ دوا زمان میں منتہا کے قُرب و بُعد کے لحاظ سے چند مراتب ہیں، جنہیں اکثر اطباء
 نے اس ترتیب سے بیان کیا ہے:

مارِ مرض (جس مرض کی انتہاء چوتھے دن یا اس سے پہلے ہو، اسے "حَادٍ فِي الْغَايَةِ الْقُصْوَى"
 مادہ مرض (حَادٍ فِي الْغَايَةِ الْقُصْوَى = بغایت انتہائی تیز) +

جس مرض کی انتہاء چوتھے اور ساتویں روز کے درمیان ہو، اُسے "حَادٍ فِي الْغَايَةِ" کہتے ہیں
 (حَادٍ = تیز، فِي الْغَايَةِ = بغایت) +

جس مرض کی انتہاء ساتویں اور گیارہویں روز کے درمیان ہو، اُسے "حَادٍ جِدًّا" کہتے ہیں
 (حَادٍ جِدًّا = بہت تیز) +

جس مرض کی انتہاء چودھویں روز ہو، اُسے "حَادٍ مُّطْلَقٌ" کہتے ہیں (حَادٍ مُّطْلَقٌ =
 بلا قید تیز) +

جس مرض کی انتہاء سترہویں، بیسویں، اور چوبیسویں روز تک ہو، اُسے "قَلِيلُ الْحِدَّةِ"
 کہتے ہیں (قَلِيلُ الْحِدَّةِ = کم تیز) +

جس مرض کی انتہاء سینتیسویں روز تک ہو، اُسے "حَادٌ الْمُرْمِنَاتِ" کہتے ہیں
 (حَادٌ الْمُرْمِنَاتِ = امراضِ مُزْمِن میں سے تیز) +

جس مرض کی انتہاء چالیسویں روز یا اس کے بعد ہو، اُسے "مُزْمِنٌ" کہتے ہیں

ہیں (مُزْمِنٌ = دیر پا) +

وكلما كان المرض فيها اقرب
من المبتدأ والاعراض اسكن
غذا ونامقويين للقوة وكلما
جعل المرض يالخذ في التزديد
وياخذ الاعراض ايضاً في التزديد
قللنا التغذية ثقة بما اسلفنا و
تخفيفاً عن القوة وقت جهادها
وعند المنتهى نلطف التدبير
جداً

امراض حادثہ میں مرض زمانہ ابتداء سے جس قدر زیادہ
قریب ہوتا ہے، اور عوارض مرض میں جس قدر زیادہ سکون
ہوتا ہے، اسی قدر قوت کی تقویت کے خیال سے غذا زیادہ
دی جاتی ہے۔ پھر جس قدر مرض زمانہ تیز میں آگے
بڑھتا چلا جاتا ہے، اور عوارض مرض جس قدر بڑھتے چلے جاتے
ہیں، اسی قدر تغذیہ کو کم کرتے چلے جاتے ہیں، کیونکہ پچھلی
غذاؤں پر (اور اس قوت پر جو پچھلی غذاؤں سے ہم پیدا
کر چکے ہیں) کافی بھروسہ ہوتا ہے کہ اب اگر ہم غذا کم کر دیں
کہہ دینگے، تو قوت ہرگز کمزور نہ ہو سکے گی)؛ نیز اس وقت
غذا کم کرنے کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ لڑنے اور مقابلہ کرنے
کے وقت "قوت" ہلکی پھلکی رہے۔ پھر منتہا کے وقت نہایت
ہلکی تدبیر میں اختیار کی جاتی ہیں (نہایت ہلکی غذا ایس دی جاتی ہیں)

وكلما كان المرض احد وجع رانہ
اقرب لطفنا التدبير اشد الا
ان تعرض اسباب تمنعنا من ذلك
كما سئل كراه في الكتاب الجزئية

اسی طرح مرض جس قدر زیادہ تیز، اور بحران جس قدر
زیادہ قریب ہوا کرتا ہے، تدبیر میں اسی قدر زیادہ لطافت
اختیار کی جاتی ہے (یعنی اسی قدر زیادہ ہلکی غذا ایس دی
جاتی ہیں)؛ ہاں اگر ایسے اسباب پیش آجائیں جو اس
اصول پر عمل کرنے سے روک دیں، تو وہ اور بات ہے،
جیسا کہ ہم آئندہ "مجزی کتابوں" (معاجات امراض جزئیا)
میں ذکر کرینگے +

غذا کی دو وجہ انکاد
خصوصیات

اب تک غذا کے جو احکام بتائے گئے ہیں، وہ غذا کی کمیت اور کیفیت (غذائیت) سے متعلق تھے۔
لیکن کمیت اور کیفیت کے علاوہ غذا میں دو خصوصیات یا امتیازات اور بھی پائی جاتی ہیں: (۱) اس کا
حفاظ سے کہ غذا سرچ انفعوۃ ہے، یا بطنی انفعوۃ؛ (۲) اس کا حظ سے کہ غذا سے جو خون پیدا ہوتا ہے، وہ انالیط انفعوۃ
ہے، یا رقیق۔ چنانچہ اب شیخ غذا کے احکام انہی دونوں امور کے لحاظ سے بیان فرماتے ہیں:

والغذاء من جهة ما يعتد به
اس کا حظ سے کہ غذا رجز و بدن بنتی ہے، اور اس سے

فصلان الخمر وھما سعة النفوذ
کمال الخمر وبطوء النفوذ کمال الشواء وخصوصیات اور بھی پائی جاتی ہیں، (یا: غذار کے متعلق دو بحثیں
والقلایا وایضاً تخن قوام مای تولد اور بھی ہیں، چنانچہ ایک خصوصیت یا امتیاز تو یہ ہے کہ آیا
منہ من الدم واستمساکہ کما یکون من حال وہ غذار سریع النفوذ ہے، جیسے شراب، یا بطی النفوذ، جیسے
غذا لحم الخنازیر و العجا جیل وقرہ کباب، قلیے، اور دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس غذار سے
وسرعة تحللہ کما یکون من حال الغذاء جو خون پیدا ہوگا، آیا وہ غلیظ القوم اور لزج (لبدار) ہے
الکائن من الشراب ومن التین جیسے سورا اور بچترے کے گوشت کی غذائیں، یا رقیق اور بہ سرعت
تحلیل ہونے والا، جیسے شراب اور انجیر کی غذائیں +

انجیر سے جو خون پیدا ہوتا ہے، اگرچہ وہ دوسرے فواکہ کے خون سے غلیظ ہوتا ہے، لیکن گوشت سے
جو خون پیدا ہوتا ہے، اس کے مقابلہ میں یہ رقیق اور سریع التحلل ہی ہوتا ہے۔ گیلانی +

و نحن نحتاج الى الغذاء السريع النفوذ
چنانچہ غذا سریع النفوذ کی ضرورت ہیں اس
اذا اردنا ان نتدارک سقوط القوة
وقت پڑا کرتی ہے، جبکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ قوت حیوانیہ
الحیوانیة ونعشها ولم تکن المدة
جڑصال ہو رہی ہے، اور غذار بطی النفوذ کے ہضم کرنے کی
والقوة تقی رایت هضم الغذاء
نہ بدن میں قوت ہے، اور نہ اتنی صحت اس لئے (جلد سے جلد)
توت کو برا نگینہ کیا جائے، اور جہاں تک ممکن ہو، اس ضعف
البطی الهضم
ونا توانی کا تدارک عمل میں لایا جائے +

و نحن نتوقی الغذاء السريع الهضم
ان اتفاق ان سبق غذاء بطی الهضم
فیخاف ان یختلط به فیصیر علی النحو
الذی سبق منا بیا نہ

اس کے برعکس غذار سریع النفوذ سے پرہیز کرانے
کی ضرورت ہیں اس وقت لاحق ہوا کرتی ہے، جبکہ مریض نے
اتفاقاً غذار بطی النفوذ پہلے کھالی ہے۔ ایسی حالت میں اگر
سریع النفوذ غذا کھلا دی جائے، تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ
دونوں غذائیں ملکر کہیں وہ صورت نہ پیدا کر دیں، جسے ہم
پہلے بیان کر چکے ہیں کہ غذار سریع النفوذ ایسی حالت میں خود
بھی فاسد ہو جاتی ہے، اور دوسری غذا کو بھی فاسد
کر دیتی ہے +

و نحن نتوقی الغلیظ عند اتقائنا
اسی طرح غذا غلیظ سے اس وقت پرہیز کیا

حدوث السدد
جاتا ہے، جبکہ سدوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے +
لکنا نوثر العذاء القوی التغذیۃ لیکن غذا اقوی التغذیۃ بطبی النقصہ اس
البطی الہضم لمن اسرانا ان تقویہ وقت اختیار کی جاتی ہے۔ جبکہ اس شخص کو قوی کرنا چاہتے،
ونھیئہ للریاضات القویۃ اور اسے قوی ریاضتوں کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں (میں) کہ
پہلوانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جو ہزاروں ڈنڈ اور پٹھکیاں
روزانہ لگایا کرتے ہیں) +

یہاں "غذاء قوی التغذیۃ" سے مراد غذا غلیظ ہے، کیونکہ غذا غلیظ ہی قوی التغذیۃ ہو سکتی ہے۔ گیلانی +
ونوثر العذاء المسخيف لمن يعرض عذاء مسخيف (سراپتی) ان لوگوں کے لئے
لہ تکالیف المسام سر یعاً اختیار کی جاتی ہے، جن کے بدن کے مسامات میں بہت جلد
مکانات عارض ہو جایا کرتا ہے +

مراتب غذا بلحاظ
غذیہ کی لطافت و غلظت میں گنا ہے تندرستوں کا کاظ کیا جاتا ہے، اور گنا ہے بیماروں کا
کیونکہ ایک غذا تندرستوں کے کاظ سے اگر لطیف اور زود ہضم ہوتی ہے، تو مرض کی
حالت میں وہ معدہ پر بوجھل بن جاتی ہے۔ اس لئے غذا کی لطافت و غلظت میں دونوں کا الگ الگ کاظ
کیا جاتا ہے، جو ذیل کی تفصیل سے واضح ہو جائیگا:

مذکورہ بالا بیان سے یہ واضح طور پر مفہوم ہوتا ہے کہ غذا کی تین قسمیں ہیں: لطیف — غلیظ —
متوسط، یا معتدل +

ذیل میں غذا لطیف کے تینوں مدارج اور متوسط اور غلیظ کی مثالیں درج ہیں:

(۱) لطیف مطلق، تندرستوں کے کاظ سے، مثلاً بھیر کے پائے (اکارخ)، اور بکری کے
بچہ کا گوشت؛ اور مریضوں کے کاظ سے، مثلاً مزورات اور چروڑوں کے اطراف (باز دا اور ٹانگیں) +

(۲) لطیف چلتا، تندرستوں کے کاظ سے، مثلاً مرغیاں، اور بکری کے بچوں کے اگلے
پچھلے دست؛ اور مریضوں کے کاظ سے، مثلاً چروڑوں کے شوربے اور گاڑھا مارا شیر +

(۳) لطیف فی الغایۃ القصوی، تندرستوں کے کاظ سے، مثلاً مرغیوں کے شوربے
اور چروڑوں کے اطراف (باز دا اور ٹانگیں)؛ اور مریضوں کے کاظ سے، مثلاً جلاب (شربت گل)
اور مارا شیر +

عذاء متوسط، تندرستوں کے کاظ سے، مثلاً بھیرے اور کسلا بھیر کا گوشت، اور

کہ کونسی دوا کس وقت اختیار کی جائے +

ان کے علاوہ یہاں اور بھی چند قوانین ہیں، جن کی حاجت علاج بالدار میں پڑا کرتی ہے : اگرچہ شیخ نے ان کا ذکر اس وجہ سے نہیں کیا ہے کہ بنیادی قوانین وہی تین ہیں :

(۱) دوا کس راستہ سے بدن کے اندر پہنچائی جائے، کہ وہ جلد سے جلد اعضا تک پہنچکر اپنا اثر دکھائیں ؟ مثلاً جلد کی راہ، منہ کی راہ، مہرزد کی راہ، و سلع ہذا القیاس +

(۲) دوا کی کونسی ہیئت اختیار کی جائے ؟ مثلاً گولیوں کی شکل، جو شانہ خیسانہ کی شکل، یا لعوق کی شکل . چنانچہ بطور مثال کے کھانسی اور نزلہ کو لیا جائے، تو اس میں لعوق کی شکل بہت انسب ہو ا کرتی ہے +

(۳) دوا مفرد اختیار کی جائے، یا مرکب ؟ کیونکہ بعض اوقات دوائے مفرد سے غرض مطلوب حاصل نہیں ہو ا کرتی ہے . اس لئے اس غرض کے مطابق دوسری دوائیں شامل کرنی پڑتی ہیں +

(۴) دوا نئی استعمال کی جائے، یا پرانی ؟ کیونکہ بعض دوائیں چرانی ہونے پر ہی قابل استعمال ہو ا کرتی ہیں، اور بعض دوائیں چرانی ہو کر ضعیف و بے اثر ہو جا کر تھکتی ہیں +

(۵) کس جوہر کی دوا استعمال کی جائے ؟ یعنی اگر مثلاً تعدیل مزاج کیلئے دو دوائیں متساوی قوت کی ہوں، تو ان دو میں سے جس دوا کا جوہر طبیعت اور حیات کے لئے زیادہ مناسب ہو، مثلاً ان دونوں میں سے جو خوشبودار ہو، اسی کو اختیار کرنا چاہئے + (گیلانی، ملخصاً)

اما اختیار کیفیت الدواء علی الاطلاق قانون اول
فانما یھتدی الیہ بالوقوف علی (اختیار کیفیت) چنانچہ (بلا تحفیس درجہ) دوا کی "مطلق کیفیت"
نوع المرض فانہ اذا عرف کیفیتہ ہے، جبکہ مرض کی نوعیت و حقیقت معلوم ہو؛ کیونکہ جب مرض
المرض وجب ان یختار من الدواء کی کیفیت اور طبیعت (از قبیل حرارت و برودت وغیرہ) معلوم
ما یضادہ فی کیفیتہ فان المرض ہو جاتی ہے، تو اس وقت لازمی طور پر ایسی دوا کا انتخاب کرنا
یعالج بالصد والصحة تحفظ پڑتا ہے، جس کی کیفیت اور طبیعت کیفیت مرض کی ضد ہو
بالشکل (یعنی جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض مثلاً حار ہے، تو دوا
بارد کا انتخاب کرنا اصولاً ضروری ہو جاتا ہے)؛ کیونکہ مرض
کا علاج "بالضد" ہی کیا جاتا ہے، اور صحت کی حفاظت
"بالمثل" +

یعنی مرض کے علاج میں ”مُضَادَّ“ اور مخالف چیزیں استعمال کی جاتی ہیں، اور صحت کی حفاظت میں ”مُشَابِه“ اور مناسب چیزیں، جن میں کوئی کیفیت غالب نہ ہو، جو بدن میں داخل ہو کر انقلاب عظیم اور تغیر شدید پیدا کر دیں (بِالضَّدِّ = مضاد چیزوں سے + بِالْمِثْلِ = مشابہ چیزوں سے) +

حفظ صحت بِالْمِثْلِ کی بحث علامہ گیلانی فرماتے ہیں: متقدمین کا قول ہے کہ صحت کی حفاظت مِثْل رہیم (شکل، مشابہ) سے کی جاتی ہے، اور مرض کا علاج ضَدِّ (مخالف) سے +

متقدمین کے اس اصول پر اس طرح اعتراض کیا گیا ہے کہ ”وہ تندرست انسان، جو قدرتنا محروم المزاج ہو، وہ گرم چیزوں سے ضرر پاتا ہے، اور ٹھنڈی چیزوں سے نفع؛ حالانکہ سابق اصول کے مطابق گرم مزاجوں کے لئے گرم چیزیں، ہم شکل اور مِثْل ہیں، اور حفاظت صحت کے لئے مِثْل ہی کا استعمال کرنا ضروری ہے“

اس اعتراض کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ ”حفاظت صحت کے لئے ایسے تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہے، جس سے وہ اپنی حالت پر قائم رہے، اور وہ سابقہ کیفیت سے منحرف نہ ہو جائے۔ اس اصول کے ماتحت ایک محروم المزاج تندرست انسان کی غذا ایسی ہونی چاہئے کہ وہ غذاء حقیقی اور جزو بدن ہونے پر بدن کو سابق حالت سے زیادہ گرم نہ بنائے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ محروم المزاج انسان کی غذا اسی قسم کی ہونی چاہئے، جسے ہم لوگ غذاء باسرد کہا کرتے ہیں، مثلاً کدو، پالک وغیرہ کی ترکاریاں، بودراصل غذاء عظمیٰ ہیں۔ ورنہ غذاء حقیقی تو وہ ہے جو انضمام کے تمام مدارج طے کر نیکی بعد جزو بدن اور بدل یا تحلیل ہو جاتا ہے (لْمَصْنَع) +

اس بیان سے یہ ظاہر ہے کہ اگر غذاء عربی کا کاٹھا کیا جائے، تو ہمارا اصول تغذیہ یہ ہوگا کہ معتدل المزاج انسان کو معتدل غذائیں دی جائیں گی، محروم المزاجوں کو بارد غذائیں، اور مبرود المزاجوں کو حار غذائیں +

علامہ قرطبی فرماتے ہیں: ”متقدمین کا یہ قول — صحت کی حفاظت مِثْل سے کی جاتی ہے — باوجود شہرت کے غلط ہے۔ اگر یہ اصول صحیح ہوتا، تو جوان تندرستوں، اور گرم مزاجوں کی صحت گرم اشیاء سے محفوظ رہتی، اور بوڑھے اور بارد المزاج لوگ سرد چیزوں سے نفع اٹھاتے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف تجربہ و مشاہدہ ہے“

محققہ: اگر تمام اقوال پر انصاف کی نظر ڈالی جائے، تو علامہ قرطبی کا اعتراض اپنی جگہ پر بہت معقول ہے۔ اور جب عمل درآد یہی ہے کہ بارد المزاجوں کو گرم غذائیں دی جاتی ہیں، اور حار المزاجوں کو بارد غذائیں، تو پھر اس میں اور علاج بالضد میں کیا فرق رہا؟ امراض باردہ و حادہ میں بھی جس طرح مخالفت اور معنادووائیں دی جاتی ہیں، اسی طرح مبرود المزاج اور محروم المزاج کی صحت مضاد غذاؤں اور تدبیروں سے محفوظ رکھی جاتی ہے۔ اس صاف اور صریح عمل درآد کے ہوتے ہوئے تاویلات کی انجمن

میں پڑنا من کے لئے کوئی سودمند بات نہیں ہے +

علاج بالصناد کی صداقت پر قریشی نے چند شبہات پیش کئے ہیں:

(۱) گاسے دستوں کے مرض میں دست لائے جاتے، اور مسہلات استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور تے کے مرض میں تے لائی جاتی، اور مقیات استعمال کئے جاتے ہیں، جس سے یہ دونوں مرض اچھے ہو جاتے ہیں +
جواب: اس اعتراض کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ دستوں کے مرض میں اگر دستوں سے فائدہ پہونچتا ہے، اور تے کے مرض میں اگر تے لانے سے فائدہ پہونچتا ہے، تو اس کی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ دست اور تے لانے سے وہ مواد بدن سے نکل جاتے ہیں، جو اسہال اور تے کے موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ حقیقت میں امتلاء کا علاج استفراغ سے ہوا؛ اور یہ ظاہر ہے کہ استفراغ اور احتباس دونوں باہم متضاد ہیں +

(۲) حائے صفراء یہ ایک گرم مرض ہے، اور اس کا علاج "سقمونیا" سے کیا جاتا ہے، حالانکہ سقمونیا بھی ایک گرم دوا ہے۔ اسی طرح قورنج اطباء کے نزدیک ایک بار دمرض ہے، اور اس کے علاج میں گاسے "افیون" استعمال کی جاتی ہے، حالانکہ افیون کو اطباء بار دمرضی کہتے ہیں +
جواب: صفراء یا بخاروں میں اگر سقمونیا سے فائدہ پہونچتا ہے، تو اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ سقمونیا کے عمل سے تشن صفراء دستوں کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ صفراء کا استفراغ "امتلاء صفراء" کا ضد ہے۔ اسی طرح قورنج کے درد میں اگر افیون استعمال کی جاتی ہے، تو محض اس لئے کہ اس قورنج کے درد میں محض سکون پیدا ہو جاتا ہے؛ افیون مدد اصل حقیقی مرض کا علاج نہیں ہے +

واما تقدیر کمیته من الوجہین [قانون دوم] بلحاظ وزن اور بلحاظ درجہ دوار کی کمیست
جمیعاً فیعرف علی سبیل الحدس (اختیار کیت کا قانون) اختیار کرنے کا قانون اسی وقت رہبری کر سکتا
الصناعی من طبیعتہ العضو ومن جیکہ فنی فراست و دانشوری سے طبیب کو عضو کی طبیعت
مقدار امراض ومن الاشیاء کا علم ہو جائے، مرض کی مقدار کا پتہ چل جائے، اور ان اشیا
التي تدل بموافقتهما و ملائمتهما کا علم ہو جائے، جسکی مناسبت (اور مخالفت) اس قانون میں
التي هي الجنس والسن والعاده رہنمائی کیا کرتی ہے (اور جن کو اشیاء ملائمہ کہتے ہیں) اور

۱۔ علامہ علاء الدین قرشی مولف موجز القانون و شرح قانون +

۲۔ یعنی یہ چیزیں گاسے مناسب حال ہوتی ہیں اور گاسے مخالف حال جس سے دوار کے وزن اور درجہ کے اختیار کرنے میں اثر پڑتا ہے، جیسا کہ ذیل کی تفصیل سے معلوم ہو جائیگا +

والفصل والبلد والصناعة والقوة والسختة

وہ چیزیں یہ ہیں :- مرلیض کس جنس سے ہے ؟ مثلاً وہ مرد ہے ، یا عورت ؟ — مرلیض کی عمر کیا ہے ؟ — مرلیض کے عادات کیسے ہیں ؟ — موسم کیسا ہے ؟ (مثلاً سردیوں کا موسم ہے ، یا گرمیوں کا) — مرلیض کس ملک سے تعلق رکھتا ہے ؟ — مرلیض کا پیشہ کیا ہے ؟ (مثلاً وہ لوہار کا سا پیشہ رکھتا ہے ، یا دھویوں جیسا) — مرلیض کی تولد کیسے ہیں ؟ (آیا وہ کمزور و ناتواں ہے ، یا قوی) — مرلیض کا سمنہ (جسمانی فربہ) کیسا ہے ؟ (آیا وہ لاغر ہے ، یا فربہ) — اُس وقت ہمار کی حالت کیسی ہے ؟ — سابقہ تدابیر کس قسم کے گزر چکے ہیں ؟ — مرض اپنے اوقات میں سے کس وقت میں ہے ؟ — بخران کتنا دور ہے ، اور کب تک اُسکے ہونے کی توقع ہے ؟)

چنانچہ عضو کی طبیعت پہچاننے کے معنی یہ ہیں کہ ہیں چار چیزوں کا علم ہو :- عضو کا مزاج کیا ہے ؟ — اُس کی خلقت (ساخت) کیسی ہے ؟ — اُس کی وضع کیا ہے ؟ (یعنی وہ کہاں واقع ہے) — اُس کی قوت کیسی ہے ؟

(الف) عضو کا مزاج : جب عضو مرلیض کا طبعی اور اصلی مزاج معلوم ہو جاتا ہے ، اور اس کے بعد یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا مرضی مزاج کیا ہے ، (جو مرض کی وجہ سے اس عضو میں لاحق ہو گیا ہے) ، تو طبیب اپنی فراست سے یہ معلوم کر لیتا ہے کہ وہ عضو اپنے طبعی مزاج سے کتنا ہٹ گیا ہے ۔ اس کے بعد اُسے اسکا صحیح اندازہ مل جاتا ہے کہ دوا کی کتنی مقدار اس مزاج کو لوٹا سکتی ہے ۔

مثال : اسکی مثال یہ ہے کہ عضو کا اصلی مزاج

ومعرفة طبيعة العضو يتضمن معرفة امورا رابعة مزاج العضو وخلقه ووضع وقوته

اما مزاج العضو فانه اذا عرف مزاجه الطبعي وعرف مزاجه المرضي عرف بالحدس انه كم بُعداً عن مزاجه الطبعي فيعرف مقدرا ما يردّه اليه

مثال ان كان المزاج الطبيعي بارداً

والمرض حاراً فقد بعد عن مزاجه بعداً كثيراً فيحتاج الى تبريد كثير وان كان كلاهما حارين كفي الخطب فيه تبريد يسير

(مزاج صحتی) بارو ہو، اور اس میں مرض حار لاحق ہو جائے، تو سمجھ لو کہ عضو کا ذاتی مزاج بہت دور ہٹ گیا ہے یعنی اصلی مزاج باسرد تھا، جو حار ہوا گیا ہے۔ حالانکہ حرارت فصد بردوت ہے، اور ضد کا تسلط اُسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ وہ قوی ہو۔ ایسی حالت میں لازمی طور پر تبرید قوی کی ضرورت ہوگی (تا کہ اس کے عمل سے حرارت قویہ کا قلع قمع ہو سکے)۔ اس کے برعکس اگر عضو کا اصلی مزاج بھی گرم ہی ہو، اور اس میں مرض بھی گرم ہی لاحق ہو تو (سمجھنا چاہئے کہ وہ عضو اصلی مزاج سے زیادہ دور نہیں ہٹا ہے، اور ایسی حالت میں معمولی تبرید سے بھی کام چل سکتا ہے +

کیونکہ مثلاً جو عضو خود ہی گرم ہے، اس کی حرارت بڑھنے کے لئے معمولی حرارت بھی کافی ہو سکتی ہے +

واما من خلقة العضو فقد قلنا (ب) عضو کی خلقت، عضو کی خلقت کے ان الخلقۃ علی کم معنی تشتمل بارہ میں ہم پہلے ہی (بحث تقسیم امراض میں) بتا چکے ہیں کہ "خلقت" کے مفہوم میں کتنی باتیں شامل ہیں، اس کے متعلق تمحیص وہیں غور کرنا چاہئے +

امراض کی تقسیم میں بتایا گیا ہے کہ "امراض خلقت" کی چار قسمیں ہیں: امراض شکل — امراض مجاری — امراض تجادیف — امراض صفائح (امراض سطوح)۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلقت کے مفہوم میں چار باتیں داخل ہیں: شکل — مجاری — تجادیف — سطوح +

ثم اعلم ان من الاعضاء ما هو في خلقته سهل المنفذ وفي داخله اعضاء من خلقت اس قسم کی ہوتی ہے کہ اُن میں مواد کا اُوفی خارجہ موضع خال فیندفع نفوذ کرنا آسان ہوتا ہے، اور اُن کے برابر اور اندر کی طرف عند الفضل بدواء لطیف معتدل فضائیں (خالی مقامات) ہوتی ہیں؛ اس وجہ سے ان اعضاء کے فضلات محض ہلکی اور معمولی دواؤں سے خارج ہو جاتے ہیں +

ومنہا مالیس کن لک یفتا ج	مٹے ہذا بعض اعضاء میں یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں، اس لئے ان
الی دواء قوی	میں زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت پڑا کرتی ہے +
وکن لک بعضہا متداخل وبعضہا	اسی طرح بعض اعضاء حلقہ متداخل (پولے) ہوا کرتے
متکاثف والمتداخل یکفیہ الدواء	ہیں، اور بعض متکاثف (ٹھوس)، متداخل اعضاء کے لئے
اللطیف والکثیف یحتاج الی	ہلکی دوائیں کافی ہوا کرتی ہیں، اور ٹھوس اعضاء کے لئے
دواء قوی	قوی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے +
فاکثر لا اعضاء حاجۃ الی الدواء	چنانچہ (اگر بلحاظ حاجت و ضرورت کے دیکھا جائے)
القوی مالیس له تجویف ولا من	تو) قوی دوا کے سب سے زیادہ حاجت مند وہ اعضاء ہیں،
احدا الجانبین ولا فضاء ثم الذی	جن میں کوئی بھی تجویف اور فضاء نہ ہو — نہ اندر کی طرف،
له ذلک من جانب واحد ثم الذی	اور نہ باہر کی طرف؛ اسکے بعد وہ اعضاء ہیں، جن میں محض
له فضاء من الجانبین لکنہ ملتر	ایک جانب کوئی تجویف ہو، اسکے بعد وہ اعضاء ہیں، جن
کثیف کالکلیۃ ثم الذی له تجویف	میں دونوں جانب تجویف ہو، لیکن بلحاظ ساخت کے ٹھوس اور
من الجانبین وهو سخیف کالریۃ	کثیف ہوں، مثلاً گردے؛ اسکے بعد وہ اعضاء ہیں، جن میں
واما من وضع العضو والوضع یقتضی	دونوں جانب تجویف ہو، اور انکی ساخت متداخل ہو جیسے پیچیرے
کما تعلم اما موضعاً واما مشارکۃ	(ج) عضو کی وضع؛ عضو کی وضع میں، جیسا کہ
فالانتفاع بہ من علم	تمہیں معلوم ہے، دو باتیں شریک ہیں؛ موضع اور مشارکت +
المشارکۃ اخصہ باختیارک جہۃ	اعضاء کی مشارکت کے علم سے طبیب جو فوائد اور منافع
جذب الدواء واما لہ الیہ	حاصل کر سکتا ہے، ان میں سے مخصوص ترین (اور قابل ذکر) فائدہ
مثالہ انہ اذا کانت المادۃ فی	یہ ہے کہ طبیب اس علم کی مدد سے وہ راستہ اختیار کرے،
حدبۃ الکبد استفرغتها بالبول	جدہر دوا کے ذریعہ مواد کا جذب و امالہ بہ آسانی ہو سکے +
وان کانت فی تغیر الکبد استفرغتها	مثال :- اسکی مثال یہ ہے کہ اگر مادہ جگر کے محدب
بالاسہال لان حدبۃ الکبد مشارکۃ	میں ہو، تو اس کا استفرغ پشاب کی راہ کرنا چاہئے، اور اگر
لا اعضاء البول تغیرها مشارکۃ للاعضاء	جگر کے مقعر حصہ میں ہو، تو اس کا استفرغ دستوں کی راہ؛
	اس لئے کہ جگر کا محدب حصہ اعضاء بول سے شرکت اور لگاؤ رکھتا
	ہے، اور جگر کا مقعر حصہ آنتوں سے +

واما کلا انتفاع به من جهة علم الوضع
فمن وجوه ثلثة
اعضائے کے مقام اور محل وقوع کے علم سے طبیب تین
طور پر فوائد حاصل کرتا ہے :

اول : اعضائے کے قرب و بعد سے : چنانچہ جو اعضا
قرب یا مثل المعدة وصلت الیہ
الادویۃ المعتدلة وفعلت فیہ
وان کان بعیداً کالریۃ فان الادویۃ
المعتدلة تفسد قواہا قبل الوصول
الیہا فاحتاج الی ان یزاد فی قواہا
والعضو القریب الذی یلقاہ الدواء
یحجب ان یکون قوۃ الدواء بالقدر
المقابل للعلة
ان میں زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت پیش آتی ہے +
اور جب اعضا راستے قریب ہوں کہ دوا ان کے ساتھ
(برہاء راست) ملائی ہو سکے تو ایسی صورت میں دوا کی قوت
تاثیر "مرض کی قوت کے برابر ہونی چاہئے +

کیونکہ دوا کی قوت مرض کی قوت سے زیادہ تو محض اس صورت میں اختیار کی جاتی ہے ، جبکہ بعد مسافت
کی وجہ سے دوا کی قوت کے ٹوٹ جانے اور ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے +

وان کان بینہما بعداً وکون وھوذا
یحتاج الی دواء فی ان ینفذ الیہ
الی قوۃ غائضۃ فاحتاج ان یکون
قوۃ الدواء اکثر من المحتاج الیہ
مثل الحال فی اضمدۃ عرق النساء
وغیرہ
اور اگر (اعضائے دوا سے اتنے قریب نہ ہوں ، بلکہ)
دونوں کے درمیان کافی فاصلہ اور بعد مسافت ہو ، اور ظاہر
ہے کہ ایسی صورت میں دوا عضو مآوف تک پہنچنے اور
وہاں تک نفوذ کرنے کے لئے قوت نافذہ کی محتاج اور
ضرورت مند ہوگی (ورنہ اس قوت نافذہ کے بغیر وہ اتنی دور
تک کیسے گھس سکیگی) ، اس وقت طبیب اس بات کا محتاج
ہوگا کہ دوا کی قوت تاثیر اپنی ضرورت سے زیادہ رکھے (یعنی اپنی
اُس حاجت اور ضرورت سے زیادہ رکھے ، جو نفس مرض کی قوت
کے کاظم سے وہ تجویز کرے گا) ، چنانچہ عرق النساء جیسے امراض
کے ضادوں میں یہی کیا جاتا ہے (کیونکہ عرق النساء کا مادہ جس
عصب میں ہوتا ہے ، وہ جلد سے دور گہرائی میں گھسا ہوا ہے) +

اعضائے بعیدہ تک دوا کا اثر اس طرح پہنچتا ہے کہ دوائی اجزاء عروق میں سنجید ہو کر اور خون کے

ساتھ ملکہ عضو اؤت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جس قدر جلد اور جس قدر زیادہ مقدار میں یہ اجزاء ان اعضاء تک پہنچنے کے، اسی قدر جلد ان کا اثر ظاہر ہوگا۔ اسی اصول کے ماتحت اب دواؤں کو بچکاریوں کے ذریعہ جلد، عضلات، اور عروق وغیرہ میں براہ راست پہنچایا کرتے ہیں +

والوجه الثاني ان يعرف ما الذي ينبغي ان يخلط بالدوية ليسرع ايصالها الى العضو كما يخلط بادوية اعضاء البول المدبرات وبادوية القلب الزعفران دویم: (اعضاء اور امراض کے محل وقوع کے علم سے طبیب کو) یہ نفع پہنچتا ہے کہ اس علم کے بعد آسانی سے وہ یہ جان لیتا ہے کہ کس قسم کی چیزیں اس مرض کی دواؤں کے ساتھ ملائی جائیں، جس سے ان ادویہ کا اثر ان اعضاء و بادویۃ القلب الزعفران تک جلد پہنچ سکے۔ چنانچہ (جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض اعضاء بول میں ہے، تو) اعضاء بول کی دواؤں میں صلیب ترات شامل کر دی جاتی ہیں، اور (جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض قلب میں ہے، تو) ادویہ قلبیہ میں زعفران شامل کر دی جاتی ہے +

اس قول کی وضاحت اطباء کی زبان میں یہ ہے کہ صلیب ترات اور ادویہ اعضاء بول کے امراض میں انکی مخصوص ادویہ کے لئے جلد ترقہ اور رہتا بنکر ان کو اعضاء مرصعہ تک جلد پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، اور دوسری مثال میں زعفران قلبی امراض کے لئے بدرد بنکر ان امراض کی مخصوص ادویہ کی قوتِ اخیر کو قلب تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ زعفران ایک مفرح قلب دوا ہے، اور اس کو قلب کے ساتھ ذہب و خصوصیت اور نگاؤں سے، اور قلب تک بہت جلد پہنچ جاتی ہے، اس لئے اپنے ساتھ دوسری دواؤں کو بھی لے جاتی ہے +

والوجه الثالث ان يعرف جهة ايصال الدواء اليه مثلاً انا اذا عرفنا ان القرحه في الامعاء السفلى وصلنا به بالحقنة او حل سنا بانها في الامعاء العليا وصلنا به بالشرب سویم: محل مرض کے علم سے طبیب کو تیسرا فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ اس علم کے بعد اسے یہ آسانی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ عضو مرض تک دوا پہنچانے کا کون سا راستہ اختیار کیا جائے۔ مثلاً جب ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ قرحہ زیریں یا بھائی الامعاء العليا وصلنا به بالشرب اس میں ہے، تو ہم اس کی دوائیں حقنہ کے ذریعہ دمبرز کی راہ) پہنچاتے ہیں، اور جب ہمیں یہ علم ہو جاتا ہے کہ قرحہ بالائی امعاء میں ہے، تو ہم اس کی دوائیں (منہ کی راہ)

پینے کی صورت میں پہنچاتے ہیں +

بعض اعضاء ایک راستہ سے قریب ہوتے ہیں، اور دوسرے راستہ سے دور؛ مثلاً مثانہ اور رحم۔ یہ اعضاء منہ سے دور ہیں، اور مجرایے بول اور مہبل سے قریب ہیں۔ چنانچہ ادویہ مشردہ کا اثر ان اعضاء تک بہت بعید راستہ سے پہنچتا ہے، اور ادویہ مغز و وقتہ کا منفذ قریب سے۔ یہی وجہ ہے کہ قرعہ مثانہ اور قرعہ رحم وغیرہ کی صورتوں میں پچکاریوں کا استعمال زیادہ مناسب اور موثر ثابت ہوا کرتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق کھانسی کی دوائیں بصورت نَعُوق و حَبُوب انسب ہوا کرتی ہیں، اور ہدایت کی جاتی ہے کہ گریباں منہ میں رکھی جائیں، اور دیر تک انکو چوسا جائے، اور نعوق کو شب و روز میں کئی بار ذرا ذرا چاٹا جائے +

وقد ینتفع بمراعاة الموضع والمشاركة معا وذلك فيما ینبغی ان یفعله والمادة منصبة بتمامها الی العضو وما ینبغی ان یفعله والمادة بعد فی الا نصاب یعنی: اگر مادہ مرض کسی عضو میں پورے طور پر انصبا بپا چکا ہو، تو طبیب کو کیا کرنا چاہئے؛ اور اگر مادہ مرض ابھی انصبا ب پارہا ہو، تو اس وقت اسے کیا تدبیر اختیار کرنی چاہئے +

حتی ان کانت فی الا نصاب بعد جذب بناها من موضعها بعد مراعاة شرائط السابعة حتی ان کانت فی الا نصاب بعد جذب بناها من موضعها بعد مراعاة شرائط السابعة (۱) جب مادہ انصبا ب پارہا ہو چنانچہ جب دوسری صورت ہوتی ہے۔ یعنی مادہ مرض انصبا ب پارہا ہوتا ہے تو طبیب اس مقام سے مادہ مرض کو دوسرے مشارک اعضاء کی طرف (جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس وقت وہ چار شرطوں کا خیال رکھتا ہے:

احدھا مخالفة الجهة كما یجذب من الیمین الی الیسار ومن فوق الی تحت اول: جذب مادہ اور مالہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ جھٹ اور رخ کی مخالفت کا لحاظ کیا جائے (یعنی مادہ مرض کا بدھ رخ ہو، اُس کے خلاف جانب اُسے پھیر دیا جائے)۔ چنانچہ دائیں جانب کا مادہ بائیں جانب اور بالائی جانب کا مادہ زیرین جانب جذب کیا جاتا ہے +

لہٰذا وہ ہزارا وقتہ وہ دوائیں جو پچکاری کے ذریعہ پہنچائی جائیں +

والثانية مراعاة المشراكة كما
يجبس الطمث بوضع المحاجم مشاركت باہمی کا لحاظ کیا جائے (یعنی جس عضو کی طرف
علی التدا بین جذبا الى الشريك مادہ کو جذب کرنا ہے، اور جس عضو سے جذب کرنا ہے، دونوں
کے درمیان اس قسم کی مشارکت اور تعلق ہونا چاہئے کہ مادہ کا
انجذاب ہر آسانی ہو سکے) چنانچہ حیض کو بند کرنے کیلئے چھاتیوں
پر اس مقصد سے سنگھیاں (مخاجم) کچھوائی جاتی ہیں کہ (رحم سے)
ایک شریک عضو کی طرف خون منجذب اور مائل ہو جائے +

والثالثة مراعاة المحاذاة كما
يفصد في علل الكبد من الباسليق محاذات اور مقابلہ کا لحاظ کیا جائے (یعنی دونوں اعضا
الایمن وفي علل الطحال من کے درمیان محاذات اور مقابلہ ہو)، چنانچہ امراض جگر میں داییں
الباسليق الایسر باسلیق کی فصد کھولی جاتی ہے، اور امراض طحال میں بائیں باسلیق کی +

تحقیق نے اب اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ داییں اور بائیں باسلیق کو جگر اور طحال کے ساتھ
کوئی ایسی خصوصیت نہیں ہے کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔ اسکے بعد اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ دوسری
شرط کی موجودگی میں اس تیسری شرط کی ضرورت بھی باقی رہتی ہے، یا نہیں؟

والرابعة مراعاة التباعد في ذلك
لئلا يكون المجذب اليه قريبا تباعد (دوری) کا لحاظ کیا جائے؛ یعنی یہ کہ مجذب الیہ
جداً من المجذب وب منہ مجذب منہ سے بہت ہی قریب نہ ہو +

مَجْذُوبٌ إِلَيْهِ = جدھر مادہ جذب کیا گیا ہے۔ مَجْذُوبٌ مِنْهُ = جس عضو سے دوسرا
کی طرف مادہ کو پھیرا گیا ہے +

جذب و امالہ کی دوسری شرطیں گیلانی فرماتے ہیں کہ اس مقام پر لوگ اور بھی چند شرطوں کا ذکر کیا کرتے ہیں :-

(۱) جذب و امالہ سے پہلے مواد کی توجہ اپنے طبعی مخرج کی طرف نہ ہو، اور اگر اُس کی توجہ پہلے سے مخرج
طبعی کی طرف ہو، تو دوسری طرف جذب کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے +

(۲) مخرج طبعی کی طرف اگر مادہ کو متوجہ کرنے میں ضرر کا اندیشہ ہو، تو اسے دوسری طرف پھیر دیا جائے +

(۳) فصد وغیرہ کے ذریعہ کسی عضو سے مواد کے خارج کرنے میں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انصباب مادہ کی وجہ
سے یہاں کوئی بڑی آفت پیدا ہو جائے گی، تو اس عضو کی طرف مادہ کا امالہ نہ کیا جائے +

(۴) کسی عضو شریف کی طرف، یا ایسے عضو کی طرف مادہ کا امالہ نہ کیا جائے، جس میں قوت برداشت تھوڑی ہو۔
(۵) اگر یہ صورت ہو کہ امالہ کی وجہ سے مادہ کسی عضو پر گزر گیا، اور اس "عبور مادہ" سے کسی آفت کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، تو امالہ نہ کرنا چاہیے +

(۶) جس عضو سے مادہ کو دوسری طرف پھیرنا مقصود ہے، امالہ میں کوئی ایسی صورت اختیار کرنی چاہیے کہ بدن کے مواد کا گذر اسی عضو کی طرف سے ہو، اور اسی راستہ سے مادہ کو چلنا پڑے +
(۷) کسی عضو بلیڈ کی طرف مادہ کا امالہ نہ کرنا چاہیے +
(۸) بدن میں، یا عضو مجذوب منہ میں، غیر معمولی استلار کی زیادتی نہ ہو، کہ امالہ کے بعد دوسرے مواد (دھرا کر مزید آفت) ڈھالیں +

(۹) عضو مجذوب الہ میں انصباب مادہ کی پہلے ہی سے بہت زیادہ قابلیت نہ ہو، ورنہ دھرا کر کیا گیا ناقابل برداشت طور پر مادہ چلا آئیگا +

(۱۰) مجذوب منہ میں اگر پہلے سے درد ہو، تو تا وقتیکہ درد کی تسکین نہ کر لیں، جذب و امالہ کی جرات نہ کریں؛ ورنہ جذب و امالہ میں وقت واقع ہوگی +

مترجم ہاں اگر جذب و امالہ اسی مقصد سے کرنا ہو کہ اس عضو کا درد کم ہو جائے، جیسا کہ دوسری صورت میں پیشانی پر، اور بعض اعضاء کے درد میں بیرونی جلد پر ادویہ لہذا اس مقصد سے لگاتے ہیں کہ مادہ کا امالہ جلد کی طرف ہو جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے +

جذب و امالہ کی صورتیں مادہ مرض کو کسی عضو سے دوسرے عضو کی طرف پھرنے کی صورتیں متعدد ہیں:

(۱) مہل سے مادہ مرض آنتوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے؛ (۲) در بول سے گردہ اور شانہ کی طرف؛ (۳) معرق اور دھک و ماش سے جلد کی طرف؛ (۴) متقی سے معدہ کی طرف؛ (۵) در حین سے رحم کی طرف؛ (۶) ادویہ لازمہ و متوجہ سے مقام لذرع کی طرف، خواہ جلد میں لذرع پیدا کیا جائے، یا غشاء بلغمی وغیرہ میں۔ چنانچہ ضا و خردل (درائی کا لپ) اسکی ایک عام مثال ہے۔ اسی طرح ادویہ لہذا جب بطور ہلاس کے ناک میں داخل کی جاتی ہیں تو مواد کی توجہ ناک کی غشاء کی طرف ہو جاتی ہے؛ (۷) درم تفریح سے مقام ورم و قرصہ کی طرف؛ (۸) ریاضت سے عضو متراض کی طرف +

جذب و امالہ میں جتنے اسباب متوجہ ابھی بتائے گئے ہیں، سب میں مشترک طور پر یہ بات پائی جاتی ہے اگرچہ گاہے دوسری حالت میں تسکین درد کے لئے پیشانی پر ادویہ لہذا اور ورم جگر وغیرہ کی صورت میں بیرون جلد پر امالہ مواد کی غرض سے ضا و خردل وغیرہ لگایا کرتے ہیں +

ہیں کہ ان اسباب سے اس عضو متعلق کی رگیں پھول جاتی ہیں، اور خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے +

واما اذا كانت المادة منصبة
فینتفع بالامرین جمیعاً من جهة انا
اما ان ناخذها من العضو نفسه
اونقلها الى العضو القریب لمشارك
ونخرجها منه كما انفصل الصافن
فی علل الرحم والعرق الذی
تحت اللسان فی علاج ورم
اللوزتین

(۲) جب مادہ
انصباب پاچکا ہو
انصباب پاچکا ہوتا ہے، تو دونوں باتوں سے
(محل مرض کے علم سے، اور مشارکت باہمی کے علم سے) اس طرح
فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، کہ گاہے ہم اس خاص عضو سے مادہ
مرض کو لیکر خارج کرتے ہیں، اور گاہے ہم اس سے کسی عضو قریب
کی طرف، جسکو اس کے ساتھ کوئی باہمی شرکت بھی حاصل ہوتی
ہے، منتقل کر کے خارج کرتے ہیں؛ جیسا کہ ہم امراض رحم
میں صافن کی فصد کھولتے ہیں، اور یہ عضو قریب کی طرف مادہ
کے منتقل کرنے کی مثال ہے) اور ورم نوز تین کے علاج میں
اس رگ (درید تحت اللسان) کی فصد کھولتے ہیں جو زبان
کے نیچے واقع ہے (یہ خاص عضو سے مادہ کے نکالنے کی مثال
ہے) +

ومتی اسردت ان تجذب الے
الخلاف فسلک افلا وجع العضو
المجذب وب عنه وانظر حتی لا یكون
المجانز علی رئیس

شذرہ
جب تم کسی مادہ کو مخالفت جانب جذب کرنا چاہو، تو
پہلے تم عضو مجذب منہ کے در و کو ساکن کر لو، (بشرطیکہ اس میں
در و موجود ہو)، اور یہ بھی دیکھ لو کہ جذبہ و مال کے وقت
مادہ کا گذر کسی عضو رئیس پر تو نہ ہوگا +

واما الاستفاح من جهة قوة العضو
فمن طرق ثلاثة

(د) عضو کی قوت؛ (طبیعت عضو کے مفہوم
میں جو چار باتیں شامل ہیں، اُن میں سے "قوت" جو تھنی چیز
ہے) عضو کی قوت کے علم سے (مقدار اور قوتِ دوار کے اختیار
کرنے میں) طبیب تین طریقہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

احداها مراعاة الریاسة والمبدأ
فان لا نغاطر علی الاعضاء
الرئیسة بلادویة القویة ما
امکن فکون قد عممنا البدن

اول: عضو کی ریاست اور مبدء آیت کا لحاظ؛
چنانچہ ہمارا اصول یہ ہے کہ حتی الامکان ہم قوی و دواؤں کے
استعمال سے اعضائے رئیسہ کو خطرہ میں ڈالائیں کرتے؛
اگر ہم ایسا کریں، تو سارے بدن میں ایک عام آفت برپا

کرنیکہ مرکب بن جائیں *

بالضری

ولذلك لا تستفرغ من الدماغ
والكبد ما يحتاجان تستفرغه
منها دفعة واحدة ولا يبردهما
تبريداً شديداً لئلا يبتدأ
ضمناً الكبد بآفة محلبة لم
تفعلها من قابضة السايح
لحفظ القوة وكذلك فيما نسقيه
أجلها واولى الأعضاء بهذا
المراعاة القلب ثم الدماغ
والكبد

یہی وجہ ہے کہ دماغ اور جگر سے جب کبھی ہیں ہتفرغ
کرنے کی ضرورت دامنگیر ہوا کرتی ہے، تو ہم یک تخت ان کے
مواد کے استفرغ کرنے کی جرأت نہیں کرتے بلکہ اس میں
تدریج و آہستگی کا خیال رکھتے ہیں؛ اور ان دونوں
اعضائے رئیس میں شدید تبرید پہنچاتے ہیں (بلکہ تبرید کی
ضرورت کے وقت ممبرات شدیدہ کے ساتھ کچھ گرم دوائیں
بھی ملا لیا کرتے ہیں)۔ اور جب ہم جگر پر محلل دواؤں کا
بطور ضاد کے استعمال کرتے ہیں، تو محلل دواؤں کے ساتھ
ہم کچھ قابض اور خوشبودار دوائیں ملا دیا کرتے ہیں؛ تاکہ
ایسی قابض چیزیں جگر کی قوتوں کی حفاظت کر سکیں اور
محلات کی کثرت سے جگر کی قوتیں تحلیل نہ ہو جائیں)۔ اسی
طرح جب ہم جگر کے لئے کوئی دوا رپلایا کرتے ہیں، تو اس
میں بھی اسی مقصد کے لئے ایسا ہی کیا کرتے ہیں *

اس رعایت کا سب سے زیادہ سختی قلب ہے، اس کے بعد دماغ، اور اس کے بعد جگر
بڑے پھوڑوں سے یک تخت اگر بہت سی پیپ نکالی جاتی ہے، تو غیر معمولی طور پر ضعف لاحق ہو جاتا ہے
اس سے ظاہر ہے کہ اعنائے رئیس سے دفعہ استفرغ کرنا کتنا مسفر ہوگا۔ اسی طرح استقائے زنی کی
صورت میں پیٹ کا پانی یک تخت نکالنا مناسب سمجھا جاتا ہے *

والطریق الثانی مراعاة الفعل
المشترك للعضو وان لم یکن رئیساً
مثل المعدة والریة ولذلك لا نسق
فی الحمیات مع ضعف المعدة
ماء بارداً شديداً البرد

دویم: عضو کے عام اور مشترک فعل کا
محافظہ خواہ وہ عضو خود رئیس نہ ہو، جیسے معدہ اور شش، اور
دونوں اگرچہ اعضائے رئیس میں داخل نہیں ہیں، مگر ان کے
افعال سے سارا بدن متمتع اور مستفید ہوتا ہے، اس لئے ایسے
آہم عضو کے کام کا خاص طور پر محافظہ رکھا جاتا ہے)۔ یہی وجہ
ہے کہ بخار کے ساتھ اگر ضعف معدہ شریک ہوتا ہے، تو باوجود
ضرورت کے زیادہ ٹنڈ اپانی نہیں پلایا کرتے ہیں کیونکہ

اس وقت یہ خوف ہوتا ہے کہ کیس ٹھنڈے پانی کی شدت تبرید سے معدہ کا ضعف اور زیادہ نہ بڑھ جائے +

واعلم ان استعمال المرء حیات علی الرئیسة وما یتلوها صرفه أن اعضارہ پر جو اعضائے رئیسہ کے قریب ہوں (جبکہ اعضائے شریفہ کہا جاتا ہے) تنہا مریضیات کا استعمال خطر جذا فی الحیوة

قوت حیات کے لئے سخت خطرناک ہے +

والطریق الثالث لمعالجة ذكاء الحس فان الاعضاء الذی الحس العصبیہ یجب تیو فیہا استعمال الادویۃ الکیفیتہ والاذعۃ والموذبۃ کالیتوعات وغیرہا علیہا یتو غ کی جمع ہے۔ وہ بوٹیاں جن میں تیز اور زہریلا دودھ ہو، مثلاً آکھ +

والادویۃ التی یتجاشی عن استعمالہا ثلثۃ اصناف المحلات والمبردات بالقوۃ الی قسم کی ہیں: (۱) محلات قویہ، (۲) مبردات قویہ، (۳) لہا کیفیات مخالفۃ کالزنجار واسفید (سمیات)، مثلاً زنگار، سفیدہ قلعی، تانبہ سوختہ، اور اسی قسم الرصاص والنحاس المحرق وما کی دوسری (زہریلی) چیزیں +

فہذا هو تفصیل اختیار الدواء بحسب طبیعۃ العضو

واما مقدار المرء فان الذی یکون مثلاً حرارۃ العرضیۃ شدیدۃ فیحتاج الی ان نطیفہا بدواء شد تبریداً والذی برودتہ العرضیۃ شدیدۃ فیحتاج الی ان تسخنها بدواء شد تسخیناً واذ المرء یتو غ قوتین اکتفینا بدواء اقل قوۃ

سہ محلات قویہ کی مثال شارمین قانون نے ماسا اور اذریون بتائی ہے، اور مبردات قویہ کی افیون +

اس سے ضعیف دواؤں پر ہم اکتفا کیا کرتے ہیں +

قانون سوئم (کیلائی فرماتے ہیں کہ ترتیب اوقات
(قانون ترتیب قاعداہ) دوا میں زیادہ تر) مرض کے اوقات کا

واما من وقت المرض فبان تعرف ان المرض في اتي وقت من اوقاته مثلا الورم ان كان في الا ابتداء استعملنا عليه ما يدع وحلا وان كان في المنته استعملنا ما يحلل وحده واما فيما بين ذلك فنخلطها جميعا

محافظ کیا جاتا ہے) قانون علاج میں اوقات مرض سے امداد لینے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً یہ معلوم کریں کہ مرض اپنے اوقات (اوقات چہارگانہ) میں سے کس وقت میں ہے؟ مثال کے طور پر ورم کو بیچے؛ چنانچہ جب ورم زمانہ ابتداء میں ہوتا ہے تو ہم فقط سرد ادیغ استعمال کرتے ہیں، اور جب وہ زمانہ انتہا میں ہوتا ہے، تو ہم فقط محلیلات استعمال کرتے ہیں اور دونوں زمانوں کے درمیان ہم دونوں قسم کی دواؤں کو ملا کر استعمال کرتے ہیں (اسی طرح ہم سارے امراض میں مختلف اوقات کا محافظ کرتے ہیں، اور انہی اوقات کے محافظ سے مختلف تدابیر عمل میں لاتے ہیں) +

وان كان المرض حاداً في الا ابتداء لطفنا التدبير تلطيفاً معتدلاً وان كان الى المنته بالعنا في تلطيف برتے ہیں مثلاً غذاؤں میں بہت زیادہ لطافت کی پابندی نہیں کراتے ہیں؛ لیکن جب مرض عارض زمانہ انتہا کے قریب ہوتا ہے، تو تدبیر کی تلطیف میں ہم زیادتی کر دیتے ہیں (حتیٰ کہ غذا کو ترک بھی کر دیتے ہیں) +

وان كان من المرض المزمن في الا ابتداء ذلك التلطيف ولطفنا تلطيفاً معتدلاً عند الانتهاء على ان كثيرا من الامراض المزمنة غير الحميات يخلها التدبير الملطف

اور جب مرض مزمن ہو جائے، تو زمانہ ابتداء میں مرض حاد کی طرح تلطیف نہیں برتی جاتی ہے؛ ہاں انتہا کے قریب اوسط درجہ کی تلطیف اختیار کی جاتی ہے +

علاوہ ازیں حیات کے ماسوا بہت سے امراض مزمنہ محض تدبیر کی لطافت سے (تلطیف غذا سے) تحلیل ہو جایا کرتے ہیں +

وایضاً ان کان المرض کثیراً لمادة علی هذا جب کسی مرض میں مادہ کی کثرت، اور
 حاجتها استفراغاً فی الاستلاء ہیجان میں شدت ہوا کرتی ہے، تو ابتداء ہی میں، بلا انتظار
 ولمنظر النضج وان کان معتدلاً نفج، ہم استفراغ کرا دیتے ہیں؛ اور جب مادہ کی مقدار
 النضجنا ثم استفراغاً اوسط درجہ کی ہوتی ہے، تو (حسب اصول مقررہ) نفج دینے کے
 بعد استفراغ کیا کرتے ہیں؟

واما الاستدلال من الاشياء اشياء ملائمہ اب رہی وہ چیزیں جو قانون مقدار دوا میں
 التي تدل بملائمتها فهو سهل اپنی مناسبت (اور مخالفت) سے رہبری کرتی ہیں، وہ تمہارے
 علیک تعرفہ لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اسے تم جانتے ہو۔

اشياء ملائمہ کی فہرست پہلے گزر چکی ہے، یعنی جنس، عمر، عادت، موسم، ملک، پیشہ، قوت، سکنہ، ہوا؛
 ان سب چیزوں سے مقدار دوا میں جو اثر پڑ سکتا ہے، اس کا مختصر ذیل میں بطور مثال کے ذکر کیا جاتا ہے۔
 جنس: عورتوں کو مردوں کی نسبت ہلکی اور تقوڑی مقدار میں دوا دیجاتی ہے۔

عمر: بچوں کو جوانوں کی نسبت دوا ہلکی اور تقوڑی مقدار میں دی جاتی ہے۔
 عادت: اگر کوئی شخص کسی دوا کا عادی ہو، مثلاً انیون، بھنگ، سنکھیا وغیرہ، تو اس دوا کی
 تقوڑی مقدار سے کچھ اثر نہیں ہوتا ہے؛ بلکہ ضرورت کے وقت زیادہ مقدار میں دی جاتی ہے۔

موسم: موسم گرم یا میں زیادہ گرم اور سرد دوائیں استعمال نہیں کی جاتی ہیں، بلکہ اگر
 اس کے برعکس کیا جائے، تو ممکن ہے۔

ملک: گرم ممالک میں زیادہ گرم، اور سرد ممالک میں زیادہ سرد دوائیں نہیں دی جاسکتی ہیں، بلکہ
 اگر برعکس کیا جائے، تو ممکن ہے۔

پیشہ: بعض پیشے اس قسم کے ہیں، جن سے بدن کے مواد تحلیل ہوتے رہتے ہیں، مثلاً لوہار کا
 پیشہ، حام دباؤں کا پیشہ، ان میں زیادہ گرم اور خشک دوائیں نہیں دی جاسکتی ہیں، اور بعض سرد پیشوں میں زیادہ
 گرم دوائیں دی جاسکتی ہیں، مثلاً دھوبیوں اور ملاحوں کا پیشہ۔

قوت: زیادہ قوی لوگ زیادہ تیز دوائیں برداشت کر سکتے ہیں، اور کمزور لوگوں کو ہلکی ہی دوا
 کافی ہوتی ہے۔

سکنہ: لاغروں کو زیادہ گرم اور زیادہ خشک دوائیں نہیں دی جاسکتی ہیں، اور فربہ لوگ
 اسے برداشت کر سکتے ہیں (افادہ)۔

والهواء من جملتها اولی ما یجب ان یشاء امره و هل هو کرنا اولین واجبات میں سے ہے۔ اور یہ کہ موجودہ ہوا، ایسا اور معین للداواء والمرض کی مددگار ثابت ہوگی، یا مرض کی معاون +

علاج کے وقت موجودہ ہوا کا کحاظ رکھنا طبیب کا نہایت اہم فریضہ ہے۔ چنانچہ بہت سے امراض گرم اور مرطب ہوا کی وجہ سے ترقی پکڑ لیتے ہیں، اور بہت سے امراض محض تبدیل ہوا سے صحیاب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح فضا کی ہوا اگر گرم ہو، تو اس سے ادویہ محللہ، منفیہ، اور سہلہ کے فعل میں امداد پہنچ جاتی ہے، اور بروقت ہوا کے وقت ان کے اثرات میں رکاوٹ پیش آ جاتی ہے +

وتقول ان الامراض التي یكون [قانون] جب کوئی خطرناک مرض لاحق ہو (وہ مرض بڑا ہو، معمولی فیہا خطر ولا یومن من قوت القوۃ نہ ہو)، اور اس میں (شدت مرض کی وجہ سے) یہ اندیشہ دامگیر مع تاخیر الواجب او التخیف فیہا ہو کہ اگر ضروری علاج میں ذرا تاخیر کی گئی، یا اگر ضروری علاج میں ذرا کمی کی گئی، تو مریض کی اصلی قوت ہی نہ ہال ہو جائیگی، تو اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ ابتداء ہی سے قوی علاج شروع القوی ادوا

کر دیا جائے (اور انتہائی تدابیر عمل میں لائی جائیں)؛ اس اصول کی قطعاً پرواہ نہ کی جائے کہ پہلے کچھ علاج، اور اس کے بعد تدبیر قوی علاج عمل میں لائے جائیں) +

والتي لا خطر فیہا یتداسر الے لیکن جن امراض میں اس قسم کا خطرہ نہ ہو، ان میں کچھ علاجوں سے کام نہ چلنے پر قوی اور شدید علاجوں کی طرف بتدیج قدم بڑھا نا چاہئے +

کیونکہ دواؤں میں جتنی زیادہ قوت ہوگی، اتنی ہی زیادہ وہ طبیعت بدنیہ کی دشمن ہوگی۔ اس لئے بڑے دشمن کو محض مجبوری ہی کی حالت میں داخلہ کی اجازت دینی چاہئے۔ یہی حال دوسرے قوی تدابیر کا ہے، اور ان تدبیروں کو دواؤں پر قیاس کرنا چاہئے +

وایا ان تهرب عن الصواب [قانون] درست اور صحیح طریقہ علاج سے ہرگز نہ ہٹنا چاہئے (خواہ لان تاخیرہ یتاخر وان تقیم اس کا فائدہ اُس وقت نمودار نہ ہو رہا ہو)، کیونکہ صحیح طریقہ علاج علی العلاط لان ضررہ لا یتبین کا اثر (بعض اوقات) دیر میں نمودار ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح کسی غلط طریقہ علاج پر ہرگز جے نہ رہنا چاہئے (خواہ اُسکی خرابیاں

اُس وقت نہ ظاہر ہو رہی ہوں،) کیونکہ غلط علاج کی برائیاں ممکن
ہے کہ اس وقت (نمودار نہ ہوں) اور بعد کو اپنا رنگ دکھائیں، +
ومع ذلك فليس يجب ان تقیم [قانون] لیکن اس (مذکورہ اصول) کے باوجود یہ بھی کسی طرح مناسب
علاج واحد بدل واحد نہیں ہے کہ ایک ہی علاج پڑے رہیں، اور ایک ہی دوا
بل وتبدل الادوية سے علاج کرتے رہیں (خواہ کوئی نفع نہ ظاہر ہو رہا ہو)، بلکہ یہ
فان المأوف لا ينفع ضروری ہے کہ (نفع نہ ظاہر ہونے پر) دواؤں کو بدلتے رہیں،
کیونکہ بدن جس چیز سے مأوف ومانوس اور عادی ہو جاتا ہے،
اُس چیز سے وہ متاثر نہیں ہوا کرتا ہے (یعنی شے مأوف سے
بدن بہت کم متاثر ہوا کرتا ہے؛ چنانچہ افیونی افیون کی خفیف
مقدار سے نہ نیند میں اثر پذیر ہوتا ہے، اور نہ درد میں) +

وکل بدن بل لكل عضو بل للبدن [خصوصیت مزاجی] ہر بدن، بلکہ ہر عضو میں یہ خاصیت ہوتی ہے
والعضو الواحد في وقت دون کہ وہ ایک دوا سے متاثر ہوتا ہے، اور (اسی قسم کی) دوسری
وقت خاصية في الانفعال عن دوا سے متاثر نہیں ہوتا ہے، بلکہ ایک ہی بدن
دوا دون دوا اور ایک ہی عضو ایک وقت میں ایک
دوا سے متاثر ہوتا ہے، اور دوسرے وقت میں اس سے
متاثر نہیں ہوتا +

یعنی ہر شخص اور ہر عضو میں مزاجی خصوصیت کے باعث بعض دواؤں سے متاثر ہونے کی مخصوص قابلیت
ہوا کرتی ہے، اور بعض دواؤں سے وہ شخص اور وہ عضو اپنی مخصوص مزاج و قوت کے باعث متاثر ہی نہیں ہوا کرتا +
واذا اشكلت العلة فخل بينها [قانون] جب کسی مرض کی تشخیص تجھ پر دشوار ہو جائے (اور مرض
وبين الطبيعة ولا تستعمل فان کی ماہیت کا پتہ نہ چلے) تو مرض کو طبیعت کے حوالہ کر کے چھوڑ دو
الطبيعة اما ان تقهر العلة اور لاعلمی کی حالت میں عجلت کا ثمرہ طبیعت (جیسا پناہ عمل کرنا شروع کر دے گی،
واما ان تظهر العلة تو) یا مرض کو دبا لے گی، یا (خود منسوب ہو جائیگی، اور) مرض غالب
ہو جائیگا +

اس جنگ و جدال کے زمانہ میں اگر طبیعت غالب ہو گئی، تو مطلوب حاصل ہو گیا، اور اگر مرض غالب ہو گیا
تو اُس کے علامات نمایاں ہو جائیں گے، جو تشخیص کو واضح کر دیں گے +

یہ بھی یاد رکھو کہ مرض کو بلا دوار و تدبیر کے چھوڑ دینا، اور طبیعت کے حوالہ کر دینا اگرچہ اندیشہ ناک ضرور ہے، مگر اس سے زیادہ اندیشہ اس میں ہے کہ لاعلمی اور جہل کی حالت میں اس کا آئنا پلٹا علاج شروع کر دیا جائے +

بعض اوقات ایسی لاعلمی کی حالت میں طبیب اپنی دانائی اور فراست سے کام لیکر ایسی ضعیف اہل اور مشترک النفع ادویہ استعمال کرتا ہے کہ باوجود مرض کے پورے طور پر شخص نہ ہونے کے وہ دوائیں اگر بہت زیادہ نفع نہیں پہنچاتیں، تو نہ زیادہ ضرر بھی نہیں پہنچاتی ہیں، مثلاً:

نسخہ خلل شکم کی ترکیب اس لحاظ سے ایک بے نظیر ترکیب ہے؛ جیب یہ پتہ نہ چلے کہ مریض کو کون سا عفونی بخار ہے، صفراوی یا بلغمی، یا کوئی اور؛ یا یہ کہ احشار — جگر، معدہ، طحال، امعاء — میں سے کس میں خرابی ہے، تو نسخہ خلل شکم بلا کسی اندیشہ کے دیا جاسکتا ہے؛ تشخیص متعین نہ ہونے کی صورت میں اس نسخہ سے کوئی غیر معمولی تغیر بدن میں نمودار نہیں ہو سکتا، بلکہ بسا اوقات فائدہ نمودار ہو جاتا ہے +

اسی طرح اگر مریض نزلہ، زکام، کھانسی، خرابی تنفس کی کسی شکایت میں مبتلا ہو، اور پوری تعین و تشخیص نہ ہو سکے، تو بھی یہ نسخہ دیا جاسکتا ہے، اور اس میں طبیب اپنی فراست سے نزلہ کی چند مخصوص دوائیں بڑھا سکتا ہے +

مشترک المنفعہ دواؤں کی دوسری مثال میں ہم اس وقت ”ہلکی ملین“ دواؤں کو پیش کر سکتے ہیں، اگر تمھارے پاس کوئی مریض آئے، اور تم اس کے مرض کو پورے طور پر متعین نہ کر سکو، تو اگر تم اپنے پاس سے کوئی ہلکی ملین دوار دیدو گے، تو عام طور پر اس سے اس غیر مشخص مرض میں، اور مریض کی حالت میں نفع ہی ظاہر ہوگا، بشرطیکہ اسے آنتوں کا کوئی ایسا مرض نہ ہو، جس میں مسہلات اور ملینات کی ممانعت ہو سکتی ہے +

اگر مریض تمھارے پاس آئے اور اسکی جلد میں کوئی غیر معمولی تغیر ہو، یعنی اس کی جلد میں کوئی مرض نمودار ہو، جس سے تم صرف اتنا سمجھ سکو کہ مریض کے خون میں کوئی خرابی ہے، اور پوری تشخیص نہ کر سکو کہ یہ خرابی کس نوعیت کی ہے، تو اس حالت میں اگر مصفیات خون کا استعمال کر دیا جائے، جس میں ہلکے ملینات بھی شامل ہوں تو، عام طور پر فائدہ ہی حاصل ہو جاتا ہے، اور بڑے بڑے اطباء کا یہی پتہاں دستور العمل ہے +

واذا اجتمع مرض مع وجع او سبب [قانون] جب کوئی مرض کسی درد کے ساتھ اکٹھا ہو جائے، اور یہ وجع او موجب وجع کا ضربہ و دونوں الگ الگ ہوں، ان میں سے ایک بھی دوسرے کا السقطۃ قابلاً بتسکین الوجع سبب نہ ہو، مثلاً رمد اور درد سر، دونوں اکٹھے ہو جائیں، یا

لہ نسخہ خلل شکم منفعہ اور ہلکا ملین ہے، جو صفراوی اور بلغمی بخاروں میں مفید ہے: گل بنفشہ، بادیان، گاؤ زبان، بنج کاسنی، موثرہ منقہ، خمیرہ بنفشہ +

یا جب کوئی ایسا مرض کسی درد کے ساتھ اکٹھا ہو جائے، جس کا سبب کوئی درد ہو، مثلاً غشی اور درد قویج دونوں جمع ہو جائیں، اور غشی اسی درد قویج کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو، یا جب کسی درد کے ساتھ کوئی ایسا مرض اکٹھا ہو جائے، جو خود موجب درد ہو، مثلاً درد اور ورم اکٹھے ہو جائیں، اور درد کا سبب بھی ورم ہو، اور مثلاً ضربہ اور سقطہ، ضربہ اور سقطہ کے ساتھ بسا اوقات ورم بھی ہوتا ہے، اور شدت درد بھی، تو ان تمام صورتوں میں پہلے (مخدرات سے) تسکین درد کرنا چاہئے +

کیونکہ درد محلل قوی اور ضعف طبیعت و عضو ہے، اس لئے اس سے مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت کی قوت مقاومت و مقابلہ رناعت (کمزور ہو جاتی ہے؛ نیز درد کی وجہ سے مقامی شرائین کشادہ ہو جاتی ہیں، اس لئے وہاں مواد کا انجذاب و انصباب غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے، جس سے بعض اوقات مرض بڑھ جاتا ہے، یا اس سے کوئی دوسرا مرض پیدا ہو جاتا ہے، اور طبیعت کی توجہ اصلی مرض سے ہٹ جاتی ہے +

وان احتجت الی التحدیر حلاً [قانون] جب تمہیں مذکورہ حالت میں، یا کسی اور درد کے وقت تجاویز مثل الخشخاش فافہ مع تخذیر اور تسکین درد کی ضرورت پیش آئے، تو معمولی اور تخذیرہ مالوف ماکول (عام حالات میں) خشخاش جیسی (ہلکی مخدر) چیزوں سے آگے نہ بڑھو؛ کیونکہ خشخاش باوجود مخدر ہونے کے ایک مالوف چیز ہے جو (بطور غذا، کے) کھائی جاتی ہے +

اور یہ ظاہر ہے کہ مالوف اور معتاد چیزیں کم مضر تر رساں ہوا کرتی ہیں۔ ہاں اگر درد اتنا شدید اور ناقابل برداشت ہو کہ اس سے قوتوں کے مذہال ہونے، غشی آجانے، اور مرینس کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو، تو درد کی شدت کے مطابق ایفون اور اس کے خالص جوہر مخدر تک ترقی کی جاسکتی ہے +

معمولی اور عام حالات میں قوی مخدرات سے اس لئے گریز کرنا یا گیلہ ہے کہ اشیاء مخدرہ مُضعف قوی ہوتی ہیں، جس سے اجزاء بدن کے افعال تغذیہ و تولید حرارت، جو ہر وقت جاری رہتے ہیں، سست پڑ جاتے ہیں +

واذا بلیت بشدة حس العضو [قانون] جب کسی عضو کی شدت حس (ذکاوت جس) تمہارے فاغذ بما یغلظ الدم جداً لئے مصیبت بن جائے، تو تغذیہ میں ایسی چیزیں استعمال کرو

کالہم الشس وان لم تخف التبريد جو مغلط خون ہوں، مثلاً ہریسے؛ (ایسی مغلط خون چیزوں کے
 فاغذ بالمبردات کا تخس و فحوة کھانے سے ذکاوت حس میں کمی آجایا کرتی ہے) اور اگر
 تبرید سے کوئی اندیشہ نہ ہو، اور مریض کے حالات اس کی
 اجازت دیں (تو اس مقصد کے لئے) مبردات کھلاؤ،
 مثلاً کاهو، اور اسی قسم کی دوسری چیزیں +

حسن کی تیز کا نگہ ہر ایک اچھی بات معلوم ہوتی ہے، مگر بسا اوقات یہ ایک بلا اور مصیبت بن جاتی ہے،
 چنانچہ بن معمولی چیزوں کا ادراک ہمیں روزمرہ نہیں ہوا کرتا ہے، ذکاوت جس کی صورت میں ان کا تکلیف دہ احساس
 و ادراک ہونے لگتا ہے جس سے جان تنگ آ جاتی ہے +

بقول :- اے ریشی طبع! تو برسن بلا شدی +

واعلم ان من المعالجات الجيدة **قانون** واضح ہو کہ جو چیزیں قوائے نفسانیہ و حیوانیہ کے
 المساعدة الاستعانة بما يقوى **علاج روحانی** تقویت کی باعث بنتی ہیں، ان سے مدد لینا ہی
 القوي النفسانية والحیوانية جید اور مفید علاجات میں سے ہے، مثلاً فرحت و انبساط،
 کالفرح ولقاء ما یستأنس به ان لوگوں کا دیدار، جن سے طبیعت کو انس و محبت کا لگاؤ ہو،
 وملازمة من یسره اور ایسے لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی، جو باعث از دیا و مسرت
 ہوں +

وربما نفعت ملازمة المحتشمين بعض اوقات ایسے لوگوں کا مریض کے پاس رہنا مفید
 ومن يستجی منه فمضعت المريض ثابت ہوا کرتا ہے، جن سے مریض جھپٹتا اور شرم و حیا کرتا ہے،
 عن اشیاء تضره ایسے محترم لوگوں کی صحبت مریض کے لئے اس وجہ سے سودمند
 ثابت ہوا کرتی ہے کہ وہ بہتری غلط کاریوں سے بچا رہتا ہے +

ومما یقام بهذا الصنف من **قانون** (بعض اوقات تبدیل آب دہرا اور تبدیل ہیئت
 المعالجات الانتقال من بلد الی **تبدیل آب حوا** وغیرہ سے مریض کو بہت زیادہ فائدہ ہوا کرتا ہے
 بلد ومن هواء الی هواء اس اصول کو شیخ اس طرح بیان فرماتے ہیں:) اسی نوعیت علاج
 کے قریب قریب یہ بھی ہے کہ مریض ایک شہر سے دوسرے شہر

لے ہر ایسے کو اردو میں طیم کہتے ہیں (حلیتم کو عام طور پر جسے لکھی جاتی ہے، مگر میرا خیال ہے کہ اسے ہلیم (کے) سے
 لکھا جائے، یعنی ہلام اور ہلیم، دونوں ایک، دوکشتن ہیں) +

میں منتقل ہو جائے، یا ایک ہوا سے دوسری ہوا میں چلا جائے

(جسکو تبدیل آب و ہوا کہا کرتے ہیں) +

تبدیل مقام اور تبدیل آب و ہوا میں دو باتیں حاصل ہوتی ہیں : (۱) بُری اور غیر موافق آب و ہوا سے اچھی اور موافق آب و ہوا میں مریض آجاتا ہے، جس سے طبیعت کو فائدہ پہنچتا، اور وہ دفع مرض پر قادر ہو جاتی ہے؛ (۲) تبدیل مقام کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے نئے اور پچھلے مناظر قدرت آتے رہتے ہیں، جس سے نفس میں ایک قسم کا انبساط حاصل ہوتا ہے، اور یہ معلوم ہے کہ نفس کا انبساط بجائے خود ایک مُثر علاج ہے، اور اس سے بدنی افعال میں بجد اچھا اثر پڑا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تبدیل آب و ہوا کے علاج کو شیخ نے "علاج روحانی" کے قریب بتایا جاتا ہے +

علاوہ ازیں، ان دونوں کے باہمی قریب کو دوسرے طور پر بھی سمجھا یا جاسکتا ہے: یعنی جس طرح علاج روحانی میں بلا واد کے، اور بغیر ظاہری سامانِ علاج کے ہستمال کے، فائدہ حاصل ہو جاتا ہے، اسی کے قریب قریب تبدیل آب و ہوا بھی ہے، جس میں بعض اوقات دوا کے بغیر ہی فائدہ ہو جاتا ہے +

والا انتقال من ہیئۃ الی ہیئۃ [تبدیل ہیئت] اسی طرح بعض اوقات محض تبدیل ہیئت (اور تبدیل

وضع) سے علاج کیا جاتا ہے (اور یہ بھی ایک غیر دوائی علاج ہے)

چنانچہ بعض اوقات دردِ کمر محض وضع بدل لینے سے۔ مثلاً کھڑے ہو جائیے۔ دور ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح اگر بچھوڑے کا مریض ایسی وضع میں ہو کہ پیپ کو نکھنے کا موقع نہ مل رہا ہو، تو ایسی صورت میں یہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے کہ مریض کی وضع تبدیل کر دی جائے، اور اسے ایسی ہیئت میں رکھا جائے کہ پیپ کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ نہ پیش آئے +

ونکلف ہیئۃ و حرکات یستوی علی ذلک تکلف ایسی ہیئت اور حرکت کا پیدا کرنا، جس سے

بہا عضوا و یتغیر مزاج مثل ما کوئی ریڑھا (عضو سیدھا ہو جائے، یا جس سے مزاج میں کوئی

تغیر پیدا ہو جائے، اسی قسم کا (غیر دوائی) علاج ہے، جیسا کہ

الشہر الی شئی ملو ح لہ و مثل آقوال الصبیح کے لئے یہ تدبیر کی جاتی ہے کہ وہ ترمیمی نظر سے کسی چکر

ما ینکلف صاحب اللقوۃ من چیز کو گھور کر دیکھا کرے، یا مثلاً مریضانِ نقوہ کو ہدایت کیجاتی

النظر فی المراۃ الصینیۃ نان ہے کہ وہ آئینہ چینی میں اپنا منہ دیکھا کرے۔ ان تدابیر میں

ذلک ادعی لہ الی تکلف تسویۃ یہ تکلف چہرہ اور آنکھوں کو ہوا اور رسید حاکر کرنے کی کوشش

لہ آقوال بھینکا، وہ شخص جسکی آنکھ میں عینِ نول ہو، جس میں آنکھیں پھرتی ہیں +

وجہہ وعینہ فربما عادیا لتکلف کرنی پڑتی ہے، اس لئے بعض اوقات اس تکلف سے یہ اعضاء الی الصلاح ٹھیک ہو جاتے ہیں +

مرض حَوَل میں چونکہ آنکھ کا ڈھیلا بعض عضلات کے غیر طبعی سکڑنے سے پھر جاتا ہے، اس لئے دونوں نگاہیں ایک زاویہ پر نہیں جتیں۔ بچپن اور کم عمری میں، جب کہ تمام اعضاء ملائم اور نازک ہوتے ہیں، حَوَل کا علاج اس تدبیر سے کیا جاتا ہے کہ جس طرف آنکھ پھر گئی ہے، اس کے مقابل جانب چراغ جیسی کوئی روشن چیز رکھ دی جاتی ہے، تاکہ بچہ اس طرف شوق اور تکلف سے دیکھنے کی کوشش کرے۔ چونکہ اس حالت میں آنکھ کا ڈھیلا جانب مقابل کی طرف زور سے کھینچتا ہے، اس لئے بعض اوقات آنکھ سیدھی اور درست ہو جاتی ہے +

آئینہ چینی: مرین نقوہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تاریک کمرہ میں رہے، اور آئینہ چینی میں اپنا منہ دیکھتا رہے۔ اس عمل سے مرین میں افادہ کیوں ہوتا ہے؟ اسکی توجیہ اطباء نے اس طرح بیان کی ہے: "چونکہ مرین کو اپنا منہ آئینہ میں تکلف اور دشواری سے نظر آتا ہے، اور وہ جدوجہد کرنے پر مجبور ہوتا ہے، اس جدوجہد اور ریاضت سے مادہ مرض تحلیل ہوتا ہے +"

آئینہ چینی میں کیا خصوصیت ہوتی ہے؟ ابھی تک مجھے اسکی پوری تحقیق نہ ہو سکی۔ بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ جلی آئینوں کی طرح چینی آئینہ بھی بستر میں ہوتا ہے، جو کبھی طبقہ امرا میں مروج و مستعمل تھا +
ومما یجب ان یحفظ من القوانین **[قانون]** اس قانون کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سخت اور قوی مریضوں ان تترك المعالجات القویة میں (گرما اور سرما کی شدتوں میں) حتی الامکان قوی معالجات فی الفصول القویة ما استطعت استعمال نہ کئے جائیں؛ مثلاً موسم گرما اور سرما میں اسہال مثل الاسهال القوی والکی والبطن قوی، گتے (داغ)، بظ (شکاف)، اور تے سے (حتی الامکان) والقی فی الصیف والشتاء اجتناب برتا جائے؛ (رہی ضرورت شدید، تو اس وقت سب کچھ روا ہے) +

ان مثالوں کی صراحت سے، بقول گیلانی، مقصود یہ ہے کہ علاجات قویہ سے مراد محض مذکورہ بالا قسم کے امور ہیں، جو طبیعت کے لئے ہر وقت اور ہر موسم میں پریشان کن ثابت ہوا کرتے ہیں۔ اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ کسی قسم کے قوی معالجات قوی موسموں میں جائز نہیں ہیں؛ کیونکہ موسم گرما کی شدت میں نہایت بار چیزوں کا استعمال محمود ہے۔ اور موسم سرما کی شدت میں نہایت گرم چیزوں کا استعمال +

ومن الامور التی یحتاج فی **[قانون]** جن حالات میں معالج کو نہایت باریکی کے ساتھ غور سے ایک شعر ہے: از قضا آئینہ چینی شکست + خوب شد، سامان خود بینی شکست +

علاجها الى نظر دقيق ان مجتمع کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے، اُن میں سے ایک صورت یہ ہے
فی مرض واحد استحقاق متضاد کہ ایک ہی مرض میں دو متضاد مطالبات اور متخالف حقوق
نیستحق المرض مثلاً تبریداً جمع ہو جائیں؛ مثلاً نفس مرض تو تبرید کا طالب ہو، اور سبب
وسببہ تسخینا مثل ما یقتضی الحمی مرض تسخین کا؛ جیسا کہ (حمائے سدیہ میں) بخار تو تبرید کا
تبرید او اسدۃ التي تكون سبباً للحمی تسخینا و بالعکس
خواہاں ہوا کرتا ہے، اور سدیہ، جو کہ بخار کا سبب ہوتا ہے،
تسخین کا متقاضی ہوتا ہے؛ یا اس کے برعکس کوئی صورت پیدا
ہو جائے (جس میں نفس مرض تسخین کا خواہاں ہو، اور سبب
مرض تبرید کا) +

وکن لك ان استحق المرض مثلاً اسی طرح مثلاً جبکہ نفس مرض تو تسخین کا طالب ہو، اور
تسخینا وعرضه تبریداً مثل ما یستحق عرض مرض تبرید کا؛ جیسا کہ قونج کا مادہ تو تسخین و تقطیع کا طالب
مادۃ القولنج تسخینا و تقطیعاً و یستحق ہو کرتا ہے، اور قونج کی شدت تبرید و تخمدیر کو چاہتی ہے
شدۃ وجعہ تبریداً و تخمدیراً یا اس کے برعکس کوئی صورت پیدا ہو جائے (جس میں مرض تو
او بالعکس تبرید کا متقاضی ہو، اور عرض تسخین کا) +

ظاہر ہے کہ ایسی پیچیدہ صورتوں اور متضاد تقاضوں کے وقت طبیب کو مغوریہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ
کیا کرے، یا اس وقت یہ ہنر ہے کہ وہ کوئی علاج کرے، یا مرض کو طبیعت کے حوالہ کر کے چھوڑ دے؟ اور اگر
علاج کرے، تو ان دو متضاد امور میں سے کس کو اہمیت دے، اور کس کو قابل توجہ سمجھے؟ اور جب اسکا بھی فیصلہ
کر چکے، تو کس طریقہ سے علاج کرے کہ دوسرا پہلو بھی یک سخت نظر انداز نہ ہو جائے، اور اُس کی رعایت مہم
اکن ہو سکے؟

واعلم انه ليس كل امتلاء وكل [قانون] یہ بھی یاد رکھو کہ ہر امتلاء اور ہر سوء مزاج کا علاج بالضرر
سوء مزاج یعالج بالضرر من الاستفراغ نہیں کیا جاتا، یعنی ہر امتلاء کا علاج استفراغ سے، اور ہر سوء
والمقابلة بل كثيراً ما یلکف حسن التدبیر مزاج کا علاج اس کے مقابل و مضاد سے نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ
المهم فی الامتلاء وسوء المزاج بسا اوقات محض حسن تدبیر (اور اسباب ضروریہ کے تصرفات)
سے ہی امتلاء اور سوء مزاج کی مٹیم سر ہو جایا کرتی ہے (اور کسی
علاج کی ضرورت پیش نہیں آتی) +

اصولاً اگرچہ ہر مرض کا علاج بالضرر ہی ہونا چاہیے، لیکن ہر مرض کے علاج میں عجلت نہ کرنی چاہیے، کیونکہ

بسا اوقات طبیعت قوی ہوتی، اور مرض کمزور ہوتا ہے؛ ایسی حالت میں غذا، پانی، اور ہوا وغیرہ میں معمولی تصرف اور ایر پھیر کر دینا اُس مرض کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے؛ مثلاً بعض اوقات امتلاء کی صورت میں محض نازک کرنا ہی کافی ہو جاتا ہے، اور سور مزاج حار میں بعض اوقات محض اتنا ہی کافی ہو جاتا ہے کہ حرارت بڑھانے والی چیزوں سے پرہیز کر لیا جائے، اور دن رات کی غذاؤں اور مشروبات میں حرارت کی معمولی سی رعایت کر دی جائے، اور مریض کے منگن کو بار در کھا جائے +

الفصل الثانی فی معالجات امراض سوء المزاج فصل (۲) معالجات امراض سوء مزاج

امام کاں منہ بلا مادة فانا تبدل سور مزاج مادی سور مزاج جب جلّ مادّہ (سافون) ہوتا ہے المزاج فقط وان کان مع مادة وسافون کا علاج تو اس میں صرف یہ کافی ہو کرتا ہے کہ ہم محض فانا نستفرغ فرہما کفانا الاستفرغ مزاج کو تبدیل کر دیں (اور کسی قسم کا استفرغ نہ کریں)؛ اور وحدہ ان لم یختلف عنہ سوء المزاج جب سور مزاج مادّہ کے ساتھ مادی ہوتا ہے، تو ہمیں لتکنہ السالف وربما لم یکنف استفرغ کرنا پڑتا ہے (تا کہ وہ مادہ ہی نکل جائے جس نے مزاج ذلک ان خلفت سوء المزاج کو بگاڑ دیا ہے)۔ اس کے بعد گاہے فقط ہی استفرغ کافی ہو جاتا ہے بعد بل یحتاج الی تبدل المزاج ہے (اور کسی دوسرے علاج کی مزید ضرورت باقی نہیں رہتی)؛ بعد الفراغ من الاستفرغ بشرطیکہ اسکے بعد کچھ سور مزاج گزشتہ استحکام و پائنداری کی وجہ سے باقی نہ رہ جائے؛ اور گاہے صرف استفرغ کافی نہیں ہوا کرتا ہے، بلکہ استفرغ کے بعد تبدل مزاج کی مزید تدریس بھی کرنی پڑتی ہے، بشرطیکہ استفرغ کے بعد کچھ سور مزاج باقی رہ جائے +

ونقول ان معالجات سوء المزاج سور مزاج مستحکم اسکے بعد ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ سور مزاج کے اصناف ثلثة لان سوء المزاج وغیرہ کا علاج علاج کی تین صورتیں ہیں؛ اسلئے کہ (۱) سور مزاج مستحکم ہو جاتا ہے (یعنی پورے طور پر پیدا ہو چکا ہوتا ہے، خواہ زیادہ یا انداز ہو یا کم)؛ اس صورت علاجه بالصد علی الاطلاق میں بلا کسی قید کے بالصد علاج کیا جاتا ہے۔ اس کا وهذا هو المداواة المطلقة (بلا قید علاج بالصد کو) مداواة مطلقہ کہا جاتا ہے +

واما ان يكون في حله الكون واصلاحه (۲) گا ہے سوء مزاج پیدائش کے دؤر میں ہوتا ہے
المداواة مع التقدم بالحفظ يمنع (یعنی قھوڑا بہت ہو چکا ہوتا ہو، اور قھوڑا باقی ہوتا ہے)؛ اسکی
السبب تدبیر و اصلاح (علاج) یہ ہے کہ (جتنا لاحق ہو چکا ہے) اس کا
علاج (بالعقد) کیا جائے، اور (جتنا ابھی باقی ہے، اُس سے)
تحفظ اور بچائے کے لئے ایسی روک تھام کی جائے کہ وہ سبب ہی
رومانہ ہو (جو نمودار ہو کر باعث مرض ہو سکے)۔

ومنہ ما یزید ان یكون ونحتاج (۳) گا ہے سوء مزاج پیدا ہونے والا ہوتا ہے (یعنی
فیہ الى منع السبب فقط و لیسمی ابھی وہ پیدا نہیں ہوا ہے)؛ اس صورت میں ہیں صرف سبب کو
التقدم بالحفظ روکنے کی ضرورت ہوتی ہے؛ اس قسم کی تدبیر کو تقدم
بالحفظ (بیشکی بچاؤ) کہا جاتا ہے۔

کسی سوء مزاج کے پیدا ہونے کا علم قبل از وقت کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گا ہے اس کا
علم مخصوص قرائن و اشارت سے ہو جایا کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو عادتاً منخات سے درد سر لاحق ہو جایا کرتا ہو، اور اسکا
میں علم ہو اس کے بعد اُسے گرم ہوا، یا پسینے کا اتفاق پڑے، اور کوئی گرم چیز استعمال کرے، تو ہم قبل از وقت دُر
پیدا ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔

مثال المداواة مع الحجة عفونة (مدادات مطلقہ کی مثال یہ ہے کہ ہم حائے ریح کی
حمی الرابع بالتریاق و بقی الماء عفونت کا علاج تر یاق کے ذریعہ کریں، اور حائے غب میں حار
البارد فی الغب لیطع بچھانے کے لئے ٹھنڈا پانی پلائیں)۔

نیز صورتوں میں مادہ کا استفراغ نہیں ہوتا ہے، بلکہ تر یاق اور پانی سے محض مرین کے سوء مزاج
کو بدلتا مقصود ہوا کرتا ہے۔

ومثال المداواة والتقدم بالحفظ (مدادات اور تقدم بالحفظ کی مثال یہ ہے کہ ہم حائے
الاستفراغ فی الرابع بالخریق ریح میں خربق کے ذریعہ اور حائے غب میں سقمونیا کے ذریعہ
وفی الغب بالسقمونیا اذا اردنا استفراغ کریں، جس سے ہیں یہ مقصود ہو کہ بخار کی جو باری
بذلک ان نمنع ابتداء نوبة تقع آنے والی ہے، وہ شروع ہی نہ ہونے پائے)۔

ومثال التقدم بالحفظ مفرداً (تہا تقدم بالحفظ کی مثال یہ ہے کہ غلبہ سودا کی وجہ سے
استفراغ المستعد لخمی الرابع جس شخص میں حائے ریح کے پیدا ہونے کی قابلیت ہو مگر ابھی

غلبة السوداء بالخرق والحكمة وہ نمودار نہ ہوا ہو، ان میں خرق کے ذریعہ ہم مادہ سوداویہ
 الغلب لغلبة الصفراء بالسقمونيا (کا) استفراغ کریں، یا غلبہ صفرا کی وجہ سے جن میں حائے غلب
 پیدا ہونے کی استعداد ہو، ان میں سقمونیا کے ذریعہ (مادہ
 صفراویہ کا) استفراغ کریں، (تا کہ یہ نمودار ہی نہ ہونے پائیں)۔
 واذا اشكل عليك شئ من الامراض [قانون] جب کوئی مرض دشواری میں ڈال دے کہ ایسا اس کا
 سبب حرا و برد و اردت ان تجرب سبب حاسر ہے، یا باسرد، اور تم اس کا تجربہ کرنا چاہو، تو
 فلا تجربن بغير طواظر كيلا کسی قوی الکيفيت چیز سے ہرگز اس کی آزمائش نہ کرو، (مبادا
 يغيرك التاثير الذي بالعرض مرض بھی شدہ گرم ہو، اور تمہاری دوا بھی شدید گرم ہو، تو کیا
 حشر ہوگا)؛ اور تجربہ کے وقت خوب غور کرتے رہو؛ مبادا
 دوا کی عارضی تاثیر میں تمہیں دھوکہ اور غلط فہمی میں نہ ڈال دیں؛
 یہ تمکو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعض چیزیں باوجود بارود ہونے کے بالعرض حرارت بھی پیدا کر دیا کرتی
 ہیں، اور اس کے برعکس بھی ہوا کرتا ہے۔

واعلم ان التبريد والتسخين ملقما [شذره] واضح ہو کہ اعضا کی تبرید و تسخين، دونوں، میں اگرچہ
 سواء لكن الخطر في التبريد اكثر ایک سی مدت خرج ہوا کرتی ہے (یعنی جتنی دیر میں کسی عضو کی
 لان الحرارة صد يقة الطبيعة حرارت کم کی جاسکتی ہے، اتنی ہی دیر میں اس کی برد و دت)۔
 لیکن اگر بلحاظ خطرہ کے ان دونوں کو دیکھا جائے، تو تبرید میں
 خطرات کے اندیشے زیادہ ہیں؛ کیونکہ حرارت بھر بھی طبیعت
 (اور حیات) کی دوست ہے۔

وان الخطر في الترتيب والتبليس اسی طرح ترتیب اور تخفیف بلحاظ خطرات کے ایک جیسے
 سواء لكن مدة الترتيب طول ہیں، مگر ترتیب میں وقت زیادہ خرج ہوا کرتا ہے کیونکہ اس
 محلہ سے کسی دم بدن کو چھٹکارہ نہیں، جس سے بیوست میں
 امداد پہونچا کرتی ہے)۔

والرطوبة واليبوسة كل واحدة [شذره] بدنی رطوبت اور بیوست کے تحفظ کا ذریعہ یہ ہے
 منهما تحفظ بتقويتا سببا بھا و کہ ان کے اسباب کو قوی کیا جائے۔ اور اگر ہم ان کو بدلنا چاہیں
 تبدل بتقويتا سببا ضدھا تو اس کا ذریعہ یہ ہے کہ ان کے ضد کے اسباب کو قوی کیا جائے۔

یعنی اگر ہم بدنی رطوبت کو تبدیل کرنا چاہیں، تو ہمیں چاہئے کہ ہم رطوبت کی ضد — بیوست — کے سبب کو تقویت پہنچائیں +

والحرارة تقوی بالاسباب التي فرغنا **شذره** بدنی حرارت اُن اسباب سے قوی ہوا کرتی ہے، جن عن ذکرها ثمر یا منعشات و هو کا ذکر پہلے (بحث اسباب میں) ہو چکا ہے؛ لیکن ان اسباب نفص الفضل ولا متلاء و تفتیح کے علاوہ مُنعشات سے بھی بدنی حرارت کو تقویت پہنچا کرتی المسام ثمر بما يحفظها و هو الرطوبة ہے۔ منعشات یہ ہیں: (۱) فضلات اور امتلاء مواد کو دوسرے المعدلة (۲) سدوں کو کھولنا، علیٰ ہذا معتدل المقدار رطوبت سے بھی **شذره** حفاظت حرارت کا ذریعہ ہے، حرارت کو تقویت پہنچتی ہے (کیونکہ بدنی رطوبت ہی کے ساتھ بدنی حرارت وابستہ ہے) +

بدن میں اجزاء دہنیہ، شکر، اور کھمبہ سے حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، اور ان سب چیزوں کو اظہار کرنے سَاطَب تسلیم کیا ہے +

والبرودة تقوی بتقویۃ اسبابها اسی طرح برودت کی تقویت کی صورت یہ ہے کہ اسباب و بنق الحرارة و بما یفرط تحلیلها برودت کو تقویت پہنچائی جائے؛ نیز اس کی ایک صورت یہ و هو البیوسة بالذات والحرارة بھی ہے کہ (رطوبت کی افراط کے ذریعہ) حرارت کو گھونٹ دیا جائے (حرارت کو دبا دیا جائے، جسکو "حقیق حرارت" کہتے بالعرض

ہیں)؛ علیٰ ہذا برودت اُن اسباب سے بھی تقویت پاتی ہے جو فرط تحلیل کے باعث ہوں (جن سے بدنی رطوبتیں بکثرت تحلیل ہو جائیں)؛ وہ اسباب دو ہیں: بیوست اور حرارت۔ بیوست تو بالذات بدنی رطوبت کو تحلیل و فنا کرتی ہے، اور حرارت بالعرض +

یہ ظاہر ہے کہ ہماری بدنی حرارت رطوبات بدنہ ہی کے ساتھ قائم ہے، اور انہی سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ جب بدنی رطوبتیں افراط کے ساتھ بدن سے تحلیل و فنا ہو جائیں گی، تو یقیناً بدنی حرارت کم ہو جائیگی، جیسا کہ پسینہ کی کثرت میں ہم دیکھا کرتے ہیں۔ اور جب حرارت کم ہوگی، تو بدن میں یقیناً برودت کا غلبہ ہو جائیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بدنی رطوبت کن اسباب سے تحلیل و فنا ہو سکتی ہے؟ یہ تو بدیہی ہے کہ رطوبت کی ذہن اور فہم بیوست ہے، جہاں بیوست کا تسلط ہوا، وہاں رطوبت کیونکر رہ سکتی ہے۔ رہی "حرارت" تو وہ گو بالذات اور براہ راست

رطوبت کی دشمن نہیں ہے، مگر وہ بیوست پیدا کر کے رطوبتوں کو فنا کر سکتی ہے، اور بیوست کا پیدا کرنا حرارت کا ذاتی فعل ہے۔ ان فرض حرارت تحلیل و افنائے رطوبات کا کام بیوست کے توسط سے انجام دیتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے اس فعل کو بالعرض کہا گیا ہے۔ (آئی)

والمعالج فرط الحساسة بتفتيح السد [قانون] جو لوگ تفتیح سد کے ذریعہ فرط حرارت (سور مزاج حار) کا علاج یبغی ان یتوقی التبرید المضرط کرنا چاہیں، انہیں چاہئے کہ وہ تبرید کی زیادتی سے احتساب رکھیں، لئلا یزید فی تعجیر السد فیزید ورنہ ممکن ہے کہ تبرید کی زیادتی سے سدے اور بھی زیادہ متعجر اور فی سوء المزاج الحار بل یبغی ان سخت ہو جائیں، اور سور مزاج حار میں کمی کی جگہ اور بھی امسا ف یرفق فیعالجہ اوکلا بما یجلفان کفی ہو جائے۔ ایسے وقت میں تدبیر اور آہستگی سے کام لینا چاہئے، جال مبرد کماء الشعیر و ماء الہند یعنی پہلے جالی چیزوں سے علاج کرنا چاہئے؛ چنانچہ اگر تفتیح سد فہما ونعمت وان لم یقعہ ذلک کے لئے) مارا شعیر اور آب کاسنی کی طرح کوئی تبرید جالی کافی ہو جائے فہا یكون معتدلاً فان لم یقعہ فہما (اور ایسی ٹھنڈی چیزوں سے سدے کمل جائیں) تو غیر؛ لیکن فیہ حرا سرة لطیفۃ لانبالی من اگر ایسی چیزوں سے کام نہ چل سکے، تو اس وقت ایسی جالی ذلک فان نفع تفتیحہ فی التبرید چیزیں استعمال کی جا سکتی ہیں، جو معتدل ہوں؛ پھر اگر ایسی اکثر من ضرر تسخینہ السہل چیزیں بھی کافی نہ ثابت ہوں، تو ایسی جالی چیزیں استعمال کی التطفیۃ بعد التفتیح جا سکتی ہیں، جن میں ہلکی سی حرارت موجود ہو، اور قطعی پرواہ نہ کی جائے کہ یہ چیزیں قدرے گرم ہیں (اور ان سے سور مزاج حار میں امسا نہ ہو جائیگا)؛ کیونکہ نفع و نقصان کا اگر باہمی مقابلہ کیا جائے، تو ایسی چیزوں کی حرارت سے بدن میں جو (بالفعل) مضرت حاصل ہوگی، اس سے کہیں زیادہ نفع مقصد خاص — تبرید — میں تفتیح سد کے بعد حاصل ہوگا۔ علاوہ ازیں تفتیح کے بعد اس خفیف حرارت کا دور کرنا زیادہ دشوار بھی نہیں +

اسلئے ایسی حالتوں میں معمولی گرم دواؤں کی گرمی کی قطعی پرواہ نہ کی جائے کہ بدن کا سور مزاج حار اس سے اور بھی بڑھ جائیگا؛ کیونکہ اگر ایک طرف ان سے بدن میں کچھ حرارت بڑھے گی، تو دوسری طرف اس سے لہ یعنی جب بدن میں سور مزاج حار سدوں کی وجہ سے لاحق ہوا ہو + عہہ ترکیب منافات، چنانچہ آئی اور گیلانی نے ہی نسخہ کرنا کیا ہے۔

ایک بہت بڑا کام — ازاں سبب — بھی انجام پا جائیگا جو سور مزاج حار کا اصلی باعث ہے ۔

~~~~~

اخلاط حارہ ، مثلاً صفراء کے جو ش و ہیجان کے وقت اصولاً تبرید ہو چانی جاتی ہے ۔ اب شیخ یہ بتانا چاہتے کہ ایسے وقت بطور نفع اور آنکھ بند کر کے تبرید میں مبالغہ نہ کرنا چاہئے ، ورنہ خطرات کے اندیشے ہیں :

وربما منع فرط التطفية من نصبة **شذره** بعض اوقات تبرید کی زیادتی ، اخلاط حارہ کو نفع سے الّا خلاط الحارۃ وان کان بعض روک دیتی ہے ، اگرچہ بعض لوگ اس واسطے کی تغلیط و ابطال پر الناس موصراً علی ابطال هذا مفسر ہیں اور وہ کسی طرح تسلیم نہیں کرتے کہ ٹھنڈک کی زیادتی البرای و لیس یدرسى ان التطفية سے اخلاط حارہ کا نفع روک سکتا ہے ؛ انہیں یہ خبر نہیں کہ تبرید القویۃ تسقط القوۃ ولا سیما التي قوی سے بدنی قوتیں مذحال ہو جاتی ہیں ، علی الخصوص اُس وقت ، ضعف بالمرض وان کان تصلح جبکہ یہ قوتیں مرض کی وجہ سے اور بھی زیادہ ناتواں ہو چکی ہوں ۔

من المادۃ فضل اصلاحه علاوہ ازیں تبرید مفرط سے اگرچہ اُس مادہ کی بہت کچھ اصلاح قد تعقب امراضاً خری اما ہو سکتی ہے ، لیکن اس سے بعض اوقات دوسرے امراض پیدا من سوء مزاج بار دمضاد و اما ہو جاتے ہیں ، جو گاہے سور مزاج بار دمادہ کی شکل میں ہوتے مع مواد مضادۃ للمزاج الذی ہیں ، اور گاہے مادی کی شکل میں ، جنکے مواد کے مزاج اُس مزاج کے مضاد ہوتے ہیں ، جسکی اصلاح تبرید مفرط سے کی گئی ہے ۔

اصحہ یعنی امراض حارہ میں بیقاعدہ طور پر ٹھنڈک کی زیادتی سے گو مواد حارہ کی حرارت زائل ہو سکتی ہے ، لیکن گاہے اس سے مزاج میں بدودت لاحق ہو جاتی ہے ، جو گاہے سادہ ہوتی ہے ، اور گاہے مادی ۔ بس کے مادہ مادہ بارد ہوتا ہے ۔ یہ ظاہر ہے کہ مادہ بارودہ کا مزاج مادہ حارہ کے مزاج سے مضاد ہوتا ہے ، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اصلی مرض حار تھا ، اور مادہ حارہ ہی کی اصلاح و تدبیر کے لئے تبرید کا استعمال مبالغہ سے کیا گیا تھا ۔

قرشی فرماتے ہیں : شیخ کا یہ قول کچھ عجیب و غریب سا ہے ۔ افراط کی شکل میں جس طرح تبرید سے مفرط کے اندیشے ہو سکتے ہیں ، اسی طرح تسنین سے بھی ۔ ان دونوں میں اس کا خط سے کوئی فرق نہیں ہے ۔ پھر تبرید کے احکام کو اس قدر خطرناک شکل میں پیش کرنے کے کیا سنے ہو سکتے ہیں ؟

واما لتخین المزاج البارد فکانہ **شذره** مستحکم ہو جانے کے بعد سور مزاج بارود کا دور کرنا صعب اذا کان قد استحکم وغایۃ تقریباً دشوار ہی سا ہے ، لیکن ابتداء میں ( استحکام سے پہلے )

فی السہولۃ فی الابتداء بغایت سہل ہے ۔

واعلم ان التبريد قد يقاسن  
التبیس وقد يقاسن الترطيب  
وقد مخلو عنهما

**شذرہ** واضح رہے کہ تبرید کے ساتھ گاہے تجفیف  
(تبیس) شریک ہوا کرتی ہے، اور گاہے ترطبیب، اور  
گاہے ان دونوں سے خالی (تنہا تبرید) ہوا کرتی ہے۔

یعنی بعض اوقات بدن میں حرارت بھی زائد ہوتی ہے، اور رطوبت بھی؛ ایسی صورت میں تبرید اور تخفیف دلوں کی ضرورت پیش آتی ہے؛ اور بعض اوقات حرارت کے ساتھ یہوست زائد ہوتی ہے؛ ایسی صورت میں تبرید کے ساتھ ترطیب کی بھی ضرورت دانگیر ہوتی ہے؛ اور بعض اوقات بدن میں تنہا حرارت کا غلبہ ہوتا ہے؛ اس وقت محض تبرید کافی ہوتی ہے +

تبرید کے اصول پر تسخین کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے +

والتي تبسبب اشدا اثباتا للبرودة  
التي قد حدثت والترطيب شد  
جلبا للبرودة المستحدثة

شذرہ اگر بدن میں برودت لاحق ہے، تو بیوست اس کو  
دیر پا کر دیتی ہے (کیونکہ بیوست کا کام ہی تحفظ و استقلال ہے)  
اور اگر بدن میں سراطوبت لاحق ہے، تو برودت کو یہ جلد پہنچ  
لاتی ہے (یعنی رطوبت اپنے غلبہ سے حرارت کو بجھا کر بدن میں  
برودت پیدا کر دیتی ہے) +

وقد يعين في التبيين جميع اسباب  
الحرارة اذا افرطت ويعين في  
الترطيب جميع اسباب البرودة  
اذا افرطت

**شذره** حرارت پیدا کرنے والے اسباب میں جب افراط  
اور زیادتی لاحق ہو جاتی ہے، تو (فراط تحمل کی وجہ سے) یہین  
کے اندر یہ جو سمت پیدا کرنے میں معاون ہو جاتے ہیں، اسی  
طرح جب برودت پیدا کرنے والے اسباب افراط کی صورت

اختیار کر لیتے ہیں، تو وہ (تحلل کو روک کر) سراطوبت پیدا کرنے میں معاون ہو جاتے ہیں +

ولا یبلغ فیہ شیء مبلغ الدعة  
ولا استحمام الدائم الخفیف ولا یزن  
وقد عرفنا هذا فیما سبق وشراب  
المزوج قوی فی التریب  
شذره تریب پیدا کرنے میں دوسری باتیں مندرجہ ذیل امور کا مقابلہ نہیں کر سکتیں: سکون و آرام — کپکے حمام کی پابندی جس میں زیادہ دیر تک قیام نہ کیا جائے — آبن — جیسا کہ گذشتہ بیان (بحث اسباب) میں تھیں ان کا علم ہو چکا ہے۔ اسی طرح شراب مزون کا استعمال بھی ایک قوی تریب ہے +

واعلم ان الشیخ اذا احتاج الی  
تبرید و تریب فانه لا یکنیہ  
من ذلك ما یدفع الی الاعتدال  
بل ما یجاء من ذلك الی مزاج البارد  
المرطب الذی وقع له فانه وان  
کان عرضیا فهو له کالطبیع  
قانون] بوڑھے آدمیوں میں (ان کے سور مزاج مار یا بس کو زائل کرنے کے لئے) جب بدن میں برودت و رطوبت پیدا کر نیکی ضرورت ہوتی ہے، تو اس وقت انکے لئے صرف اتنی تبرید و تریب کافی نہیں ہو سکتی، جو ان کے مزاج کو بدل کر محض اعتدال تک پہنچا دے، بلکہ اس سے زائد تبرید و تریب کی حاجت ہو کر پڑتی ہے، جو اعتدال کی حد سے تجاوز کر کے بڑھوں کے مزاج — بار و رطب — کی حد تک پہنچا دے؛ کیونکہ بڑھوں کے مزاج میں برودت و رطوبت جو پیدا ہو جاتی ہے، یہ اگرچہ (اصلی نہیں، بلکہ) مارضی ہے، لیکن یہ ان میں اصلی اور طبعی ہی کے مانند ہو جاتی ہے +

و یجب ان تعلم ان کثیرا ما یجوج  
فی تبدل مزاج مال الی ان یستعمل  
ما یقوی ذلك المزاج مخلوطا بما  
یضاده مثل ما یجوج الی استعمال  
الخل مع الادویۃ المسخنة لعصو  
حتى تغوص قوتها و مثل ما یجوج  
الی استعمال الزعفران فی الادویۃ  
المبردة للقلب لیوصلها الیہ  
قانون] واضح ہو کہ بعض مزاجوں کی تبدیلی میں بسا اوقات ایسی دوائیں باہم مخلوط کر کے استعمال کرنی پڑتی ہیں، جن میں سے کچھ دوائیں تو اُس مزاج کے مضاد ہوتی ہیں، اور کچھ دوائیں اُس مزاج کی مقوی (جس کا دور کرنا مقصود ہوتا ہے)؛ مثلاً جب کسی عضو (کے سور مزاج بار) میں ہم گرم دواؤں سے تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں، تو ان گرم دواؤں کے ساتھ ہمیں سرکہ ملانے کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے، تاکہ (سرکہ کی قوت نفاذ کی وجہ سے) ان دواؤں کی قوتیں اندر نفوذ کر جائیں (حالانکہ سرکہ بطور خود بار دے)؛ اور مثلاً قلب کی مبر دواؤں کے ساتھ ہمیں زعفران کے استعمال

کرنے کی ضرورت لاحق ہوا کرتی ہے، تاکہ وہ ان قلبی ادویہ کو  
(ان کے اثرات کو) قلب تک پہنچا دے (حالانکہ زعفران خود  
ایک گرم دوا ہے، اور قلبی مرض بھی گرم ہی ہوتا ہے)۔

وکتیرا ما یكون الدواء قوی التأثير [قانون] بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دواؤں میں تبدیل مزاج  
فی تغییر المزاج الا انه للطفه لا کی قوت اگرچہ کافی قوی ہوا کرتی ہے، لیکن وہ اپنی لطافت کی وجہ  
یلبت سرینا یفعل فعله فحتاج سے اتنی دیر ٹھہرنے نہیں پاتیں کہ اپنا عمل کر سکیں؛ ایسی حالت  
الی ان تخلط به شیئا یکتفه ویحبسه میں اس امر کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے کہ لطیف دواؤں کے ساتھ  
وان کان موجبا لصند فعله مثل کوئی ایسی چیز ملا دی جائے جو ان کو کثیف و غلیظ بنا کر اعضا پر ٹھہرنے  
ما یختلط به من البلسان الشمع اور روکنے کا ذریعہ بن جائے؛ خواہ اس کا عمل ان دواؤں کے  
و غیرہ لیسہ علی العضوم لا فعل کے مضاد ہی کیوں نہ ہو؛ مثلاً روغن بلسان کے ساتھ موم  
تفعل فیہا فعله وغیرہ اس لئے ملا دیا جاتا ہے کہ وہ روغن بلسان کو عضو پر اتنی دیر  
تک روکے رکھے کہ اسے اپنا عمل کرنے کا موقع مل جائے۔

الفصل الثانی فی کیف یجب متی یجب ان یستفرغ فصل (۳) استفرغ کیونکر کرنا چاہئے، اور کب؟

الاشیاء التي تدل علی صواب الحكم اصول استفرغ جن چیزوں سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ  
فی الاستفرغ عشرة الاملاء والقوة استفرغ اصولاً صحیح اور بر محل ہے، وہ دس ہیں :- استلاء —  
والمزاج والاعراض الاملاء مثل ان تكون قوت — مزاج — اعراض الاملاء، مثلاً تنہ بغرض اسہال کسی  
الطبیعة التي تدل اسہال لہام یعرض لہا شخص کو سہل پلایا، مگر دست نہ آئے، تو ایسی صورت میں سہل پر  
اسہال فان الاسہال علی الاسہال خطر السمعة لیس سہل دینا خطرناک ہے — سمعة — عمر — موسم — ملک کی  
وفصل بحال ہلواء البلد عادة الاستفرغ والصناعة ہوا کی حالت — استفرغ کی عادت — پیشہ +

وهذا اذا كانت علی ضد جهة کلا لہ تقتضی چنانچہ جب ان امور مذکورہ کا رخ مقتضائے استفرغ  
الاستفرغ من الاستفرغ کے خلاف واقع ہوتا ہے، تو استفرغ کی ممانعت کرنی پڑتی ہے +

فالحذاء لا محالة يمنع عن الاستفرغ [استلاء] چنانچہ بدن کا مواد سے خالی ہونا بلا درغی مانع استفرغ

لہ اعراض ملائمہ سے وہ عوارض مراد ہیں، جو دوران استفرغ میں پیدا ہو جائیں، جیسا کہ خود شیخ نے ایک مثال  
بتائی ہے، یا بدن مریض میں پہلے سے پائے جاتے ہوں، جس کی مثال آئندہ آنے والی ہے +



ہے (ایسی حالت میں کسی طرح استغفار کی اجازت نہیں دی جاسکتی)۔  
ان تمام بیانات میں، جہاں جہاں استغفار کی ممانعت کی گئی ہے، قوی استغفار مراد ہے، نہ کہ معمولی  
اور ضعیف استغفارات، جو کسی حالت میں روکے نہیں جاتے +

وَلَكِنَّكَ ضَعْفَ آيَةِ قُوَّةٍ كَانَتْ [۲-قوت] اسی طرح تینوں قسم کے قوی (حیرانیہ، نفسانیہ، اور طبعیہ)  
میں سے خواہ کوئی قوت بھی ضعیف ہو، (یا ان کے ضعیف ہو جانے  
کا اندیشہ ہو، دونوں صورتوں میں استغفار کی اجازت نہیں دی  
جاسکتی) +

اَلَا اِنَّا سَبَّمَا آثَرْنَا ضَعْفَ قُوَّةٍ لِّكِن بَعْضُ اَوْقَاتٍ اَيَا بَعِي هُوَ تَامٍ كَمَا تَرَكَ اسْتِغْفَارَ  
مَاعْلَى ضَرَرًا تَرَكَ اَلَا اسْتِغْفَارَ كِي مَضَرَّتْ كِي مَقَابِلَ فِي كِي قُوَّةٍ كِي ضَعْفٍ كُو اَخْتِيَارَ كَرِيَا كَرْتِي  
ہیں (مگر استغفار کو نہیں روکتے) +

ایسا اُس وقت کرتے ہیں، جبکہ ترک استغفار کی مضرت بہت شدید اور اہم ہوتی ہے، مادہ مقدار میں کثیر،  
اور ہيجان میں ہوتا ہے؛ اس لئے اس وقت اس کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ استغفار کی وجہ سے ضعف پیدا ہو جائیگا؛  
چنانچہ عمل سہل کے اواخر میں بعض اوقات تشنج، سرد و دوار، اور ضعف حرکت لاحق ہو جاتا ہے، اور قصد و سہل کے بعد غشی  
لاحق ہو جاتی ہے +

وَذَلِكَ فِي الْقَوَى الْحَسِيَّةِ وَالْحَرَكِيَّةِ لِّكِن اِس سِي مَقْصُودٌ نِّسِي هِي كُوَا كُوِي قُوَّةٍ بَعِي  
ضَعِيفٌ هُو، هَم اِس كِي مَطْلُوقٌ بِرَوَاهِي نِي نِي كِيَا كَرْتِي، بَلْكَ يَحْضُرُ قَوَا  
حَسِيَّةٌ وَحَرَكِيَّةٌ (یعنی محض قوای نفسانیہ) کے ساتھ مخصوص ہے (نہ کہ  
عام کوئی اس میں شریک ہیں) +

اور جو نادر امراض الخطیران علیٰ ہذا اس وقت بھی اہم استغفار کہ ترک استغفار پر ترجیح  
دیتے ہیں (جبکہ ہیں یہ توقع ہوتی ہے کہ اگر استغفار سے (بالفرض)  
کوئی خطرہ لاحق ہو گیا (اور کوئی قوت کمزور ہو گئی)، تو ہم اس کا  
تدارک کر سکیں گے۔ اس بارہ میں ساری قوتیں شریک ہیں (قوای  
نفسانیہ کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں ہے) +

یعنی جب ہیں خطرات کے تدارک و اصلاح کی توقع ہوتی ہے، تو ہم کسی قوت کے ضعف کی پرواہ نہیں کرتے،  
اور استغفار کو نہیں روکتے +

والمزاج الحار الیابس یمنع منه ۳۔ مزاج کا حار یا بس ہونا مانع استقراغ ہے ۔ اسی  
والیابس والرطب العذیم الحارۃ طرح مزاج کا بار و رطب ہونا بھی مانع استقراغ ہے ، خواہ حرارت  
بالکل ہی نہ ہو (یعنی برودت کا بہت ہی غلبہ ہو) اور خواہ ضعیف  
ہو (یعنی برودت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو) +

و اما الحار الرطب فیہ شدیدا  
رہا مزاج کا حار و رطب ہونا، اس صورت میں تو آزادی  
اور فراخ دلی کے ساتھ استقراغ کی اجازت دیجایا کرتی ہے +  
لیکن ان مزاجوں کے ساتھ اگر مادہ شریک ہو تو بلا کر بہت اس کا استقراغ جائز ہے +

و اما السخنة فان الاوطافی نقصا ۴۔ سخنة - ڈیل ڈول - انگلیٹ) استقراغ میں بدن کی فربہی  
والتخلخل یمنع منه خوفا من ولا غری کا اگر کاظ کیا جائے ، تو حد و رجہ کی لا غری اور حد و رجہ  
تخلل القوتہ کا بدنی تخفیل مانع استقراغ ہیں ؛ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں  
تخلل قوت کا اندیشہ ہے +

ولذلك فان الواجب عليك في  
بدن بغير الضعيف الخفيف الكثير المرار  
في الامان تد اويہ ولا تستفرغہ وقت مناسب ہی ہے کہ استقراغ نہ کرایا جائے ؛ بلکہ تبدیل  
وتغذوه بما يولد الدم الجيد مزاج اور غلبہ صفراء کو توڑنے کے لئے) مناسب دوائیں دی جائیں  
المائل الى البرودة والرطوبة اور ایسی دھندلی غذا میں کھلائی جائیں ، جن سے خون صالح اہل  
فربما اصبحت بذلك مزاجا بحر برودت و رطوبت پیدا ہو ۔ اس جلد و تدبیر سے بعض اوقات تو  
خلطہ و ربما قويت فيحتل الاستقراغ صفراء کے مزاج کی اصلاح ہو جاتی ہے (اس کا غلبہ ٹوٹ جاتا ہے ،  
اور کسی مزید علاج کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی) ؛ اور بعض اوقات  
اس سے مریض کے بدن میں اتنی تقویت پہنچ جاتی ہے کہ اب وہ  
استقراغ کی صوبتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور  
پہلے اگر اس میں اتنی سکت نہ تھی ، تو اب ان تدابیر سے اس کے  
بدن میں اتنی سکت پیدا ہو جاتی ہے) +

ولذلك لا يجب ان لا تقدم  
على استقراغ القليل الاكل عادة  
على هذا جو لوگ مادہ نامک خوراک ہوں ، اور استقراغ  
سے بچنے کی کوئی ادنیٰ سبیل بھی موجود ہو ، تو ان میں بھی استقراغ

کی جرأت ہرگز نہ کرنی چاہئے +

والسمن المضطرب ایضاً یمنع منه  
خوفاً من استیلاء البرد وخوفاً من  
ان یضغط اللحم العروق ویطبقها  
اذا استخلاً لها فختنق الحرا سراً  
اولی عصر الفضول الی الاحتشاء  
دلاغری کی طرح) زیادہ فریبی بھی اس وجہ سے مانع استفرغ  
ہے کہ اس صورت میں غلبہ برودت کا اندیشہ ہوتا ہے؛ (یہ اندیشہ  
تخمی فریبی میں ہوا کرتا ہے)۔ اور یا یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ جب  
رگوں کو استفرغ کے ذریعہ خالی کر دیا جائیگا، تو گوشت (فسہ  
گوشت) کے نیچے رگیں دب کر بند ہو جائیں گی، جس سے حرارت  
گھٹ جائیگی، یا (اس بند کے مقام سے) فضلات واپس ہو کر  
اختار کی طرف چلے جائیں گے۔ (یہ اندیشہ بھی فریبی میں ہو سکتا ہے) +

والاعراض الرادیة ایضاً مثل  
الاستعداد للذرب والتشنج  
یمنع منه  
۵۔ اعراض ملائمہ بدن مریض کے جو بڑے عوارض بھی مانع استفرغ  
ہوا کرتے ہیں؛ مثلاً مریض میں پہلے ہی سے ذرب اور تشنج کی  
استعداد و قابلیت کا پایا جانا؛ (ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ  
مریض کو مسهل کی اجازت نہیں دی جاسکتی)۔ +

والسن القاصر عن تمام النشو  
والمجاوز الی حد الذبول یمنع  
منه  
۶۔ عمر مریض ایسی (بچپن کی) عمر بھی مانع استفرغ ہے، جس میں  
اعضاء کا پورا نشو و نما نہ ہوا ہو، اور ایسی (بڑھاپے کی) عمر بھی جس  
میں اعضا گھٹنے اور گھٹنے لگے ہوں +

والوقت القاطن والبارد جدا  
یمنع منه  
۷۔ موسم سخت گرمی کا وقت، اور سخت سردی کا وقت، یہ  
دونوں مانع استفرغ ہیں +

والبلد الجنوبي الحار جداً مما  
یحرم ذلك فان اکثر المسهلات  
حارّة واجتماع حارین غیر محتمل  
ولان القوى تكون فیہ ضعیفة  
مسترخیة ولان حرا الحار  
یجذب الماء الی خارج  
۸۔ ہوا ملک نہایت گرم جنوبی ممالک میں بھی استفرغ حرام  
ہے؛ کیونکہ (۱) مسهل ادویہ زیادہ تر گرم ہی ہوا کرتی ہیں اور  
دو گرمیوں کا اکٹھا ہو جانا ناقابل برداشت ہے (دوا مسهل کی  
گرمی، اور ہوا ملک کی گرمی)؛ اور (۲) اس لئے بھی رگرم  
ممالک میں مسهل دینا حرام ہے کہ ایسے ممالک میں بدنی قوت  
ڈھیلے ڈھالے اور کمزور ہوا کرتے ہیں؛ اور (۳) اس لئے

لہ رگوں کے بند ہونے سے دوران خون رک جائیگا، تولید حرارت کا سلسلہ بند ہو جائیگا، اور نیم جیدہ اعضا تک نہ پہنچ  
سکیں، جو حرارت کا احتناق کہا جاسکتا ہے +

والد و اعمیٰ بن بھالی داخل بھی دھوم ہے کہ بیرونی گرمی (بیرونی ہوا کی گرمی) تو مادہ فقہ حجازیہ تو دی الی تقاوم کو باہر کی طرف جذب کرنا چاہتی ہے، اور دوا رسل اندر کی طرف (آنتوں کی طرف) کھینچنا چاہتی ہے، یہ باہمی کشش اور کھینچنا مقابلہ جنگ کی سی صورت اختیار کر لیتی ہے (جس سے دوا کا پورا اعلیٰ نہیں ہونے پاتا)۔

والشمالی الباسر دجلایم منع منہ اسی طرح شمالی سمت کے نہایت سرد ممالک بھی مانع استفراغ ہیں۔

وقلة عادة الاستفراغ يمنع منہ ۹۔ عادت استفراغ کا کم عادی ہونا بھی مانع استفراغ ہے۔  
والصناعة الكثيرة الاستفراغ ۱۰۔ پیشہ ایسے پیشے بھی مانع استفراغ ہیں، جن میں مواد خود بخود کھلمتہ الحمام والحمالیہ يمنع منہ بکثرت خارج ہوا کرتے اور طبعاً استفراغ پاتے رہتے ہیں، مثلاً حمام کی نوکری، باربرداری کی مزدوری، خلاصہ یہ کہ وہ سارے پیشے مانع استفراغ ہیں، جو مکان کے باعث ہو سکتے ہیں۔

وینبغي ان يعلم ان الغرض في مقاصد استفراغ واضح ہو کہ ہر استفراغ کے وقت کل استفراغ احدا امور خمسة سندرجہ ذیل پانچ امور میں سے کسی ایک امر کو اپنا مقصد بنایا جاتا ہے (بلکہ اکثر استفراغات میں ان پانچوں امور کا محاذ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے)۔

استفراغ مايجب استفراغ وتعبه اول: استفراغ کے وقت اسی مادہ کو نکالا جائے، جس کا بدن سے خارج کرنا مناسب ہے (یعنی محض مادہ فاسدہ کے نکلنے کی کوشش کی جائے)۔ ایسی صورت میں (جبکہ مادہ فاسدہ بدن سے نکل جائیگا) بلاشبہ استفراغ کے بعد راحت و آرام محسوس ہوگا۔

الا ان يتعقبه اعياء الاوعية او ثوران الحما اسرۃ او حمۃ يوم گذرنے سے) عروق میں مکان (کی سی کیفیت) پیدا ہو جائے؛ او عرض اخر مما يلزم کسب الاسهال یا (استفراغ کی گڑبڑ سے) بدنی حرارت بھراک اٹھے؛ یا للمعاء وتفرج الا اسرار اللثانة حاسے یوم پیدا ہو جائے؛ یا استفراغ کے لوازمات میں سے

کوئی دوسرا مرض لاحق ہو جائے؛ مثلاً دستوں کی کثرت سے  
گاہے آنتیں پھیل جاتی ہیں (سج امعاء) اور ادرار کے اثر سے  
گاہے شانہ زخمی ہو جاتا ہے (تقرح شانہ) +

فہذا وان نفع فلا یحس بنفعہ ان تمام صورتوں میں گو استفراغ فی نفسہ مفید ہی ہوتا  
بل ربما ادى فی الحال الے ان ہے، مگر اس کا فائدہ اُس وقت بظاہر محسوس نہیں ہوتا، بلکہ بسا  
ایزول العارضین اوقات فائدہ کا احساس ان مذکورہ عوارض کے زائل ہونے تک

ملتی ہو جاتا ہے، جو استفراغ کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتے ہیں +

مثلاً کسی شخص نے مہل کے ذریعہ اپنے بدن کا تنقیہ کرایا، لیکن اثنائے مہل میں دستوں کے اثر سے آنتوں میں  
سج لاحق ہو گیا، اور چیخ کی تکلیف دانگیر ہو گئی، تو تا وقتیکہ چیخ میں آرام نہ ہوا، مریض کو تنقیہ کا فائدہ محسوس نہوگا +

والثانی تأمل جہۃ میلہ دویم: استفراغ کے وقت مواد کے سیلان کا رخ دیکھا جائے  
کالغشیان ینقے بالقرۃ والمغص (کہ کس طرف اُس کی توجہ ہے)، مثلاً اگر مثلی دانگیر ہو، تو سمجھنا چاہئے  
بالاسہال کہ مادہ کا میلان قے کی طرف ہے، ایسی حالت میں مادہ کو قے

کی صورت میں خارج کرنا چاہئے؛ اور اگر آنتوں میں مروڑ ہو،  
تو سمجھنا چاہئے کہ مادہ کا میلان دستوں کی طرف ہے، ایسی  
حالت میں مادہ کو دستوں کے ذریعہ خارج کرنا چاہئے +

والثالث عضو مخرجہ من جہۃ سویم: استفراغ کے وقت مواد کے رخ اور انکی توجہ کے  
میلہ کا لباسلیق الا یمن کااظ سے اُس عضو کو دیکھا جائے، جہاں سے یہ مواد خارج ہو سکتے  
لعلة الکبد الا القیفال الا یمن ہیں؛ مثلاً امراض کبد کے لئے (بوقت فصد) دائیں باسلیق

اختیار کی جائے، نہ کہ دائیں قیفال +  
اطباء کا خیال ہے کہ جگر کے ساتھ دائیں باسلیق کو اتنا لگاؤ ہے کہ جگر کے مواد دائیں باسلیق ہی کی نصیب سے  
خارج ہو سکتے ہیں؛ مگر دوران خون نے اس خیال کو بہت کمزور کر دیا ہے +

فانہ وان اخطأ فی مثل هذا اس قسم کی باتوں میں اگر غلطی کی گئی، اور مادہ کو بقیاعہ  
ربما جلب خطراً طور پر ایسے عضو سے نکالنے کی کوشش کی گئی، جہاں سے وہ  
خارج نہیں ہو سکتے، تو اس سے بعض اوقات رنجائے فوائد کے  
خطرات پیدا ہو جاتے ہیں +

و یجب ان یکون عضواً لمخرج  
 اخس من المستفرغ منه لئلا  
 یصل المادۃ الی ما هو اشرف  
 یہ بھی ضروری ہے کہ جس عضو کی راہ مادہ کو خارج کیا  
 جائے، وہ عضو مرین سے، جس سے مادہ کا استفراغ مطلوب  
 ہے، خیس اور کم رتبہ ہو، تاکہ ایسا نہ ہو کہ مادہ کو مرض خیس اور  
 کم رتبہ عضو سے ایک شریف اور بلند مرتبہ عضو کی طرف چلا جائے  
 (اور پہلی آفت سے دگنی آفت پیدا ہو جائے) +

و یجب ان یکون مخرجہ منہ طبعیاً  
 البول لحدبۃ الکبد والامعاء لتقعوا  
 اور بماکان العضو الذی یندفع  
 منہ هو العضو الذی یجب ان یتفرغ  
 لکن بہ علة او مرض یخاف علیہ من  
 مرور الاخلاط بہ فیحتاج ان یمال  
 الی غیرہ مما هو اصبوب  
 یہ بھی ضروری ہے کہ جس عضو سے مادہ خارج کیا جائے، وہ ان مواد کو خارج ہونے کا طبعی راستہ  
 ہو، جیسے مثلاً بول کو کبد اور امعاء سے نکال دینا، تاکہ وہ اس کے مقصد پر پہنچ سکے۔  
 اگر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس عضو کی طرف مادہ نہ نفع  
 ہو رہا ہے، اصولاً اسی عضو کی راہ اس کو نکالنا بھی چاہئے، مگر اس  
 عضو میں کوئی ایسی علت یا مرض ہے کہ اس سے مواد کا گزراؤ ناخوش  
 و خطر سے خالی نہیں؛ ایسی حالت میں ضرورت اس امر کی دانگیر  
 ہوتی ہے کہ مادہ کو اس عضو کی بجائے کسی دوسرے عضو کی طرف  
 منتقل کر دیا جائے، جو اس کے لئے زیادہ موزوں ہو +

مثلاً جگر کے مقعر حصے کے مواد طبعاً آنتوں کی طرف مائل ہوا کرتے ہیں، اور اصولاً اسی راستہ سے خارج  
 کئے جاتے ہیں، لیکن اگر معائے مستقیم میں قرح ہو، تو جگر کے مواد کو دستوں کی صورت میں خارج کرنا مناسب نہ ہوگا؛  
 بلکہ اس کے لئے کوئی اور جید کرنا پڑے گا +

وربما خیف علیہ من غلبۃ الاخلاط  
 مرض مثل ما یندفع عن العین  
 الی الحلق وربما خیف من الخناق  
 بعض اوقات (ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس عضو کی طرف مادہ  
 منفع ہو رہا ہے، اس میں اگرچہ کوئی مرض موجود نہیں ہے، لیکن)  
 یہ اندیشہ رہتا ہے کہ (اگر اس طرف مادہ کو متوجہ کیا گیا، تو کہیں  
 غلبہ مواد (اور اخلاط کے گزرنے) کی وجہ سے اس عضو میں کوئی  
 مرض نہ لاحق ہو جائے؛ مثلاً آنکھ کے مواد اگر حلق کی طرف  
 جارہے ہوں (یا اگر آنکھ کے مواد کو نثرغہ وغیرہ کے ذریعہ حلق  
 کی طرف مائل کیا جائے) تو بعض اوقات اس سے خناق کے  
 پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے +

فیجب ان یرفقا فی مثله والطبیعة  
 ایسی صورت میں مناسب یہی ہے کہ نرمی اور آہستگی سے

قد تفعل مثل هذا فستفرغ کام لیا جائے (سامے مواد کو یک سخت حلق کی طرف مائل یک  
من غیر جهة العادة صيانة جائے، بلکہ حتی الامکان دوسرے راستوں سے، مثلاً اسہال وغیرہ  
لذلك العضو عند ضعفه کی راہ ان کو خارج کیا جائے)۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ نرمی اور آہستگی  
سے کام لینا، اور مادہ کو مقتضائے توجہ کے خلاف دوسری طرف  
پھیر دینا، "مقتضائے طبیعت" کے خلاف ہے، کیونکہ  
بعض اوقات طبیعت بھی اسی قسم کا کام کر جاتی ہے، یعنی گنا ہے  
ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خاص عضو کمزور ہے، اور طبیعت اسکو بچانا  
چاہتی ہے، اس حالت میں طبیعت اس کو بچا کر مادہ کو دوسرے  
غیر معاد راستے سے نکال دیتی ہے، رجو اس کے طبعی رخ کے خلاف  
ہوتا ہے) +

وربما كان ما يستفرغ الطبيعة [نذرہ] بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ طبیعت مادہ کو ایک عضو  
من الجهة البعيدة المقابلة تبقى سے دوسرے دور کے عضو مقابل کی طرف روانہ کر دیتی ہے، جس  
معها اشكال مثل ما يندفع من اللس میں ایک دُشوار می سی پیدا ہو جاتی ہے؛ مثلاً گاسے سر کا مادہ  
الى المقعدة او الى الساق والقدم مقعد کی طرف، یا پنڈلی اور قدم کی طرف چلا آتا ہے، جس میں صحت کے  
فائد لا يعلم بالحقيقة كان من الدماغ ساتھ کا بٹہ چلنا "دُشوار" ہو جاتا ہے کہ ایسا یہ مادہ سارے دماغ  
كله او من بطن واحد سے آیا ہے، یا کسی ایک بطن سے +

والرابع وقت استفراغه چہا سرم : استفراغ کے وقت یہ بھی دیکھا جائے کہ آیا رنچ کے  
مخاط سے) مادہ کے استفراغ کا صحیح وقت آگیا ہے، یا نہیں۔

وجالينوس يجزم القول بان الامراض جالينوس کا یہ عقیدہ ہے کہ نضج کا انتظار محض مَرْمَر من  
المزمنة ينتظر فيها النضج التام امراض میں کرنا چاہئے، دوسرے امراض میں انتظار نضج کی ضرورت  
لا غير وقد علمت النضج ما هو نہیں۔ رجنائے امراض مادہ میں جالینوس کے اصول کے مطابق  
نضج کے انتظار کی قطعاً ضرورت نہیں۔ لیکن خضج کے حقیقی معنی  
کیا ہیں؟ اسے تم بیان فارورہ میں) معلوم کر چکے ہو +

جالينوس جالینوس امراض مادہ میں انتظار نضج کی اس لئے ضرورت نہیں سمجھتا ہے کہ اس کے خیال میں نضج سے مقصود محض  
اور نضج مادہ کا کی تدریق ہے؛ اور امراض مادہ کا مادہ خود ہی رقیق ہوا کرتا ہے، اس لئے اس میں نضج کی ضرورت ہی

نہیں۔ لیکن شیخ اس خیال کو ضعیف سمجھتا ہے، اور یہ بتانا چاہتا ہے کہ جالینوس نے نفیج کا مفہوم غلط سمجھا ہے۔ نفیج سے مقصود "ترقیق" نہیں ہوا کرتا ہے، بلکہ "تعدیل قوام" یعنی مادہ کے قوام کو اوسط درجہ پر لے آنا، اور یہ ظاہر ہے کہ امراض حادہ میں اگر مواد ترقیق ہوتے ہیں، تو اس لحاظ سے وہ بھی نفیج کے محتاج ہیں، تاکہ وہ کسی قدر غلیظ ہو کر اوسط درجہ پر آجائیں +

وقبل الاستفراغ وبعد النفيج **شذره** امراض مزمنہ میں مناسب یہ ہے کہ استفراغ کرنے فیہا ان یسقى من الملطقات كماء سے پہلے، اور مادہ میں نفیج حاصل ہو جانے کے بعد، کچھ ملطف دواؤں السرفا والحاشا والبرور استعمال کی جائیں، مثلاً آب زونا، آب حاشا، اور بزور زخم کرنا انیسون، بادیان وغیرہ) +

امراض مزمنہ کے مواد بشکل نفیج پاتے، اور بشکل خارج ہوا کرتے ہیں؛ اس لئے منہجات کے استعمال کے بعد بھی اس کی ضرورت باقی رہتی ہے کہ استفراغ سے پہلے ان میں مزید لطافت پیدا کی جائے، تاکہ یہ آسانی سے نکل سکیں +  
واما فی الامراض الحادة فالاصوب رہے امراض حادہ، تو ان میں بھی بترہی ہے کہ نفیج ایضاً انتظار النفيج وخصوصاً مادہ کا انتظار کیا جائے، علی الخصوص اُس وقت، جبکہ ان امراض ان کانت ساکنۃ واما ان کانت کے مواد میں جوش و حرکت نہ ہو۔ لیکن اگر ان کے مواد جوش و حرکت متحرکہ فالبد اسالی استفراغ میں ہوں، تو (انتظار نفیج سے پہلے ہی) بجملة تمام استفراغ کر لینا المادة اولی اذ صور حرکتها اکثر ہی مناسب ہے؛ کیونکہ نفیج کے بغیر مادہ کے اخراج میں خطرات کا عن ضرر استفراغها قبل نفيجها اتنا اندیشہ نہیں ہو سکتا، جتنا کہ مادہ کے جوش و ہیجان سے خطرات وخصوصاً اذا کانت الا حلاط کا امکان ہو سکتا ہے؛ علی الخصوص اُس وقت جبکہ اخلاط میں حرکت ساقیقة وخصوصاً اذا کانت فی ہیجان کے علاوہ رقت بھی موجود ہو؛ اور علی الخصوص اُس وقت جبکہ تجا ویف العرق غیر مدخلۃ مادہ ابھی عروق ہی کے اندر ہو، (عروق سے باہر نکل کر) اعضا کی للاعضاء ساختوں میں پیوست نہ ہو چکا ہو +

کیونکہ اعضا کی ساختوں میں پیوست ہو چکنے کے بعد نفیج سے پہلے مادہ کا خارج کرنا زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ گیلانی  
واما اذا کان المخلط محصوراً فی **قانون** لیکن اگر مادہ مرن کسی ایک عضو میں بند ہو رہے تو اس سے عضو واحد فلا یحرك البتہ حتی نفيج و یحصل له القوام المعتدل نفیج حاصل نہ ہوئے، اور تا وقتیکہ اس کے قوام میں اعتدال نہ آئے  
اُس وقت تک اس مادہ کو (استفراغ کے ذریعہ) حرکت میں نہ لائے



دلانا چاہئے، جیسا کہ اپنی جگہ پر تھیں بتایا جا چکا ہے +

یہ بار بتایا جا چکا ہے کہ نفخ کے ذریعہ غلیظ و لزج مواد کو رقیق بنایا جاتا ہے، اور رقیق مواد کو غلیظ، تاکہ وہ اعضاء سے پر آسانی خارج ہونے کے قابل ہو جائیں +

وکن لا ان لمنا من ثبات القوۃ [قانون] اسی طرح اُس وقت بھی انتظار نفخ کے بغیر ہم مادہ کا اخراج الی وقت النضج استفراغنا ہا کر دیتے ہیں، جبکہ ہمیں یہ بے اطمینانی ہوتی ہے کہ شاید مادہ کے بعد احتیاط منافی معر فتر سرقہا نفخ پانے تک بدنی قوت قائم نہ رہ سکیگی؛ لیکن استفراغ سے پہلے و غلظہا احتیاطاً یہ دیکھ لیتے ہیں کہ مادہ رقیق ہے، یا غلیظ +

یعنی اس حالت مجبوری کے باوجود یہ پھر بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ آیا مادہ اس قدر غلیظ تو نہیں ہے کہ ہماری کوشش اخراج کا کام رہے، یا اس قدر رقیق اور عضویں پیوست تو نہیں ہے کہ استفراغ میں قطعاً کامی ہو، اور اس سے محض نفع میں اضافہ ہو +

وان کانت رقیقۃ غیر متشر بۃ [قانون] مادہ مرض جبکہ رقیق ہو، لیکن وہ عضو کے اندر پیوست نہ ہو، او معتدلة فتستخرج یا جبکہ وہ معتدل القوام ہو، تو اس کے استفراغ میں تامل کرنے کی ضرورت نہیں +

وان کانت ثخینۃ غلیظۃ لم یجز لا ان تحرکھا الا بعد الترقيق لیکن اگر مادہ گاڑھا اور غلیظ ہو (بہ نفعۃ دیگر)؛ اگر مادہ ثخینی اور غلیظ ہو (تو قبل اس کے کہ انہیں رقیق بنالیا جائے، حرکت میں لانا استفراغ کرنا) ہرگز روا نہیں ہے +

ویستدل علی غلظہا من تقدم تخیر سالفۃ ان مواد کے غلیظ ہونے کی علامت یہ ہے کہ پہلے بھینچا ووجع تحت الشل سیف ممد دا لاحق ہو چکی ہو گی، پسلیوں کے نیچے تناؤ کے درد اٹھا کرتے ہوں گے اور (معاملہ کی شدت کی صورت میں) اعشاء متورم ہوں گے +

ومن اوجب ما نرا عید فی مثل ان حالات میں رجن میں انتظار نفخ کے بغیر استفراغ کرنا ہذا الحال حال المنافذ حتی کی اجازت ہے) منافذ و مجاری کا خیال رکھنا سب سے زیادہ لایکون منسدۃ ضروری ہے کہ وہ پہلے سے بند نہ ہوں (ورنہ استفراغ کی صورت میں باوجود کوشش کے مواد خارج نہ ہو سکیں گے) +

اسی لئے ضروری ہے کہ سہلات قویہ کے استعمال سے پہلے آنتوں کو سدا سے صاف کر لیا جائے +

لہٰذا تخفی مواد: وہ غلیظ مواد جو بدہنمی اور تخمر کی وجہ سے پیدا ہوتے ہوں +

وبعد هذا كله فذلك ان تسهل  
قبل النضج  
ان سادی باتوں کے بعد (تمام شرائط مذکورہ کی  
پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے) مادہ مرض کو نفع دینے بغیر تم  
خارج کر سکتے ہو +

والخامس تقدير ما يستفراغ  
وهذا يحصل من النظر في كمية  
المادة ومن النظر في القوة ومن النظر  
في الاعراض التي يتخلل بعد الاستفراغ  
فانها ان كان منها عرض يتبع الاستفراغ  
نقص مما يلزم الاستفراغ بقدر ما  
يقدر ان ذلك العرض الذي  
يتبع الاستفراغ يستدركه كما  
يفعل في التشخيص المتلائي  
پنجم: استفراغ کے وقت یہ بھی بطور اندازہ کے متعین  
کر لیا جائے کہ کتنی مقدار میں مادہ کو نکالنا ہے۔ اس کے لئے اس  
امر پر غور کرنے کی ضرورت ہوگی کہ بدن میں مادہ مرض کی مقدار  
کتنی ہے، بدنی قوت کیسی ہے، اور وہ عوارض کیسے ہیں جو استفراغ  
کے بعد عموماً پیدا ہو جاتا کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر استفراغ سے اس  
قسم کے عوارض کے پیدا ہونے کا کوئی اندیشہ ہو، تو پہلے یہ اندازہ  
قائم کریں کہ وہ عوارض اور تکلیفات کتنے استفراغ سے لاحق  
ہو سکتے ہیں، اسی اندازہ کے مطابق استفراغ میں کمی کر دیں، تاکہ  
اس کمی کی وجہ سے "تکلیفات کا تدارک ہو جائے" (یعنی وہ عوارض  
پیدا ہی نہ ہونے پا۔)، جیسا کہ تشخيص المتلائي میں (ظہیر پرست)  
کے اندیشہ سے کیا جاتا ہے +

تشخيص المتلائي میں اگرچہ استفراغ بھی ضروری ہے، مگر اس میں یہ بھی اندیشہ رہتا ہے کہ کس استفراغ کی وجہ  
سے پرست نہ لاحق ہو جائے، اور تشخيص المتلائي سے تشخيص میسی نہ واقع ہو جائے۔ اس اندیشہ کو مد نظر رکھ کر استفراغ میں  
کمی کر دی جاتی ہے، اور تشخيص کے مواد کو متعویضی مقدار میں بتدریج خارج کیا جاتا ہے +

واعلم ان استفراغ المادة ونقلها  
من موضعها يكون على وجهين  
أولهما بالجذب الى الخلاف البعيد  
والآخر بالجذب الى الخلاف القريب  
امامه وجذب مواد واضح ہو کہ کسی مادہ کو "اپنی جگہ" سے  
نکالنے اور ہٹانے کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں:  
اول: مادہ کو کسی دور کے عضو مخالف کی طرف جذب کرنا (یعنی  
عضو کو "خلاف بعید" کہا جاتا ہے): دویم: مادہ کو  
کسی قریب کے عضو مخالف کی طرف جذب کرنا (یعنی عضو کو "خلاف  
قریب" کہا جاتا ہے) +

واولى اوقات ان لا يكون في البدن  
امتلاء مفرط وكما من المواد توجه  
جذب وامامه كما بترين وقت وہ ہے جبکہ بدن میں مواد  
کی بہت زیادہ کثرت نہ ہو، اور جبکہ یہ صورت بھی نہ ہو کہ اس

و لنفرض سرجاً لیسیل من اعلیٰ  
فمردم کشید او امرأۃ یفراط  
سیلان بواسیہا فخن لا تخلو  
اما ان تستفرغ بامالہ الی الخلاف  
القرب

عضو کی طرف، جد ہر مواد کو جذب کرنا ہے، پہلے ہی سے) مواد  
کی توجہ موجود ہے۔ تمثیل: مثال کے طور پر ہم فرض کرتے  
ہیں کہ ایک مرد ہے، جبکہ منہ کے بالائی حصے سے خون بکثرت  
جاری ہے، اور دوسری عورت ہے، جس کی بواسیر سے  
خون خوب بہ رہا ہے؛ اس صورت میں ہمارے لئے دو ہی صورتیں  
ہو سکتی ہیں: (۱) یا ہم خلاف قریب کی طرف مادہ کو پھیر کر  
کھانٹیں گے؛ (۲) یا خلاف بعید کی طرف +

فیکون الواجب امالۃ المادۃ  
فی الاول الی الانف بالترعیف و  
فی الثانی الی الرحمہ باللطمت

چنانچہ جب ہم خلاف قریب کی طرف پھیر کر مادہ کو کھانا  
چاہیں گے، تو ہمارے لئے یہ مناسب ہوگا کہ پہلی مثال میں کبیر  
پیدا کر کے ناک کی طرف مادہ کو پھیر دیں؛ اور دوسری مثال  
میں ادرا رحمہ کے ذریعہ رحم کی طرف +

فان اذنا ان نجذب الی الخلاف  
البعید استفرغنا الدم فی الاول  
من العروق و اطواضعہ الی فی  
اسفل البدن و فی الثانی من العروق  
و اطواضعہ الی فی اعلیٰ البدن

لیکن اگر ہم (مرد و عورت کی دونوں مثالوں میں) خلاف  
بعید کی طرف مادہ کو جذب کرنے کا ارادہ کریں گے، تو پہلی مثال  
میں ہم زیرین حصہ بدن کے عروق و مقامات سے خون خارج  
کریں گے؛ اور دوسری مثال میں بالائی حصہ بدن کے عروق  
و مقامات سے +

و الخلاف البعید لا یجوز ان یباعد  
فی قطرین بل فی قطروا حد  
و هو القطر لا بعد

**قانون** جب مادہ کو خلاف بعید کی طرف جذب کرنا ہو، تو مناسب  
یہ ہے کہ وہ عضو دونوں قطروں (طول و عرض) کے لحاظ سے دور  
نہ ہو، بلکہ ایسے عضو کی طرف جذب کرنا چاہئے جو محض ایک قطر کے  
محاذ سے دور ہو، یعنی ان دونوں اقطار (طول و عرض) میں سے  
جو زیادہ بعید (اور دراز) ہو +

فانہ وان کانت المادۃ فی الاعالیٰ  
من الیمین فلا تجذب بھا الی الاسافل  
من الشمال بل اما الی الاسافل من الیمین  
نفسرہ و هو لا واجب و اما الی

تمثیل: چنانچہ اگر مادہ بالائی حصہ بدن کے دائیں جانب  
ہو، تو اس مادہ کو زیرین حصہ بدن کے بائیں جانب ہرگز جذب  
نہ کرنا چاہئے (کیونکہ یہ تو دونوں قطروں کے محاذ سے دور  
ہو گیا)؛ بلکہ اُسے یا تو زیرین حصہ بدن کے اُسی دائیں طرف

الیسار من العلوان کان بعیدا جذب کرنا چاہئے، جو زیادہ بہتر ہے، یا بالائی حصہ بدن کے  
 عنہ بعد المنکب عن المنکب ولم بائیں طرف؛ بشرطیکہ دونوں جانبوں کے درمیان دکم از کم  
 یکن حالہ کمال جانبی الرأس خانہ اتنا فاصلہ تو ہو، جتنا کہ ایک کندھے کو دوسرے کندھے سے  
 اذا كانت المادۃ فی بین السراس ہے؛ دونوں جانبوں کی حالتِ قرب ایسی نہ ہو، جیسی سر کے  
 امیلت الی الا سا فل لا لے دائیں بائیں جانبوں کی ہے؛ کیونکہ جب مادہ سر کے دائیں  
 یسار السراس طرف ہوتا ہے، تو اسے زیرین بدن کی طرف پھیر دیا جاتا ہے،  
 نہ کہ سر کے بائیں طرف +

یعنی "خلاف بعید" کی طرف جذب کرنے میں یہ ضروری ہے کہ دونوں جانب باہم اتنے قریب نہ ہوں،  
 جتنے سر کے دونوں — دائیں اور بائیں — جانب باہم قریب ہیں +

اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ اگر مادہ کو "خلاف بعید" کی طرف جذب کرنا ہو، تو مجذوب الیہ اور مجذب  
 نہ کے درمیان کم از کم اتنا فاصلہ ضرور ہونا چاہئے، جتنا ایک کندھے کو دوسرے کندھے سے ہے۔ اسکے برعکس  
 اگر دونوں کے درمیان اتنا محوڑا فاصلہ ہو، جتنا سر کے دائیں اور بائیں جانبوں کے درمیان ہے، تو اسے  
 "خلاف قریب" سمجھنا چاہئے، نہ کہ خلاف بعید۔ اس سے یہ ہرگز مقصود نہیں ہے کہ اگر دونوں اعضاء کے درمیان  
 اتنا قلیل فاصلہ ہو، جتنا سر کے دونوں جانبوں کے درمیان ہے، تو ایک کا مالہ دوسرے کی طرف ناجائز ہے، کیا  
 تم نہیں جانتے کہ بعض اوقات درد سر کی حالت میں ادویہ میچہ و محرقہ پیشانی پر لگائی جاتی ہیں؛ بالفاظِ دیگر:  
 ادویہ محرقہ سے دماغ کے مواد کو جلد کی طرف پھیرا جاتا ہے، اور بعض اوقات سرد اور آنکھ کے مواد کو گدھی (تفاد) کی  
 طرف محجم کے ذریعہ مائل کیا جاتا ہے، بعض اوقات درم جگر، درم طحال، درم معدہ وغیرہ میں مالہ کے لئے  
 ادویہ محرقہ جذایہ ان اعضاء کے محاذی جلد پر لگائی جاتی ہیں +

واذا اردت ان تجذب مادۃ [قانون] جب تم کسی مادہ کو "دور" جذب کرنا چاہو، تو اگر اس  
 ای البعد فسیکن وجع الموضع مقام میں درد ہو، تو پہلے تم اس مقام مجذوب نہ کے درد  
 المجذب نہ منه اولا لیقل مزاجتہ میں سکون پیدا کر لو؛ تاکہ وہاں کے درد اور تنہا سے جذب  
 بالاجذاب فان الوجع جذاب اما کی کشمکش کم ہو جائے؛ کیونکہ درد خود بھی جذاب ہے یعنی  
 درد مقام درد کی طرف مواد کے انجذاب کا ذریعہ ہے) +

جمیع مقام درد کی طرف جب توجہ کرتی ہے، تو مقامی عروق کو چیل کر اس طرف خون اور روح زیادہ  
 "تشر" میں روانہ کرتی ہے، اور وہاں مواد کا انصباب شروع ہو جاتا ہے۔ اسی معنی سے درد کو "جذاب"

کہا جاتا ہے +

اذا استقصیٰ الى حيث تجذب به **قانون** مادہ کو تم کسی طرف جذب کرنا چاہتے ہو، مگر اُد دھرنہ نہ  
 فلا تعینت فرما حرکہ التعینت نہیں ہو رہا ہے، تو اس بارہ میں تمہیں زیادہ سختی نہ برتنی چاہئے؛  
 ورققہ فلم یجذب و صار کیونکہ گاہے اس قسم کی سختی سے مادہ جوش و ہیجان میں آجاتا اور  
 اسرع میلا الى الموضع الوجهہ رقیق بنجاتا ہے، اور پھر منجذب نہ ہونے کی وجہ سے دردناک عضو  
 کی طرف اُس کی توجہ اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

وہر بما کفالف ان تجذب وان لم جذب و اما رکے لئے (مادہ کو مقام مرض سے ہٹانے میں)  
 تستفرغ فان الجذب نفسہ یمنع مادہ کا استفراغ ضرور نہیں بعض اوقات محض اسی قدر کافی ہو جایا  
 توجہہ الى العضو ان لم تخرجه کر لے کہ مادہ کو کسی طرف پھیر دیا جائے، خواہ بدن سے اس کا  
 فیکون الجذب نفسہ یبلغ الغرض استفراغ نہ کیا جائے (اور اسے باہر نہ نکالا جائے)؛ کیونکہ تنہا جذب  
 وان لم تستفرغ معہ بل اقتصرت ہی سے مادہ کی توجہ عضو سے ہٹ جاتی ہے، خواہ مادہ کو باہر  
 علی مثل الشد للاعضاء المقلابة خارج نہ کیا جائے۔ الغرض بعض اوقات فقط جذب امار  
 او بالمحاجم او بالادویۃ المحمرۃ سے، استفراغ کئے بغیر، مقصود حاصل ہو جایا کرتا ہے؛ مثلاً  
 وبالجلۃ بما یولما یلا ماما (تسکین درد کے لئے، یا امارہ مراد کے لئے) محض مقابل کے  
 اعضاء کو کس کر باندھنا، یا محاجم کا لگانا، یا ادویہ کھینچ کر کاہلہ  
 پر استعمال کرنا، المختصر کسی تدبیر سے (عضو مقابل میں) درد  
 پیدا کرنا +

محاجم (سنگیاں) گاہے مُنہ سے چوسی جاتی ہیں، اور گاہے آگ سے لگائی جاتی ہیں (محاجم  
 ناسیۃ)، جو زیادہ قوی الاثر اور جذبات ہیں۔ محاجم کے ساتھ گاہے پچھنے لگائے جاتے ہیں، اور گاہے سادہ طور پر  
 استعمال کی جاتی ہیں۔ محاجم ناریہ کی شکل گاہے کد کی سی (قراۃ)، گاہے سینکھ کی سی (قراۃ)، اور  
 گاہے آنجورہ اور پیالہ کی سی ہوتی ہے۔ ان ظروف کے اندر کسی اشتعال پذیر مادہ کے ذریعہ آگ جلائی جاتی ہے،  
 اور اس ظرف کو اوندھا کر عضو پر دبا دیا جاتا ہے؛ جس سے اندر کی آگ بجھ جاتی ہے، اور ہوا جو آگ کی حرارت سے  
 پھیل گئی تھی، وہ اب حجم میں کم ہو جاتی ہے، جس سے ظرف کے اندر خلا پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکو پُر کرنے کے لئے  
 متصلہ جلد، گوشت، اور خون وغیرہ اندر کی طرف کھینچے اور منجذب ہوتے ہیں، اس لئے یہ ظرف اُس عضو کو پُر لیتا ہو  
 ادویۃ محمرۃ وہ دوائیں کہلاتی ہیں، جو جلد کی طرف خون کو جذب کر کے اُسے سرخ کر دیتی

ہیں، مثلاً رائی، سداب وغیرہ۔ (مَحْمُومًا کا = شرح کردینے والی) \*

بعض اوقات اندرونی اعضاء کے درد اور دم محض اس تدبیر سے زائل ہو جاتا کرتے ہیں کہ باہر جلد پر  
ادویہ محمرہ لگائی جاتی ہیں، مثلاً رائی کا لپ کیا جاتا ہے، یا سنگھیاں کھجوائی جاتی ہیں، یا کسی اور طرح یہاں  
درد پھیرا کیا جاتا ہے +

واسمہل المواد استفرغها ما هو [شذرہ] عروق کے مواد مقابلہ آسانی کے ساتھ نکل سکتے ہیں،  
فی العروق ثم ما فی الاعضاء اس کے بعد اعضاء اور مفاصل کے مواد؛ جوڑوں کے مواد کے  
والمفاصل فانها قد يصعب اخراجها واستفرغها میں بعض اوقات دشواری لاحق ہو جاتا  
اخراجها واستفرغها فلا بد ان کرتی ہے، اور ان مواد کے استفرغ کی صورت میں ان کے  
يخرج في استفرغها معها غيرها ساتھ دوسرے (مغید) مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں (بٹکا نکلنا  
مناسب نہیں ہوتا) +

والمستفرغ يجب ان لا يبادر الى تناول اغذية كثيرة ونسبة [قانون] جن لوگوں نے اپنے بدن سے مواد کا استفرغ کر لیا  
تغذیہ کثیرہ ونسبہ ہو (یعنی مثلاً انھوں نے باقاعدہ مسلسل لئے ہوں) ان کے  
فتجذ بها الطبيعة غير مضومة لئے کسی طرح مناسب نہیں کہ وہ جلد ہی غذاء میں زیادتی شروع  
فان اوجب شئ من ذلك فيجب کر دیں، اور کچی غذا میں کھانے لگیں؛ ورنہ طبیعت (اس حالت  
ان يكون قليلًا قليلًا شيئًا بعد شئ حتى (میں) غیر مضوم غذاؤں کو جذب کر لے گی۔ لیکن اگر کسی ضرورت  
يكون بالتدريج ويكون الداخل کا یہی تقاضا ہو، تو ان باتوں میں محض تقوڑا، تھوڑا اور آہستہ  
في البدن مهضومًا جيدًا آہستہ قدم بڑھائیں؛ تاکہ اس ترقی میں رفتار تدبیر رہے  
اور تاکہ جو غذا عروق بدن کے اندر داخل ہو، وہ پورے طور  
پر منضم ہو +

والفصل هو الاستفرغ الخاص [شذرہ] اگر بدن کے سارے اخلاط زائد ہو گئے ہوں، تو  
بلا خلط الزائدة بالسوية فصل سے یہ سارے اخلاط ہمراہ خارج ہو سکتے ہیں +  
یعنی جس تناسب کے ساتھ یہ اخلاط عروق بدن کے اندر ہوتے ہیں، قصد کی صورت میں یہ اسی تناسب  
کے ساتھ خارج ہوتے ہیں؛ ”برابر خارج ہو گئے“ سے بس یہی مراد ہے +

واما الاستفرغ الخاص بخلط لیکن اگر کوئی ایک خلط کیست کے سخاٹ سے بڑھ گئی ہو  
بکثرت و حدة فی کمیۃ او یفسد یا کیفیت کے لحاظ سے بڑھ گئی ہو، تو اس صورت میں استفرغ

فی کیفیت فهو غیر الفصد

کے لئے فصد سے کام نہ چلیگا، بلکہ کوئی دوسری طریقہ استفراغ اختیار کرنا پڑے گا +

وکل استفراغ افرط فانه يحدث حمى في اكثر الامور

[شذرہ] جب کسی استفراغ میں غیر معمولی زیادتی ہو جاتی ہے، تو بسا اوقات اس سے بخار (حمی یوم) لاحق ہو جایا کرتا ہے +

ومن اورثه النقطاع اسهال كان يعمده علة فمعاودة ذلك

[شذرہ] جو لوگ (کسی استفراغ کے، مثلاً) دستوں کے عادی ہوں، اور ان کے بند ہونے سے وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو

الاستفراغ يدر ثماني الاكثر مثل من اورثه النقطاع وسخاذه

اس استفراغ کے اعادہ سے بسا اوقات وہ مرض زائل ہو جایا کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے کان سے میل نکلنا بند ہو جائے

او مخاط انفه سداً فان عموماً يذهب به

یا کان کا بہنا رک جائے، یا کسی کی ناک سے بلغم کا خروج رک جائے، اور پہلے یہ چیزیں عادی جاری تھیں، اور اس سے

اُس شخص کو مرض نسیباً لاحق ہو جائے، تو ان رطوبات کے مکرر اجراء سے یہ مرض جاتا رہیگا +

واعلم ان البقاء بقية من المادّة التي تحتاج الى استفراغها احتل

[شذرہ] واضح ہو کہ قابل اخراج مادہ کا بدن کے اندر کسی قدر جمبوڑ دینا (بعض اوقات) اتنا تکلیف دہ ثابت نہیں ہوتا، جتنا

غائلة من الاستقصاء في الاستفراغ والبلوغ به الى ان تخوسر القوة

کہ اسے شدت و قوت کے ساتھ پورے طور پر نکالنا اور اس حد تک استفراغ کو پہنچا دینا کہ بنی قوتیں بڑھال ہو جائیں۔ کیونکہ

فكثيراً ما تحلل الطبيعة تلك البقية بسا اوقات طبعیت اُس بچے کچھ مادہ کو خود ہی اپنے طور پر

تحلیل کر دیا کرتی ہے +

وما دام الخلط من الجنس الذي ينبغ ان يستفراغ والطريقين يحتمله

[شذرہ] استفراغ کی حالت میں جو مواد خارج ہوا کرتے ہیں، یہ جب تک اسی قسم کے خارج ہونے کے قابل اور ردی نکلتے

فلا تخف من الاضرار بطور جم

رہیں، اور مریض میں ابھی قوت برداشت موجود ہو، تو مواد کے بکثرت خارج ہونے سے خوف نہ کھانا چاہیے۔ بلکہ بعض

احتجت الى ان تستفراغ الى الغشّة

اوقات استفراغ کی ضرورت ہی اتنی شدید ہوتی ہے کہ غشی کی

زبوت تک پہنچ جاتی ہے +

لہ مرض سرد، دوران سر کا مقدمہ ہے، جس میں آنکھوں کے نیچے اندیشہ آتا جاتا ہے +

ومن كانت قوته غير قوية ومادة [قانون] جن لوگوں کی بدنی قوت قوی نہ ہو، اور اُنکے بدن میں  
اخلاط المرادية كثيرة فاستقرغہ اخلاط رويہ کی کثرت ہو، تو ایسے وقت میں استفراغ بتدریج  
قلیلاً قلیلاً اور تصویراً تھوڑا کرنا چاہئے +

وكانت اذا كانت المادة شديدة التحجج اسی طرح اُس وقت بھی تدریج سے کام لینا پڑتا ہے جبکہ  
او شديدة الاختلاط بالدم فلا يمكن مادہ میں لزوجة اور چپک زیادہ ہوتی ہے، یا جبکہ خون کے  
ان تستقرغ دفعته واحداً كما يكون ساتھ مادہ ایسا ملا ہوتا ہے کہ یک سخت اس کا ٹکنا لانا غیر ممکن ہو،  
عرق النساء وفي وجاع المفاصل المزمنة جیسا کہ عرق النساء، وجاع مفاصل مزمن، سرطان، جرب مزمن،  
في السرطان والجرب المزمن والدمل المزمن اور دمل مزمن میں ہوا کرتا ہے +

شرح اب شیخ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اخراج مادہ کے لحاظ سے اسہال، قے، اور رقصہ میں باہمی کیا فرق ہے۔ چنانچہ  
اسہال میں چونکہ مواد معائے ستقیم سے خارج ہوا کرتے ہیں، اور مواد کو امعاء و آلات ہضم میں اوپر سے نیچے کی طرف  
پھانسا پڑتا ہے، اس لئے اطباء کہتا کرتے ہیں کہ اسہال میں مواد اوپر سے نیچے کی طرف جذب ہوا کرتے ہیں، لیکن چونکہ اسہال  
میں جس طرح بالائی اعضا کے مواد نیچے جذب ہوا کرتے ہیں، اسی طرح زیرین اعضا کے مواد بھی خارج ہوا کرتے ہیں اور  
وہ سب سے مہل دونوں صورتوں کے لئے مناسب ہے؛ خواہ مادہ کو اس کے میلان کے رخ کے خلاف — نیچے سے اوپر کی  
طرف — کھینچنا ہو، یا مقتضائے ثقل کے موافق اور میلان کے رخ کی سمت اوپر سے نیچے کی طرف — ملے نہا مہل  
اُس وقت بھی مفید ہے، جبکہ مادہ کسی ایک جگہ جا ہوا اور ٹھہرا ہوا ہو، اور کسی جانب اُس میں حرکت اور میلان نہ ہو،  
نہ اوپر کی طرف، اور نہ نیچے کی طرف، مثلاً وجع الزمر کے مواد۔ اس کے مقابلہ میں قی کا عمل اسہال کے برعکس ہے  
اس توضیح کے بعد اب شیخ کے کلام پر غور کرو، یہ دراصل شیخ کے کلام ذیل کی ترجمانی ہے؛

واعلم ان الاسهال يجذب من واضح رہے کہ اسہال کی وجہ سے جس طرح بالائی اعضا  
فوق ويقلم من تحت کے مواد اوپر سے نیچے کی طرف کھینچ آئے کرتے ہیں، اسی طرح زیرین  
اعضاء کے مواد بھی (ادویہ مہل کے عمل کے باعث) اپنی جگہ سے  
اوجھڑ جایا کرتے ہیں +

فهو موافق للجذب بين المخالف الموافق اس لئے "اسہال" دونوں صورتوں میں مفید ہے؛ خواہ  
وموافق ايضا بعد استقرار المولد مادہ کو مخالف جانب (نیچے سے اوپر کی طرف) جذب کرنا ہو، یا موافق  
فاذا كانت المواد من تحت جانب (اوپر سے نیچے کی طرف)۔ ملے نہا اسہال اُس وقت بھی مفید  
جذبها الى المخلاف وقلمها ايضا اور مخالف ہے، جبکہ مادہ کسی ایک جگہ جم کر بیٹھ گیا ہو اور اوپر یا



من حیث ہی

نیچے کی طرف اس کی کوئی توجہ نہ رہی ہو۔

والقنی یفعل الجذب والقلم

قی کا عمل مواد کے جذب کرنے اور اکٹھے کرنے میں استعمال

بالعکس

کے برعکس ہے۔ یعنی تہ اگر زیرین اعضاء کے مواد کو اوپر کی طرف

جذب کرتی ہے، تو بالائی اعضاء کے مواد کو بھی اپنی جگہ سے اکٹھے

ہیچ ہے) +

والفصل یختلف حاله علی ما یضاه

لیکن فصل کے حالات اس بارہ میں اُن مقامات کے

التي یوحد منها الدم علی ما علمت

حفاظ سے مختلف ہیں، جہاں سے فصل کی جاتی، اور خون نکالا جاتا

ہے، جیسا کہ تھیں معلوم ہے (اور کچھ آئندہ معلوم ہو گا) +

یعنی فصل کی صورت میں بحفاظ مقام فصل کے گاہ بالائی اعضاء کے مواد خارج ہوا کرتے ہیں، گاہہ زیرین

اعضاء کے؛ اسی طرح بعض رگوں کا تعلق اگر بگرت ہے، تو بعض کا داغ سے؛ اگلے فصل کے بارہ میں متنبہ کر کے نہیں

بتایا جاسکتا، کہ یہ بالائی اعضاء کے مواد خارج کرتی ہے، یا زیرین اعضاء کے؛ یا یہ کہ فصل مواد کو اوپر سے نیچے کی طرف

جذب کرتی ہے، یا نیچے سے اوپر کی طرف؟

و اقل الناس حاجۃ الی الاستقراغ

بمحافظة ضرورت کے اگر دیکھا جائے، تو استفراغ کی سبب

من کان جید الغذا و جید البطن

کم ضرورت اُن لوگوں کو ہو سکتی ہے، جو طبیعتاً صحت مند ہیں (چچہ خدائیں

استعمال کرتے، اور جن کی قوت بائمه اچھی ہے +

و اصحاب البلد ان الحاسر یفسد

علی ہذا گرم ممالک کے باشندوں میں بھی استفراغ کی حاجت

الحاجة الی الاستقراغ

نہ ہی ہوا کرتی ہے +

بلد ان حائر کا کہ "معاظلات" بھی کہا جاتا ہے، جو قیظ سے مشتق ہے (قیظ شدت گرما)

الفصل الرابع فی قوانین مشترکہ للفق

فصل دہم، قی اور اسہال کے مشترک قوانین، اور

کلاہمال کیفیۃ جذب اللع او المسہل و مقلی

مسئل و مقلی کے عمل جذب کی کیفیت

گیلائی قہارتے ہیں۔ جب نمن آنتیوں کے اور ان کے آس پاس کے مواد خارج کئے جاتے ہیں، تو

اسے عرف اطباء میں قلیین کہتے ہیں، اور جب عودق سے اور دیر کے اعضاء سے مواد خارج کئے جاتے ہیں، تو

قہارے اصطلاح اطباء میں استہال کہتے ہیں، اور کما ہے بل تخصیص و تبیین دونوں کو استہال کہنا جائز ہے۔

چنانچہ اس موقع پر یہ فقہاء اسی عام معنی میں یہ لگایا ہے +

یستحب لمن اراد ان یستهل و یتقیاً [قانون] جو شخص (رہل و حقہ وغیرہ سے) دست لگائیے کر نیچا ادا کرے  
ان یفرق طعامہ فیتناول قدس اسکے لئے بہتر یہ کہ اپنی خود اکیس تفریق کرے، (اپنی غذا تھوڑی تھوڑی بٹا لے)  
المبلغ الذی یجتزئ بہ فی الیوم یعنی جو مقدار غذا اس کیلئے روزانہ کافی ہو کر رہتی ہو، اگر نیچا ایک نوعیت بھر کھا لے  
فی ہر اس روان یجعلہا اطعۃ مختلفۃ چند دفعات میں کھائے، نیز ایسے شخص کے لئے یہ بھی مناسب  
واشربہ مختلفۃ ایضاً ہے کہ دن بھر کے متعدد دفعات میں ایک ہی غذا استعمال  
نکرسے، بلکہ اپنے ماکولات و مشروبات میں مختلف انواع و اقسام  
کی چیزیں استعمال کرے \*

فان المعدة تعرض لها من هذه فان المعدة تعرض لها من هذه  
الحال ان تشاق الی دفع ما فیہا کی جاتی ہیں، تو (چونکہ ہضم معدہ کے لئے یہ چیزیں بار خاطر ہوجاتی  
انی فوق والی تحت فاما الطعام ہیں، اسلئے) معدہ خود ہی اس امر کا خواہشمند ہو جاتا ہے کہ اپنے  
الغیر المختلف الغیر امد خول بہ جون کی چیزوں کو اوپر یا نیچے کی طرف دفع کر دے؛ (چنانچہ  
علی طعام اخر فان المعدة تشربہ اسکے بعد دستوں کے جاری کرنے اور تے لانے میں آسانی ہو جاتی  
وتقطن وتقبض علیہ قبضاً شديداً ہے)۔ برخلاف ازیں جب اس طرح مختلف غذائیں ایک دوسرے  
و خصوصاً ان کان قلیل المقدار پر بصورت تداخل نہیں دیکھ جاتی ہیں بلکہ صرف ایک ہی غذا  
کھلائی جاتی ہے، اور وہ بھی اس طرح کہ جب پہلی غذا باقاعدہ  
طور پر ہضم ہو چکتی ہے، تو ایسی حالت میں معدہ حریص بنجیلوں  
کی طرح غذا کو چھٹ کر ہضم کرتا ہے، جسے چھوڑنے کا نام ہی  
نہیں لیتا؛ علی الخصوص اُس وقت، جبکہ وہ غذا مقدار میں بھی  
تھوڑی ہی دیکھا جائے \*

واما اللین الطبعۃ فلا ینبغ ان رہے وہ لوگ، جنکو پہلے ہی سے نرم اجابتیں ہو رہی  
یفعل شیئاً من ذلك ہوں، ان میں اس قسم کی تدبیر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے  
واعلم ان الحاجة الی التقی کلاسهال [شذرہ] واضح ہو کہ اسہال اورتے وغیرہ کی ضرورت ان لوگوں  
ونحوہما غیر واقعۃ بمن کان میں پیش نہیں آیا کرتی، جسکے تدابیر تو انین غذا و اصول  
حسن التدبیر فان حسن التدبیر حفظان صحت) اچھے ہوں۔ جو لوگ اصول حفظان صحت کی  
یحتاج الی ما ہوا خف منها پابندی کرتے ہیں، انہیں اگر کبھی ضرورت بھی پیش آتی ہے، تو

راسهال اور قے کی نہیں، بلکہ ان سے ہلکی چیزوں کی +

یعنی پابند لوگوں کے بدن میں زیادہ فضلات اور مواد اکٹھے ہی نہیں ہونے پاتے، ان کی قوتیں — دافعوہ و ممانعوہ وغیرہ — قوی ہوا کرتی ہیں، اس لئے اگر نگاہ بنگاہ کوئی ضرورت بھی پیش آ جاتی ہے، تو محض خفیف اور ادنیٰ چیزوں کی، مثلاً فاذکر لینے، ہلکی تلین لے لینے، کبھی کبھی کوئی دوار ہاضم و مقوی معده کھا لینے کی +

وربما کفایہ السیاضۃ بسا اوقات ایسے محتاط اور پابند لوگوں میں استغفارغ کی ہمہ ریاضت، دلک، اور حمام ہی سے پوری ہو جایا کرتی ہے والد الک والحمام

اور مسلسل و مقوی اور ملین وغیرہ کی ضرورت ہی پیش نہیں آیا کرتی،

ثم ان امتلاء بدنہ فاکثر امتلاء مجب بھی ہوتے ہیں، تو زیادہ تر بہترین غلط — خون — پھر یہ بھی صحیح ہے کہ اگر ایسے لوگوں کے بدن میں مواد مثلاً من اجودہ الاطلا عن من الدم ہی جمع ہوا کرتا ہے، اور یہ معلوم ہے کہ خون کے تنقیہ کے لئے فالفصد ہوا لمحتاج الیہ فی تنقیہ دون الاسهال فصد کی ضرورت ہوا کرتی ہے، نہ کہ اسہال کی +

واذا وجب الضرورة فصلاً [قانون] جب رغلہ خون کی وجہ سے فصد کی ضرورت ہو، اور واستغفار اغا بمثل الخریق وکلا دویۃ (اسکے ساتھ ہی غلیہ افلاط کی وجہ سے) خریق جیسی قوی دواؤں سے القویۃ فیجب ان یبدأ بالفصد استغفار کرنے کی ضرورت ہو، تو اس صورت میں ابتداء فصد سے هذا من وصایا البقراط فی کتاب کہنی چاہئے (اسکے بعد استغفارغ، اس صورت میں یہ ہرگز مناسب امینیمیا و هو الحق نہ ہوگا کہ پہلے استغفارغ کیا جائے، اور اسکے بعد فصد)۔ یہ بقراط

کی ان وصیتوں میں سے ہے، جو اس نے کتاب امینیمیا میں لکھی ہے، اور یہ درست بھی ہے (غلط نہیں ہے) +

یہ ضرورت اس وقت کی ہے، جبکہ (۱) سارے افلاط بدن کے اندر بڑھ گئے ہوں۔ لیکن یہ زیادتی طبعی تھا کہ ساتھ نہ ہو، بلکہ اس زیادتی میں خون کے سوا کسی دوسری غلط کا غلبہ ہو، یا بسک (۲) بدن کے اندر چند افلاط بڑھ گئے ہوں، نہ کہ سارے، اور اس زیادتی میں دوسری غلط کے ساتھ خون کا بھی غلبہ ہو +

ان دونوں صورتوں میں گو فصد کے ساتھ استغفارغ کی بھی ضرورت ہے، اور استغفارغ بھی معمولی نہیں بلکہ قوی دواؤں سے، مگر تقدیم استغفارغ سے کرنی چاہئے؛ کیونکہ ادویہ مسهلہ کی سمت اور تحریک و ہیجان سے سخت خطرات کا اندیشہ ہے۔ اس کے برعکس فصد کی وجہ سے بجائے تحریک و ہیجان کے خون کے ساتھ کچھ نہ کچھ دوسرے افلاط بھی خارج ہی ہو جائینگے (گیلائی) +

لیکن جب بدن کے اندر اخلاط کی زیادتی طبعی تناسب کے ساتھ ہو، تو اسکا حکم ذیل میں آنے والا ہے +  
 دکن لك اذا كانت الاخلط البلیغیة [تانون] اسی طرح اُس وقت بھی قصد کو مقدم کرنا چاہئے، جبکہ طبعی  
 مختلطہ بالدم و لکن اذا كانت مواد خون کے ساتھ مخلوط طور پر (عروق میں) پائے جاتے ہوں؛  
 الاخلط لزجة باسادة فربما لیکن اگر مواد لزج اور بار د ہوں، (اور خون کے ساتھ مخلوط نہ ہوں)  
 نرادھا الفصد غلظا و لئو وجہ بلکہ مثلاً وہ مفاصل کے اندر پائے جاتے ہوں، اور خون رگوں کے  
 فالواجب ان یبدأ بالاسهال (اندر) تو بعض اوقات قصد کی وجہ سے ان کی غلظت اور لزجیت  
 بھی بڑھ جایا کرتی ہے؛ ایسی صورت میں بجائے تقدیم قصد کے  
 اسہال سے ابتداء کرنی چاہئے +

وبالجملة ان كانت الاخلط متساویة خلاصہ یہ ہے کہ اگر بدن کے سارے اخلاط متساوی  
 قدم الفصد فان غلب خلط طور پر (بڑھے ہوئے) ہوں، تو پہلے قصد کرنی چاہئے، پھر اسکے  
 بعد ذلك استفرغ بعد اگر کسی خلط کا غلبہ ثابت ہو، تو اُس کا استفرغ کر دینا  
 چاہئے +

وان كانت غیر متساویة استفرغ اور اگر بدن کے اخلاط متساوی طبعی پر (نسبت طبعی پر)  
 اولاً الفضل حتی یساوی ثم بڑھے ہوئے نہ ہوں، تو پہلے اس بڑھی ہوئی خلط کو بذریعہ  
 یفصد استفرغ کے نکالو، تاکہ ساری غلطیاں متساوی ہو جائیں اور  
 سب کی زیادتی طبعی تناسب پر آجائے، اسکے بعد قصد کر دو +

ومن قدم الداء علی الفصد و [تانون] اگر کسی نے غلطی سے بجائے قصد کے پہلے دوا پلا دی  
 کان ینبغ ان یقدم الفصد (اور قصد کی بجائے استفرغ کو مقدم کر دیا)، در انحالیکہ پہلے  
 فلیؤخر الفصد ایاماً قلائل قصد ہونی چاہئے تھی، تو اس صورت میں مناسب یہ ہے کہ  
 اب قصد کرنے میں چند روز کی اور بھی تاخیر کر دے (تاکہ اس  
 عرصہ میں بدنی قوتیں کچھ جمع ہو جائیں) +

یہ اصول صرف اسکی جگہ کے لئے مخصوص نہیں ہے، بلکہ جب کبھی دوا استفرغ ضروری ہو جاتے ہیں، تو دونوں  
 کے درمیان وقفہ کرنا ضروری ہے +

ومن کان قریباً لعمد بالفسد [تانون] اگر کسی شخص کو قصد لئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ  
 واحتاج الی استفرغ فشرّب الماء اسے اب استفرغ کی بھی ضرورت لاحق ہوگئی، ایسی حالت میں

اوفق له  
وکنایہ اما وقع شرب الدواء [شذرہ] ایسا بارہا ہوا کرتا ہے کہ جس موقع پر قصد کرنی چاہئے  
الواجب کان فیہ الفصد فی حق، وہاں غلطی سے دوا پلا دی گئی را اور بجائے تقدیم قصد  
حی واضطراب فان لم یسکن کے پہلے سہل دید یا گیا تو اس سے مریض بخار اور اضطراب  
بالمسکنا ت فلیعلم انہ کان یجب (بے چینی) میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ عوارض  
ان یقدم علیہ الفصد مسکنا ت پلانے سے دور نہ ہوں، تو یقیناً سمجھ لو کہ ان عوارض کی  
دوسری کوئی وجہ نہیں ہے) اس کی وجہ محض یہی ہے کہ یہاں  
پہلے قصد کرنا ضروری تھا۔

ولیس کل استفراغ یمتاج الیہ [شذرہ] : واضح رہے کہ ہمیشہ استفراغ کی ضرورت صرف اسی  
لفظ الامتلاء بل قد یدعو الیہ لئے نہیں ہوا کرتی ہے کہ امتلاء کی زیادتی، اور بلحاظ مقدار کے  
عظم العلة والامتلاء بحسب کیفیۃ مواد کی کثرت ہے؛ بلکہ گاہے کسی بڑی بات کی وجہ سے بھی استفراغ  
کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے اور گاہے اس لئے بھی کہ مادہ (اگرچہ  
بلحاظ مقدار کے کم ہے، لیکن) بلحاظ کیفیت کے شدید ہے۔

چنانچہ ضرب سقطہ (چوٹ وغیرہ) کی صورت میں بعض اوقات امتلاء کے بغیر محض احتیاطاً مسہلات اور لطینات  
پلا دی جاتی ہیں، تاکہ چوٹ کے مقام پر مواد کا بہت زیادہ اجتماع و انصباب نہ ہونے پائے، اور ورم اگر وہاں پیدا  
ہو، تو ہلکا ہو۔

وکنایہ اما یغنی تحسین التداویر [شذرہ] اگر پہلے سے اچھے تدابیر عمل میں لائے جائیں، تو بسا اوقات  
عن الفصد الواجب فی الوقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس وقت قصد (اور استفراغ) کی ضرورت  
ہی باقی نہیں رہتی (اور سو اکا امتلاء ہی نہیں ہونے پاتا ہے)۔

وکنایہ اما یدعو الی الاستفراغ [شذرہ] بسا اوقات ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ (امتلاء کی موجودگی  
فیعارضہ عائق فلا یكون الحیلۃ کی وجہ سے) استفراغ کی ضرورت تو دامنگیر ہوتی ہے، مگر کسی  
فیہ الا الصوم والنوم وبتدا اراک مجبوری سے استفراغ کرنا دشوار ہوتا ہے؛ ایسی صورت  
سوء مزاج یوجب الامتلاء میں اس کے سوا کوئی تدبیر و حیلہ کارگر نہیں ہے کہ مریض سے

لہ میں نے یہاں علت کا ترجمہ "بات" کیا، کیلانی فرماتے ہیں۔ علت ایک عام لفظ ہے۔ جو مرض، عرض، اور سبب سے  
بھان زیادہ وسیع ہے۔ علت ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جو بدن کے اندر کوئی غیر طبعی تغیر پیدا کر دے۔

روزے رکھوائے جائیں (فاتہ کرایا جائے)، اور اسے ہدایت کی جائے کہ وہ سویا کرے، اور موجودہ استلار کی وجہ سے جو سور مزاج لاحق ہو گیا ہے، اس کا مناسب تدارک کیا جائے +

ومن الاستفراغ ما هو على سبيل الاستظہار مثل ما يحتاج اليه من يعتاده النقرس او الصرع او غير ذلك في وقت معلوم و خصوصاً في المربع فيحتاج ان يستظهر قبل وقته وليستفرغ الاستفراغ الذي يخص مرضه كان فصلاً او اسهالاً

**شذوہ** گاہے استفراغ بطور استظہار کے (یعنی پیش بندی اور تقدم بالحفظ کے طور پر) کیا جاتا ہے، (تا کہ وہ مرض پیدا نہ ہونے پائے، جس کا اندیشہ ہے) مثلاً بعض لوگوں کو مرض نفرس اور صرع وغیرہ ایک وقت مقر میں، علی الخصوص موسم ربیع میں عادتاً لاحق ہوا کرتا ہے؛ ایسی صورت میں قبل از وقت پیش بندی کے طور پر اس امر کی ضرورت دانگیر ہوتی ہے کہ جس مرض کا اندیشہ ہے، اس کے مادہ کا استفراغ کر دیا جائے؛ خواہ وہ استفراغ فصد کی صورت میں ہو، یا اسہال کی صورت میں +

وربما كان استعمال المجففات من خارج والا دویۃ الناشفۃ استفراغاً مثل ما يفعل باصحاب الاستسقاء

**شذوہ** بیرونی طور پر اودیہ مجففہ ناشفہ کا لگانا بھی بعض اوقات استفراغ ہی کا کام کرتا ہے، جیسا کہ گاہے استسقاء والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے +

اَدْوِيَهٌ مُّجَفِّفَةٌ نَاشِفَةٌ : رطوبت کی خشک اور جذب کرنے والی دوائیں + استفراغ کے مریضوں کو گاہے گرم ریت میں دبایا جاتا ہے، گاہے گرم ریت پر لوٹنے کیلئے انہیں بتایا جاتا ہے، اور گاہے ان کے اعضاء پر جاذب رطوبات دوائیں بطور تکیہ کے استعمال کی جاتی ہیں +

وقد يجوز ان يستعمل دواء مجفك الاستفراغ في الكيفية كالسقمونيا عند حاجتك الى استفراغ الصفراء فيجب ان يخلط به ما يخالفه في الكيفية ويوافق في الاسهال او لا يمنع عن الاسهال كالهليلج

**قانون** جس خلط کا خارج کرنا مقصود ہوتا ہے، بعض اوقات ایسی خلط کے شائبہ اور ہم کیفیت دواء استعمال کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے؛ مثلاً صفراء کے استفراغ کرنے کے لئے بعض اوقات سقمونیا استعمال کی جاتی ہے (حالانکہ صفراء سقمونیا، دونوں گرم ہیں)؛ ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ اس دواء کے ساتھ کوئی ایسی چیز ملا دی جائے جو کیفیت میں تو اس کے مخالف ہو، مگر دست لانے میں موافق ہو یا کم از کم

وینتد اسراك سوء هنرا جر ان  
حادث عنه من بعد

(اگر معین اور موافق نہ ہو، تو) دستوں میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا کرے؛ مثلاً ہلیلہ، (مذکورہ بالا صورت میں اگر ستموینیا کے ساتھ ہلیلہ ملا دی جائے، تو اس سے ایک حد تک ستموینیا کی حدت و حرارت بھی ٹوٹ جائیگی، اور دوست لانے میں بھی کچھ نہ کچھ اس سے امداد ہی ملے گی) اور اگر (اسپر بھی) اُس دوار سے کچھ سوء مزاج پیدا ہو جائے، تو بعد کو (مناسب تدابیر سے) اُس کا بھی تدارک کر دیا جائے۔

واصحاب اور ام الا حشاء  
فیصعب اسها لهم و قیثم خان  
اضطرابات الی ذلك فاستعمل لهم  
مثل اللبلاب والقرطم والبغایة  
والخیار سنبل و نحو ذلك

**قانون** جن لوگوں کے احتیاج میں ورم ہوتا ہے، ان کے لئے اسہال ادرتے، دونوں، دشوار ہیں (ان کو مہسل دینا بھی خطرناک ہے، اور تھقی دینا بھی)؛ لیکن اگر ضرورت ہی اسہال کی داعی ہو جائے، تو لباب، قرطم، بسفاج، خیار، سنبل جیسی (ملکی) دوائیں استعمال کی جائیں (جو ورم کے لئے محلل بھی ہوں، اور مواد کو بتدریج دستوں کی راہ خارج کرینوالی ہوں)۔

قال بقراط من كان قضيفا  
سهل اجابة الطبيعة الی التقی  
فلا ولی فی تنقیته ان يستعمل التقی  
وان يكون ذلك فی صیف او سبيع  
او خریف دون الشتاء ومن كان  
معتدل السخنة فلا سهال اولی  
به فان داعی الی استفسا غه  
بالتقی داع فلینظر به الصیف  
ویتوقا فی غیر موضع الحاجة

**قانون** البقراط کا قول ہے کہ جو لوگ لاغر ہوں، جو دعویمائے طبعی طور پر تھے کو بہ آسانی قبول کیا کرتے ہیں، اُن کے تنقیہ کے لئے (بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو) تھے ہی لانا بہتر ہے، اور تھے کا بہترین وقت ان کے لئے موسم گرما، ربیع، یا خریف ہے، نہ کہ سرما۔ اور جو لوگ اوسط درجہ کے فربہ (معتدل السخنة) ہوں، اُن کے تنقیہ کے لئے اسہال ہی بہتر ہے؛ لیکن اگر ایسے (معتدل السخنة) لوگوں میں کوئی خاص وجہ اس امر کی داعی ہو کہ ان کے امتلاء بدن کا تنقیہ تھے ہی کے ذریعہ کیا جائے (اور مہسل دینا مناسب نہ ہو) تو موسم گرما کا انتظار کیا جائے، مگر بلا ضرورت کے (ضرورت شدید کے بغیر) ایسے لوگوں میں تھے بہرگز نہ کرائی جائے۔

کتاب فصول بقراطیہ میں بقراط کا قول اس طرح درج ہے: جو لوگ لاغر ہوں، اور تھے

کرنا ان کے لئے آسان ہو، ان کا استفراغ تم دوا کے ذریعہ اوپر سے کرو (تے لایے)، اور احتیاط رکھو کہ یہ کام موسم سرما میں نہ کیا جائے۔ لیکن جن لوگوں میں تے دشوار ہو، اور ان کے بدن میں گوشت اوسط درجہ پر اچھا ہوا اچھا استفراغ تم دوا کے ذریعہ نیچے سے کرو (مسهل دو)، اور احتیاط رکھو کہ یہ کام موسم گرما میں نہ کیا جائے؛ (گیلائی) +  
و یجب ان یتقدم قبل الاسهال [قانون] جس خلط کا استفراغ مقصود ہو، بہتر ہے کہ اسہال اور  
والقی بنلطیف الخلط الذی تربید تے سے پہلے اس خلط کو لطیف و رقیق بنایا جائے (اس خلط کے  
استفراغ و توسیع المجاری و فتحها غلیظ قوام کو رقیق بنا کر قابل اخراج کر دیا جائے)، عروق و  
خان ذلک یؤمن البدن من مجاری کو کشادہ کر کے کھول دیا جائے، تاکہ بدن (اسہال دے  
التعب کی) مکان و تکلیف سے محفوظ و آسودہ رہے +

گیلائی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد غائبیہ ہے کہ استفراغ سے پہلے جس طرح منفضات بلا کر دوا کے قوام  
کو درست اور قابل اخراج بنایا جاتا ہے، اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ حمام اور ماش وغیرہ کا بھی استعمال کرایا  
جائے، تاکہ عروق و مسامات کشادہ ہو جائیں، اور اخلاط بدن آسانی سے نکلنے کا راستہ پاسکیں، اور جید الکیس  
غذائیں کھلائی جائیں، تاکہ بدن کے اندر فضلات کم پیدا ہوں +

واعلم ان تعوید الطبيعة لیسنا [قانون] کامیاب تدابیر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کسی سخت  
واجابة الی ما یراد من القی الاسهال دوا سے تے کرائی ہو، یا دست لاسنے ہوں، تو دوا قوی کھلانے  
بسهولة قبل استعمال لدواء القوی من سے پہلے ہی جو کچھ کرنا ہے، طبیعت کو نرم کر کے اس کا عادی  
اجدی التدا بیر المصلحہ بنایا جائے کہ وہ اسے بہ آسانی قبول کر سکے +

یعنی اگر مثلاً کسی قوی دوا مسهل سے دست لاسنے ہیں، تو پہلے سے شکم کو نرم کر لیا جائے، یہی وجہ ہے کہ  
اطباء منفتح ادویہ کے ساتھ اکثر ہلکی مسهل اور ملین دوائیں شامل کر دیا کرتے ہیں، اسی طرح اگر کسی دوا مقوی سے تے  
کرائی ہے، تو گرم پانی وغیرہ بلا کہ پہلے سے تے کی عادت ڈالی جائے، ورنہ ممکن ہے کہ سخت دوا مقوی پلا دے جائے  
اور آسانی سے تے نہ ہو، تو اضطراب عظیم واقع ہو سکتا ہے +

والاسهال والقی مع هنال المراق [تذکرہ] مراق کی لاغری کی حالت میں (قوی) مسهل اور مقوی پلانا  
صعب متعب و خطر سخت تکلیف دہ اور خطرناک امر ہے +

مراق سے مراد شکم کی جلد ہے، جس میں جلد کے نیچے کی ساخت بھی شامل ہوتی ہے +  
مراق کی لاغری علی العموم دہم احشاء اور ضعف احشاء کے ساتھ ہوا کرتی ہے، اور اس حالت میں بدن کے  
لے شیخ فرماتے ہیں: "سارے اور ام احشاء مراق کو رقیق اور لاغر بنادیتے ہیں" (ص ۷۸۷ قانون جلد اول) +



اندر جس طرح قوت کم ہوتی ہے، اسی طرح خون بھی کم ہوا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ نہ قوی سہل کی اجازت ہو سکتی ہے، اور نہ مقی کی +

والد واء المقتی قد یعود مسہلاً **شذرہ** گاہے ”دوار مقی“ سہل بن جاتی ہے (یعنی اس سے اذا كانت المعدة قوية او شرب قے کی بجائے دست آجاتے ہیں)۔ اسکی وجہ (۱) گاہے یہ ہوتی علی شدت جوع او کان استارب ہے کہ مریض کا معدہ قوی ہوتا ہے (اور قوت کے باعث دوار دیر پالین الطبیعة وغیر معتاد مقی کی اذیتوں سے کم متاثر ہوتا ہے)۔ (۲) یا یہ کہ مریض للقی او کان الداء ثقیلاً لجوہر نے دوار مقی سخت بھوک کی حالت میں پی ہے، (۳) یا یہ کہ مریض پہلے سے دستوں کے مرض میں مبتلا ہے، اور اسکا شکم جاری ہے، (۴) یا یہ کہ مریض قے کا عادی نہیں ہے، (۵) یا یہ کہ دوار مقی کا جو ہر ثقیل اور نیچے کی طرف (معدہ سے اعمار کی طرف) جلد اور تر بنانے والا ہے +

بعض مؤلفین نے اس مقام سے پہلی اور آخری صورت کو اڑا دیا ہے +  
وامسہل یصیر مقیاً للضعف المحدث او لمشدت یبوسة الشغل او لکون اسکے برعکس گاہے ”دوار سہل“ مقی بن جاتی ہے (یعنی اول شدت یبوسة الشغل او لکون اس سے دست کی بجائے قے آنے لگتی ہے)۔ اسکی وجہ (۱) الداء او کرمها وکون صاحبہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ مریض کا معدہ ضعیف ہوتا ہے (اور ضعف کی وجہ سے دوار سہل کی اذیت کو برداشت نہیں کر سکتا، اسلئے ذاتخم وہ جلد ہی بصورت قے خارج کر دیتا ہے)۔ (۲) یا یہ کہ (امعاء میں) پانچخانہ بہت زیادہ خشک ہو جاتا ہے (اور قبض کی وجہ سے مستحکم سدے بن جاتے ہیں)، (۳) یا یہ کہ دوار سہل ناخوشگوار اور مکرر ہوتی ہے، (۴) یا یہ مریض پہلے ہی سے نخمہ میں مبتلا ہوتا ہے (اور معدہ قے کی حرکات کا عادی ہوتا ہے) +

**شذرہ** جب دوار سہل سے دست نہیں آتے، یا جبکہ (تھوٹے) اوکھل دوار سہل اذا لم یسہل او اسہل غیر نصیب فانہ یجری الخلط بہت دست تو آجاتے ہیں، لیکن غیر بختمہ اور نفخ سے خالی مواد الذی یسہلہ وینشرہ فی البدن خارج ہوتے ہیں تو جس خلط کی یہ دوار سہل تھی، اسی خلط کو فیستولی علی البدن ویستحیل الیہ حرکت میں لا کر اسے بدن کے اندر پھیلا دیتی ہے، اور بدن کے

اخلاط اخری نیکثر ذلک الخلط فی البدن اندر اسکا غلبہ ہو جاتا ہے، جس سے دوسرے اخلاط بھی اسی غلط کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اور اس غلط کی مقدار بدن کے اندر بڑھ جاتی ہے۔

ومن الاخلاط ما هو اسرع اجابۃً الی القئی فی اکثر الامراض کالصفراء ومنہا ما هو مستعص علی القئی کالسوداء ومنہا ما لہ حال وحال کالبغمر

[شذرہ] رتے کی شکل میں خارج ہونے کے لحاظ سے مختلف اخلاط میں صلاحیت کم و بیش ہے) بعض اخلاط اس قسم کے ہیں کہ اکثر اوقات رتے کو بہ آسانی قبول کر لیتے ہیں (اور رتے کی صورت میں نکل آتے ہیں)، مثلاً صفراء اور بعض اخلاط (اس کے برعکس) رتے کو قبول نہیں کرتے (اور رتے کی صورت میں خارج نہیں ہوتے) مثلاً سوداء اور بعض اخلاط اس قسم کے ہیں کہ ان کے حالات اس بارہ میں مختلف ہیں، مثلاً بلغم رطوبت اگر رقیق ہو، تو یہ گاہے رتے کی صورت میں بہ آسانی خارج ہو جاتا ہے، اور اگر غلیظ ہو، تو یہ اسہال کی صورت میں بہ آسانی نکل جاتا ہے)۔

والحموم اسہالہ اصوب من تقیئۃ

[شذرہ] بخار کے مریضوں کے لئے رتے سے بہتر اسہال ہی ہے (اسلئے مریضانِ تب کے استلزامِ بدنی کا تنقیہ حتی الامکان دستوں ہی کے ذریعہ کیا جائے)۔

ومن کان خلطہ نازلاً مثل اصحاب زلف الامعاء فتقیئہم محال

[شذرہ] جن لوگوں میں بدنی مواد اوپر سے نیچے کی طرف جارہے ہوں، ان میں رتے کے ذریعہ ان مواد کا خارج کرنا "محال" ہے (یا بہ توجیہ کیلانی: "نا جائز ہے")، مثلاً زلف الامعاء کے مریض (میں) اوپر سے مواد آنتوں کی طرف اترتے رہا کرتے ہیں، ان کو اوپر کی طرف رتے سے مائل کرنا طبعاً دشوار اور طباً نا جائز ہے)۔

وشر الادویۃ المسهلۃ ما هو مرکب من ادویۃ شدیدۃ الاختلاف فی زمان الاسہال فیضطرب الاسہال ویسہل الاول قبل ان یسہل الثانی و سربما

[شذرہ] اگر کوئی مسهل دوا کا نسخہ ایسے اجزاء سے مرکب ہو جن کے اسہال کی مدت میں شدید اختلاف ہو، تو اسے بدترین مسهل سمجھنا چاہئے مثلاً کسی دوا مسهل کے نسخہ میں سمونیا خیارشنبہ اور ایلو، تینوں شامل ہوں، جن میں سے سمونیا جلد دست لانے والی دوا ہے، اور خیارشنبہ اور ایلو دیر میں) کیونکہ

## اسْتَهْلَ الْاَوَّلِ نَفْسِ الثَّانِي

اس سے دستوں میں ایک طرح کی گڑ بڑ مچ جاتی ہے: یعنی ایک دوا کا عمل دوسری دوا سے پہلے ہی ہو جاتا ہے، اور گاہے ایک دوا دوسری دوا ہی کو دستوں کے ساتھ خارج کر دیتی ہے (جس سے اس کا عمل ہی نہیں ہونے پاتا، اور نسخہ میں اس کا داخل کرنا بے سود ثابت ہوتا ہے) +

اس قول کی توجیہ میں گیلانی نے جو کچھ کہا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”دوا سہل کے نسخہ میں ایسے دوا جزاء ایک مستقل سہل کی مقدار میں، نہ شامل کرنے چاہئیں، جن میں سے ایک سرلیج الاسہال ہو، اور دوسرا بطی الاسہال ہو، ورنہ اس صورت میں وہی خطرات کے اندیشے ہیں، جو ایک ہی دن دو سہل کے پلانے میں ہو سکتے ہیں“  
”مستقل سہل کی مقدار“ سے مراد یہ ہے کہ ان دو میں سے ایک ہی دوا اُس مقصد کے لئے کافی ہو، جبکہ دوسرا سہل دیا گیا ہے +

مگر یہ اصول اور یہ توجیہ، دونوں قابل غور ہیں، اور اطباء کے اکثر نسخہ جات ایسے اجزاء سے خالی نہیں ہوا کرتے +

ومن تعرض للاسهال والقيء وبدنه **شذره** جو شخص سہل یا متقی (شدید سہل اور قوی ممتنع) ہوتا ہے، اور غثا لیکہ اُس کا بدن (مواد روئیہ سے) پاک صاف ہو جاتا ہے، اُسے یقیناً اور بلا ریب دوا، منصف، اور کر ث مضطرب (اور غشی) لاحق ہو جایا کرتا ہے، اور اگر کچھ مادہ نکلتا بھی ہے، تو بڑی دشواری سے نکلتا ہے +

قول بقراط: ”جس شخص کا بدن صحت مند ہو، اُسے اگر دوا سہل یا متقی استعمال کی، تو وہ جلد ہی غشی میں مبتلا ہو جائیگا“

وبالجملة الدوا عامادہم يستفرغ **تنقیہ کی علامت** خلاصہ یہ ہے کہ جب تک دوا سے (دوا سہل یا متقی سے) الفضول فائز نہ لایکون معہ فضلات خارج ہوتے رہتے ہیں، اُس وقت تک بدن میں کرب و اضطراب پیدا نہیں ہوتا (اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب تک بدن کا تنقیہ پورا نہیں ہوا ہے) ! اور جب کرب و اضطراب شروع ہو جاتا ہے، تو سمجھنا چاہئے کہ (اب بدن مواد روئیہ سے پاک صاف ہو گیا، اور) جو چیز کہ خارج ہو رہی ہے،

یہ فضلات کے قبیلے سے نہیں ہے (بلکہ بدن کے اچھے اور کارآمد

مواد ہیں) +

جب کسی خاص خلط کا استفراغ حسب اصول طبی انصاف وغیرہ کے بعد اس خلط کی مخصوص ادویہ سے کیا جائے، تو مندرجہ ذیل احکام سے اس کا پتہ چل سکتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو گیا ہے۔

واذا تغیر الخلط المستفراغ بقی او  
اسہال الی خلط اخر دل علی  
نقاء البدن من الخلط المراد  
استفراغه

جو خلط کہ بذریعہ قے یا اسہال کے خارج ہو رہی تھی، اس کے نکلنے کے بعد جب دوسری خلط نکلنے لگے، تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ جس خلط کا استفراغ کیا جا رہا تھا، وہ بدن سے نکل چکا ہے (اور اب مہل دواؤں کے بقیہ اثر سے دوسرے اخلاط نکل رہے ہیں) +

واذا تغیر الی خراطة وثنی اسود  
منتقن فہو ردى

اور جب اس کے بعد خراطہ (آنتوں کے غشائی ٹکڑے اور چھلکے) اور کالی کالی بدبودار سی چیز برآمد ہونے لگے، تو اسکو ایک بُری علامت سمجھنا چاہئے +

والنوم اذا اشتد عقیبہ لاسہال  
والقئ دل علی ان الاستفراغ  
نقی البدن تنقیۃ بالغتہ ونفع

اسہال یا قے کے بعد جب نیند کا زور ہو جائے، تو یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ استفراغ کے عمل سے بدن کا پورا تنقیہ ہو چکا ہے، اور اس نے پورا فائدہ پہنچا یا ہے (یا یہ کہ استفراغ کے بعد کی نیند مریض کے لئے سودمند ہو کر رہی ہے) +

واعلم ان العطش اذا اشتد  
فی الاسہال والقئ دل علی مبالغتہ  
وبلوغ غایۃ وجودۃ تنقیۃ

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اسہال اور قے (کے دوران میں پیاس کا غلبہ ہو جائے اس امر کی علامت ہے کہ استفراغ پورا ہو چکا، اور منزل مقصود کی حد تک پہنچ چکا، اور بدن کا اچھی طرح تنقیہ ہو چکا ہے +

دوا مہل کیونکر مواد کو  
بذب کرتی ہے؟ اس میں تین مختلف مذاہب ہیں: —

(۱) صحیح مذہب تو یہ ہے کہ دوا مہل اپنی مخصوص خاصیت اور مخصوص کشش سے کسی خاص خلط کو آنتوں کی طرف جذب کرتی ہے، یعنی یہ دوا مہل اپنی مخصوص قوتِ تاثیر سے معدہ اور آنتوں کی غشائے مخاطی کے مخصوص اجزاء میں تحریک پیدا کر دیتی ہے، جس سے غشاء مذکور کے یہ اجزاء مخصوص اخلاط کو خارج کرنے کا کام شروع کر دیتے ہیں +

خواہ وہ خلط قوام کے لحاظ سے رقیق ہو، یا غلیظ۔ اسی مذہب کو شیخ نے پسند کیا ہے +

(۲) دوسرا مذہب یہ ہے کہ مسهل دوا میں کسی خاص خلط کو جذب کرنے کی خاصیت اور کشش نہیں ہوتی، بلکہ ہر ایک مسهل دوا پہلے بدن کے رقیق اخلاط کو خارج کیا کرتی ہے، اس کے بعد بہ ترتیب غلیظ کو اور اس کے بعد غلیظ تر کرکے +

(۳) جالینوس کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک مسهل دوا اسی خلط کو جذب کیا کرتی ہے، جس سے اُس دوا کی مشابہت و مشابہت ہوتی ہے، یعنی دوا مسهل اپنے مشابہ اور اپنے ہم جنس خلط کو مشابہ اور ہم جنس ہونے کی وجہ سے جذب کیا کرتی ہے +

شیخ نے ان دونوں آخری مذاہب کی تردید کی ہے :-

واعلم ان الدواء المسهل ليسهل  
ما ليس له بقوة جاذبة تجذب  
ذلك الخلط نفسه فما جذب  
الخلط الغليظ وخلي السريق كما  
يفعل المسهل للسوداء  
واضح رہے کہ دوا مسهل جس خلط کو بھی دستوں کی شکل  
میں خارج کرتی ہے، اس کو اپنی مخصوص قوت جاذبہ کی وجہ سے  
جذب کر کے خارج کیا کرتی ہے (یعنی یہ قوت جاذبہ خصوصیت  
الخلط الغليظ وخلي السريق کما کے ساتھ فقط اسی خلط کو جذب کرتی ہے)؛ چنانچہ بعض اوقات  
دوا مسهل خصوصیت کے ساتھ محض خلط غلیظ کو جذب کر لیتی  
اور خلط رقیق کو بدن کے اندر ہی چھوڑ دیتی ہے، چنانچہ جو  
دوائیں مسهل سوداء کہلاتی ہیں، اُن کا عمل اسی قسم کا ہوا  
کرتا ہے +

بعض مسهل دواؤں کو بلغم سے، اور بعض کو سوداء سے، اور بعض کو صفراء سے، خصوصیت ہوتی ہے؛ یعنی وہ  
دوائیں فقط انہی اخلاط کو جذب کر کے خارج کرتی ہیں؛ مثلاً سقمونیا صفراء کو، ایتھمون سوداء کو، اور تربد بلغم کو  
دستوں کی راہ خارج کرتا ہے؛ اسی وجہ سے ہر ایک خلط کے لئے علیحدہ علیحدہ مسهل معین ہیں: مسهل بلغم —  
مسهل صفراء — مسهل سوداء۔ اگر یہ خیال صحیح ہوتا کہ ہر مسهل دوا پہلے رقیق ترین مواد کو جذب کر کے خارج  
کیا کرتی ہے، تو یہ صورت کبھی بھی ممکن نہ ہوتی کہ بدن کے اندر خلط رقیق باقی رہے، اور اس سے پہلے غلیظ خلط  
خارج ہو جائے +

وليس قول من يقول انه يولد ما  
يجذب به او انه يجذب الا سرف  
اولا يشئ  
بعض لوگوں کا یہ قول قطعاً بے بنیاد ہے کہ ”دوا مسهل جس  
خلط کو جذب کر کے خارج کیا کرتی ہے، اسی کو پیدا بھی کر دیتی  
ہے“ (جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے)؛ اور یہ کہ ”دوا مسهل پہلے

بدن کے رقیق ترین مواد کو جذب کیا کرتی ہے، اور اس کے بعد  
بہ ترتیب غلیظ کو اور غلیظ تر کو

دوسرے قول کی تردید شیخ نے اس لئے چھوڑ دی کہ اسکی کمزوری بالکل ظاہر ہے۔ علاوہ ازیں شیخ نے  
اوپر واضح بھی کر دیا کہ بعض سہل دوائیں پہلے غلیظ خلط کو خارج کیا کرتی ہیں اور رقیق کو بدن کے اندر ہی چھوڑ  
دیتی ہیں +

وجالینوس معر انہ ہذا یطلق جالینوس کی یہی رائے ہے کہ دوا سہل جس خلط  
القول بان المسهل الذی لاسیمۃ کو جذب کرتی ہے، اسی کو پیدا بھی کر دیتی ہے، اور اس رائے  
فیہ اذا المسهل واستمر کے ساتھ وہ یہ کہتا ہے کہ جن سہل دواؤں میں سمیت نہیں ہوتی  
وَلَدَ الخلط الذی یجذبہ ہے، جب ان سے دست نہیں آتے، اور یہ بدن ہی کے اندر  
ولیس ہذا القول بسدید ہضم ہو جاتی ہیں، تو یہ اُسی خلط کو پیدا بھی کر دیتی ہیں، جسکو  
یہ جذب کرتی ہیں "اور جس کی یہ دوا سہل کہلاتی ہیں؟  
حالانکہ جالینوس کی یہ بات درست نہیں ہے +

ان کا خیال ہے کہ سہل دوائیں اگر سہی ہوں، تو ان سے کبھی بھی بدن کے اندر کوئی خلط پیدا نہیں ہو سکتا،  
جالینوس کی یہ بات درست نہیں ہے، اسکو شیخ نے دلائل سے ثابت نہیں کیا، کیونکہ دست نہ آنے کی  
صورت میں اس خلط کے غلبہ کی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں، جیسا کہ شیخ پہلے بتا چکے ہیں +

ویظہر من حیث تحققہ جالینوس جالینوس کے اس تیقن سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے  
انہ یرى ان بین الجاذب لدوائی کہ ان کا یہ خیال ہے کہ "دوا جاذب (دوا سہل) اور خلط  
والجذب الخلطی مشاکلة مجذب کے درمیان لمحاظ جوہر کے ایسی مشابہت و مشاکلت  
فی الجوہر ولذلك یجذب وهذا پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ دوا اس خلط کو جذب کیا  
غیر صحیحہ کرتی ہے" حالانکہ یہ خیال بھی درست نہیں ہے +

ولو کان الجذب بالمشاکلة لوجب اگر بالفرض سہل دواؤں کا یہ جذب مشاکلت کی  
ان الحدید یجذب الحدید اذا وجہ سے ہوتا، تو یقیناً ایک لوہا جو مقدار کے لحاظ سے غالب ہو  
غلبہ والذہب یجذب بالذہب دوسرے کم مقدار کے لوہے کو، اور اسی طرح ایک سونا جو  
اذا غلبہ بمقدارہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ ہو، دوسرے کم مقدار کے سونے کو  
اپنی طرف کھینچ لیا کرتا +

لہٰذا معتزل جالینوس ہی کہے، جو آپ اپنے آپ پر کیا جو، اور اسکا ضعیف سا جواب ہے: کہ یہاں مشاکلت "مشاکلت تامہ" مراد نہیں ہے، کیونکہ تیز و سہل

لکن الاستقصاء فی هذا الے  
غیر طبیب  
لیکن اس مسئلہ کی انتہا تک کرید کرنا اور اس کی تہ تک  
پہونچنا طبیب کے فرائض سے خارج ہے۔ یہ کام تو علم طبیعی کا  
ہو سکتا ہے) +

بیاں یہ امر یقیناً غور طلب ہے کہ ذہرہ گاؤر بیل کا پت (مسل صفراء ہے، جو صفراء سے بہت کچھ  
مشاکلت رکھتا ہے، اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بعض مسل دو ایس اپنے ہم شکل اخلاط کو خارج کیا کرتی ہیں +  
والعلم ان انجذاب الاخلاط فی **شذرہ** یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دو اس مسل یا ممتی استعمال کرنے  
شراب المسهل والحق انما هو فی کے بعد بدن کے اخلاط انہیں راستوں سے کھینچ کر معدہ اور امعاء  
الطرق التي اندفعت فیها حتی کی طرف) آیا کرتے ہیں، جن راستوں سے یہ (اعضاء کی طرف)  
توصل فی الامعاء والمعدۃ جایا کرتے ہیں، چنانچہ جب یہ معدہ اور آنتوں کے جون میں  
وهناک يتحرك الطبيعة الے پہونچ جاتے ہیں، تو طبیعت انکو معدہ اور امعاء کے الیات  
دفعہا الی خارج عضلیہ کی امداد سے) باہر کی طرف دفع کر دیتی ہے +

معدہ اور امعاء کی عروق شریہ اور غشاء مخاطی کے مسامات کے ذریعہ خلاصہ غذا جذب ہوا کرتا ہے +  
انہیں راستوں سے بدن کے مواد دستوں اور تے کی صورت میں خارج ہوا کرتے ہیں +

معدہ اور امعاء کی اندرونی سطح میں مخصوص اجزاء اور مخصوص ساختیں ہیں، جن سے مخصوص قسم کے مواد  
ادویہ مسل کی مخصوص تحریک سے مترشح ہوا کرتے ہیں، جو ان اعضاء کی حرکت و دویہ — حرکت و دفع — سے خارج  
ہو جاتے ہیں +

وقلما يتفق لهما عن شرب المسهل **شذرہ** بعض اوقات یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دو اس مسل پینے  
ان تصعد الی المعدۃ فان تصعدت کے بعد بدن کے مواد معدہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور معدہ  
مالت الی القی کے جون میں مواد کا انصباب شروع ہوتا ہے، چنانچہ جب  
بدن کے اخلاط معدہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں، تو طبیعت ان کو  
(گاہے) تے کے ذریعہ خارج کر دیا کرتی ہے، اور گاہے  
امعاء کی طرف اوتار دیتی ہے، جو دستوں کے ذریعہ خارج  
ہو جاتے ہیں) +

وانما لا يصعد الی المعدۃ  
شیشین  
رہا یہ سوال کہ یہ مواد معدہ کی طرف (ہیشہ) کیوں نہیں  
چڑھا کرتے؟ تو اس کے دو اسباب ہیں:

احدهما ان الدواء المسهل **اَوَّل:** یہ کہ دوا سہل آنتوں کی طرف جلد اور تر جایا کرتی ہے  
سریع النفوذ الی الامعاء رکینکہ دوا سہل کی مخصوص تحریک و تاثیر سے معدہ اور آنتوں

کی حرکت دودیدہ — حرکت و فعیہ بہت تیز ہو جایا کرتی ہے +  
والثانی ان الطبیعة عند شرب **دویم:** یہ کہ دوا سہل کے استعمال کے بعد (طبیعت میں

المسهل یستجیل بہ فی دفعها عن اورجہ ایک مخصوص تحریک پیدا ہو جاتی ہے، جس سے) طبیعت مواد کو  
ماسا ساریقا الی تحت والی اسفل بہ عجلت تمام اور دوا ساریقا سے نیچے کی طرف، نہ کہ اوپر کی طرف،

لا الی فوق فان ذلك اقرب **دفع** کرنا شروع کر دیتی ہے، کیونکہ یہی راستہ قریب ترین اور  
سہل ترین ہے (یعنی عروق ماسا ریکا کے مواد کا نیچے کی

طرف روانہ ہونا طبعاً اور عادتاً سہل ہے) +  
ولان ما خلفها یذاحمها ایضا وذلك علاوہ ازیں سہل ہونے کی صورت میں اگلے مواد کو کچلا

مما یحرق الطبیعة الی الدافع مواد برابر دباتے اور ڈھکیلتے رہا کرتے ہیں، جس سے طبیعت میں  
من اقرب الطرق اس قسم کی تحریک واقع ہوتی ہے کہ وہ ان مواد کو قریب ترین

راہ سے خارج کر دے +  
اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بقول شیخ کے دوا سہل میں قوتِ جاذبہ ہوا کرتی ہے، جسکی وجہ

سے خلط دوا کے ساتھ چمٹ جایا کرتی ہے، اسلئے جب معدہ اور آنتوں کے اندر دوا سہل اور خلط کی باہمی  
ملاقات ہوگی، تو یہ دونوں باہم اس طرح چمٹ جائینگے، جس طرح مقناطیس اور لوہا باہم چپاں ہو جاتے ہیں،

پھر یہ بصورت دست باہر کیونکہ خارج ہوتے ہیں +  
اس کا جواب شیخ ذیل میں اس طرح دیتے ہیں کہ گواہی ضرور ہے، مگر طبیعت اپنی قوتِ دافعہ کے

ذریعہ سے ان کو خارج کر دیا کرتی ہے :-  
ولو کان للدواء قوۃ جاذبۃ اگرچہ دوا سہل میں قوتِ جاذبہ ہوا کرتی ہے، جس کی

تلتزم الخلط لکن قوۃ الطبیعة وجہ سے دوا سہل خلط کے ساتھ چمٹ جایا کرتی ہے، لیکن  
الدافعة اولی ان تغلب فی الصیحہ طبیعت کی قوت دافعہ غالب ہوا کرتی ہے، بشرطیکہ اس شخص

القوی کی قوتیں قائم ہوں +  
لیکن اگر باغرض اس شخص کی قوتیں مردہ ہو چکی ہیں، تو ظاہر ہے کہ اس وقت طبیعت کی قوت دافعہ

لہ اور دوا ساریقا: آنتوں کی دریغیں +



قابل نہ ہو سکی، اور نہ اس خلط کو خارج کر سکی، جو دوا راسل کے ساتھ جٹی ہوئی ہوتی ہے، بلکہ وہ آنتوں کے جوف میں "قوت کی مردگی" کی وجہ سے اسی طرح پڑی رہیگی +

علی ان الدواء انما یجذب بھا  
علاوہ ازیں دوا راسل مواد بدن کو ایک معین راستہ  
الی طریق معین  
ہی کی طرف جذب کیا کرتی ہے +

اور وہ "معین راستہ" آنتوں کا ہے؛ اس لئے اسہال کی صورت میں مواد بدن معدہ کی طرف  
مرد کرنے سے رک جاتے ہیں +

لکن حال الدواء اطلاق بخلاف دوا رقی لیکن دوا رقی کا حال دوا راسل کے برعکس ہے:  
هذا فانہ ان کان فی المعدۃ کیونکہ دوا رقی جب معدہ میں ہوتی ہے، تو معدہ ہی کے اندر  
وقف فیہا وجذب الخلط الی تھم جاتی ہے (دوا راسل کی طرح جلد آنتوں کی طرف نہیں اتر  
نفسہ من الامعاء وقیاً بقوتہ و جاتی)، اور مواد کو راسل کے برعکس، تمام اعضا سے جٹی کر  
مقاومت قوۃ الطبیعة آنتوں سے بھی اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، اور پھر ان مواد کو رکتے

کی صورت میں اپنی ذاتی قوت کے ذریعہ، اور طبیعت کا مقابلہ  
کر کے (طبعی حرکت کے خلاف) خارج کر دیتی ہے +

دوا رقی طبیعت کا مقابلہ کیونکر کرتی ہے؟ اس لئے کہ معدہ کے مواد بالطبع آنتوں ہی کی طرف  
اترا کرتے ہیں، نہ کہ مری اور منہ کی طرف، اس لئے کہ حرکت ایک بالکل غیر طبعی فعل ہے، جسکو منہ لے لے  
بدن کہا گیا ہے۔ اس کے برعکس دوا راسل مواد بدن کو اسی راستہ سے خارج کیا کرتی ہے، جدھر سے  
طبیعی مواد خارج ہوا کرتے ہیں (آلی) +

و یجب ان تعلم ان اکثر انجذاب شذرہ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ (اسہال اور قے میں) جو  
الاخلاق مجذب بالادویۃ انما مواد دواؤں کے ذریعہ کھینچ کر (جوف معدہ اور امعاء کی طرف)  
هو من العروق الا ما کان شدیداً آیا کرتے ہیں، یہ زیادہ تر عروق سے (اور عروق کی راہ) آیا  
المجاورة فینجذب منہ فی العروق کرتے ہیں؛ رہے وہ مواد جو (معدہ اور امعاء سے)  
وغیر العروق مثل الاخلاط الی بہت ہی قریب (کے اعضا میں) واقع ہوتے ہیں، تو یہ دونوں  
فی الریۃ فافانجذب من طریق طریقوں سے منجذب ہوا کرتے ہیں؛ براہ عروق اور براہ  
المجاورة الی المعدۃ والامعاء غیر عروق؛ مثلاً پھیپھڑے کے مواد معدہ اور امعاء تک  
وان لم تسلك العروق قربت اور پڑوس کی وجہ سے کھینچ کر ہوتی جاتے ہیں، خواہ

یہ عروق کار بستہ نہ طے کریں +

واعلم ان کثیرا ما یكون النشف **شذرہ** واضح ہو کہ خشک دوائیں جو بدنی رطوبات کو چوس  
من الادویۃ الیابستہ سبباً لیا کرتی ہیں (ادویہ ناشفہ) گاہے یہ بدنی رطوبات  
لاستفراغ رطوبات من البدن کے استفراغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں، جیسا کہ استفراغ میں  
کما فی الاستسقاء کیا جاتا ہے (جسکا ذکر پہلے گذر چکا کہ مرین استفراغ کو گاہے

گرم ریت میں رطوبات کے خشک کرنے کیلئے دبایا جاتا ہے) +

**شذرہ** بعض سہل دوائیں عروق سے خون کی مائیت (بلغمائی) کو بہت زیادہ جذب کر لیا کرتی ہیں، اور دست  
پانی کے سے آتے ہیں +

بعض سہل دوائیں عروق میں خود منجذب نہیں ہوتی ہیں، مگر عروق سے کچھ مادہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں،  
جس سے آنتوں میں بوجھ سا پیدا ہو جاتا ہے، اور طبیعت اس بار خاطر کو دفع کرنے کے لئے آنتوں کی قوت دفع  
کو تیز تر کر دیتی ہے +

بعض سہل دوائیں معدہ اور امعاء کی اندرونی سطح میں لذع و ہیجان پیدا کر دیتی ہیں، جس سے  
ان کی قوت دفع تیز تر ہو جاتی ہے، اور دست آجاتے ہیں +

بعض سہل دوائیں منجذب ہو کر اور داغ تکا ہو چکے براہ راست اعصاب کے مرکز پر اثر کر کے  
آنتوں کی قوت دفع کو تیز کر دیتی ہیں +

بعض سہل صغراء دوائیں صغراء کے انصاف کو بگڑے امعاء کی طرف بڑھا دیتی ہیں، اور بعض  
دوائیں اس لئے "سہل صغراء" کہلاتی ہیں کہ صغراء جو نہی آنتوں پر گرتا ہے کہ وہ دستوں کی شکل میں خارج  
ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے +

معدہ اور امعاء کی سطح میں مخصوص ساختیں اور مخصوص گلیاں ہیں، جو سہل اور متقی کی مختلف تحریکات سے  
متاثر ہوا کرتی ہیں، اور مخصوص رطوبتیں پیدا کر کے خارج کرتی ہیں، اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ حقیقی دوا  
سہل اور حقیقی دوا متقی میں ایک مخصوص قوتِ جاذبہ ہوا کرتی ہے، جس سے بدن کے محض مخصوص مواد ہی ان  
گلیوں سے خارج اور ترشح ہوا کرتے ہیں +

فصل (۵) اسہال اور اس کے قوانین

الفصل الخاص فی الاسہال وقوانینہ

اس فصل میں محض اسہال کے مخصوص احکام بیان کئے گئے ہیں۔ بقول قریشی اس فصل کا عنوان

”اسہال کا بقیہ ذکر اور اسکے قوانین“ ہونا چاہئے تھا +

قد سبق منا الکلام فی وجوب  
اعداد ابدن قبل الدواء المسهل  
نقبول المسهل وتوسیع المسام  
وتلین الطبیعة وخصوصاً  
فی العلل الباردة  
یہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ دواء مسهل کھلانے سے  
پہلے (منفع کے ذریعہ) بدن کو اسہال کے لئے تیار کر لینا چاہئے،  
مسامات (اور مجاری) کو کشادہ کر لینا چاہئے، اور شکم کو نرم کر لینا  
چاہئے؛ خصوصیت سے ان باتوں کا امراض بارہ میں زیادہ لحاظ  
کرنے کی ضرورت ہے +

وبالجملة لین الطبیعة قبل الاسهال  
قانون جيد فيه امان الا فيمن  
هو شديد الاستعداد للانساب  
فان هذا لا يجب ان يفعل به  
شي من هذا فانه يكون سببا  
لافراط يقع به  
خلاصہ یہ کہ (مرض خواہ حار ہو، یا بارہ) اسہال سے  
قبل شکم کو نرم کر لینا ایک بہترین اصول ہے، جس میں بہت سی  
باتوں سے امن و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ ہاں جو لوگ  
پہلے ہی سے ذرب و دستوں کے مرض کی شدید استعداد رکھتے  
ہوں، ان لوگوں میں یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ اس قسم کی کوئی  
تذخیر عمل میں لائی جائے، ورنہ یہ افراط کا سبب بن جائے گا  
(اور اُسے اتنے دست آ جائینگے کہ روکنا دشوار ہو جائیگا) +

ومثل هذا يجب ان يخلط بمسهله  
ماله قوة مقیئة لئلا يستجبل  
فی النزول عن المعدة قبل الفعل  
فعله بل يتعدى فيه قوة الدائمين  
فيفعل المسهل فعله ويفعل  
المقیتی فعله فی عکس هذه الحالة  
بلکہ ایسے لوگوں کے لئے یہ مناسب ہے کہ ان کے مسل  
دواؤں کے ساتھ کچھ مقی دوائیں بھی ملا دی جائیں، تاکہ مسل  
دوائیں اپنے عمل سے پہلے بوجلت معدہ سے آنتوں میں نہ اتر  
جائیں (اور بلا عمل کے خارج نہ ہو جائیں)؛ بلکہ اس اختلاط کی  
وجہ سے دونوں قسم کی دواؤں کے اثرات اس مخلوط میں برابر  
برابر ہو جائینگے: دواء مسهل اپنا کام کرے گی اور دوا مقی  
مسل کے برعکس اپنا کام کرے گی +

جن لوگوں میں ذرب کی استعداد شدید ہوتی ہے، ان میں مسل سے دو خطرے ہوتے ہیں: اول یہ کہ  
دستوں میں افراط نہ ہو جائے۔ دوم یہ کہ دواء مسهل بلا عمل آنتوں میں نہ اتر جائے۔ لیکن جب مسل کے  
ساتھ کوئی دوا مقی بھی شامل کر دی جائے گی، تو نہ پہلا خطرہ رہیگا، اور نہ دوسرا؛ یعنی دواء مسهل اگر مادہ کو  
نیچے لایگی۔ تو دوا مقی مادہ کو اوپر لیجانا چاہیے گی۔ گیلانی +

اسکے بعد گیلانی فرماتے ہیں کہ دوا مقی اتنی نہ شامل کرنی چاہئے کہ اس سے قے آجائے، اور نہ دوا مسهل

توی پوری خوراک میں — ہونی چاہئے +

واللشع من المستعدین للذرب **شذره** تو تلے اشخاص (لشع) میں چونکہ (طبعاً) ذرب کی  
فلا یحملون دواء قویا استعداد پائی جاتی ہے، اسلئے وہ قوی مسہلات کو برداشت  
نہیں کر سکتے +

یہ اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ توکلوں کے معدہ اور اسعار عموماً دماغی نزلات کی وجہ سے مرطوب ہوا کرتے  
ہیں، اسلئے یہ مرض ذرب کے لئے آمادہ رہتے ہیں، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ مسہلات قویہ سے بہت سے  
خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ رہا یہ خیال کہ تو تلے پن کو مرطوبت سے کیا تعلق؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جب بچوں کو دکھا  
جاتا ہے، تو اس خیال کی امید ہو جاتی ہے۔ بچے عموماً تو تلے ہوا کرتے ہیں، لیکن جب جوان ہوتے ہیں، اور انکی  
مرطوبت کم ہو جاتی ہے، تو ان کی زبان بھی درست ہو جاتی ہے +

والکثر ذربهم من نوازل رؤسهم ایسے تو تلے لوگوں میں جو مرض ذرب ہوا کرتا ہے، وہ  
زیادہ تر ان کے دماغی نزولہ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے +

ومن المخطا طرۃ ان یشرّب المسهل **شذره** خطرناک امور میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ آنٹوں میں  
وفی المعاء ثفل یا بس بل یجب خشک پانچھان پڑا ہوا ہو اس نے راستہ روک رکھا ہو اور اسکی حالت  
ان یخرجه ولو بحقنة او بمساقۃ میں سہل پی لیا جائے۔ ایسے موقع پر مناسب ہے کہ آنٹوں سے  
ایسے سدوں کو پہلے خارج کر لیں، خواہ اس کام کے لئے حقنہ مزلقہ  
استعمال کریں، یا مرقہ مزلقہ (پھسلا دینے والا شوربہ، جس سے  
آنٹوں کا ثفل پسٹل کر خارج ہو جائے) +

واستعمال الحمام قبل الدواء المسهل **شذره** سہل لینے سے پہلے کچھ دنوں تک، بشرطیکہ کوئی امرانہ  
ایا ما ملطف وهو من المعدادات نہ ہو، حمام کرتے رہنا ملطف مواد (مرق مواد) ہے؛ نیز یہ  
الجیدۃ الا ان یمنع ما نفع ویجب ان بہترین ذرائع میں سے ہے، جن سے سہل کے لئے آسانیاں پیدا  
ان یكون بین الحمام و بین شراب ہو جاتی ہیں (معدلات)۔ لیکن حمام کرنے اور دوا سہل  
الدواء زمان یسیر پینے کے درمیان تقوڑا سا وقفہ دینا ضروری ہے (یہ کسی طرح  
مناسب نہ ہوگا کہ حمام سے نکلتے ہی دوا سہل پی لی جائے) +

ولا یدخل الحمام بعد الدواء اسی طرح یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ دوا پینے کے بعد  
فانہ یجذب الماء الی خاسرج حمام میں داخل ہو جائیں؛ کیونکہ حمام مواد بدن کو (سہل کے

وانما یصلح لحبس الاسهال برعکس، باہر کی طرف کھینچتا ہے (جس سے دونوں کے متضاد و  
 لا للمعونة علی الاسهال اللهم اعمال میں تعارض واقع ہو جاتا ہے)۔ یہ کام تو صرف اُسی وقت  
 الا فی الشتاء فلا بأس بان یدخل اچھا ہے، جبکہ دستوں کو بند کرنے کا ارادہ ہو، نہ کہ انہیں بڑھانے  
 البیت الاول من الحمام بحیث اور تیز کرنے کا؛ ہاں اگر سردیوں کا موسم ہو، تو اس میں  
 لا تكون حرارته مقتدرة علی کوئی مسند لقمہ نہیں ہے کہ مریض حمام کے پہلے کمرہ (بیت اول)  
 الجذب البتہ بل علی التلیین میں داخل ہو، جہاں (ہوار میں) محض اتنی حرارت ہونی چاہیے  
 کہ بدن کے مواد کو باہر کی طرف نہ جذب کر سکے، بلکہ صرف اس کو  
 نرم کر سکے +

وبالجملة فان هواء من لیشرب بالذاء وبالجملة فان هواء من لیشرب بالذاء  
 یجب ان یکون الی حرارة سیرة ضرورت ہے، جس میں محض تھوڑی سی حرارت ہو جس سے پسینہ  
 لا یحرق ولا یکرّب فان ذلک نہ آسکے، اور بے چینی نہ پیدا ہو سکے۔ ایسی ہوا، سہل کے مُعدّات  
 من المعدادات میں سے ہے (جس سے سہل کے لئے عمل اسہال میں آسانیاں پیدا  
 ہو جاتی ہیں) +

والذات والتمرین بالذات من قبل اسی طرح سہل سے قبل بدن کی مالش کرنی اور تیل ملنا  
 ذلک من المعدادات ایضاً بھی مُعدّات میں سے ہے +  
 ومن لم یعتد الذاء ولم یشربہ [قانون] جو لوگ دوا سہل کے عادی نہ ہوں، اور جنہوں نے کبھی  
 فالا ولی بالطیب ان یتوقف عن دوا سہل پی نہ ہو، ایسی حالت میں طبیب کے لئے یہی مناسب  
 سقیمہ المسہلات ذوات القوة ہے کہ انہیں قوی مسہلات پلانے سے توقف برتیں +  
 واما صاحب التخم والاخلط اللزجة [قانون] جن لوگوں کو تخم کی شکایت ہو، یا جنکے بدن میں اخلاط لزجہ  
 والتمدد فی الشراسیف ومن ہوں، یا جنکے شراسیف میں تمدد (تناؤ) ہو، یا جنکے احشائے  
 فی احشائہم التهاب وسدد فلا یجب التهاب (سوزش، جلن) یا سددے ہوں، انہیں مسہلات میں  
 ان یسقی شئیّا حتی یصلح ذلک بلا غثّ سے کوئی چیز اُس وقت تک استعمال نہ کرانی چاہیے، جب تک  
 الملیئۃ وبالحمام والراحۃ وترک ان عوارض کی اغذیہ ملینہ، حمام، راحت و سکون، اور ترک  
 ما یحرک ویلمب محرکات و ملہبات سے اصلاح نہ کر لی جائے +

للملہبات؛ التهاب یعنی سوزش، جلن پیدا کر نیوالی چیزیں +

والذین يشربون المياة الفاسدة [شذرہ] جو لوگ ٹھہرا ہوا پانی پیا کرتے ہیں، یا جنکو دم طحال والے المطحولون فافهم يحتاجون الے کی شکایت ہے، انہیں قوی سہلات کی ضرورت ہو ا کرتی ہے ادویۃ قویۃ (میاہ قاضیہ: کھڑا پانی) +

واذا شرب الانسان مسهل [قانون] جب کوئی آدمی دوا مسهل پئے تو بہتر یہ ہے کہ دوا فلاولی بہ ان کان دواء قویا کے عمل سے پہلے وہ سو جائے؛ بشرطیکہ وہ مسهل قوی ہو ان ینام علیہ قبل علہ فانہ (مسل ضعیف نہ ہو)، کیونکہ ایسا کرنے سے مسل کا عمل اچھا یعمل اجود وان کان ضعیفا فلاولی ہوتا ہے (جیسا کہ حب ایا ریح اور حب شبیار میں کیا جاتا ہے) ان لا ینام علیہ فان الطبیعة لیکن اگر مسهل ضعیف ہو، تو اسے کھانے کے بعد سونا بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مسهل ضعیف کھا کر وہ شخص سو گیا، تو طبیعت دوا کو مضہم کر جائیگی (اور اسکا کوئی عمل ظاہر نہ ہو سکیگا) +

واذا اخذ الدواء یعمل فلاولی جب دوا کا عمل شروع ہو جائے (یعنی دست شروع ہو جائے) تو جس طرح بھی ممکن ہو، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے بہ ان لا ینام علیہ کیف کان (یا: تو دوا خواہ کیسی بھی ہو، قوی یا ضعیف، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے) +

کیونکہ اگر وہ شخص سو گیا، تو بہت ممکن ہے کہ نیند اتنی گہری آئے کہ وہ شخص باوجود تحریک حاجت کے بیدار نہ ہو سکے، اور تغافل حاجت میں غفلت اور تاخیر ہو جائے، جسکی مغفرتیں ظاہر ہیں (گیلائی) +

ولا یجب ان یتحرك علی الدواء [قانون] یہ مناسب نہیں ہے کہ دوا رہتے ہی مریض چلنا پھرنا مک لیشرب بل یسکن علیہ لیستل اور حرکت کرنا شروع کر دے، بلکہ دوا مسهل پینے کے بعد علیہ الطبع فیعل فیہ فان الطبع تھوڑی دیر سکون کرنا چاہئے، تاکہ طبیعت (طبیعت معویہ) ما لم یعمل فیہ لم یعمل ھو فی الطبع اُسے اپنے گھرے میں ملے، اور اُسے اس دوا میں عمل کر نیکا موقع مل جائے (ورنہ حرکت کی حالت میں طبیعت کو اتنا اطمینان کا موقعہ عموماً نہیں ملا کرتا ہے)؛ کیونکہ جب تک دوا میں طبیعت اپنا عمل نہیں کر لیتی ہے، دوا ابھی اپنا کوئی عمل طبیعت بدنیہ میں نہیں کر سکتی۔

ولکن یجب ان یتشھط الروائح [قانون] دوا مسهل پینے کے بعد ایسی چیزیں سو گھاتی چاہئیں،

للغثيان مثل سرائحة النعناع جرمشلی کو روکتی ہوں۔ مثلاً نعناع (پودینہ کو بھی)۔ سداب،  
والسداب والکرفس والسفرجیل کرفس۔ بھی، گل خراشانی، جس پر گلاب اور قدرے سرکہ  
والطین الحراسا خمر شوشا باماء الوتر وقلیل خل بھٹک لیا گیا ہو +

فان نفر عند الشرب عن سرائحة [قانون] اگر دوا مسهل پیتے وقت اس کی بو سے نفرت و کراہت  
الذواء مد منخریہ معلوم ہو، تو ناک کے نتھنوں کو بند کر لینا چاہئے +

ووجب ان بمضغ العا لث للذواء [قانون] جس شخص کو دوا مسهل پینے سے اس کی بد مزگی کے پٹ  
شیئا مثل الطر خون حتی تحل، تنفر ہو، وہ طر خون جیسی کوئی دھندلا چیز چبا لے، تاکہ اس کے  
قوة فمہ منہ کی قوت سرسٹن ہو جائے +

وان خاف القذف شد الاطراف [قانون] اگر تے ہو جانے کا خوف ہو، تو دوا مسهل پلانے سے  
فاذا شرب تناول عليه قابضا (پہلے) مریض کے ہاتھ پاؤں کو کس کر باندھ دیا جائے، اور  
دوا پینے کے بعد اسے کوئی قابض چیز کھلا دی جائے +

والاطباء قد يلوثون لهما الحب گولیوں پر اجن لوگوں میں تے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جو لوگ  
بالعسل وقد يجرون عليه العسل [شکر چڑھانا] دوا مسهل سے نفرت و کراہت رکھتے ہیں) گا ہے  
مقوما او سکر مقوما حتی یکسونه اطباء ایسے لوگوں کے لئے گولیوں کو شہد سے تھیر دیا کرتے  
منہ قمیصا ہیں، اور گا ہے گولیوں پر شہد کا، یا شکر کا قوام چڑھا دیا  
کرتے، اور گولیوں کو قمیص (غلاف) پہنا دیا کرتے ہیں +

آجکل کئی قسم کے نول (مَحْفَظَه، غلاف) بنائے گئے ہیں جن میں گولیاں اور دھندلا دوا ایسے بند کر کے  
مریض کو لگا دیتے ہیں: یہ نول پیٹ میں جا کر حل ہو جاتے، اور دوا اپنا کام شروع کر دیتی ہے +

ومما هو حيلة جيدة ان يمسح اس مقصد کے لئے ایک یہ بھی اچھی تدبیر ہے کہ گولیوں  
بالقیر و لھی ومما هو غاية جدا پر قیر و لھی لگا دی جائے۔ اور دوسرا نہایت ہی اچھا اور  
ان يملأ الفم ماء وشیئا اخر آسان، یہ یہ ہے کہ منہ کو پانی سے، یا کسی اور چیز سے بھر لیا  
تھر لشراب عليه الحب کما هو او جائے، اس کے بعد گولی اصلی صورت میں، یا کسی ترکیب کے  
لہ گل خراشانی: ایک قسم کی سفید، سوندھی مٹی ہے +

لہ یہ خجرون کا ترجمہ ہے، جو اجڑا یا خجریہ سے مشت ہے، یا جڑا (یعنی کشیدن) سے۔ اسے  
بجڑاؤن، تجرید سے پڑ سنائیے نہیں ہے، کیونکہ تجرید کے معنی میں کسی طرح نہیں بنتے +

والذین يشربون المياة القائمة [شذرہ] جو لوگ ٹھہرا ہوا پانی پیا کرتے ہیں، یا جنکو دم طحال والہ مطحولون فانهم يحتاجون الے کی شکایت ہے، انیس قوی سہلات کی ضرورت ہو ا کرتی ہے ادویۃ قویۃ (میاہ قائمہ : کھڑا پانی) +

واذا شرب الانسان المسهل [قانون] جب کوئی آدمی دوا مسهل پئے تو بہتر یہ ہے کہ دوا فلاولی بہ ان کان دواء قویا کے عمل سے پہلے وہ سو جائے، بشرطیکہ وہ مسهل قوی ہو ان یتام علیہ قبل عملہ فانہ (مسل ضعیف نہ ہو)، کیونکہ ایسا کرنے سے مسل کامل اچھا یعمل اجود وان کان ضعیفا فلاولی ہو تا ہے (جیسا کہ حب ایارج اور حب شبیار میں کیا جاتا ہے)۔ ان لا یتام علیہ فان الطبیعة لیکن اگر مسهل ضعیف ہو، تو اسے کھانے کے بعد سونا بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مسهل ضعیف کھا کر وہ شخص سو گیا، تو طبیعت دوا کو مضہم کر جائیگی (اور اسکا کوئی عمل ظاہر نہ ہو سکیگا) +

واذا اخذ الدواء یعمل فلاولی جب دوا کا عمل شروع ہو جائے (یعنی دست شروع ہو جائیں) تو جس طرح بھی ممکن ہو، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے بہ ان لا یتام علیہ کیف کان (یا : تو دوا خواہ کیسی بھی ہو، قوی یا ضعیف، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے) +

کیونکہ اگر وہ شخص سو گیا، تو بہت ممکن ہے کہ نیند اتنی گہری آئے کہ وہ شخص باوجود تحریک حاجت کے بیدار نہ ہو سکے، اور قضاء حاجت میں غفلت اور تاخیر ہو جائے، جسکی مضر تیں ظاہر ہیں (گیلانی) +

ولا یجب ان یتحرك علی الدواء [قانون] یہ مناسب نہیں ہے کہ دوا پیتے ہی مر یض چلنا پھرنا مکا لی شرب بل یسکن علیہ لیشتل اور حرکت کرنا شروع کر دے، بلکہ دوا مسهل پینے کے بعد علیہ الطبع فیعل فیہ فان الطبع تھوڑی دیر سکون کرنا چاہئے، تاکہ طبیعت (طبیعت معدیہ) مالمر یعمل فیہ لمر یعمل هو فی الطبع اُسے اپنے گھیرے میں لے لے، اور اُسے اس دوا میں عمل کرنے کا موقع مل جائے (ورنہ حرکت کی حالت میں طبیعت کو اتنا اطمینان کا موقعہ عموماً نہیں ملا کرتا ہے)۔ کیونکہ جب تک دوا میں طبیعت اپنا عمل نہیں کر لیتی ہے، دوا بھی اپنا کوئی عمل طبیعت بدنیہ میں نہیں کر سکتی۔

ولکن یجب ان یشھم الروا حرا لہا [قانون] دوا مسهل پینے کے بعد ایسی چیزیں سو گھمائی جائیں،



للفشیان مثل سراحۃ النعناع جو متلی کو دو گنتی ہوں، مثلاً نعناع (پودہ نہ کوہی)، سداب،  
والسداب والکرفس والسفرجیل کرفس، بھی، گل خراستانی، جس پر گلاب اور قدرے سرکہ  
والطین الحراسا کمر شو شاماء الورق قلیل خل جھٹک لیا گیا ہو +

فان نفر عند الشرب عن سراحۃ [قانون] اگر دوا مسهل پیتے وقت اُس کی بو سے نفرت و کراہت  
الذواء سد منخریہ معلوم ہو، تو ناک کے تھنوں کو بند کر لینا چاہئے +

ووجب ان بمضغ العائف للذواء [قانون] جس شخص کو دوا مسهل پینے سے اس کی بد مزگی کے باعث  
شیئاً مثل الطر خون حتی تحذر متفر ہو، وہ طر خون جیسی کوئی رخصہ (چیز) چاہے، تاکہ اُس کے  
قوة فمه منہ کی قوت، سُن ہو جائے +

وان خاف القذف شد الاطراف [قانون] اگر تے ہو جانے کا خوف ہو، تو دوا مسهل پلانے سے  
فاد اشرب تناول عليه قابضا پہلے (مریض کے ہاتھ پاؤں کو کس کر باندھ دیا جائے، اور  
دوا پینے کے بعد اسے کوئی قابض چیز کھلا دی جائے +

والاطباء قد یلوثون لهما الحب گولیوں پر اجن لوگوں میں تے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جو لوگ  
بالعسل وقد یجرون علیه العسل شکر چڑھانا دوا مسهل سے نفرت و کراہت رکھتے ہیں) گا ہے  
مقوماً او سکراً مقوماً حتی یکسونه اطباء ایسے لوگوں کے لئے گولیوں کو شہد سے لپیٹ دیا کرتے  
منہ قمیصاً ہیں، اور گا ہے گولیوں پر شہد کا، یا شکر کا قوام چڑھا دیا  
کرتے، اور گولیوں کو قمیص (غلاف) پہنا دیا کرتے ہیں +

آجکل کئی قسم کے خول (محفظہ، غلاف) بنائے گئے ہیں، جن میں گولیاں اور دوایں بند کر کے  
مریض کو کھلا دیتے ہیں: یہ خول پیٹ میں جا کر حل ہو جاتے، اور دوا اپنا کام شروع کر دیتی ہے +

ومما هو حيلة جيدة ان یمسح اس مقصد کے لئے ایک یہ بھی اچھی تدبیر ہے کہ گولیوں  
بالقیروظی ومما هو غاية جداً پر قیروظی لگا دی جائے، اور دوا نہایت ہی اچھا اور  
ان یملأ الفم ماءً وشیئاً آخر آسان، جلد یہ ہے کہ منہ کو پانی سے، یا کسی اور چیز سے بھر لیا  
نہ لیشرب علیه الحب کما هو او جائے، اس کے بعد گولی اصلی صورت میں، یا کسی ترکیب کے

لہ گل خراستانی: ایک قسم کی سفید، سوندھی ٹٹا ہے +

یہ یجرون کا ترجمہ ہے، جو اجترأء یا تجریہ سے مشتق ہے، یا جترأ (بجھنے کشیدن) سے۔ اسے  
یَجْرَدُونَ، تجرید سے پڑسنائے نہیں ہے، کیونکہ تجرید کے معنی میں کسی طرح نہیں بنتے۔

معمولاً بہ بعض الحیل فیبلع الجميع بعد (مثلاً شکر، یا قیر و طی پڑھا کر) گھنٹہ میں ڈالی جائے، اور  
من غیر ان یظہر اثر الدواء بلا توقف سب کو حلق میں اس طرح فرو کر لیا جائے کہ دوا رکھا  
کوئی اثر (منہ کے پانی میں) نہ پائیاں نہ ہو سکے +

و یجب ان یشرب الملبوخ فائداً [قانون] دوا، سہل اگر بصورت جو شانہ ہو، تو اسے نیم گرم پینا  
و یشرب الحب فی ماء فائدہ چاہئے، اور اگر گولی کی شکل میں ہو تو نیم گرم پانی کے ساتھ اسے  
استعمال کرنا چاہئے +

شریت ورد اور نفور ہلکا اگر ٹھٹھے استعمال کئے جائیں، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، اسی طرح بعض گولیاں  
ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً حب ترید +

و یجب ان یسخن معدة الشارب [قانون] یہ بھی ضروری ہے کہ سہل پینے والے کے معدہ (شکم)  
وقدمہ اور قدموں کو گرم رکھا جائے +

یہ ظاہر ہے کہ قدم اُسی وقت گرم رہ سکتے ہیں، جبکہ سارا بدن گرم ہو، کیونکہ قدم قلب سے بعید ترین  
عضو ہے۔ اس حکم سے مقصد یہ ہے کہ سہل پینے کے بعد سارا بدن گرم رہے، اسے ٹھنڈا نہ رکھا جائے +

فاذا سكنت منه النفس فھض [قانون] دوا، پینے کے بعد جب نفس میں سکون پیدا ہو جائے  
فتحرك لیسیراً لیسیراً فان ھذہ (اور متلی اور رتے سے اطمینان ہو جائے) تو مریض کھڑا ہو کر  
الحركة معینہ آہستہ آہستہ چل قدمی کرے۔ کیونکہ اس قسم کی چل قدمی اور  
خفیف حرکات سہل کے لئے معین و مددگار ثابت ہو کر رہتی ہیں +

ویتجرع وقتاً بعد وقت من الماء [قانون] سہل پینے کے بعد یہ بھی مناسب ہے کہ مریض گرم  
الحار بقدر ما لا یسہل الدواء پانی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد (خواہ پیاس نہ ہو) گھونٹ  
ویخرجه و یکسر قوتہ لافے گھونٹ پیتا رہے؛ لیکن اتنی مقدار میں نہیں کہ یہ گرم پانی  
دقت الحاجة الی قطعہ لاسہال دوا کو دوستوں کی شکل میں خود ہی خارج کر دے، اور اس  
دوا کی قوت ہی ٹوٹ جائے۔ ہاں، جب دستوں کو بند  
کرنے کی ضرورت ہی ہو تو ایسا کیا جاسکتا ہے +

و فی تجرع الماء الحار ایضاً کسر علاوہ ازیں گرم پانی پلانے میں ایک فائدہ یہ بھی ہے  
من عادیتہ الدواء کہ اس سے (بعض) ادویہ مسہلہ کی مضرتیں (اور اسکی سمیتیں)  
ٹوٹ جایا کرتی ہیں +

ومن اراد ان يشرب دواء و [قانون] بن لوگوں کے مزاج میں حرارت ہو، اُن کی بدنی ترکیب ہو حار المزاج ضعيف التركيب اور اُن کا معدہ کمزور ہو، یعنی وہ لوگ باوجود حار المزاج ضعيف المعدة فلاولى به ہونے کے ضعیف الاعضاء اور ضعیف المعدہ بھی ہوں) اور وہ ان يتناولوه وقد شرب قبله (مثلاً صبح کے وقت) دوا سہل پینا چاہتے ہیں (ایسی حالت میں مثل ماء الشعير ومثل ماء الرمان ظاہر ہے کہ یہ لوگ صبح سے دن کے آخر وقت تک بھوک نہ برداشت و حَصَلَ في المعدة في الجملة غذاء کر سکیں گے، ایسے لوگوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ مار الشیر اور لطيفاً خفيفاً ومن لم يكن كذلك آب انار جیسی کوئی دھلی (چیز دوا سہل پینے سے پہلے استعمال فلاولى ان يشرب على السريق کر لیں، خلاصہ یہ ہے کہ کوئی دھلی چھلکی غذا معدہ میں پہلے ڈال دیں۔ اور جو لوگ ایسے نہ ہوں، ان کے لئے بھی مناسب ہے کہ وہ نہار منہ ہی سہل پیا کریں۔

واكثر من يسهل في القيظ محم [شذره] جو لوگ سخت گرمیوں (قیظ) میں سہل لیا کرتے ہیں، وہ عموماً بخار میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔

ويجب على شارب الدواء ان لا ياكل ولا يشرب حتى تفيغ الدواء [قانون] سہل پینے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ وقت تک کچھ نہ کھائیں نہ پیئیں، جب تک دوا کا عمل ختم نہ ہو چکے۔ من عمله وان لا ينام على اسهاله اسی طرح جب تک سہل کا عمل جاری ہے، اُس وقت تک انیس سو نا بھی نہ چاہئے۔ ہاں، اگر دستوں کو روکنا ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

فان لم يحتمل معدته ان لا ياكل لان معدته حساسية سريعة انصابا لمرة اليها اولاً انه قد طال الاحتواء والجوع اعطى خبزاً منقوعاً في شراب قليل يعطاه على الدواء قبل الاسهال وهذا مما ينبغي اعان على الدواء فان لم يحتمل معدته ان لا ياكل لان معدته حساسية سريعة انصابا لمرة اليها اولاً انه قد طال الاحتواء والجوع اعطى خبزاً منقوعاً في شراب قليل يعطاه على الدواء قبل الاسهال وهذا مما ينبغي اعان على الدواء

واعانت پوئج جایا کرتی ہے۔

و یجب ان لا یغسل المقعدة بماء باردا بل بماء حار  
**قانون** [مہل کے دن] آبدست ٹھنڈے پانی سے کرنا مناسب نہیں ہے، بلکہ آبدست کا پانی گرم ہونا چاہیے۔

قالوا فالجوب التي یجب ان تسقى فی  
**قانون** [اطباء کا قول ہے کہ جو گوبیاں (جوب مسل) جوشاندہ

کے ساتھ کھلائی جاتی ہیں، ان کے جوشاندے (افعال و تاثیر میں) انہی گوبیوں کے مشابہ و مجانس ہونے چاہئیں۔ مثلاً مہل سفراء گوبیاں شاہترہ جیسی (مہل سفراء) دواؤں کے جوشاندہ کے ساتھ کھلائی چاہئیں؛ مہل سوداء گوبیاں، افیون، سفاج وغیرہ جیسی دواؤں کے جوشاندہ کے ساتھ؛ اور مہل بلغم گوبیاں قنطاریون جیسی دواؤں کے جوشاندہ کے ساتھ۔

واذا احتجت الی استفرغ بدن یا بس صلب اللحم بدواء قوی مثل الخرق و فحوة فبالغ قبل الاستفرغ فی ترطیبہ بالاعذایة الدسمة و بالجلعة فان الادویة القویة شدیدة الخطر اعنی مثل الخرق فانه یشیخ البدن المتق و یحرك سطوبة البدن الممتلئ سطوبة تحریکاً خانقاً و یجلب الی الاحشاء ما یعسر دفعه

**قانون** [اگر خرق وغیرہ جیسی کسی قوی دوا مہل سے کسی ایسے شخص کا استفرغ کرنا پڑے، جو یا بس البدن ہو، اور جس کے بدن کا گوشت سخت ہو، تو استفرغ سے پیشتر اس کے بدن میں روغنی غذاؤں کے ذریعہ کافی ترطیب پیدا کر لینی چاہئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قوی مہل دوائیں سخت خطرناک ہوا کرتی ہیں اس لئے ان کے استعمال میں بہت کچھ اہتمام و احتیاط کی ضرورت ہے؛ قوی دواؤں سے میری مراد خرق جیسی دوائیں ہیں؛ چنانچہ اگر بدن (رطوبات و مواد سے) پاک ہوتا ہے، تو خرق سے (دکا ہے) تشنج لاحق ہو جایا کرتا ہے اور اگر بدن رطوبات و مواد سے متلی ہوتا ہے، تو اس سے مواد بدن میں (دکا ہے) ایسی تحریک واقع ہوتی ہے جس سے یہ مواد مخافق (قلب و دماغ) کی طرف چلے جاتے ہیں (تحریک خافق واقع ہو جاتی ہے)، اور (دکا ہے) احتشاء کی طرف ایسے مواد کھینچ کر آ جاتے ہیں کہ ان کا پھر ان سے دفع کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

والیتوعات السمية كما لا دسايون  
والشبرم يقطع مضر تھا اذا افطمت  
الماست ويعقل

**شذرہ** ماذریون اور شبرم جیسی مینو غالت سبب سے  
اگر دستوں میں افراط کی صورت واقع ہو جائے، تو وہی  
ان کی مضرتوں کو دور کر دیتا اور دستوں کو بند کر دیتا ہے +

وکنیر اما یخلف الدواء ساحتہ  
فی المعدۃ فیکون کانباق فیہا  
ویکون دواء لا سویق الشعیر  
لنفسہ فہو وفق السفوفات

**شذرہ** اکثر اوقات دوا، مسهل اپنی بوسعدہ (شکم) میں  
چھوڑ جاتی ہے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوا ابھی  
سعدہ کے اندر موجود ہے، یعنی دوا، مسهل اگرچہ شکم سے  
نکل چکی ہوتی ہے، مگر اس کا اثر باقی ہوتا ہے، اور دست  
جاری رہتے ہیں)۔ اسکا علاج جو کاستو ہے، جو اس  
اثر باقی کو دھو ڈالتا ہے، اور یہ دوسرے سفوفوں سے بہتر  
ہے (جو کاستو دستوں کو بند کرنے کے علاوہ مغزی بھی ہے)

واذا طالت المدۃ ولم یأخذ  
الدواء فی الاسہال فان امکنہ  
ان یخفف ولا یحرک شیئاً ففعل

**قانون** جبکہ دوا، مسهل بچے ہوئے کافی دیر ہو جائے، اور  
اب تک دست نہ جاری ہوں، اور کسی قسم کا خطرہ دامگیر نہ  
ہونے کی وجہ سے) ہمارے لئے بلا تحریک مزید یونہی چھوڑ دینا  
ممکن ہو، تو ہمیں یونہی چھوڑ دینا چاہئے (اور تحریک دیگر  
دستوں کے جاری کرنے کی سعی نہ کرنی چاہئے) +

وان خاف شیئاً فمن الصواب  
ان یفجر ماء العسل او شرابہ  
او ماء قد دلیف فیہ نظرون او  
یحمل فتیلة او حقنہ

اور اگر کسی قسم کے خطرے کا اندیشہ ہو، تو مارہسل،  
یا شربت شہد، یا پانی میں نظرون حل کر کے گھونٹ گھونٹ  
پلائیں؛ یا کوئی فتیلہ (فتیلہ مسملہ) بطور شافہ کے استعمال کریں،  
یا حقنہ کریں +

ومن اسباب تقصیر الدواء  
ضیق المجاری خلقۃ اولمزاج  
اولجاء ورتۃ علة فان اصحاب  
الفالج والسکتۃ یضیق منهم  
مجاری الادویۃ الی موادھا

دوا، مسهل اپنے عمل میں گاہے کئی کیوں کر جاتی ہے؟  
اس کے اسباب میں سے ایک سبب مجاری کی تنگی ہے؛  
خواہ یہ تنگی خلقی اور پیدائشی ہو، خواہ سوء مزاج یا بس کی  
وجہ سے، خواہ کسی علت و مرض کی مجاورت کی وجہ سے مثلاً  
ورم، رسوی، یا غیر طبعی زیادتی کے دباؤ کی وجہ سے)۔ چنانچہ

لہیتوعات، شبردار زہری بوٹیاں، سیہ آکھ +

فیصعب اسہالہم

قاج اور سکتہ کے مریضوں میں وہ راستے تنگ ہو جایا کرتے ہیں، جن سے دوران امراض کے مواد تک پہنچ سکتی ہو جائے ان لوگوں میں سہل کا عمل شکل سے ہوتا ہے +

علاوہ ازیں ان دونوں امراض میں اعصاب اور مرکز اعصاب کے افعال بھی خراب ہو جایا کرتے ہیں، اور جس حرکت میں فتور آجاتا ہے، اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں امراض میں آنتوں کے اندر ادویہ سہلہ کے عمل سے حرکت دودیر حرکت و نفیہ تیز نہ ہوتی ہو، اور احساس کی کمی سے اسرار کی سطح میں اخراج مواد بھی کم ہوتا ہو +

واما جمع سہلین فی یوم واحد لیکن (دست نہ ہونی صحت میں ادویوں بھی) ایک ہی فہو خطر و خارج عن الصواب دن میں دو سہل دیدینا خطرہ سے خالی نہیں، اور راستی سے خارج ہے (یعنی قطعاً غلط اور بے اصولی بات ہے) +

وکل دواء خاص بخلط فانه ان لم **شذره** جو دوران کسی خاص خلط کی خصوصیت کے ساتھ سہل بجلد لا شوش واسہل بعسر و ہوا کرتی ہے بحسب وہ دوران بدن کے اندر اس مخصوص خلط کو نہیں کذا لك اذا وجد لا مغمورا پاتی ہے، تو بدن میں تشویش و پریشانی پیدا کر دیتی، اور شوریہ دست لاتی ہے۔ اسی طرح اُس وقت بھی تشویش و شوریہ لاحق ہوتی ہے، جبکہ اس خلط کو دوسری مخالفت خلطوں میں دبا ہوا پاتی ہے +

وکل دواء فانه یسہل اکلا الخلط **شذره** ہر دوران سہل پہلے اسی خلط کو خارج کیا کرتی ہے، الذی یختص بہ ثم الذی یلیہ جس کے ساتھ اُسے خصوصیت ہوتی ہے؛ اس کے بعد اس خلط فی الکثرة والرقرة وعلی ذلك کہ جو بلحاظ کثرت اور رقت کے (اور بلحاظ سہولت خروج کے) التدریج الا الدم فانه تدخر اُس کے لگ بھگ ہوتی ہے، وعلی هذا القیاس، اسی تدریج و تصن بہ الطبیعة کے ساتھ، اور اسی ترتیب سے دوسرے اخلاط کو؛ ہاں فون اس حکم سے خارج ہے؛ کیونکہ طبیعت خون کو بطور ذخیرہ کے جمع رکھتی، اور اس بارہ میں بخل سے کام لیتی ہے +

وجذب الخلط البعید صعب **شذره** جو مواد بدن کے اندر دور واقع ہیں، ان کا دوران سہل سے اسی بعد مسافت کے مطابق جذب کرنا دشوار ثابت ہوا کرتا ہے +

ومن خاف کربا وغشیا نالعرض له [قانون] جن لوگوں کو یہ اندیشہ ہو کہ دوا سہل پینے کے بعد انہیں بعد شرب الدواء خالصوا بے قراری لاحق ہوگی، اور متلی ستائسگی، اُن کے لئے بہتر یہ ہو ان یقیئاً قبل شرب الدواء بثلثة کہ دوا پینے سے دو تین روز قبل موٹی کا جو شانہ پیکر یا موٹی ایام او یومین ہرقتہ الفجل اکل الفجل کھا کرتے کر ڈالیں +

ویجب ان لا یكثر المله فی طعام من [قانون] جو لوگ سہل لینا چاہتے ہوں، اُن کی غذاؤں میں نمک پیدا ان یستسہل کی زیادتی نہ ہونی چاہئے +

وکنیر اما یجلب الدواء کربا وغشیا نال [قانون] اکثر اوقات دوا سہل سے کرب، متلی، غشی، خفقان، وغشیا وخفقاناً ومغصاً وخصوصاً اور مغص امعاء (جیسے عوارض) لاحق ہو جا یا کرتے ہیں، علی انفسہم اذا لم یسہل او عوق فکنیر اما یحتاج الی قبیئہ وکنیر اما یکتفی بالخطب سے ان کے عمل میں تاخیر و تعویذ واقع ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں بسا اوقات قے کرانے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اور یہ ضرورت اکثر اسی وقت پڑا کرتی ہے، جبکہ دوا سہل سے دست نہ آئے ہوں، اور سہل اب تک معدہ کے اندر بٹھا ہوا ہو، اور بسا اوقات اس مقصد کے لئے محض یہی کافی ہو جاتا ہے کہ اسے کہ قابض (مقوی، مغزی، مفرج) چیزیں کھلا دی جائیں (مثلاً سیب، انار، بھی وغیرہ) +

وشرب ماء الشعیر بعد الاستسہال اسی طرح دستوں کے بعد (سہل کے عمل کے بعد) ماء شعیر یدفع غائلة السہل و یغسل کاپلانا سہل کی مفرقوں کو دفع کر دیتا، اور اُن مواد و رطوبات ما التزق بالمماس کو دھو ڈالتا ہے۔ جو گزر گاہوں (منافذ، مجاری) میں چسپاں ہو جاتی ہیں +

ومن کان باردا المزاج غالباً [سہل کے بعد] جو لوگ بارد المزاج ہوں، اور اُن کے بدن میں علی اخلاطہ البغم فلیتاول بعد الدواء تبرید وغیرہ اخلاط میں بغم کا غلبہ ہو، انہیں سہل کے عمل کے بعد حار مع بعد حار (ہالوں) کو گرم پانی سے دھو کر روغن زیتون کے نزیت ساتھ استعمال کرنا چاہئے +

وان کان حار المزاج استعمل جو لوگ محوَر المزاج ہوں، وہ (سہل کے عمل کے بعد)

بزر قطنونا بماء بار دودهن اسپنول، سرد پانی، روغن بنفشہ، نبات سفید کے ساتھ یا جلاب  
بنفسج و سکر طبرزداد جلاب (شہد کے شربت) کے ساتھ استعمال کریں +  
والمعتدل المزاج بزر الکثان اور جو لوگ معتدل المزاج ہوں، وہ تخم کتان استعمال  
کریں +

بہر حال عمل سہل کے بعد بعد از تخم حسب اختلاف مزاج استعمال کرنے چاہئیں؛ اس قسم کی دواؤں کو سہل  
کی تبرید کہا کرتے ہیں۔ آجکل اسی اصول پر مختلف تبرید کے نسخے مروج و مستعمل ہیں۔  
ومن خاف سحجا تناول الطين جن لوگوں کو یہ اندیشہ ہو کہ ان کی آنتوں میں دسمل کے  
الاسر منی بماء الرمان عمل سے) کچ لاحق ہو جائیگا، انہیں چاہئے کہ گل ارمنی، آب  
انار کے ساتھ استعمال کریں +

و يجب ان يكون استعمال ما ذكرناه یہ ساری چیزیں جو ہم نے ابھی بتائی ہیں، اس قسم کی  
بعد الاستعمال ولا قطعہ چیزیں سہل کے عمل کے بعد ہی استعمال کرنی چاہئیں؛ ورنہ  
ان سے دست بند ہو جائینگے (یعنی اگر غلطی سے اس قسم کی چیزیں  
دستوں کے جاری ہونے کی حالت میں استعمال کی گئیں، تو دست  
ٹوک جائینگے) +

وكل شارب دواء استعقب حمى [قانون] سہل پینے والوں کو اگر ردو اسہل کے اثر سے) بخار  
فاووق الاشياء له ماء الشعير آجائے، تو ان کے لئے (غذاؤں میں) ماء الشعیر بہترین چیز ہے  
واما السكجنين فسا حرج و يجب ان رہی سکجنین، تو وہ ایک خراش پیدا کرنے والی چیز ہے، اسلئے  
يوخرالى يومين او ثلاثة حتى تعود (اگر کوئی ضرورت داعی ہو، تو) دو تین روز کے بعد، جبکہ  
الى الامعاء قوتها آنتوں کی ذاتی قوت عود کر آئے، اسکا استعمال کرنا چاہئے +

و يجب ان يخل لمستهمل في اليوم [قانون] سہل پینے والے کو دوسرے روز حمام میں داخل کرنا چاہئے  
الثاني الحمام فان كان قد بقيت چنانچہ اس کے بدن میں اگر بقایا اخلاط موجود ہونگے، تو اس کی  
من اخلاطه بقية خان و جدته دوسروں میں ہیں: (۱) اگر حمام اس شخص کو بجلا معلوم ہو رہا  
يستطيب الحمام وليست له ہے، اور اس سے اس کا جی خوش ہو رہا ہے، تو اس سے یہ

۱۔ مثلاً: خمیر گاو: بان، بورق نعیر، عجبہ، ہراہ عابا بہدانه، شیر عتابا، در عرق گاو زبان برآ درودہ شربت بنفشہ  
۲۔ قمر ریکان اسیدہ بخوردہ  
۳۔ قمر ریکان اسیدہ بخوردہ



فذلک دلیل علی ان الحمام یتقیہ۔ بھنا چاہئے کہ حمام سے بقیہ مواد کا تفتیہ ہو رہا ہے، اور ایسی حالت میں اس شخص کو حمام سے خارج ہونے کا حکم دینا چاہئے۔ (۲۱) اور اگر حمام بجے بھلا معلوم ہونے کے ناگوار خاطر اور بے قراری کا باعث ہو، تو ایسی حالت میں اس شخص کو حمام سے خارج ہونے کا حکم دینا چاہئے +

واعلم ان ضعیف المعاء ربما استفاد [شذرہ] یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جن لوگوں کی آنتیں ضعیف ہوں من الادویۃ المسہلۃ قوۃ مسہلۃ کرتی ہیں، یہ بعض اوقات ادویہ مسہل کی وجہ سے قوت مسہل فطال علیہ لاکھرا و احتاج الی حاصل کر لیتی ہیں (یعنی ادویہ مسہل کے بعد اس میں دستوں علاجات کثیرۃ حتی یسلف و کی تحریک قائم ہو جاتی ہے)۔ عرصہ تک دست آتے رہتے ہیں کذلک المشاخر یخاف علیہم اور اس کے روکنے کے لئے بہت علاج کرنے پڑتے ہیں۔ اسی من الاسمال غوائلہ طرح بوڑھوں میں بھی خطرات اسہال کے اندیشہ بہت ہوا کرتے ہیں +

واعلم ان شرب النبیذ عقیب [شذرہ] یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ادویہ مسہل کے اسہال کے المسہلات یورث حمیات واضطرابا بعد نبیذ (مچھوڑا رے کی نبیذ) کے استعمال سے بے چینی اور مختلف اقسام کے بخار پیدا ہو جایا کرتے ہیں +

وکنیر اما یعقب الاسمال الفصن جعا [شذرہ] بسا اوقات اسہال، ورفضہ کے بعد درد جگر پیدا فی الکبد ویقلعہ شرب الماء الحار ہو جایا کرتا ہے، جو گرم پانی کے پینے سے جاتا رہتا ہے + واعلم ان وقت طلوع الشعری والبرد [قانون] وہ وقت جبکہ شعلہ نئی نامی ستارہ طلوع کرتا ہے الشدید ووقوع النجم علی الجبال (یعنی جبکہ سخت گرمی کا موسم ہوتا ہے)، اور وہ وقت جبکہ لیس وقتا للدا واء فلیشر جالدا واء سخت سردی ہوتی ہے، اور پہاڑوں پر برف جم جاتی ہے + ربعا وخریفا یہ دونوں دوا مسہل کے اوقات نہیں ہیں؛ دوا مسہل وربع یا خریف ہی میں پنی چاہئے +

طلوع شعری کا قصہ دراصل بقراط کے کلام کی نقل ہے جس زمانہ میں ثابت نامی ستاروں کی حرکت معلوم تھی۔ بیان دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ گرما اور سرما میں مسہل منوع ہے۔ بقراط کے زمانہ میں شعلہ نامی ستارہ اس وقت طلوع کیا کرتا تھا، جبکہ آفتاب برج سرطان میں داخل ہوتا تھا، جو سخت گرمی کا زمانہ ہے، در انجا کہ

۲ بجل وہ ستارہ اُس جگہ پر نہیں ہے، گیلانی +

سہل کے لئے اوقات کی تعیین اور ایک وقت اجازت، اور دوسرے وقت حافطت، یہ محض اطمینانی حالات کے لئے ہیں۔ رہا ضرورت شدید کے وقت، تو ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں کسی وقت کی پابندی نہیں کی جاسکتی +  
والربیع یستقبلہ الصیف فلا یتناولن  
فیه الا لطیفاً واما الخریف  
فہو الوقت  
تو سہل کا وقت ہی ہے (قوی سے قوی سہل اس موسم میں دیا جاسکتا ہے) +

ولا یجب ان تعود الطبیعة شرب  
الدواء كلما احتاجت الی تلین  
فیصیر ذلک دواء  
یوقر صاحب فی شغل خیم العاقبة  
[قانون] طبیعت کو دوا سہل کا عادی نہ بنانا چاہئے، بایں معنی کہ تلین کی جب کبھی ضرورت واقع ہوئی، سہل پلا دیا۔ اس کے بعد سہل کی عادت پڑ جائے گی، اور ایک ایسا کام بڑھ جائیگا کہ اُس شخص کی عافیت تنگ ہو جائیگی +  
بار بار سہل کا دینا گویا بار بار کپڑا دھونا اور بھٹی چڑھانا ہے، جس سے کپڑے کی عمر بہت گھٹ جایا کرتی ہے +  
وکل من کان یا بس المزاج ینھکھ  
الدواء القوی  
[شذرہ] جو لوگ یا بس المزاج ہوتے ہیں، وہ مسہلات قوی سے کمزور دوا تو ان ہو جایا کرتے ہیں +

والدواء الضعیف یجب ان یقلل  
الحركة علیہ لئلا تتحلل قوتہ  
[شذرہ] سہل ضعیف استعمال کرنے کے بعد حرکت کم کرنی چاہئے، تاکہ اُس کی قوت تحلیل نہ ہو جائے، (اور سہل کا عمل باطل نہ ہو جائے) +

ومن الادویۃ الضعیفة المبارکۃ  
بنفسہ وسکری  
چنانچہ بنفشہ اور شکر ایک ہلکا اور مبارک مسہل ہے (یہ ایک معتدل سہل ہونے کے باوجود کسی عضو کو ضرر نہیں پہونچاتا) +

ومن احتاج الی مسہل فی الشتاء  
فلیرصد سحر الجنبوب  
[قانون] جس شخص کو سردیوں کے موسم میں سہل پینے کی ضرورت پیش آئے، تو اُسے جنوبی ہوا کا انتظار کرنا چاہئے (کیونکہ جنوبی ہوا رطوبت و بخار جیسے مالک میں نسبتاً گرم ہوا کرتی ہے) +

سردیوں کے موسم میں جب پچھوا چلتی ہے، تو ہمارے ملک میں سردی چمک جایا کرتی ہے، اور پورا جب چلتی ہے، تو سردی کم ہوجاتی ہے۔ رطوبت و بخار میں جو حالات جنوبی ہوا کے بیان کئے گئے ہیں، قریب قریب یہی حالات ہمارے ملک

کے لئے پورا میں پائے جاتے ہیں +

وفي الصيف قال بعضهم بالعكس  
وله تفصيل

اور اگر گرمیوں کے موسم میں مہل پینے کی ضرورت پیش  
آئے، تو بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں اس کے برعکس۔ شمالی  
ہوا کا انتظار۔ کرنا چاہئے۔ یہ بحث (یعنی اس سال میں موسم  
کی رعایت) مزید تفصیل کا محتاج ہے +

ہوا اور مساکن کے باب میں بہت کچھ تفصیلات گذر چکی ہیں، ان سب کا محاذ مہل میں کرنا چاہئے +  
والمریض اذا احتاج الى مہل **قانون** جب کسی شخص کو ضرورت ہو کہ کوئی ہلکا مہل دیا جائے، اور  
ضعیف فلم یعمل فلا یجوز التحریک یہ کوئی عمل نہ کیے، تو دوبارہ تحریک دینا جائز نہیں ہے (بلکہ یونی  
بل یترک جھوٹ دینا چاہئے) +

وکتیدا ما یھجر الدم الا سہال **شذرہ** بسا اوقات مہل کی وجہ سے خون ہیجان اور جوش  
فیحدث عنده الحمى و سہال میں آجاتا ہے، اور خون کے جوش سے بخار لاحق ہو جاتا ہے۔  
کفاه الفصد اس بخار کے لئے بعض اوقات (صرف) قصد ہی کافی ہو جایا کرتی  
ہے (اور گاہے صرف قصد سے کام نہیں چلتا، اور دوسرے علاج  
کرنے پڑتے ہیں) +

الفصل السادس فی افراط المہل فصل (۶) مہل کے عمل کی زیادتی اور دستوں کے  
روکنے کا وقت و وقت قطعہ

من العلامات التي يعرف بها وقت وجوب قطع الاسهال العطش  
واذا دام الاسهال ولم يحدث العطش فلا يجب ان ينحاف ان  
افراط و وقع جن علامات سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اسہال کے روکنے  
کا وقت اب آگیا، اُن میں سے ایک تو پیاس ہے۔ چنانچہ  
اگر دست برابر جاری ہوں، لیکن پیاس نہ بڑھی ہو، تو خوف  
نہ کھانا چاہئے کہ مہل کے عمل میں افراط واقع ہو گئی (اور دستوں کو  
بند کرنے کی فکر نہ کرنی چاہئے) +

لكن العطش قد يعرض ايضا لاكثر الاسهال و افراطه بل بسبب حال  
المعدة فانها اذا كانت حارة دوسرے ہوتے ہیں: مثلاً گاہے پیاس معدہ کی وجہ سے ہوتی  
لیکن بعض اوقات پیاس کی زیادتی کی وجہ یہ نہیں  
ہوتی کہ دستوں کی کثرت ہو گئی ہے، بلکہ اس کے اسباب

۱۰ یا بستر او کلیہما عطشت بسرعتہ ہے۔ چنانچہ جب معدہ میں حرارت، یا سبوت، یا دونوں بڑھی ہوئی ہوتی ہیں، تو (مہل پینے کے بعد) بہت جلد پیاس بھڑک جاتی ہے +

و بسبب حال الدواء اذا كان حاراً الذاعا گاہے پیاس دوا مہل کی وجہ سے ہوتی ہے؛ ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ دوا مہل گرم اور لذاع (سوزندہ) ہوتی ہے +

و بسبب المادۃ فی نفسہا اذا كانت حارۃ کالصفراء گاہے پیاس کی وجہ خود وہی مادہ ہوتا ہے (جس کو دستوں کے ذریعہ خارج کرنا مقصود ہوتا ہے)۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ وہ مادہ صفراء کی طرح گرم ہوتا ہے +

وفی مثل ہذا لا سباب لا یبعد ان یجئ العطش مستجلاً کما اذا اتفق اصدا ہذا لا سباب لم یبعد ان یجئ العطش متاخراً و علی کل حال فاذا ساءت العطش قد افراط و رأت الاسہال لیس بالقلیل فاجس و خصوصاً اذا لم یکن اسباب سرعت العطش بدلاً لہ موجودۃ و فی مثلہ لا یجب ان یؤخر مع ظہور العطش

اس قسم کے اسباب سے (جس طرح) یہ امر بعید نہیں ہے کہ (مہل پینے کے بعد) پیاس جلد ہی لگ جائے، اسی طرح یہ امر بھی بعید اور غیر ممکن نہیں ہے کہ اگر ان سے متضاد اسباب جمع ہو جائیں، تو پیاس دیر میں لگے +

بہر حال جب یہ معلوم ہو کہ مہل پینے والے کی پیاس بڑھ گئی ہے، اور دست بھی کم نہیں آئے ہیں بلکہ کافی آچکے ہیں) تو اسے بند کرنے کی فکر کرنی چاہئے، علی الخصوص اُس وقت جبکہ ایسے اسباب بھی موجود نہ ہوں، جن سے پیاس جلد لگ سکتی ہے۔ اس قسم کے حالات میں جب پیاس کی زیادتی موجب ہو تو دستوں کے بند کرنے میں ہرگز تاخیر اور تغافل نہ برتنا چاہئے +

در ہما کان خروج ما یخرج دلیلاً علی وقت القطع فان المستسہل للصفراء اذا ساءت الاسہال قد انتھ الی ابلیغ فاعلم انہ قد افراط ہو گئی (اب اسے بند کرنے کی فکر کرنی چاہئے)؛ چنانچہ

السوداء واما الدم فهو اعظم  
خطراً واجل خطباً  
ومن اعقب الداء مخصاً فليقتل  
ما قيل في باب المخص

بغیر کے بعد سود اور بھی خارج ہونے لگے۔ رہا سہل کے بعد آخر کا  
خون کا کھلنا، تو یہ نہایت خطرناک امر اور بہت بڑی بات ہے  
اگر کسی شخص کو دوا سہل پینے کے بعد مردہ پڑا حق ہو جائے  
تو ان تراہیر پر غور کرنا چاہیے، جو مردہ کے باب رہا سہل مخص  
کتاب مجزی) میں بتائی گئی ہیں۔

الفصل الثاني في حال المن فطره لاسهال  
الاسهال يفطر اما لضعف العرق  
اسباب

فصل ۱۱، اس شخص کا مدارک جس پر زیادہ دست آگے ہوں  
دستوں کی زیادتی متعدد اسباب سے ہوا کرتی ہے :-  
(۱) عروق ضعیف ہوں (یعنی عروق کی قوت ماسک کمزور ہو، جس سے  
وہ مافی العروق کی حفاظت نہ کر سکیں، +  
(۲) فوہات عروق دعووق کے دہانے اور ان کے ساتھ  
کشاہ ہوں (یعنی عروق شعریہ اور عروق صغیرہ کی دیواریں  
بوسیدہ اور پورے کپڑوں کی طرح، باریک، کثیر السام ہوں  
تاتواں ہوں) +

اولسعتا خواهاها  
اولادع المسهل لقوها تها

(۳) دوا سہل (لذات او تیز ہونے کی وجہ سے)  
فوہات عروق میں لذت و خواہش پیدا کریں (جس سے ایک  
طرف اگر آنٹوں کی حرکت دویہ تیز ہو جائیگی، تو دوسری طرف  
ان کا عمل افراز و اخراج سوا بھی بڑھ جائیگا) +

اولاكتساب البدن سوء المزاج  
منه وما يجرحى مجراة

(۴) دوا سہل کے اثر سے اس شخص کے بدن میں کسی  
قسم کا سوء مزاج، یا سوء مزاج کے مانند کوئی اور بات پیدا  
ہو جائے مثلاً دوا سہل عروق میں منجذب ہو کہ مواد بدن  
میں تغیرات پیدا کر کے تحریک، مسال کو بڑھادے، یا مرکز  
اعصاب اور دماغ کے مرکز تحریک سہل تک پہنچ جائے) +

فہ فوہات عروق: وہ باریک باریک مسامات کہلاتے ہیں۔ جو عروق شعریہ وغیرہ کی دیواروں میں ہوتے ہیں، جسکی راہ  
دربارہ وغیرہ خارج و داخل ہوا کرتی ہیں +

بعض حالات میں یہ بھی ممکن ہے کہ ان اسباب میں سے چند ایک جگہ جمع ہو جائیں +

فاذا افرط الاسهال فاربط الاطراف من فوق ومن اسفل بادئاً من الابط والا سربية نازلاً منها واسقه الترياق او قتيلاً من الفلونيا وعرقه ان امكنت بالحمام او بنجار ماء حار تحت ثيابہ وینخرج رأسه منها

الغرض جب سہل کے عمل سے دستوں میں زیادتی ہو جائے، تو بالائی اور زیرین اطراف (ہاتھ پاؤں) کو کڑا بندہ دینے جائیں، اور باندھتے وقت اوپر سے شروع کریں، یعنی بغل اور کچھ ران سے ابتدا کریں، اور نیچے کی طرف اوترتے چلے جائیں۔ نیز مریض کو تریاق، یا قدر لے لے کر دینا چاہیے۔ اگر ممکن ہو تو پسینہ لانے کی کوشش کریں؛ اس مقصد کیلئے خواہ حمام کریں، یا گرم پانی کا بھپا رہ کریں، جس کی صورت یہ ہے کہ بدن کو کپڑوں سے چھپا دیتے ہیں، اور سر کو باہر نکال لیتے ہیں، اور کپڑوں کے نیچے گرم پانی کے بخارات پہنچاتے ہیں +

واذا اكثر عرقهم جدا دلكوا وسقوا القوابض واستعملوا اللخاخ الطيبة من مياہ الرايحین والصندل والکافور وعصارات الفواکه وموجب ان تدلك اعضاؤه الخارجة وتسخنها ولوبا الحماجم بالنار توضع تحت اضلاعہ وبين الكتفين

جب با پسینہ خوب آجائے (اور بھر بھی دست بند نہ ہوں) تو بدن کی مائش کی جائے، قابضات کھلائی جائیں، اور خوشبوؤں، نخلے سنگھانے، جائیں، جو خوشبو دار نباتات کے عرق، صندل، کافور، اور آب نوا کے سے تیار کئے گئے ہوں +

یہ بھی مناسب ہے کہ بیرونی اعضاء کی مائش کی جائے اور ان کو گرم رکھنے کی کوشش کی جائے، خواہ اس مقصد کے لئے محاجم نار یا آگ کی سنگھیاں (پسلیوں کے نیچے اور شانوں کے درمیان لگانی پڑیں) +

فان احتجت ان تضع على معدته وعلى احشاءه اضدۃ من السويوت والمياہ القابضة فعلت وکذاک من الادهان دهن السفرجل المصطکی ودهن النار دین

اگر (دستوں کو روکنے کے لئے) اس امر کی ضرورت محسوس ہو کہ مریض کے معدہ اور احشاء پر سویوت (سستو) اور مياہ قابضہ بطور ضماد کے استعمال کئے جائیں، تو اسی طرح اگر روغنوں میں سے روغن بھی +

روغن مصطکی، اور روغن نار وین احتیاطاً لگانے کی ضرورت ہو، تو لگا سکتے ہیں +

لہ فلونیا: ایک مرکب معجون کا نام ہے + تلہ قابضات شکم: دستوں کی بند کرنے والی دوائیں +

وَجِبَ انْ يَجْتَنِبُوا الْهَوَاءَ الْبَارِدَ  
فَانه يعصرهم فيسهل والحار  
ايضا فانه يرخي قوتهم  
جن لوگوں کو مسہل سے دست زیادہ آگئے ہوں، انہیں  
سرد اور گرم ہوا سے بچائے رکھیں؛ سرد ہوا تو عصر پیدا کر کے  
اسہال کو بڑھاتی ہے، اور گرم ہوا ارغار پیدا کر کے اسہال کی  
امانت کرتی ہے +

وَجِبَ انْ يَقْوُوا بِالْمَشْمُومَاتِ  
الطبية ويجرعوا القوابض والكلك  
في الشراب الریحانی وجِبَ انْ  
يكون ذلك حاراً وقد قدم عليه  
خبز بماء الرمان  
ایسے لوگوں کو خوشبودار چیزیں (مشمو مات) طبیہ  
تقویت پہنچائیں، قابضات پلائیں، اور شراب ریحانی میں  
ککک دزیم خمیری کچھ (بھگو کر کھلائیں؛ لیکن شراب مذکور  
یہاں نہ استعمال کی جائے، بلکہ گرم گرم، اور اس سے پہلے  
روٹی آب انار کے ساتھ کھلا دی جائے +

ولكن لا اسوقه وقشور الخشخاش  
مسمومة  
تاکہ خلا، معدہ کی حالت میں شراب معدہ کے اندر نہ پہنچے؛ علاوہ ازیں آب انار خود مقوی اور قابض شکم ہے +  
اسی طرح دوستوں کو بند کرنے کے لئے (مختلف ستوا اور  
پوست خشخاش سفوف بھی مفید ہے +

ومما حرب ان يوخن حب الرشاد  
وزن ثلثة دراهم و يقلى ثم يطبخ  
في الدوغ حتى ينعقد ويسقى فانه  
غاية  
یہ نسخہ دوستوں کے جس کے لئے (مغربات سے ہے :  
حَب الرشاد (ہا لون) بقدر تین درہم لیکر بریاں کریں، پھر اسے  
چھا چھ میں اس قدر پکائیں کہ وہ جم جائے؛ اسکے بعد اسے پلا دیں +  
یہ بغایت مؤثر ہے +

وَجِبَ انْ يكون غذاؤه قابضاً  
مابداً بالثلث مثل ماء الحصرم و نحوه  
ومما يعين على حبس السهالهم تهيئ  
بماء حار و يوضع الاطراف ايضاً فيه  
غذاء ایسے لوگوں کی غذا قابض ہونی چاہئے، مثلاً آب انگور  
ترش، وغیرہ، جسے برف سے ٹھنڈا کر لیا گیا ہو +  
شذره دستوں کو روکنے کے لئے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ  
گرم پانی پلا کر تھے کرائی جائے، اور گرم پانی میں ہاتھ پاؤں  
ڈالے جائیں +

ولا تبردهم وان غشي عليهم مثلاً  
واضعهم الشراب  
ایسے مریضوں کو کسی طرح ٹھنڈک نہ پہنچائیں، خواہ اپنی  
مثلاً غشی طاری ہو جائے، اور ان کو شراب (خالص شراب)  
سے بچائے رکھیں +

وان لم ينجع جميع ذلك استعملت في آخر  
اگر مذکورہ بالا تدابیر کارگر نہ ثابت ہوں، تو آخر کار

الامراض الخلد والاعمالجات القویة مخدرات اور وہ قوی علاجات استعمال کئے جائیں، جو دستوں  
المعلومتہ فی باب منع الاسهال کے بند کرنے کے باب (کتاب سوم) میں بنائے گئے ہیں +  
وبالحرى ان يكون الطبيب مستظلاً [شذره] مناسب یہ ہے کہ طبیب قابض اقرص اور سفوفات  
باعدا دلا اقرص والسفوفات لقابضة مسهل کے روز قبل از وقت تیار کر رکھے؛ اسی طرح اس کے  
قبل الوقت وان يكون مستظهما پاس قبل از وقت حقنہ اور اس کا سامان موجود رہے تاکہ  
بالحقن والا تھا بوقت ضرورت فوراً ان چیزوں سے کام لے سکے +

ورنہ ممکن ہے کہ دستوں میں افراط واقع ہو جائے، اور ادویہ قابضہ کی تیاری میں طبیب کو دیر لگ جائے؛ یا  
مسهل پلانے کے بعد دست نہ آئے، اور حقنہ کرنے کی ضرورت پیش آئے، مگر اس کا سامان نہ مل سکے +

الفصل الثامن فی تدایر من شرب فصل (۸) اس امر کے تدابیر کہ کسی نے دوا مسهل  
الدواء ولم یسهله بی، اور اُسے دست نہ آئے

اذا المرسل الدواء وَاَمْخَصَّ شَيْئًا [قانون] جب مسهل سے دست نہیں آتے، اور مخصص اعمار  
واسد ترا وصدغ واحداث تمطيا تشویش دپریشانی، سدر، درد سمر، انگڑائی اور جھمائی پیدا  
وتناوبا فيجب ان يفرغ الى الحقنة والجمول ہو جاتی ہے، تو اس حالت میں حقنہ اور جمولات سے ان خطرات  
المعلومتہ ویشرب من المصطلي قدما کو دور کرنا چاہئے، اور مرین کو مصطلی بقدر تین کزہ (تقریباً)  
ثلاث کزہات فی ماء فاتر ۲۰ (رتی) نیگرم پانی کے ساتھ کھلانا چاہئے +

وربما عمل الدواء شرباً لقویں [شذره] بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسهل دوار کے  
وتناول مثل السفرجل والتفاح بعد قابضات کے پلا دینے سے، اور یہی اور سیب جیسی چیزوں کے  
عليه عصرة لقم المعدة وما تحته کھلا دینے سے مسهل کا عمل جاری ہو جاتا ہے؛ کیونکہ قابض  
ولسكينه للغيان ورمادة الدواء چیزیں نم معدہ اور اس سے نیچے کے اعضا میں قوتِ ماصرہ  
من حرکتہ الی فوق فحوکلا سفلى (نیچے کی طاقت) بڑھا دیتی ہیں، مثلی روک دیتی ہیں،  
اور دوا مسهل کو اوپر کی طرف جانے کی بجائے نیچے کی طرف  
وتقويته للطبع مائل کر دیتی ہیں، اور طبیعت بدنی میں تقویت پہنچاتی ہیں +

فان لم ينفع الحقنة وحدثت اعراض [قانون] چنانچہ اگر حقنہ کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہو، اور بُرے  
ایک کزہ، ڈیڑھ دانگ سے دو دانگ کے برابر ہے، اور ایک دانگ چار رتی کے برابر +



رادیۃ من تملد بالبدن و محووظ عوارض پیدا ہو جائیں، مثلاً بدن میں غیر معمولی تمدد و تشدّد العینین فکانت الحركة الی فوق لاحق ہو جائے، اور آنکھیں نکل آئیں، جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ فلا بد من فصدہ مواد کی توجہ اور پرکی طرف (اعضاء راس کی طرف) ہو گئی ہے تو ایسی حالت میں فصد ایک ناگزیر عمل ہے +

واذا لم یسهل الدوا ولم یتبع اگر سہل پینے کے بعد دست نہ آئیں، اور اس سے بُرے ذلك اعراض رادیۃ فالصواب عوارض بھی پیدا نہ ہوں۔ تو اس صورت میں بھی یہی بہتر ہے کہ ایضاً ان یتبع بفصد ولو بعد یومین فصد کر دی جائے، خواہ دو تین روز گزر چکے ہوں۔ کیونکہ اگر اوثلثة فانہ ان لم یفعل ذلك خیف ایسی حالت میں فصد نہ کی گئی، تو اس سے یہ اندیشہ ہے کہ مواد حکمتہ الاخلط الی بعض الاعضاء الرئیسیۃ بعض اعضاء راس کی طرف نہ چلے جائیں +

### الفصل التاسع فی احوال الادویۃ المسہلۃ فصل (۹) ادویہ مسہلہ کے احوال

من الادویۃ المسہلۃ ما غاثلثہ عظیمۃ مثل بعض سہل دوائیں بڑی خطرناک اور نہایت مضر ہوں الخربق الاسود و مثل التریب اذا لم یکن ابیض کراتی ہیں، مثلاً خربق سیاہ، اور مثلاً تربد، جبکہ یہ سفید اور جید ابل کان من جنس الاصفر و مثل ابھی نہ ہو، بلکہ زرد قسم کی ہو۔ اور مثلاً غارلقون، جبکہ یہ سفید الغارلقون اذا لم یکن ابیض خالصاً بل کاالی السواد اور خالص نہ ہو، بلکہ سیاہی مائل ہو، اور مثلاً ما ذریون یا یہ وکاملما ذریون فان ہذا الاستیاء ثریۃ ساری چیزیں (تجربہ) بُری ثابت ہوئی ہیں +

فاذا اتفق شرب شیء من ذلك و عرضت [قانون] اگر ان میں کسی چیز کے استعمال کرنے کا اتفاق پڑے، اور اعراض رادیۃ فالصواب ان یدفع بُرے عوارض پیدا ہو جائیں، تو صحیح طریقہ علاج یہ ہے کہ اس دوا الدوا عن البدن ما امکن بقوۃ کو حتی الامکان (جلد سے جلد) تے یا دست کے ذریعہ بدن سے ادا خدایا نکال ڈالا جائے +

اگر دوا مسعدہ کے اندر ابھی موجود ہو تو تے کرنا بہتر ہے، اور اگر آنتوں میں اوتر گئی ہو، تو دست لانا بہتر ہے + تے میں گرم پانی، روغن کنجد، یا روغن زیتون استعمال کرنا چاہئے، اور حقہ میں مارا شعیر، عاب رشہ قطی اور قدرے صابون +

ان حالات میں بقول گیلانی، روغن بادام بھی بہت ہی اچھی چیز ہے + ولیعالج بالترباق اور (دونوں حالتوں) تے یا دست — میں

تریاق استعمال کرایا جائے (کیونکہ تریاق سے ادویہ سنیہ کی

مضرت دور ہو جاتی ہے ؛ نیز یہ مقوی اوداج و قوی ہے) +

[شذرہ] بہت سی مہل دوائیں جو نفس (طبیعت یا روح) میں

شر و فساد پیدا کرتی ہیں، ان کا یہ شر و فساد گاہے اس طرح توڑا

جاتا ہے کہ مرین کو بہت ہی ٹھنڈا پانی پلایا جاتا، اور اسی قسم کے

ٹھنڈے پانی میں اسکو بٹھایا جاتا ہے؛ مثلاً زرد اور سٹری ہوئی

ترہبہ، علیٰ ہذا ان کی اصلاح ان چیزوں سے بھی ہو سکتی ہے،

جن میں غریب (سبب) تلین، اور دوسو مت غریبیت کے ساتھ ہو جن

کے ذریعہ سے وہ ادویہ کی جدت کو توڑ دیا کرتی ہوں (چنانچہ زرد و غریب

شرہبے ان کی بہترین مثالیں ہیں) — چنانچہ یہ چیزیں ان حالات

میں نافع ثابت ہو کر تھیں +

[شذرہ] بعض مہل دوائیں بعض لوگوں کے مزاج کے موافق ثابت

ہوتی ہیں، اور بعض کے لئے مناسب نہیں ہوتیں؛ مثلاً سقونیا کا

الستھونیا لا یعمل فی اهل البلاد ان علی، تا وقتیکہ اسے بڑی مقدار میں استعمال نہ کیا جائے، مگر مالک

الباردۃ لا یعمل فی بلاد التریق کے باشندوں میں محض ضعیف و خفیف ہی ہو کر تا ہے، جیسا کہ ترکی

مقلد اکثر کثیر عادتہ فی بلاد التریق مالک میں عادتاً اسکا تجربہ ہوتا رہتا ہے +

اطباء کا قول ہے: سقونیا بلاد بارودہ میں ضعیف اصل ہے، اسکے برعکس ترہبہ اور غریبہ دن ایسے مالک میں کثیر العمل +

بلاد حارہ (مقاطعات) اور بلاد جنوبیہ میں لوگوں کے قوی کمزور ہو کر تھیں۔ اور بلاد بارودہ اور بلاد شمالیہ میں سرد

وریمہا احتیج فی بعض الابدان البلاد [شذرہ] بعض لوگوں میں، اور بعض شہروں میں، گاہے اس امر

الی ان لا یستعمل اجرام الادویۃ کی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ ادویہ مہل کے جرم استعمال نہ کئے

جائیں، بلکہ ان کی قوتیں (مثلاً ان کے جوشاندے، جن میں جوش

دینے سے ادویہ کے اثرات آ جاتے ہیں) +

نامین، محروم المزاج، اور گرم مالک کے باشندوں کے قوی عملاً ضعیف ہو کر تھیں، ایسے لوگوں میں کھلے سہل

کافی ہو جایا کرتے ہیں، اسلئے ان میں براہ راست مہلات کے اجرام و اجسام بدن کے اندر نہیں پہنچائے جاتے، بلکہ انکے

اثرات قوی، اور وہ بھی مناسب مقدار میں، تاکہ افراط نہ ہو جائے +

و کثیر منہا ما یدفع شره و افساده

للفنفس بسقی الماء البارد جداً

والجلوس فیہ کالتربد الا صفر

والعفن و بکل ما یکسر الحدة ایضاً

بتغریۃ و تلین و دسومتہ فیہا

غریۃ فینفع من ذلک

وقد یناسب بعض الابدان و یف

بعض الامراض و لا یناسب بعضها فا

الستھونیا لا یعمل فی اهل البلاد ان

الباردۃ لا یعمل فی بلاد التریق

مقلد اکثر کثیر عادتہ فی بلاد التریق

اطباء کا قول ہے: سقونیا بلاد بارودہ میں ضعیف اصل ہے، اسکے برعکس ترہبہ اور غریبہ دن ایسے مالک میں کثیر العمل +

بلاد حارہ (مقاطعات) اور بلاد جنوبیہ میں لوگوں کے قوی کمزور ہو کر تھیں۔ اور بلاد بارودہ اور بلاد شمالیہ میں سرد

وریمہا احتیج فی بعض الابدان البلاد [شذرہ] بعض لوگوں میں، اور بعض شہروں میں، گاہے اس امر

الی ان لا یستعمل اجرام الادویۃ کی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ ادویہ مہل کے جرم استعمال نہ کئے

جائیں، بلکہ ان کی قوتیں (مثلاً ان کے جوشاندے، جن میں جوش

دینے سے ادویہ کے اثرات آ جاتے ہیں) +

نامین، محروم المزاج، اور گرم مالک کے باشندوں کے قوی عملاً ضعیف ہو کر تھیں، ایسے لوگوں میں کھلے سہل

کافی ہو جایا کرتے ہیں، اسلئے ان میں براہ راست مہلات کے اجرام و اجسام بدن کے اندر نہیں پہنچائے جاتے، بلکہ انکے

اثرات قوی، اور وہ بھی مناسب مقدار میں، تاکہ افراط نہ ہو جائے +

بعض سہل دوائیں اس قسم کی ہیں، جنکے اجزاء سہل جو شاذہ میں کم آیا کرتے ہیں، اس لئے بمقابلہ جرم کے جو شاذہ ضعیف العمل ہوا کرتا ہے +

ومن الواجب ان یخلط بالادویۃ [قانون] یہ بھی ضروری ہے کہ سہل دوائوں کے ساتھ خوشبودار المسہلۃ الادویۃ العطریۃ لتحفظ دوائیں (ادویہ عطریہ) ملا دی جائیں، تاکہ ادویہ عطریہ کی وجہ سے اعضا کے قوی (ادویہ مسہل کی سیئت سے) محفوظ رہیں (جہاں مواد بدن کا، اور ادویہ مسہل کے اجزاء موثرہ کا گزر ہوا کرتا ہے، علی الخصوص جگر) +

اس قسم کی ادویہ عطریہ میں سب سے بہتر بقول گیلانی، مصطکی ہے، جو باوجود خوشبودار ہونے کے مقوی اور قابض ہے، اس سے جگر، معدہ، اور اسعاز تقویت حاصل کرتے ہیں +

والادویۃ القلبیۃ حسنة الموضع فی اس موقعہ کے لئے ادویہ قلبیہ نہایت موزوں ہیں، کیونکہ ذلك لانها تقوی الروح الحیوانی یہ ہر عضو کی روح حیوانی کے لئے مقوی ہوتی ہیں، اور ان میں فی کل عضو اکثرہا معین بتلطیفہ اکثر دوائیں اپنی قوتِ تلطیف و ترقیق کی وجہ سے (دستوں میں) وسیلہ کچھ نہ کچھ) اعانت پہنچا دیتی ہیں +

سہل کے نسخہ میں شیخ کا کلام ذیل اس بیان سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے، جو چوتھی فصل میں مذکور ہے: ”اگر کوئی سہل دوا کا نسخہ ایسے اجزاء سے مرکب ہو، جن کے اسہال کی مدت میں شدید اختلاف ہو، تو اسے بہترین سہل سمجھنا چاہئے، کیونکہ اس سے دستوں میں ایک طرح کی گڑبڑ ہوجاتی ہے۔“

وقد یجتمع دواءان احدهما بعض اوقات ایک سہل میں دو دوائیں اس قسم کی اکٹھی سرایع الاسہال لخلطہ والاخر جو جاتی ہیں کہ ایک کا عمل اسہال تو اپنی خلط کے لئے سرخ ہوتا بطی فیفرغ الاول من فعلہ ہے، اور دوسرے کا عمل دیر طلب؛ اس سے یہ خرابی ہوتی ہے کہ ایک دوا کا عمل (دوسری کے عمل سے) پہلے ہی ختم ہو جاتا ہے +

وقد یزاحم لثانی فی خلطہ ایضاً اور گا ہے ایک دوا دوسری دوا کے عمل اسہال میں فراہم ہوا ان یفعل فیہ فیکسر قوتہ جو کسی خلط کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے، کم و بیش مزاحمت بھی پیدا واذا ابتداء لثانی بعد کان کر دیتی ہے۔ یعنی اس دوا میں اثر کر کے اس کی قوت کو توڑ دیتی ضعیف المنیۃ محرک غیر یا غیر ہے۔ چنانچہ جب پہلی دوا کے بعد دوسری دوا کا عمل شروع ہوتا ہے، تو اس کا عمل ضعیف ہوتا ہے۔ جو ناقص اور ناکافی

تحریک کا باعث بن جاتا ہے (جس سے پورے طور پر مواد خارج نہیں ہوتے)۔

فجب ان یدکب معہ ما یستعجلہ  
کالتزنجبیل للترید فانکلا یداعہ  
یتبدل الی حین وذلک ان جودت  
الخلط بینہما

اسلئے مناسب ہے کہ ایسی بطی اعلیٰ اور دیر طلب دواؤں کے ساتھ ایسی دوا نہیں ملا دی جائیں جو ان کے عمل کو تیز کر دیں، مثلاً ترید کے ساتھ زنجبیل کے ملائے سے یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے، یعنی زنجبیل کی وجہ سے (ترید کا عمل تیز ہوتا ہے، اور بدن کے اندر) دیر تک اسکی سستی قائم نہیں رہتی۔ لیکن یہ بات اس وقت حاصل ہو سکتی ہے، جبکہ ایسی دواؤں کی آمیزش بھی ہو (اور اس میں تجارب و قیاس کی رہبری کے ساتھ پوری دانشوری اور طبی قابلیت صرف کی گئی ہو)۔

ویجب ان تتامل اصولا بیناھا  
فی قوی الادویۃ المسہلۃ حیث  
تکلمنا فی اصول کلیۃ الادویۃ  
المفردۃ

یہ بھی ضروری ہے کہ اس موقع پر وہ اصول و قوانین بھی ملحوظ خاطر اور زیر غور رہیں، جو پہلے ادویہ مسہلہ کی تاثیرات کے ذیل میں بتائے ہیں، جہاں ادویہ مفردہ کے اصل کلیہ کا ذکر کیا گیا ہے (دیکھو کتاب دوم = کتاب الادویہ)۔

والدواء المسهل قد یسهل بالتحلیل  
مع خاصیتہ کالتربد

اقسام مسهل لمحاظ  
نوعیت عمل  
شکل میں خارج کرتی ہیں، نوعیت عمل کے لحاظ سے) ان کی متعدد صورتیں ہیں: (۱) بعض دوائیں باوجود خاصیت اسہال کے تحلیل بھی کرتی ہیں، جیسے تربد، (یعنی ان میں خاصیت اسہال کے علاوہ قوت تحلیل و ترقیق مواد بھی ہے)۔

وقد یسهل بالعصر مع خاصیتہ  
کالہلیل

(۲) بعض دوائیں باوجود خاصیت اسہال کے آنکھوں کو سوجھاتی بھی ہیں (یعنی اعمار کی قوت ماصرہ قابضہ کو بڑھا دیتی ہیں) ایسی دواؤں کو مسهل بالاعتق کہتے ہیں (جیسے ہلیلہ)۔

وقد یسهل بالتلین مع خاصیتہ  
کالشیرخشت

(۳) بعض دوائیں باوجود خاصیت اسہال کے مادہ کو نرم کرتی ہیں (تلیین) جیسے شیرخشت۔

وقد یسهل بالانزلاق کلعب  
 نورا قطونا ولا جاص  
 (۴) بعض دوائیں مادہ کو پسلا کر دستوں کے ذریعہ  
 خارج کرتی ہیں (مسهل بالانزلاق)، جیسے لعاب اسپنول  
 اور آلو بخارا +

(۵) بعض سہل دوائیں، بقول آملی، محض بانحاطہ عمل کرتی ہیں، جیسے سفونیہ +  
 (۶) بعض سہل دوائیں جلار اور تقطیع سے عمل کرتی ہیں، جیسے بورق اور ننگ (آملی) +  
 (۷) بعض سہل دوائیں اذابت کے ذریعہ (مادہ کو گچھلا کر) عمل کرتی ہیں، جیسے ترنجبین (آملی) +  
 اس کے بعد آملی فرماتے ہیں کہ چھٹی اور ساتویں قسم کے متعلق یہ کہنا مقام تامل ہو کہ یہ دوائیں خاصیت سہال  
 سے خالی ہوتی ہیں، اور ان کے عمل اسہال میں خاصیت کو کوئی دخل نہیں ہے +

والکثر الا دویۃ القویۃ فیہا سمیۃ **شذرہ** اکثر مسہلات قویہ میں کچھ نہ کچھ سمیت ہو کر کرتی ہے،  
 مافیہا سہل علی سبیل قہر الطبیعۃ اس لئے وہ طبیعت کو مغلوب و مقہور کر کے دست لاتی ہیں دیا:  
 فیجب ان تصلحہا بما فیہ فاذہریۃ دستوں کے ساتھ اپنی سمیت کی وجہ سے طبیعت کو مغلوب و مقہور  
 کر دیا کرتی ہیں، اس لئے ایسی دواؤں کی اصلاح ان دواؤں  
 سے کی جائے، جن میں کچھ فائدہ بریت (اور دفع سمیت کی قوت) ہو +  
 وقد یعین المراسۃ والحرافۃ **شذرہ** کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوا سہل کی خاصیت اسہال  
 والقبض والعفوصۃ والحموضۃ کے ساتھ مرارت، حرافت، قبض، عفوصت، یا حموضت جمع  
 کثیر علی فعل الدواۃ اذادافقت ہو جاتی ہے، جس سے اس دوا کے عمل اسہال میں بہت کچھ تقویت  
 خاصیت فان المراسۃ والحرافۃ واعانت پہنچ جاتی ہے۔ کیونکہ مرارت اور حرافت سے قوت  
 تعین علی التحلیل والعفوصۃ علی العصی تحلیل میں امداد حاصل ہو جاتی ہے، عفوصت سے قوت عامرہ  
 والحموضۃ علی التقطیع المعدل لانزلاق میں، اور حموضت سے قوت تقطیع میں جو مادہ کو پسینے کے لئے  
 آمادہ کر دیتی ہے +

یہ مختلف مزے مختلف جوہر پر دلالت کرتے ہیں، جو یقیناً اعداد میں مختلف اثرات رکھتے ہیں، مثلاً جوہر  
 ماضی سے تقطیع، جوہر عفص سے قبض و عصر، جوہر مر و حریف سے تحلیل و ترقیق، و علی ہذا +  
 ویجب ان یجمع بین مزق و عاصر **قانون** دوا مرزق اور دوا عاصر کو دیا: مسهل بالانزلاق  
 لہم اسات: کرٹ واپٹ، حرافت: تیزی۔ چرپرہٹ، محفوضت: کیلا پن، حموضت: ترشی +  
 مثلاً دوا مرزق کی مثال بنفشہ، اور دوا عاصر کی مثال ہلدی ہے +

علی وجه یتکافأ فیہ قوتا ہما بل اور سہل بالعصر کو) اس طور پر اکٹھا نہ کرنا چاہئے کہ دونوں  
یصلی فی مثلہ ان یتباطأ احدا ہما کے اثرات مساوی ہو جائیں، بلکہ ایسی حالت میں بہتر یہ ہے  
علی الآخر فیکون مثلاً احدا لدائین کہ یہ دونوں آگے پیچھے استعمال کی جائیں، تاکہ یہ صورت ہو  
ملینا یفعل فعلہ قبل فعل لعاصر کہ اگر مثلاً ان دونوں میں سے ایک دوا ملین ہے، اور دوسری  
ثم لیحق العاصر فی سہل مالمینہ عاصر، تو دوا ملین دوا عاصر سے پہلے اپنا عمل کر لے۔ اس کے  
و علی ہذا القیاس بعد دوا عاصر اپنے عمل سے پیچھے کر کے اس مادہ کو خارج کر دے  
جسے دوا ملین نے پہلے سے نرم کر دیا ہے۔ اسی مثال پر دہرگا  
قیاس کرنا چاہئے +

خلاصہ یہ ہے کہ جب اس قسم کی دو دوائیں مساوی قوت کی اکٹھی کی جائیگی، جن کی نوعیت عمل  
میں تناقض اور تضاد ہو، تو دونوں کا عمل ٹوٹ جائیگا۔ اسلئے ترکیب ادویہ کے وقت اسکا لحاظ رکھنا  
ضروری ہے۔ مثلاً اگر ہلید اور بنفشہ دونوں مساوی قوت کے ساتھ کھلائی جائیگی، تو ان میں سے کسی کا عمل  
ظاہر نہ ہو سکیگا؛ اسی طرح جب بنفشہ سے پہلے ہلید کھلائی جائیگی، تو بنفشہ کا عمل نہ ہو سکیگا؛ اس لئے ضروری  
ہے کہ پہلے بنفشہ استعمال کی جائے، اس کے بعد ہلید +

الفصل العاشر فیما یجب ان یطلب فصل (۱۰) اس بحث کی وہ باتیں جو دوسری  
من ہذا الباب فی کتب اخر کتابوں میں تلاش کی جائیں

یعنی ادویہ سہلہ کے حالات و تدابیر اور دیگر اصول جو یہاں نہیں بتائے گئے ہیں، بلکہ دوسری کتابوں  
(کتاب دوم و پنجم) میں ان کے تذکرے ہیں +

یجب ان یطلب من قرا یا دینا ادویہ سہلہ و ملیتہ کے نسخہ جات مختلف عمروں کے لحاظ  
ادویہ مسہلہ و ملیتہ مشروبیہ سے ہماری قرا با وین (کتاب پنجم) میں ملینگے، خواہ وہ پینے کے  
و ملطوختہ و غیر ذلک بحسب مسنا ہوں، یا بطور طوخ بیرونی استعمال کے، یا ان کے علاوہ کسی  
و یطلب فی الادویۃ المفردۃ صلاح اور قسم کے (مثلاً شایعات و حقنہ جات و غیرہ کے نسخہ جات) اور  
کل دواء من المفردۃ و تداسرکہ ادویہ مفردہ (کتاب الادویہ) میں ہر دواء مفرد کی اصلاح و تدبیر  
و کیفیۃ سقیہ کا طریقہ اور ترکیب استعمال ملے گی +

والجوب یجب ان یتبادل ولم وجوب سہل زیادہ خشک نہ ہوں گویاں جو استعمال کی جائیں، اور

تَجْرِجًا فَاَوْلاَئِذَا وَلَّيْتَا لِوَلَيْدِئِنَّهُمَا بِلِغَتِ اللَّغَتِ تَلْجُ وَتَنْشَبُ بِلِ كَمَا  
 اور نہ اتنی زیادہ سوکھی ہوئی چاہئیں کہ خشک ہو کر پتھر سی ہو گئی ہوں،  
 اور نہ اتنی زیادہ تر و تازہ اور نرم کہ (مرئی غیرہ کے ساتھ نکلنے وقت) چپک  
 جائیں بلکہ اُس وقت استعمال کرنا چاہئے۔ جبکہ یہ کچھ سوکھ جائیں، اور  
 انگلیوں کے نیچے دبانے سے دب جائیں۔

## نفل (۱۱) تے کا بیان

## الفصل الحادی عشر فی القی

ابعد الناس استحقاقا لانا یقینہ  
 وہ لوگ جو اس کے مستحق اور سزاوار ہیں کہ طبیب انہیں  
 الطیب اما بسبب الطبیعة فکل  
 تے سے دور رکھے۔ یہ دو قسم کے ہیں: (۱) وہ جو اپنی طبیعت  
 ضیق الصدر وادی النفس همیا  
 کے باعث تے سے دور ہیں، (۲) وہ جو اپنی عادت کے باعث تے  
 نفث الدم وجميع دقق الرقاب  
 سے دور ہیں۔ چنانچہ جو لوگ اپنی طبیعت کے باعث تے سے دور  
 والمقہین لا ورام تحدث فی  
 ہیں، ان میں وہ لوگ داخل ہیں جن کے سینہ تنگ ہوں، جنکے  
 سانس کے حالات بگڑے ہوئے ہوں، جو نفث الدم کے لئے آواز  
 ہوں، جنکی گردنیں باریک ہوں۔ اور جو ورام خلق کی استعداد  
 رکھتے ہوں +

واما الضعاف الملعول والسمان جدا  
 ر ہے وہ لوگ جن کے معدے کمزور ہوں، اور وہ  
 فان هولاء انما یلیق بهم الاسہال  
 لوگ جو بہت فرہ ہوں، ان لوگوں کے لئے تے سے زیادہ بہال  
 والقضان اخلق بالقی لصفرا ویتهم  
 ہی مناسب ہے۔ لیکن لاغروں میں چونکہ (عموماً) صفرا دیتا ہوا  
 کرتی ہے، اسلئے ان میں تے ہی مناسب ہے +

واما بسبب لعادة فکل من یعسر  
 جو لوگ اپنی عادت کے باعث تے سے دور ہیں، ان میں  
 علیہ القی ولم یعتدہ وهولاء  
 وہ لوگ شامل ہیں جنہیں تے بڑھواری آیا کرتی ہے، یا جو لوگ  
 اذا قیثو بالمقنیات القویة لم  
 تے کے مادی نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں میں اگر مقنیات قویہ  
 تلبث عروہم وان تنصلع  
 سے ضرور تے کرائی گئی، تو اعضائے تنفس کے عروق پھٹنے سے  
 فی اعضاء النفس فیقعون  
 نہ بچ سکیں گے، اور (معمولی اسباب سے) یہ سل میں مبتلا ہو جائیں گے  
 (خواہ حقیقی سل ہو، یا مجازی، جس میں بعض علامتیں سل کے  
 فی السل

لہ ہاں طبیعت ایک ایسے بیج معنی میں ہو گیا ہے جس میں عادت کے سوا ساری باتیں شریک ہیں + سلہ سل کے مشابہات، بقول  
 کیلائی، کماشی، نفث، بیسب، اور بخار وغیرہ +

شائبہ پائی جاتی ہیں) +

ومن اشکل امرء جرب بالمقنیات الخفيفة فان سهل عليه جسر بعد ذلك على استعمال القوية عليه كالخريق ونحوه

جن لوگوں کا معاملہ دشوار اور مشتبہ ہو اور یہ پتہ نہ ہو کہ ایسا ان میں قے آسانی سے آئیگی، یا دشواری سے، تو ان میں آزمائش و امتحان کے لئے پہلے ہلکے مقنیات استعمال کئے جائیں چنانچہ اگر آسانی کے ساتھ قے آجائے (اور اس کا عملی تجربہ ہو جائے) تو اس کے بعد خریق جیسی قوی دواؤں کے استعمال کر نیکی جرأت کی جائے +

فان كان ممن يحب ان لا يقي واحد ولا بد من ثقيلته فقيته ١ ولا وعوده ولكن اغذيته ووديتها وحلها وروحه عن الرياضات ثم استعماله وآسقه الدومات ولا دهان بشراب

اور اگر (تجربہ سے معلوم ہو کہ) شخص اُن لوگوں میں سے ہے، جن میں قے کرنا مناسب نہیں، لیکن قے کرانے کی ضرورت بہر حال ناگزیر ہو، تو پہلے اُس میں قے کے لئے آمادگی اور استعداد پیدا کرو، (اور اس مقصد کے لئے) اُسے بتدریج اس کی عادت ڈالو، اُسے نرم، چکنی اور میٹھی غذائیں کھلاؤ، ریاضتوں سے اُسے روک دو، اس کے بعد ان ساری باتوں کے بعد جب اس میں قے کی استعداد پیدا ہو جائے، تو (اُسے قے کراؤ، ۱۰ اور رتے سے ذرا پیشتر، قے لانے کے لئے) چکنا چیاں اور روغن شرباب کے ساتھ استعمال کراؤ +

وأطعمه قبل القذف اغذية جيدة خصوصاً ان كان صعب القى فانه ربما لم يتقياً ومخلت الطبيعة فان بتخل بالجد خير من ان بتخل بالسردي

اور قے سے پہلے اُس شخص کو اچھی غذائیں (اغذیہ جیدہ) کھلاؤ، علی الخصوص اُس وقت ایسی غذائیں کھلانا ضروری ہے جبکہ اُسے دشواری سے قے آیا کرتی ہو، کیونکہ بعض اوقات الطبیعت فان بتخل بالجد خیر ایسا ہوتا ہے کہ قے نہیں آتی، اور طبیعت بتخل کر جاتی ہے (یعنی غذا کو قے کی شکل میں خارج ہونے نہیں دیتی)، تو اس وقت بجائے اس کے کہ طبیعت کے بتخل سے بُری غذائیں اندر رہ جائیں، اس سے زیادہ اچھا یہ ہے کہ اس کے بتخل سے اچھی غذائیں اندر رہ جائیں +

یعنی اگر باوجود کوشش کے کسی وجہ سے قے نہ آئے، تو کم از کم جو غذا اندر رہ جائے، وہ تو بُری نہ ہو ورنہ



مکھ ہے کہ بری غذاؤں کے ترک جانے سے اور بھی فائدہ بڑھ جائے +

یہ بھی یاد رکھو کہ بھرے پیٹ میں قے آسانی سے آجاتی ہے، اور غلٹے معدہ میں دشواری سے، کیونکہ تقریبی غذا معدہ کے قبضہ میں کھاتی ہے، اور اس کا براہ قے دفع کرنا مشکل ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے پیٹ بھرنے کے بعد قے کرایا کرتے ہیں +

واذا تلقا بعد طعام اكله للقي فليدافع [قانون] جب تنہ کسی شخص کو کوئی غذا قے کو اٹنے کیلئے کھلائی بلا کل الی ان يستد الجحی ولیکن اور اس نے قے کو ڈانی۔ تو اب تمہیں چاہئے کہ جب تک اُسے عطشہ بمثل شراب انتعاج سخت بھوک نہ لگ جائے، اُس وقت تک اُسے کھانے نہ دو۔ دون الماء ودون الحلاب اور اگر اُسے پیاس لگے۔ تو پیاس کی تسکین کے لئے شربت واسکجین فافھا یغشیان سیب حبسی (مقوی قلب اور مقوی معدہ) چیزیں پلاؤ، پانی، حلاب، اور سکجین نہ دو۔ حلاب اور سکجین میں یہ غیب ہے کہ یہ دونوں چیزیں مُغَفِّی رُتلی لانے والی ہیں +

وغذاء الملائع له فر وج قے کرنے والوں کے لئے مناسب غذا (قے کے بعد) کر دنا ج وثلاثة اقداح بعدا جھنے ہوئے چونسے ہیں (قے ورج کر دنا ج) اور اس کے بعد شراب کے تین پیانے +

گرنادج: ایک قسم کا کباب ہے جس میں چوزوں کو پہلے رشکم کے اندر سال بھر کر (کچھ پکا لیا جاتا ہے) اس کے بعد کباب کی طرح آگ پر بھون دیا جاتا ہے +

ومن قد فحامضا ولم یکن له [قانون] اگر کسی شخص کو دکھانا کھانے کے کچھ دیر بعد ترش قے، بقلہ عہد وکان فی نبضه یسیر آجائے، اور اس قسم کی قے کی اُسے پہلے سے عادت نہ ہو۔ اور حمی فلیؤخر العذاء الی نصف نبض میں تھوڑی سی حرارت لیا؛ تھوڑا سا کھانا موجود ہو تو انہما ویشرب ماء ویرد قبلہ تو اسے دوہر تک (یعنی تقریباً چھ گھنٹہ تک) غذا کھاتی نہ چاہئے، اور قے کے بعد غذا کھانے سے پہلے عرق کھلا دیا جائے، گرم کر کے پی لینا چاہئے +

معدہ کی غذا دو طور پر ترش ہوا کرتی ہے: (۱) ایک صورت تو یہ ہے کہ نفس غذا میں تغیرات واقع ہوں، انسان میں ترشی آجائے، اور (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ معدہ کے اندر ترش رطوبات مترشح ہوں۔ پہلی صورت غیر طبعی اور مرضی ہے، اور دوسری صورت طبعی جس میں حرارت کا ہونا ضروری نہیں ہے +

ومن عرض له في السوءاء ودام به **قانون** اگر کسی شخص کو سوداوی قے (ترش قے) برابر آیا کرتی فلیوضع علی معدته اسفنجاً متشرباً ہو، اسے چاہئے کہ گرم کئے ہوئے تیز سرکہ میں اسفنج (اسفنج کا خلاصہ) اسفنجاً

ولا جود ان يكون طعام **قانون** بہتر یہ ہے کہ جو غذائے لانے کی غرض سے کھلائی جائے۔ مختلفاً فان الواحد ربما اشتملت وہ مختلف انواع غذا سے مرکب ہو وہ ایک غذا نہ ہو؛ کیونکہ علیہ المعدة ضمانة بركة لا معدہ بعض اوقات اس قسم کی ایک غذا کو (بجائے دفع کرنے کے) اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے، اور دفع کرنے میں بخل کر جاتا ہے۔

لیکن جب مختلف انواع کی غذائیں ایک ساتھ بڑی مقدار میں معدہ کے اندر بھر دی جاتی ہیں، تو معدہ شوق سے دفع کرنے پر مجبور وائل ہو جاتا ہے۔

وبعد في السطوبة ينتفع بالعصاير **قانون** جب قے واقع ہو، اور اس میں رطوبات (بلغمیہ) خارج والنوا هض بعد ان لا يوكل عظم ہوں، تو اس حالت میں چڑیوں (گوریا) اور کبوتر کے چوزہ نکا اطرافها فانها ثقيلة بطيئة في المعدة گوشت کھانا سودمند ہے۔ لیکن ان کی ٹانگ اور بازو وادخله الحمام

(اطراف) کی ہڈیاں نہ کھلائی جائیں، کیونکہ یہ ثقیل اور ردیم ہونے کی وجہ سے) معدہ کے اندر دیر تک قائم رہتی ہیں، نیز ایسے لوگوں کو حمام میں داخل کرنا چاہئے تاکہ حمام کی حرارت سے بدنی رطوبات تحلیل ہوں)۔

واما في حال شرب المقيئ فيجب **ضروری ہدایات** (قے کرنے کے وقت) دوا رمتی پینے کے بعد ان يحضروا ويرتاضوا ثم يتعبوا قے کرنے کے وقت مناسب ہے کہ قے کرنے والا کچھ دوڑے ثم يقيئوا وذلك في انصاف بھاگے، بدنی ریاضت کرے، اور تھکے، اس کے بعد قے کرے۔ النهار ويجب عند التقية ان یہ کام دوپہر کے وقت ہونا چاہئے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ قے يعطى عينه بر فادة ثم يشداو کے وقت آنکھوں پر گدھی (رفادہ) رکھ کر پٹی باندھ لی جائے، يعصب بطنه بقماط لين شدا اور اسی طرح شکم پر بھی ایک نرم پٹی باندھی جائے، جسے زیادہ معتدلا

نیز جہاں تک ممکن ہو، لوگوں کے سامنے مجمع عام میں قے نہ کرائی جائے، اور وہ مقام زیادہ روشن اور

سکھ (مثلاً دھنی ہوئی روٹی کی گدی)۔

کھلا ہوا بھی نہ ہو +

والا شياء المهيئة للقي هي الجرح جابر [معدات قے] من رجه ذيل چیزیں تے کی آمادگی پیدا کرتی ہیں۔  
والفجل والطريخ والفودنج الجبلی جرجیر (ترمر) — موی — طریخ — پودینہ کو بھی تازہ —  
الطري والبصل والكراث و پیاز — گندنا — ارشعیر جے نفل سیت شہد کے ساتھ پلایا  
ماء الشعير ينقله مع العسل وحسوء جائے — صوبہ باقلا، مٹھاس کے ساتھ — میٹھی شراب —  
الباقلا بجلاوة والشراب لخلو واللوز بادام شہد کے ساتھ — بلکند کے مانند فطیری روٹی جو روغن  
بالعسل وما يشبهه لبلکند من الخبز میں بھونی گئی ہو (اور اسے شہد یا قند کے شیرہ میں ڈوبا گیا ہو) —  
لفطير المعمول في الدهن والبطنخ والقضاء خربزہ — لکڑی — ان دونوں کے تخم — یا کسی قدر خربزہ  
وہریرھا و شئی من اصولھا منقوعة في الماء یا لکڑی کی جڑ بیکرا اور کوٹ کر پانی میں بھگوئیں، اور مٹھاس کے  
مل قوة مع حلوة والشوباج الفجلی کے ساتھ استعمال کریں — اور موی کا شوربہ +  
بلکند: وہ فطیری روٹی، جسے روغن میں بھون لیا جاتا ہے، اور شہد کے توام یا شیرہ انگوڑ وغیرہ  
کے توام میں ڈبو دیا جاتا ہے (آملی) +

گیلائی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ "بلکند" دراصل فارسی لفظ "برکند" کا معرب ہے، جسکے معنی قطعہ  
(ٹکڑا) کے ہیں +

ومن شرب شرابا مسكرا لقق فلا [قانون] جو لوگ تے کرنے کی غرض سے شراب (شراب مسکرا)  
يتقياً على قليله بل يشرب كثيرا پینا پ ہیں۔ انہیں چاہئے کہ تھوڑی سی شراب پیکرتے نہ کریں  
بلکہ زیادہ مقدار میں پیکرتے کریں (کیونکہ تھوڑی مقدار میں  
آسانی کے ساتھ تے نہ ہو سکے گی) +

والفقا اذا شرب بالعسل بعد الحما [شذرہ] حام کرنے کے بعد اگر فقا (ربوزہ) پی لی جائے، تو  
یتقيا واسهل یقے بھی بے آتی ہے، اور دست بھی +

ومن اسرا ان يتقياً فلا يجب ان [قانون] جس شخص کا ارادہ تے کرنے کا ہو، اسے چاہئے کہ اس

لے ایک قسم کی مچلی ہے، جسکو "حلوا ماہی" بھی کہتے ہیں۔ اسے نمک لگا کر سکھا لیا جاتا ہے + ۵۷ حریرہ جو با قلاس  
بنایا جائے + ۵۸ سکنجین بھی اگرچہ محاورہ عرب کے لحاظ سے شراب ہے۔ مگر یہ مسکرا نہیں ہے۔ عربی میں شراب اُسی  
معنی میں آتا ہے، جسے ہم لوگ خمریت کہتے ہیں + ۵۹ فقا (ربوزہ) ایک قسم کی شراب ہے جو جوئے کے آئے، یا دوسرے  
فقر سے خوش شہدہ اور مصاح ڈال کر بنائی جاتی ہے۔ آجکل بعض لوگ جو کی شراب (بیتر) کو ربوزہ کہتے ہیں +

يستعمل في ذلك القرب المضر وقت (جو غذا رکھائے، اُسے) بہت زیادہ چبا کر نہ کھائے  
الشديد

درج مقیئات کے تین درجے قائم کئے گئے ہیں: مقیئات ضعیفہ، متوسطہ، اور قویہ۔ چنانچہ ضعیف مقیئات  
یہ ہیں: گرم پانی، سار، الشیر، سکجین، جو شانہ، شبت +

اوسط درجہ کی مقیئات: بیج خربزہ، بیج خیار، پیاز، نرگس — مولیٰ کا پانی +

قوی مقیئات خربزہ کی دونوں قسمیں، کدو، جلا ہنگ، جوزاقلی، تخم ترب — مولیٰ جس میں خربزہ کا ڈیا گیا ہو +

فاذا سقى الانسان مقيئا قويا [قانون] اگر کوئی شخص خربزہ جیسی کوئی شدید مقی دوار استعمال کرتا  
مثل الخربق فيجب ان يسقى على الترتیب چاہے، تو اسے تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے: (۱) اگر کوئی  
ان لم يكن مانعاً وبعد ساعتين امر مانع ہو، تو نہار منہ (خلوے معہ کی حالت میں) دوار  
من النهار وبعد اخراج التفل کھائے، جبکہ (۲) صبح کے بعد دو گھنٹہ دن چڑھ چکا ہو، اور  
من الامعاء (۳) آنتوں سے فضلات خارج ہو چکے ہوں (اور اجابت  
ہو چکی ہو) +

فان تقياً بالريشة والاحرك لسياراً چنانچہ اگر (دوار مقی استعمال کرنے کے بعد) حلق میں  
والادخل الحمام پر کے ڈالنے سے قے آجائے، تو خیر، ورنہ مریض سے کہا جائے  
کہ وہ چلے پھرے، اور ہلکی سی ریاضت کرے۔ اگر اس تدبیر  
سے بھی قے نہ آئے، تو اس شخص کو حمام میں داخل کیا جائے +  
امتلاء معدہ کے بعد حرکت و ریاضت کرنا قے کا معین ثابت ہوا کرتا ہے، اور اس حالت میں حمام کرنا  
بھی قریب قریب ہی حکم رکھتا ہے +

والريشة التي يتقيأ بها يجلان ميسر یہ بھی مناسب ہے کہ جس پر کو قے لانے کے لئے استعمال  
بمثل دهن الحناء کیا جائے، اسکو پاک صاف کرنے کے بعد (روغن حنا) دیا  
روغن کنجد جیسے تیل سے تر کر لیا جائے +

فان عرض له تقطيع و كسب سقى اگر (دوار مقی استعمال کرنے کے بعد) تقطیع اور کسب و  
ماء حاراً و شرباً فاما ان لم يسهل بقراری لاحق ہو جائے (اور قے پوری طرح نہ آئی ہو) تو گرم

لہ جلا ہنگ: جنگلی تل (چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے، تو دہری کے مانند تخم ہوتے ہیں) +  
لہ مثلاً جھکرتے کرنے کی عادت نہ ہو، اور مثلاً معدہ کی حس زیادہ نہ کی ہو، جس میں خربزہ کی اذیت لذت و خواہش کا اندیشہ ہے +

وامان یقی

پانی اور روغن زیتون ملا کر پلا دیا جائے (اور اگر پوری طرح تھے)  
 آچکی ہو، تو کرب وغیرہ کی تسکین کے لئے شربت سیب جیسے  
 سفوحات و مقویات معدہ اسپنول کے ساتھ کھلائے جائیں، +  
 تھے کی معین و مددگار تدابیر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ  
 معدہ اور اطراف کو گرم کیا جائے، کیونکہ اس سے متلی ہیجان میں  
 آ جاتی ہے (بشرطیکہ تھے لانے کے لئے کوئی سخت دوا متنی کھلائی  
 گئی ہو، ورنہ اس تدبیر سے بعض اوقات متلی میں سکون پیدا  
 ہو جاتا ہے) +

ومما بعین علی ذلک تسخین المعدۃ  
 ولاطراف فان ذلک یحدث  
 الغثیان

**قانون** اگر دوا متنی (خلاف توقع) تیزی ظاہر کرے، اور بہت  
 تمام (قبل از وقت) اس کا عمل شروع ہو جائے (جس میں یہ  
 اندیشہ ہوتا ہے کہ دوا اپنا پورا عمل کئے بغیر خارج ہو جائیگی) تو  
 اس وقت یہ مناسب ہے کہ (تھے کی عجلت کو روکنے کے لئے)  
 تھے کرنے والا راحت و سکون اختیار کرے، اسے دوا طیبہ  
 (خوشبودار چیزیں) سنگھائی جائیں، اُس کے اطراف ر ہا تھ  
 پاؤں) دبائے جائیں، تھوڑا سا سرکہ پلا دیا جائے، اور سیب  
 اور بھی تھوڑی سی مصطکی کے ساتھ کھلائے جائیں +

واذا اسرع الدواء المقيی فاخذ  
 فی العمل بسرعة فیحجب ان یسکن  
 المتقی وینشق الرواخی الطیبة  
 ویغمر اطرافه وسیق شیتا من  
 الخل ویتناول التفاح والسفرجل  
 مع قلیل المصطک

**شذرہ** یہ بھی یاد رکھو کہ حرکت جسمانی سے (جو متنی کھانے کے  
 بعد کی جاتی ہے) تھے میں زیادتی ہو جاتی ہے، اور سکون سے  
 تھے میں کمی +

واعلم ان الحركة تجل القی اکثر  
 والسکون یجعله اقل

**بقراط کا قول ہے:** جب تم چاہو کہ خربق کا عمل زیادہ ہو، تو مریض کے بدن کو حرکت دو، اور جب  
 تم چاہو کہ تھے میں سکون ہو، تو اُسے سلا دو، اور اُسے حرکت نہ دو +

**شذرہ** تھے کرنے کے لئے بہترین زمانہ "موسم گرم" ہے، اگرچہ  
 بقول یسعی، موسم سرما کی تھے بہت مفید ہے) +

زمانہ اور موسم کی قید و پابندی "طبعی تھے" کے لئے نہیں ہے، جو خود بخود بہ انتضائے طبیعت لاحق ہوتی  
 ہے اور نہ "ضروری تھے" کے لئے، طبعی تھے میں طبیب کی رائے کو کچھ دخل ہی نہیں ہے، اور ضروری تھے کا

وقت یہ ہے کہ جب ضرورت اسکی داعی ہو +

فان احتاج الیہ من لا یؤاتی القی  
سختہ فالصیف اولی وقت یرخص  
لہ منہ فی ذلک

**قانون** جن لوگوں کا سحنہ (بدنی فریبی) ایسا نہ ہو کہ انہیں قے کرائی  
جاسکے (مثلاً وہ بہت زیادہ لاغر یا بہت زیادہ فربہ ہوں)،  
لیکن انہیں قے کی ضرورت پیش آجائے، تو موسم گرما بھی ایسے  
لوگوں کے لئے ایک سوزوں زمانہ ہے، جس میں انہیں اسکی اجازت  
دی جاسکتی ہے +

وابعد غایات القی اما علی  
سبیل التنقیۃ الاولی فالمرءۃ  
وحدھا دون الامعاء واما  
علی سبیل التنقیۃ الثانیۃ فمن  
الراس وسانک البدن واما  
الجذب والقلم فمن الاسافل  
**شذرہ** انتہائی اغراض و مقاصد جو قے سے وابستہ ہو سکتے  
ہیں، اُن کی دو قسمیں ہیں: (۱) اگر یہ دیکھا جائے کہ قے سے  
براہ راست کن اعضا کا تنقیہ ہوتا ہے (تنقیۃ اُولی)،  
تو قے کی انتہائی غرض محض معدہ پر ختم ہو جاتی ہے (یعنی قے  
سے براہ راست محض معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے) اعضاء تک سے  
کوئی تعلق نہیں؛ اور (۲) اگر یہ دیکھا جائے کہ قے سے ثانوی  
طور پر (دوسرے درجہ پر، اور بالواسطہ) کن اعضا کا  
تنقیہ ہوتا ہے (تنقیۃ ثانیہ)، تو ان میں سر اور تمام  
اعضاء شریک ہیں۔ چنانچہ (۱) اوپر کے اعضا سے تو مادہ  
کھینچا جاتا ہی ہے (زیرین اعضا سے بھی مادہ اذکھر کر  
کھینچ آتا ہے) +

وانت تعرف القی النافع من  
غیر النافع بما یتبعہ من الخفۃ  
والشہوۃ الجیدۃ والنفس  
والنبض الجیدین وکن ذلک  
حال سائر القوی  
**مفید قے** یہ معلوم کرنا کہ یہ قے مفید اور نافع ہے، ردی  
اور غیر مفید نہیں، اس کا پتہ مندرجہ ذیل علامات سے چل سکتا  
ہے: قے کے بعد (۱) بدن میں خفّت لاحق ہو (۲) اور جسم ہلکا  
محسوس ہو؛ (۳) بھوک خوب لگے؛ (۴) سانس اور نبض  
کی رفتار بہتر ہو جائے؛ اسی طرح تمام قوی اپنے اپنے افعال  
بخوبی انجام دیں +

ویکون ابتداؤ غشیانا واکثر  
دہم) قے کی آمد سے پہلے متلی لالھی ہو؛ (۵) اگر

بلاتلی کے اگر یکا یک قے آجائے، تو اس اصول کے مطابق وہ بہتر نہیں ہے +

مایو ذی معہ لذع شدید فی المعدۃ خربق اور مرکبات خربق جیسی متقی دوائیں استعمال کی جائیں، تو  
و حرقة فی المعدۃ ان کان الدواء اس سے زائد سے زائد جو اذیت و تکلیف لاحق ہو، وہ محض معدہ  
قویا مثل الخربق وما یتخذ منہ شمر کی شدید سوزش و جلن تک محدود رہے اس سے زیادہ کوئی  
بیتدی بسیلان لعاب ثم یتبعہ تکلیف لاحق نہ ہو؛ اسکے بعد (۶) لعاب دہن بنے گئے، اور  
تی بلغم کثیر دفعات ثم یتبعہ اسکے بعد جوئے کا سلسلہ شروع ہو، تو اس میں کثرت سے چند بار  
قی شئی سیال بَصَاقِی بلغم خارج ہو؛ اسکے بعد (۷) قے میں متھوک جیسی سیال رطوبت  
خارج ہونے لگے (جو اس امر کی علامت ہوگی کہ معدہ دیگر مواد  
سے پاک ہو گیا، اور اب اس سے صاف رطوبت خارج ہونے لگی) +

ویکون اللذع والوجع ثابتاً لمن غیلان یتعدی الی اعراض خری  
(۸) معدہ میں درد و سوزش برابر قائم رہے (جو اس امر  
کی علامت ہے کہ دوا متقی اس وقت تک معدہ میں موجود ہے،  
اور وہ اپنا کام کر رہی ہے)، اور متلی اور بے قراری کے علاوہ  
دوسرے عوارض نمودار نہ ہوں۔ اگرچہ بعض اوقات دوا متقی  
سے دست بھی آجاتے ہیں (جبکہ اس میں قوتِ مقیہ کے ساتھ  
قوتِ مسهل بھی ہوتی ہے) +

ثم یراخذ فی الساعۃ الرابعۃ لیکن  
و یمیل الی الراحة (۹) پھر چار گھنٹہ کے بعد قے میں سکون آنے لگے، اور قے  
کرنے والے کا طبعی میلان راحت و آرام کی طرف ہو جائے +

یہ بات تجربہ سے معلوم ہوئی ہے کہ خربق جیسی دوائیں اپنے عمل کو چار گھنٹے میں ختم کر دیتی ہیں +  
واما الرمدی فانه لا یجیب القی و ردی قے بُری اور غیر مفید قے میں مندرجہ ذیل صفات پائے  
یعظم الکرب و یحدث قمد جاتے ہیں: (۱) قے آسانی کے ساتھ نہیں آتی؛ (۲) کرب و  
و محو ظعین و شدۃ حرۃ فیہا بے چینی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے؛ (۳) دگر دن اوراد پر  
شدید لہو و عرق کثیر و انقطاع کے اعضائیں (تمدد و تناؤ پیدا ہو جاتا ہے؛ (۴) آنکھیں  
باہر اڑ بھر جاتی ہیں، اور ان میں خوب سُرخی پیدا ہو جاتی ہے؛  
صوت (۵) پسینہ کثرت سے آتا ہے؛ (۶) آواز بند ہو جاتی ہے

لہ یہ صورت نہ ہو کہ پہلی قے میں دوا متقی معدہ سے خارج ہو جائے، اور اس کا عمل کمزور ہو جائے +

لہ شلاً آنکھوں کا او بھر جانا، انکا سرخ ہو جانا۔ پسینہ کا کثرت آنا، وغیرہ +

(کیونکہ عضلات صدر و تنفس اپنے فعل پر قادر نہیں رہتے)۔

جب یہ عوارض کسی قے کرنے والے میں پیدا ہو جاتے ہیں، اور ان کا جلد تدارک نہیں کیا جاتا ہے، تو وہ تنفس ہلاک ہو جاتا ہے (کیونکہ مذکورہ بالا عوارض بدنی مواد کی کثرت و رویت اور دوا، سقی کی سمیت کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں)۔

ومن عرض له هذا ولم يتدارك  
صار الى الموت

ان عوارض کا تدارک و علاج یہ ہے کہ حقنہ (حقنہ حادہ) کیا جائے، شہد اور نیلگرم پانی پلایا جائے، اور روغن سوسن جیسے ادیان تریاقیہ (تریاقی روغن) استعمال کرائے جائیں، اور یقینی قانہ ان قاء لم یخفق و افزع حتی الامکان قے لانے کی کوشش کی جائے۔ اگر قے آگئی، ایضا الی حقنہ معذۃ عندک تو سمجھ لو کہ وہ زمریگا۔ علیٰ ہذا اس حقنہ سے بھی کام لیا جائے جو تیرے پاس پہلے سے تیار ہوگا (سبکی تھیں ہدایت کر دی گئی ہے کہ قے اور اسہال کے وقت دوسری ضروریات کے ساتھ حقنہ کا سامان بھی تیار رہے)۔

وتدارك به بالحقنة وسقي العسل  
والماء الفاقد والادهان الترياقية  
كدهن السوسن ويجتهد حتى  
يقع قانہ ان قاء لم یخفق و افزع  
ایضا الی حقنہ معذۃ عندک

اس کا مدعا یہ ہے کہ اگر حسبِ عادت و مراحقہ حادہ تیار کرنے میں دیر کا اندیشہ ہو، تو جو سامان تھامے پاس پہلے سے موجود ہے، اسی سے کام لینا شروع کر دو، مبادا، تاخیر کی وجہ سے موت لاحق ہو جائے۔

واولی ما يستعمل فيه التقي الامراض المنه  
بتموين فوائده قے سے امراض مزمنہ میں حاصل کئے جاسکتے

نکلا استسقاء والصرع والما الخولیا  
والجذام والنقرس وعرق النساء  
(طبلی و کھمی)، مانخولیا (مراقی)، جذام، نقرس، اور عرق النساء۔

والنقی مع منافعہ قد یجلب امراضا  
مثلاً ما یجلب الطرش  
شذرہ قے میں اگر کچھ فوائد ہیں، تو کچھ مضار بھی ہیں، کیونکہ اس سے بعض اوقات کچھ امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً

گا ہے اس سے ہر اپن پیدا ہو جاتا ہے (اور گاہے دانت بھی کٹے ہو جاتے ہیں)۔

ولا یجب ان یوصل به الفصل  
یؤخر ثلثه ایام لا یسیا اذا کان  
قانون یہ مناسب نہیں ہے کہ قے اور فصد کو ملا دیا جائے (اور

بوقت ضرورت قے کے ساتھ ہی فصد کر دی جائے)، بلکہ درمیان میں تین روز کا فاصلہ ڈالا جائے، علیٰ الخصوص، جبکہ فصد معده میں فی فم المعده لا خلط



کوئی خلط (خلط غلیظ) موجود ہو (یا) جبکہ معدہ میں کوئی ورم  
وغیرہ موجود ہو) +

وکتیرا ما غسل القی لرقۃ الخلط **شذرہ** بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ اخلاط کی رقت کی وجہ  
فیجب ان یثخن بتناول سویرت سے قے میں خوشواری لاحق ہوتی ہے (اور قے شکل سے آتی ہے)  
حب الرمان ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ انار دانہ کا استعمال کر کے

ان اخلاط میں غلظت پیدا کر لی جائے +

واعلم ان القیام الفاسد بعد القی **شذرہ** یہ یاد رہے کہ قے کے بعد برے قسم کے دستوں کا آنا  
دلیل علی اندفاع تجمۃ الی اسفل (اسال تجمی) اس امر کی علامت ہے کہ تجمہ کو طبیعت نے نیچے کی  
والقدف بعد القیام دلیل علی طرف متوجہ کر دیا ہے، اور دستوں کے بعد قے کا آنا اس امر کو بتاتا  
انہ من اعراض القیام ہے کہ یہ دستوں کے عوارض و نتائج میں سے ہے +

یعنی یہ جس مادہ کی وجہ سے دست جاری ہیں، یہی مادہ اب تک بدن

میں باقی ہے، اور اپنی کثرت کی وجہ سے معدہ کی طرف متوجہ ہو کر

غیر طبعی راہ سے بصورت قے خارج ہو رہا ہے +

وافضل الاوقات للقی صیفا بسبب **شذرہ** بعض امراض (مثلاً وجع مفاصل) کے لئے قے کا بہترین  
وجع ہونصف النہام وقت موکم گر مایں دوپہر کا وقت ہے +

یہ یاد رکھو کہ یہ حکم اُس قے کے لئے نہیں ہے، جو خربن جیسی مقیات سے کرائی جاتی ہے، کیونکہ اُس میں تو قے

بچ کے وقت کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح دوپہر کی پابندی اُس قے کے لئے بھی نہیں ہے، جو بخاروں کی باری کے

شروع میں کرائی جاتی ہے۔ گیلانی +

والقی نافع للجسد ردی للبصر **شذرہ** قے جسم کے لئے تو مفید ہے، مگر آنکھ کے لئے مضر +

والجلی لا تقیاً فان فضول حیضها **شذرہ** حاملہ عورتوں کو اگر قے کی شکایت عارض ہو جائے،

لا تندر فربذاک والتعب یوقعها (تو) یہ مناسب نہیں ہے کہ قے کرانے کی کوشش کی جائے، کیونکہ

فی اضطراب فیجب ان تسکن واما حیض کے فضلات رو یہ قے کے ذریعہ دفع نہیں ہوا کرتے ہیں،

سائر من یعتبریہ القی فیجب ان اور قے کرانے سے جو تکان لاحق ہوگی، اس سے مزید اضطراب

یعان

اور بے چینی کا اندیشہ ہے، اس لئے مناسب یہی ہے کہ حتی الامکان

ان کی قے کو روکا جائے؛ لیکن حاملہ عورتوں کے علاوہ اگر

دوسرے لوگوں کو قے کی شکایت عارض ہو، تو اس وقت یہی مناسب ہے کہ قے کی مزید امداد کی جائے اور اسے روکا نہ جائے +

### الفصل الثانی عشر فیما یفعلہ من تقیاً فصل (۱۲) قے کرنیوالے کو کیا کیا کرنا چاہئے

فإذا فرغ المتقي من قبئه غسل فمه ووجهه بعد التقى بخل ممن وجع بماء ليد هب الثقل الذي ربما يعرض للراس وشرب شيئاً من المصطكى بماء التفاح ويمتنع عن الأكل وعن شرب الماء ويلزم الراحة ويدهن شرا سيفه ويدخل الحمام ويغتسل بجملة ويخرج فان كان لا بد من اطعام فشيئاً ليد جيد الجوهر سرا يعالاهضام

جب قے کرنے والا قے سے فارغ ہو چکے، تو اسے چاہئے کہ اس کے بعد سرکہ اور پانی سے اپنے منہ اور چہرہ کو دھو ڈالے تاکہ اس تدبیر سے سر کی گرانی جاتی رہے، جو گاہ قے کے بعد پیدا ہو جایا کرتی ہے، نیز وہ آب سیب کے ساتھ قدرے مصطکی کھائے، سٹے ہذا کھانا کھانے اور پانی پینے سے اپنے آپ کو حتی الامکان (دیر تک) روکے، آرام و سکون اختیار کرے، غراسیت پر روغن کی ماسح کرے، حمام میں داخل ہو کر جلد غسل کر کے باہر نکل آئے +

اگر رجوع کی بیابانی کی وجہ سے کھانا ضروری ہو تو کوئی اچھی اور لذیذ غذا کھلائی جائے، جو زود ہضم ہو +

### الفصل الثالث عشر في منافع التقى فصل (۱۳) قے کی منفعتیں

ان البقر اطيأ ما ربان يستعمل التقى في الشهر يومين متواليين ليتدا اسرا لثانی ما قصر وتفسر في الاول ويخرج ما يتجلب الى المعدة والبقر اطيأ يضمن معه حفظ الصحة واكثر من هذا اردي

بقراط کی ہدایت ہے کہ حینے میں آگے پیچھے لگاتار دو روز قے کی جائے، تاکہ پہلے دن کی قے میں جو کچھ کمی رہ گئی ہے، اور جو مواد پہلی قے میں خارج نہ ہو سکے ہیں، دوسرے دن کی قے سے اُس کا تدارک ہو جائے، اور وہ مواد بھی خارج ہو جائیں جو پہلی قے کے بعد معدہ کی طرف کھنچ کر آئے ہیں۔ بقراط اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ جو شخص اس ہدایت کی پابندی کریگا، اس کی صحت محفوظ رہے گی۔ لیکن قے کی زیادتی اچھی نہیں ہے (یا: حینہ میں دو بار سے زیادہ قے کرنا اچھی بات

نہیں ہے) +

ومثل هذا القئ يستفراغ البلغم والمرقة وينقى المعدة فانها ليس لها ما ينقيها مثل ما لا معاء من الامراض الذي ينصب اليها وينقيها

چنانچہ اس قسم کی قے جس کی ہدایت بقراط کرتا ہے، بلغم اور مرچہ کو نکالتی ہے، اور معدہ کا تنقیہ کرتی ہے؛ کیونکہ جس طرح آنتوں کے لئے ایک چیز — صفراء — مقرر ہے، جو آنتوں پر گر کر ان کو صاف کیا کرتا ہے، ایسی کوئی چیز معدہ کے تنقیہ کیلئے مقرر نہیں ہے (اس لئے معدہ کے تنقیہ کی خدمت قے سے

لی جائے) +

ويذعها لتقل الغارض للراس ويجلو البصر ويدفع الخمة

نیر قے سے سر کی گرانی دور ہو جاتی ہے، جو گاہے سر میں پیدا ہو جایا کرتی ہے، بینائی صاف ہو جاتی ہے، اور تخرم دور ہو جاتا ہے +

وينفع من ينصب الى معدته مما افسد طعامه فاذا تقلد امر القئ وورد طعامه على نقاء

علی ہذا قے اُن لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے، جنکے معدہ میں صفراء کا انصباب ہوا کرتا ہے، اور اس انصباب سے اُن کی غذا (معدہ کے اندر) بگڑ جایا کرتی ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں میں جب غذا سے پہلے قے کرا دی جاتی ہے، تو غذا (معدہ کی صفائی کے بعد) ہونچتی ہے (اور وہ بگڑنے سے بچ جاتی ہیں)

ويذع نفور المعدة عن السموم وسقوط شهوتها الصمغية واشتهاؤها للحريف والحامض والعفص

چکنی غذاؤں سے اگر معدہ کو نفرت ہے، تو قے کی وجہ سے یہ نفرت دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بچی بھوک اگر مر گئی ہے، تو اس سے یہ لوٹ آتی ہے، اور تیز چربی، ترش، اور کسبلی چیزوں کی اگر خواہش ہے (جو فساد و شہوت کی ایک علامت ہوتی ہے) تو قے سے یہ شکایت جاتی رہتی ہے +

وينفع من ترهل البدن ومن القروح الكائنة في الكلى والمثانة وهو علاج قوي للجذام ولرداءة اللون والصمغ المعدي خرابي، صرع معدي، يرقان، انتصاب النفس، رعشة، اور

قے بدن کے ترہل کے لئے مفید اور گردہ و مثانہ کے قروح کے لئے نافع ہے؛ اسی طرح جذام، بدن کے رنگ کی قوی الجذام و لرداءة اللون والصمغ المعدي خرابی، صرع معدي، يرقان، انتصاب النفس، رعشة، اور

سلب بقول گیلائی: خواہ مرچہ صفراء ہو، یا مرچہ سوداء +

وہوں کے معالجہ الجیدۃ لا صحابہ لقویا دادواہوں کے لئے یہ اچھا علاج ہے۔  
 وحبیبان لیستعمل فی الشہر مرتع او مرتین [قانون] مینے میں خواہ ایک بار تھے کریں، یا دوبارہ، دونوں  
 علیہ الامتلاء من غیر ان یحفظا دور صورتوں میں مناسب یہی ہے کہ سیری شکم کی حالت میں تھے  
 معلوم وعدہ ایام معلومہ کریں (نہ کہ خلائے معدہ کی حالت میں)؛ مگر تھے کے مقررہ  
 دوئے کی، اور مقررہ دنوں کی، پابندی نہ کریں (تا کہ اس پابندی  
 سے ان مخصوص دنوں کی عادت نہ پڑ جائے)۔  
 واشد موافقۃ للقی ہو من مزاجہ [شذرہ] تھے اُن لوگوں کے لئے بہت ہی زیادہ موزوں ہے،  
 الاول مر اسری قضیف جنکا اصلی مزاج (مزاج اولی) صفراوی ہو، اور وہ لاغر ہوں۔

الفصل الرابع عشر فی مضار القی المفطر فصل ۱۴۲۔ افراط قی کی مضرتیں

القی المفطر یضر بالمعدۃ ویضعفها القی المفطر یضر بالمعدۃ ویضعفها  
 ویجعلها عرضۃ لتوجہ المواد الیہا کرتی، اور اسے توجہ و انصباب مواد کا نشانہ بنا دیتی ہے، نیز  
 ویضر بالصدر والبصر والاسنان یرسینہ، بینائی، اور دانتوں کے لئے اور سر کے مزمن دردوں  
 و باوجاع الراس المزمنۃ الا ماسا کے لئے مضر ہے؛ لیکن جو درد سر معدہ کی شرکت سے عارض  
 کان بمشارکۃ الطعدۃ ویضر ہوتا ہے، اس کے لئے قی مضر نہیں ہوتی۔ علیٰ ہذا کے اکثر  
 فی الصرع الراسی الذی لیس صرع راسی کے لئے بھی مضر ہے، جو زہرین اعصاب کی شرکت سے  
 بسبب الاعضاء السفلی لاحق نہیں ہوتا (بلکہ اُس کا سبب سر ہی کے اندر پایا جاتا ہے)  
 اسی وجہ سے اسکا نام "صرع راسی" رکھا گیا ہے)۔

والافراط منہ یضی بالکبد والریۃ قی کی زیادتی جگر، پھیپھڑے، اور آنکھوں کے لئے بھی  
 والعیین ورجما صلیح بعض العروق مضر ہے، اور گالہ اس سے بعض رگیں بھٹ جاتی ہیں (خواہ  
 وہ رگیں پھیپھڑے کی ہوں، یا کسی دوسرے عضو کی)۔

ومن الناس من یحب ان یتملأ [شذرہ] بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے، اور اس عادت  
 بسرۃ ثملہ فیضرع الے کو وہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ (حرص و لالچ کی وجہ سے) تیزی کے  
 القی و هذا الصنع مما یؤدی ساتھ وہ اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں، اس کے بعد چونکہ وہ اسے ہر دن  
 بہ الی امر اضریۃ مزمنۃ نہیں کر سکتے، اسلئے وہ مجبوراً تھے کر ڈالتے ہیں۔ اس عادت

فیجب ان یمنع عن الامتلاء دکانجام نہایت خراب ہے، اور اس سے (بڑے قسم کے امراض  
و یعدل طعامہ وشرابہ فرستہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ایسے لوگوں کو ایسی شکم سیری  
سے روکا جائے، اور کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیا جائے  
(کہ انہیں قے کے لئے مجبور نہ ہونا پڑے)۔

الفصل الخامس عشر فی تدارک احوال فصل (۱۵) اُن حالات کا تدارک جو قے کرنے  
والوں کو عارض ہوتے ہیں تعرض للمتی

اما امتناع القي قد قلنا فيه اما امتناع القي فقد قلنا فيه  
ما وجب متى وادار استعمال کر نیکی بعد) اگر قے نہ آئی، تو اس  
وقت جو تدابیر اختیار کرنے چاہئیں، اسے ہم اس سے پہلے بیان  
کر چکے (مثلاً استعمال حقنہ وغیرہ)۔

واما التمدد والوجع اللذان یعرضا تحت اشرفین فیمنع منها التکید بالماء الحاک  
الادمان ملینة والمحاجم بالنار اگر اسپلیوں کے نیچے تمدد اور درد لاحق ہو جائے، تو اس  
کے دفعیہ کی مفید تدبیر یہ ہے کہ گرم پانی سے ٹکڑا کر کیا جائے،  
ادمان ملینہ ملے جائیں، اور محاجم نار سے لگائے جائیں۔  
واما اللزج الشدید الباقی فی معدة فیدفعه اگر قے کے بعد معدہ میں سوزش موجود ہو، تو چکے اور  
شرب لمرة السمۃ السریعة الہضم ہمزہ الموضع زود ہضم شوربے پلائے جائیں، معدہ کے مقام پر روغن بنفشہ  
مثلاً من البنفسج مخلوطاً بدهن الخیر یعمل شمع روغن خیر، وغیرہ تدریجاً موم میں ملا کر لے جائیں۔  
واما الفواق اذا عرض معه ودام اگر دوران قے میں ہچکی کی شکایت لاحق ہو جائے،  
بہ فیسکنہ التعطیس وتجیر الماء اور یہ شکایت قائم ہو جائے، تو اسکے ازالہ کے لئے چھینک لانے  
الحاسر قلیلاً قلیلاً کی کوشش کریں، اور گرم پانی تھوڑا تھوڑا گھونٹ گھونٹ

پلائیں۔

بقراط کا قول ہے: ”اگر کسی شخص کو ہچکی ہو، اسکے بعد اسے چھینک آجائے، تو ہچکی دور ہو جاتی ہے۔“  
واما قی الدم فقد قلنا فيه فی اگر ادوار متقی اور تحرک قے سے (قی الدم کی شکایت  
باب مضار القی لاسق ہو جائے۔ تو اس کی تدبیر ہم اوپر کی فصل میں ذکر کر چکے  
ہیں، جس میں ”قے کی مضرتوں“ کا ذکر ہے۔

حالانکہ اوپر کی فصل میں اس قسم کی کسی تدبیر کا ذکر مطلق نہیں ہے۔

شاگرد شیخ نے اُس فصل میں لکھا ہوا، اور بعد کو نقل کرنے والوں سے سہواً رہ گیا ہو۔ لیکن کتاب سوم، مسابجات قانون میں اسکا تذکرہ مفصلاً موجود ہے +

واما الکراثر والامراض الباردة اگر قے کے بعد کراثر، امراض بارودہ (امراض عصبیہ، والسبات و انقطاع الصوت العارضة مثلاً تشنج و تمدد وغیرہ)، سبات، اور انقطاع آواز لاقی ہوئیں، بعدہ فیضع منها شد الاطراف تو ان حالات میں اطراف (ہاتھ پاؤں) کا کسکنا بندھنا، و ربطها و تکمید المعدة بذیت روغن زیتون میں سداب اور قثار اکھاڑ چکا کر معدہ کا ٹکڑ کرنا، قد بلخ فیه سداب و قثاء الحماہ اور شہد اور گرم پانی پلانا سودمند ہے۔ سبات ہونے کی ویسقی عسلًا و ماء حارًا و المسبلت صورت میں یہ تمام تدبیریں کی جائیں، اور روغن زیتون مذکور استعمال لہ ذلک ویصب فی آذنه کان میں ڈالا جائے +

الفصل السادس عشر فیمن افراط علیہ القی فصل (۱۶) اُس شخص کی تدبیر جس نے افراط قے ہو

ینبغی ان ینوم و یجلب لہ النوم بکل جب قے میں افراط واقع ہو گئی ہو، تو مرین کو سلاتے حیلۃ و لیربط اطرافہ کربطھا اور ہر ممکن تدبیر سے نیند لانے کی سعی کرنی چاہئے، اور اُس کے فی حبس الاسہال و لیعالج معدتہ ہاتھ پاؤں اُسی طریقے سے باندھنے چاہئیں، جس طرح بالاضمادۃ المقویۃ القابضۃ ”دستوں کے روکنے“ کے لئے باندھے جاتے ہیں، نیز اُس کے معدہ پر ضادات مقویہ قابضہ لگانے چاہئیں +

فان افراط القی و اندفعالی ان یتفرغ اگر قے میں اتنی زیادتی ہو جائے کہ اس کے ساتھ الدم نامنع یسقی اللبن ممزوجًا خون آنے لگے، تو اسے روکنے کے لئے دودھ میں چار قوطول بہ الخمر اس ربع قوطولات فاندیوہن شراب ملا کر پلا دینا چاہئے، کیونکہ اس سے دوا رقی کی اذیت عادیۃ الدواء المقشوی و یمنع الدم کمزور پڑ جاتی ہے، خون رُک جاتا ہے، اور نرم اجابت ویلین الطبیعة گھل کر آ جاتی ہے +

ایک قوطول یا قوطولی: سات مثقال کے برابر ہے، جو تقریباً ۳۱ ماشہ ہوتا ہے + فان اسردت ان تنقی نواحی الصدک اگر تم یہ چاہو کہ ناحیہ صدر و معدہ خون سے پاک ہو جائے والمعدۃ من الدم مع ذلک لشد تاکر وہ (جو کچھ کل چکا ہے) وہاں جم جائے، اور اس کے ینعقد فیہما فاسقہ سکنجبینًا مبرداً ساتھ ہی خون کا ٹکٹنا بھی بند ہو جائے، تو سکنجبین کہ برف میں

بالنچہ قلیلاً قلیلاً

ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پلاؤ +

وقد ینفع من ذلک شرب عصارة  
بقلة الحمقاء مع الطین لاسر منی  
اذا جرع من افراط علیہ دواء  
فقاءہ

گاسے تھے، الدم کے لئے آب برگ خرفہ، بگل اور منی کے  
ساتھ پلاتا بھی مفید ثابت ہوتا ہے: بشرطیکہ اسکا استعمال ایسا  
شخص کرے، جس میں دوائی کا عمل زیادہ ہو گیا ہو، اور اسکی  
افراط عمل کی وجہ سے خون کی قے آگئی ہو +

و یجب ان تطلب الادویۃ المقتیۃ  
علی طبعاً تھا و کیف یجب ان یسقی  
اکل واحد منها و الخریق خاصۃ من القربان لادویۃ المظفرۃ

ادویہ مقتیہ، ان کے اقسام و درجہات، انکے استعمال  
کے طریقے، علی الخصوص خزین کا مفصل تذکرہ، قرابادین اور  
ادویہ مغرہ میں تلاش کرنا چاہیے +

الفصل السابع عشر فی الحقنۃ  
فصل (۱۷) حقنۃ کا بیان

حقنۃ کی ابتداء حقنۃ کا دھچپ آغاز بقرا اط کے دور زندگی سے اس طرح ہوتا ہے کہ ساحل سمندر پر درہ دیکھتا ہے  
کہ ایک مچھلی بڑی ہوئی ہے، جس کو نوج نوج کرا یک کو اپنا پیٹ اتنا بھر لیتا ہے کہ وہ اڑنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔  
تھوڑی دیر کے بعد بقرا اط جب یہ دیکھتا ہے، تو اس کے تعجب و حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ کوئی اپنی چونچ میں سمندر  
کا پانی لیکر اپنی دہریں داخل کر رہا ہے۔ چنانچہ اس عمل سے اس کے شکم کے فضلات بڑی مقدار میں خارج ہو جاتے  
ہیں، اور وہ ہلکا ہلکا ہو کر اڑ جاتا ہے +

اس چشم دید واقعہ سے بقرا اط کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ سمندر کے پانی میں امعاء سے فضلات  
خارج کرنے کی خاصیت ہے۔ چنانچہ اس قیاس کی بنا پر وہ اپنے مریضوں کو سمندر کے پانی سے حقنہ کر سکی ہدایت  
کرتا ہے، اور یہ نیا طریقہ علاج بہت جلد شہر ہو جاتا ہے، اور لوگ اس کے فوائد سے بہرہ یاب ہوتے ہیں +

اسکے بعد لوگ بجائے سمندر کے پانی کے نمک اور پانی مصنوعی طور پر ملا کر حقنہ میں استعمال کرتے ہیں۔ پھر  
اسکے بعد نمک کی حدت کو کم کرنے کی غرض سے اس میں روغن زیتون کا اضافہ کیا جاتا ہے، اور زیادہ مفید ثابت ہوتا  
ہے۔ اسکے بعد دیگر اغراض — اسہال، تنقیہ قروح امعاء، تبدیل مزاج، تحلیل ریاح وغیرہ — کے  
مطابق برابر دوسری دوائیوں کے امضافات ہوتے چلے گئے، اور حقنہ کے رواج کو مدحت ہوتی چلی گئی؛ حتیٰ کہ  
حقنہ کا استعمال تقویت باہ، تسکین بدن، اور تنوید کے لئے بھی ہونے لگا۔ جن میں دودھ اور مارا شجیر جیسی چیزیں  
استعمال ہوتی ہیں، اور نمک اور پانی کو حذر نہ کر دیا جاتا ہے +

تذکرہ بالامقاصد کے علاوہ حقنہ گاسے دستوں کو روکنے کی نچ کو دور کرنے، آنتوں کو تسکین اور جیس  
کرنے، اور دودھ کو کم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے (گیلانی) +

انہی مذکورہ بالا مقاصد کے لحاظ سے حقنہ کی مندرجہ ذیل قسمیں کی جاتی ہیں :

(۱) **حقنہ مُبَدِّلٌ لِّهِنَّ اَج :** جس سے اعمار اور اعضاء وغیرہ کے سور مزاج کا دور کرنا مقصود ہو اگر تائید مثلاً حمیات محرقہ اور حرارت اعضاء کی صورت میں آب تر بوز، آب خیار، آب نیلوفر، اور برن کا ٹھنڈا پانی بغیرت حقنہ استعمال کیا جاتا ہے +

(۲) **حقنہ مُسَمِّلٌ :** جس سے غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ اعمار وغیرہ کے مواد کو دستوں کی صورت میں خارج کیا جائے۔ بلحاظ مراتب اسکی تین قسمیں ہیں : **حقنہ حادّہ** — **لَیِّنہ** — **متوسطہ** +  
شیخ کا مقصود بیان اس موقع پر یہی "حقنہ مسہلہ" ہے، جس میں مختلف قسم کی ادویہ مسہلہ استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً مسلمات تویہ، لعابیات، مرخیات، ادیان، گرم پانی، اور صابون وغیرہ +

(۳) **حقنہ مُحَلِّلٌ :** کی غرض تحلیل ریاح ہوا کرتی ہے +

(۴) **حقنہ قَابِضٌ، یا حَالِصٌ :** کی غرض جس اسہال اور جس خون ہوا کرتی ہے +

(۵) **حقنہ مُحَدِّثٌ رَّاحٌ وَمُسَكِّنٌ :** کی غرض تسکین درد اور خواش و سنج اعمار کا ازالہ ہوا کرتا ہے +

(۶) **حَقْنَةُ مَغْدِيَّةٍ :** کی غرض تغذیہ بدن ہوا کرتی ہے، جس میں چوزوں کی بخنی، آب انگور، آب انار

مارشعیر، اور دودھ وغیرہ جیسی سیال غذائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ حقنہ غذائیہ کی ضرورت اُس وقت لاحق ہوتی ہے، جبکہ خناق جیسے امراض طلق کی وجہ سے مُنہ کی راہ غذا پہنچانا محال ہو جاتا ہے۔ حقنہ غذائیہ کا استعمال اعمار کو فضلات سے صاف کرنے کے بعد کیا جاتا ہے؛ یعنی پہلے گرم پانی وغیرہ کے ساتھ حقنہ کر کے آنتوں کے فضلات بلزاج خارج کر دیئے جاتے ہیں، اسکے بعد غذائی مواد و تھوڑی مقدار میں پہنچائے جاتے ہیں، تاکہ آنتوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے، اور دستوں کی صورت میں جلد خارج نہ ہو جائیں +

علاوہ انہی امراض گروہ و مشابہہ اور امراض باہ وغیرہ میں دیگر اغراض و مقاصد کے لئے بھی حقنہ کا استعمال

کیا جاتا ہے (از آملی) +

**شفہ** ادویہ مسہلہ کی تین قسمیں ہیں : (۱) وہ دوائیں جو دونوں صورتوں میں دست لاتی ہیں، خواہ پلائی جائیں یا بصورت حقنہ استعمال کی جائیں۔ (۲) وہ دوائیں جو کھلانے سے تو خوب دست لاتی ہیں، مگر بصورت حقنہ

استعمال کرنے سے خوب دست نہیں لاتی ہیں، مثلاً ہیلہ اور ایلو۔ (۳) وہ دوائیں جو حقنہ کرنے سے تو خوب دست

لاتی ہیں، مگر کھلانے سے کم؛ مثلاً شکر سرخ، آب نمک اور بورق (گیلانی) +

علیٰ ہذا بعض دوائیں اس قسم کی بھی ہیں، جنکا استعمال بطور حقنہ جائز ہے، مگر بصورت مشروب جائز

نہیں؛ مثلاً صابون +



المحققۃ معالجۃ فاضلۃ فی نفی الفضول **حقنہ** معالجۃ فاضلۃ ہے۔ آنسوؤں کے فضلات کو صحت کرنے کے لئے  
عن الامعاء وتسکین او جاع الکلی گردہ اور مثانہ کے دروں اور ورموں کو تسکین دینے کے لئے  
والثانۃ واورا ہما و فی امراض امراض قویجہ (اقسام قویجہ) کے لئے اور بالائی اعضائے رئیسہ  
القویجہ و فی جذب الفضول عن الاعضاء کے فضلات کو جذب کرنے کے لئے **حقنہ** ایک بہترین علاج  
الرئیسۃ العالیۃ (معالجہ فاضلہ) ہے۔

شرح گیلانی کے حاشیہ پر "امراض قویجہ" کے ذیل میں ایک انقباض ہے:-

بہتر یہ تھا کہ شیخ بیاں "امراض قویجہ" کی بجائے محض لفظ "قویجہ" استعمال کرتا۔ یا امراض قویجہ کہتا (علامہ)  
اس انتباہ سے متنبہ اور بھی واضح ہوتا ہے کہ "قویجہ" کو بعض لوگ "قویجہ" بھی کہتے ہیں (مترجم) +

ان الحادۃ منها تضعف الکبد **قویجہ** لیکن حقنہ حادہ سے جس میں مسہلات قویہ استعمال  
کی جاتی ہیں (جگہ میں ضعف اور بخار لاحق ہو جایا کرتا ہے،  
اسلئے بوقت حاجت حزم و احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے) +

الحقن یستعان بہا فی نفی البقايا **قویجہ** بعض اوقات حقنہ سے اُن مواد کے نکالنے میں امداد  
التي تخلیها الاستفراغات لی جاتی ہے، جو استفراغات کے بعد بدن میں باقی رہ جاتی ہیں +  
واما موصوۃ المحققۃ و کیفیۃ الحقن رہا یہ امر کہ **محققہ** کی صورت (آلہ حقنہ کی شکل و  
نقد ذکر ناہانی باب القویجہ صورت) کیا ہوتی ہے، اور حقنہ کرنے کا طریقہ کیا ہے، اسے ہم  
قویجہ کے بیان (کتاب المعالجات) میں ذکر کر چکے ہیں +

ولعل افضل اوضاع المحقق ان **وضع مرین** حقنہ لینے والے انسان (محقق) کے لئے شاید بہتر  
یکون مستلقیا ثم یضطجع علی **وضع** یہ ہے کہ وہ (اس عمل کے وقت) چٹ لیٹا رہے، اور اس کے  
جانب الوجة بعد اس کہ روٹ پر آجائے، جدھر مرض ہو +

اس عبارت کے ذیل میں گیلانی نے دو باتیں بتائی ہیں:

(۱) یہ کہ شیخ نے یہ بات دوسرے اطباء سے بطور نقل کے پیش کی ہے (جو غالباً قابل غور ہے)۔ اسی وجہ سے  
یہاں "شاید" کا لفظ استعمال کر رہا ہے +

(۲) چٹ لیٹنے میں بدنی قوت سب سے کم خراج ہوا کرتی ہے +

لیکن اگر یہ خیال مدنظر ہو کہ دوا حقنہ آسانی سے چڑھ جائے، تو مرین کو بایں کہ روٹ لٹانا چاہئے، اور بایں  
پاؤں کو دلا کر کھٹنا چاہئے، اور دائیں پاؤں کو سمیٹ کر شکم کی طرف لے آنا چاہئے +

و افضل اوقات الحقنة برد الهواء [وقت] حقنة کے استعمال کا بہترین وقت وہ ہے، جبکہ ہوا میں  
و هو لا برد ان يقل الكرب ٹھنڈک ہو، یعنی صبح اور شام کے دونوں ٹھنڈے اوقات؛  
ولا اضطراب والغثہ تاکہ (ان اوقات کی ٹھنڈک کی وجہ سے) کرب و اضطراب اور  
غشی کی تکلیفیں کم ہوں +

والحمام من شأنه ان يشور الاخلاط [شذرہ] حمام کا عمل چونکہ بدن کے مواد کو پھیلانا اور منتشر  
وليفرقهما والحقنة من شأنها کرنا ہے (یعنی اندرونی اعصاب سے بیرونی اعصاب کی طرف پھیلانا)  
ان تجذب الاخلاط المحقنة ہے) اور حقنہ کا کام اندرونی بند مواد کو (آنتوں کی طرف) جذب  
فلهنا لا يحسن في الاكثر ان کرنا، اسلئے بیشتر اوقات یہ بہتر ثابت نہیں ہوتا کہ حقنہ سے پہلے  
يقدم الحمام على الحقنة حمام کرایا جائے (کیونکہ دونوں کے عمل کا گرج ایک دوسرے سے  
متضاد ہے؛ ایک اگر مادہ کو جلد کی طرف لاتا ہے، تو دوسرا  
آنتوں کی غشاء مخاطی کی طرف کھینچتا ہے) +

ومن كان به عقر في الامعاء اگر کسی شخص کی آنتوں میں ورم و قرص ہو (یا؛ عفونت ہو)  
واحتماج بسبب حمى او مرض اور بخار، یا کسی اور مرض کی وجہ سے اسے حقنہ کی ضرورت لاحق ہو  
الى حقنة وخاف ان لا يحتبس الحقنة اور اس کے ساتھ یہ بھی خوف ہو کہ کہیں حقنہ اندر ہی رک نہ جائے  
فيجب ان يكمد مقعدته وسترته (اور دست نہ آئیں)، ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ مقعدہ  
وما حولها يمازج ورس مسخن ناف، اور ان کے ارد گرد کے اعضاء کی گرم باجرے سے تنکید  
کی جائے +

حقنہ کے وقت ایسی باتوں سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے، جن سے دوار حقنہ کے خارج ہو جانے کا  
اندیشہ ہے، مثلاً چھینک، کھانسی وغیرہ (گیلانی) علیٰ ہذا سانس کا باہر پھینکنا دوار کے چڑھنے میں معین ثابت  
ہوا کرتا ہے +

الفصل الثامن عشر في الاطلية فصل (۱۰) طلاؤں (اور ضادوں) کا بیان

ان الطلاء من المعالجات الوصلية طلاء (اور اسی قسم کی دوسری چیزیں، مثلاً ضاد، اور  
الى نفس المرض فلول وغیرہ) اُن علاجات میں سے ہیں، جو نفس مرض (اور عضو  
مریض) سے براہ راست تعلق و اتصال رکھتے ہیں (یعنی یہ علاج

واصلہ، یا علاجات موضوعیہ میں سے ہیں)۔

اسکے مقابلہ میں دوسرے علاجات وہ ہیں، جنکے اثرات چند وسائل اور مدارج کو طے کرنے کے بعد عضو مریض تک پہنچتے ہیں، مثلاً دوسرا درد دگر وہ میں سکھ اور جراح ادویہ کا منہ کی راہ استعمال کرنا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان ادویہ کا اثر یا جو ہر مؤثر معدہ، جگر، اور عروق وغیرہ کے بہت سے منازل طے کرنے کے بعد سراور دگر وہ تک پہنچے گا۔ ایسے علاجات کو اطباء علاجات عامہ کہتے ہیں؛ اور قسم اول کو اسکے مقابلہ میں علاجات خاصہ +

در بما کان للداء فتوتان گاہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی دوا میں دو توہیں ہوں  
لطیفۃ وکثیفۃ والحاجة الى کرتی ہیں (یعنی دو قسم کے جوہر ہوا کرتے ہیں)؛ ایک لطیف  
اللطیفۃ اکثر من الحاجة الى الکثیفۃ اور قابل نفوذ ہوتی ہے، اور دوسری کثیف (جو جلد میں نفوذ  
فان كانت الکثافة منه معدلة کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی)؛ لیکن علاج میں بمقابلہ کثیف  
للطافۃ فاذا استعمل ضامداً فلان کے لطیف جز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر اس  
لطیفۃ او احتیست کثیفۃ فانفع قسم کی مرکب، تقویٰ دوا میں) لطافت اور کثافت، دونوں  
بالنافۃ کما یفعل لکن بدتہ برابر اور مساوی ہوں، اور اس کو مثلاً مشروب کے طور پر  
بالسویق فی تغمید الخنازیر استعمال کیا جائے، تو وہ ضرورت ہرگز نہ حاصل ہوگی، کیونکہ اندر  
جا کر جس طرح لطیف جوہر عمل کرے گا، اسی طرح کثیف جوہر بھی (لیکن)  
اگر ایسی دوا کو بطور ضامد دیا؛ بطور طلاء کے استعمال کیا جاتا ہے  
تو اس کی لطیف قوت تو (براہ جلد) اندر نفوذ کر جاتی ہے، اور  
کثیف حصہ یونہی باہر کارہ جاتا ہے۔ الغرض جو حصہ  
اندر نفوذ کر جاتا ہے، اسی حصہ کی وجہ سے فائدہ حاصل ہوتا ہے  
(اور معالج کی طبی ضرورت اسی جز سے پوری ہو جاتی ہے)؛  
مثلاً ضامد کشیز ہماہر سویق خنازیر میں یہی عمل کرتا ہے +

اس بیان کا خلاصہ یہ ہوا کہ بعض دواؤں کے کھلانے سے وہ فوائد حاصل نہیں ہوتے، جو بطور ضامد دیا طلاء  
بیرونی استعمال سے حاصل ہوتے ہیں؛ کیونکہ آلات غذا میں پہنچنے کے بعد ادویہ میں جو برتغیرات حاصل ہوتے ہیں، اور  
جو اجزاء ان آلات کے ذریعہ جذب ہوتے ہیں، یہ ضروری نہیں کہ اسی قسم کے تغیرات بلدی میں ہوں، اور اسی طرح یہ اجزاء  
لے سویق؛ ستو کشیز ہماہر ضامد بعض اوقات ستو کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کشیز کے ضامد سے جو خاص فوائد وابستہ  
ہیں، وہ اسکے کھلانے سے حاصل نہیں ہوتے +

منجذب بھی ہوں۔ اسلئے بہت ممکن ہے کہ ایک دوا کا جو عمل شراباً ہو، ضماًداً، یا طلاء اس سے مختلف عمل ظاہر ہوگا  
والاضمدة كالاطلية الا ان ضمادات کے احکام بھی طلاؤں کے مانند ہیں؛  
الاضمدة متماسكة والاطلية فرق صرنا استقدر ہے کہ ضمادات گارڑے ہو کر تے ہیں، اور  
سیالۃ اظلیہ سیال \*

علیٰ ہذا مراہم کے احکام بھی طلاؤں اور ضماؤں کے مانند ہیں، جو یوم روغن (قیروٹی) سے یا یوم روغن حبیبی  
چیزوں سے بنائے جاتے ہیں \*

وکتیرا ما تلون الا طلیۃ بالخرق **شذرہ** بسا اوقات طلاؤں کا استعمال خرقۃ کے ساتھ کیا جاتا  
ہے (شلاسرہ سام کی صورت میں سرکہ اور روغن گل سے کپڑے کی  
دھجی تر کر کے یا نوخ پر رکھتے ہیں) \*

واذا كانت علی الاعضاء الرئیۃ **شذرہ** جب جگر اور قلب جیسے اعضاء رئیسہ پر طلا کرنا مقصود  
کالکید والقلب ولم یکن ہوا اور کوئی رکاوٹ نہ ہو، تو خرقہ کو عود خام کی دھونی سے بسانا  
مانع نفع الخرق المخرقة مفید ہوا کرتا ہے، کیونکہ اس سے اظلیہ کے اجزاء مؤثرہ میں عطریات  
یا عود الخام واعطیت قوی (خوشبو) حاصل ہو جاتی ہے، جسے اعضاء رئیسہ پسند کرتے ہیں  
الاطلیۃ عطریۃ تستجہا الاعضاء ریا: جبکہ طرف اعضاء رئیسہ میں کشش ہوتی ہے) \*

## الفصل التاسع عشر فی النطولات فصل (۱۹) نطولات کا بیان

نطولات کہ سکوبات بھی کہا جاتا ہے۔ نطولات (تھڑے) آن چیزوں کو کہا جاتا ہے جو  
اعضاء پر دھاری جاتی ہیں، مثلاً اودیہ کے جو شانے، اور گرم پانی وغیرہ \*

ان النطولات علاجات جیدۃ نطولات (بھی اظلیہ و اضمدة کی طرح) چند حالات  
لما یحتاج ان یجلل من الراس کے لئے بہترین طریقہ علاج ہیں: (۱) جبکہ سر سے، یا کسی دوسرے  
وغیرہ من الاعضاء وما یحتاج عضو سے، مواد کو تحلیل کرنا ہو: (۲) جبکہ کسی عضو کے مزاج  
ان یبدل مزاجہ من الاعضاء کو بدنا ہو، اور اس سے تعویث پہنچانی ہو: اور اسکے لئے وہاں  
المحتاجۃ الی التلطیل یا الحاسر اس امر کی ضرورت ہو کہ نطول حار اور بار آور آگے پیچھے، ایک ساتھ  
والبہارہ دونوں استعمال کئے جائیں \*

لہ خرقۃ: کپڑے کا ٹکڑہ یا دھجی \*

فان لم یکن هناك فصول منصبة [نظول مقوی] چنانچہ جب عضو فضلات سے خالی ہو، اور اس میں استعمال اولاً النطول مستحکم کسی مادہ کا انصباب نہ ہوا ہو (یعنی اس میں کسی قسم کا استلاء موجود نہ ہو، اور نہ جدید انصباب کا اندیشہ ہو) تو پہلے نطول حار استعمال کیا جائے، اس کے بعد ٹھنڈا پانی، تاکہ اس عضو میں تقویت حاصل ہو +

وان كان الامر بالخلاف بدی وان كان الامر بالخلاف بدی لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو (یعنی عضو میں فضلات بالبارد بالبارد انصباب پارتے ہوں)، تو نطول بارد سے ابتداء کی جائے (اور اسکے بعد نطول حار استعمال کیا جائے) +

۳ بکل ضعف باہ کے مریضوں میں تقویت اعصاب کے لئے یہ طریقہ علاج بتایا جاتا ہے، اور اسکو ایک جدید علاج سمجھا جاتا ہے۔ کہ مریض اپنے عضو مخصوص پر پے در پے، گرم اور ٹھنڈا پانی ڈالے، حالانکہ شیخ کے قانون سے یہ ایک قدیم طریقہ علاج ثابت ہوتا ہے +

مقاصد تنطیل نظولات کے مقاصد کو گیلانی نے ایک جگہ اس طرح ترتیب دیا ہے: (۱) نظولات گاہے تحلیل مواد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، جیسا کہ شیخ نے اس جگہ بتایا ہے۔ یہ ہمیشہ بالفعل گرم ہوا کرتے ہیں۔

(۲) گاہے تسکین درد اور رازخار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ نظولات ہمیشہ بالفعل گرم ہوا کرتے ہیں

(۳) گاہے قبض عروق کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، تاکہ وہاں مادہ کا انصباب نہ ہو، جیسا کہ ضربہ و سقط

خبرو کے بعد ٹھنڈے پانی کا طریقہ کیا جاتا ہے +

(۴) گاہے عضو اور اعصاب کی تقویت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے نظولات بارد ہوا کرتے

ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا طریقہ میں گرم کے بعد ٹھنڈے پانی کے تنطیل کی ہدایت کی گئی ہے +

## فصل (۲۰) فصد

## الفصل العشرون فی الفصد

الفصد هو استفراغ کلی يستفراغ فصل ایک کلی استفراغ ہے، جو بلا تخصیص (کثرت اکثرۃ والکثرة ہی تزايد الاخلاط کو یعنی اخلاط کی زیادتی کو اس تناسب سے دور کرتا ہے، جس علی تساویہا فی العروق تناسب سے یہ عروق میں پائی جاتی ہے +

کلی استفراغ سے مراد یہاں یہ ہے کہ فصد سے بلا تخصیص سارے مواد خارج ہوا کرتے ہیں، جو

عروق میں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے کہ قصد سے جب بدن کا خون خارج کیا جاتا ہے، تو خواہ کتنا ہی خون نکالا جائے، اسی تناسب سے سارے بدن کے خون میں کمی آ جاتی ہے۔ اس طریقے سے قصد کا اثر کم و بیش سارے اخلاط اور سارے بدن پر پڑتا ہے۔

وانما یبغض ان یفصد احد نفسین  
 احد ہما المتہیئ لا امراض اذا اکثر دمہ  
 وقعر فیہا  
 قصد کے اہل  
 قصد کیلئے محض دو قسم کے لوگ اہل اور مناسب ہیں:  
 کون لوگ ہیں؟  
 اول وہ لوگ جو کمزور خون کے (امراض میں مبتلا ہو جانے کی استعداد رکھتے ہوں، بایں معنی کہ جو نئی آنکے بدن میں خون کی کثرت لاحق ہوئی، یہ مرض میں مبتلا ہوئے +  
 دوائم وہ لوگ جو (خون کی کثرت کے) کسی مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں +

بعض قدما کا خیال تھا، جس میں ارسطو بھی شامل ہے، کہ کسی حالت میں اور کسی شخص کے لئے قصد جائز نہیں؛ کیونکہ خون ہی سے تمام اعضاء اور اواراج بنتے ہیں، اور حیات و صحت کا دار و مدار اسی پر ہے؛ ایسے قیمتی جوہر کو کیونکر مٹایا گیا جاسکتا ہے +

لیکن اس خیال کی کمزوری اس طرح ثابت کی جاتی ہے کہ خون کے مذکورہ بالا صفات و افعال میں کوئی شک نہیں، لیکن یہ افعال خون سے اُسی وقت تک سرزد ہو سکتے ہیں، جب تک خون کیفیت اور مقدار کے لحاظ سے اعتدالی حالت پر ہو +

وکل واحد منہما اما ان یفصد  
 لکثرة الدم واما ان یفصد  
 لرداءة الدم واما ان یفصد  
 لکلیہما  
 ان دونوں حالات میں گاہے قصد اسلئے کی جاتی ہے، کہ خون کی کثرت ہے، گاہے اسلئے کی جاتی ہے کہ خون میں رداۃت ہے؛ اور گاہے اسلئے کی جاتی ہے کہ یہ دونوں باتیں موجود ہیں +

والمتہیئ لہذا الامراض ہو مثل  
 المستعد لعرق النساء والنقرس  
 الدموی واولی وجاع المفاصل  
 الدمویۃ  
 ان امراض دموئیہ کی استعداد جن لوگوں میں پائی جاتی ہے، ان کی مثالیں یہ ہیں: (۱) وہ لوگ جو عرق النساء، دموئی، نقرس دموئی، اور وجع مفاصل دموئی میں مبتلا ہونے کی قابلیت رکھتے ہوں +

والذی یعدیہ نفث الدم من  
 صلات قتیقہ سر قیق الملتحم کے باعث نفث الدم کی شکایت میں (بار بار) اس دموئیہ سے

وکلما اکثر دمہ انصدع

بتلا ہو جایا کرتے ہوں کہ ان کے پھیپھڑے کی وہ رنگ پھٹ کر چہن  
طرح ملتئم نہ ہوئی ہو اور اچھی طرح نہ جڑی ہو، بلکہ اسکی حالت ایسی  
ہو کہ جہاں خون میں زیادتی ہوئی کہ وہ پھٹی ہو۔

والمتعدون للصرع والسكتة

(۳) وہ لوگ جو اس امر کی استعداد رکھتے ہوں کہ

والما للخلولیا مع وفوس الدم

خون کی زیادتی کے ساتھ وہ صرع، سکتہ، یا مالتخو یا میں مبتلا

واللخوانیق والاسرام الاحتشاء

ہو جائیں گے؛ اور وہ لوگ جو خناق، اور ام احتشاء، اور رمد

والرمد الحار

حار میں مبتلا ہونے کی استعداد رکھتے ہوں۔

والمنقطع عنهم دم بواسیر

(۴) وہ لوگ جن میں خون بواسیر کے سیلان کی حالت

کان یسبل فی العادة

ہو، اور اب وہ بند ہو گیا ہو۔

والمتبس عنهن من النساء دم حیضهن

(۵) وہ عورتیں جن کا خون حیض بند ہو گیا ہو؛

وهذا ان لا یدل انوا انهما علی

ان دونوں اقسام کے لوگوں کا بدنی رنگ اس قسم کا

وجوب الفصد لکمودتها و بیاضها

نہیں ہوتا جس سے فصد کا وجوب اور اسکی ضرورت ثابت ہو؛ کیونکہ

وخصر تھا

ان لوگوں کے بدن کا رنگ (سرخ ہونے کی بجائے) گاہے سیاہ

والذین بهم ضعف فی الاعضاء

(۶) وہ لوگ جنکے اندرونی اعضاء میں ضعف اور سہو

الباطنة مع مزاج حار

مزاج حار و مادوی ہو۔

فان هولاء الا صوب لهم ان یفصدوا

ان سارے لوگوں کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ کم بیج

فی الربیع وان لم یکنوا قتل

میں ان کی قصد کی جائے، خواہ یہ لوگ ان امراض میں (ابتلا)

وقعوا فی هذا الامراض

بتلا نہ ہوئے ہوں۔

والذین یصیبهم ضربتہ او سقطتہ

[قانون] جن لوگوں کو ضربہ یا سقطہ پہنچتا ہے، ان میں بھی گاہے

فقد یفصدون احتیاطا لئلا

بہ نظر احتیاط فصد کھول دی جاتی ہے، تاکہ مضر و ب عضویں

یحدث بهم ورم

ورم نہ پیدا ہو جائے۔

ضررہ یا سقطہ سے کسی عضو میں جب آفت پہنچتی ہے، اور رد دلائق ہوتا ہے، تو اس درد کی وجہ سے

لہ گاہے بدن کے رنگ کو "سفید" اس وقت بھی کہہ دیا کرتے ہیں، جبکہ سُرخ، رونق، اور تازگی کم ہو کر رہی ہے؛ خواہ

بدن میں زردی نمودار ہو۔

اعصاب اور عروق میں تحریک واقع ہوتی ہے، جس سے اس مقام کی چھوٹی شریانیں پھیل جاتی ہیں، اور اس مقام کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اطباء کہتے ہیں: **الْوَجَعُ جَلًّا** اب درد و سواد کو جذب کیا کرتا ہے۔ نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ ”طبیعت مدبر بدن، بہ ایما قدرت، ایسی حالت میں عضو اؤن کی طرف کثیر مقدار میں خون اور روح روانہ کرتی ہے، تاکہ جو آفت وہاں پہنچی ہے، کم و بیش اسکی اصلاح و تدارک ہو سکے۔“ لیکن چونکہ ضربہ و قسط کی وجہ سے عضو میں ضعف لاحق ہو جاتا ہے (یعنی اس عضو کی طبیعت مدبرہ، یا، قوت مناعت کمزور ہو جاتی ہے) اسلئے اس مقام پر گاہے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب فصد کر دی جاتی ہے، تو کئی خون کی وجہ سے مقام ضرب کی طرف غیر معمولی مقدار میں خون آہی نہیں سکتا ہے، اس لئے ورم کے حدوث کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے (گیلانی مع اضافہ) +

ومن یكون به ورم ويخاف الفجاءه **قانون** علیٰ ہذا، اگر کسی شخص کو کوئی ایسا ورم لاحق ہو، جسکے قبل النضج فانه یفصد وان لم یحجر کچھ سے پہلے پھوٹنے کا اندیشہ ہو، تو اس وقت بھی (احتیاطاً) الفیه ولم یکن کثرة فصد کھول دی جاتی ہے، خواہ فصد کی ضرورت نہ ہو (یعنی خواہ فصد کی اُس قسم کی ضرورت نہ ہو، جو اوپر بتائی گئی ہے) اور خواہ (عروق میں) غلاط کی کثرت نہ ہو +

یہ صورت اختیار اور اعصاب شریفہ کو بچانے کے لئے اختیار کی جاتی ہے؛ کیونکہ بعض اوقات شدت درد کی وجہ سے کسی عضو شریف میں ورم لاحق ہو جاتا ہے، اور مادہ کی کثرت اور امتداد عروق کی زیادتی کی وجہ سے، یا اُس عضو کی نکات حس اور شدت درد کی وجہ سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس طرف اتنا مادہ نہ آجائے کہ یہ ورم قبل از وقت پھٹ جائے؛ اسلئے فصد کے ذریعہ خون کی ایک مقدار نکال دی جاتی ہے، تاکہ اسکا امکان کم ہو جائے۔

ویجب ان تعلم ان هذا لا یحضر **قانون** واضح ہو کہ جب تک اُن امراض (امراض کثرت خون) ما دامت محو نہ ولم یوقع فیہا کے پیزا ہونے کا محض خطرہ ہوتا ہے (اور جس خطرہ کا پتہ علامت فان اباحتہ الفصد فیہا اوسع وقرائن سے چلتا ہے)، لیکن ابھی ان امراض کا وقوع نہیں ہوا اُس وقت تک فصد کے جواز میں زیادہ وسعت ہوتی ہے (یعنی ایسی حالت میں فصد کے لئے نفع کے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہو کرتی) +

فان وقع فیہا فلیترک فی اوائلہا لیکن جب اس قسم کے امراض پیدا ہو جائیں، تو ان الفصد اصلاً فانه یرقق الفضول امراض کے اوائل میں فصد کا خیال قطعاً ترک کر دینا چاہئے



وجبرھا فی البدن ویخلطھا بالدم (اور کچھ عرصہ تک نفیج کا انتظار کرنا چاہئے)؛ کیونکہ ایسی بے موقعہ  
الصحیح و ربما لم یستقرغ من المحتاج قصد سے رجوع اہل مرض میں بلا انتظار نفیج کی جاتی ہے) فضلات  
الیہ شیئا و احوال معادات رقیق ہو کر بدن میں پھیل جاتے، اور خون صارج کے ساتھ رقیقاً مد  
محجفہ طور پر) مخلوط ہو جاتے ہیں جس سے بجائے فائدہ کے نقصان

پہونچتا ہے)؛ ایسی حالت میں بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ قصد  
کے ذریعہ جس مادہ کو نکالنا مد نظر ہوتا ہے، اسکا معتد بہ حصہ نکلنے  
سے رہ جاتا ہے، جسکی وجہ سے قصد کی تکلیف مالا یطاق کا بار بار  
اعادہ کرنا پڑتا ہے +

فاذا ظهر النضج وجازن المرض ہاں، جب نفیج کے علامات ظاہر ہو جائیں، اور زمانہ  
الابتداء والانتفاء فی ان وجب ابتداء سے مرض متجاوز ہو جائے، اس صورت میں اگر قصد کی  
الفصل ولم یمنع مانع فصد ضرورت ہو، اور کسی قسم کی رکاوٹ موجود نہ ہو، تو قصد (بلا تاہل)  
کی جاسکتی ہے +

قول شیخ: "اور زمانہ ابتداء سے مرض متجاوز ہو جائے" یہ ترجمہ بعض نسخوں کے مطابق ہے۔ ورنہ  
اکثر نسخوں میں لفظ "ابتداء" کے ساتھ "انتفاء" کا لفظ بھی موجود ہے؛ اس حالت میں گیلانی نے جو مفہوم بتایا ہے، اس کا  
ترجمہ اس طرح کیا جاسکتا ہے "خواہ مرض زمانہ ابتداء اور انتہاء سے متجاوز ہو جائے"

ولا تفصلت ولا تستفرغ فی قانون مرض کے حرکت و ہيجان کے دن یعنی باری کے دن  
یوم حركة المرض فانه یوم راحة قصد اور استفرغ ہرگز نہ کرنا چاہئے (اور قصد و اسہال کے  
ویوم طلب النوم ویوم ذریعہ طبیعت کو پریشان کر کے تھکانا نہ چاہئے)؛ کیونکہ باری  
نور ان العلة کا دن دراصل راحت و سکون کا دن ہے، (مناسب اور  
جائز طور پر) سونے کا دن ہے، (نہ کہ بیدار رہنے، اور استفرغ

لہ استفرغ سے مراد اگر بیاں اسہال لیا جائے، تو بہتر ہے، کیونکہ بخاروں کی باری کے دن تے اکثر مفید ہوا کرتی ہے +  
لہ سونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ ناجائز طور پر ٹھیک باری کے وقت سلا دیا جائے؛ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو پہلے  
سے سلا کا آرام پہونچا کر طبیعت کی پریشانیوں کو کم کیا جائے، تاکہ باری کے وقت پوری قوت سے وہ مقابلہ کر سکے، مثلاً  
اگر باری تین بجے آنے والی ہے، تو اس سے پہلے اگر مریض سو کر بیدار ہو سکتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ طبیعت  
کے لئے باعث تقویت ہے +

کی پریشانیوں میں مبتلا رہنے کا دن ہے۔ اور مرض کے جوش  
وہیجان کا دن ہے (اسلئے) جس کے جوش و ہیجان کے دن  
طبیعت کو جنگ کے لئے مہیا لینے کے ساتھ آمادہ رکھنا چاہئے  
اور دوسری پریشانیوں میں اسے مبتلا نہ کرنا چاہئے +

واذا كان الممرض ذا بحرانات  
في مدة طول ما فليس يجوز ان  
تستفرغ دما كثيرا اصلا بل ان  
ان يسكن فعل وان لم يصكن  
فليفصد قليلا وليختلفن في البدن  
عندة دم لفصدات ان شحنت و  
يحفظ القوة في مقاومة البحرانات

[قانون] اگر کوئی ممرض جس قدر کہ اس میں کئی بحرانات کے دنوں  
کا امکان ہو، یعنی وہ ممرض جو طویل المدت ہو، تو اس حالت میں  
(فصد کے ذریعہ) زیادہ خون کا نہ برگزیدہ دانیس ہے، بلکہ اگر  
فصد کے بغیر ہی کام چل سکے، تو بہتر ہے، یونہی کیا جائے، اور  
اگر فصد کے بغیر کام نہ چل سکے، تو فصد کر کے تھوڑا خون نکالا جائے  
اور بدن میں اتنا کافی خون چھوڑ دیا جائے کہ آئندہ، بشرط ضرورت  
اور فصد میں کمی جاسکے، اور (خون کم نکالنے کی وجہ سے) بدن میں  
اتنی قوت محفوظ رہے کہ، متعدد بحرانات کا مقابلہ کر سکے +

واذا اشكى في الشتاء بعيد العهد  
بالفصد تكسرا فليفصد وليختلفن  
دما للعدّة

[قانون] اگر کوئی شخص رقص کا عادی ہو، لیکن کسی وجہ سے وہ  
ایک عرصہ تک فصد نہ کر سکے، در موسم سرد یا پس اسے اعضا  
شکستہ کی شکایت لاحق ہو (جو مبتلا کی علامت ہے) تو اسکی فصد  
کر دینی چاہئے، اور بدن میں بطور سامان ذخیرہ کے کافی خون  
چھوڑ دینا چاہئے (تا کہ وہ موسم سردی کی سردی کا مقابلہ کر سکے) +

والفصد لجذبه الى الخلاف  
يحبس الطبيعة كثيرا

[فصد سے] فصد چونکہ خون (اور ماییت) کو دوسری طرف کھینچ لیا  
پھیرا کرتی ہے (اور اعضا، اپنی پیاس کی وجہ سے آنسو  
کی ماییت کو چوس لیا کرتے ہیں) اسلئے اس سے اکثر اوقات  
قبض پیدا ہو جایا کرتا ہے +

واذا ضعفت القوة من الفصد  
الکثیر تولدت اخلاط کثیرة  
والغشی يعرض في اول الفصد  
لمفا جاة غير المعتاد وتقلّم القوى

[شذرہ] فصد کی کثرت سے جب قوی ضعیف ہو جایا کرتے ہیں  
تو بدن میں مواد (فاسدہ) بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں +  
[فصد اور غشی] پہلی فصد میں (بسا اوقات) فصد کرانے والے کو  
ناگاہ ایک امر غیر معتاد (اور غشی منظر) پیش آ جانے کی وجہ سے

مما یمنعہ وکن لک العقی وقت غشی لاحق ہو جایا کرتی ہے۔ اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ  
وقوعہ

فصد سے پہلے مریض قے کر لے، اسی طرح اُس وقت بھی قے  
کرانا غشی کے لئے نافع ہے، جبکہ وہ غشی میں مبتلا ہو جائے۔

یہ ظاہر ہے کہ غشی کے لئے قے کرنا محض خاص خاص حالات ہی میں مفید ہے۔ نہ کہ کلیتہً ہر حالت میں  
مثلاً اگر غشی کا خطرہ ضعف قلب اور بزدلی کی وجہ سے ہو، تو نفس کو بہادر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے، اور اگر ضعف معدہ  
اور اخلاط فاسدہ کی موجودگی کی وجہ سے عرض غشی کے امکانات ہوں، تو ان اسباب کا ازالہ کرنا چاہئے۔

واعلم ان الفصل مشیر الے **فصد اور ہیجان اخلاط** فصد بدن کے اخلاط میں جوش و ہیجان پیدا  
ان یسکن کر دیتی ہے؛ ہاں اگر جوش کے روکنے کا سامان پیدا کر دیا جائے،  
تو یہ دوسری بات ہے۔

والفصل والقولین قلمایحتمعان **شذرہ** فصد اور قویج کی کجائی کمتر ہی ہوا کرتی ہے یعنی قویج  
ایک ایسا مرض ہے کہ اس میں فصد کی ضرورت بغرض علاج کمتر  
ہی پیش آیا کرتی ہے۔

سوائے خاص اور نادر حالات کے قویج میں فصد سراسر مضر ہے؛ کیونکہ اس سے قبض بڑھ جایا کرتا ہے،  
ضعف میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور بدنی حرارت میں کمی کے اسباب لاحق ہو جاتے ہیں۔ قویج میں اگر فصد جائز ہو سکتی  
ہے، تو اسکی محض ایک صورت اطباء نے بتائی ہے، جبکہ آنتوں میں ورم مار پوتا ہے۔

والجلی والطامش لا تفصل ان **حاملہ اور حاملہ** حاملہ اور حاملہ عورتوں میں فصد نہیں کھولی  
الا لضرورة عظيمة مثل الحاجة جاتی ہے؛ ہاں اگر کوئی بہت بڑی ضرورت دامنگیر ہو، مثلاً  
الی جس نفث الدم القوی ان شدید نفث الدم کے خون کو بند کرنا ہو، تو فصد کی اجازت دی  
کانت القولة مواتیة جاسکتی ہے، مگر وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اُس عورت کے  
بدن میں قوت کافی موجود ہو۔

بعض نسخوں میں اتنی عبارت اور بھی موجود ہے: ہتر اور مناسب یہ ہے کہ حاملہ عورتوں میں ہرگز ہرگز  
فصد نہ کھولی جائے؛ ورنہ شکم میں جنین ہلاک ہو جائیگا۔

فوجب ان یعلم انه یس کلماظهرت **قازن** واضح ہو کہ یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ جب کبھی استلار کی  
علامات الا متلاء المذکوسر قہ مذکورہ بالا علامتیں نمودار ہوں۔ تو فصد کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ  
وجبل فصد بل ربما کان الامتلاء بعض اوقات بدنی استلار کچے خلیط (مثلاً بلغم) سے ہوا کرتا ہے۔

من اخلاط نية فكان انفصداً ضاراً  
جداً فانك ان فصدت لم تنفع  
وخيف ان يهلك العليل  
اور اس حالت میں فصد کرنا نہایت مستحسن ثابت ہوتا ہے۔ اگر  
ایسی حالت میں معالج فصد کر دے، تو یہ مواد خام رہ جاتے۔  
ان میں نفع حاصل نہیں ہوتا، اور یہ اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں  
مریض ہلاک نہ ہو جائے +

واما من يغلب عليه السوداء  
فلا بأس ان فصد ثم استفرغ  
بالاسمال  
لیکن جن لوگوں میں سودا کی زیادتی ہو یعنی سودا کی  
جہ سے استلاء حاصل ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ پہلے  
فصد کی جائے، اس کے بعد حسب شرائط منفعی سہل کے ذریعہ  
سودا کا استفرغ کیا جائے +

بل عليك به اعادة حال اللون  
على الشرط الذي سندر  
اعتبار التمدد فان فشو التمدد  
في البدن يفيد الحد من فشة  
بوجوب الفصد  
بلکہ مسئلہ جواز فصد میں یہ ضروری ہے کہ بدنی امتلاء و نمود  
کے ساتھ ساتھ بدن کی رنگت کو بھی دیکھیں، اور بدنی رنگت میں اس  
شرط کا بھی لحاظ کریں، جسے ہم آئندہ بیان کریں گے۔ چنانچہ عام  
بدن میں تمدد اور تناؤ کا پھیلا ہوا ہونا اس گمان کو یقین میں تبدیل  
کر دیتا ہے کہ اب فصد کرنا واجب ہے +

چنانچہ جب امتلاء کے ساتھ بدن کی رنگت سُرخ ہوتی ہے، اور بدن میں کافی تناؤ ہوتا ہے، تو اس صورت  
میں خون کا غالب ہونا ضروری ہے +

”بدنی رنگت“ کے ساتھ ”شرط“ لگانے کی ضرورت یہ ہے کہ بدن کا رنگ گاہے ایسے اسباب سے بھی سُرخ ہو جاتا  
کرتا ہے، جن کے ساتھ خون کی زیادتی نہیں ہوا کرتی؛ مثلاً بعض اوقات درد کی وجہ سے رنگ سُرخ ہو جاتا ہے، بعض اوقات  
اور ام بارود میں مقام دم سُرخ ہو جاتا ہے (گیلانی) +

واما من يكون دمه المحموق قليلاً وفي بدنه  
اخلاط رية كثيرة فان الفصد يسلب الجيد  
ويختلف فيه المردى  
لیکن جن لوگوں کے بدن میں خون صاف تو تھوڑا ہو، اور  
افلاط روہ زیادہ ہوں، تو فصد سے خون کے اجزاء صالح کم  
ہو جائیں گے، اور اجزاء روہ رہ جائیں گے +

یہ صورت اُس وقت ممکن ہے، جبکہ مواد فاسدہ بدن میں اس طرح پھنے ہوئے ہوں کہ فصد کی صورت میں  
خون کے ساتھ بہا بہر برابر خارج نہ ہو سکیں +

ومن كان دمه ردياً و قليلاً او كان  
ماثلاً الى عضو يعظم ضرر ميله  
[قانون] اگر کسی شخص کے بدن میں خون ردی اور فاسد ہو، اور مقدار  
میں تھوڑا ہو، یا اگر کسی شخص کے بدن میں باوجود دردِ انت کے

الیہ ولم یکن بد من فصد فحجب خون کی توجہ کسی ایسے عضو کی طرف ہو، جدھر اس کا متوجہ ہونا ان یوخذ دمہ قلیلاً شمر یغذی ضرر شدید سے خالی نہیں، اور فصد کے بغیر چارہ بھی نہ ہو، جیسا کہ یغذاء محمود شمر یفصد کسرة ضررہ سقطہ کی صورت میں تو دم کے ذریعے فصد کرنا ضروری ہوا آخری فی ایام یخرج عنه الدم (تو ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ فصد کر کے محض تھوڑا خون خارج کیا جائے، پھر اچھی اچھی غذائیں کھلا کر چند روز کے بعد بار دیگر فصد کی جائے، تاکہ فاسد خون بدن سے نکل جائے، اور خون صالح بدن کے اندر رہ جائے)۔

وان كانت الاخلاط السردیه فیہ [قانون] لیکن اگر اخلاط سردی ہوں، (اور اس کے ساتھ ہی مہاسرۃ احتیل فی استقرائہا فصد کی ضرورت بھی ہو) تو اس وقت فصد سے پہلے یہ تدبیر اختیار اولاً بالاسهال اللطیف او اللقی کرنی چاہئے کہ ہلکے مسہلات یا قے کے ذریعہ اخلاط صغریٰ کا تفرغ او تسکینہا واجتہد فی تسکین کر لیا جائے، یا مسکّنات کے ذریعہ ان کی حدت توڑ لی جائے اور کوشش کی جائے کہ مریض راحت و سکون اختیار کرے اس المریض وتودیعہ تدبیر کے بعد فصد عمل میں لائی جائے)۔

صغریٰ کے غلبہ کی حالت میں فصد کرنے سے صغریٰ کی حدت اور بھی بڑھ جائے یا کرتی ہے، اس لئے یہ ہدایت بتائی گئی کہ فصد سے پہلے یہ تدبیر عمل میں لائے جائیں، تاکہ صغریٰ کی حدت ٹوٹ جائے، اور اس کا غلبہ جاتا رہے۔  
وان كانت غلیظۃ فقد کان لقدماء [قانون] اور اگر یہ اخلاط غلیظ ہوں، تو اس حالت میں اطباء یكلفونہم الاستحمام واللمتنی فی متقدمین کا یہ اصول تھا کہ (لطیف و تریق مادہ کی غرض سے) حواشہم و ربما سقوہم ایسے لوگوں کو حمام کراتے تھے، اور کام کاج میں چلاتے پھرتے قبل الفصل وبعداً قبل التثنیۃ تھے، اور بعض اوقات فصد سے پہلے، اور اس کے بعد، یعنی السکینین الملطف المطبوع پہلے، سکینین لطیف پلاتے تھے، جو زونا اور بالزونا والحاشا حاشا کے ساتھ جوش دی گئی ہو۔

واذا اضطرا الی فصد مع ضعف [قانون] جب ضعف کے باوجود بخار کی شدت کی وجہ سے، یا ثوۃ الحمی او الاخلاط اخری دوسرے اخلاط ردیہ کی وجہ سے فصد کرنا پڑے، تو تفریق ردیۃ فلیفرق الفصد کما قلنا ویکرا من عمل سے کام لیں، جیسا کہ ہم ابھی بتا چکے ہیں۔

اگر ایسی کیفیت پلاتے تھے، جو مادہ میں لطافت و رقت پیدا کر دیتی تھی، یعنی فصد سے پہلے، اور اس کے بعد، یعنی دوسری فصد سے پہلے۔

یعنی بجائے ایک بار فصد کرنے اور زیادہ خون خارج کرنے کے، کئی بار فصد کر کے تھوڑا تھوڑا خون نکالیں  
خواہ اس عمل کی تکرار تَتْنِيْہٌ یا "تثلیث" کی صورت میں کریں، جس میں چند فصدوں کے درمیان کافی وقفہ  
نہیں چھوڑا جاتا، بلکہ زیادہ سے زیادہ ایک دن یا دو دن صلت دی جاتی ہے؛ اور خواہ تَلْئِیْمٌ و فضل کی صورت  
میں، جس میں چند فصدوں کے درمیان کافی وقفہ چھوڑا جاتا، اور اس اثنا میں اغذیہ مقویہ سے تقویت پہنچائی جاتی ہے  
اور جب تقویت حاصل ہو جاتی ہے، تو دوسری فصد کی جاتی ہے۔

والفصد الضیق حفظ للقوة لکنہ **شذوہ** فصد ضیق تنگ اور باریک فصد، جس میں  
سرمایہ اسال الرقیق لصال فی باریک نشر سے چھوٹا سا جمید کیا جاتا ہے (بدنی قوت کو نسبتاً کم  
و جس الکثیف والکدر مناع کرتی ہے) کیونکہ اس سے خون کم خارج ہوا کرتا ہے،  
لیکن بعض اوقات باریک فصد سے خون کا رقیق اور صاف  
جزر تو نکل جاتا ہے، اور کثیف و مکدر جزر اندر ہی رُک جاتا ہے۔

واما الواسع فهو اسرع الے لیکن فصد واسع (کشادہ فصد، جس میں نشر سے  
الغشی و عمل فی التنفیة و ابطاً رگ میں بڑا اور کشادہ جمید کیا جاتا ہے) جلد ترغشی لے آتی ہے  
اند ماکلا و هو اولی لمن یفصد تنقیہ خوب تر کرتی ہے، اور دیر میں اندال پذیر ہوتی ہے (یعنی  
للاستظہار و فی السمان فصد کا زخم بڑے ہونے کی وجہ سے دیر میں مجڑب ہوتا ہے)۔ ایسی  
کشادہ فصد اُن (تندرست اور قوی) لوگوں کے لئے مناسب  
ہے، جو بطور استظهار و تحفظ فصد کریں، اور اُن لوگوں کے  
لئے جو فریہ (اور توانا) ہوں۔

بل التوسیع فی الشتاء اولی لسلا اسی طرح موسم سرما میں فصد کا کشادہ کرنا مناسب  
یحید الدم و التضييق فی الصيف ہے، تاکہ خون جمنے نہ پائے، اور موسم گرما میں، بشرطیکہ فصد  
اولی ان اجتہد الیہ کثرت اس وقت دامنگیر ہو، فصد کا تنگ کرنا مناسب  
ہے۔

ولیفصل المفعود و هو مستقل **قانون** فصد کھولتے وقت بہتر یہ ہے کہ فصد کرانے والا  
فان ذلک احرى ان یحفظ قوته انسان (مفعود) چت لیٹا رہے۔ حفاظتِ قوت کے  
لئے یہی وضع بہتر ہے، اور اس وضع میں غشی نہیں آیا کہ تہی ہو۔  
ولا یجلب الیہ الغشی

لہ تَتْنِيْہٌ: دُہرائنا، تَثْلِیثٌ: تہرائنا، تَلْئِیْمٌ: اصلاح کرنا۔ بنا فضل: جدا کرنا۔ فاصلہ ڈالنا۔

جنت لیٹنے میں عضلات آزاد رہتے ہیں۔ اور کسی عضو کو اٹھانا نہیں پڑتا ہے۔ نیز اس وضع میں ایک نادرہ یہ بھی ہے کہ ہاتھ پاؤں میں خون کا زیادہ امتلاء بھی نہیں ہونے پاتا۔ جس سے قلب کے خون میں کمی آجائے۔

واما فی الحمیات فیجب ان یجتنب الفصد **فصد اور حمیات** سخت التهاب و سوزش کے بخاروں میں، فی الحمیة الشدیدة الا لتهاباً جمیعاً تمام حیات غیر مادہ کے اوائل میں، اور دوروں کے دن غیر الحادة فی ابتدا تھاوی یا مالدور (بارہی کے دن) فصد نہ کرنی چاہئے۔

و یقلل الفصد فی الحمیات التي یصلحها اور ان بخاروں میں فصد کے ذریعہ خون کی مقدار کم

تشیخ وان كانت الحاجة الى الفصد خارج کرنی چاہئے، جن کے ساتھ تشیخ شریک ہوا کرتا ہے،

واقعی لان التشیخ اذا عرض اسهرو خواہ فصد کی حاجت و ضرورت کافی موجود ہو؛ کیونکہ تشیخ جب

اعرق عرقاً کثیراً او اسقط القوة لاحق ہوتا ہے، تو یہ بیداری بڑھا دیتا ہے، بکثرت پسینہ

فیجب ان یبقی لذلک عداة دم بہا تا ہے، اور قوت کو نڈھال کر دیتا ہے؛ اسلئے ضرورت ہے

کہ ان حالات کے لئے بدن میں خون کا سرمایہ موجود رہے۔

بیداری اور پسینہ کی زیادتی وغیرہ سے تو میں نڈھال ہو جاتی ہیں؛ اگر اسکے ساتھ بدن میں سرمایہ خون بھی نہ رہے تو پھر قوت کے انتمثال و سقوط کا کیا علم ہوگا!

ولذلک من فصد محموداً لیسب اسی طرح، اگر کسی شخص کو عفونت کی وجہ سے بخار نہ ہو

حماة عن عفون فیجب ان یقلل بلکہ سونو خس وغیرہ کی طرح غیر عفونی بخار ہو، اور اس کی فصد

فصد لیسب التحلیل الحمی عداة کھولی جائے، تو اس صورت میں بھی یہی مناسب ہے کہ خون کے

نکالنے میں زیادتی نہ کی جائے، تاکہ بخار (کی حرارت) سے

تحلیل ہونے کے لئے بدن کے اندر سرمایہ (سرمایہ رطلہ بہت

دستی) موجود رہے۔

فان لم تکن شدیدة الا لتهاب جن بخاروں میں لیکن اگر بخار سخت التهاب و سوزش کے

وکانت عفویة فانظر الى القوانین فصد جائز ہے نہ ہوں، اور عفونی ہوں، تو استقراغ

العشرة ثم تامل القاسورة فان کے قوانین عشرہ (دس اصول) کا لحاظ کرتے ہوئے

کان الماء غلیظاً الى الحمرة وکان قارورہ کو دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ اگر قارورہ سرخی مائل غلیظ

ایضاً النبض عظیماً والسحنة منتفخة ہو، اور نبض عظیم ہو، اور بدن پھولا ہوا ہو، اور بخار تیزی

لشدید التهاب بخاروں میں فصد کی بجائے اسہال زیادہ مناسب ہے؛ کیونکہ فصد سے التهاب بڑھ جائے گا، اگر

ولیس یبادر الحمة فی خرطها فافصد کے ساتھ بدن کو لاغر نہ کر رہا ہو، تو خلوصے معده کے وقت، جبکہ علی وقت خلاء من المحدث عن الطعام اس کے اندر کوئی غذا موجود نہ ہو، فصد کر دینی چاہئے +

استفراغ کے قوانین عشرہ سے مراد یہ ہیں: (۱) قوت — (۲) عمر — (۳) مزاج — (۴) طبعی — (۵) مزاج عارضی — (۶) عادت — (۷) سحر — (۸) پیشہ — (۹) سابقہ تدابیر — (۱۰) موجودہ وقت — (۱۱) ملک + (گیلائی)

مذکورہ بالا علامات سے اطباء یہ استدلال کرتے ہیں کہ بدن کے اندر خون کا امتلاء ہے۔ جس کو فصد کے ذریعہ دور کیا جاتا ہے +

اطباء کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خون کے بخاروں میں زیادہ سوزش اور حرارت دینیہ میں زیادہ تیزی نہیں ہوا کرتی ہے؛ بلکہ یہ صفراوی بخاروں میں ہوتی ہے، جسکے لئے اسہال اور قے مناسب ہیں +

اگر فصد کے وقت معده کے اندر شربت سیب اور لعاب گاؤں یا جیسی مقوی و مسکن چیزیں موجود رہیں، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (گیلائی) +

وامان کان الماء سقیقا و ناسیا (اسکے برعکس) اگر قارورہ رقیق یا ناری ہو، یا بخار کی ادکانت السخنة تنخرط منذ ابتداء ابتداء ہی سے مریض لاغر ہوتا جا رہا ہو، تو ہرگز فصد المریض فایا لک والفصد کھولنی چاہئے +

وان کان هناك فترات وسکناات [قانون] اگر ان بخاروں میں (جن میں فصد کرنا جائز ہے) فترے یا سکون کی باریاں ہوں (یہ صورت نہ ہو کہ بخار یکساں اور ایک

الحی فلیکن الفصد فیہا حالت میں برابر قائم رہے) تو اس فترہ یا سکون کے وقت فصد کھولنی چاہئے (نہ کہ بخار کی تیزی کے وقت) +

فترات اور سکناات، دونوں کے مفہوم قریب قریب ہی ہیں؛ یعنی وہ وقت، جبکہ بخار اور توجہ جاتی ہے؛ لیکن فترات زیادہ تر باری کے بخاروں میں بولا جاتا ہے، اور سکناات زیادہ تر دائمی بخاروں میں +

واعتبر حال النافض فان النافض ان کان قویا فایا لک والفصد [قانون] فصد کے وقت بخار کے لرزہ کو بھی دیکھنا چاہئے؛ چنانچہ اگر لرزہ سخت ہو، تو فصد ہرگز نہ کرنی چاہئے +

وتمام لون الدام الذی یتخرج [قانون] اسی طرح (فصد کے وقت) خون کی رنگت کو بھی دیکھنا چاہئے؛ چنانچہ اگر فصد کے وقت خون رقیق اور سفید یاائل



فاجیس فی الوقت

خارج ہو رہا ہو اور جو سبب القنیہ کی علامت ہے، تو فوراً خون کر  
روک دینا چاہئے +

”خون کے سفید ہونے“ کے معنی یہ ہیں کہ اسکی سُرخی میں کمی ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ خون کسی حالت میں سفید  
نہیں ہو سکتا۔ (گیلائی) +

بقول گیلائی فصد کے وقت خون کی زنگت، خون کا توام، اور خون کے نکلنے کا زور (و قوب) دیکھا جاتا ہے۔  
چنانچہ خون جتنا زیادہ زور سے کوکر خارج ہوا کرتا ہے، اُسی قدر وہ اس امر کی زیادہ اطلاع دیتا ہے کہ (عروق کے اندر  
تناؤ زیادہ ہے، اور) ابھی اور زیادہ خون نکالا جا سکتا ہے +

وقوق فی الجملة ان لا تجلب علی المرءین خلاصہ یہ ہے کہ مریض کو دو باتوں سے بچانا چاہئے:  
احد المرءین تہیج الاخلاق المرءی (۱) صفراوی اخلاط (فصد کی وجہ سے) جوش و ہيجان میں نہ آجائیں  
وتہیج الاخلاق الباردة (۲) اخلاط بارہ میں (فصد کی وجہ سے) فجاجت نہ آجائے اور  
یہ نفع پانے سے رک جائیں)۔

یعنی اگر بدن میں اخلاط صفراوی یا بلغمیہ کا غلبہ ہو، تو فصد نہ کرنی چاہئے؛ کیونکہ فصد کی وجہ سے جب خون خارج  
ہو جائیگا، تو اگر صفراوی اخلاط بدن میں غالب ہونگے، تو یہ جوش میں آجائینگے، اور اگر بارہ بلغمی اخلاط غالب  
ہونگے، تو یہ نفع نہ پاسکیں گے +

واذا وجب ان یفصل فی الحمة قانون بخار کی حالت میں جس وقت فصد کرنے کی ضرورت دیکھ  
فلو تلتفت الی ما یقال انه لا سبیل ہو ریسرعت، یا بدیر، اُس وقت فصد کرنی چاہئے) اس وقت  
الیہ بعد المرءین فی سبیل الیہ ان بعض لوگوں کے اس قول کی طرف توجہ و انتفات نہ کرنی چاہئے  
وجب ولو بعد المرءین ہذا المرءی کہ ”چار روز کے بعد فصد نا جائز ہے۔“ بلکہ چالیس روز کے  
جالیئوس بعد بھی فصد کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ اس کی ضرورت ہو۔ یہ جالیئوس  
کی رائے ہے +

علی ان التقدیم والتجلیل اولی البتہ یہ بہتر ضرور ہے کہ فصد کرنے میں حتی الامکان  
اذا صحت الدلائل فان قصر فی عجلت سے کام لیا جائے، اور تاخیر نہ برتی جائے، بشرطیکہ  
ذلک فائی وقت ادراک ہو وجب ضرورت فصد کے دلائل و علامات درست اور ٹھیک ہوں۔  
فانفصل بعد مراعاة الامور لیکن اگر اس میں کوتاہی ہو جائے (اور غفلت کے باعث فصد

لہ سو عالقینیہ سے مراد خون کے اجزاء کی خرابی اور اسکا ضعف ہے +

المشوة

میں تقدیم و تمیل سے کام نہ لیا جاسکے) تو جس وقت بھی اس کا موقع ہاتھ آئے، اور اس کی ضرورت ہو، امور عشرہ (قوانین عشرہ) کا لحاظ رکھتے ہوئے قصد کھول دی جائے۔

و کثیرا ما یكون الفصد فی الحمیات [شذره] بسا اوقات بخاروں میں قصد کر دی جاتی ہے۔ نہ سنے وان لم یحجر الیه مقویا للطبیعة کہ (الحفاظ علیہ خون کے) اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس نے علی المادۃ بتقلیدها هذا کانت کما دہ کو کم کر کے طبیعت میں قوت و قدرت پیدا کر دیا جائے السخنة والسن والقوة وغیر ذلک مگر ایسا اس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ مریض کا سمنہ، عمر، اور یرخص فیہ قوت وغیرہ بنی اسکی اجازت دیں۔

واما الحمی الدمویۃ فلا بد فیہا حمی و مویہ میں اسکے بغیر چارہ ہی نہیں ہوتا کہ قصد کے استفراغ بالفصد غیر مفطر ذریعہ اسکے مادہ کا استفراغ کیا جائے۔ چنانچہ ابتدا مرض میں اعدا و مفطر عند النضج و تخفیف کی غرض سے) تھوڑا خون نکالا جاتا ہے، اور جب نفخ اقلعہا فی الحال الفصد کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ تو دراستعمال مرض کے نئے خون کے اخراج میں افراط سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ قصد کرتے ہی غار کا نور ہو جاتا ہے۔

و یجب ان یحذر الفصد فی المزاج الفصد سے پرہیز مندرجہ ذیل حالات میں قصد سے پرہیز کرنا الشدید البرد و البلاد الشدیدۃ چاہئے: شدید البرد و مزاجوں میں — سخت ٹھنڈے ممالک البرد و عند الوجع الشدید و بعد میں — درد کی شدت کے وقت — حمام محل کے بعد — الا سقمام المحلل و بعقب الجماع جماع کے بعد — علی نہ استی الامکان چودہ برس سے کم عمر کے وفی السن القاصر عن المربع عشرہ لڑکوں میں اور بوڑھوں میں بھی قصد سے احتراز کرنا چاہئے — ممکن وفی سن الشیوخۃ ما امکن ہاں اگر ان کی جسمانی حالت (سمنہ)، عضلات کی قوت و صلابۃ اللہم الا ان تشق بالسخنة و کتناز عروق کی کشادگی اور انکا امتداد، اور بدنی رنگت کی سرخی پر العضل وسعة العروق و امتلاؤها و حمرة کافی بھروسہ اور اعتماد ہو اور یہ قطعی اندیشہ نہ ہو کہ قصد کی وجہ الا لو ان فہو کلاء من المشائخ و الاحداث سے نہ حال ہو جائیگے۔ اور اس کو برداشت نہ کر سکیں گے، تو ان تجترأ علی فصد ہم بوڑھوں اور بچوں میں قصد کی جرات کی جاسکتی ہے۔

وہی کہ حد ادا یا نہ ہو جو یہ تمیز قلمیلا

بجول سے ان قصد کا ادا و حق نہ لے کے

تقصیر لیس

قوان کمال گزرتے بہرے ترقی کی جالی سے

وہی کہ ان کے لئے قصص و احوال

اسی طرح نہایت اثر و رسالت فرما کر

استدلال کا انقصاف و شامہ نیر کا

نہ لکھوں میں، جیسا کہ تامل میں ہو

المعین و المتخلل و البیض و الخضر

ڈھیلے ہوئے جیسا کہ یوں کی گئی

و الصغر و العیض و المدم و صحت

قصد سے ہرگز نہ کرنا چاہئے

و یقوت کافی ابدان طاعت علیہا

کوئی چاہئے۔ جو حصہ سے کسی میں

الاہرام فی الا ان یكون ضاراً

ان کے خون کی خواہش ہی قصد کرنا

یستلحق ذلك فافصده

امراض فدا و خون ہی کے باعث

و اما مل لعمق کان کان اسود تحیتا

کے ساتھ ہی ہیں تو قصد کر دیتے

فأخرج و ان رأیتہ ابیض و رقیقا

لیکن قصد سے چھوٹن ظاہر ہیں

قتل فی الحال کان فی ذلک خطراً

جیسے چلتا ہے اگر نہ سید ۱۷

عظیماً

تھیلے اور اگر سفید و رقیق نظر آئے

لوگ دیتا اور مقام نشہ کو یہ

یہاں خطرہ ہے +

وہی کہ ان کے لئے انقصاف و احوال

علی قیاس و وقت بھی قصد کر دیتے

من الطعام کیلا یجذب سادۃ

معدہ قرار سے چیر پیو تاکہ

غیر تضحیۃ الی العروق بدل

تمام اور کچے مواد عروق کی طرف

ما یستخرج

یوچائیں جو عروق سے خارج ہوئے

نیز اس وقت بھی قصد سے احتراز کرنا چاہئے

وان یوقی ذلک ایضاً علی اعتلاء

معدہ و رطوبات فضلیہ سے

المعدۃ و المعاء من النفل و غیر ذلک

ہو یا ہو یا خواہ وہ نفل ہو یا

والمقارین بل یجھد فی ستراعہ

اور خواہ وہ نفل ہو یا خواہ وہ

اما من المعدۃ و المعاء قیاساً

ان نسلات کے تھیلے کی

و اما من المعاء السف قیاساً

اور حالی معدہ و المعاء عروق و غیر

ان نسلات تو تھیلے کے

يمكن ولو بالحقة

ذریعہ خارج کئے جائیں، اور زیرین اسعار کے فضلات جس  
ذریعہ سے ممکن ہو، خارج کئے جائیں، خواہ اس کام کیلئے  
حقہ استعمال کرنا پڑے +

وتوقى فصد صاحب التخمه بل

علیٰ ہذا تخمہ دالوں کو بھی فصد سے اُس وقت  
تک احتراز کرنا چاہئے، جب تک اُنکا تخمہ ہضم نہ ہو جائے  
(یعنی جب تک تخمہ کی اصلاح نہ ہو جائے) +

تمهلہ الی ان ینھضم تخمہ

وفصد صاحب ذکاء حس فمالمعدة

اسی طرح، اُن لوگوں کو بھی فصد سے بچانا چاہئے،

اوضعف فمھا اوالممنوبتولد

جن کا فم معدہ ذکی احس ہو، یا جن کے فم معدہ میں ضعف ہو،

المراسر فیھا فان مثله یجب ان یتوقى

یا جن کے معدہ میں عادتاً صفراء زیادہ پیدا ہو کر تا ہو، اس

التھور فی فصدہ وخصوصاً

قسم کے لوگوں میں بے پروائی سے فصد کی جسارت ہرگز نہ

علی الریق

کرنی چاہئے، اور علی الخصوص نہار منہ (خلوئے معدہ کی

حالت میں) +

اما صاحب ذکاء حس فمالمعدة

چنانچہ فم معدہ کی ذکاوت حس کی شناخت یہ ہے کہ

فتحر فہ بتا ذیہ من بلع اللذاعات

اشیاء لذاعہ (مثلاً ابا زیر لذاعہ حبسی تیز چیزوں) کے کھانے

وصاحب ضعف فمالمعدة تعرفه

سے فم معدہ میں اذیت پہنچا کرتی ہے، فم معدہ کے ضعف

من ضعف شهوته وواجاع فم

دالوں کی شناخت یہ ہے کہ ان میں بھوک کمزور ہو کر آتی ہے

معدته وصاحب قبول فمالمعدة

اور فم معدہ میں درود دکھ ہوتے ہیں۔ اور جن لوگوں کا فم معدہ

للمراسر وکثرة تولدھا فیہ تعرفه من

(جگر اور مرارہ سے) صفراء قبول کیا کرتا ہے، اور جن میں صفراء

دوام غثیانہ ومن قیثہ المراسر

بکثرت پیدا ہو کر تا ہے، ان کی شناخت یہ ہے کہ ان میں متلی

کل وقت ومن مرارۃ فم

کی شکایت ہمیشہ رہا کرتی ہے، صفراء ہی قے ہر وقت ہوا کرتی

ہے، اور اُنکا منہ کڑوا رہا کرتا ہے +

فهؤلاء اذا فصدوا من غیر تعهد

چنانچہ جب ایسے لوگوں میں فم معدہ کی پہلے دیکھ بھال

یسبق الی فم معدتهم عرض من ذلک خطر

کئے بغیر فصد کی جاتی ہے، تو سخت خطرناک عوارض پیش

شدید و ربما هلك منهم بعضهم

آجاتے ہیں، اور گاہے بعض لوگ ہلاک بھی ہو جاتے ہیں +

فیجب ان یلقم صاحب ذکاء الحس

اسلئے مناسب یہ ہے کہ (فم معدہ کی) ذکاوت حس

وصاحب لضعف لقما من خبز  
لثقی مغموستہ فی رب حامض  
طیب لرائحة وان كان الضعف  
من مزاج بار دفعموستہ فی مثل  
ماء السكر بالافادیۃ و شراب  
النعناع المسک واللبۃ المسک ثم یفصد  
والا صاحب تولد المرار فینجب  
ان یقنی بسقی ماء حار کثیر  
مع اسکجنین ثم یطعم لقما و یلح  
یسیرا ثم یفصد و یحتاج ان  
یتدارک بدل ما یتحلل من الدم  
الجید

والوں کو، اور ضعف والوں کو، چند لقمے اچھی اور صاف روٹی  
کے (نصف سے پہلے) کھلا دیں، جسے کسی ترش خوشبودار رب میں  
بگودیا گیا ہو۔ لیکن اگر فم معدہ کا ضعف برویت مزاج کی وجہ  
سے لاحق ہوا ہو، تو روٹی کو شلا آب شکر (جلاب) میں خوشبودار  
پینروں کے ساتھ بگودیں، یا شراب نعناع مشکلی میں یا نمیبہ  
مشکی (شراب ہی مشکلی) میں، اور اسکے بعد فصد کریں +

اور جن لوگوں میں صفرا کی پیدائش زیادہ ہوتی ہو،  
انہیں سکجنین کے ساتھ بہت سا گرم پانی پلا کر پہلے قے کرا دینی  
چاہئے، اس کے بعد مذکورہ بالا صورت کے مطابق (روٹی کے چند  
لقمے کھلا دینے چاہئیں، اور تھوڑی دیر تک راحت و سکون  
دینے کے بعد فصد کرنی چاہئے۔ اور اس کے بعد فصد کی وجہ  
سے جتنا اچھا خون بدن سے ضائع ہوا ہے، اس کے عوض میں  
(اچھی غذاؤں سے) اسکا تدارک بھی کر دینا چاہئے (کیونکہ اس  
قسم کے صفراوی لوگ فصد کی وجہ سے بہت زیادہ ناتواں  
ہو جایا کرتے ہیں) +

فان کان قویا فالکباب علی ثقله  
فانہ ان انھضم غدی کثیرا  
جیدا و لکن یجب ان یکون اقل  
فان المعدۃ ضعیفۃ بسبب لفصد  
چنانچہ اگر یہ لوگ قوی اور توانا ہوں (اور انکی قوت ہانہ  
درست ہو) تو باوجود ثقیل ہونے کے انہیں کباب کھلا سکتے  
ہیں۔ کیونکہ کباب جب (اچھی طرح) ہضم ہو جاتا ہے، تو اس سے  
بہت ہی خوب تغذیہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن یہ مناسب ہے کہ  
اس وقت کباب کچھ کم ہی کھلانا چاہئے، کیونکہ فصد کی وجہ سے  
معدہ (کچھ نہ کچھ) ضرور کمزور ہو جاتا ہے +

**شذرہ** بعض اوقات کسی رگ کی فصد نزف دم (جریان  
خون) کو روکنے کے لئے کی جاتی ہے، خواہ وہ نزف نکسیر کا ہو،  
یا رحم، مقعد، یا سینہ سے آ رہا ہو، یا کسی پھوٹے سے خون بہ  
رہا ہو۔ اس فصد کی غرض یہ ہوتی ہے کہ خون جس طرف بہ رہا  
وقد یفصد العرق لمنع نزف الدم  
من الرعاف او الرحم او المقعدۃ  
والصدر او بعض الخراجات  
بان یجذب الدم الی خلاف

تلك الجحمة وهذا علاج فتوى ہے، اُس کے خلاف جانب اُسے کھینچ لیا جائے (اور اُس کے نافع

نرخ کو دوسری طرف پھیر دیا جائے)۔ یہ علاج اس بارہ میں

نہایت قوی اور مفید ہے +

فجب ان يكون البصغر ضيقاً جدياً چنانچہ اس مقصد کے لئے جو فصد کی جائے، اُس میں نشتر وان يكون المرات كثيرة لا في يوم سے بڑا شگاف نہ لگایا جائے، بلکہ نہایت تنگ، اور فصد چند بار واحد الا ان يضطر الضرورة کی جائے، اور وہ بھی ایک دن نہیں، بلکہ ایک دن کا وقفہ دیکر؛ بل في يوم بعد يوم وكل مرة يقلل ہاں اگر کوئی قوی ضرورت ہی مجبور کر دے، تو ایک روز میں ما امکن وبالجملة فان تكثير اعداد چند بار فصد کی جاسکتی ہے، اور جہاں تک ہو سکے، ہر دوسری الفصد اوفق من تكثير مقداراً مرتبہ پہلی بار سے خون کم ہی خارج کیا جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ (اس حالت میں ایک ہی بار) زیادہ خون خارج کرنے سے بہتر یہ ہے کہ بار بار فصد کی جائے +

والفصل الذي لم يكن اليه حاجة [شذرہ] جو فصد بلا ضرورت و حاجت کھولی جاتی ہے، اس سے بھیج المرار و يعقب جفافاً للسان صفرا، ہیجان میں آجاتا ہے، اور زبان وغیرہ (خیائشم) خشک و نحوه فليتدارك بماء الشعير ہو جاتی ہے (بشرطیکہ وہ شخص صفراوی المزاج ہو)۔ اس لئے اسکا تدارک آب شکر (مار الشعير) اور شکر سے کریں (اور تغذیہ بدن والسكر کے لئے چوزوں کے شوربے پلائیں)۔

ومن اراد التثنية فيجب ان يفصد [تثنیہ فصد] جن لوگوں کا ارادہ دوبارہ سہ بارہ فصد کرانے العرق طولا يمنع حركة العصل [تکرار فصد] (تثنیہ؛ تکرار فصد) کا ہو، اُن کی رگ میں فصد عن التماسه وان يوسع کے وقت نشتر سے طولاً شگاف دیا جائے، تاکہ اُس مقام کے عضلات کی حرکت سے یہ شگاف بھرنے نہ پائے (اور دوسری مرتبہ نیا شگاف نہ دینا پڑے)؛ نیز شگاف بھی زیادہ کشادہ لگایا جائے +

بعض انہوں میں ہے: تاکہ (اس مقام کے) مفصل کی حرکت سے یہ شگاف بھرنے نہ پائے۔ وان خيف مع ذلك الاتمام لبسرة اگر ان تدابیر کے باوجود شگاف کے جلد جُڑ جانے کا وضع عليه خرقة مبلولة بزييت اندیشہ ہو، تو اس مقام پر خرقة رکھ دیں، جسے روغن زیتون

وقلیل ملح وعصب فوقھا

اور قدرے نمک میں تر کر لیا گیا ہو، اور اس کے اوپر پٹی باندھ دیں +

خمرہ کی شکل اس طرح گول ہونی چاہئے اور اس طرح شگاف پر رکھی جائے کہ شگاف کے دونوں لب کھلے رہیں، اور اس کے اوپر پٹی باندھ دی جائے +

وان دهن مبضعة عند الفصل  
منع سرعة الالتحام وقلل بوجع  
وذلك هو ان يمسح عليه الزيت  
ونحوه مسحا خفيفا ويغمس في الزيت  
ثم يمسح بخمرة  
اگر قصا اپنے نشتر میں قصہ کے وقت تیل لگالے، تو اس سے شگاف کا التحام جلد نہیں ہونے پاتا، اور درد بھی کم ہوتا ہے۔ تیل لگانے کی صورت یہ ہے کہ نشتر پر روغن زیتون یا کوئی دوسرا اسی قسم کا تیل، خفیف طور پر مل لیا جائے، یا نشتر کو روغن زیتون میں ڈبو کر کپڑے سے پوچھ لیا جائے +

والنوم بين الفصل والتثنية ليسع  
التحام البضع  
شذرہ پہلی قصہ کے بعد، اور دوسری قصہ کے دہرانے سے قبل، سو جانے سے شگاف جلد بھر جایا کرتا ہے (اس لئے اگر دہرانے — تثنیہ — کا ارادہ ہو، تو قصہ کے بعد نہ سونا چاہئے) +

فینذک حالت میں سکون ہوتا ہے، اور سکون انزال جراحات پر معین ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں "سونا" اور بھی کئی طور پر انزال جراحات پر معاون ہوا کرتا ہے +

وتذكر ما قلناه من الاستفراغ  
في الشتاء بالداواءه وان يجب ان  
يتوصل له يوم جنوبى فكلن لك  
الفصل  
[قانون] یہاں اس بات کو بھی یاد کرو، جو پہنے موسم سرما میں "استفراغ بالداواء" (اسہال) کے لئے بتائی ہے، یعنی یہ کہ اس موسم میں اسکے لئے یوم جنوبی کا انتظار کیا جائے (جس دن گرمی ہوتی ہے، اور جنوبی ہوا چلتی ہے)؛ یہی حال (موسم سرما کی) قصہ کا بھی ہے +

واعلم ان فصل الموشو سین  
والجائین والذین محتاجون الی  
فصل فی اللیل وفي زمان النوم  
يجب ان يكون ضيقا لا يحدث  
تلف الدم وكذا لك كل من  
لا يحتاج الی التثنية  
[قانون] واضح رہے کہ حسب ذیل قسم کے لوگوں میں قصہ تنگ کرنی چاہئے، تاکہ (غیر معمولی اور نا واجب) جریان خون نہ واقع ہو جائے: (۱) خبیثوں اور پاگلہ میں (اور اسی قسم کے دوسرے بدحواس لوگوں میں، مثلاً مرگی اور اختناق کے مریضوں میں)؛ (۲) اُن لوگوں میں، جن میں (ضرورتاً) رات کے وقت اور سونے کے اوقات میں قصہ کی جاتی ہے (نہ کہ نیند کے

عالم میں)؛ (۳) اُن لوگوں میں جو تشنہ (تکرارِ فصد) کے محتاج نہیں ہوتے +

گیلانی کہتے ہیں کہ رات کے وقت اُن لوگوں میں فصد کی جاتی ہے، جبکہ قویٰ ضعیف ہوتے ہیں، اور جو فصد کی دہشت سے غشی میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں؛ کیونکہ رات کے وقت انسان کے قویٰ اجتماعی شان میں ہوتے ہیں، نہ کہ پراگندگی اور انتشار میں۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نیند کی حالت میں فصد کی جائے؛ کیونکہ اس سے تو دہشت اور زیادہ بڑھے گی، اور اچانک نیند ٹوٹنے کے بعد اسے زیادہ خون طاری ہوگا +

واعلم ان التثنية تؤخر بمقدار [قانون] فصد کے دہرانے اور دوبارہ سہ بارہ کرنے میں کتنا الضعف فان لم يكن هناك ضعف وقفه در میان میں ڈالنا چاہئے؟ اسکا تعلق ضعف سے ہے؛ ففایته ساعة والمراد من ارسال چنانچہ شیخ فرماتے ہیں: (فصد کے دہرانے کی صورت میں دو نوں فصدوں کے درمیان "ضعف" کے مطابق تاخیر کرنی دمہ الجذب یوم واحد

چاہئے۔ چنانچہ اگر (پہلی فصد کے بعد) ضعف محسوس نہ ہو، تو ایک گھنٹہ وقفہ دینا انتہا ہے۔ اسی طرح جن لوگوں میں تشنہ فصد کے ذریعہ) خون بہانے کی غرض یہ ہو کہ مادہ کو دوسری جانب پھیرا جائے، تو اس صورت میں ایک دن کی تاخیر کافی ہے +

والفصل الموتر بـ اوفق لمن [شذره] فصل مؤثر بـ (ترجمہ) فصد، جس میں رگ کے اندر یرید التثنية فی الیوم والمعرض ترجمے طور پر نشگان لگایا جاتا ہے) اُن لوگوں کے لئے بہتر اور لمن یرید التثنية فی الوقت مناسب ہے، جو اُسی دن اسے دہرانا چاہتے ہوں۔ فصل والمطول لمن لا یرید الا تقصیر مخرج (آڑی فصد، جس میں رگ کو آڑے طور پر کاٹا جاتا ہے) تشنہ واحداً ومن غرضہ (اُن لوگوں کے لئے مناسب ہے، جو اُسی وقت (بلا تاخیر ان یسرح عداة ایام کل یوم مزید) دوبارہ فصد کرانی چاہتے ہوں۔ اور فصل مطوّل (طولانی فصد، جس میں رگ کو لمبائی میں کاٹا جاتا ہے) (اُن لوگوں کے لئے موزوں ہے، جو چند روز تک متواتر روزانہ فصد کرانی چاہیں +

گیلانی کہتے ہیں: "شریان کی طولانی فصد، بدیر اعمال پذیر ہو کر تھی ہے، اور آڑی فصد زود تر، اور ترجمہ) فصد لمجاہدات التلاحم کے دونوں کے بیچ میں ہے؛ کیونکہ شریان کے طبقات میں زیادہ تر آڑے ریشے ہوا کرتے



ہیں، جو طولانی شکاف سے بکثرت کٹ جایا کرتے ہیں۔

”اسکے برعکس وریدوں کی طولانی فصید جلد اند مال پذیر ہوتی ہے، اسکے بعد مَوْرَب، اور اسکے بعد مَوْضَع۔“  
اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ شیخ کے بیان میں جو فصید مطول کا ذکر آیا ہے، یہ صرف فصید شریانی میں صحیح ہو سکتا ہے؛ ورنہ وریدی فصید میں طولانی فصید زود التھام پذیر ہوا کرتی ہے۔

وَلَمَّا كَانَ الْفَصْدُ أَكْثَرًا وَجَعًا  
كَانَ ابْطَأَ التَّحَامًا  
شذره فصید میں جس قدر درود زیادہ ہوا کرتا ہے، اُسی قدر اسکے  
شکاف کا اند مال والتھام دیر میں ہوا کرتا ہے (کیونکہ درود کی  
زیادتی سے قوت مُلْجَمَہ (زخم کی بھرنے والی قوت) کمزور  
ہو جایا کرتی ہے)۔

وَالْاِسْتِفْرَاغُ الْكَثِيرُ فِي التَّشْنِیَةِ  
يَجْلِبُ الْغَشْيَ الْاِذَا كَانَ يَكُونُ تَدَلُّ  
تَنَاوُلُ الْمَتْنِ شَيْئًا  
شذره تشنیہ اور تکرار فصید میں پہلی فصید کے بعد دوسری  
فصید میں زیادہ خون نکالنا موجب غشی ہوا کرتا ہے (کیونکہ  
پہلی فصید میں ایک مرتبہ خون نکل ہی چکا ہے، اس لئے بار دیگر  
خون کے بہ افراط اخراج میں یقیناً ضعف بہت زیادہ پیدا  
ہو جائیگا)۔ ہاں اگر وہ نظر احتیاط (دوسری مرتبہ فصید کرتے  
وقت کوئی مناسب اور مقدوی چیز کھادی گئی، تو ممکن ہے  
کہ غشی سے تحفظ ہو جائے۔

وَالنَّوْمُ بَيْنَ الْفَصْدِ وَالتَّشْنِیَةِ يَمْنَعُ  
اِنْ يَبْدُ فِعْ فِي الدَّمِ مِنَ الْفَضُولِ  
مَا يَنْجَذِبُ ابْجَذَابًا يَنْجَذِبُ اَبْجَذَابًا  
بِالنَّوْمِ اِلَى غَوْرِ الْبَدَنِ  
شذره (تشنیہ کی صوت میں) پہلی فصید کے بعد اور دوسری فصید  
(مُتْنِی) کے قبل سو رہنے سے وہ فضلات خونِ فصید کے  
ساتھ خارج ہونے سے رُک جاتے ہیں، جو نیند کی وجہ سے دوسرے  
مواد کے ساتھ اندرون بدن کی طرف منجذب ہو جاتے ہیں۔

اس قول کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا ارادہ ایک دن میں دو مرتبہ فصید کرنے کا ہو، اور اس کے بدن  
پر ایسے مواد بھی موجود ہوں، جنکے متعلق یہ اندیشہ ہو کہ نیند کی وجہ سے وہ باطن بدن کی طرف رجوع کر جائینگے، تو  
ایسی حالت میں فصید تشنیہ سے قبل سونا نہ چاہئے۔

وَمِنْ مَنَافِعِ التَّشْنِیَةِ حِفْظُ قُوَّةِ الْفَصْوِ  
مَعَ اسْتِكْمَالِ اسْتِفْرَاغِ الْوَاجِبِ  
شذره تشنیہ فصید کے منافع میں سے ایک منفعت یہ ہے کہ  
(چند بار میں بتدریج خون نکالنے سے) شخص مقصود کی قوت  
زیادہ ضائع ہونے نہیں پاتی، اور اس کے ساتھ ہی رحمت  
لہ

و خیر التثنية ما اخرج يومين [شذره] تشنيه اور تکرار قصد کی بہترین صورت یہ ہے کہ پنج  
او ثلثة والنوم بعد الفصد ربما احدث انکسار فی الاعضاء  
و الاستحمام قبل الفصد ربما عسر الفصد بما يغلط  
من الجلد و یلینہ و یھیئہ للزلق الا ان یكون المفتصد شدید  
غلظ الدم

دینے سے ضروری تنقیہ بھی پورے طور پر ہو جاتا ہے +  
[شذره] تشنيه اور تکرار قصد کی بہترین صورت یہ ہے کہ پنج  
میں دو روز، یا تین روز کا وقفہ دیا جائے +  
[شذره] فصد کے بعد یہ نسخہ دیگر: فصد کے قریب سو جانے  
سے بعض اوقات اعصار شکنی لاحق ہو جاتی ہے +  
[شذره] فصد سے قبل حمام کرنے سے بعض اوقات فصد کرنا  
مشوار ہو جاتا ہے، کیونکہ حمام کی وجہ سے جلد موٹی اور  
نرم اور پھلنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے اس لئے نشتر پوری  
طرح کام نہیں کرتا۔ ہاں اگر فصد کرانے والے شخص (مفتصد)  
مفتصد کا خون نہایت غلیظ ہو، تو وہ فصد سے پہلے حمام کر سکتا

ہے +

و المفتصد ينبغي له ان لا يقدم على الامتلاء بعد ابل يتداوى في الغذاء و يستلطفه اكلًا  
و لكن لا يجب ان لا يراعى بعد ابل یصل الى الاستلقاء و ان لا يستحم بعد الاستحمام محلاً  
و من اقتصد و تورم عليه الید افتصد من الید الاخری مقلداً  
الا احتمال و وضع عليه درهم الاسفیداج برداشت خون نکالنا چاہئے۔ نیز مقام ورم بہ مرہم  
و کلی حالیه بالمہر دات القویۃ سفیدہ لگانا چاہئے، اور ورم کے گرد قوی مہر دات کا طلاء  
کرنا چاہئے +

[قانون] فصد کرانے والوں کے لئے یہ مناسب ہے کہ فصد کے  
بعد شکم سیری کی جلد جرات نہ کریں، بلکہ آہستہ آہستہ غذا رکھو  
بڑھائیں، اور اوائل میں لطیف غذا (کم مقدار میں) استعمال کریں  
اسی طرح فصد کے بعد ریاضت کرنا بھی مناسب  
نہیں ہے؛ بلکہ بہتر ہے کہ وہ شخص چت لیٹ جائے۔ علی ہذا  
فصد کے بعد حمام محل کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے +  
[قانون] اگر کسی شخص کے ہاتھ میں فصد کے بعد کوئی غیر معمولی  
ورم پیدا ہو جائے، تو دوسرے ہاتھ کی فصد کھول کر بقتدر  
الا احتمال و وضع عليه درهم الاسفیداج برداشت خون نکالنا چاہئے۔ نیز مقام ورم بہ مرہم  
سفیدہ لگانا چاہئے، اور ورم کے گرد قوی مہر دات کا طلاء  
کرنا چاہئے +

بعض اوقات عضو معمول یا عضو منصوص میں ورم عام بصورت حمہ یا فلفمونی اس وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے

لہ گیلانی کہتے ہیں کہ اسکا تجربہ ہم اس طرح کر سکتے ہو کہ نہایت طور پر ہاتھ ہی دھکر دیکھو۔ مگر آملی کہتے ہیں کہ  
حمام مجفف سے توجہ نہ لینی ہو جاتی ہے، اور حمام مرطب سے نرم +

کہ باہر سے — جلد یا نشتر سے — کسی مواد داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں دوسرے ہاتھ کی فصد سے کوئی فائدہ نہیں +

فاذا افتصد من الغالب علی بدنہ [شذرہ] اگر کسی شخص کے بدن میں اخلاط کا غلبہ ہو (سارے الاخلاط صاں الفصد علۃ لثوران اخلاط اس طور پر بڑھے ہوئے ہوں کہ فصد کرنا ضروری ہو) تو تلك الاخلاط وجریا نھا واختلاطھا فصد کھولنے کی وجہ سے (بعض اوقات) ان اخلاط میں جوش و پیمان پیدا ہو جاتا ہے، اور بے جا تحریک کی وجہ سے یہ سب باہم بیقاعدہ طور پر مل جاتے ہیں، ایسی حالت میں ان کی تدبیر و اصلاح کے لئے متواتر فصد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے +

والدم السوداوی یجوز الی فصل [شذرہ] سوداوی خون کے غلبے کے وقت بھی (دکا ہے) متواتر متواتر تخفیف فی الحال و یعقب ظہر (در جلد جلد) فصد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس سے عند الشیوخۃ اھراضا منها اگرچہ وقتی طور پر (مرض میں) تخفیف حاصل ہو جاتی ہے، لیکن بڑھاپے میں جا کر سکتہ جیسے بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں +

دھم سوداوی سے یہاں مراد غلیظہ اور کثیف خون ہے، یا وہ خون جس کے ساتھ سودا ملا ہوا ہو، جس کی وجہ سے وہ تغذیہ بدن کے لائق نہ رہا ہو، اور طبیعت کے نزدیک وہ ایک بے کار بوجھ ہو +  
والفصد کثیرا ما یجوز الحمیات و [شذرہ] فصد بسا اوقات حمیات کا باعث بن جاتی ہے، اور تلك الحمیات کثیرا ما تحلل لعفونات یہ حمیات بسا اوقات عفونتوں کو تحلیل کر دیتے ہیں +  
بخار حقیقت میں ایک علامت جنگ ہے، جو طبیعت اور مرض کے درمیان ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ سے غرض ہمیشہ یہی ہوا کرتی ہے کہ دشمن ہلاک ہوں، اور اپنے مورچے زیادہ مستحکم ہو جائیں۔ چنانچہ عفونت اور وہ مواد جن سے عفونت پیدا ہوتی ہے، دونوں اس فطری جنگ سے، جو بخار کی صورت میں ہو رہا ہوتا ہے۔ برباد ہوتے ہیں، اور ہر جنگ کے بعد طبیعت اپنی فوج کے مورچوں کو زیادہ مستحکم کر دیتی ہے، کیونکہ دشمن کی نوعیت جنگ سے طبیعت کو ایک بصیرت کے ساتھ تجربہ ہو جاتا ہے، اور اسکی کمک کے لئے پوری تیاری کر لیتی ہے +

وکل صحیح افتصد فیجب ان یتناول [قانون] جو لوگ صحیح و تندرست ہوں۔ اور (بہ غرض تحفظ و پیش تلفا) اس وقت ہوتا ہے، جبکہ پہلی فصد سے خون تھوڑا سا نکالا جاتا ہے +

ما قلنا فی باب الشراب

یعنی) فصد کرائیں، انہیں چاہئے کہ تہنہ باب شراب میں جو بتایا ہے، وہ استعمال کریں (یعنی شراب کے دو تین پیالے پی لیں) +

واعلم ان العروق المفصودة

عروق مفصودة جن رگوں میں فصد کھولی جاتی ہے،

بعضہا اور دہ بعضہا شراٹین والشرائین تفصد فی الاقل

ان میں سے کچھ تو وریڈیں ہیں، اور کچھ شریانیں + مگر شریانیوں میں کمتر ہی فصد کھولی جاتی ہے

کیونکہ شریانی خون زیادہ قیمتی ہے، اس میں بمقابلہ وریڈوں کے ساو ح زیادہ ہوتی ہے، اور وریڈوں میں بمقابلہ شریانیوں کے دُخان زیادہ ہوتا ہے) +

روح اور خون شریانی

اس سسٹم اطس کا خیال تھا کہ شریائین میں فقط روح ہوا کرتی ہے، اور اس میں خون نفعاً نہیں ہوتا۔ اور شریائین کی فصد سے جو خون نکلتا ہے، یہ ان میں متصل وریڈوں سے آجاتا ہے۔ لیکن جالیئوس نے اس خیال کی تردید کی، اور اس نے بتا دیا کہ جس شران کو چاہر چیر کر دیکھو، اس میں ان کے چیرتے ہی خون لے گا، اس میں ذرا دیر بھی نہ گئے گی۔ اگر ان شریائین میں محض روح بھری ہوئی ہوتی، اور خون دوسری جگہ سے آتا، تو فصد کے وقت پہلے روح نکلتی، اس کے بعد خون خارج ہوتا +

وینوقی ما یقع فیہا من الخطر من

شریان کے فصد میں چونکہ (نا واجب) نزف الدم کے

نزف الدم و اقل احوالہ ان

وقوع کا اندیشہ ہے، اسلئے اس کی فصد سے اجتناب کیا جاتا ہے

یحدث انور سما و ذلک اذا کان

اور کم سے کم جو فصد شریانی میں خطرہ ہے، وہ یہ کہ اس سے

الشق ضیقاً جدا

گاہے انور سما پیدا ہو جاتا ہے؛ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ

جلدی شگاف باریک لگایا جاتا ہے +

انور سما یونانی لفظ ہے، جسکے معنی "سیلان خون" کے ہیں۔ عربی میں اسے اُمُّ الدَّم کہا جاتا ہے +

الا انھا اذا من من نزف

لیکن جب نزف دم کے خطرہ سے (کسی طور پر) اس

الدم منها کانت عظیمۃ النفع

حاصل کر لیا جاتا ہے، تو شریانی فصد ان مخصوص امراض

فی امراض خاصۃ یفصدھی

کے لئے بغایت نافع ثابت ہوتی ہے، جن میں شریانیوں کی

لاجلہا

فصد کھولی جاتی ہے (جن میں سے بعض امراض کا ذکر ذیل

میں درج ہے: +

والکثر نفع فصد الشریان انما یکون  
اذا کان فی العنوا المجاور له امراض  
سادیة سببها دم لطیف حاد فاذا  
فصد الشریان المجاور له ولم  
یکن مما فیہ خطر کان عظیم المنفعة  
اس میں کوئی اندیشہ نہیں ہوتا، تو اس مرض کے لئے یہ فصد بغایت  
مفید ثابت ہوتی ہے +

والعروق المفصودة من الیدین اور وہ مفصودہ جن وریدوں کی فصد ہاتھ میں کھولی جاتی ہے  
اما الاوردة فستة القیقال والا کحل با تھ کی وہ چھ ہیں: قیقال — اکحل — باسلیق —  
والباسلیق وحبل الذراع والا سیلم حبل الذراع — اسیلم — وہ ورید جسے مخصوص طور پر  
والذی یخص باسم الا بط وهو "ابطی" (یا: باسلیق ابطی) کہا جاتا ہے، اور جو دراصل باسلیق  
شعبة من الباسلیق کی شاخ ہے +

قیقال: وہ ورید ہے، جو کلائی کے بطن میں کھنی کے موڑ کے پاس باسلیق سے باہر کی طرف معلوم ہوتی ہے  
یہ موڑ سے اور بازو کے بیرونی جانب سے اترتی ہے، اور نیچے کی طرف آگے بڑھ کر اور باسلیق سے مل کر اکحل بناتی ہے  
اکحل: وہ رگ ہے، جو قیقال کے پاس اس سے نیچے، کلائی کے بطن میں وسط سے ذرا اوپر ظاہر  
ہوتی ہے۔ یہ باسلیق اور قیقال سے مل کر بنتی ہے۔ (بطن ساعد: انسی ساعد)

باسلیق: وہ رگ ہے، جو کھنی کے جوڑ (کھنی کے موڑ) میں اندر کی طرف (قیقال سے اندر کی طرف) ظاہر  
ہوتی ہے۔ یہ بغل اور بازو کے اندرونی جانب سے آتی ہے۔ باسلیق نیچے اتر کر اور قیقال سے مل کر اکحل کہلاتی ہے  
حبل الذراع: وہ رگ — جسکی — بڑے — کے پاس قیقال سے باہر کی طرف نمودار ہوتی  
ہے۔ یہ نیچے کی طرف اس طرح اترتی ہے کہ اس کا ایک سر ہر کی طرف ہوتا ہے، پھر وہ کلائی کی پشت پر  
ہونٹ جاتی ہے۔ اس کا اتصال اوپر کی طرف اسی ورید سے ہوتا ہے، جس سے قیقال نکلتی ہے +

ملکہ جریہ تشریحی کتب میں اکو قیقالی متوسط کہتے ہیں، اور قیقال اس بڑی ورید کو جو بازو اور موڑ سے اتر کر کلائی ہے اور جس سے یہ نکلتی ہے +  
ملکہ جریہ تشریحی کتب میں اکو باسلیقی متوسط کہا جاتا ہے، اور باسلیق اس بڑی ورید کو جو بازو کی طرف آئی ہے اور جس سے یہ نکلتی ہے +



## عروق مفصودہ

البیق، وہ ورید ہے جو کلائی کے لطن میں بسیق سے اندر کی طرف نمودار ہوتی ہے۔ یہ اسی ورید سے نکلتی ہے، جس سے بسیق نکلتی ہے۔ اسی وجہ سے اسکا دوسرا نام باسلیق البی ہے۔  
 اُسَیْلَمُ: وہ رگ ہے، جو خضر اور بنصر کے درمیان پشت کف کی طرف نظر آتی ہے۔  
 ان تمام بیانات میں انسان کی وضع یہ فرض کی گئی ہے کہ وہ اس طرح ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہے، کہ دونوں ہاتھ کی پھیلی سائے کی طرف ہے، اور پھیلی کی پشت پیچھے کی طرف؛ یعنی انگوٹھا باہر کی طرف۔ اور خضرانہ کی طرف ران کے قریب ہے۔

لیکن عام اطباء نے ان وریدوں کی تشریح جس وضع انسانی میں بیان کی ہے، اس میں شخص مفروض دونوں ہاتھوں کو لٹکانے کی بجائے آگے کھینچے ہوئے ہے، جس میں انگوٹھا اوپر، خضر نیچے، لطن کف اور لطن ساعد اندر کی طرف، اور پشت کف اور پشت ساعد باہر کی طرف ہے۔

وا سلمها القیفال  
 [شذرہ] ان سب رگوں میں قیفال کی قصد کھولنا (نوعیت عمل جراحیہ کے لحاظ سے) بے خطر ہے (کیونکہ اس کی مجاہدت میں ایسے اعصاب و شرائین نہیں ہیں، جو قیفال کی قصد کھولنے وقت مآؤف ہو جائیں)۔

و یجب فی جمیع الثلثة ان یفترق [قانون] تینوں عروق کی قصد (یعنی حسب تفسیر گیلانی و آملی: فوق المابض لا تحتہ ولا بحذاء) اکمل اور دونوں باسلیق کی قصد (کھنی کے سورت کے نیچے اور لیخرج الدم خروجا جیلا کما اس کے مقابل نہ کھولنی چاہئے، بلکہ اس سے اوپر ہی کھولنی یترق ویؤ من افات العصب چاہئے تاکہ خون اچھی طرح پھکاری کے طور پر خارج ہو سکے،

والشریان وکن لک القیقال اور اعصاب وشرائین بھی خطرہ سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح

قیقال کی فصد بھی کہنی کے موڑ سے اوپر ہی کھولنی چاہئے +

”تینوں عروق“ کی تفسیر میں گیلانی نے لکھا ہے کہ اس سے مراد اکمل — باسلیق — اور باسلیق

ابلی ہیں۔ کیونکہ قیقال کا علیحدہ تذکرہ آگے موجود ہے، اور جبل الذراع کہنی کے موڑ کے اوپر دکھائی نہیں دیتی۔

حالانکہ عام طور پر اکمل کہنی کے موڑ سے نیچے ملا کرتی ہے، اور قیقال کے ساتھ جبل الذراع کا کچھ حصہ موڑ کے اوپر

بھی ہوتا ہے۔ لہذا ”تینوں عروق“ کی تفسیر میں اگر دونوں باسلیق کے ساتھ جبل الذراع رکھی جائے، تو بہتر ہے +

آئی فرماتے ہیں: ”لوگوں میں یہی دستور جاری ہے کہ ان چاروں عروق راکمل، دونوں باسلیق اور

قیقال کی فصد کہنی کے موڑ یا بعض مرفق سے نیچے کیا کرتے ہیں، اور شیخ اسکو ایک غلطی تصور کرتے ہیں، اسلئے

بتائید منع فرماتے ہیں کہ موڑ کے مقابل بھی ان رگوں کی فصد نہ کرنی چاہئے +

وفصدھا الطویل ابطاً التحامها ان چاروں عروق کی طولانی فصد جس میں طو لا

لانھا مفصلیۃ وفی غیرا لمفصلیۃ شکاف لگایا جاتا ہے، مفصلی مقام ہونے کی وجہ سے دیر

میں اندمال پذیر ہوا کرتی ہے، اور غیر مفصلی مقامات میں معاملہ

اس کے برعکس ہے (یعنی غیر مفصلی مقامات میں آڑی فصد

بدریں اندمال پذیر ہوا کرتی ہے) +

گیلانی فرماتے ہیں: جب اس مفصلی مقام کی چاروں عروق میں فصد کے وقت طولاً شکاف دیا جائیگا، تو

کہنی کی حرکت سے یہ شکاف کھل جائیگا، اس لئے طولاً شکاف دینا یہاں جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر متنبہ فصد

مقصود ہو، تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اور ”مفصلی مقام“ سے مراد یہ ہے کہ یہ مقام مفصل سلس سے قریب ہے +

وعرق النساء والاسیلم وعروق اخری لیکن عرق النساء، اسیلم، اور دوسری رگوں میں فصد

الاصوب فیھا ان تفصد طولا طوی ہی زیادہ مناسب ہوا کرتی ہے +

ومع ذلک فینبغ ان یتخی فی القیقال با اینہم رگ قیقال کی فصد میں یہ بھی مناسب ہے کہ

عن رأس العضلة الی الموضع عضلہ کے سرے سے قیقال کو نرم مقام کی طرف (باہر کی طرف)

اللین ویوسع بضعه ولا یتبع ہٹا لیا جائے، نیز اس میں شکاف کشادہ لگایا جاسکتا ہے، اور

بضعاً بضعاً فیرم فصد کرتے وقت تشر چند بار نہ مارا جائے (بلکہ کوشش کی جائے

کہ ایک ہی ضرب میں فصد ہو جائے)، ورنہ اس سے درم

پیدا ہو جائیگا +

قیفال کے قریب عضلات الراسین کا دتر پایا جاتا ہے، جو یقیناً ایک سخت چیز ہے، اور اس سے باہر کی طرف کا مقام نرم مقام کہلا سکتا ہے +  
**واکثر من وقع علیہ الخطأ فی** **[نصد قیفال]** نصد قیفال کہوتے میں بعض اوقات جو غلطی ہو جایا کرتی ہے (اور اس غلطی سے بعض اوقات تکلیفیں پہنچ جایا کرتی ہیں) موضع نصد القیفال لم یقع بضربة واحدة وان عظمت بل انما يحدث التكاثر بتكريرا للضربات

یہ ضرب واحد کی صورت میں (ایک مرتبہ نشتر مارنے کی صورت میں) عموماً نہیں ہوا کرتی ہے، خواہ ضرب بڑی ہو اور اس سے بڑا شگاف پیدا کیا گیا ہو، بلکہ زیادہ تر یہ تکلیف اسی صورت میں لاحق ہوتی ہے، جبکہ نصد کے وقت کئی بار نشتر مارنا پڑا ہو +  
**وابطاً فنصد العظام هو الذي في انطول** قیفال کی نصد جو بدیر اندال پذیرہ ہوتی ہے، یہ بھی ہوتی ہے، جس میں طولاً شگاف دیا جائے +

**ويوسع فصد الان اسيد ان يثني** جب قیفال کی نصد میں تشنیہ ذکر اعلیٰ کا ارادہ ہوتا ہے تو شگاف کشادہ لگایا جاتا ہے +  
**واذا لم يوجد طلب بعض شعيرة التي في وحشي الساعد** اگر (اختلاف خلقت کی وجہ سے) قیفال نہ لے تو اس کی کوئی دوسری شاخ تلاش کی جائے، جو کلانی کے بیرونی حصے میں موجود ہو (یا کلانی کی پشت میں موجود ہو) +

**والا کحل فيه خطر للعصبة التي تحت ورمما وقعت الضربة بين عصبين فيجب ان يجتهد ليفصد طولا ويعلق فصد** **[نصد اکحل]** اکحل کی نصد میں یہ خطر ہے کہ کہیں وہ عصب نکٹ جائے جو اس کے نیچے (اور بیرونی پہلو میں) ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات اکحل دو عصبین فیجب ان مجتهد لیفصد (دو عصبی شاخوں) کے درمیان ہوا کرتی ہے؛ اس لئے مناسب ہے کہ اسکی نصد میں طولاً شگاف لگانے کی کوشش کی جائے اور گہرا نشتر نہ لگایا جائے +

اکحل نامی ورید کے بیرونی جانب اور گہرائی میں عصب عضلی جلدی کی شاخ — بلدی مقدم — ہوا کرتی ہے۔ عصب عضلی جلدی کے ایلاف پانچویں، چھٹے، اور ساتویں نخاعی اعصاب سے آیا کرتے ہیں۔ یہ عصب چونکہ سطحی اور جلدی ہے، اسلئے نصد قیفال اور نصد اکحل کے وقت نشتر کی غلطی سے کٹ سکتا ہے +

**ورمما کان فوقه عصبه دقيقة** بعض اوقات ورید اکحل کے اوپر ایک باریک عصب ممد و دة کا لو تر فیجب ان یعرف وتر (تانت) کے مانند تانا ہوا پایا جاتا ہے۔ اسلئے مناسب ہے



ذلك ويحتاج من ان يصيبها كما ان يمشي الى بائع، او من اس امر في احتياط برقي  
الضرية فيحدث خدر من من جائع كما ان يمشي الى بائع، او من اس امر في خدر من من  
پیدا ہو جائیگا +

بہت ممکن ہے کہ وہی جلدی عصب اختلاف خلقت سے بجائے نیچے ہونے کے اس درید کے اوپر ہو؛ یہ کوئی  
امر مستبعد یا محال نہیں ہے، یا کوئی دوسری ایسی شاخ ہو +

ومن كان عرقه اغلظ فصد ۷ جن لوگوں میں یہ درید (اکل) زیادہ نمودار اور موٹی ہوتی  
الشعبة فيه ابين والخطأ فيها ۸ ہے، ان میں یہ عصب بھی زیادہ نمایاں ہو کر تا ہے۔ ایسے  
لوگوں میں اگر غلطی (سے یہ عصب بخروج) ہو جائے، تو  
اشد فکایتہ  
تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے +

فان وقع الغلط فاصيبت تلك چنانچہ اگر غلطی سے یہ عصب مجروح ہو جائے، تو فصد کی  
العصبه فلا تلحق الفصد وضع عليه جراحت کو بھرنے نہ دو، اسپر ایسی چیزیں رکھو، جو زخم کو مندل  
ما يمنع التماس وعالج بعلاج جراحت نہ ہونے دیں (شمار و غن)، اور جراحت عصب کا علاج کرو،  
العصبه وقد قلنا فيهما في الكتاب الرابع جو کتاب رابع میں بتائے گئے ہیں۔ علیٰ ہذا عصا عصب الثعلب  
ولما كان تقرب منها مبرأ من مثل اعصاب الثعلب رآب کو بھرنے نہ دو اور مندل جیسی مبرج چیزیں زخم کے قریب بھی نہ  
والفصد بل منزع نوحا والبطن كله بالهون المستحق ليجاء، بلکہ اس کے ارد گرد اور سارے بدن میں تیل گرم کر کے ملو +  
وحمل الذراع ايضا الا صوب فيها فصل جمل الذراع کی فصد بھی اس درید کی ترجمہ  
ان يفصد مؤثر بالاك ان يكون مراوغا رقتار کے مطابق) ترجمہ ہی ہونی چاہئے۔ ہاں اگر یہ درید (ترجمہ  
من الجانبين فيفصد طولاً ہونے کی بجائے) کسی ایک طرف ہٹی ہوئی ہو (اور مثلاً وہ کلائی  
میں سیدھی ہو) تو اسکی فصد طولاً کرنی چاہئے +

اس سے غرض یہ ہے کہ بہر حال فصد اس رگ کی رقتار کے مطابق طولاً ہی ہونی چاہئے۔ چنانچہ یہ رگ  
چمک کلائی کے محاط سے ترجمہ ہے، اسلئے اس رگ کی طویلانی فصد کلائی کے راستے سے ترجمہ ہوگی، اور جب اس رگ کی  
رقتار کلائی میں سیدھی ہوگی، تو اس کی فصد بھی طولانی ہوگی۔ گیلانی :-

والبا سلیق اعظم خطراً الوقوع فصل باسلیق باسلیق کی فصد ان سب میں اس وجہ سے سخت خطرناک  
الشريان تحت فاحتط في فصد فان ہے کہ اس کے نیچے شریان (شریان عمندی) ہو کر آتی ہے؛ اسلئے  
الشريان اذا بضع لم يرد قائله اس کی فصد میں احتیاط بہت سے کی ضرورت ہے؛ کیونکہ شریان اگر

وعسر ر قوۃ

کٹ گئی، تو خون نہ رگے گا، اور خون کے روکنے میں سخت دشواری  
لاحت ہوگی +

ومن الناس من یکتف باسلیقہ  
شریانان فاذا اُعلِمَ علیٰ احدہما  
ظن انہ قد آمَنَ فربما اصاب  
الثانی فعلیک ان تتعرف ہذا  
بعض لوگوں میں باسلیق کو دوشریاں نہیں گھیرے ہوئے  
ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب فصاً کو ایک کا پتہ پل جاتا، اور وہ  
نشان قائم کر دیتا ہے تو (وہ غفلت سے دوسری شریان کی جستجو  
ہی نہیں کرتا، اور) وہ سمجھ لیتا ہے کہ اب وہ خطرہ سے مامون د  
محفوظ ہے: اتنے میں (بے خبری کے باعث) دوسری شریان  
کٹ جاتی ہے۔ اسلئے اس کی تحقیق ضروری ہے (اور پہلے ہی  
سے فصاً کو باہوش اور باخبر رہنا چاہئے) +

جدید تشریحی تحقیقات اس بیان کی پوری تصدیق کرتی ہیں۔ یعنی بعض اوقات شریان عضوی اپنی انتہائی  
شاخوں — زری فیضی — میں مفصل مرفق سے اوپر ہی منقسم ہو جاتی ہے، اور یہ دونوں شریانیں کم و بیش مسافت  
یک باسلیق کے دونوں پہلو پر ساتھ چلتی ہیں +

شریان پہ نشان لگانے کی صورت یہ ہے کہ پہلے ورید کے ایک طرف ٹولیں، اور حرکت ضربانی سے شریان کو  
معلوم کریں۔ جب اسکا پتہ پلے، تو سیاہی سے شریان کے طول میں، نشان بنالیں۔ اس کے بعد اسی طرح دوسری  
طرف ٹولیں؛ اگر اس طرف بھی حرکت ضربانی کا احساس ہو، تو اس پر بھی اسی طرح نشان لگائیں۔ اس کے بعد  
ورید پر اطمینان سے قصد کا عمل کریں۔ آملی +

واذا عصب فقی اکثر الاصلیٰ عن  
ہناک انتفاخ تا سرة الشریان  
وتامرة من الباسلیق وکیف  
کان فیجب ان یحل الرباط  
وہمسہ النفر مسحا برفق حشر  
باسلیق کو نمایاں (باسلیق کو نمایاں کرنے کے لئے) جب بازو پر  
کرنا اور پھیلانا بند باندھا جاتا ہے، تو اکثر اوقات ر بند کے  
نیچے انتفاخ عروق لاحت ہوا کرتا ہے، یعنی گاہے شریان  
پھول جایا کرتی ہے، اور گاہے باسلیق۔ بہر حال ان دونوں  
میں سے جو نسی صورت بھی ہو، اس وقت مناسب یہ ہے کہ بند

لہ بازو کے باندھنے سے بند کے نیچے کی شریان پھول جائے، اور ورید نہ پھولے، یہ نامکن ہے۔ ہاں یہ ضرور ممکن ہے کہ  
بند کے نیچے کی عصب وریدیں پھول جائیں، اور شریان کا پھولنا متاثر طور پر نہ ظاہر ہو سکے؛ اور یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں پھول جائیں،  
یاد۔ نوں نہ پھول سکیں۔ چنانچہ بند کی سختی کے وقت یہ ممکن ہے کہ دونوں نہ پھولیں، اور حرکت ضربانی تک  
بند ہو جائے +

يعاود العصب فان عاد عيدا كحول دیا جائے، اور اس انتفاخ کو نرمی کے ساتھ ملا جائے راگو

انتفاخ جلد زائل ہو جائے، تو پھر چاہئے کہ یہ شریان پھولی ہوئی

ہے، ورنہ وریڈا: اس کے بعد پھر بند باندھا جائے، چنانچہ اگر

پھر وہی انتفاخ عود کر آئے، تو پھر بند کھول کر اسی طرح ملا جائے۔

اس مقام پر شارحین قانون کہتے ہیں: شریانی اور وریڈی انتفاخ میں فرق یہ ہے کہ بند کے کھولنے

کے بعد شریانی انتفاخ نہ دہرے زائل ہو جایا کرتا ہے، اور وریڈی انتفاخ دہریں +

لیکن یہ مسئلہ بہت حد تک قابل غور ہے؛ کیونکہ بند لگانے کے بعد وریڈی تو اس لئے پھول جاتی ہیں کہ خون

کی بازگشت بند ہو جاتی ہے، اور شریان اس لئے پھول سکتی ہے کہ جب وریڈوں میں خون کا ازدحام ہوگا، اور عروق

شرعیہ تک خون سے پُر ہو جائیں گی، تو آخر کار شریانیں اپنے خون کو آگے ڈھکیں نہ سکیں گی، اور وہ پھولنے اور تنے پر

مجبور ہو جائیں گی +

اس امر محقق کے بعد یہ نہ کہ باور کیا جاسکتا ہے کہ بند کھولنے کے بعد شریانی انتفاخ جلد تر زائل ہوا

کرتا ہے؟ شریانی انتفاخ کا زائل ہونا تو اس بات پر موقوف ہے کہ پہلے بند کے نیچے کی وریڈیں اپنے خون کو اوپر

مردانہ کر دیں، اس کے بعد شریان کو متعطل کیا، کہ وہ اپنے خون کو عروق شرعیہ کی طرف ڈھکیل سکے، واللہ اعلم بالصواب

فان لم یغن فمما علیک لو ترکمت اگر (اس کھولنے اور کھلنے سے) کوئی فائدہ نہ ہو نیچے (اوپر)

البا سلیق وفصلات الشعبہ وریڈ و شریان میں اس طرح امتیاز نہ ہو سکے، تو اس میں کوئی مصلحت

المساؤ بالابیطیۃ وهو الذی علی نہیں ہے کہ باسلیق کی فصد ترک کر کے اس وریڈی شاخ کی فصد

النسی الساعد الی اسفل کھولی جائے، جسے ابیطی (یا: باسلیق ابیطی) کہا جاتا ہے

اور جو کلائی کے اندر ونی حصے (بطین ساعد = انسی ساعد) میں

(باسلیق سابق سے) نیچے ہوا کرتی ہے +

اشد ر [بند باندھنے سے جو رگیں پھول جایا کرتی ہیں] بسا

اوقات یہ انتفاخ غلطی کا باعث بن جایا کرتا ہے (جس کی وجہ

شیخ ذیل میں اس طرح بیان کرتا ہے):

بسا اوقات بند باندھنے سے اور شریان کے بہت

نہض الشریان ویعلیہ ویثھقه (زیادہ) پھول جانے سے شریان کی تڑپ بند ہو جایا کرتی ہے

فیظن وریڈا ویفصد اور وہ اوپر بھر کر بند ہو جایا کرتی ہے، جسے وریڈ سمجھا جاتا ہے،

وکتیرا ما یسکن الربط والنق من

نبض الشریان ویعلیہ ویثھقه

فیظن وریڈا ویفصد

اور اسکی فصد کردی جاتی ہے +

واذا ربطت اسی عرق کان فحدث **شذره** جب کسی رگ (کی فصد کے وقت اسکو نمایاں کرنے من الربط علیہ اشباہ العدس اور پھلانے کے لئے کسی عضو) کو بند سے باندھا جاتا ہے، اور والحمص فافعل به ما قلنا اس رگ پر (استلار و استفاخ کی حالت میں) مسورا اور چنے کی فی الباسلیق سی بلندیاں پیدا ہو جاتی ہیں، تو اس وقت (اسکے ازالہ کے لئے) وہی تدبیر کرنی چاہئے، جو ابھی پہنے باسلیق میں بتائی ہے (یعنی بند کو کھول دینا، اور نرمی کے ساتھ ملنا) +

والباسلیق كلما انخططت فی فصدہ الی الذراع فهو اسلم باسلیق کی فصد، کو جہاں تک کلائی میں نیچے اوتا رہا جائے، اسی قدر وہ بے خطر ہے +

کیونکہ کلائی کے موڑ کے پاس اور اس سے اوپر باسلیق کی مجاورت میں اعصاب، شریان، اور وتر ہوتے ہیں، جنکے کٹ جانے کا ڈر ہے +

ولیکن مسلك الموضع فی خلاف جہۃ الشریان من العرق باسلیق کی فصد کے وقت نشتر کی رفتار اس رگ میں شریان کی رفتار کے خلاف (اور شریانی سمت سے مماکن دو) ہونی چاہئے (تاکہ شریان کٹنے سے بچ جائے) +

ولیس الخطأ فی الباسلیق من جہۃ الشریان فقط بل تحتہ باسلیق کی فصد میں جو غلطی کا اندیشہ ہے، اسکی وجہ

مرف ہی نہیں ہے کہ اسکی مجاورت میں شریان (عضدی) عضلۃ وعصبۃ یقع الخطأ ہوتی ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اسکے نیچے ریاہ کی

بسببہما ایضا قد خبرناک بهذا مجاورت میں (عضد ذات الراسین کا وتر) اور عصب ہوتا ہے۔ جنکی وجہ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے، اور جس سے تمھیں

ہم (تشریح میں) باخبر کر چکے ہیں + بازو کے زیرین حصے میں اور کہنی کے قریب باسلیق کے سامنے اور پیچھے عصب جلدی انہی کی تباہی

پائی جاتی ہیں، اور جو تشریح سے ایک امر محقق ہے + وعلامة الخطأ فی الباسلیق وصاہبہ باسلیق کی فصد میں غلطی سے شریان کے مجروح ہوجانے

الشریان ان ینخرج الدم رقیقا کی علامت یہ ہے کہ فصد کے مقام سے رقیق اور اشترخون لہ اس عصب کا دوسرا نام: عصب جلدی عضدی مقدم وسطانی +

اشقریشب وثبا وبلین بعدہ المجستہ (دوم شریانی) کو ذکر خاریں ہوتا ہے، اور خون کے نکل جانے کے بعد وہاں کا ملس نرم ہو کر دب جاتا ہے +

فینحفض فینادہ حینئذ والقمر فہ المبتغی لہذا ایسے وقت میں جلد تر (خون کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے، جس کی صورت یہ ہے کہ) خرگوش کی اُدن (مصفیٰ

من دقاق الکندر ودم الاخوین وطرشہ قدرے دقاق کندر اور دم الاخوین کے ساتھ؛ ایلوا والصبر واطر مع شئ من القلقطار مرکبی یا تھوڑی سی قلقطار (زراج اصغر) اور کیس کے ساتھ

والزاج وورش علیہ الماء البارد شگاف کے منہ میں بھر دینا چاہئے (القاهر)، اور زخم پر جتنا ما امکن وشدہ من فوق الفصد ہو سکے، ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہئے (کیونکہ سردی کی وجہ سے عرق کے

واربطہ رباطاً شدیداً بشد ایان عضلیہ سکر جاتے ہیں)۔ نیز مقام نصد سے اوپر اچھی طرح حابس کسکر بند لگا دینا چاہئے، جس سے جریان خون بند ہو جائے +

فاذا احتبس فلا یجل الشد ثلثہ جب اس بندش سے خون بند ہو جائے، تو ایام وبعد الثلثہ یجب علیک اسے تین روز تک بالکل نہ کھولنا چاہئے تاکہ اس عرصہ میں

ان تحتاط ایضاً ما امکن فضمہ جراحت کا التھام واند مال ہو جائے؛ اور تین روز کے بعد بھی بند کے کھولنے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ نیز مقام جراحت الناحیۃ بالقوا بضع (ناحیہ جراحت) پر قابضات کا ضما کرنا چاہئے +

فوقانی بند لگانے میں بعض اوقات یہ بھی اندیشہ ہوتا ہے کہ کیس اُس عضو میں شریانی خون نہ پہنچنے کی وجہ سے غائرانا نہ پیدا ہو جائے؛ اسلئے اس میں پوری ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اوپر کے بند کو زیادہ کھینچنے اور مرنگ بند مار کھینچنے کی بعد القام کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے +

وکنیر من الناس من یبتر شر یا نھم [بتر شریانی] بہت سے لوگوں میں (شریانی نزع الدم کو روکنے

وذلك لیقلص العرق وینطبق کے لئے) یہ تدبیر اختیار کی جاتی ہے کہ ان کی شریان میں کھل بتر کر دیا جاتا ہے (یعنی کھلی ہوئی شریان کو کاٹ کر کے دو

علیہ اللحم فیحبسہ کر دیا جاتا ہے)۔ تاکہ (اس عمل سے) شریان کی یہ دونوں کٹی ہوئی شاخیں سکڑ جائیں، اور گوشت (عضلات) کے نیچے دب کر

ان سے جریان خون بند ہو جائے +

وکنیر من الناس مات بسبب [شدہ] بعض لوگ جریان خون (نزع الدم کی کثرت) سے

نزف الدم

ہلاک ہو جایا کرتے ہیں +

ومنہم من مات بسبب شدۃ **شذره** بعض لوگ اس وجہ سے ہلاک ہو جایا کرتے ہیں کہ شریانی وجع الربط الذی اسرید بشدۃ خون کو روکنے کے لئے اسقدر کسکر بند لگایا جاتا ہے کہ وہ عضو منع دم الشریان حتی صار العضو مرنے لگتا ہے (غائض انا)، اور اس سے سخت اذیت و تکلیف الی طریق الموت لاحق ہوتی ہے +

واعلم ان نزف الدم قد یقع **شذره** یہ بھی یاد رکھو کہ نزف دم جس طرح گاہے شریانوں من الاوردة ایضاً سے ہوا کرتا ہے، اسی طرح گاہے وریدوں سے بھی ہوا کرتا ہے

مختلف عروق کی فصد ذیل میں مختلف عروق کی فصد کے جو اغراض و مقاصد بتائے گئے ہیں، دوران خون کی کے اغراض و منافع صحت کو تسلیم کر لینے کے بعد (جس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے) قابل غور ہو جاتے ہیں کیونکہ تمام اعضاء میں خون قلب سے شریان کے ذریعہ آیا کرتا، اور وریدوں کی راہ واپس جایا کرتا ہے۔ اس کا ظا سے اگر قیغال، باسلیق، ابطنی، اکحل، جبل الذراع، اور اسلیم پر غور کیا جائے، تو ان کی راہ ہاتھ کا وہی خون قلب کی طرف واپس ہوا کرتا ہے، جو ان میں قلب سے براہ شریان آیا کرتا ہے۔ نہ قیغال کو براہ راست سر اور چہرے سے تعلق ہے، نہ باسلیق کو تنور بدن کے ساتھ تخصیص ہے، نہ دائیں اسلیم کو جگر کے ساتھ، اور نہ بائیں اسلیم کو طحال کے ساتھ۔ و علی ہذا القیاس دوسری رگیں +

واعلم ان القیغال یستفرغ الدم **قیغال کی فصد** قیغال کی فصد سے زیادہ تر خون گردن سے اکثر من الرقبۃ وما فوقہا و شیئا اور گردن کے اوپر کے اعضاء سے خارج ہوتا ہے؛ اور قدرے قلیلا مما دون الرقبۃ ولا یجاوئہ قلیل گردن کے نیچے کے اعضاء سے بھی، جنکی آخری حد نیچے کی حد ناحیۃ الکبد و الشرا سیف طرف) ناحیہ جگر اور ناحیہ شرا سیف ہے؛ اس حد سے آگے ولا ینتقی الشرا سیف ولا سا فل قیغال کا اثر تجا و زنیس کرتا۔ شرا سیف اور زیرین اعضاء کا تنقیۃ یعتد بہ تنقیہ اگر قیغال کی فصد سے کچھ ہوتا بھی ہے، تو وہ اسقدر قلیل اور ناکافی کہ وہ کسی شمار میں نہیں آ سکتا +

والاکحل متوسط المحکم بین القیغال **اکحل کی فصد** اکحل کی فصد (تنقیہ اور اخراج خون کے بارہ میں) والبا سلیق قیغال اور باسلیق کے درمیان ہے یعنی اس سے قیغال اور باسلیق، دونوں، کے منافع حاصل ہوتے ہیں) +

والبا سلیق یستفرغ من نواحی **باسلیق کی فصد** باسلیق کی فصد سے تنور بدن کا، اور تنور بدن

تنور البدن الى اسفل التنور سے نیچے تک کے اعضاء کا (ٹانگوں تک کا) تنقیہ حاصل ہوتا ہے +  
 تنور بدن سے مراد وہ جو بطن بدن ہے جس کے اندر اشتداد واقع ہیں (آلی) اور اشتداد سے مراد  
 اشتداد مدد و بطن، دونوں ہیں؛ کیونکہ باسلیق کی فصد کے منافع میں جن اعضاء کے امراض کو شارحین نے شمار کیا ہے،  
 ان میں دونوں مقامات کے اعضاء آگئے ہیں +

وجبل الذراع مشاکل للقیفال **جبل الذراع** جبل الذراع کی فصد قیفال کی فصد کے مشابہ ہے  
 (دونوں کا عمل ایک جیسا ہے) +

ولا یسلم یذکر انه ینفع الا یمن **اسلم** اسلم کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ دائیں اسلم امراض  
 منہ من او جاع الکبد ولا یسر من جگر کے لئے مفید ہے، اور بائیں اسلم امراض طحال کے لئے +  
 او جاع الطحال وانه یفصد ولا علی ہذا یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اسلم کی فصد کھولنے پر بڑی اُس وقت  
 یعصب حتی یرقا الدم بنفسہ تک نہ باز دینی چاہئے، جب تک اس کا خون خود بخود بند نہ ہو جائے  
 (کیونکہ اسلم ایک باریک ورید ہے؛ اس کا خون تھوڑی دیر کے بعد  
 خود بخود بند ہو جاتا ہے) +

ویحتاج ان یوضع الید المفصودة فی ماء حار ثلاثین ینس الدم  
 اسلم کی فصد میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ جس  
 ہاتھ کی فصد کھولی گئی ہے اسے (نشر لگانے کے بعد) گرم پانی میں  
 ڈالا جائے، تاکہ خون کا ٹکٹن بند نہ ہو جائے (پانی کی حرارت کی  
 وجہ سے رگ منقبض ہو کر بند نہ ہونے پائے)، اور خون بہولت خارج  
 ہوتا رہے۔ ایسا اُس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ خون زیادہ زور  
 سے خارج نہیں ہوتا؛ چنانچہ بیشتر لوگوں کی فصد اسلم میں ہی صورت  
 ہو کر رہتی ہے (اور ایسا بہت کم مشاہدہ میں آیا ہے کہ اسلم کی فصد  
 سے خون بہت تیزی سے کوہر خارج ہو رہا ہو) +

وافضل فصد الاسلم ما کان طویلا **الطی** اسلم کی فصد (عزنا اور درابا کرنے سے) بہتر یہی ہے  
 کہ طویل کی جائے +

ولا یبط حکمہ حکما لباسلیق **الطی** ابلی کی فصد کا حکم باسلیق کی فصد کے مطابق ہے (یعنی باسلیق  
 کی فصد سے جہاں کا خون خارج ہوتا ہے، ابلی کی فصد سے بھی  
 وہیں کا خون نکلتا ہے) +

واما الشریان الذی یفصلہ دالید ہاتھ کی شرائین مفصودہ | دائیں ہاتھ کی جس شریان  
ایمنی فہو الذی علی ظہر الکف کی فصد کھولی جاتی ہے، یہ پشت کف پر سببہ اور انگوٹے  
مابین السبابة والاہام کے درمیان پائی جاتی ہے +

اس مقام پر بعد کے نیچے جو شریان ٹڑپتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، یہ شریان البنس کی وہ شاخ ہے جو  
شریان مذکور سے شروع ہوتے ہی : دشاخوں — ظہر الہام و ظہر السبابة — میں تقسیم ہو کر انگوٹے اور سببہ کی  
متصلہ سطحوں میں پھیل جاتی ہے +

وہو عجیب لنفع من اد جاغ الکلب اس کی فصد بگڑا اور حجاب عاجز کے مریض امراض میں  
والحجاب المزمنہ نہایت ہی عجیب نفع پہنچاتی ہے +

وقد ساء می جالینوس ہذا جالینوس جبکہ بگر کے کسی مرض میں مبتلا تھا، اس نے  
فی الرؤیا کان امرًا بہ لوجع خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے ہدایت کر رہا ہے کہ ”دائیں  
کان فی کبدہ ففعل فعوفی ہاتھ کی اس شریان کی فصد کھول : چنانچہ ریدار ہونے کے  
بعد جالینوس نے اس ہدایت کی تعمیل کی، اور وہ اپنے دکھ سے  
شفا یاب ہو گیا +

وقد یفصل شریان آخر امیل منہ گاہے ہاتھ میں ایک دوسری شریان کی بھی فصد کھولی  
الی باطن الکف مقارب المنفعۃ جاتی ہے، جو شریان مذکور کے مقابلہ میں بطن کف کی طرف مائل  
لمنفعۃ ہوتی ہے، لیکن دونوں کا فائدہ قریب قریب ایک ہی ہے +

اس دوسری شریان سے مراد شریان ”ذی اسفل“ کا وہ حصہ ہے جو بطن کف میں پایا جاتا ہے، اور  
جو شریان البنس کی ایک شاخ — راجی سطحی — سے مل کر ”وس راجی سطحی“ بناتا ہے۔ یہ توس لاغرد کی پھیلی  
میں اندر کی طرف تڑپتا ہوا محسوس ہوا کرتا ہے +

ومن احب فصد العرق من الید [قانون] جو شخص ہاتھ کی کسی رگ کی فصد کرنا چاہے (خواہ وہ رگ  
فلم یتأت فلا یلحق فی اللہ والعصب درید ہو، یا شریان)، اور اس میں کامیابی حاصل نہ ہو (یعنی  
الشدید و تکریر البضع بیل نشر لگانے کے بعد خون کا اخراج نہ ہو)، تو رگ کے اوپر جانے  
لیترکہ یومًا او یومین فان دعت کے لئے ہاتھ کو نہ زیادہ مروڑنا چاہئے (جیسا کہ فصا دوں کا  
الضرورۃ الی تکریر البضع دستور ہے) اور نہ بہت زیادہ کسکر پٹی باندھنی چاہئے، اور  
ان نفع عن البضعة الا ولے نہ بار بار نشر کرنا چاہئے، بلکہ ایسی ناکامی کی صورت میں



لا یفترض علیہا

ایک دفعہ منہ جھوڑ دینا سبب زائچہ طبعی و غیر طبعی  
اسی روز قصد کرنے کی داعی نہ ہو۔ لیکن اگر ضرورت ہو بار بار  
تشرنگہ تھرا دیا اسی دن قصد کرتے کہے مجھ پر ہی کر دے گا  
تو میں جلد پہلے نشرنگہ لایا ہے، دو سہرا نشرنگہ اس دعا و پیر کی  
طرح لگانا چاہئے اس سے نیچے نہ اوتا نا چلا پئے +

والربط الاستلزامی بحلیۃ لو عدم

نہادہ کسکری باقر حصار بعفت و قنات ورم کلہا بعفت  
یہ طبعی کہتا ہے بیکے لئے اچھا اور مناسب یہ ہے کہ گدی کو  
گلابیہ ٹھکانا کی سے بیگم کر غصہ کیا جائے +

وتیریلہ الرقادۃ و توطیہا بعد

الورط وبعثہ معید صالحہ موافق

اقانون یہ بھی مناسب ہے کہ بیدار قصد کرنے سے پہلے مرخص  
کرنے کے بعد لگا جائے یہ اس طرح نہ لگایا جائے کہ جلد اپنی جگہ  
سے ہٹ جائے بلکہ بندہ باقوت و قوت یہ کہ رشتہ کی جگہ کر  
پہلے اپنی جگہ قائم رہے +

و یجیان لا یزیل الربط الجلیل

عن موضع قبل الفصل و یعللہ

قصد سے پہلے گدی جارتے کے لئے بند لگایا جاتا ہے، اور قصد کے بعد اخراج خون کو روکنے کے لئے چٹائی  
تھامنے کے بعد چٹائی چٹائی کر دیا جاتا ہے تاکہ خون آسانی کے ساتھ نکلے اور نہ چٹائی ہو کہ  
مقصود ہی وقت میں مل ہو سکتا ہے، بیکہ جلد کی شکاف نہ دیر ہی شکاف کے مقابل ہو لیکن اگر بندہ کی وجہ سے جلد  
اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو، اور بند کے زحیم کرنے پر جلد اپنی جگہ چھوٹ آئے، تو اس صورت میں جلد کی شکاف نہ دیر ہی  
شکاف کے مقابل سے بند چٹائی ۱۱ اخراج خون میں شکاف پیدا ہو جائیگی +

اسی طرح اگر وہ سر سے پتھر کی وجہ سے، جو قصد کے بعد لگایا جاتا ہے، جلد اپنی جگہ سے ہٹ جائے، تو  
اس صورت میں یہ خبر لی لازم آئے گی کہ گدی (رقادۃ) خون کو بند کرنے کی غرض سے باندھی جاتی ہے، وہ کہیں  
نہ لگی، اور قصیدہ کی شکاف نہ کہیں اور۔ اس وجہ سے بعد دیا کی شکاف مقام چٹائی ہو جائیگی، اور خون کے جدار ہی ہٹ جائے گا  
امکان رہیگا (گیدائی) +

والا یلینان التخصیصۃ لصلیہ شدد

لا غرۃ و میول من بنو زیادہ کسکریا نہ غرض سے گدی

الربط طوطیہا سمیلا لخرۃ الحروق

نہی ہو جاتی ہیں (خون کی آوجی بند ہو جاتی ہے) ۱۰ و دایمہ

احتیاسا من الدم عتھا

نہ میرتا خراج خون کے روکنے کا ذریعہ بند ہوتا ہے اس لئے

لا غرۃ میں رگوں کے اوپر جانے کے لئے اگر بند لگایا جائے

تو اسے اتنا زیادہ نہ کسا جائے کہ خون کی آدھی گرک جائے)۔  
 فہرہ لوگوں میں دشمن و محم کی کثرت کی وجہ سے چونکہ  
 ارغاء ہوا کرتا ہے، اس لئے ان میں تا وقتیکہ بند کو زیادہ کسا نہ  
 جائے، رگیں نمودار نہیں ہوا کرتی ہیں +

نقصہ کی تکلیف کو کم کرنا بعض ہوشیار فساد نشتر کے درد کو کم  
 کرنے کے لئے یہ ترکیب کرتے ہیں کہ ہاتھ کو سُن کرنے کے لئے  
 بند کو خوب کسکر باندھ دیتے، اور تھوڑی دیر تک اسی حالت  
 میں چھوڑ دیتے ہیں +

اور بعض فقہاء اس مقصد کے لئے نشتر کے تیز سرے  
 (شعیرہ: جوا) پر تیل مل لیتے ہیں۔ اس عمل سے، جیسا کہ ہم پہلے  
 بتا چکے ہیں، اگرچہ درد میں کمی ہو جاتی ہے، لیکن زخم نقصہ کا انداز  
 (روغن کی وجہ سے) بدیر ہوتا ہے +

شذرہ اگر ہاتھ کی مذکورہ بالا رگیں اختلاف خلقت کی وجہ سے  
 نمودار نہ ہوں، بلکہ بجائے ان کے دوسری شاخ نمودار ہو، تو اس  
 شاخ کو ہاتھ سے دبا کر ملا جائے؛ چنانچہ اگر الش کے حتم ہونے  
 پر اس شاخ میں تیزی کے ساتھ خون آجائے، یعنی وہ تیزی  
 کے ساتھ پھول جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس وقت  
 اصلی ورید کی جگہ اسی شاخ میں فصہ کھولی جائے، اور اگر اس میں  
 اس عمل سے خون تیزی کے ساتھ نہ آئے، تو اسکی فصہ نہ کھولی جائے +

قانون (نقصہ کرنے کے بعد) جب ہاتھ دھونا چاہیں، تو دھوتے  
 وقت جلد کو اس طرح کچنچ لینا چاہئے کہ رگ کے شکاف کو جلد  
 ڈھانک لے تاکہ شکاف کی راد ورید کے اندر ہیر و فی خیر و نحو  
 داخل ہونے کا موقع نہ ملے؛ دھونے کے بعد جلد کو چھوڑ دیا  
 جائے، تاکہ وہ اپنی جگہ لوٹ جائے۔ پھر اس شکاف پر نادرہ

والا بد ان السینۃ فان الارحاء  
 لا یکاد یظهر العرق فیہا ما لم  
 یشد

وقد یتلطف بعض الفصا دین  
 فی اخفاء الوجع فیخدر الید  
 بشد السربط و ترکہ ساعۃ

ومنہم من یصبہ الشعیرۃ اللینۃ  
 بالذہن و ہذا کما قلنا یخفف بہ  
 وجعہ و یبطو التحامہ

واذا لم تظہر العرق المذکور سارۃ  
 فی الید و ظہرت شعبہا فلیغمر  
 بالید علی الشعب مسحا فان کان  
 الدم عند مفارقتہ لم یصب  
 الیہا بسرعۃ فینفخها فصلا ت  
 والا لم تقصد

واذا ارید الغسل جذب الجلد  
 لیسترا البضع وغسل شمر دالی  
 موضعہ و ہذا مت السرفادۃ  
 و خیرھا الکریۃ و عصبت

لہ یعنی ایک شے رخو (نرم چیز) درمیان میں حاصل ہوتی ہے +

اگر کسی (رگ) کو پٹی سے اسے باندھ دیا جائے، گدی کے لئے بہترین شکل یہ ہے کہ وہ گدی ہو (گول ہو) بشرطیکہ تثنیہ قصد مقصود ہو۔  
یہ در نہ بقول گیلانی گول سے بہتر متصل ہے۔ مثلاً چوکور)۔

وإذا لم آل على وجه البضع تحمى **قانون** جب شکاف کے منہ پر چرتی آجائے، تو یہ جانتے نہیں ہیں  
مجبب ان یخفی یا المرفق ولا یجوسر ان کہ اسے کاٹ دیا جائے، بلکہ مناسب یہ ہے کہ اسے زخمی سے  
یقطع وهو لا یملا یجب ان یقطع بٹایا جائے۔ ایسے لوگوں میں تثنیہ اور تکرار عمل کی آمد نہ ہو سکتی  
فی متیقن من غیر یضغ نہ کرتی چاہئے۔ تاہم قییکہ دوسرا یا شکاف لاکھی دوسرے مقام  
پر نہ لگایا جائے۔

یعنی ایسی حالت میں یہ برگز مناسب نہ ہوگا کہ تثنیہ قصد کے وقت اسی شکاف کو چھینا کہ خون نکال  
دیا جائے، بلکہ دوسرا شکاف دیر کے کسی دوسرے جگہ سے میں لگانا پڑے گا۔

واعلم ان لحبل لادم وشد البضع **خون کے روکنے** معلوم ہوتا چاہئے کہ قصد کے وقت خون کے  
وقامحلا وذا وان کان مختلفا فمن روکنے اور شکاف قصد کو باندھتے کا ایک مہین  
الناس من یحتمل ویلونی حواء شد و محدود وقت ہے۔ اگرچہ روگوں کے اختلاقی حالات کے لحاظ  
ختمه اوسته الاطال عن الدم سے اس وقت کے حدود میں کم و بیش اختلاف ہے۔ چنانچہ  
ومنهم من لا یحتمل فی الصحه بعض لوگ، خواہ بخاریں مبتلا ہوں۔ پانچ چھ رطل تک خون  
اخلا رطل خارج کرانے کے تحمل ہو سکتے ہیں۔ اور بعض لوگ یا بوجہ صحت  
بہتر رستی کے ایک رطل اخراج خون کی برداشت نہیں کر سکتے۔

لکن یجب ان یراعی فی ذلك **لیکن قصد کے وقت خون کے خارج کرتے میں تین یا تو لوگوں**  
احوال ثلثة **دیکھنا چاہئے:**

احدا ما حفظ الدم واسترخاؤه (۱) خون کو دگر دوسرے خارج ہو رہا ہے، یا کمزور رہی  
کے ساتھ (چنانچہ اگر خون سُستی سے خارج ہو رہا ہے۔ تو توڑا  
روک دینا چاہئے)۔

والثانی لون الدم وسر بها غلط (۲) خون کا رنگ: (چنانچہ قصد کے وقت جب تک  
کثیرا بان یخرج اول ما یخرج منه خون کا رنگ سیاہی اُتل ہو، اس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ اگر بھی  
واقعاً بیض وادکان هناك اسکا بند کرنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن یہ وصول وائشی اندک بھی

علامات الامتلاء واجب نہیں ہے۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں: بسا اوقات خون کا رنگ  
الحال الفصد فلا تغارن بذلك مغالطہ میں مبتلا کر دیا کرتا ہے؛ یعنی قصد کے وقت اول اول  
جو خون خارج ہوتا ہے، وہ رقیق اور سفید ہوتا ہے (یعنی کم  
سرخ ہوتا ہے) ایسی حالت میں رنگِ خون کے علاوہ دوسرے  
حالات پر غور کرنا چاہئے) چنانچہ ایسی حالت میں اگر امتلاء  
دموی کی علامتیں موجود ہوں، اور مریض کے حالات قصد کو  
ضروری گردان رہے ہوں، تو ایسے خون کے خارج ہونے سے  
دھوکے میں نہ پڑ جانا چاہئے (اور ڈر کر خون نہ بند کر دینا چاہئے  
بلکہ بعد ربرداشت خون نکال ہی لینا چاہئے) +

وقد يغلط لون الدم في صاحب  
الاورام لان الورم يجذب الدم  
الى نفسه  
اسی طرح گاہے درم کی حالت میں خون کا رنگ دھوکے  
میں ڈال دیا کرتا ہے؛ کیونکہ درم خون کو اپنی طرف جذب کر لیا  
کرتا ہے +

یعنی درم کی حالت میں خون زیادہ تر مقام درم کی طرف منجذب ہو جایا کرتا ہے، جو مقام قصد سے دور  
ہوتا ہے، اسلئے قصد کے وقت جو خون خارج ہوتا ہے، وہ زیادہ غلیظ و سیاہ نہیں ہوتا، بلکہ سرخ سرخ ہوتا ہے  
اسلئے رنگ کو دیکھ کر خون کو بند کرنا چاہئے۔ حالانکہ یہ ایک دھوکہ ہے؛ ایسی حالت میں خون کی اس رنگت کو دیکھ کر  
بند نہ کرنا چاہئے +

والثالث النبض يجب ان لا يفارقه  
(۳) نبض کے حالات پر (قصد کے وقت) براہِ غور کرتے  
رہنا چاہئے (اور فصا دکا ہاتھ نبض سے الگ نہ ہونا چاہئے) +

فاذا خسر الحفر او تغير لون الدم  
او صغر النبض وخصوصاً الے  
ضعفت فاحبس وكذلك ان عرض  
عارض كتناؤب وقطوف وفاق  
وغثيان  
چنانچہ جب قصد کے وقت خون کا بہاؤ (زور) کے بعد  
کمزور ہو جائے، یا جب خون کا رنگ بدل جائے (یعنی خون کے  
تھلے تھلے سیاہی کے بعد سرخی آجائے)، یا جب نبض میں  
(عظم کے بعد) صغر پیدا ہو جائے، اور خصوصاً جبکہ نبض ضعیف  
ہو جائے، تو خون کو روک دینا چاہئے۔ اسی طرح اُس وقت  
بھی خون کا بند کر دینا ضروری ہے، جبکہ جھبائی، انگڑائی،  
ہچکلی، اور متلی جیسے عوارض لاحق ہو جائیں +

فان اسرع تغیر اللون بلل لحفن

فاعتدل فيه النصب

اگر فصد کے وقت بہت ہی جلد خون کا رنگ بدل جائے  
یا بہت ہی جلد خون کے بہاؤ میں تبدیلی آجائے (یعنی بہاؤ میں  
بہت ہی جلد کمزوری آجائے) تو ایسے وقت میں (خون کو بند  
کرنے کے لئے) نبض کی حالت پر استناد کرنا چاہئے +

یعنی جب تک نبض میں صغر و ضعف لاحق نہ ہو، اس وقت تک محض رنگ کو دیکھ کر، یا بہاؤ کو کمزور یا کمزور  
کو بند نہ کر دینا چاہئے +

واسرع الناس مبادرۃ الیہ بغشی

ہم الحار والمزاج الخاف المتخلل

وابطأهم وقوعاً فیہ الا بد ان

المعتدلة المکتزۃ اللحم

فصد سے جن لوگوں میں جلد ترغشی لاحق ہو سکتی ہے، وہ گرم  
مزاج کے لاغر اشخاص ہوتے ہیں، جن کا بدن متخلل ہوا کرتا ہے +  
اور غشی کے وقوع سے دور تر وہ لوگ ہیں، جن کا بدن  
(لاغری و فربہی کے لحاظ سے) اوسط درجہ کا ہوتا ہے، اور جن کا  
گوشت ٹھوس ہوتا ہے +

قالوا یجب ان یكون مع الفصاد

فصاد کے ساتھ کیا کیا  
سامان رہنا چاہئے ضرور رہنا چاہئے :-

مباح کثیرۃ ذات شعیرۃ وغیر

ذات شعیرۃ وذات الشعیرۃ اولی

بالعروق الزوالۃ کالوداج

(۱) بہت سے نشتر، یا ایک نوکدار، اور بغیر نوک کے  
(مباح ضعیف ذات شعیرۃ: نشتر جیسے سرے یا ایک اور نوکدار  
ہوں، گول نہ ہوں)؛ چنانچہ نوکدار نشتر ان رگوں کیلئے مناسب  
ثابت ہوا کرتے ہیں، جو اپنی جگہ سے (فصد کے وقت) ٹل جانے  
والی ہوں (اور ان پر نشتر کا دباؤ پوری طرح نہ پڑ سکتا ہو) جیسے  
گردن کی ورید۔ ووداج +

وان یكون معہ کبۃ من خرو حریر

ومقیاً من خشب اور لیش

(۲-۳) فصاد کے ساتھ ریشم کی ایک گولی (یا پٹمی)  
ہونی چاہئے، نیز قے کرانے کا ایک آلہ (مقیاً)، جو ٹکڑی یا پرکا  
بنا ہوا ہو +

وان یكون معہ ویدالار نبج دواء

اضبروا لکندر وناجۃ المسک

ودواء المسک و اقراص المسک

(۴) علیٰ ہذا فصاد کے ساتھ بطور سامان کے خرگوش  
کی اون، دوار صبر و کندر، نافہ مشک، دوار المسک، اور  
اقراص مشک ہونے چاہئیں +

حتیٰ اذا عرض غشی وهو احد ثانیاً فی الفصل اور بما لم یفوق صاحبہ فبادرنا لقمہ الکبۃ وقیاً کلالۃ وشممہ الناجحۃ وجرعہ من دواء المسک و اقراصہ شیثاً فیتعش قوتہ

(فصاد کے ساتھ ان چیزوں کے رہنے کی غرض یہ ہے کہ) اگر فصد کے وقت غشی طاری ہو جائے — جو فصد کے خطرات میں سے ایک خطرہ ہے، اور وہ بھی ایسا خطرہ کہ بعض اوقات مریض اس غشی سے جانبر بھی نہیں ہونے پاتا — تو جلدی سے ریشم کی گولی (و دانت کھول کر) منہ میں داخل کر دیا جائے اس طرح کی کہ یہ گولی دانتوں کے درمیان محض ایک جانب رہے، اور دوسری جانب کھلی رہے، آرتے سے تھے کرائی جائے، نافہ مشک سنگھایا جائے، اور کسی قدر دوار المسک، یا قرص کا فور کھلائے جائیں، تاکہ مریض کی قوت برآگیتے ہو جائے زاور اسکی بیہوشی ہوش میں تبدیل ہو جائے) +

وان حدث بشق دم بادر فحشاء بوبکلا سرب و دواء الکندر

اگر خون فصد تیزی کے ساتھ جاری ہو زاور معمولی تدابیر اور بندشوں سے بند نہ ہوتا ہو تو بجلت تمام خرگوش کے اولن اور دوار کندر سے شکاف کے مقام کو بھر دیا جائے +

وما اقل ما یعرض الغشی والدم بعد فی طریق الخرج بل انما یعرض اکثرہ بعد الحبس الا ان یفرط

شذرم تجب کی بات یہ ہے کہ فصد کے وقت جب تک خون بتا رہتا ہے، غشی کتر ہی لاحق ہوا کرتی ہے، اور زیادہ تر غشی اُس وقت مارہن ہوتی ہے، جبکہ خون روک لیا جاتا ہے، ہاں اگر خون بافراط نکل جائے، تو دوران فصد میں (خون بند کرنے سے پہلے) بھی غشی طاری ہو سکتی ہے +

علمہ انہ لا یبالی من مقارنۃ الغشی فی الحمیات المطبقة ومبادی السکتۃ والخوانیق والاسرام العظیمۃ (لمہلکۃ وفی الاوجاع الشدیدۃ ولا یعمل بذلک الا

علاوہ ازیں حمیات مطبقہ، او اہل سکتہ، خناق، بڑے بڑے ہلک اور ام، اور شدید دردوں میں اگر فصد کی وجہ سے غشی طاری ہو جائے، تو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہئے (اور بلا خوف تنقیہ کے لئے پورے طور پر خون نکالنا چاہئے)۔ لیکن ایسی دیریں اُسی وقت کی جا سکتی ہے، جبکہ بدنی قوتیں قوی ہوں



ومن ذلك الصافن وهو على الجانب الأيسر من الكعب هو صافن: پاؤں کی رگوں میں سے دوسری "صافن" عرق النسا کے زیادہ نمودار ہوتی ہے +

ويفصل الاستفراغ الدم من صافن کی قصد ان اعضاء کے استفراغ و تنقیہ کے لئے الا اعضاء التي تحت الكبد كالمالہ مفید ہے، جو جگر سے نیچے واقع ہیں۔ نیز اس کی قصد ان مقصد الدم من النواحي العالية کے لئے بھی کی جاتی ہے کہ بالائی اعضاء کے خون کا ازالہ زیرین السافلة ولذلك يدرس الطمث اعضا کی طرف کیا جائے۔ اسی وجہ سے اس کی قصد شدید تر بقوة ويفتح افواه البواسير حیض ہے، اور اس سے بواسیر کے منہ بھی کھل جاتے ہیں (یعنی اسکی وجہ سے بواسیری مسوں سے بند خون جاری ہو جاتا ہے) +

والقياس يوجب ان يكون عرق النسا قیاس (اور عقلی استدلال) تو اس امر کو چاہتا ہے کہ والصافن متشابهة في المنفعة ولكن عرق النسا اور صافن، دونوں کا فائدہ یکساں ہی ہو؛ لیکن التجربة تدل على ان عرق النسا تجربه اس امر کا شاہد ہے کہ عرق النسا کی قصد در عرق النساء فی وجع عرق النساء لثی کثیر و کما بہت زیادہ مفید اور قابل ترجیح ہے؛ جسکی وجہ شائد دونوں ذلك للحماذاة کی محاذات ہو +

یعنی در عرق النساء میں رگ عرق النسا کی قصد شائد اس وجہ سے زیادہ مفید ہو کہ جدہر درید عرق النساء ہے، اور صریحاً عصبہ عریضہ بھی ہوتا ہے، جو در عرق النساء کا موضوع و محل ہے +

گیلانی فرماتے ہیں: عرق النساء جس طرح ایک رگ کا نام ہے، اسی طرح ایک درد کا بھی نام ہے۔ لیکن اس باہمی مشارکت سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ مرض اسی رگ میں ہوتا ہے۔ اس درد کا محل دراصل "عصبہ عریضہ" ہے (جس سے زیادہ جوڑا بدن میں کوئی دوسرا چٹھہ نہیں) +

والفضل فصل الصافن ان يكون صافن کی قصد کی بہترین صورت یہ ہے کہ ترجمے مورباً الى العرض طور پر کی جائے، جو کسی قدر آڑی رفتار لئے ہوئے ہو +

ومن ذلك عرق ما بين الركبة عرق ما بين الركبة: اس ورید کا مقام مفصل وید نہب منہب الصافن رکبہ کا وہ حصہ یا جانب ہے، جدہر یہ جوڑا ٹڑتا ہے، اور جسکو الا انه اقوى من الصافن فی دلہر ما بين الركبة کہا جاتا ہے۔ اس کی قصد کے احکام و منافع وہی

لہ صافن: یونانی نقطہ، جسکے مننے ظاہر اور عیاں کے ہیں۔ اسی ورید کو عربی میں مسئلہ بھی کہا جاتا ہے +



الطمت وفي اوجاع المتعددة  
والواسير

ہیں۔ جو متعدد عرق کے ہیں۔ ترقی عرق استہ سے کہ یہ ہتھیلی

عراق الذي خلف  
العرقوب وكافة شعبة من الصاق  
ويذهب مذهب

عرق خلف العرقوب: پاؤں کی چوٹی و درید  
وہ ہے جو عرقوب اور ترالعقب: اترتی کی ٹانگے کے پیچھے واقع  
ہے۔ گویا یہ عرق کی ایک شاخ ہے۔ اور اس کے نتائج بھی اسی  
کے مع برتیر ہیں۔

وفصل عروق الرجل بالحمة  
نافع من الامراض التي تكون  
عن مواد مائنة في اللبس ومن  
الامراض السوداء واصعاقه

خلاصہ یہ ہے کہ پاؤں کی رگوں کی فصدان امر غرض  
یہ مفید ہے۔ جسکے مواد کی توجہ اور میلان سر کی طرف ہو۔ اسی  
طرح یہ امراض سوداویہ میں بھی مفید ہے۔ لیکن پاؤں کی رگوں  
کی فصدان بد باتھ کی عروق کی فصدان کے قوی میں صنف زیادہ  
پیدا کرتی ہے۔

القوة اشلاء من اصعاق عروق  
للقوة اشلاء من اصعاق عروق

پاؤں کی فصدان بد باتھ کے صنف زیادہ پیدا کرتی ہے۔ اسکی توجہ و تعلیل شارمین نے جو کچھ یہاں کی  
ہے، عقل و قیاس اسے گزارہ نہیں کرتے۔

واما العروق المفصودة التي في  
نواحي الراس ذاك صوب نصف  
ما خلا الوداج ان يفصل موريه

نواحي سر کی عروق مفصودہ امر کی۔ اور سر کے آس پاس  
کی جن رگوں میں فصدان کھولی جاتی ہے، ان میں روجا جہ کے  
سلاوہ۔ بترہ ہی ہے کہ فصدان کھولی جائے۔ ان عروق میں  
بعض تو درید ہیں۔ اور بعض شریانی ہیں۔

ولاوردة مثل عرق الجبهة وهو  
المتصب ما بين الحاجبين وفصله  
ينفصل من ثقل الراس وخصوصا

اور آدلا میں سے ایک تو عرق الجبهة  
پیشانی کی رگ ہے۔ جو دونوں ہر دو بال کے درمیان کھڑکی  
ہے۔ اسکی فصدان سر کے مخصوص جیکہ گوانی سر کے  
پچھلے حصے میں ہو۔ گوانی چشمہ۔ اور دئی اور غرضت حد و سر کے  
مفید ہے۔

الداء كثر المزمع  
والعرق الذي على البهامة وهو عرق

عرق البهامة: وہ رگ جو سر کے بالائی حصے  
پر دو سب رگوں سے تخلقات بھی رکھتی ہیں۔ مثلاً ابو سلسلہ سمجھی اور ملامہ ہے

الیا فوخر یفصل للشقیقة وقر ورح (ہامہ : چند یا) پر واقع ہے، اور جس کا نام عرق الیا فوخر  
الرأس (چند یا کی رگ) ہے، اسکی فصد در شقیقہ اور سر کے قروح کے لئے

کی جاتی ہے +

وعرقا الصدغین الملتویان عرق الصدغ : دونوں کپٹی کی رگیں بھی سر کی  
علی الصدغین عروق مقصودہ میں داخل ہیں، جو کپٹیوں پر پل کھاتی ہوئی پلتی

ہیں۔ ان کی فصد شقیقہ، صداع مزمن، اور امراض چشم میں

مفید ہے +

وعرقا الما قین فی الاغلب لا یظہر عرق الماق : راق اکبر، یا اندرونی گوشہ چشم کی

دریدہ یہ وریدیں اکثر نگوں میں اس وجہ سے ظاہر نمودار نہیں ہوتی

میں کہ یہ گوشت میں دبلی رہتی ہیں؛ لیکن جب گلا گھونٹا جاتا ہے

(یعنی رومال وغیرہ سے جب گردن میں نرمی کے ساتھ پھندا

لگا کر اسے اتکا کھینچا جاتا ہے کہ چہرہ سرخ ہو جائے) تو یہ رگیں

اوپر آتی ہیں۔ ان رگوں میں نشتر سے گہرا شگاف لگانا درست

نہیں ہے؛ کیونکہ بعض اوقات گہرے نشتر کی وجہ سے اس مقام

پر ناصور بن جایا کرتا ہے۔ فصد کے وقت ان رگوں سے خون

تھوڑا ہی بہا کرتا ہے۔ ان عروق کی فصد در دوسرا شقیقہ، درد

مزمن، دموڈو صکلا، غشاوہ (بھولہ)، جرب الاجفان (دگرے)

پپوٹوں کے بخور، اور شبکوری کے لئے مفید ہے +

وعرق خلف الاذن عرق خلف الاذن : تین چھوٹی چھوٹی

رگیں اور ہیں، جو اس مقام کے پیچھے واقع ہیں، جہاں کان کا بالائی

سراسر کے بالوں سے ملاتی ہوتا ہے۔ ان تین میں سے کوئی

ایک نسبتاً زیادہ نمودار ہوا کرتی ہے +

بقول گیلانی : یہ دراصل ایک رگ ہے۔ جو بعض لوگوں میں تین شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے، جس میں

سے کوئی ایک شاخ زیادہ نمایاں ہوتی ہے، جسکی فصد کھولی جاتی ہے +

وینفہ من ابدال اعطاس اسکی فصد ابتداء نزول الما میں نافہ ہے، اور اس

و قبول السراس لبحار السرات المعدّة حالت کے لئے بھی مفید ہے، جبکہ بخارات (اور اخلاط فاسدہ) وینفع ذلك من قروح الاذن معدہ سے سر کی طرف پڑھ رہے ہوں، اور سر انہیں قبول کر رہا و انقفا و مؤخر السراس ہو۔ علیٰ ہذا کان، گدائی۔ اور سر کے پچھلے حصے کے قروح کے لئے بھی اسکی فصد سود مند ہے +

وینکر جالینوس ما یقال ان عرقی عروق خلف الاذن یہ جو لگتے ہیں کہ "مارکین دُنیا اور صوفیا اور قطع نسل کرام قوائے تناسلیہ کو باطل کرنے کی غرض سے کان کے پیچھے کی دونوں رگوں کی فصد کر دیا کرتے ہیں لہٰذا اس کاٹ دیا کرتے ہیں) جالینوس اس قول کی صداقت و واقعیت سے انکار کرتا ہے +

در اصل یہ قول بقراط کا ہے، جسکی جالینوس نے تردید کی ہے۔ یہ تردید فی نفسہ بجا اور درست ہے، مگر شیخ نے اسکو شان بقراط کی عظمت و احترام کی وجہ سے اپنی طرف منسوب کرنے سے دریغ کیا، اور جالینوس کے انکار کو اُسی کے انکار کی شکل میں پیش کر دیا۔ گیلانی +

البقراط نے کتاب المنیٰ میں لکھا ہے کہ "منیٰ دماغ میں تیار ہوتی ہے، اور عروق خلف الاذن کی راہ نیچے اور تکرارِ عیہ منیٰ تک پہنچتی ہے" اس خیال کی تائید میں بطور شہادت کے یہ پیش کیا ہے کہ صَقًا لِبَلِّہ جب ترکِ دنیا کرنی چاہتے ہیں، اور خواہشاتِ نفسانی اور شہواتِ تناسلیہ سے آزاد ہو کر اپنی عبادت گاہوں میں پڑے یا دفنِ میں گئے رہنا چاہتے ہیں، تو ان دونوں وریدوں کو کاٹ دیا کرتے ہیں +

لیکن جالینوس کے اس خیال سے انکار کرنے کی بنا یہ ہے کہ تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے؛ یہ رگیں کاٹ دی جاتی ہیں، مگر شہوتِ باہ اور نسل میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ علاوہ ازیں تشریح بتاتی ہے کہ منیٰ خصیہ میں، اور خصیہ کے آس پاس کی مخصوص عروق میں بنا کرتی ہے؛ نیز یہ کہ دماغ اور خصیوں کے درمیان کسی ورید کا جو تشریح سے ثابت نہیں ہوتا، یہ جائیکہ یہ ثابت ہو کہ کسی ورید کی راہ دماغ سے منیٰ خصیوں کی طرف اُترا کرتی ہے +

پھر دونوں کی ہیں اس موقع پر شارحین ہجڑوں (خصیوں) کی تسمیہ بیان کرتے ہیں: خصی بنانے کی پانچ سورتیں ہیں۔

(۱) قضیب اور خصیہ، دونوں کاٹ دیے جائیں، دیا بیکا کر دینے جائیں) +

لہ خصی کی جمع خصیّا ن ہے +

(۲) محض دونوں خصبے کاٹ دیئے جائیں (نکال دیئے جائیں، یا بیکار کر دیئے جائیں) +

(۳) محض قضیب کاٹ دیا جائے +

(۴) ان دونوں میں سے کوئی چیز کاٹی نہ جائے، بلکہ کنج مان کے پاس جلد میں شکاف دیکر اور قضیب

کو اس کے اندر رکھ کر اس طرح ٹانگے لگا دیئے جائیں، کہ پیشاب کرنے کے لئے محض خشفہ باہر نکلا رہے +

(۵) ناف کے نیچے کی جلد میں شکاف دیکر قضیب کو اسی طرح داخل کیا جائے +

ان پانچ میں سے جن صورتوں میں خصبے بیکار کر دیئے جاتے ہیں، ان میں توت باہ حقیقی طور پر مر جاتی

ہے، اور جن صورتوں میں یہ قائم رہتے ہیں، ان میں توت باہ اصلاً منقطع نہیں ہوا کرتی ہے۔ لیکن قضیب

فعل جاع سے عاجز ہوتا ہے +

ومن هذا الاوردة الوداجان وهما وداجر: نواحی سر کی اور وہ مفصودہ میں سے

اشنان ویفصلان عند ابتداء الجذام وداجن بھی ہیں، جو عیداً دو ہیں (ہر طرف ایک ایک)

والخناق الشدید وضیق النفس وداج کی فصد ابتداء جذام، خناق شدید، ضیق النفس، ربو

والربو الحار وبحة الصوت و حار، مجھ الصوت، ذات الریه، ہیر، جو گرم خون کی کثرت

ذات الریه والبھار لکائن من کی وجہ سے عارض ہو، امراض طحال، اور امراض جنب مثلاً

کثرة دم حار وعلل الطحال الجنین ذات الجنب وغیرہ) میں کی جاتی ہے +

ویجب علی ما اخبنا عنہ قبل ان فصدھا وداج کی فصد کے لئے بشفع ذی شعیرہ (نوکران شتر)

بمضم ذی شعیرۃ ہونا چاہئے، جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں +

واما کیفیۃ تقشیرہ فیجیلان ہیل فصد کے وقت وداج کو گرفت میں لانے کی صورت

فیہ الرأس الی صد جانب الفصد یہ ہے کہ جس جانب فصد کرنی ہو، اس کے دوسری طرف سر کو

لیتوتر العروق ویتا مل الجھۃ التی موڑ دیا جائے (مثلاً اگر دائیں طرف فصد کرنی ہو، تو مریض کا

ہی اشد من ولا فیوخذ من صد سر اور اس کا منہ بائیں طرف پھیر دیا جائے)، تاکہ اس سے

تلک الجھۃ اس طرف کی رگیں تن جائیں۔ نیز اس امر پر بھی غور کیا جائے

کہ کس جانب کی وداج زیادہ آزاد، متحرک، اور اپنی جگہ سے

ہٹ جانے والی ہے، چنانچہ جس طرف یہ صورت زیادہ پائی

جاتی ہو، اس کے مخالف جانب کی فصد کھولنی چاہئے +

ویجب ان یكون الی عرضا لا طولا یہ بھی ضروری ہے کہ (فصد کے وقت رگ کو نوادار کرنے

کما یفعل بالصاقن و عرق النساء اور اُبھارنے کے لئے جو بند یا پٹی باندھی جاتی ہے، اس کی  
ومع ذلک فیجب ان یقع فصدہ لپیٹ اور گردش گردن میں عرصاً ہونی چاہئے، جیسا کہ صافن  
اور عرق النساء میں کیا جاتا ہے (یعنی جس طرح ان رگوں کے  
طولا اُبھارنے کے لئے ٹانگ میں عرصاً پٹی باندھی جاتی ہے)۔ لیکن  
اس کے ساتھ فصد میں نشتر کی رفتار طولا ہونی چاہئے +

ومنها العرق الذی فی الاثر نبة عرق اثر نبة: نواجی سر کی اور وہ مفصودہ میں  
وموضع فصدہ الملتشق من میں سے عرق اثر نبة بھی ہے۔ اس کی فصد کا مقام  
طرفھا الذی اذا غمر بالاصبع وہ ہے۔ جہاں ناک کا سرا و حصوں میں پھٹا ہوا سا معلوم  
یفرق باثنین و هناك یضع والدم ہوتا ہے: یعنی جب اس مقام کو انگلی سے دبایا جاتا ہے، تو  
اسائل منه قلیل دونوں حصے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فصد کے  
وقت اسی مقام پر نشتر مارا جاتا ہے۔ اس رگ سے فصد کے  
وقت خون بہت ہی قلیل خارج ہوا کرتا ہے +

وینفع فصدہ من الکلف وکدورۃ لون والبواسیر و البثور واللون والبواسیر و البثور فی الاثر و الحكة فیہ لکنہ بما احدث حمرة لون من منته تشبه السعفة و تفشوی الوجه فتكون مضر تھما اعظم من منفعتها کثیرا

اس کی فصد کلفت، رنگ کے نکدور، بواسیر، بثور  
الف، اور ناک کی خارش (حكة الف) کے لئے مفید ہے۔  
لیکن گاہے اس کی فصد سے ایک قسم کی مزہن سرخی (ربا و شام)  
پیدا ہو جاتی ہے، جو سفہ (گچ) سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور  
چہرہ پر پھیلی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا  
جائے، تو اس کی فصد سے جو فوائد و منافع حاصل ہوتے ہیں،  
اس سے کہیں زیادہ نقصان و مضرت حاصل ہوتی ہے +

والعرق الذی تحت الخشاء مما یلی انقرة نافع فصدھا من السدر الکائن من الدم اللطیف الاوجاع المتقادمة فی السراس

عروق تحت الخشاء: وہ رگیں جو  
زائدہ طلیہ (خشاء) کے نیچے، اور گردی کے قریب واقع ہیں،  
ان کی فصد سدر کی اُس قسم کے لئے مفید ہے، جو لطیف خون کی  
پیدا ہوتا ہے؛ نیز سدر کے پیرانے دردوں میں زائدہ خشاء ہوتا ہے +

لہ ارنبة: ناک کا سرا، جو جوانوں میں پٹا ہوا ہوتا ہے، یعنی دونوں کریانہ زائدہ ایک خفیف ثقیب نما خط کے بند معلوم ہوتی  
ہیں + لہ خشاء: زائدہ طلیہ۔ وہ پٹی جو کان کے نیچے ابھری ہوئی ہوتی ہے +

ومنہا الجھاررگ وہی عروق اربعۃ علی کل شفتہ منہا زوج وینفع من قروح الفم والقلاع واوجاع اللثة واورامها واسترخاؤها وقروحها والبواسیر والشقاق فیہا

چھاررگ: انہی اور وہ مقصودہ میں "چھاررگ" نامی رگیں بھی ہیں، جو عدداً چار ہوتی ہیں جیسا کہ فارسی لفظ "چھاررگ" سے ظاہر ہے، ہر ہونٹ میں دو دو۔ ان کی فصدت کے قروح، قلاع، مسوڑھے کے اوجاع، اورام، استرخا، قروح، بواسیر (بواسیر لثہ)، اور اشتقاق کے لئے مفید ہے +

چھاررگ کی فصد ہونٹوں میں اندر کی طرف پانچویں اور چھٹے دانت کی جڑوں کے درمیان کی جاتی ہے اور دانت کا شمارنا یا سے کیا جاتا ہے۔ ان رگوں کی فصد گول سر کے نشتر سے کی جاتی ہے، جسے "وَسْطَدَلَا" کہا جاتا ہے، جسکی شکل چاقو سے مشابہ ہوتی ہے۔ گیلانی +

ومنہا العرق الذی تحت اللسان علی باطن الذقن ویفصد فی الخویق واورام اللوزتین

عرق تحت اللسان: مذکورہ اور وہ مقصودہ میں سے ایک وہ رگ یا ورید بھی ہے، جو زبان کے نیچے، ذقن (ٹھوڑی) کے اندر دنی جانب واقع ہے۔ اسکی فصد خناق، اور اورام لوزتین میں کھولی جاتی ہے +

ومنہا عرق تحت اللسان وعلی اللسان نفسه ویفصد لثقل اللسان الذی یکون من الدم ویجب ان یفصد طولا فان فصد عرضا صعبا رقاء دمہ

اس کے علاوہ ایک اور رگ بھی ہے، جو زبان کے نیچے اور خاص زبان پر واقع ہے؛ اس کی فصد نقل زبان کی صورت میں کی جاتی ہے، جو خون کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ اس ورید کی فصد طولا کرنی چاہئے؛ لیکن اگر غلطی سے اس کی فصد عرضاً کی گئی، تو بار بار کی وجہ سے یہ ورید کٹ کر دو ٹوٹتی اور کیا عجب ہے کہ اس کے ساتھ کی شریان بھی کٹ جائے، اس صورت میں اس کے خون کا روکنا دشوار ہو جائیگا +

ان دونوں وریدوں کے امتیاز کے لئے میں ذیل میں تشریح اور وہ کا ایک مختصر انتباہ پیش کرتا ہوں جس سے زبان کی وریدوں پر ٹھوڑی سی روشنی پڑیگی:

أَوَّیْرَادَ لِسَانِیْہِ زَبَانِ کِزِیْرِیْنِ سَطْحِ، دُونِ پِلَو، اَوْرِشْتِ زَبَانِ پَرِ پِیْلَتِیْ ہِیْنِ۔ یہ ودا ج فارسی سے شروع ہو کر اور شریان لسانی کے ساتھ پیچھے سے آگے کی طرف بڑھتی ہیں +

ورید صَفْلَعِی :- ایک کافی موٹی شاخ ہے، جو گاہے اور وہ لسانیہ سے، اور گاہے

وریدہ الوجد مشترک است، شروع ہو کر زبان کے نیچے نیچے آگے کی طرف بڑھتی اور زبان کی نوک پر ختم ہوتی ہے۔  
در اصل شریان سانی کی ورید مراقق ہے +

ومنہا عرق عند العنقۃ یفصل  
عرق عنقۃ: ایک رگ "عنقۃ" کے پاس  
ہے، جسکی قصد بخراغم (گندگی دہن) کے لئے کیجاتی ہے +

عنقۃ: اس مقام کو کہتے ہیں، جو زیرین لب اور ٹھوڑی کے مابین واقع ہے۔ دائرہ کی بال  
جب اگتے ہیں، تو اس مقام پر بھی بال اگ آتے ہیں۔ اس مقام کی ورید کی قصد پونٹھ کے اندر کی طرف (منہ  
کے اندر) کی جاتی ہے۔ گیدانی +

ومنہا عرق اللبۃ ویفصل فی معالجات  
عرق لبۃ: ایک رگ "لبۃ" کے پاس ہوتی ہے  
جسکی قصد امراض فم معدہ کے علاج میں کی جاتی ہے +

لبۃ: سینے کا وہ مقام ہے، جہاں گلے کا طوق (قلادہ) قیام پاتا ہے، یا، جہاں نص کا بالائی  
حصہ قیام رکھتا ہے +

واما الشرائین التی فی الراس فنہا  
شرایان الصدغین فقد یفصل (اور جن کی قصد کھولی جاتی ہے)، ان میں سے ایک تو

وقد یبتر وقد یسل وقد یشریان  
شرایان صدغ: رکنٹی کی شریان ہے، شریان صدغ  
کی گاہے قصد کھولی جاتی ہے، گاہے اس میں بتر کیا جاتا

ہے، اور گاہے سل، اور گاہے اس کو داغ دیا جاتا  
ہے (کٹی) +

بتر سے یہاں مراد یہ ہے کہ شریانی مقام کی جلد وغیرہ کو کاٹ کر صاف کیا جائے اور شریان نکال لی جائے  
اور اسے صناہ نامی خمیدہ کانٹے سے اٹھایا جائے۔ اس کے بعد کم و بیش فاصلہ پر شریان کو دوسرے مقام سے

ریشی ڈورہ کے ذریعہ خوب کسکر باندھا جائے۔ پھر ان دونوں بندشوں کے درمیان شریان اس طرح کاٹ  
دی جائے کہ دونوں سرے کٹ کر آزاد ہو جائیں۔ اسکے بعد اس زخمی مقام کا علاج حسب دستور ادویہ

حالیہ اور لخمہ سے کیا جائے +

سل سے مراد یہ ہے کہ جلد میں تنگاف دیکر شریان نمودار کی جائے، اور صناہ کے ذریعہ اسے اٹھایا  
جائے۔ اسکے بعد اسے کھینچ کر اور دونوں سروں کو ملا کر باندھ دیا جائے، اور بند کے باہر کے حصے کو کاٹ کر علیحدہ

کر دیا جائے۔ شریان کا جو حصہ کاٹ کر علیحدہ کر دیا جاتا ہے، اسکی مقدار اطباء نے تین انگشت بتائی ہے۔

یہ ہے کہ تین انگشت کے فاصلے سے شریان  
دونوں بند شلر کے درمیان کا حصہ کاٹ کر



بقول علامہ عمل سل کی صورت  
کو دو مقام سے باندھا جائے اور  
علحدہ کر دیا جائے +

گئی: شریان مدغی کو صورت سل داغنے کی دونوں صورتیں ہیں: خواہ بلد کو  
اس طرح داغا جائے کہ داغ کا آخر شریان تک پہنچے، اور جلد کے ساتھ شریان بھی چلی جائے، اور خواہ داغنے  
کے لئے شریان کو باہر نکال لیا جائے، اور مناسب باریک آہ داغ سے اسے داغ دیا جائے +

ويفعل ذلك بحبس النوازل المحادة  
اللطيفة المنصبة الى العين  
ولا يبتدأ الا انتشارا  
یہ سارے کام (حب موقوف و مصلحت) اُس وقت  
کئے جاتے ہیں، جبکہ حاد اور رفیق نزلات آنکھوں کی طرف  
انصباب پاتے ہیں، جنکا روکنا مقصود ہوتا ہے، اور  
انتشار العین کی ابتداء کے وقت +

علیٰ ہذا یہ اعمال اُس وقت بھی بہت مفید ہوتے ہیں، جبکہ من شقیقہ کی اذیت آنکھوں کو، و دنیائی  
کو برباد کر رہی ہو۔ گیلانی +

والشریانان اللذان خلف الاذن  
ويفصلان انواع الرمد وابتداء  
الماء والغشاوة والعشاء والصلع  
المزمن ولا يخلو فصلهما عن  
خطر ويبطئ معه الالتحام  
شریان خلف الاذن (کان کے پیچھے کی  
اس شریان کی فصلا آشوب چشم کی اقسام نزول  
الما کی ابتداء غشاوة (بھول) عشاء (توندھی)، اور مزمن  
دوسریں مفید ہے، لیکن اسکی فصلا خطرو (خطرہ جریان  
خون) سے خالی نہیں؛ اس کے ساتھ ہی اسکا زخم بھی دیریں  
اندال پاتا ہے +

وقد ذکر جالینوس ان مجروحاً في  
حلقه اصيب شرياناً وسال منه دم  
بمقدار صالح فمداً اسكه جالينوس  
بلداً والكندر والصبر ودم الاخوين  
والطرفا حبس الدم وزال عنه  
وجمع هزمن كان به في ناحية وراكه  
اتفاقی حادث [جالینوس نے (ایک اتفاقی حادثہ کا)  
اور شفاء مرض ذکر کیا ہے کہ ایک شخص کے حلق میں جراحت  
پہنچی، جس سے اسکی شریان مجروح ہوئی، اور اُس سے  
کافی مقدار میں خون بہا۔ جالینوس نے دوا رکندر، صبر،  
دم الاخوان، اور رُمرت اس جراحت کا علاج کیا، جس سے  
خون بند ہو گیا، اور اس کے ساتھ ہی اسکا دیدہ درد بھی  
جاتا رہا، جو اُس کے ناحیہ ورک (کولے) میں موجود تھا +



اس قسم کے اتفاقی حادثات سے، جن میں کم و بیش خون بہ جاتا ہے، بہت سے مزمن امراض دور ہو جاتا کرتے ہیں۔ ایسی روایتیں، بکثرت مستند ہیں آتی ہیں۔ ان حادثات سے قدرتنا ویدی اور خریانی قصد ہو جاتا کرتی ہے۔

ان حادثات سے مزمن امراض دور کیوں ہو جاتا کرتے ہیں؟ اسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب عروق سے خون کے پڑانے والے (خلا یا دمویہ) نکل جاتے ہیں، تو نئے دانے بڑی تیزی سے پیدا ہوتے ہیں، جن میں نئی تو تیس جوش پر ہوتی ہیں؛ نیز اس سے نظام بدن میں ایک پھل اور ہیجان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے دیرینہ امراض کے مواد بھی متاثر ہوتے ہیں، اور گاہے یہ کم کھڑے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

یہی تو یہ قصد کے باب میں بھی کی جاتی ہے؛ یعنی قصد بھی اس اصول پر عجیب و غریب نوآبخش سکتی ہے ومن العروق التي تفصد في البدن عرقاً و دھڑ کی رگیں | دھڑ بدن کی عروق مفسودہ میں سے علی البدن احدھا موضوع علی الکبد دور گیں ہیں، جو شکم پر واقع ہیں؛ ان میں سے ایک جگہ واقع والاخر موضوع علی الطحال یفصل کلاہین ہے، اور دوسری طحال پر۔ چنانچہ دائیں رگ کی قصد مرغن فی الاستقاء کلاہین فی علل الطحال استقاء میں کی جاتی ہے، اور بائیں رگ کی امرض طحال میں دھڑ (بدن) سے یہاں مراد بدن کا درمیان حصہ ہے، جس سے ہاتھ پاؤں اور سر الگ کر لئے گئے ہوں؛ یعنی جس میں سینہ، شکم، اور عانہ شامل ہوں۔

پہلے ہاتھ پاؤں کی عروق مفسودہ کا تذکرہ کیا گیا، اسکے بعد نواحی سر کا، اب دھڑ کی عروق باقی تھیں؛ جنکا ذکر آخر میں کیا گیا ہے۔

ساری عروق مفسودہ گیلانی فرماتے ہیں: ”بدن کی ساری عروق مفسودہ کی تعداد، جن میں وریدی اور شریانی کی تعداد اور غفلت مترجموں دونوں شامل ہیں، جہاں تک استقرا و تلاش کی رہبری سے پتہ چلتا ہے، اور جو ہماری کتابوں (عربی کتب) میں مذکور ہیں، جیسٹس ہے۔ حالانکہ یونانیوں کے نزدیک کل عروق مفسودہ چھیانوے تھیں۔ میں نے ارسطو طالیس کی تصنیفات میں سے ایک کتاب دیکھی ہے، جو یونانی خط اور یونانی زبان میں تھی۔ اس میں ایک انسان کی تصویر بنی ہوئی تھی، جو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس تصویر میں اسی تعداد مذکورہ کے مطابق اس کی رگوں کی قصد دکھائی گئی تھی، اور ہر ایک قصد کا فائدہ اسی کے قریب کناروں پر لکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ان عروق میں سے قصصین کے پاس چھ رگیں دکھائی گئی تھیں، جن کی قصد خصیتیں کے اور رام و اوجار میں مفید ہے۔ حالانکہ ہماری کتابوں میں ان میں سے بیشتر کے نشانات نہیں ملتے ہیں۔ اس سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مترجمین نے کتنی غفلت سے کام لیا ہے، اور ہم تک ان علوم کے منتقل کرنے والوں نے کتنی کوتاہی برتی ہے۔“

واعلم ان الفصل له وقتان وقت **فصد کے دو وقت** واضح ہو کہ (لمحاظ نوعیت حاجت کے)

اختیار و وقت ضروری و سراجہ **فصد کے دو وقت ہیں:** ایک اختیاری وقت، اور دوسرا

ضروری اور اضطراری +

یعنی ایک میں فصد کی حاجت اس قسم کی ہوتی ہے کہ اس میں یہ سوچنے کا موقع ملتا ہے کہ فصد کرنے

کے لئے بہترین اور پسندیدہ وقت کو نسا ہو سکتا ہے، اور دوسرے میں فصد کی حاجت ایسی ضروری اور فوری

ہوتی ہے کہ اس میں ان مصلحتوں پر غور کرنے کی حمت ہی نہیں ہوتی +

فالمختار فيه ضحوة النهار بعد **چنانچہ فصد کا اختیاری وقت** (پسندیدہ وقت،

تمام الهضم والنقص **دن کے دوپہر کا وقت ہے،** جبکہ غذا پر پورے طور پر ہضم ہو چکی

ہو، اور فضلات (براز و بولہ) سے فراغت حاصل ہو چکی ہو +

والوقت المضطر اليه هو الوقت **اور فصد کا اضطراری وقت وہ ہے،** جس میں

الموجب الذي لا يسمع تاخير **تاخیر کی گنجائش نہیں ہوتی،** اور نہ کسی رکاوٹ کی طرف دھیان

ولا يلتفت فيه الى سبب مانع **کیا جاسکتا ہے (مثلاً وہ وقت جبکہ سکتہ دمویہ اور مرض خناق**

کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، جس میں بلا امتیاز وقت فصد

کر دی جاتی ہے) +

واعلم ان المبضع الكال كثير المضرة **گند نشتر** واضح ہو کہ فصد کے لئے گند نشتر بہت ہی بُرا ہے،

فانه يخطئ فلا يلحق ويورم ويوجع **کیونکہ گند نشتر غلطی کر جایا کرتا ہے:** یعنی ربا رہا ایسا ہوتا ہے

کہ (نشرِ رگ تک نہیں پہنچتا۔ علاوہ ازیں ایسا نشر گاہے

ورم کا، اور گاہے غیر معمولی درد و اذیت کا سبب بن جایا کرتا ہے

فاذا عملت المبضع فلا تدفعه باليد **لیکن جب تم نے نشر کو (حسب مرضی تیز اور مناسب)**

غمن ابل اسرفك بالاختلاس ليوصل **تیار کر لیا، تو فصد کے وقت یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ نشر کو رگ**

طرف المبضع حشو العروق واذا **کے اندر زور سے دبا کر داخل کیا جائے؛ بلکہ نرمی اور ہوشیاری**

عَفَّتْ فكتير اما ينكسر رأس المبضع **کے ساتھ چورہاتھ مارا جائے کہ نشر کا سراوا اوپر کے طبقہ کو**

انكساراً خفياً فيصير تماًلاً **چیر کر) رگ کے محض جوف تک پہنچ جائے (اور رگ کے**

لايجرح العرق فان الحجت بفصل **زیرین طبقہ کو چیرنے نہ پائے، بلکہ نشر کی ضرب محض اتنی ہونی**

لہ چورہاتھ مارنے سے مراد یہ ہے کہ جھٹکے سو (زیادہ زور کے بغیر) ضرب لگائی جائے +

بہ نردت شمرًا

چاہئے کہ رگ کے اوپر کے طبقہ کو کاٹ دے، اور اس کے بعد  
نشر اوپر کو کھینچ لیا جائے۔ اس لئے کہ اکثر اوقات رزور لگانے  
سے اور ضرب شدید کی وجہ سے نشر کا سراٹھوٹ کر رگ میں  
رہ جایا کرتا ہے، اور نشر (گند ہو کر، جلد پر) پھیلنے لگ جاتا  
ہے، اور رگ کو کاٹ نہیں سکتا۔ پھر اگر ایسے بے نوک کے  
نشر سے فصد کی جائیگی، تو اس سے شر و فساد میں اور بھی اضافہ  
ہو جائیگا +

ولذلك يجب ان تجرب كيفية  
علوق الموضع بالجلد قبل الفصد  
به وعند معاودة ضربته ان ارتدّها  
الذي يجب ان تجرب كيفية  
نشر في دوسری ضرب مارنی ہو، بدن کی کھال پر نشر کو لگا کر  
تجربہ کر لیا جائے کہ آیا نشر کھال کو بکڑتا ہے، یا نہیں (اگر وہ  
کھال کو پکڑتا ہے، تو سمجھنا چاہئے کہ وہ کافی تیز ہے، ورنہ  
گند ہے) +

واجتهدا ان تملأ العرق وتنفضه  
بالدم في يكون الزلق والزال  
اقل  
رگوں کا پھیلنا + فصد کے وقت یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ رگیں  
نرون سے پُر ہو کر خوب پھول جائیں؛ کیونکہ رگیں جب پُر ہو کر  
خوب پھول جاتی ہیں، تو ان کے پھیلنے اور جگہ سے ٹپکنے کا  
اقتمال کم ہوتا ہے +

فاذا استعص العرق ولم يظهر  
امتلاؤا تحت الد ستبند فحله  
وشدّاه مرأوا وامتحمه وانزل  
في الضغط واضعاً حتى تبينه  
وتظاهرة  
جب دستبند (پٹی) کے نیچے رگ ابھر کر نمایاں  
نہ ہو، تو اسے نمایاں کرنے کی غرض سے بار بار کوشش کی جائے  
(یعنی) بار بار اس بند کو کھولا اور باندھا جائے، اور اس  
عضو کو خوب ملا جائے، اور دباتے ہوئے گاہے نیچے کو اوتارتے  
چلے آئیں، اور گاہے اوپر کو چڑھ جائیں۔ حتیٰ کہ ان ترکیبوں  
سے وہ نمایاں اور ظاہر ہو جائے (یا: وہ بیدار ہو کر نمودار  
ہو جائے) +

وتجرب ذلك بين قبض صبعين  
على موضع من المواضع التي تعلم  
تجرب عروق  
اس کا تجربہ گاہے اس طرح کیا جاتا ہے کہ جن  
مقامات سے وہ رگ گذرتی ہے، ان میں سے

امتداد العرق فیہا بان تحبس  
بہا تاراً وتاراً تحبس باحدیہما  
وتسبل الدم بالآخری حتی  
تحس بالواقعة ملا عند الاسالة  
وجزراً عند التحلیۃ

کسی مقام پر دو انگلیوں کے درمیان اس رگ کو لے لیا جاتا ہے  
یعنی گاہے دونوں انگلیوں کے ذریعہ سے اس رگ کے خون  
کے بہاؤ کو روک دیا جاتا ہے؛ اور گاہے ایک انگلی سے اس  
رگ کو دبا کر اسکے خون کو روکا جاتا ہے۔ اور دوسری انگلی سے  
اسکی طرف خون بہا کر لایا جاتا ہے۔ چنانچہ پہلی انگلی جو خون  
کو روکنے کے لئے قائم کر دی جاتی ہے، اسکے ذریعہ سے اُس  
رگ کا تھوڑا سا جوار بھاٹا، یا استلار و خلا، ابھی طرح معلوم  
ہو جاتا ہے؛ یعنی جب دوسری انگلی سے خون اوپر کی طرف  
بھایا جاتا ہے (یعنی دوسری انگلی رگ پر نیچے سے اوپر گزاری  
جاتی ہے، تو چونکہ نیچے کا خون چڑھ کر اُس رگ کو پر کر دیتا ہے  
اس لئے) اس وقت اس رگ میں "جوار" (مَدَّ) آتا ہے،  
اور جب اسکو خالی کر دیا جاتا ہے، تو اُس رگ میں "بھاٹا"  
(جَہْر) کی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔

وجیب ان یكون لرأس المبضع  
مسافةً ينفذ فیہا غیر بعيداً  
فیتعداها الی شریان او عصب

یہ بھی ضروری ہے کہ نصد کے وقت نشتر کی نوک مختلف  
رگوں کے مطابق، ایک خاص مسافت تک داخل کی جائے  
اسے زیادہ دور نہ پہنچایا جائے، ورنہ ممکن ہے کہ وہ کسی  
شریان یا عصب تک پہنچ جائے (اور ان کے مجروح ہونے  
سے ایک نئی آفت برپا ہو جائے)۔

واشد ما یجب ان یملأ حیث یكون  
العرق اذق

جو رگ زیادہ باریک ہوتی ہے، اُسے اُبھارنے اور  
نمو دار کرنے کی ضرورت زیادہ شدید ہوتی ہے۔

واما اخذ المبضع فینبغ ان یكون  
بالابهام والوسطی و یترك السبابة  
للجس وان یقع الاخذ علی نصف الحدیث  
ولا یأخذ فوق ذلك فیکون التمكن  
منه مضطرباً

**نشتر کی گرفت** نشتر کو نصد کے وقت انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے  
پکڑنا چاہئے، اور سبب کو ٹٹولنے کی غرض سے آزاد چھوڑ دینا  
چاہئے (تا کہ اگر کسی وقت رگ کو ٹٹول کر معلوم کرنا پڑے، تو  
مقصد بلا تکلف حاصل ہو سکے)۔ نیز نشتر کی گرفت اس طرح  
ہونی چاہئے کہ نصف پھل (حدید) کی گرفت کے سامنے

رہے : اس سے اوپر گرفت نہ رکھنی چاہئے ، ورنہ گرفت مستحکم اور پائدار نہ ہوگی ۔

گیلائی کہتے ہیں کہ (۱) نشتر کے پھل دھیدہ کی لمبائی دو تین انگشت ہونی چاہئے ۔

(۲) جب ضرورت نشتر کی گرفت وسط سے نیچے بھی ہو سکتی ہے ، بشرطیکہ نشتر کے عمل میں کوئی رکاوٹ نہ

و اذا كان العرق يزول الى جانب [قانون] اگر کوئی رگ نصد کے وقت کسی ایک جانب کو ٹل جایا کرتی واحد فقا بله بالربط والضبط ہو تو جانب مقابل کی طرف سے اُسے باندھا اور روکا تھا ما

من صد الجانِب وان كان يزول بآء . اور جب وہ دونوں طرف یکساں طور پر پھٹل جاتی ہو۔

الى جانبين سواء فاختلس تو اسکی طولانی نصد ہوشیاری سے کھولنی چاہئے (۱) : اس کی

فصله طولا فی نصد چورہاتو سے کھولنی چاہئے) ۔

واعلم ان الشد الغریب ان يكون واضح ہو کہ (نصد کے قبل رگوں کو بھاننے کے لئے) بند

بقدر احوال الجلد فی صلابته وغلظه اور وہ باوجود جلد کی صلابت و غلظت اور گوشت کی کثرت و قلت

و بحسب كثرة اللحم ووفورہ کے لحاظ سے کم و بیش ہونی چاہئے ۔

چنانچہ جب جلد سخت اور موٹی ہو ، اور گوشت کی کثرت ہو ، تو اس حالت میں چونکہ رگیں اندر رہنی ہوتی

ہوتی ہیں ، اسلئے پٹی زیادہ کسر باندھنی چاہئے ، ورنہ نسبت اس سے کم ۔

والتقييد يجب ان يكون قريبا [قانون] یہ بھی ضروری ہے کہ جس رگ کی فصد کھولنی مقصود ہے

بند اسی کے قریب لگایا جائے (بند : تقييد) ۔

لیکن یہ خیال رہے کہ یہ بند جوڑیہ یا جوڑکے پاس ، اس طرح نہ ہو کہ جوڑ ٹل نہ سکے ، جسکی ضرورت بعض

اوقات عروق کو نمودار کرنے کی غرض سے پیش آیا کرتی ہے ، یعنی اس جوڑ کو سکیڑا اور پھیلا یا جاتا ہے ۔

علاوہ ازیں ہاتھ کی رگوں میں بازو پر بند لگانے کے بعد رگوں کو نمودار کرنے کی غرض سے مٹھی میں لٹو

پکڑا دیا جاتا ہے ، اور اُس شخص سے کہا جاتا ہے کہ اپنی مٹھی کو بار بار کھولے اور بند کرے ۔

و اذا خفي التقيد العرق فاعلم [قانون] اگر زیادہ کسر (بند لگانے سے رگ دب جائے ۔ تو

عليه واحد سران لا يزول عن بند لگانے سے قبل اُس رگ پر نشان لگا دینا چاہئے ، اور بند

محاذاة العلامة بخرقك فی التقيد لگاتے وقت احتیاط کرنی چاہئے کہ زیادہ کسنے کی وجہ سے رگ

ومع ذلك فعلى الفصل نشان کے مقام سے ٹل نہ جائے : اور ان تدبیروں کے باوجود

نشتر کا چورہاتو ، یا اوپری ہاتھ مارنا چاہئے (یعنی نشتر زور سے

گہرائی تک داخل نہ کرنا چاہئے) +

واذا استعص عليك شيل العرق [قانون] اگر اتفاقاً کسی وجہ سے) رگ اُبھر کر نمودار نہ ہو سکے  
واشهاقة فشق عنه في الايدان اور اس مقصد کی ساری کوششیں ناکام ثابت ہوں، تو لاغر  
انقضيفة خاصة واستعمل الصنارة نوگوں میں جلد کو چاک کر کے (رگ کو کھول کر) اور صنارہ نامی  
خار سے اٹھا کر نصد کرنی چاہئے +

ووقوع التقييد والشد عند [شذره] مفصل کے پاس بند لگانے اور پٹی باندھنے سے بچو کہ  
المفصل يمنع امتلاء العروق رگ چھپ جاتی ہے، اسلئے ایسی صورت میں) یہ بھولنے لگے اور بھرنے  
نہیں پاتی +

واعلم ان من يعرق كثيرا بسبب [شذره] واضح ہو کہ جو شخص (مسترد و موی) کی وجہ سے پسینہ  
الامتلاء فهو محتاج الى الفصل کی کثرت میں مبتلا ہو، وہ نصد کا ماحتمل ہے +

وكتيرا ما وقع للعموم المصدع المدبر [شذره] کسی شخص کو بخرا ہو، اور بخار کے ساتھ درد سر بھی لاحق  
في باب باء المصدع اسهال طبع ہو، جسکے علاج کے لئے (بغرض امالہ) نصد کی حاجت ہو، ایسی  
صورت میں بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ اگر اُسے خود بخود دست  
آننے لگ جاتے ہیں، تو پھر نصد کی قطعاً ضرورت ہی باقی  
نہیں رہتی (کیونکہ تنفیہ اور امالہ ہوا دے کے لئے نصد کے قائم مقام  
اسهال ہو جاتا ہے) +

واذا اردت ان تغسل فمد المجلد [قانون] جب تم زخمی مقام کو نصد کے وقت دھونا چاہو، تو  
باصبعك فيغيب عن محاذاة الثقبۃ وہاں جلد کو اپنی انگلی سے پکڑ کر اس طرح کھینچ لو کہ زخم کے سوراخ  
شمل غسيل ونشف موضع الرفادة سے جلد ہٹ جائے (اور شگاف نصد بند ہو جائے)؛ اس کے  
ودع المجلد يرد الى موضعه بعد دھو کر اس مقام کو پونچھ ڈالو، جہاں گدی اور پٹی باندھنی  
ہے۔ اسکے بعد جلد کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی جگہ چلی آئے +

اس عمل کا مقصد یہ ہے کہ دھوتے وقت تازہ زخم میں پانی وغیرہ داخل نہ ہونے پائے، جہاں کی رگ

کھلی ہوئی ہوتی ہے +



## الفصل الحادى والعشرون فى الحجامة فصل (۲۱) حجامت (سنگمی لگانا)

حجامت کی دو قسمیں ہیں: (۱) گاہے اسکے ساتھ پچھنے بھی لگائے جاتے ہیں۔ اسکو حجامت مع الشرط کہتے ہیں۔ (۲) گاہے یہ سادہ ہوتی ہیں۔ اسکو حجامت بلا شرط کہتے ہیں (شرط پچھنے لگانا) +

چنانچہ اول میں شیخ نے حجامت مع الشرط کے احکام بتائے ہیں، جس میں بدن سے خون نکلتا ہے۔ اور بدن کا تنقیہ ہوتا ہے، اور آخر میں حجامت بلا شرط کے +

مَحْجَمَةٌ اُس آئہ کو کہا جاتا ہے، جو سنگمی لگاتے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ گلاب یا سینکھ ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ بیا کر سنگمی کا لفظ اس طرف سے ہوتا ہے کہ شیشے کا ہوتا ہے، اور گاہے ٹی کا، گلیا کی شکل پر + نیز سنگمیاں گاہے آگ کے ذریعہ لگائی جاتی ہیں (محا جمر نارِیہ)، اور گاہے منہ سے پوسی جاتی ہیں +

حجام کے لغوی معنی عربی میں بال مؤنث نے یا کاٹنے والے کے نہیں ہیں، بلکہ گلی لگانے والے کے ہیں۔ الحجامة تنقیہا لنواحی الجلد اکثر حجامت مع الشرط کے فوائد اناجی جلد (جلد اور جلد کے من تنقیہ الفصل کے آس پاس) کا تنقیہ جتنا فصدت ہو کر تا ہے، اس سے زیادہ ان کا تنقیہ حجامت سے ہوتا ہے (بشرطیکہ اسکے ساتھ پچھنے لگائے جائیں) +

واستخراجها للدم الرقيق اکثر من استخراجها للغليظ حجامت سے بمقابلہ غلیظ خون کے رقیق خون زیادہ خارج ہوا کرتا ہے + ومنفعتھا فی الابدال ان العبال الغليظة الدم قليلة لا تنحل الا بتدوين دمائها ولا تخرج الا كما ينبغي بل الرقيق جدا منها يتكثف وتحدث في العضو انجيوم ضعفا

لہ حجامت رزنی غلط ہے۔ جسکے یہی معنی ہیں۔ اردو میں اس کا استعمال غلط طور پر بدل گیا ہے جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ پہلے لوگ دوزن کام کرتے ہوں، اور آخر میں ایک کام پر (بال بنانے پر) زور دیدیا ہو +

کیا جاتا ہے، وہ ضعیف ہو جایا کرتا ہے +

ویٹومر باستعمال الحجامۃ لافے [تا دینیس] حجامت کرنے میں یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ نہ مینے  
اول الشہر لان الاخلاط لیکون قلا تحرکت اوهاجت ولا کیونکہ دقمری مینوں کے ابتدائی ایام میں (چاند کی روشنی  
فی آخرہ لا تھا تکون قلا نقصت کی کمی کی وجہ سے) اخلاط متحرک اور ہیجان پذیر نہیں ہوتے  
بل فی وسط الشہر حتی تکون لاخلط اور آخری ایام میں بھی (چاند کی روشنی کے گھٹ جانے کی  
الهاجۃ تابعۃ فی تزدیدها لتزدید وجہ سے) اخلاط کا ہیجان و جوش گھٹ جایا کرتا ہے۔ بلکہ  
النور فی جرم القمر وتزدید الدماغ یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ حجامت وسط ماہ میں کرائی جائے،  
فی الاقحاف والہیاہ فی الاقحاف جبکہ چاند کی روشنی (بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اور اس کی  
ذوات المدا والجنس روشنی) کی زیادتی کی وجہ سے بدنی اخلاط جوش و ہیجان  
میں ہوتے ہیں، (اسی روشنی کی زیادتی کی وجہ سے)  
کھوپڑیوں کے اندر بھیجے بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں،  
اور جن نروں اور ریاؤں میں مدوجز رآیا کرتے ہیں، انکا  
پانی بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے +

نور قمر اور رطوبات عالم گیلانی فرماتے ہیں: ”رطوبات عالم نور قمر کے ساتھ وابستہ ہیں: اسکی روشنی  
کی زیادتی کے ساتھ یہ بڑھتے ہیں، اور اس کے گھٹنے کے ساتھ یہ گھٹتے ہیں۔ اسکی علت و توجیہ کیا ہے، اور  
اسے کس طرح سمجھایا جاسکتا ہے؟ اس سوال کا بہترین جواب یہ ہے کہ یہ تجربہ و مشاہدہ سے ثابت ہے، اس سے  
زیادہ ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے بھانا چاہا ہے کہ نور قمر میں ایک لطیف حرارت ہوتی ہے  
جو رطوبات میں سیلان پیدا کرتی ہے۔“

”مدوجز، یا جوار بھاٹے، کے محاذ سے سمندر اور دریا مختلف الاحوال ہیں؛ یعنی بعض میں مدوجز  
خوب ہوا کرتا ہے، اور بعض میں کم، اور بعض میں قطعاً نمایاں نہیں ہوتا۔ اس بارہ میں حکما کے مقالات اور  
گفتگوئیں بہت مختلف ہیں۔“

اسکے بعد گیلانی فرماتے ہیں کہ ”چاند کی تاریخوں کا اگر قصد میں (جیسا کہ حجامت میں بتایا جاتا ہے)  
محاذ کیا جائے، تو بہتر ہی ہے۔ اور اس قسم کی باتوں سے انکار کرنا ہٹ دھرمی۔“

وان فصل اوقاتھا فی النہار ہلی ساعۃ [وقت] عمل حجامت کا بہترین وقت دن میں دوسرا اور تیسرا



الثانیۃ والثالثة

گھنٹہ ہے (دو تین بجے کا وقت ہے) +

و یجب ان یتوقی الحجامة بعد الحمام  
 الا یمن دمه غلیظ فیجب ان یستحم ہاں وہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں، جنکا خون غلیظ ہو، ایسے لوگوں  
 شمر یقعد ساعة ثم یحجم کے لئے مناسب یہ ہے کہ پہلے حمام کریں، اس کے بعد ایک گھنٹہ تک  
 آرام لیں، ازاں بعد سنگمیاں کچھوائیں +

حمام کے بعد حجامت کرانے میں ضعف کے علاوہ یہ بھی خطرہ ہے کہ بچپنوں کے زخم کے اندر جلد اور پانی وغیرہ  
 کی سمیں اور نتیجہ پیدا کرنے والے فاسد مواد داخل ہو جائیں +

شرائط دیگر گیلانی فرماتے ہیں: اختیار ہی حجامت (نہ ضروری اور اضطراری حجامت) کے لئے اطباء چند دوسرے  
 شرائط بھی بیان کرتے ہیں: (۱) حجامت کے لئے بہترین موسم گرما ہے۔ (۲) حجامت کے وقت معدہ بالکل خالی  
 نہ ہونا چاہیے۔ (۳) اُن لوگوں میں اس عمل سے پرہیز کرنا چاہئے، جنکے بدن میں خون غلیظ ہو، اور جنکے بدن کی  
 فرہی شمی ہو۔ (۴) حجامت کے بعد جمار سے، اور حجامت سے قبل و بعد انڈوں کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے  
 انڈوں کا استعمال تجربہ مضرت ثابت ہوا ہے؛ اس سے نقوہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے +

واکثر الناس یکرہون الحجامة فی مقدّم  
 البدن ویحذرون منها لضررہا لیس (اس عمل کو اس لئے ناپسند کرتے ہیں کہ اس سے حق رحت  
 والذہن مشترک) اور ذہن میں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے +

گیلانی کہتے ہیں: بعض اطباء ہندوستانی اور سینے پر بھی حجامت کیا کرتے ہیں +  
 یہ بھی واضح رہے کہ ان تمام بیانات میں "حجامت" سے مراد "حجامت بالشرط" ہے، جیسا کہ تمہید میں  
 ظاہر کر دیا گیا ہے +

والحجامة علی النقرة خلیفة الکحل  
 وتنفع من ثقل الحجابین وتخفف  
 الجفن وتنفع من جرب العین  
 والجحر فی الفم  
 گدھی (نقرہ خلعت العین) پر سنگمی لگانا بالجماظ فوائد کی  
 فصد اکحل کے قائم مقام ہے؛ نیز بھوؤں اور پوٹوں کی گردانی  
 میں مفید ہے۔ علی ہذا جرب العین اور گندہ دہنی کے لئے  
 نفع بخش ہے +

وعلی الکاھل خلیفة الباسلیق  
 وتنفع من وجع المنکب والحلق  
 اسی طرح دوڑوں مونڈھے کے درمیان (کاہل پر) سنگمی  
 لگانا قصد باسلیق کے قائم مقام ہے؛ نیز اس سے مونڈھے اور  
 حلق کے درد میں فائدہ پہنچتا ہے +

وعلیٰ احد الاخذ عین خلیفة  
القیفال وتنفع من ارتعاش  
الراس وتنفع الاغضاء التي  
فی الراس مثل الوجبة لسان ولفرس  
والاذین ولعینین والحلق والالف  
ناک وغیره +

آخذ عین : دو دریں ہیں، جو گردن کے دونوں پہلو پر ہوتی ہیں +  
ولکن الحجامۃ علی النقرة تورث النسیا  
حقا کما قال سیدنا و مولانا صاحب  
شریعتنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم فان مؤخر الدماغ موضع الحفظ  
وتضعف الحجامۃ  
بنادیتا ہے +

وعلیٰ الکاھل تضعف قمر المعدة  
والاخذ عینہا بما احدثت راعشة  
الراس فلتسفل النقرۃ قلیلا  
ولتصعد الکاھلیۃ قلیلا الا ان  
یتوخی بھامعالجۃ نذرت الدم  
والسعال فیجب ان تنزل ولا تصعد  
چونکہ دونوں مونڈے کے درمیان (کاہل پر) حجامت  
کرانے سے قمر معدہ کے ضعف کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے،  
اور گردن کے پہلو پر جسے پر حجامت کرانے سے بسا اوقات سر  
کارشہ پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے مناسب ہے کہ گدی والی  
حجامت ذرا نیچے کی طرف اتار دی جائے، اور مونڈہ جو کہ  
درمیان والی ذرا اوپر کی طرف چڑھا دی جائے۔ ہاں، اگر اس  
مؤخر الذکر حجامت (حجامت کا ہلیہ) سے نفث ادم اور کھانسی کا  
علاج کرنا مقصود ہو تو اسے ذرا نیچے ہی اتارنا چاہئے، اوپر  
چڑھانا نہ چاہئے +

وهذه الحجامۃ التي علی الکاھل و بین  
الکتفین نافعة من امراض الصد الذموی  
والربو الذموی لکنھا تضعف المعدة  
وتحدث الخفقان  
یہ حجامت جو کاہل پر، یعنی دونوں شانوں کے درمیان  
کرائی جاتی ہے، سینے کے ذموی امراض اور ربو ذموی میں  
مفید ہے؛ لیکن یہ معدہ کو ضعیف کرتی اور خفقان پیدا  
کر دیتی ہے +

والحجامۃ علی الساق تقارب لفصل  
بندلی کی حجامت قریب قریب نصف کے ہے، خون کا

وَتَقِي الدَّمَّ وَتَدْرِي الطَّمْثَ وَمَنْ كَانَتْ تَقِيَّةً كَرْتَىٰ أَوْ رَحِيضٍ كَيْهِ أَوْ رَارٍ مِثْلَ اِمْدَادِ كَرْتَىٰ هِيَ . جَنَابُهَا  
 مِنَ النِّسَاءِ بَيْضَاءٌ مَتَخَلِّجَةً رَقِيقَةَ الدَّمِّ عَوْرَتِوْنَ كِي رَنُكَتْ سَفِيدَ . بَدَنُ مَتَخَلِّجٌ . اَوْرُخُون رَقِيقٌ هُوَ . اَنَكْ  
 نَجْمَةُ السَّاقَيْنِ اَوْ فَوْقَ نَهَامِنْ فَصْلًا صَفَا لِيْ بِنْدَ لِيُوْنَ كِي حِجَامَتِ فَصْرًا فَنِّ سِيْ زِيَادَهٗ مَفِيدٌ هِيَ .  
 بِنْدَتِيْ كِي حِجَامَتِ سِيْ بَحْبَحِيْ زِيَادَهٗ گِرے لگائے جاتے ہيں . اَوْرُ تَقْرِيبًا تِسِّ بَارِ حِجَامَتِ سِيْ جُو سَا جَا آہِيْ . گِیَلَتِيْ  
 وَالحِجَامَةُ عَلَى التَّحْدِوَةِ وَعَلَى الْهَامَةِ قَمَحْدَلُوْا اَوْرِيَا فَوْخِ كِي حِجَامَتِ . بَعْضُ لُوْگُوْنَ  
 تَنْفَعُ فِيمَا ادْعَاةٌ بَعْضُهُمْ فِیْ اَخْتِلَاطِ كِي دَعْوِيْ كِي مَطَابِقِ . اَخْتِلَاطُ عَقْلٍ . دَرْدُوْر كِي لِيْ نَفْعُ بَحْشِ  
 الْعَقْلِ وَالِدَوَّاسِ وَتَبْطِیْ فِيمَا یَعَالِ هِيَ . اَوْرُ بَعْضُ لُوْگُوْنَ كِي قَوْلِ كِي مَطَابِقِ . اِسْ سِيْ بڑھا پادیر  
 بِالشَّيْبِ مِیْنِ آتَا ہِيْ +

وَفِيْهِ نَظَرًا نَهَا قَدْ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِیْ بَدَنِ دُونَ اِبْدَانِ وَفِي الْكَثَرِ اِبْدَانِ تَسْرِعُ لِيْکِنْ يٰ خِيَالِ قَابِلِ غَوْرٍ هِيَ . كِيُوْنَكِيْ اَشْرَ هُوَ سَكْتَا هِيَ  
 تَوْعَضُ بَعْضُ لُوْگُوْنَ مِیْنِ . سَبِّ مِیْنِ نِیْسِ . بَلْکَ اَكْثَرُ لُوْگُوْنَ مِیْنِ تُوْ اس سے بچائے تاخیر کے بڑھا پا بلدی ہيں اَخِرَ اَمَّا زِ ہُو جَا تَا ہِيْ +  
 وَتَنْفَعُ مِنْ اَمْرَاضِ الْعَيْنِ وَذَلِكَ اَكْثَرُ تَمَدُّدِ اَوْرِيَا فَوْخِ كِي حِجَامَتِ : اَمْرَاضُ خَشْمِ كِي لِيْ نَافِعُ حُوْ  
 مَنَفْعَتُهَا نَا نَهَا تَنْفَعُ مِنْ جَرَبِهَا وَثَوْرِهَا اَوْرِيَا اِسْ كَا بڑا نَفْعُ هِيَ . كِيُوْنَكِيْ جَرَبُ الْعَيْنِ . ثَوْرُ خَشْمِ . اَوْرُ  
 وَمِنْ الْمَوْرِ سِرْجٍ وَلَكِنَّهَا تَضُرُّ بِالْذِّهْنِ مَوْرُ سِرْجِ كِي لِيْ مَنِيْبِيْ . لِيْکِنْ ذِہْنِ كُوْ اس سے نَفْعَانِ پَنِيْ  
 وَتَوَسُّوْثُ بِلَهَا وَنَسِيَانًا وَرَدَاةً هِيَ . اَوْرُ حَاقَتِ . نَسِيَانِ . رَدَاةً تَفْکَرُ رَجْحُ بُوْجھِ كِي خَرَابِيْ  
 فَكُرُوا اَمْرًا مَزْمَنَةً وَتَضُرُّ بِاصْحَابِ اَوْرُ كِي اَمْرَاضُ مَزْمَنَةٌ پیدَا ہُو جَاتے ہيں . اَوْرُ اُنْ لُوْگُوْنَ كِي لُوْ  
 الْمَاءِ فِي الْعَيْنِ اَللَّهُمَّ اِنْ تَصَادَفَ بِيْ مَضْرُوبِ . جِنِّ كِي آنکھ مِیْنِ نَزْوَلِ الْمَاءِ رَدْمُوْتِيَا بِنْدِ كِي شَكَايَتِ  
 الْوَقْتُ وَالْحَالُ الَّذِيْ يَحْبِبُ فِيْهِ هُوَ . لِيْکِنْ اِگر حالات اَوْرُ وَقْتُ هِيَ كِي اِسْ قِسْمِ كِي مَسَاعِدِ لِحَاظِ  
 اسْتَعْمَالُهَا فَرِمَا لَمْ تَضُرَّ كہ اس کا اسْتِعْمَالِ ضروری اَوْرُ مَنَاسِبِ ہُو جَا ئے . تُو مَکْنِ ہِيْ  
 كِي يٰ نَفْعَانِ وَضُرَّتْ نَهْ پُوْجَا سَكے +

مَوْرُ سِرْجِ : آنکھ کا وہ مرض ہے . جس مِیْنِ لَبْدَةُ عَيْنِيْہِہ کا کچھ حصہ قرنیہ کے پھٹ جانے کی وجہ سے باہر نُوْدَا  
 ہُو جَا تَا ہِيْ +

وَالْحِجَامَةُ تَحْتَ الذِّقْنِ تَنْفَعُ الْاَسْنَانَ حِجَامَتِ تَحْتَ الذِّقْنِ (اُوْڈِیْ كِي نیچے كِي حِجَامَتِ)

لِہ حِجَامَتِ قَمْرَہٗ سُرْمَادِہ حِجَامَتِ ہِيْ . جُو گِرْدَنِ كِي گِڈِيْ سِيْ اُوْپَر . سِرْجِ كِي پچھلے بلند حصے پر كِي جَا ئے +  
 لِہ حِجَامَتِ يٰ فَوْخِ : جُو کھو پڑی كے دِسطِ مِیْنِ كَرَا ئِيْ جَا ئے +

والوجه والمحلوق وتنقى الرأس دانت، چہرہ، اور علقوم (خجرو) کے لئے مفید ہے، اور سر  
والفکین اور جبڑے کا تنقیہ کرتی ہے +

والحجامة على القطن نافعة من حجامت قطن (کر کی حجامت) ران کے دامیل،  
دمامیل الفخذ وجربہ وثبور ومن النقرس اور ران کے جربہ و بثور، نیز نقرس، بواسیر، دار الفیل، ریح  
والبواسیر وداء الفیل وریاح المثانة مثانة، ریح، رحم، اور غارش پشت کے لئے نافع ہے۔ جب یہ  
والرحم ومن حكة الظهر واذا كانت حجامت کر آگ کے ذریعہ کرائی جاتی ہے، خواہ اسکے ساتھ  
هذه الحجامة بالنار بشرط او بغير یچنے لگائے جائیں، یا نہیں، تو بھی یہ مذکورہ بالا حالات میں  
شرط نفعت من ذلك ايضا مفید ہے +

والتي بشرط اقوى في غير السليم والتي [استدرا] جو حجامت بچھنوں کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، وہ  
بغير شرط اقوى في تحليل الریح الباردة زیادہ موثر ان امراض و حالات میں ہوتی ہے، جنکو ریح سرد  
واستیصالها مہنا وفي كل موضع تعلق نہ ہو، اور جو حجامت بچھنوں کے بغیر استعمال کی جاتی ہے،  
وہ ریح بارد کے تحلیل و استیصال میں زیادہ کارگر ہوتی  
ہے۔ اس قانون کو اس مقام سے تخصیص نہیں ہے، بلکہ ہر جگہ  
یہی قانون ملے گا +

والحجامة على الفخذين من قدام حجامت فخذین (رانوں کی حجامت): ران  
تنفع من ورام الخصيتين وخراجان پر سامنے کی طرف حجامت کرنا ورم خصیہ کو دفع کرتا، اور ران  
الفخذین والساقین والتي على الفخذین اور پنڈلی کے پھوڑوں کو فائدہ بخشتا ہے۔ اور ران پر پیچھے  
من خلف تنفع من الاورام والخراجات کی طرف حجامت کرنا سترین کے اور ام و خراجات (اور بواسیر  
الحادثة في الاليتين وشقاق مقعد) کو منفعیت پہنچاتا ہے +

وعلى اسفل الركبة تنفع من ضربان الركبة حجامت تحت الركبة (گھٹنے کے نیچے کی حجامت)  
الکائن من اخلاط حادة ومن الخراجات گھٹنے کی ٹیس کے لئے نافع ہے، جو اخلاط حارہ سے لاحق ہوئی ہو  
الرومية والقروح العتيقة في الساق نیز پنڈلی اور ٹانگ کے بُرے قسم کے پھوڑوں اور پُرانے  
والرجل زخموں میں مفید ہے +

اس حجامت کا طریقہ گیلانی نے اس طرح بتایا ہے: ”مریض اپنی ٹانگ کو زمین پر رکھ کر اور سیدھا تاکر  
کھڑا ہو جائے، اور حجام ران کی ہڈی کے سرے پر جوڑ کے قریب لگائے جائیں۔ چونکہ ران کی ہڈی کا سر مفصل

کے اوپر واقع ہے، اس لئے گیلانی کی تقریر قابل غور ہے +  
واللّٰہی علی الکعبین تنفع من احتباس حجامت کعبین (ٹخنوں کی حجامت) احتباس حین الطمث ومن عرق النساء والنقرس عرق النساء، اور نقرس کے لئے مفید ہے +  
یہ سارے بیانات اور احکام حجامت بالشرط کے تھے، جس میں بچنے لگا کر حجامت دیکھیں۔  
(پایہوں) کے ذریعہ خون چوسا جاتا ہے۔ آملی +

گیلانی فرماتے ہیں کہ یہ وہ مشہور اعضا تھے، جن میں حجامت بالشرط کی جاتی ہے +  
اسکے بعد گیلانی کہتے ہیں: گا ہے ان اعضاء کے علاوہ دوسرے اعضاء میں بھی حجامت کرائی جاتی ہے:  
مثلاً (۱) دائیں سونڈھے پر امراض جگر کے لئے، اور بائیں سونڈھے پر امراض طحال اور معائے ریح کیلئے +  
(۲) دائیں ناغض پر امراض طحال کے لئے، اور بائیں ناغض پر امراض جگر کے لئے +  
**ناغض** عظم کتف کے غضروف کو، یا غضروفی کنارہ کو کہتے ہیں، جبکہ شانہ کی ہڈی تک بغل کی طرف سے ہاتھ پہنچایا جاتا ہے +

(۳) ہاتھ کے رینگ پر ہاتھوں کے جرب، حکہ، اور شقاق کے لئے +  
(۴) وریکین (سریخوں) پر بواسیر، رمی سیلان خون، ورم مقعد، ضربان مقعد، بول الدم، نزف الدم حرارت گردہ، حرقت بول، ورم آنتین، بدبو سے دم، حکہ رحم، اور دامیل فخذین کے لئے +  
(۵) مقعد پر ادوجار وادرام مقعد، سوزش مقعد، بواسیر، ادوجار امعاء، اور احتباس حیض کیلئے +  
(۶) پستانوں پر نزف دم حیض کے لئے، مگر چھاتیوں پر بچنے نہیں لگائے جاتے +  
(۷) کانوں پر، ایک خاص ترکیب سے بچنے لگاتے جاتے ہیں، جسکو اصطلاحاً حجامت نہیں کہا جاسکتا: یعنی کان کی نو کوغب ملکر لال کر لیتے ہیں، پھر اس پر بچنے لگا کر خون کے چند قطرے گرا دیتے ہیں +  
درہ اور نقل اجفان کے لئے مفید ہے +

واما الحجامۃ بلا شرط فقد تستعمل حجامت بلا شرط بچنے کے بغیر سنگھیاں چند  
لجذب المادۃ عن جہۃ حرکتھا صورتوں میں لگائی جاتی ہیں: (۱) گا ہے مادہ کو اسکی حرکت  
مثل وضعھا علی اللدھی لتحبس کے رخ کے خلاف جذب کرنا مقصود ہو، مثلاً چھاتیوں پر سنگھیاں  
نزف دم الحیض اسلئے لگائی جاتی ہیں، تاکہ خون حیض کا سیلان بند ہو جائے +

لہ جگر دائیں طرف واقع ہے اور طحال بائیں طرف اسلئے دایر بائیں ناغضوں کی شفقت میں کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے +  
واللہ اعلم

|                                                                                                                                              |                                                                                                                                                                                                           |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| وقد يرا د بها ابراز الورم الغائر<br>ليصل اليها العلاج                                                                                        | (۳) گاہے کسی اندرونی ورم کو ابھارنا اور باہر لانا مقصود ہوتا ہے؛ تاکہ علاج کی رسائی وہاں تک ہو سکے (اور مثلاً اس میں شگاف دیا جاسکے)۔                                                                     |
| وقد يرا د بها نقل الورم الى<br>عضواً خيراً في الجوار                                                                                         | (۴) گاہے کسی عضو شریف سے دوسرے خیر سے اور مجاور عضو کی طرف ورم کا مادہ ورم کا منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے۔                                                                                                   |
| وقد يرا د بها تسخين العضو وجذب<br>الدم اليه وتحليل رايحه                                                                                     | (۵) گاہے کسی عضو کو گرم کرنا، اسکی طرف خون جذب کرنا، اور اس سے ریا ح کو تحلیل کرنا مقصود ہوتا ہے۔                                                                                                         |
| وقد يرا د بها رده الى موضعه الطبيعى<br>المزول عنه كما في القيلة                                                                              | (۶) گاہے یہ مقصود ہوتا ہے کہ اس عضو کو اپنی جگہ پر واپس لایا جائے، جو اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے، جیسا کہ قیلہ (فتق خصبہ) میں کیا جاتا ہے۔                                                                     |
| وقد يستعمل لتسكين الوجع كما<br>توضع على السرة بسبب القولنج                                                                                   | (۷) گاہے درد کو تسکین دینے کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے؛ جیسا کہ قولنج کی شدت میں، اور شکم کے ریا ح و درد میں، ناف پر مجامع لگائے جاتے ہیں؛ اسی طرح رحم کے آن المرحم التي تعرض عند حركة الحيض خصوصاً للفتيات |
| وعلى الورك لعرق النساء وخوف<br>الخلع                                                                                                         | (۸) ورم پر (سرن، یا، کولم، بر) سنگیاں لگانا درد عرق النساء کیلئے اور اس حالت کیلئے مفید ہے؛ جبکہ کولم کے اوپر لگانے کا اندیشہ ہو۔                                                                         |
| وما بين الورك نافعة للوركين والفخذين<br>والبؤسیر وصاحب القيلة والمتقرسين                                                                     | (۹) دونوں سرن کے درمیان سنگیاں لگانا، کولموں، رانوں، اوپر بؤسیر کے لئے نیز مرصان قیلہ (قیلہ ریحیہ) اور تقرس کے لئے مفید ہے۔                                                                               |
| گاہے سنگیوں سے قرد کی پیپا کو بھی جڑا جاتا ہے، اور گاہے کسی عضو کے حجم کو بڑھانے کے لئے بھی سادہ سنگی (بغیر پیچھے کی) لگائی جاتی ہے۔ گیلانی۔ |                                                                                                                                                                                                           |

وضع المحاجم علی المقعد لا یجذب (۹) متعديہ سنگمیاں لگانا (خواہ پچھنے کے ساتھ ہو،  
من جمیع البدن ومن السراة من بغیر پچھنے کے، اور خواہ آگ سے لگائی جائیں، یا سادہ طور پر  
وینفع الامعاء ویشتفی من فساد المحیض گیلانی) تمام بدن کے مادہ کو، علی الخصوص سر کے مادہ کو، اپنی  
والبواسیر ویخف معها البدن طرف جذب کرتا ہے، آنتوں کے لئے مفید ہے، فساد حیض  
کو دور کرتا، بواسیر کو فائدہ پہنچاتا، اور بدن کو ہلکا بنا دیتا ہے\*  
ونقول ان الحجامة بالشروط فوائداً **حجامت بالشرط کی فضیلت** حجامت بالشرط کے تین  
نوائذ ہیں (انہی نوائذ کی وجہ سے اسکو دوسرے استفرغات پر  
خصوصی فضیلت ہے):

اولھا الاستفراغ من نفس العضو (۱) اس قسم کی حجامت اس خاص عضو سے مادہ کا  
استفراغ کرتی ہے (اور وہیں سے خارج کر دیتی ہے، دوسرے  
اعضاء پر یہ مواد گزرنے نہیں پاتے) +

والثانیۃ استبقاء جوہر الروح من غیر استفراغ لہ تابع الاستفراغ (۲) جس طرح دوسرے استفرغات میں جوہر روح  
اغلاط کے ساتھ ساتھ (سارے بدن سے) خارج ہو جاتا  
ما استفراغ من الخلط کرتا ہے، یہ بات اس میں نہیں ہوتی، یعنی جوہر روح (اس میں)  
اتما ضائع نہیں ہونے پاتا +

والثالثۃ ترکھا التعرض للاستفراغ من الاعضاء الرئیسیۃ (۳) یہ اعضائے رئیسہ کو نہیں چھڑتا، اور ان کے  
استفراغ سے کوئی تعرض نہیں کرتا جس سے ان میں ضعف پڑے\*  
دونوں آخری نوائذ کی روح بقول گیلانی یہ ہے کہ بمقابلہ فصد کے حجامت کم مضوع ہے، اور اعضا  
رئیسہ تک اس کا ضعف نہیں پہنچتا +

ویجب ان یعمق الشرط لیجذب **شذرہ** (یہ ضروری ہے کہ پچھنے گہرے لگائے جائیں) جو جلد  
من الغور کی حد سے نیچے اتر جائیں، بالکل سطحی نہ ہوں) تاکہ گہرائی سے  
خون خارج ہو سکے +

لیکن حسب اختلاف احوال، حسب اختلاف ضرورت، اور حسب اختلاف موقعہ،  
پچھنوں کی گہرائی کم و بیش ہوگی، ہر جگہ ایک مقدار قائم نہیں ہو سکتی +  
وربما ورام موضع التصاق المحجمة **شذرہ** حجرہ یا سنگمی جہاں چپاں کی جاتی ہے، بعض اوقات

لہ بقول بعض: یہ بیان حجامت بالشرط کے ابتدائی بیان سے ملا ہوا ہونا چاہئے +

فیعرس نزعها فلیوخذ بخرق او یہ جگہ سوچ جاتی ہے، جس سے سنگھی کا ٹھٹھڑانا دشوار ہو جاتا  
اسفنجیہ مبلولة بماء فاندالی الحارۃ ہے۔ ایسی صورت اگر واقع ہو تو قرۃ رکپڑا، دھجی) یا اسفنج کا ایک  
ٹکڑا لیکر نیگرم پانی میں تر کر کے اس مقام کے ارد گرد اس سے  
ٹکڑے کر کے (تاکہ درم کم ہو جائے، اور مجھ آسانی کے ساتھ چھوٹ  
جائے) +

وهذا العرض كثيرا اذا استعمالنا الحما علی نواحی الثدي لیمنع نزول الحیض  
حیض یا نکسیر کے خون کو بند کرنے کے لئے چھاتیوں پر سنگھیاں  
او الرعاف فلذلك لا یجب ان یضعها لگائی جاتی ہیں (کیونکہ چھاتیوں میں اس بات کی استعداد بہت  
علی الثدي نفسہ زیادہ پائی جاتی ہے)۔ اسی وجہ سے نفس پستان پر حجام لگانا  
جائز نہیں ہے +

گیلائی کہتے ہیں: اس قسم کے نرم اور لائتم اعضا میں قرۃ نہ (سنگھ) استعمال کیا جائے، قرۃ غلہ  
(ٹکھیا) استعمال نہ کیا جائے؛ کیونکہ قرۃ کا ٹھٹھڑانا اسل ہے، اور قرۃ کا دشوار +

واذا دهن موضع الحجامۃ فلیبأدرا [شذرہ] مقام حجامت پر جب تیل مل لیا جائے، تو اب دیر  
الی اعلا قها ولا یدفع بل یستعمل نہ کی جائے، بلکہ حجام ٹکانے میں جلدی کی جائے (تاکہ تاخیر  
فی الشرط کے باعث روغن کی وجہ سے مسامات زیادہ بند نہ ہوں پائیں) +

وتكون الوضعة الاولى خفیفة سریعۃ لقطع [شذرہ] پہلی بار جو مجھ ٹکا یا جائے، وہ خفیف ہو؛ جلد ہی اسے  
ثم یتدبرج الی ابطاء القلع والامهال ہٹا لیا جائے؛ پھر رفتہ رفتہ تاخیر کی مدت بڑھائی جائے +

وغذاء المحتجم یجب ان یكون بعد ساعة [شذرہ] غذا یا شخص محتجم کو غذا ایک گھنٹہ کے بعد کھلانی چاہئے +  
والصبی یحتجم فی السنة الثانية وبعد ستین [شذرہ] بچہ کو دوسرے سال میں حجامت (مع الشرط) کر سکتے  
سنة لا یحتجم البتہ ہیں، اور چھ سال کے بعد یہ عمل ہرگز نہ کیا جائے +

وفی الحجامۃ علی الاعلی امن من [شذرہ] بالائی اعضا کی حجامت سے زیرین اعضا میں  
انصباب المودا الی اسفل ہو جاتے ہیں، ان پر مواد کا انصباب نہیں ہونے پاتا +

والمحتجم الصفر اوی یتناول بعد الحما [شذرہ] صغرا وی لوگوں کو حجامت کے بعد انار دانہ، آب انار  
حب الرمان وماء السمان آب کاسنی ہمراہ شکر، اور کاہو ہمراہ سرکہ استعمال کرانا

لد محتجم: وہ شخص جس نے حجامت کرائی ہے +



وماء الهند باء بالسکر المحس بالحل چاہئے +

## الفصل الثانی والعشرون فی العلق فصل (۲۲) علق (جونکیں)

علق :- علقہ کی جمع ہے، جسکے معنی ”جو تک“ کے ہیں۔ یہ پانی کا مشہور کیرا ہے، جو خون چوسا کرتا ہے۔ جو تک لگانا اعلیٰ انخصوص اُن مقامات میں بڑی اہمیت رکھتا ہے، جہاں نصد اور مجامعت کے ذریعہ تفتیش کرنا ناممکن ہوتا ہے +

قالت الهند ان من العلق ما فی طباعہ سمیۃ ہوتی ہیں +

گیلائی کہتے ہیں: طب ہندی، یعنی ویدک، کا ادارہ دار ”تجارب“ ہے، اور جو تکوں کا رواج ہے۔ ہند میں بکثرت ہے، اس سے یہ بہت منافع حاصل کرتے ہیں، جو تکوں کے احکام و مسائل کو، لائل سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ ان امور میں تجربہ کو مدار کار اور بنیاد قرار دیا جائے +

فلینجتنب منها جمیع ما کان عظیم المرأۃ چنانچہ ایسی جونکیں لگانے سے گریز کرنا چاہئے۔  
لونہ کحلی اسود اولونہ اخضر و جسکے سر بڑے ہوں اور ان کا رنگ سُرخ سیاہ یا جنم رنگ  
ذوات الزغب والشبیہۃ بمکامہیز سبز ہو جسکے جسم پر رنگتے ہوں — جو مارا ہی  
والتی علیہا خطوط لازوردیۃ (بام بھلی) کے مشابہ ہوں — جسکے جسم پر لاجوردی رنگ  
والشبیہۃ لالوان بابی قلمون فان کی دھاریاں ہوں — جنکا رنگ یونٹوں سے مشابہ ہو —  
جمیع ہذا سمیۃ تورث اور ماوغشیا کیونکہ ان سارے اقسام میں سمیت ہوتی ہے۔ جو دم غشی  
ونف دہم وحی واسترخاء وقرحاً رثیۃ نرنب دم، خنثی، استرخاء، اور مجربے قروح پیدا کر دیتی ہیں +  
مار ماہیج (مارا ہی، بام بھلی) یہ فارسی لفظ ”مارا ہی“ کی تہریب ہے۔ جو سانپ جیسی لمبی پھل  
ہوتی ہے۔ گیلائی +

بو قلمون (الوقلمون، منقلبون) ایک مشہور پرندہ ہے۔ جسکے پردوں میں اختلاف منظر اور اختلاف  
جہات شعاع سے مختلف چمکیلے رنگ نظر آتے ہیں +

ولینجتنب لمصیۃ من المیاہ الحماۃ اسی طرح ایسی جونکوں سے بھی اجتناب رکھنا چاہئے۔  
الردیۃ بل یتخار ما یصاد فی المیاہ جو بُری قسم کی کچھڑ کے پانی (سیاہ مائید) سے کچھڑی لگی ہوں +  
الطلیۃ وعاوی الضفادع ولا بلکہ ایسی جونکیں جنہاں کی جاتی میں جو لال، کالی، واسے

يلتفت الى ما يقال ان الكائنة  
في مياه مضاف عترة ردية

پانی (میاہ طحلبیہ) سے شکار کی گئی ہوں، اور (۲) جن میں  
مینڈک رہتے ہوں؛ اور اس بات کی طرف توجہ نہ کی جائے  
کہ مینڈک والے پانی کی چونکیں بڑی ہوتی ہیں۔

ولكن ما شية الا لوان تعلوها  
خضرة ويمتد عليها خطان  
زديغيان  
والشقر المستديرة الجنوب

(۳) نیز وہ چونکیں مونگیا رنگ کی ہوں (رامشی اللون)  
جس پر سبزی غالب ہو۔ اور ان کے جسم پر بڑا تال (بڑا تال زرد)  
کے رنگ کی دو دھاریاں ہوں۔

(۴) نیز وہ چونکیں بھی اختیار کی جاسکتی ہیں، جن کا  
رنگ اشقر (سرخ زردی مائل، یا، بھورا) ہو، اور ان کے  
پہلو گول ہوں (ان کے پہلو پیچھے، باریک، اور زاویہ دار  
نہ ہوں)۔

والكبديّة الا لوان

(۵) وہ بھی اختیار کی جاسکتی ہیں، جن کا رنگ کیلیجی کا  
سا ہو۔

والتي تشبه بالحرد الصغير

(۶) جو (ٹٹنے کی حالت میں) جھوٹی ٹڈی کے مشابہ ہوں

والتي تشبه ذنب الفارس

(۷) جو چوچہ کی دم کی طرح باریک اور گول ہوں۔

والدقاق الصغار الرؤس

(۸) جو باریک باریک اور جھوٹے سر والی ہو۔

ولا يختار على حصر البطون خضر

لیکن وہ چونکیں اختیار کی جائیں، جن کے شکم سرخ، اور

ولا سيما ان كانت في المياه المجارية

پشت سبز ہو؛ علی الخصوص جبکہ یہ بہتے ہوئے پانی میں ہوں۔

وجذب العلق الدم غور من

چونکیں بمقابلہ حجامت (پچھنے سنگھی) کے زیادہ گہرائی

جذب الحجامه

سے خون جذب کرتی ہیں۔

ويجب ان يصاد قبل الاستعمال

مناسب یہ ہے کہ چونکیں استعمال سے ایک روز پہلے

بيوم وليقئ بالاكباب حتى يخرج

پکڑی جائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو ان کو اندھا لٹکا کر قے کرنے

ما في بطونها ان امكن ذلك ثم

کی کوشش کی جائے، تاکہ ان کے شکم میں جو کچھ موجود ہو، وہ

يصب لها شيء يسير من الدم

نکل جائے (ان کی بھوک بڑھ جائے، اور لگانے کے وقت آسانی

من حل او غيره تتعدى به

کے ساتھ جلد کے ساتھ چٹ جائیں)۔ اس کے بعد ان کے تغذیہ کیلئے

قبل الا ارسال ثم يوذون وينظف

انکے لگانے سے پہلے بکری وغیرہ کا قصور سا خون ڈال دیا جائے

لزوجتها وقد ارتها بمثل اسفنجہ (تاکہ ان کی بھوک بہت زیادہ نہ بڑھ جائے)۔ پھر ان کو بکڑ کر اسفنج جیسی کسی چیز سے ان کے جسم کی لذتوں اور گندگیوں کو صاف کر لیا جائے +

و یغسل موضع ادسا لها ببورق و یحمر بالداک ثم یرسل العلق عند اسراده استعمالها فی ماء عذب فینظف ثم یرسل و مما ینشطها للعلق مسح الموضع بطین الراس او بدم فاذا امتلأت و اسرید اسقاطها ذر علیہا شیئ من ملح او رماد او بورق کا ارادہ ہو، تو اس قدر سے نمک، راکھ، بورہ، پارچہ کتان او حرارۃ خرقة کتان او اسفنجہ محرقہ سوختہ، اسفنج سوختہ، یا اُون سوختہ چھڑک دینا چاہیے، جس سے او صوفۃ محترقة فتسقط یہ گر جاتی ہیں +

جس مقام پر جونک لگانا ہے، اسے بورق (بورق ارمنی) سے دھویا جائے، اور ملکر اس مقام کو سرخ کر لیا جائے + پھر جس وقت جونک لگانے کا ارادہ ہو، اُس وقت ان کو شیریں پانی میں ڈال دیا جائے، تاکہ یہ دھل کر پاک مٹا ہو جائیں، اس کے بعد انہیں لگایا جائے +

جس مقام پر جونک لگانے کا ارادہ ہو، اُس مقام پر اگر سرد دھونے کی مٹی (چکنی مٹی) یا خون لگا دیا جائے، تو جونکیں خوشی سے جلد چمٹ جاتی ہیں + جب جونکیں شکم سے ہو کر پھول جائیں، اور انکو چھڑانے کا ارادہ ہو، تو اس قدر سے نمک، راکھ، بورہ، پارچہ کتان او حرارۃ خرقة کتان او اسفنجہ محرقہ سوختہ، اسفنج سوختہ، یا اُون سوختہ چھڑک دینا چاہیے، جس سے او صوفۃ محترقة فتسقط یہ گر جاتی ہیں +

بقول گیلانی: اجوائن مسفوف اگر ان کے سر پہ ڈال دی جائے، تو یہ فوراً چھوٹ کر گر جاتی ہیں + و الصواب بعد سقوطها ان یمتص بالحمۃ فتأخذ من دم الموضع شیئاً یفارق معه اثر ضرر السعہا جونک کے گر جانے کے بعد بہتر یہ ہے کہ اس مقام کو سنگھ سے چوسا جائے۔ تاکہ اُس مقام سے تھوڑا سا خون نکل جائے، اور اس خون کے ساتھ جونک کے کاٹنے کا سزاور اثر بھی دور ہو جائے +

فان لم یحبس اللہم ذر علیہ عقص محرق او نورۃ او رماد او خرف انما یجوز، یا راکھ، یا باریک، یا سیاہوا ٹھیکہ (دراہٹ)، یا مابسات خون میں سے کوئی اور دوا، اس پر چھڑک دیا جائے، اور اس قسم کی چیزیں جونک لگانے کے وقت مہیا اور تیار ہیں (تاکہ ضرورت کے وقت انکے بنانے میں دیر نہ لگ جائے) +

عند تعلق العلق

گیلائی فرماتے ہیں: چونک کے چھڑانے کے بعد مقام زخم پر گاسہ ہلدی، منہدی یا فلفل کے ساتھ پیکر چھڑک دی جاتی ہے، گاسہ ہواؤہ چوب آبنوس یا ریک سفوف کی شکل میں، اور گاسہ قشا۔ کندر کڑی کے جال کے ساتھ +

و استعمال لعلق جید فی الامراض الجذبة [فائدہ] چونک کا استعمال جلدی امراض، مثلاً سعفة (کنج سر) مثل السعفة والقوباء والکلف المتشنحوۃ (توبا داد)، کلف، نش، وغیرہ میں بہتر ہے +

اسکے بعد گیلائی نے مزید افادات قلمبند کئے ہیں، جن میں سے کچھ باتیں ہم بھی نقل کرتے ہیں:

(۱) نقیہ اور ناتوان مرلیضوں، بچوں، اور کمزور بڑھوں میں قصد و حجامت کی اجازت نہیں دیجا سکتی ہے، لیکن ان میں چونکیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح اکثر اوقات عورتیں قصد سے ڈرتی ہیں، اور چونکوں سے اس قدر نہیں گھبراتیں +

(۲) بقول اطباء ہند و تونس، چونکیں گاسہ دیدہ نہ متعفن زخون کے گرد لگائی جاتی ہیں؛ اسی طرح دار الفیل، جراحات اکالہ وغیرہ اکالہ، بغل، کنج ران، اور پس گوش کے خراجات، ناک اور پستان کے بیشتر امراض ہلی انخصوص ان کے اورام و خراجات، امراض حلق، اورام چشم، مثلاً سلاق، اور ورم اجفان وغیرہ نیز سموم اور زہریلے جانوروں کے ٹوسے ہوئے مقامات میں استعمال کیجاتی ہیں +

(۳) ناحیہ شکم، ناحیہ معدہ، ناحیہ جگر و طحال و حالبین پر چونکیں نہیں لگاتے +

(۴) ایسی جگہ، جہاں نہایت سرد ہوا رچل رہی ہو۔ چونکیں لگانا پسند نہیں کرتے +

(۵) چونک کے چھوٹنے کے بعد کچھ دیر تک اس زخمی مقام سے خون کو بنے دینا چاہئے۔ تجربہ سے

یہ بات مفید ثابت ہوئی ہے +

## الفصل الثانی عشر فی حبس الاستفراغات فصل (۲۳) استفراغات کے روکنے کے ذرائع

استفراغات، مثلاً اسہال، تے، نزف، تفرق، اور اربول، استحضہ، وغیرہ خواہ طبیعت کے غلغلو بخود جاری ہوئے ہوں، یا معالج نے جاری کئے ہوں، یا کسی غلطی سے جاری ہو گئے ہوں، بسا اوقات ان کے روکنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کے ذرائع اب بیان کئے جاتے ہیں:

الاستفراغات تحتبس استفراغ کے روکنے کے متعدد ذرائع ہیں:

اما بامالۃ المادۃ من غیر استفراغ (۱) گاسہ استفراغ اس طرح روکا جاتا ہے کہ مادہ کو دوسرے طور پر خارج کئے بغیر دوسری طرف پھیر دیا جاتا ہے (امالہ آخر

بلا استفراغ)۔

واما باستفراغ مع الامالة

(۲) گاہے امالہ کے ساتھ استفراغ بھی کیا جاتا ہے (امالہ

مع استفراغ)۔

واما باعانة الاستفراغ نفسه

(۳) گاہے خود اسی استفراغ کی مزید اعانت کی جاتی ہے

واما بادوية مبردة او قابضة

(۴) گاہے ادویہ مبردہ، یا قابضہ، یا مغریہ، یا کاویہ

او مغریہ او کاویہ

کے ذریعہ +

واما بالشد

(۵) گاہے بندش لگا کر +

اما حبس الاستفراغ بالمجذب من (۱) امالہ بلا استفراغ چنانچہ استفراغ کو روکنے کی پہلی صورت،

غیر استفراغ فمئل وضع المحاجم جس میں استفراغ کے بغیر مادہ کو کسی دوسری جانب (پیمہ، یا

على الثدي ليمنع نزول الدم من الرحم جاتا ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ رحم کے جریان خون کو روکنے کے

واجود المجذب ما كان مع تسكين لئے مثلاً چھاتیوں پر محاجم لگائے جائیں (بغیر پچھنے کے سنگیاں

وجع المجذب وب عنه لگائی جائیں)۔ لیکن جذبہ امالہ مواد کی بہترین صورت یہ ہے

کہ پہلے عضو مجذب وب عنه کے درد کو ساکن کر لیا جائے +

واما الذي يكون مجذب مع استفراغ (۲) امالہ مع استفراغ استفراغ کو روکنے کی دوسری صورت

فمئل فصد الباسليق للذائع ومثل جس میں استفراغ کے ساتھ جذبہ امالہ کیا جاتا ہے، اس کی

حبس النقي بالاسهال والاسهال مثال یہ ہے کہ اسی مقصد کے لئے رحم کے جریان خون کو بند کرنے

بالنقي وحبس كليهما بالتعريق کے لئے) باسليق کی فصد کھولی جائے، اور مثلاً قے کو دستوں کے

ذریعہ روکا جائے، یا دستوں کو قے کے ذریعہ، یا فے اور دستوں

کو پسینہ کے ذریعہ +

واما بمعاونة الاستفراغ فمئل (۳) استفراغ کی مزید اعانت استفراغ کو روکنے کی تیسری صورت

تنقية المعدة والمعاء عن الاخلاط جس میں خود اسی استفراغ (استفراغ جاری، جسے بند کرنا مقصود

اللزجة الهل سربة المزلفة بالايارج ہے) کی مزید اعانت کی جاتی ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ ایارج

کے ذریعہ معدہ اور آنتوں کا تنقیہ ان لزج اخلاط سے کیا جائے،

جو پھسلا کر ذرب واسهال کے باعث ہوتے ہیں +

ذریعہ: اسہال معدی کا نام ہے، جو گاہے اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ معدہ میں رطوبت لزج جمع ہو کر

اس قسم کا اسہال پیدا کر دیتی ہیں۔ انہی رطوبات کے تنقیہ و اخراج کے لئے ایارجات استعمال کئے جاتے ہیں، جو خود اگرچہ سہل ہیں، مگر ان رطوبات کا تنقیہ کر کے اور سبب کو نازل کر کے مرض ذہب کو روک دیتے ہیں +

والاجتہاد فی تنقیۃ فم المعدۃ بالقی + اور دوسری مثال یہ ہے کہ تھے کے ذریعہ معدہ کا رہ نہخ  
لیقطع مادۃ القی الثابت دیگر: فم معدہ کا) تنقیہ کرنے کی کوشش کی جائے، تاکہ وہ مادہ

خارج ہو جائے، جو تھے کے دوام و قیام کا ذریعہ بنا ہوا ہے +

واما بالادویۃ المبردۃ فلتجمل اسائل (۴) ادویہ سے قوی مبرد دواؤں کے استعمال سے استفراغ  
وتاخذ لفوہات وتضیقها استفراغ کو روکنا کو بند کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایسی

دواؤں سے وہ سیال مادہ غلیظ و منجمد ہو جاتا ہے، اور ان

فوهات مجاری (اور مجاری) تنگ ہو جاتے ہیں +

مثلاً نکسیر اور جریان خون کو بند کرنے کی غرض سے کافور و مندل کا استعمال +

علی ہذا ٹھنڈا پانی اور ہرٹ کا استعمال بھی جریان خون روکنے کے لئے، اسی عنوان کے تحت میں داخل ہوں +

واما بالادویۃ القابضۃ فلتقبض + ادویہ قابضہ سے استفراغ کو بند کرنے کی صورت یہ ہے  
المادۃ وتنضم المجاری کہ قابض دوائیں مادہ میں قبض اور سمیٹ پیدا کر دیتی ہیں +

اور مجاری کو اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے سیکڑ کر بند کر دیتی ہیں +

واما بالادویۃ المغریۃ فلتحدث + ادویہ مفریۃ سے استفراغ کو بند کرنے کی صورت یہ ہے  
السد فی فوہات المجاری وان کہ ایسی لیسار دوائیں فوهات مجاری (نالی کے دہانوں) میں

کانت حارۃ محفۃ فہوا بلغ سستے پیدا کر دیتی ہیں (یا: ان فوهات مجاری کو بند کر دیتی ہیں)

اس قسم کی لیسار دوائیں اگر گرم اور محفہ بھی ہوں، تو زیادہ

بہتر ہے +

واما بالکاوۃ فلتحدث خشکریۃ + ادویہ کاویۃ سے (اور غل کے سے) استفراغ کو بند کر دیتی  
تقوم علی وجہ المجری ففسد وترقی صورت یہ ہے کہ ان سے مجاری کے منہ پر جہاں سے کوئی

ولہا ضرر متوقع وذلك ان الخشکریۃ مادہ استفراغ پارہا ہے، مثلاً جریان سے خون بہ رہا ہے) خشک کر  
ربما انقلعت فزاد المجری اتساعاً پیدا ہو جاتا ہے، جس سے راستہ بند اور مسدود ہو جاتا ہے +

لیکن اس میں ایک خطرہ کا اندیشہ بھی رہتا ہے، یعنی بعض اوقات

یہ کھڑنڈا دکھڑ بھی جاتا ہے، جس سے اس کھلی ہوئی نالی کا منہ

اور بھی زیادہ وسیع اور کشادہ ہو جاتا ہے +

ومن الكاویة لها قبض كالنراج و  
منه ما ليس لها قبض كالنورة الغير  
المطفاة ويزاد الكاویة القابضة  
حيث يراد خشك يشته ثابتة ويزاد الاخرى  
حيث يراد ان تسقط الخشك يشته  
سريعاً

بعض کا وہی دواؤں میں قوت قابضہ بھی ہوتی ہے مثلاً  
نراج (رکس)، اور بعض میں قوت قابضہ نہیں ہوتی ہے، مثلاً  
آن بجھا چونہ۔ چنانچہ جب یہ مقصود ہوتا ہے کہ کھرنڈ دیر تک  
قائم رہے، تو ایسی کا وہی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں، جو قابض  
بھی ہوتی ہیں؛ اور جب یہ مطلوب ہوتا ہے کہ کھرنڈ جلد گرجائے  
تو کا وہی غیر قابض استعمال کی جاتی ہیں +

واما الذی بالشد فبعضه باطباق  
المجرى وقسره على الانضمام كشد  
ما فوق المرفق عند خطأ الفصا  
فی الباسلیق اذا اصاب الشریان

(۵) بندش لگا کر  
استفراغ کو روکنا

بندش لگا کر استفراغ روکنے کی دو صورتیں  
ہیں: ایک صورت تو یہ ہے کہ اس نالی کو  
باندھ کر مسدود کر دیا جائے، جس سے کوئی چیز استفراغ پا رہی  
ہے؛ چنانچہ جب فصا کی غلطی سے باسلیق کی فصد کھولتے  
ہوئے شریان کٹ جاتی ہے، تو کہنی کے اوپر (بازو میں) بند لگایا  
جاتا ہے (تاکہ شریان بند کے دباؤ سے دیکر مسدود ہو جائے) +  
اور جیسا کہ عام جرائمات، اتفاقی حادثات، عملیات جراحیہ، اور عمل بتر وغیرہ کے وقت عروق دمو یہ کو  
ریشم کے ڈوروں وغیرہ سے باندھ کر نرف دموئی کو روک دیا جاتا ہے +

وبعضه مجتوفم الجراحة بما یسد  
طریق المستفرغ مثل القام الجراحة  
وبالاسراب

دوسری صورت یہ ہے کہ جراحت کے منہ میں کوئی چیز  
ٹھونس کر بھر دی جاتی ہے، تاکہ مکھننے والی چیز کے مکھننے کا راستہ  
ہی مسدود ہو جائے (اس عمل جراحتی کو القام؛ "ٹھونسن" کہا  
جاتا ہے)، جیسا کہ جراحاتوں میں (غیر معمولی جریان خون کے وقت)  
پشم خرگوش کے ذریعہ عمل القام کیا جاتا ہے

ونقول ان ندف لدم ان كان من اجل  
انفتاح افواه العروق عولج بالقبضة  
لیضم افواہها

قانون علاج  
نرف دم

نرف دم کا اصول بتانے کے لئے ہم کچھ مزید گفتگو  
کرتے ہیں: اگر نرف دم اور جریان خون رگوں  
کے منہ مکمل جانے کی وجہ سے لاحق ہوا ہو، تو قابض چیزوں سے  
علاج کرنا چاہئے، جس سے یہ عرق سکڑ کر بند ہو جائیں +

وان كان من خرق فبالقبضة  
اگر کٹنے پھٹنے کی وجہ سے جریان خون لاحق ہوا، تو ایسی

المغریة کا لطین المخبوم

چیزوں سے علاج کرنا چاہئے، جو قابض اور مغری، دونوں، غامضیتیں رکھتی ہوں، مثلاً گل مخموم:

وان کان من تأکل فیما ینبت اللحم  
مخلوطاً بما یجلبو التآکل

اور اگر تآکل کی وجہ سے نزف دم جاری ہو جیسا کہ قروح اکالہ میں گزشتہ پورست کے ساتھ رگیں بھی گل جایا کرتی ہیں) تو ایسی چیزوں سے علاج کرنا چاہئے، جو ثنبت لحم (زخم کے اندر گوشت بھرنے والی) ہوں، اور ان کے ساتھ دوسری ایسی چیزیں اور ملا دی جائیں، جو تآکلات (گلن سٹرن) کو صاف کرنے والی ہوں رجالی تاکلات ہو) +

### فصل (۲۴) سدوں کا اصول علاج

الفصل الرابع والعشرون معالجات السد

السد دأماً من اخلاط غلیظة وأما من اخلاط لزجة وأما من اخلاط من كثرة  
سدے گا ہے اخلاط غلیظہ بیدہ ہوتے ہیں، گا ہے اخلاط لزجہ سے، اور گا ہے اخلاط کثیرہ سے +

سدے کے اسباب اخلاط کے علاوہ اور بھی ہیں جن کو شیخ نے "اسباب کی بحث" میں شمار کیا ہے، مثلاً نالی کے اندر کسی چیز کا پیدا ہو جانا، کسی جسم غریب کا اس میں اٹک جانا، بیرونی دباؤ سے نالی کا بند ہو جانا، وغیرہ، ان کا علاج ظاہر ہے کہ ان اسباب کا ازالہ ہی ہو سکتا ہے +

ولا اخلاط الكثیرة اذ الم یکن معها سبب اخر کفی مضراً خراجها بالفصل ولا سهال

چنانچہ سدوں کی حالت میں جب اخلاط کی کثرت ہوتی ہے، اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا سبب شریک حال نہیں ہوتا۔ ہے (یعنی اخلاط کی کثرت جبکہ تنہا ہوتی ہے، اسکے ساتھ غلظت، یا لزوجة نہیں ہوتی)، تو اس کی مضرت کے دور کرنے کے لئے محض یہی کافی ہوا کرتا ہے، کہ قصد اسہال کے ذریعہ ان اخلاط کثیرہ کو بدن سے خارج کر دیا جائے +

وان كانت غلیظة احتیج الی المحللات الجالیة

اور جب سدے اخلاط غلیظہ کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں، تو اس وقت محلات جالیہ کی ضرورت پیش آتی ہے رتا کر



محل کے اثر سے غلیظ مادہ میں رقت آجائے، اور جلاء کے اثر سے وہ عضو اور نالی پورے طور پر صاف ہو جائے)۔

اور جب سڈے اخلاط لزجہ کی وجہ سے لائق ہوتے ہیں علی الخصوص جبکہ ایسے اخلاط لزجہ رقیق بھی ہوں۔ تو اس وقت مُقَطَّعات کی ضرورت پیش آتی ہے۔

وان كانت لزجة ولا سيما رقيقة فيحتاج الى المقطعات

وقد عرفت الفرق بين الغليظ واللزج وهو الفرق بين الطين الغري المذاب

[سڈہ] (تو ام بول کی بحث میں) ہمیں یہ معلوم ہی ہو چکا ہے کہ "غلیظ اور کثیف" میں کیا فرق ہے۔ اور یہ بعینہ وہی فرق ہے، جو مٹی اور پگھلے ہوئے سریش میں ہے۔

یعنی مٹی غلیظ ہے اور پگھلا ہوا سریش لیسدار ہے۔ بعض قسم کی مٹیاں اگرچہ چکنی اور لیسدار ہوتی ہیں، مگر وہ یہاں مراد نہیں ہیں۔ یہاں تو لیسدار کے مقابلہ میں بے لیس چیز کو بطور مثال کے پیش کرتا ہے۔

والغليظ يحتاج الى المحلل ليرققة فيسهل اندفاعه

چنانچہ غلیظ مادہ محلل کا محتاج ہوا کرتا ہے، تاکہ وہ دوا محلل کے اثر سے رقیق ہو جائے، جس سے اس کا فروغ و اندفاع آسانی کے ساتھ عمل میں آسکے۔

واللزج يحتاج الى المقطع لينغوص بيند وبين ما التصق به نيبره عنه وليقطع اجزاء صغراً اذا اللزج ليس بالتصاقه وتلازم اجزائه

اور لزج مادہ قطع کا محتاج ہوا کرتا ہے، تاکہ یہ (راہی بنی تو قطع و منفذ کی وجہ سے) گھس کر لیسدار مادہ کو اس ساخت سے جدا کر دے، جسکے ساتھ یہ چٹا ہوا ہے، اور تاکہ یہ لیسدار مادہ کے اجزاء کو (ان کا لیس دور کر کے) چھوٹے چھوٹے اجزاء میں منقسم کر دے۔ کیونکہ لیسدار مادہ کسی نالی میں سڈہ اسی طرح پیدا کرتا ہے کہ یہ اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے، اور اس کے اجزاء باہم ایسے وابستہ ہوتے ہیں کہ ایک کو دوسرا چھوڑا نہیں

ويجب ان يخذل في تحليل الغليظ [قانون] غليظ مادہ کے تحلیل کرنے میں دو باتوں سے گریز کیا شیآن متصادمان احدهما التحليل جائے، اور یہ دونوں باتیں باہم متصادم ہیں: (۱) تحلیل الضعيف الذي يزيد في تحليل المادة ضعيف سے، یعنی اتنی کمزور تحلیل سے کہ جس سے مادہ میں بجائے

لہ محل: وہ چیز جو غلیظ مادہ کو رقیق بنائے۔

۲۔ مُقَطَّع: وہ چیز جو لیسدار مادہ کو کاٹ چھانٹ کر بے لیس کر دے۔

وزیادۃ حجمہا من غیر ان یبلغ التحلیل  
فیزداد السدۃ  
تحلل ہونے کے تخمینہ زیادہ ہو جائے، اور اس کا حجم اور بھی بڑھ  
جائے، اور سدہ میں اضافہ ہو جائے +

والآخر التحلیل الشدید القوی  
الذی یتجزعہ لطیفہا ویجزع کثیفہا  
فاذا اجتبر الی تحلیل قوی اس قدر  
بالتلیین اللطیف بمادۃ لا غلط  
فیہا مع حرارۃ معتدلة یلعین  
ذات علی تحلیل کلیۃ الساد  
(۲) ایسی قوی اور شدید تحلیل سے، جس سے اس غلیظ  
مادہ کے لطیف اجزاء تو تجزیر کے ذریعہ اڑ جائیں، اور کثیف  
اجزاء، بجائے تحلیل ہونے کے، متجز ہو کر زیادہ سخت بن جائیں۔  
چنانچہ جب قوی تحلیل کی ضرورت لاحق ہو دیا، کسی قوی محل کے  
استمال کرنے کی ضرورت دامنگیر ہو، تو بطور معاون و مددگار  
کے اس کے ساتھ کوئی ہلکی دوا ملین بھی شامل کر دی جائے،  
جس میں کوئی غلط نہ ہو، بلکہ اس میں اوسط درجہ کی حرارت  
ہو، تاکہ اس سے سدہ کی تحلیل کلی پر اعانت حاصل ہو جائے  
دورنہ محل شدید سے وہی مذکورہ بالا اندیشہ رہیگا کہ کہیں اس سے  
مادہ کا تجزیر اور زیادہ نہ ہو جائے +

وان اصعب السدۃ سدۃ العروق  
واصعبھا سدۃ الشرائین واصعبھا  
ما کان فی الاعضاء المرئیۃ  
سدۃ عروق بہت سخت (اہمیت رکھتے) ہیں۔ اور ان عروق کے سدوں  
میں شرائین کے سدے، اور تمام سدوں میں اعضائے رؤسہ  
کے سدے دیا: شرائین کے سدوں میں اعضائے رؤسہ کی شرائین  
کے سدے +

عروق کے سدے اعضا سے تغذیہ اور حیات کو باطل کر دیتے ہیں، اور یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں  
باتوں سے زیادہ کسی دوسرے چیز میں اہمیت نہیں۔ اس کے برعکس اعصاب کے سدے جس یا حرکت کو باطل  
کر سکتے ہیں، جس کے بدون عضویت مدد تک زندہ رہ سکتا ہے۔ شرائین کے سدے متعلق عضو کی حیات باطل  
ہو جاتی ہے، اور وہ مردہ ہو جاتا ہے، یعنی اس میں غائغرائی اور شفا قلوبس لاحق ہو جاتے ہیں +

اگرچہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اعصاب، نخاع، اور دماغ کے سدے بمقابلہ عروق کے سدوں کے زیادہ  
اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان سے فالج، صرع، اور سکتہ جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز دماغ کے بعض سدوں سے  
قوی موت بھی لاحق ہو سکتی ہے۔

واذا اجتمع فی المفتحات قبض تلطیف  
دوا مفتوح سدہ  
سدہ کی کھولنے والی دواؤں میں (مفتحات میں)

کانت اوفق فان القبض بيدك اگر قوت ملطف کے ساتھ قوت قابضہ بھی جمع ہو جائے تو ایسی دوائیں  
عنف ملطف عن العضو بہت زیادہ موافق ثابت ہو ا کرتی ہیں۔ کیونکہ قوت ملطف و تحلیل  
سے عضو میں جوازیت و تکلیف لاحق ہوتی ہے، وہ قوت قبض کی  
وجہ سے دور ہو جاتی ہے +

چنانچہ ریوند چینی باوجود مفتح عروق خشنہ ہونے کے، اور باوجود سہل ہونے کے، اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے  
آخر میں آنتوں کے انقباض کو بڑھا دیتا ہے +  
سُدا کھولنے والی دوا (دواء مُفْتَح) کا عمل عروق اور مجاری پر یہ ہوا کرتا ہے کہ یہ اپنی حرارت  
و رطوبت کی وجہ سے، یا اپنی خاصیت کی وجہ سے، ان عروق و مجاری کو زیادہ وسیع اور کشادہ کر دیتی ہے، اور بعض  
اوقات دہان کے غلیظ و لیسار مواد کو رقیق و بے بیس بنا کر، اور عروق و غیرہ میں تحریک و دفع پیدا کر کے خارج  
کر دیتی ہے +

### فصل الخامس والعشرون في معالجات الاورام فصل (۲۵) معالجات اورام

اورام کے اصول علاج اختلاف مواد اختلاف مقام، اور اختلاف احوال کی وجہ سے مختلف  
ہیں۔ چنانچہ انہی امور کے لحاظ سے اب اورام کے قوانین علاج بتائے جاتے ہیں +  
الاورام منها حارة ومنها باردة رخوة (اورام کی مختلف قسمیں ہیں) بعض اورام حارہ ہوتے  
و منها باردة صلبة وقد عداها ہیں، بعض بارہ؛ پھر اورام بارہ کی دو صورتیں ہیں: گاسے  
یہ نرم ہوتے ہیں (اورام تہجیمہ، اوڈیم)، اور گاسے سخت  
(سوداوی)، ان سب کو ہم گزشتہ بیانات میں گنا چکے ہیں  
(اور کتاب چہارم میں پھر ایک مرتبہ تفصیل آنے والی ہے) +  
تہجیم ادا دیا کو جو لوگ درم حار میں شمار کرتے ہیں، میں اُن کی تائید نہیں کر سکتا۔ میرے نزدیک درم  
بارہ کی بہترین مثال ہی ہے؛ کیونکہ بالعموم تہجیم اور اڈیمائیت دموہ کے احتباس کی وجہ سے عارض ہوا کرتا ہے  
اس میں عفونت کا ہونا شرط نہیں ہے +  
واسبابها اما بادية و اما سالبة اسی طرح اورام کے اسباب گاسے بادیہ ہوتے ہیں۔  
اور گاسے سالبة +

بعض قدامت کی اصطلاح میں اسباب سالبة اسباب بنیہ کو کہتے ہیں، جو اسباب بادیہ کے

مقابلہ میں ہیں: ان میں اسباب و اصد بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ شاید اسی اصطلاح کے مطابق شیخ یہاں باویہ کے مقابلہ میں "سابقہ" لائے ہیں، اور اسکے ساتھ "واحد" نہیں ہوئے۔ گیلانی :-  
 والسابقة كالامتلاء والبادية چنانچہ اسباب سابقہ کی مثال امتلاء (امتلاء غلطی) ہے  
 مثل الضربة والسقطه والنهشتر اور اسباب باویہ کی مثال ضربہ سقطہ، اور نہشہ در نہر ہریلے  
 جانوروں کا ڈسنا ہے +

ضربہ، سقطہ، اور نہشہ سے درم اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ ان سے درد لاحق ہوتا ہے، اور درد بظاہر  
 ہوا ہے: یعنی طبیعت اس درد اور تفرق کی اصلاح کی غرض سے اس طرف متوجہ ہوتی ہے، اور عروقی کو پھیلا کر  
 اس طرف رطوبات زیادہ مقدار میں روانہ کر دیتی ہے، جو انصباب پاکر باعث درم ہو جاتی ہیں +  
 والکائن عن اسباب بادية اما وادرام اسباب باویہ سے لاحق ہوتے ہیں، گاہے  
 ان يتفق مع الامتلاء في البدن او مع اسکے ساتھ بدن میں امتلاء بھی ہوتا ہے، اور گاہے بجائے امتلاء  
 اعتدال من الاخلاط کے اخلاط بدن میں اعتدال ہوتا ہے +

والکائن عن اسباب سابقه وعن قانون جوا ورام اسباب سابقہ سے لاحق ہوتے ہیں، اور جو  
 بادية موافية لامتلاء في البدن ایسے اسباب باویہ سے لاحق ہوتے ہیں۔ جنکے ساتھ بدن میں  
 فلا يخلو اما ان يكون في اعضاء مجاورة امتلاء بھی ہو، تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) گاہے یہ ایسے  
 للرئيسة هي كالمفرغات للرئيسة اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں، جو اعضاء رئیسہ (اشریفہ)  
 ادلا يكون کے مجاور اور ان کے لئے مفرغہ کے مانند ہیں (جہاں ان  
 اعضاء رئیسہ کے فضلات پھینکے جاتے ہیں)۔ (۲) گاہے یہ  
 صورت نہیں ہوتی ہے (یعنی درم کسی ایسے عضو میں نہیں ہوتا  
 جو عضو رئیس یا شریف سے قریب، اور اس کے لئے مفرغہ کی  
 طرح ہو) +

فان لم يكن فلا يجوز ان يقرب اليها (چنانچہ اگر پہلی صورت ہو تو اسکے احکام آگے آئیے والے  
 من المحلات شئ البته في الا ابتداء ہیں، اور اگر دوسری صورت ہو (یعنی اگر درم ایسے اعضاء میں  
 ہو، جو اعضاء رئیسہ کے لئے مفرغہ نہیں ہیں) تو ابتداء میں  
 محلات کا استعمال قطعاً جائز نہیں ہے (کیونکہ بدن میں درم  
 له مفرغہ پھینکنے کی جگہ، مثلاً کورہ پھینکنے کی جگہ +

کے ساتھ چونکہ امتلاء ہے، اس لئے عملات کے استعمال میں اسکا  
خطرہ ہے کہ اس طرف اور بھی مادہ منجذب نہو جائے) +

بل يجب ان يصلح العضو للافع  
ان كان له عضو دافع ويصلح  
البدن كله ان كان ليس له عضو  
مفرد

بلکہ مناسب یہ ہے کہ پہلے اُس عضو کی اصلاح کی جائے  
جسکے دفع کرنے اور بھینکنے سے یہ ورم لاحق ہوا ہے (عضو دافع  
کی اصلاح کی جائے) بشرطیکہ یہ ورم اسی قسم کے کسی عضو دافع  
کی وجہ سے پیدا ہوا ہو، ورنہ سارے بدن کی اصلاح کی جائے  
بشرطیکہ اس ورم کا (باعث) کوئی ایک عضو نہ ہو بلکہ سارے  
بدن کے اندر امتلاء ہو، اور یہ ورم اسی عام امتلاء کی وجہ سے  
عارض ہو ہو) +

ورم کے پیدا ہونے کی صورت بعض اوقات یہ ہوتی ہے کہ طبیعت مادہ کو کسی ایک عضو سے دوسرے  
عضو کی طرف دفع کرتی ہے۔ چنانچہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے (عضو دافع)، اس کی اصلاح مقدم  
ہے، اسی طرح اگر ورم اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ بدن میں ایک عام امتلاء ہے، جسے طبیعت نے جلد وغیرہ کی طرف  
دفع کر کے بہت سے اور ام و بشر پیدا کر دیے ہیں؛ اس صورت میں بھی سارے بدن کی اصلاح، یعنی امتلاء کا  
علاج مقدم کرنا چاہئے +

وان يقرب اليه كل ما يردع ويجذب  
الى الخلاف ويقبض

پھر (اس اصلاح کے بعد) ایسی چیزیں استعمال کرنی  
چاہئیں، جو رادع ہوں، دوسری طرف مادہ کو پھینے والی  
ہوں، اور قابض ہوں (عروق کو سکیرنے والی ہوں) +

اور ام کے ابتدائی زمانہ میں سوا دافع کیوں استعمال کئے جاتے ہیں؟ اسکی غرض یہ ہوا کرتی ہے  
کہ عضو متورم میں مواد زیادہ نفوذ کرنے سے رک جائیں، اُس عضو میں کثافت اور انقباض پیدا ہو جائے، اسکی رگیں  
سکڑ جائیں، تاکہ اور مادہ وہاں نہ آسکے، اور جو مادہ رگوں کے اندر موجود ہے، واپس جانے پر مجبور ہو جائے۔ کیونکہ  
اد یہ رادع ہمیشہ بار د اور قابض ہوا کرتی ہیں +

جب اور ام ایسے اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں، جو اعضاء ریسہ و شریفہ کے لئے مفرغ کے مانند ہیں۔ ان میں  
ابتداء رادع کے استعمال سے احتیاط اسلئے برتی جاتی ہے کہ کہیں یہ مادہ اس ریسہ و شریفہ عضو کی طرف نہ لوٹ  
جائے، اور وہاں جا کر بڑی آفتیں نہ پیدا کر دے +  
اسی طرح جب اور ام بطور بخلان کے عارض ہوتے ہیں، یا جب اور ام طبیعت کے دفع کرنے سے پیدا ہوتے

ہیں، خواہ وہ دفعہ کسی ایک عضو کی طرف سے ہو، یا استلزام کی صورت ہو، ان تمام صورتوں میں ابتداءً روادع کا استعمال ان کی اصلاح سے پہلے جائز نہیں ہے: یعنی ان تمام صورتوں میں پہلے قصد و اسہال وغیرہ کے ذریعہ پہلے استلزام کو دور کر لینا چاہئے، اسکے بعد روادع کا استعمال کرنا چاہئے +

وَرَبَّمَا جَذَبَ إِلَى خِلَافِ ذَلِكَ الْعَضْوِ **شذرہ** بعض اوقات عضو متورم کا مادہ مخالف جانب کے الموضوع فی الجانب المخالف برياضة عضو کی طرف رداؤں سے، یا استفراغ سے جذب کرنے کی او حل ثقیل علیہ بجائے اس طرح جذب کیا جاتا ہے کہ مخالف جانب کے عضو سے ریاضت کرائی جاتی ہے، یا اس سے کوئی بھاری چیز اٹھائی جاتی ہے +

وَكثيرا ما يجذب المادّة عن اليد **شذرہ** بسا اوقات متورم ہاتھ کا مادہ دوسرے ہاتھ کی طرف المتورمة اذا حل بالآخرى ثقل اس طرح بھی منجذب ہو جایا کرتا ہے کہ دوسرے ہاتھ سے کچھ دیر وامسك ساعة تک کوئی بوجھ اٹھایا جائے +

جالیئوس کی ایک روایت ہے کہ ایک کسان کوئی بھاری چیز بطور ہدیہ کے جالیئوس کی طرف لیکر چلا، اسکے پاس وہ پہنچنے پہنچنے بھی نہیں پایا تھا، کہ جس ہاتھ سے وہ چیز اٹھائے ہوئے تھا، وہ متورم ہو گیا۔ اسپر جالیئوس نے اسے ہدایت کی کہ وہ اسی کے وقت اسی وزن کی چیز تم دوسرے ہاتھ سے اٹھا کر لے جانا۔ چنانچہ وہ اپنی جگہ تک پہنچنے بھی نہ پایا کہ اسکے ہاتھ کا ورم جاتا رہا۔ گیلانی +

واما القابضات فيجذب فيها ان يتوخى **قانون** رہے قابضات، تو اور ام حارہ میں مناسب یہ ہے ان تكون القابضات المرادعة في الادام کہ قابضات رادعہ محض بار استعمال کئے جائیں ان کے ساتھ الحماة باردة المزاج صرفہ کوئی حار جزو نہ ملایا جائے، نیز یہ بالفعل بھی بار دہوں)؛ اور وفي الاورام الباردة مخلوطة اور ام بار دہ میں انکو ساتھ کچھ ایسے اجزاء بھی مخلوط کر دیئے جائیں، بما له قوة حارة مع القبض مثل جن میں باوجود قوت قابضہ کے کچھ گرم تاثیر بھی ہو، مثلاً اندخرا الاذخر واطفاس الطيب اطفار الطيب (کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ورم بار دہیں اتنی برودت کی ضرورت نہیں لاحق ہو سکتی، جتنی ورم حار میں ہوتی ہے) +

وكلما تزايد الصنفان نقص القبض وكلما تزايد الصنفان نقص القبض وقرن به المحلل حتى توافي الانتهاء سے جس قدر دور ہوتے چلے جائیں، اور زمانہ تزیید میں آگے بڑھتے چلے جائیں، اُنکی قدر قابضات کم کرتے چلے جائیں، اور

عند الاخطاط يقتصر على المحلل  
والمرخي

ان کے ساتھ محملات ملاتے چلے جائیں، حتیٰ کہ ورم جب زائد  
انتہا کو پہنچ جائے، تو اس وقت رادعات اور محملات برابر برابر  
استعمال کئے جائیں۔ اور اخطاط کے وقت محض محملات اور  
مرخیات پر قناعت کی جائے۔

والباردة الرخوة يجب ان يكون  
ما يحللها نشأ فاميتسا اكثر مما  
يكون في الحارسة - هذا

اورام بارودہ رخوہ (مثلاً اورام تہیجیہ) میں مناسب یہ ہے  
کہ ان کے محملات بمقابلہ اورام حارہ کے جاذب رطوبات، اور بار  
پیوست زیادہ ہوں (کیونکہ ایسے اورام میں نسبتہ رطوبت زیادہ  
ہو کر رہتی ہے)۔

یہ قرآن اورام کے احکام تھے، جو اسباب سابقہ سے اور اسباب بادیہ سے لاحق ہوتے ہیں، جنکے ساتھ  
امتلاء بھی ہو۔ اب ذیل میں ان اورام کا ذکر کیا جاتا ہے، جو دوسرے اسباب سے لاحق ہوتے ہیں۔

واما الحادث عن سبب باد و ليس  
هناك امتلاء من الاخطاط فيجب ان  
يعالج في اول الامر بالاسرخاء  
والتحليل والا فتمثل ما عولج به  
الاول

لیکن اگر اورام اسباب بادیہ (اسباب خارجیہ) سے لاحق  
ہوں، اور انکے ساتھ امتلاء غلطی موجود نہ ہو، تو ایسی حالت میں  
مناسب ہے کہ ابتداء ہی سے مرخیات اور محملات علاج کیا جائے اور  
روغن نگلے جائیں، اور اگر امتلاء موجود ہو تو اسی طرح علاج کیا جائے جس طرح  
قسم اول میں بتایا گیا ہو جو اسباب سابقہ یا بادیہ سے بحیث امتلاء پیدا ہوئے ہیں۔

واما اذا كان العضو المتورم مفرغة  
لعصور رئيس مثل المواضع الغدافية  
من العنق وحول الاذنين للدماع  
والا بطين للقلب والا سربيتين  
للکبد فلا يجوز البتة ان يقر  
اليها ما يردع ليس لاجل ان هذا  
ليس علاجاً لاورامها فان هذا  
هو العلاج لاورامها غير ان  
نوتد ان لا نعالجها اورامها ونجتهد  
في الزيادة فيها وجذب المادّة

اگر ورم کسی ایسے عضو میں ہو، جو عضو رئیس کے لئے مفرغ  
کے مانند ہے، مثلاً گردن اور کان کے ارد گرد کے غدوی مقامات  
داغ کے لئے مفرغ کے مانند ہیں، بغل کے غدوی مواضع قلب  
کے لئے، اور کنج ران کے غدوی مواضع جگر کے لئے، تو ایسی  
حالت میں یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ اس میں سرد وادح کا  
استعمال کیا جائے، جسکی وجہ یہ ہے کہ ردادع کا استعمال  
ان ورموں کا حقیقی علاج نہیں اور ان سے ان میں فائدہ نہیں  
پہنچ سکتا، انکا حقیقی علاج تو دراصل ہی تھا، مگر ہم یہ چاہتے  
ہی نہیں کہ ان اورام کا علاج کریں، بلکہ اس کے برعکس، ہم اس  
حالت میں کوشش کرتے ہیں کہ یہ اورام اور زیادہ بڑھیں،

فحقن نستأثرو وقوع الضرر بالعصو  
الخسيس حيث ينفع العضو  
الرئيس حتى أنا لنجاهد في  
جذب المادة إلى العضو الخسيس  
ولو بالمحاجم والاضمة الجاذبة الحارة  
وإذا جمع أمثال هذه الأوسام  
وغيرها وخصوصاً في أطوار  
الحالية فربما انفجرت أثارها وبعونة  
الانصاج وربما احتاجت إلى  
الانصاج والبطمعاً

الغرض عضو ریس کی منفعت کے لئے ہم عضو خسیس  
کی مضرت کو گوارہ کرتے ہیں، حتیٰ کہ بعض اوقات عضو خسیس  
کی طرف مادہ کو جذب کرنے اور اسے متورم کرنے کی ہم خود بھی  
اپنے طور پر کوشش کیا کرتے ہیں، خواہ اس مقصد کے لئے  
ہمیں محاجم اور جاذب مواد ضادات حادہ استعمال کرنے پڑیں۔  
اورام متقیحہ جب اس قسم کے اورام (اورام مغابن: جو اعضائے  
رئیسہ کے مفرغہ میں واقع ہیں) اور ان کے علاوہ دوسرے اورام  
علیٰ الخصوص خالی مقامات کے اورام متقیحہ ہو جاتے ہیں (یعنی  
جب ان میں پیپ اکٹھی ہو جاتی ہے) تو گاہے یہ یک پر خود  
بخود بھوٹ جایا کرتے ہیں، اور گاہے یہ (خود بخود نہیں بھوٹتے)۔

بلکہ اُس وقت بھوٹتے ہیں، جبکہ ان کے پکانے میں (طبیعت کی) ادا دیکھا جاتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات پکانے کی بھی ضرورت پڑتی ہے، اور رنگان دینے (بَطّ) کی بھی (یعنی بعض اوقات رنگان کے بغیر نہیں بھوٹتے) +

خالی مقامات (مواضع خالیہ) کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس موقع پر اس لئے کیا گیا ہے کہ خالی مقامات میں پیپ بڑی مقدار میں جمع ہوا کرتی ہے، اور جب ایسے مقامات کے اور ام پھوٹتے ہیں، تو قیاس



واسید سے زیادہ پیپ خارج ہوا کرتی ہے، حتیٰ کہ طیب و جراح اسے دیکھ کر متحیر ہو جاتا ہے +  
 ”خالی مقامات“ سے ایسے مقامات مراد ہیں، جہاں ڈھیلی ساختیں بکثرت ہیں، ایلیان عضلیہ وغیرہ  
 محیط نہیں ہیں، اور جن میں پیپ وغیرہ کے جمع ہونے کے لئے کافی گنجائش نکل آتی ہے مثلاً بعل کچ، ان، وغیرہ +  
 انجام درم گیلانی فرماتے ہیں: درم کا انجام تین اسور میں سے کوئی ایک ہوا کرتا ہے: تحلل — تقیع —  
 تجر۔ ان تینوں میں بہترین انجام تو تحلل ہے، اور بدترین انجام تجر۔ اگرچہ بعض اوقات تجر بمقابلہ تقیع کے بہتر  
 ثابت ہوتا ہے، مثلاً جگر، سینے، اور پیلو کے بعض اورام: (لخصاً) +

میں اس وقت یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گیلانی کا یہ قول بالکل درست ہے کہ بعض اوقات تحجرت بہت بڑی  
 تقیع کے بہتر ثابت ہوتا ہے، چنانچہ بعض اوقات پیپ کے جوہر میں مادہ سلیہ مع ہو جاتا ہے، جسکو طبیعت  
 متحیر کر کے بے ضرر کر دیتی ہے، اور پتھری کی سی شکل میں وہ تاخر پڑا رہتا ہے۔ اسکے برعکس اگر اس میں پیپ  
 پڑ جائے، تو وہ جلد ہی ہلاکت کا پیام لے آتا ہے: اسی طرح دوسرے اعضا میں بھی اسکی مثالیں  
 ملتی ہیں +

پیپ کا احساس پیپ کو دو طور پر معلوم کیا جاتا ہے: لمس سے (پیپ کے مقام کو چھو کر) —  
 بصر سے (پیپ کے مقام کو دیکھ کر):

چنانچہ لمس سے معلوم کرنے کی صورت یہ ہے کہ مشکوک مقام کو چھو کر دیکھا جائے؛  
 اگر وہ مقام نرم اور پلپلا محسوس ہو، اور دبائے سے یہ سہولت دب جائے، تو سمجھنا چاہئے  
 کہ درم میں پیپ پڑ گئی ہے +

علیٰ ہذا بعض اوقات لمس سے پیپ کی موجیں اور سر میں بھی معلوم کی جاتی ہیں۔ اس قسم کی حرکت  
 موجیہ کو ساجرتا جہ کہا جاتا ہے +

بصر سے معلوم کرنے کی صورت یہ ہے کہ مقام درم کا رنگ سفید، یا سفیدی مائل ہو جاتا ہے؛  
 اگرچہ گہرائی کی پیپ میں یہ صورت قابلِ اعتماد نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات پیپ پڑ چکی ہوتی ہے، مگر جلد کی  
 رنگت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی +

علاوہ ازیں پیپ پڑ جانے کے بعد بخار، درد، اور دوسرے عوارض کی شدت میں کمی آ جاتی ہے +  
 درم کے پختہ ہو جانے کے بعد پیپ کی جگہ جس قدر زیادہ بلند اور نکلی ہو، اور اسکے گرد سرخی  
 جس قدر زیادہ ہو، اُسی قدر بہتر ہے۔ اند گیلانی وغیرہ +

ولا انضاج یرتم بما فیہ مع الحرارة [ورم کو پکانا] ورموں کو پکانے کے لئے (انضاج اور ام کیلئے) تسدیدا و تغریۃ یحصرا بہما الحار ایسی چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے، جن میں باوجود حرارت کے مسامات کو بند کرنے کی قوت اور لیس ہو (جن میں تسدید و تغریہ ہو)، تاکہ بدنی حرارت ان دونوں باتوں سے گھر جائے (اور وہ ضائع نہ ہونے پائے) +

اور یہ ظاہر ہے کہ انضاج، ہنسم، اور اسی قسم کے دیگر تغیرات حرارت کی موجودگی میں تیزی کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے شارحین قانون اور دیگر اطباء نے اس موقع پر اس قدر اور بھی اضافہ کیا ہے کہ اور ام کی پکانیوالی روایں ان صفات کے علاوہ بالفعل گرم اور تر بھی ہوں +

اسی کے ضماویں یہی خوبیاں ہیں، جس کی وجہ سے اسکا استعمال اور ام میں بکثرت کیا جاتا ہے، اور گرم گرم موائے نہاد کیا جاتا ہے، تاکہ اس کی گرمی دیر تک محفوظ رہے +

[پسپ کا بننا] اور ام میں پسپ بننے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضو میں جو تفرق اتصال لاحق ہوتا ہے طبیعت اسکی طرف متوجہ ہوتی، اور اس کے تدارک و اصلاح کی کوشش میں لگ جاتی ہے، اسی جدوجہد اور جنگ طبعی کے نتیجے میں خون اور روح کی کافی مقدار ضائع ہو جاتی ہے، اور اسی ضیاع کے نتیجے میں پسپ بن جاتی ہے (گیلانی) + اس قول کی اگر تحقیق و تفتیش کی جائے، تو صداقت و قوت اور بھی بڑھتی نظر آئے۔ کیونکہ جو اجزاء پسپ کے اندر پائے جاتے ہیں، ان میں بڑی مقدار خون کے سفید دانوں کی ہوتی ہے، جو طبیعت کے لئے فوج کے مانند ہیں، اور جو اسی دوران جنگ میں شہید ہو جاتے ہیں +

ومن یحاول الا انضاج بمثل [قانون] جو لوگ اور ام کو مذکورہ بالا قسم کی ادویہ منفیہ سے (ادویہ ہذا) المنضجات یجب علیہ مسدود و مغریہ حارہ سے) پکانا چاہیں، انہیں پہلے (عضو کی حالت ان یتامل فان وجد الحار الغریزی پر) غور کر لینا چاہئے: اگر حرارت غریزیہ ضعیف ہو، اور یہ نظر ضعیف اور تراوی العضو میل الے آ رہا ہو کہ عضو کی طرف مائل ہے، تو ایسے عضو سے مغریات اور الفساد نحتی عنہ المغریات والمسدات مسدوات دور کر دیئے جائیں، اور ان کی بجائے مفتحات واستعمل المفتحات والشرط العمیق استعمال کئے جائیں، اور اس عضو میں گہرے پچھنے (شگاف) شمار لا دویۃ التي فیہا تخفیف و لگائے جائیں، اسکے بعد ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جن میں وتحلیل کما نستقصیہ فیہ فی الکتاب قوت تخفیف و تحلیل ہو، جیسا کہ ہم "کتب جزئیہ" میں لے پوری الجزئیہ تفصیل سے بتائینگے +

اور کثیرا ما یكون الورام غائبا فاحتاج **شذره** بسا اوقات درم گہرائی میں ہوا کرتا ہے، اور ضرورت الی جذبہ نحو الجلد ولو بالمحاجم اس امر کی داعی ہوتی ہے کہ اسے جلد کی طرف کھینچ کر لایا جائے، بالناس خواہ اس مقصد کے لئے محاجم ناریہ استعمال کرنے پڑیں۔

اندرونی اور گہرے اورام میں بعض اوقات یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ ان کی وجہ سے کہیں دوسرے اعضاء رئیسہ و شریفہ ایذا نہ پائیں، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ ان اورام کی پیپ اندر کی طرف پھوٹ پڑے، جسے باہر نکلنے کا راستہ نہ ملے، اس لئے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ حتی الامکان انہیں جلد کی طرف کھینچ لیا جائے، اس مقصد کے لئے ٹیگاس اور یہ محجرہ اور گاسے اور یہ مقررہ استعمال کی جاتی ہیں، اور گاسے محاجم ناریہ +

واما الاورام الصلبة المجاورة **اورام صلبہ** اورام صلبہ (سوداویہ) جو زمانہ ابتداء حد الا ابتداء القانون فیما ان تلین (سوداویہ) سے تجا وز کر چکے ہوں، انکا قانون علاج ہے کہ تاسرۃ بما یقل اسخا نہ و تحفیفہ ان پر گاسے ایسے لمینات استعمال کئے جائیں، جن میں حرارت ثلاثیہ کثیفہ لشدۃ التحلیل بل و پیوست کم ہو، تاکہ شدت تحلیل کے باعث انکے کثیف اجزاء یستعد جمیعہ للتحلیل ثم یسند سخت ہو کر پتھر نہ جائیں، بلکہ لمینات مذکورہ کی وجہ سے انکے سارے (کثیف اور لطیف) اجزاء تحلیل ہونے کے لئے آمادہ علیہ التحلیل ہو جائیں، اس کے بعد محملات میں تحلیل کی قوت بڑھا دی جائے +

ثمران خیف عن قحل ما یحلل تجر ما یبقی اقبل غلے تلینہ ثانیاً ولا یزال یفعل ذلک حتی یفنی کلہ فی مدتی التلین والتحلیل پھر اگر یہ خوف دامگیر ہو کہ محملات کے ذریعہ ان اجزاء کے تحلیل ہو جانے کے بعد جو اجزاء باقی رہ گئے ہیں، کہیں وہ متحجر نہ ہو جائیں، تو دوبارہ اس میں نرمی پیدا کرنے کی طرف توجہ کی جائے (اور بار دیگر اسی قسم کے لمینات استعمال کئے جائیں)، اور اسی عمل کو برابر جاری رکھا جائے، حتی کہ سارا درم انہیں دونوں کاموں — تلین و تحلیل — سے غائب ہو جائے (یا: تلین و تحلیل کے دونوں اوقات میں غائب ہو جائے) +

والاورام النفیۃ تعالج بما یسخن **اورام نفیۃ** اورام نفیۃ (ریحیہ) کا علاج ایسی چیزوں سے مع لطافۃ جوہر لیحلل الریح و یوسع المسام إذ السبب فی الاورام ان سے ریح تحلیل ہو، اور مسامات کشادہ ہو جائیں؛ کیونکہ

النقیہ غلظ المریح وانسد ادا المسام  
ویجب ایضا ان یعتنی بجسم ماده  
ما یحدث البخار الریحی

اور ام ریجہ کے پیدا ہونے کی صورت یہی ہوتی ہے کہ ریج میں غلظت ہوتی ہے، اور مسامات بند ہوتے ہیں راگر ریج غلیظ نہ ہوں، یا مسامات بند نہ ہوں، تو ریج بدن کے اندر ٹھہر ہی نہ سکے۔ نیز اس حالت میں (علاج کے وقت) اس

مادہ کی طرف بھی توجہ کریں، جس سے یہ ریجی بخار پیدا ہو رہا ہے

یعنی اور ام ریجہ کے علاج میں یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے بدن کا اس مادہ سے تنقیہ کیا جائے، جس سے

ریج پیدا ہو رہی ہے؛ مثلاً سہل ولین کا حسب ضرورت استعمال، حام یا بس، اور غذا رجعت، وغیرہ +

ومن الا ورام اور ام قر و حیة اور ام قر و حیہ بعض اور ام قر و حی ہوتے ہیں یعنی چند روز میں

کا لملہ فیجب ان یلبد کا لفلغمونی قرص کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، جیسے نمل، ان میں مناسب

ولکن لا ینبغی ان یرطب وان کان یہ ہے کہ فلغمونی نامی درم کی طرح برید پیدا کی جائے، مگر

الورم یقتضی الترطب بل ینبغی ترطب سے اجتناب رکھا جائے؛ اگرچہ ورم تو ترطب ہی

ان یجفف لان العرض مہنا قد کو چاہتا ہے؛ بلکہ یہاں ترطب کی بجائے تجفیف پیدا کرنے

غلب السبب والعرض هو التقرح کی کوشش کی جائے؛ کیونکہ یہاں عرض نے سبب کو دیا

المتوقع والواقع والتقرح علاجہ ہے یعنی علاج میں گو بقاء عرض کے سبب ہی کو اہمیت ہوا

التجفیف واضر الا شیاء سبہ کرتی ہے، مگر یہاں بجائے سبب مرض کے ”عرض مرض“ کو

الترطب اہمیت حاصل ہو گئی ہے، جس نے سبب کی اہمیت کو پرست

ڈال دیا ہے؛ اور وہ عرض یہاں تقرح ہے، جو ہونے

والا ہو، یا ہو چکا ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تقرح کا علاج تجفیف

ہی ہے، اور ترطب اسکے لئے مضر ترین امتیاریں سے ہی +

کسی ورم میں جب پیپ پڑ جاتی ہے، اور وہ قرص کی صورت اختیار کر لیتا ہے، تو اس حالت میں رطوبت

پہونچا نہایت مضر ثابت ہوا کرتا ہے +

واما الا ورام الباطنة فیجب ان اور ام باطنہ اور ام باطنہ (اندرونی اعصاب کے اور ام

ینقص المادۃ عنہا بالفصل الاسہا کے علاج) میں مناسب یہ ہے کہ مادہ کے زور کو ان سے کم

کرنے کے لئے فصد و اسہال عل میں لائے جائیں +

اسہال میں احتیاط یہ برتی جائے کہ قوی مسہلات استعمال نہ کیے جائیں، بلکہ بنفشہ اور خیار شنبہ جیسی

ہلکی سہل دوائیں +

و یجتنب صاحبها الحمام والشراب  
والحرکات البدنیة والنفسانیة  
المفرطة كالغضب ونحوه  
اورام باطنہ کا مرین حمام اور شراب سے، علیٰ ہذا حرکات  
بدنیہ اور حرکات نفسانیہ کی زیادتی سے مثلاً غصہ وغیرہ سے  
پرہیز رکھے +

ثم يستعمل فی بدنه ولا یرما یددع  
من غیر حمل شدید وخصوصاً  
ان كانت فی مثل المعدة والکبد  
واذا حان وقت تحلیلها فلا یجب ان  
تخلی عن ادویة قابضة طيبة الریح  
کما اودنا الیه فیما سلف والکبد  
والمعدة اخرج الی ذلک من الریة

اس کے بعد ان اورام پر زمانہ ابتداء میں روادع  
کا استعمال کیا جائے، جن میں قوت روادع زیادہ نہ ہو، علیٰ الخصوص  
اُس وقت جبکہ یہ اورام معدہ اور جگر جیسے اعضا میں ہوں +  
پھر جب ان اورام کے تحلیل کرنے کا وقت آ جائے  
(اور وہ ابتدائی وقت گزر جائے، جبکہ محض روادع کا استعمال  
کیا جاتا ہے)، تو اس وقت یہ ہرگز مناسب نہیں ہے کہ محل  
دواؤں کو قابض اور خوشبودار دواؤں سے خالی رکھا جائے،

جیسا کہ ہم گذشتہ بیانات میں اس طرف اشارہ کر چکے ہیں۔ یہ بھی  
 واضح رہے کہ مقابلہ پھیپھڑے کے جگر اور معدہ اس بات کے  
 زیادہ محتاج ہیں یعنی ان کے محلات میں خوشبودار قابض  
ملانے کی اہمیت پھیپھڑے کے مقابلہ میں زیادہ ہے +

شیخ نے گذشتہ بیانات میں یہ ہدایت کی ہے کہ "اعضائے رئیس و شریفہ کے اورام میں انخطاط کے وقت  
محل قوی کا استعمال نہ کیا جائے، مبادا ان کی قوتیں تحلیل ہو جائیں، بلکہ اس کے ساتھ کچھ قابض اجزاء بھی ملا دیے  
جائیں، جن سے ان اعضا کے جرم میں قوت پہنچے، اور ان کی قوتیں تحلیل ہونے سے محفوظ رہیں۔ نیز ان اجزاء  
میں کچھ خوشبودار بھی ہو، جو باعث تقویت بنیں، کیونکہ خوشبودار سے قوتیں قوی ہوا کرتی ہیں +

اندر دئی اعضا کے اورام میں ضادات باہر سے ان اورام کے مقامات کے مقابل لگائے جاتے ہیں +

و یجب ان تكون الملینات للطبیعة  
التي تستعمل فیها ادویة فیها النضاج  
وموافقة للاوسام مثل غلب الثعلب  
والخيار شنبہر  
اورام باطنہ میں جو ملین شکم و دوائیں استعمال کی جائیں،  
اُن میں ایسی دوائیں بھی شامل کر دی جائیں، جن میں مادہ کو  
نفع دینے کی قوت ہو، اور جو دواؤں کے لئے بھی مناسب  
ہوں، مثلاً غلب الثعلب اور مغز الملتاس +

غلب الثعلب میں (باد جو دبار دہونے کے) اورام

الادام الحارۃ الباطنة

حارہ باطنہ کے تحلیل کرنے کی خاصیت پائی جاتی ہے (خواہ آ  
اندرونی طور پر استعمال کیا جائے، یا بیرونی طور پر، اس بارہ میں  
یہ ایک بے نظیر دوا ہے) +

و یجب ان لا یغذی اسربا ہما

اور ام باطنہ کے مریضوں کو سوائے لطیف غذاؤں کے  
رجن میں تغذیہ کافی ہو (کوئی دوسری چیز نہ دی جائے، طے ہذا  
اگر اسکے ساتھ دبخار ہو، اور بخار کی) باریاں ہوں، تو یہ لطیف  
غذائیں باری کے اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں دیں  
نیز باری کی ابتداء میں بھی نہ دیں؛ ہاں اگر ضعف شدید ہو، تو  
یہ ایک مجبوری ہے

الا لطیفاً و فی غیر وقت النوبة  
ان کانت وابتدا ڈھا الا لضعف  
شدید

شذرہ اگر کوئی شخص ورم احشاء میں مبتلا ہو، اور اس کے  
ساتھ ہی اسکی قوتیں بھی ساقط ہوں، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ موت  
کا راستہ ہے، کیونکہ قوتوں میں بیداری و برائیگی ہو سکتی  
ہے، تو محض غذار سے آسکتی ہے، اور غذار ایسی ناتوانی کی  
حالت میں مضر ترین شے ہے +

ومن یبکی باجماع ورم الاحشاء  
مع سقوط القوة فهو فی طریق  
الموت وذلك لان القوة  
لا تستعش الا بالغذاء والغذاء  
اضر شئ

بہر حال اگر ایسے اور ام تحلیل ہو جائیں، تو کیا ہی  
خوب بات ہے۔ اور اگر پختہ ہو کر) پھوٹ جائیں، تو ایسی  
دوائیں پلائی جائیں، جو ان کو دھوڑا لیں، مثلاً ماء العسل، اور  
اس کے بعد ایسی دوائیں اندرونی طور پر  
استعمال کریں، جو نرمی و ہستگی کے ساتھ ورم کے پختہ کرنے  
والی ہوں، اور جن میں قدرے تجفیف بھی ہو تاکہ پیپ بھی  
بنے، اور قرص میں خشکی بھی آتی چلی جائے۔ پھر آخر میں فقط  
محفظات پر قناعت کریں۔ چنانچہ عنقریب امراض جزئیہ کی  
کتاب (کتاب چہارم) میں اس کی پوری تفصیل معلوم ہوگی

فان تحللت فما احسن ما یكون  
وان انفجرت فیحب ان یشرب ما  
یغسلہا مثل ماء العسل و ماء السكر  
ثم یتناول ما ینضج برفق مع تجفیف  
ثم اخر لا یمر یقتصر علی المجففات  
وستعلم هذا من کتاب المشتل  
علی الامراض الجزئیة علی  
مشر وھا

لہ اور ظاہر ہے کہ مجبوری کے وقت ناجائز باتیں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔ عربی کا مقولہ ہے: **الضَّرُّ وَرَسَا حَتَّ**  
**یَبْیَحُّ الْمَحْظُورَاتِ** (ضرورتیں ممنوعات اور ناجائز امور کو بھی جائز بنا دیتی ہیں) +

دکھ علائق قروح میں آخر کار محض نجففات کیونکر استعمال کئے جاتے ہیں) +

وقد يغلط في الاورام الباطنة **شذره** بعض اوقات اورام باطنہ میں اور ان امراض میں جو والتی تحت الباطن انھا را بما لم شکم کے اندر ہوتے ہیں (یا: شکم کے نیچے ہوتے ہیں)، یہ غلطی تکتان اور اما بل کانت فتقاً ہو جایا کرتا ہے کہ یہ حقیقت میں اورام نہیں ہوا کرتے، بلکہ "فتق" ہوتے ہیں، اسلئے ایسے اورام میں شکاف لگانا ایک خطرناک غلطی ہو جاتی ہے +

ورما کانت اوراماً باطنیً وليس علی ہذا بعض اوقات یہ اگرچہ اورام باطنہ تو ضرور ہوتے ہیں، لیکن صفاق میں نہیں ہوتے، بلکہ نفس امعاریں ہوتے ہیں اور اس حالت میں بھی شکاف لگانا اور ایسے اورام کو چیر ڈالنا اندیشہ ناک ہوا کرتا ہے +

## الفصل السادس والعشرون في البیط فصل (۲۶) چیرنا، شکاف لگانا

بَطْن: خراجات اور سعات وغیرہ کو چیرنا. بَطْنًا ط: شکاف دینے والا، چیرنے والا +  
من اراد ان يبط بَطْنًا فَيَجِبُ ان **قانون** جو شخص کسی پھوڑے یا رسولی کو چیرنا چاہے، اُسے یذنب بشقه مع الاستِراة والعضو چاہئے کہ اُس عضو کے استِراة اور عضون (جلدی شکلوں والتی فی ذلک العضو اور چپٹیوں) کو دیکھ کر ان کی رفتار کے مطابق اپنے شکاف کی رفتار رکھے (بشرطیکہ شکاف اتنا گہرا ہو کہ جلد کے حدود سے متجاوز ہو کر عضلات تک پہنچنے کا اندیشہ ہو) +

یہاں استِراة اور عضون سے وہ جلدی چپٹیں اور شکن مراد ہیں، جو زیر جلد عضلی ریشوں کے اوپر ہونے سے جلد پر پیدا ہو جاتی ہیں، ورنہ بہت سی باریک چپٹیں بدن کی جلد پر ایسی موجود ہیں، جو لیفات عضلیہ کی رفتار سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی ہیں، بلکہ وہ محض جلدی موڑا درخم ہیں (گیلائی) +

بہر حال اس ہدایت کی ضرورت یہ ہے کہ عضلی ریشے نشتر سے حتی الامکان کم سے کم کٹیں، ورنہ بہت ممکن ہے کہ وہ عضلہ کٹ کر مترخی ہو جائے، اور عضو متعلق عضو مفلوج کی شکل اختیار کر لے +

الا ان يكون العضو مثل الجبهة ہاں اگر وہ عضو پیشانی کی طرح ہو (جس میں جلدی

فان ابسط اذا وقع على مذهب شكن کی رفتار عضلة الجبهة کے عضلی ایات کی  
 آسرتہ وغضونه انقطعت عضلة رفتار کے مخالف ہے، تو جلدی چنٹوں کے مطابق شکاف  
 الجبهة وسقطت على المحاجب لگانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اگر ایسی حالت میں شکاف  
 وفي الاغضاء التي تخالف مذهب جلدی شكن کی رفتار کے مطابق لگایا گیا، تو عضلة الجبهة کٹ کر  
 اسرتہ مذهب ليف عضلها بھوں پر گر پڑیگا۔ اسی طرح ان اعضاء کا بھی حال ہوگا، جنکی شكن  
 کی رفتار عضلی یفات کی رفتار کے خلاف ہوگی +

کتاب عمل التشریح میں جالینوس کا قول ہے: "جب تم عضلة جبهة کے ریشوں کی وضیح پر  
 غور کرو گے، تو تمہیں یہ معلوم ہوگا کہ انکی رفتار سیدی ادب سے نیچے کی طرف ہے۔ اگر پیشانی کی جلد کو ارادۃ او پر تلے  
 حرکت دی جائے، تو اسکا مشاہدہ و معائنہ اچھی طرح ہو جاتا ہے (گیلانی) +

ويجب ان يكون ابسطا عارفا ببطا ط کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ علم تشریح سے  
 بالتشریح تشریح العصب والاوردۃ تشریح اعصاب، تشریح اور وہ اور تشریح شرايين (و غیر) سے  
 والشرايين مثلا يخط فيقطع شيئا بخوبی آگاہ ہو، تاکہ وہ شکاف لگانے میں غلطی نہ کر جائے، اور  
 ان میں سے کسی کو کاٹ نہ ڈالے +

ويجب ان يكون عنده عدد من الادوية على هذا ببطا ط کے پاس چند حاسب خون دو ایس  
 الحاسبة للدم ومن المراهم مسکن درد مراهم، اور اسی قسم کے چند ضروری آلات و سامان  
 المسكنة للوجع والاالات التي مہیا رہنے چاہئیں، مثلاً اس کے پاس دوا جالینوس، پشم  
 تجانس ذلك فيكون معه مثل دواء خرگوش، مکڑی کا جالہ، انڈے کی سفیدی، (رفائد اعصاب)  
 جالینوس و مثل ویدکلا رنب و شمع اور دوا غنے کے آلات (مککادی) موجود ہونے چاہئیں۔ یہ  
 العنكبوت و بياض البيض والمكوى ساری چیزیں اسلئے ہیں کہ اگر غلطی سے جریان خون پیدا ہو جائے  
 وكلها لمنع نزف الدم ان جالبہ یا کوئی ضرورت ہی دانگیر ہو، تو ان سے خون کو بند کیا جا سکے  
 خطأ منها و ضرورة و يكون نیز عامل کے پاس ادویہ مرخیہ بھی رہنی چاہئیں تاکہ حسب  
 معه الادوية المرحية ضرورت تلمین دارفار کے لئے یہ ہتھمال کی جا سکیں +

واذا بطن خراجا فاخرج ما فيه لم جب کوئی پھوڑا چیرا جا چکے، اور اس کی آلائشیں دوا

سے عضلہ جبرہ نمودیکے پیشانی دانے سے کو قدام عضلہ جبرہ سکتے ہیں۔ گویا یہ عضلہ دراصل دو عضلات سے

مرب ہے، جو غلط نہیں ہے +



جب ان یقرب منہ دھنا ولا ماء کی جاچکیں، تو اب یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی روغن، یا پانی، یا  
ولا مراہا فیہ شحم و ذیت غالب ایسے مرہم کا استعمال کیا جائے، جس میں چربی اور روغن زیتون  
کا لبا سلیقون بل مثل مرہم پڑا ہو، اور انکا اثر غالب ہو، مثلاً با سلیقون، بلکہ اگر مرہم استعمال  
القلطہ را ویستعملہ اذا احتاج الیہ کرنے کی ضرورت بھی پڑے، تو مرہم قلعطہ رجبے مراہم دمرہم  
ویضع فوقہ اسفنجہ مغسوسہ فی محففہ استعمال کئے جائیں، اور شراب قابض میں اسفنج کا ٹکڑا  
شراب قابض بھگو کر اسکے اوپر رکھ دیا جائے +

روغن، پانی اور مراہم دھنیہ کے استعمال سے بااوقات زخم بگڑ جاتا ہے، اس میں تعفن دنا دھڑھ جاتا ہے، اور  
رطوبت کی زیادتی سے دیر میں اندام ہوا کرتا ہے +

شرائط بط و بظاط اسی فصل کے ذیل میں گیلانی نے مندرجہ ذیل اضافہ کیا ہے : (۱) بظاط کو چاہئے کہ جس پھوڑے یا  
درم میں شگاف لگنا ہے، اسے برابر دیکھتا رہے، تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ اب پھوڑا پورے طور پر پک گیا ہے +

(۲) پھوڑے میں شگاف اس جگہ لگائیں، جہاں کی جلد پیپ کی دھڑ سے رفیق ترین ہو، نیز وہ ایسا بہت  
ترین مقام ہو، جہاں سے پیپ آسانی سے خارج ہوتی رہے، اور اسکے بہنے میں رکاوٹ نہ ہو۔ ورنہ بہت ممکن ہے  
کہ پیپ کے اندر رکتے رہنے کی وجہ سے ناسور پیدا ہو جائے، جسے کہتے ہیں "کھف" بھی کہا جاتا ہے +

(۳) شگاف دن کے معتدل ترین حصے میں لگنا چاہئے، جبکہ معدہ میں کوئی مقوی خورہ یا مشرب  
پڑا ہو +

(۴) شگاف لگانے سے پہلے مناسب ملین شربتوں یا حقنوں سے آنتوں کو صاف کر لیا جائے +

(۵) شگاف کی حد فاسد گوشت سے لحم میح تک ہونی چاہئے +

(۶) بظاط کی انگلیاں اور پوروے ملائم ہونے چاہئیں، جنکو سخت کاموں سے اور سخت اور کھردری چیزوں  
بچونے سے حتی الامکان بچایا جائے، تاکہ ان کی حس نہ کی رہے +

(۷) شگاف کے بعد پیپ قوت کی برداشت کے مطابق نکالی جائے۔ اگر پیپ کی مقدار بہت زیادہ ہو  
تو ایک ہی بار میں ساری پیپ نہ خارج کی جائے، بلکہ کئی دفعات میں۔ ورنہ قوتیں بڑھ حال ہو جائیں گی +

(۸) بہترین پیپ وہ ہے جو سفید اور چمکنی ہو، نیز نرم، ہوا، اور مقدار کے لحاظ سے معتدل ہو (گیلانی) +

ترجمہ شرح کلیات قانون

لہ کھف: جبب یا کھف اس مخصوص ناسور کو بھی کہتے ہیں جس میں دوسرا منہ کسی جو فدا ر عضو کے جوت  
میں نہ کھل رہا ہو +

## الفصل السابِع والْعَشْرُ فی علاج فساد العضو <sup>قطعه</sup> فصل (۲۷) فساد عضو کا علاج اور اس کا کاٹ ڈالنا

عضو کے فساد (یا اسکے مردہ ہونے) کی وجہ یہ ہوا کرتی ہے کہ قوت حیوانیہ (قوت حیات) کا فعل اس عضو میں باطل ہو جاتا ہے۔ اسکی وجہ بعض اوقات یہ ہوتی ہے کہ اس عضو سے روح حیوانی کا سلسلہ مدد و رم، ضغط، یا سادہ شریانیہ وغیرہ کے باعث بند ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہاں کی قوت حیات اور روح حیوانی شدت حرارت یا شدت برودت کی وجہ سے بگڑ جاتی ہے۔ خواہ یہ مادی ہوں، یا سادہ یا بعض اوقات قوت حیات کے بطلان و فساد کی وجہ کوئی سخی کیفیت، یا انسداد و اختناق ہوتی ہے +

یہ فساد جب پڑی میں ہوتا ہے، تو اسے **سَرَّیْحُ الشَّوْکَہ** کہا جاتا ہے، اور جب دوسرے (نرم) اعضاء میں ہوتا ہے، تو اسے **شَفَا قُلُوس** کہا جاتا ہے۔ اور جب وہ عضو فساد کے رستے میں ہوتا ہے، بایں مٹنے کے ابھی اُس میں پورے طور پر فساد لاحق نہیں ہوا ہے، اور اُس عضو کی حس ابھی کلیتہً باطل نہیں ہوئی ہے، تو متاخرین **غَا لَغْرَا فَا** کہتے ہیں۔ مگر مقدمین **شَفَا قُلُوس** کو غا لغرا فاسے زیادہ عام مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔ گیلانی اسکے بعد گیلانی فرماتے ہیں کہ ”بچنے لگانا (نشر لگانا)، پھر محاجم سے جو سنا، جو نکلیں لگانا، گِل مٹو، گِل ارٹنی، سر کر۔ اور گلاب کا طلا کرنا بعض اوقات اس حالت کے ابتدائی زمانہ میں مفید پڑا کرتا ہے“ +

ان العضو اذا فسد لمزاج سردی مع  
مادۃ او غیر مادۃ ولم یغنی فیہ الشرط  
والاطلاء بما یصلح مما هو مذکور  
فی الکتب الجریئۃ فلا بد من اخذ  
اللحم القاسد الذی علیہ  
ولا ولی ان یكون بغیر الحدید  
ان امکن فان الحدید بما  
اصاب شظایا العصل والعروق  
النا بصنۃ اصابتہ مححفۃ  
ان العضو کسی رومی مزاج کی وجہ سے فاسد ہو جائے  
خواہ وہ مزاج رومی مادی ہو، یا غیر مادی، اور بچنے لگانے سے  
اور مسخ دواؤں کے طلا کرنے سے جو کتب جزئیہ میں بتائی  
گئی ہیں، اس فساد کی کوئی اصلاح نہ ہو، تو اب اس کے سوا کوئی  
چارہ نہ ہوگا کہ اس عضو کے فاسد گوشت کو الگ کر لیا جائے +  
لیکن اس فاسد گوشت کے جُدا کرنے میں بہتر یہ ہے کہ  
حتی الامکان رو یا استعمال نہ کیا جائے (وہ ہے کے تیز آلات نہ تھمال  
کئے جائیں)، کیونکہ وہ ہے سے بسا اوقات عضلی ریشے، اور عروق  
نابضہ (شرائین) اس بُری طرح مجروح و مآؤت ہو جاتی ہیں کہ پھر  
ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی +

فان لم یغن ذلك وكان الفساد  
لیکن اگر اس قسم کے اعمال سے بے نیازی حاصل نہ ہو،

سہ مصلح دوائیں: جو فساد عضو کی اصلاح کرنے والی ہو، جیسا کہ اوپر گیلانی کے قول میں چند دوائیں مذکور ہیں +

قد تعدی الی اللحم فلا بد من اور فساد پڑھ کر گوشت تک پہنچ گیا ہو اور برابر برتنی کرتا جا رہا قطعہ وکی قطعہ بالدهن المخلی (ہو) تو اب اسکے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ اس عضو کو کاٹ ڈالا جائے یا من بذلک جائزہ غائلتہ جائے (قطع عضو: عمل جائز) اور کاٹنے کے بعد اسکو وینقطع الزف وینبت علی قطعہ کھرتے ہوئے روغن زیتون سے داغ دیا جائے۔ چنانچہ لحم و جلد غریب غیر مناسباً شبہ داغنے کی وجہ سے اس عضو کے چاروں طرف تک فساد کے مزید اثرات سرایت کرنے سے رک جاتے ہیں، جریان خون بند ہو جاتا ہے، اور اس عضو مقطوع پر گوشت اور اجنبی وغیرہ مناسب کسی جلد پیدا ہو جاتی ہے، جو اپنی سختی کی وجہ سے حکم سے مشابہ ہوا کرتی ہے (جلد غریب: نیچے نکلی)۔

وان اسرید ان یقطع فیحجب ان یدخل المجلس فیہ ویدور حول العظم فیحث یجد التصاقاً صحیحاً وھنالک یشد الوجع بادل خال المجلس فھو حد السلامة و حیث یجد رھلاً وضعف التصاق فھو فی جملة ما یحجب ان یقطع

استحان حدود فساد جب کسی عضو کو کاٹنا چاہیں تو رکائے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ (فساد و سلامت کے حدود متعین کرنے کی غرض سے) میجسٹ نامی سلائی اندر داخل کریں، اور ہڈی کے گرد گھمائیں (اور اس سے ٹوہ لگائیں)۔ چنانچہ اس ٹوہ میں بس مقام پر یہ معلوم ہو کہ یہاں اتصال و التصاق بالکل درست ہے (مثلاً عضلات و غشیہ ہڈی وغیرہ کے ساتھ چسپاں ہیں)، اور اسی مقام پر (سلائی پہنچانے میں) درد بھی بڑھ جایا کرتا ہے، تو سمجھنا چاہئے کہ یہی حد سلامت ہے اور اس سے پہلے کے اجزاء سارے فاسد ہیں)۔ اور جن مقامات میں سلائی داخل کرنے سے تر ہل اور اتصال و چسپیدگی میں کمزوری محسوس ہو، تو ان سب اجزاء کو فاسد اور واجب القطع سمجھنا چاہئے۔

فتا سرتہ یشق ما یحیط بالعظم الذی یرید قطعہ حتی یحیط بہ الملتاق فینکسر بہ و ینقطع چنانچہ بعض اوقات یہ کیا جاتا ہے کہ ہڈی کے جتنے حصے کو کاٹ کر الگ کرنا ہے، اتنے حصے کے گرد میثقب سے بہت سے چھید کر دیئے جاتے ہیں، جس سے اتنا حصہ ٹوٹ کر

لہ میجسٹ: وہ گند سلائی ہوتی ہے، جس سے زخموں کی گرائی وغیرہ دیکھی جاتی ہے۔

لہ میثقب: برا۔ چھید کرنے کا آلہ۔

و تا سقینش

الگ ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ہڈی کو آری سے کاٹ کر  
الگ کر دیا جاتا ہے (ثقب: چھید کرنا۔ نشر: آری  
سے کاٹنا) +

گیلائی کہتے ہیں کہ پہلی صورت (چھیدنے کی صورت) اُس وقت عمل میں لائی جاتی ہے، جبکہ عظام  
تحت جیسی کوئی ہڈی فاسد ہوتی ہے، جسکا طریقہ عمل یہ ہے کہ ہڈی کے فاسد حصہ کے گرد نہایت تیز اور بار یک  
ثقب سے بہت سے چھید کئے جاتے ہیں۔ اس برے کے سرے کی درازی تخمینہ سے محض اسی قدر ہونی چاہئے،  
جتنی ہڈی کی موٹائی ہوتی ہے، تاکہ براتے وقت ہڈی سے آگے تجاوز کر کے غشیہ اور دماغ کو مارت نہ کر دے۔ پھر  
اس ٹکڑے کو توڑ کر الگ کر لیا جاتا ہے، اور اسکی جگہ کسی دوسرے حیوان کی ہڈی یا سینگہ کا ٹکڑا لگا دیا جاتا ہے۔  
اس کے بعد ٹانگے لگا کر اوپر لمحہ سے زخم کو بھر دیا جاتا ہے +

اور دوسری صورت (آری سے کاٹنے کی صورت) اُس وقت عمل میں لائی جاتی ہے، جبکہ عظم فاسد لائی،  
پہنڈی، بازو، یا ران کی لمبی ہڈیوں کی طرح ہو +

جالینوس نے اپنی کتب میں ایک حکایت لکھی ہے کہ مارکوس کاتب کے غلام کے سینے میں ایک پھوڑا  
نکلا، جو طببا، کی غلط تدبیروں سے ناصور بن گیا۔ چنانچہ ہماری رلے یہ قرار پائی کہ جو کچھ جلد مردہ ہو گئی ہے، اسے  
دور کر دیا جائے، چنانچہ جب جلد کاٹی گئی، تو معلوم ہوا کہ فساد کا اثر جلد کے نیچے ہڈی تک پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ  
ہڈی کے فاسد حصے کو ریتی سے ریت دیا گیا، وہاں کی جعلی (غشار الصدہ) بھی ایسی حالت میں تبدیل ہو گئی تھی کہ سینے  
کے اندر غلاف القلب نظر آتا تھا، اور قلب کی حرکتیں دکھائی دیتی تھیں۔ اس کے بعد جراحت کے اطراف کا علاج  
کیا گیا، اور مرعین شفا یاب ہو گیا (گیلائی) +

واذا ارید ان یفعل بہ ذلک حیل بین الملقط والمثقب و بین اللحم کاٹ کر ہڈی کو الگ کرنا ہو تو جس جگہ کاٹنا یا چھیدنا مقصود  
نکلا یوجع ہے، اسکو لحم میح سے جدا کر دیا جائے، تاکہ دمل ثقب و نشر سے  
غیر معمولی درد نہ پیدا ہو +

تخیر مقامی مگر یہاں پر گیلائی لحم میح سے مقام قطع و مقام ثقب کو مجدا کرنے کی صورت یہ بتاتے ہیں کہ لحم میح پر  
ادویہ مخدرہ لگا دی جائیں، تاکہ عمل قطع وغیرہ کا اثر لحم تک منتقل نہ ہو سکے۔ بے حس کی وجہ سے لحم میح گویا اُس مقام  
سے بے تعلق ہو جائیگا +

خان کان العظم الذی یحتاج الی [قانون] لیکن جس ہڈی کو کاٹنا ہے، اگر وہ ہڈی کی کوئی ابھری

قطعہ شظیہ ناتیہ لیس یتھندم ہوئی کرنج ہو (شظیہ ناتیہ ہو، یا بہ نسخہ دیگر: ہڈی کی کوئی کچھ  
ولا یرجی صلاحها وینحاف ان یفسد ہو، جو جدا ہو گئی ہو۔ شظیہ ناتیہ)، جو اپنی جگہ پر کسی  
یفسد ما یلیھا نخینا اللحم عنھا طرح نہ بیٹھتی ہو، اور اُس کے ٹھیک ہونے کی کوئی امید نہ ہو، اور  
اما بالشق ثمر بالرباط والملائی یہ اندیشہ ہو کہ یہ بگڑ کر قرب و جوار کی ساختوں کو بگاڑ دیگی، تو اس  
خلاف الجہتہ واما یجیل اُخری شظیہ سے محکم کو بٹانے کے لئے اُس مقام کے گزشتہ وغیرہ کو چیر  
تھدی الیھا المشاہدہ کر، اور گرفت میں لیکر مخالف جانب کھینچا جائے، تاکہ ہڈی

صاف طور پر نمودار ہو جائے، اور اسے آری وغیرہ سے کاٹ کر  
جدا کر لیا جائے۔ یا اس مقصد کے لئے دوسرے جیلے اختیار  
کئے جائیں، جنکی طرف مواتہ اور محل کو دیکھنے سے رہبری ہو سکتی ہے  
وَحَلْنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَضْوِ شَرِيفٍ اِذَا **قانون** اگر اُس ہڈی کے پاس، جسے ہم کاٹنا چاہتے ہیں، کوئی  
كَانَ هُنَاكَ مَجْبُوبٌ مِنَ الْخَرَقِ عَضْوِ شَرِيفٍ موجود ہو (اور یہ اندیشہ ہو کہ علیت جراحیہ سے وہ  
بَعْدَ كَيْفَاةٍ مَجْبُوبٌ مِمَّا قَطَعْنَا مجروح یا مآؤن ہو جائیگا) تو اس ہڈی کے اوپر اُس شریف عضو کے  
درمیان ختمتے رکھ کر ہیں آڑ کر لینی چاہئے، تاکہ ان خرقوں (کے  
حائل ہونے) سے وہ عضو کم و بیش دور ہو جائے، اس کے بعد  
اُس ہڈی کو کاٹ لینا چاہئے +

ایک ضرورت زیادہ تر اُس وقت پیش آتی ہے، جبکہ یہ عمل پسلیوں میں کیا جاتا ہے، اور کسی ضرورت سے  
پسلیوں کو کاٹنا پڑتا ہے (آئی) +

اس قسم کا تحفظ نہ صرف ہڈی کے کاٹنے کی صورت میں اختیار کیا جاتا ہے، بلکہ دوسرے عملیات میں بھی +  
وَانْ كَانَ الْعَظْمُ مِثْلَ عَظْمِ الْفَخْذِ **شذرہ** اگر کوئی فاسد ہڈی عظم الفخذ کی طرح ہو (جو خاصہ  
وَكَانَ كَبِيرًا قَرِيبًا مِنْ اعْصَابٍ کی طرف سے فاسد ہو گئی ہو، اور اس میں خاصہ بھی شریک ہو)  
وَشَرَاثِينٌ وَادْرَدَةٌ وَكَانَ فَاسِدًا یعنی وہ ہڈی بڑی ہو، اور اعصاب، شرائین اور ادردہ سے  
قَرِيبًا ہو، اور اُس میں فساد بھی بہت زیادہ ہو، تو اسی حالت  
کَثِيرًا فَعَلَ الطَّبِيبُ الْهَرَبَ میں طبیب کو عمل قطع سے) دستکش ہو جانا چاہئے +

لہ ناتیہ: ترے شتر ہے + لہ ناتیہ: تارے شتر ہے، یعنی "بند" +  
لہ خرقہ: خرقہ کی مع) وہ پاک صاف، ملائم اور باریک کپڑے کی دجیاں جو علیت جراحیہ میں کام آتی ہیں +

کیونکہ اسی حالت میں عفونت و فساد رکنا نہیں ہے، بلکہ آگے تبادلاً کرتا ہوا چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مرے فاسد ہو گئے ہوں، یا کر کے پاس فساد ہو، تو بھی عمل ترمیم نہیں ہے +

الفصل الثامن والعشرون فی معالجات تفرق الاوصاف القروح فصل (۲۸) تفرق اتصال و اقسام قروح و معالجات

تفرق الاتصال فی الاعضاء العظمية يعالج بالتسوية والرباط الملائم المقول فی صناعة الجبر وسيا تيدک فی موضعه ثمر بالسکون واستعمال الغذاء المغري انذی سیرجی ان يتولد منه غذاء غرض و فی ویشد شفقتی الکسر ویلا نرمهما کاکفشیر

اعضاء عظمية تفرق الاتصال علاج کا اصول یہ ہے کہ پہلے اس تفرق اتصال کو ہموار اور درست کر لیا جائے (تسویہ)، اس کے بعد اس عضو کو مناسب طریقے سے باندھ دیا جائے، جیسا کہ "مناعت جبر" میں بیان کیا گیا ہے اور جو اپنی جگہ پر آئیگا (جبر) ہڈی کا جوڑنا، اس کے بعد اسے سکون بخشا جائے (تاکہ اس عرصہ میں عضو کا تفرق" الختام و اتصال میں تبدیل ہو جائے)، اور غذایہ مغریہ (لشداد غذائیں، مثلاً کھلے پائے) کھلائی جائیں؛ کیونکہ اسی قسم کی غذاؤں سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ ان سے بدن کے اندر غرض و فی غذائیں (غرض و فی مواد جوڑنے والے مواد) حاصل ہوں، جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کے دونوں لبوں (دونوں سروں) کو مضبوطی کے ساتھ جوڑ دیں، اور ان سروں کے ساتھ کفشیر (جھال) کی طرح چپک جائیں +

کفشیر: فارسی لفظ ہے، جس کے معنی جھال کے ہیں، جس سے تانبہ کے برتنوں اور چادروں کو جوڑا جاتا ہے جیسے اردو میں "جھال لگانا" کہتے ہیں +

فانه من المستحيل ان ينجد العظم و خصوصاً فی الابدال البانغیر (جوانوں کی ہڈی، جو سن نو سے تبادلاً کر چکے ہوں) سوائے اس الاغلا هذه الصفة فانه لا يعود صورت کے (سوائے جھال کی صورت کے) کسی اور طریقے پر جوڑ الی الاتصال البتة و سنتکلم فی سکے: ہڈی بار دیگر اپنے سابقہ اتصال پر کسی طرح عود نہیں کیا انجیر کلاماً مستقیماً فی الکتاب الجزئیة کرتی ہے +

ہم عنقریب کتب جزئیہ میں "جبر" کے متعلق ایک مفصل بیان لکھینگے +

واما تفرق الاتصال الواضعی لأعضاء اللینة فالغرض فی علاجها مراعاة اصول ثلثة ان كان السبب ثابتا بشرطیکہ اس تفرق کا سبب ثابت ہوتا ہے :

اعضائے لینہ کے تفرق اتصال کی لمحاظ سبب کے دو قسمیں ہیں : پہلی قسم وہ ہے جس میں عضو، وقت ہی کے اندر مادہ پیدا ہوتا ہے، یہ مادہ کسی دوسرے مقام سے نہیں آتا۔ اس قسم کو "سبب ثابت" کہا جاتا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جس میں مادہ دوسرے عضو سے ہلکا آتا ہے، وہاں نہیں پیدا ہوتا۔ اس قسم کو "سبب غیر ثابت" کہا جاتا ہے۔ لیکن تینوں اصول کا لحاظ تفرق اتصال کی دونوں قسموں میں کرنا ضروری ہے (گیلائی) +

فأول ما یجب هو قطع ما یسبل وقطع ما دھمان کان ملجأ ورمادہ قطع اتصال کے باعث) پر رہا ہے، اُسے روکا جائے اور مادہ سیلان کو قطع کیا جائے، بشرطیکہ سیلان کا مادہ اس کے کسی عضو مجاور میں ہو (اور وہیں سے آکر رہا ہو) یا پٹختہ دیگر بشرطیکہ مادہ متحرک اور جاری ہو) +

دوسرا اصول یہ ہے کہ شے اور تفرق کو جوڑا جائے (الحام) اور اس مقصد کے لئے مناسب دوائیں اور غذاؤں استعمال کی جائیں +

والثانی الحام الشق بالادویة والأغذیة الموافقة

تیسرا اصول یہ ہے کہ حتی الامکان تفرق اتصال میں عفونت کو روکا جائے +

والثالث منع العفونة ما امکن

جب ان تینوں امور میں سے کسی ایک امر میں کامیابی ہو جائے، تو اس وقت باقی دواؤں کی طرف توجہ کرنی چاہئے +

وإذا کفیت من الثلثة واحداً اصرقت العناية الی الباقیین

مثلاً کسی شریان کے تفرق اتصال کی صورت میں جب سیلان خون کے روکنے کی تدبیر کارگر ہو جائے

لہ لیکن آملی نے سبب ثابت کی توجیہ ایسے الفاظ میں کی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب تفرق اتصال کا سبب نفس عضو میں حاصل ہوتا ہے، کسی دوسرے مقام سے منتقل ہو کر نہیں آتا ہے، تو اس وقت اسے "سبب ثابت" کہتے ہیں؛ ورنہ "سبب غیر ثابت" +

تو باقی دونوں امور کی طرف توجہ کی جائے +

اما قطع ما یسیل فقد

عرفت الوجه فیہ

واما الالحام فجمع الشفاہ اذا

اجتمعت وبالتجفیف و تساول

المغریات

چنانچہ سیلان مواد کے روکنے کے طریقے تو (گذشتہ بیانات میں) معلوم ہو چکے +

تفرق کو جوڑنے (الاحام) کی صورت یہ ہے کہ زخم

یا شگلان کے بوں کو باہم ملائے کی کوشش کی جائے، بشرطیکہ

وہ مل سکیں (اور باہم قریب ہو سکیں)۔ مجففات استعمال کئے

جائیں، اور مغریات کھلائے جائیں +

زخم کے لب بعض اوقات سکڑ کر اتنے دور ہو جاتے ہیں کہ باہم ملتے نہیں، اور بعض اوقات بیچ کا حصہ

اتنا کٹ کر ضائع ہو جاتا ہے کہ انکا باہم ملنا محال ہوتا ہے +

زخم کے بوں کو جوڑنے کے لئے بسا اوقات ٹانگے لگائے جاتے ہیں (خیاطت)، اور پرنے زمانے میں

یہ بھی دستور تھا کہ زندہ حیوانوں کو پکڑ کر ان کے زنبوری سروں کو چپکا دیتے تھے، اور پھر قبضی سے پیوستہ کے جسم کے

پچھلے حصے کو کاٹ دیا کرتے تھے +

وینبغی ان تعلم ان الغرض فی

مداواة القروح هو التجفیف

اصلی غرض تجفیف ہوا کرتی ہے (یعنی یہ مقصود ہوا کرتا ہے

کہ قروح کے اندر جتنے مواد فاسدہ اور رطوبات رد یہ موجود ہیں

وہ کم ہو جائیں، اور آئندہ ایسے فاسد مواد کی پیدائش

بند ہو جائے) +

چنانچہ اگر قروح پاک صاف (قروح یقینہ) ہوں

دان میں عفونت اور آلائش کی کثرت نہ ہو، تو محض مجففات

کا استعمال کرنا کافی ہے (اور کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں) +

اور اگر قروح گندے ہوں (قروح عقیلہ) ہوں،

تو ان میں ایسی دوائیں استعمال کی جائیں، جو تیز اور آکال

ہوں (گوشت کو کھانے والی ہوں)، مثلاً قلعہ طارہ، زاج

ہڑتال، چونہ (اور تو تیل)؛ پھر اگر ایسی دواؤں سے فائدہ نہ ہو

تو مجبوراً آگ استعمال کرنی پڑے گی (یعنی داغنا پڑیگا جس کے

نماکان منها نقیا جفف فقط

وماکان منها عفنا استعملت فیہ

الادویۃ الحادة کالہ کالہ کالہ فقط

والزاج والنزینج والنورۃ فان

لم ینجع فلا بد من النار



لئے سونا بہتر سمجھا جاتا ہے) +

والد واء المرکب من الزنجار و الشمع جو دوار زنجار، موم، اور روغن سے مرکب ہو، وہ زنجار والدھن بنتی بزنجار و یمنع کی وجہ سے قرص کا تنقیہ کرتی ہے، اور روغن اور موم کی وجہ سے اخر اطال الذع بدھنہ و بشمعه سوزش اور طین کی زیادتی کو روکتی ہے (جو زنگار سے متوق ہے)، فہو دواء معتدل فی هذا الشان اسلئے ایسی دوا اس کام کے لئے (تجفیف قروح کے لئے) ایک معتدل دوا ہے +

جالیئوس کا قول ہے: میں نے قیروطی کو (موم روغن کو) مثبت کیم پایا، مگر اس سے پیپ میں زیادتی ہو جاتی ہے، اور زنگار کو مانع قیج پایا، مگر اس سے سوزش بڑھ جاتی ہے، اس لئے قروح کے اندمال میں تاخیر واقع ہوتی ہے۔ اس وجہ سے میں نے زنگار کو قیروطی کے ساتھ ملا دیا، تاکہ ایک کی اصلاح دوسرے سے ہو جائے اور اس کا خاصہ یہ معتدل بن جائے۔ گیلانی +

و نقول ان کل قرح لا یخلو ما قرح مفردہ و مرکبہ ہم کہتے ہیں: کوئی قرح دو حال سے خالی نہیں ان یکون مفردۃ و اما ان یکون مرکبہ ہو سکتا ہے۔ یا وہ مفرد ہوگا، یا مرکب (یعنی قرحہ کی دو قسمیں ہیں: مفردہ، اور مرکبہ) +

قشر حہ مفردۃ اس معمولی قرحہ کو کہتے ہیں، جس میں کوئی غیر معمولی بات نہ ہو، نہ غیر معمولی درد ہو، نہ دہان کی سافست میں کوئی غیر معمولی فساد و عفونت ہو، نہ کسی مادہ کا دہان غیر معمولی انصباب ہو، مثلاً سیلان خون، اور جریان رطوبت، غیر معمولی تفرق ہو اور جہر عضو میں کوئی کمی آئی ہو، نہ دہان کوئی غیر معمولی سوز مزاج ہو، نہ اس میں کوئی شے زائد بڑی وغیرہ کی قسم سے ہو، جو اسکے اندمال میں رکاوٹ پیدا کرے۔ اور اگر اسکی مخالف صورتیں موجود ہوں، تو اس سے قشر حہ ہر گز کہہ نہ جاتا ہے (ماخذ از بیان جالیئوس) + مگر شیخ نے ان دونوں اصطلاحات کی کوئی صراحتاً تعریف نہیں کی، اسلئے مختلف اقوال کی تطبیق میں دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں، اور شکوک بڑھ گئے ہیں +

فالطفرۃ ان کانت صغیرۃ ولم چنانچہ قرحہ مفردہ (قرحہ بسیطہ) اگر چھوٹا سا ہو، اور اسکے یتاکل من و سطہا شئی فیجب ان اندر کسی قسم کا آئنا گل نہ ہو، تو اس وقت اسکا علاج یہ ہے کہ بجمع شفتاھا و یعصب احد توتی اسکے دونوں لبوں کو (خیاطت وغیرہ کے ذریعہ) ملا کر پٹی باندھ دو قوع شئی فیما بینہما من دھن دئی جائے، اور یہ احتیاط برقی جائے کہ دونوں کے درمیان اوغباسر فافھا تلحم (قرحہ کے اندر) روغن، اگر وہ غبار دار اور دیگر اجسام غریبہ

اور مواد سوذیہ) نہ داخل ہونے پائیں۔ ایسا زخم محض اسی  
تدبیر سے مندل ہو جائیگا +

گیلائی کہتے ہیں: جراحت جس قدر زیادہ تازہ ہوگی، اور مدت کم گزری ہوگی، اسی قدر یہ تدبیر زیادہ  
سودمند ثابت ہوگی اور اندمال جلد تر ہوگا۔ اسی تدبیر کو فارسی میں "خشک بند" کہا جاتا ہے +

وکن لك الكبيرة التي لم تن هب  
من جوهر هاشی ویمكن اطباق  
جزء منها على الآخر  
اسی طرح اگر قرص بڑا ہو، اور اس عضو کے اصلی اجزاء میں  
سے کوئی چیز کم نہ ہوئی ہو، اور اسکے سرے اور لب ایک دوسرے  
کے ساتھ مل سکتے ہوں۔ تو بھی وہی مذکورہ اصول علان بتنا  
علاج کے لئے کافی ثابت ہوگا +

مگر پہلے حسب ضرورت تنقیہ کرنا، مجفقات اور جالیات کا استعمال کرنا ضروری ہے +  
فاما الكبيرة التي لا يمكن ضمها شقاً  
كان او فضاء مملوءاً صلباً  
او قد ذهب منها شئ من جوهر  
العضو فعلاجه التحفيف  
لیکن اگر قرص بڑا ہو، اور اسکے لبوں کا اور اجزاء کا باہم  
ملنا ناممکن نہ ہو، خواہ وہ معمولی شق اور شکاف ہو، یا پیپ سے  
بھری ہوئی کوئی نضار ہو، یا جو ہر عضو کا کوئی حصہ غائب ہو چکا  
ہو، تو اس وقت اسکا علاج تحفیف ہے +

یہ اخیر صورت قرص کے مرکب ہونے کی ہو سکتی ہے، اگرچہ اسکے علاوہ اور صورتیں بھی ممکن ہیں۔ اگر اس  
صورت کو "قرص مرکبہ" کی مثال بنادی جائے، تو کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ اگرچہ بعض شارحین اس سے متفق  
نہیں ہیں +

گیلائی کہتے ہیں کہ بعض اوقات دو مجفف قرص میں تحفیف پیدا کرنے سے عاجز ہوتی ہے؛ چنانچہ  
ایسے وقت میں شکاف لگانا پڑتا ہے۔ شکاف کا ہے قرص کے زیرین حصے میں لگایا جاتا ہے تاکہ سیلان مواد  
میں سہولت رہے، اور رطوبات عضو اور جوہر فاسدہ کو قرص سے صاف کر لیا جاتا ہے، پھر دو مجفف استعمال  
کی جاتی ہے، اغذیہ لطیہ اور صابن سے بدنی تغذیہ کو درست کیا جاتا، اور خون صالح پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی  
ہے، اور تقویت مزاج اور تقویت اعضائے یکمہ کا خیال کیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں یہ ایک بڑا اصول ہے،  
جسے نظر انداز کرنا چاہئے +

فان كان الذاهب جلدًا فقط حجب  
الی ما یختم وهو ما بالذات  
فانقوابض واما بالعرض فالحادة  
لیکن قرص سے جو جوہر کم ہو گیا ہے، وہ اگر محض جلد  
ہے، تو اس وقت ایسی دواؤں کی ضرورت لاحق ہوگی جو قرص  
پر کھڑ بنادیتی ہیں (ادویہ حاصیہ)۔ چنانچہ جو

استعمل منها قليل معلوم مثل الزاج دوائیں بالذات یہ ندرست بخام دیتی ہیں، وہ تو قابضات ہیں والقلقط اس فائحا عون علی التحقیف اور جو دوائیں بالعرض کھڑی ہوتی ہیں، وہ زاج اور قلقطار جیسی واحداث الخشکریۃ فان کثرا ککل ادویہ حادۃ (آکالہ منہ غلبہ) ہیں، بشرطیکہ قلیل مقدار میں استعمال کی جائیں، جیسا کہ کتاب الادویہ میں بتایا گیا وزاد فی القروح

ہے۔ ایسی دوائیں نجیف قرصہ میں اور کھڑنڈ پیدا کرنے میں امداد کرتی ہیں۔ لیکن اگر ان دواؤں کو زیادہ مقدار میں استعمال کیا گیا، تو یہ زخم کو کھا کر اس میں زیادتی پیدا کر دیتیگی +

واما اذا کان الذی اھب لحمًا لیکن قرصہ سے جو جو ہر گھٹ گیا ہے، وہ اگر لحم ہو، کالقرح والغائرۃ فلا یجب ان یبادا مثلاً قروح فائزہ جن میں گرائی اسی وجہ سے حاصل ہوتی ہے الی الختم بل یجب ان یعتنی کہ اندر کا گوشت گل کر صاف ہو جاتا ہے، تو اس حالت میں یہ اوکلا بانبات اللحم وانما ینبت کسی طرح مناسب نہ ہوگا کہ کھڑنڈ پیدا کرنے میں مہلت کی جائے اللحم ما لا یتعدی تخفیف الدرجۃ بلکہ اس وقت گوشت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور الا ولی کثیرا گوشت وہی دوائیں پیدا کر سکتی ہیں (مُنْبِتٌ لِّحْمًا) جن کی قوت تخفیف پہلے درجہ سے زیادہ متجاوِز نہ ہو +

بل ہمنہا شرائط یبغی ان یداعی شرائط استعمال بلکہ (محفظات کے استعمال میں) یہاں چند شرائط محفظات ہیں، جن کا لحاظ کرنا ضروری ہے:

من ذلک اعتبار حال مزاج المرصود (۱) عضو کے اصلی مزاج کا اور قرصہ کے مزاج کا لحاظ الاصلی وھذا مزاج القرحة کیا جائے:

فان کان العضو فی مزاجہ شدید چنانچہ اگر عضو کا اصلی مزاج بہت مرطوب ہو، اور قرصہ میں المرطوبۃ والقرحۃ لیست بشلیلۃ رطوبت زیادہ نہ ہو، تو پہلے درجہ کی ہلکی سی تخفیف کافی ثابت ہوگی

لہذا کیونکہ دوائیں کاوت، دواغنی والی (ہیں) (گیلانی)

لہذا جالینوس نے کتاب "جوامع غلو تن" میں لکھا ہے: جن دواؤں سے قروح کا علاج کیا جاتا ہے، وہ ساری کی ساری مجفف ہیں، اگرچہ تخفیف و بیہرست میں اختلافِ ماری ضرور ہے، چنانچہ جن دواؤں سے انباتِ لحم مقصود ہو، وہ قرصہ کی ادویہ مستعملہ میں سے بلحاظ تخفیف کے کمترین ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر الزاق مقصود ہو، تو ان میں تخفیف زیادہ ہونی چاہئے (گیلانی لخصاً) +

الرطوبة كفي تخفيف سائر في الداجة الا وكان المرض لم يبعد عن طبيعة العضو كثيرا وورئیں ہو گیا ہے +

واما اذا كان العضو يابس والقرجة شديدة الرطوبة حتى يخرج الى ما يحفف في الثانية والثالثة ليرد الى مزاجه اور تیسرے درجہ کی دوا بخفف کی ضرورت پڑے گی +

ويجب ان يعدل الحال في المعتدلين اسي طرح جب دونوں کے مزاج معتدل ہوں، تو اس قیاس پر اس تدبیر میں اعتدال اختیار کرنا پڑے گا +

ومن ذلك اعتبار مزاج البدن كله لان البدن اذا كان شديدا ليوسه وكان العضو النازل في رطوبة معتدلة في الرطوبة بحسب البدن المعتدل فيجب ان يخفف بالمعتدل (۲) سائے بدن کے مزاج کا لحاظ کیا جائے : چنانچہ اگر بدن میں بوسست شدید ہو مثلاً بڑھا پے کا زمانہ ہو، اور عضو متفرج میں رطوبت زیادہ ہو، لیکن اسے اگر معتدل بدن کے لحاظ سے دیکھا جائے، تو اسکی رطوبت معتدل اور اوسط درجہ کی ہو (زیادہ بڑھی ہوئی نہ ہو)، ایسی صورت میں معتدل بخفف سے تخفیف پیدا کرنی چاہئے +

وكذلك ان كان البدن شديدا الرطوبة والعضو الى اليوسه فان خرجا جميعا الى الزيادة في ان كان الخروج الى الرطوبة جففا تخفيفا اكثر الى اليوسه جففا اقل جالينوس کے کلام سے یہ واضح ہے کہ انبات لحم کے لئے جحفات کے استعمال میں درجہ جس مقرر کرنے کے لئے مزاج بدن، مزاج عضو، اور قرحہ کی رطوبت کو دیکھنا چاہئے :

ومن ذلك اعتبار قوة الجحفات فان الجحفات انما توضع وان لم يطلب من الجحفات شديدة مثله يمنع الماداة المنصبة الى العضو التي منها يتهدى له شدة عضو متفرج کی طرف مادہ (مادہ صالحہ) کی آمد کو روک دینا جس سے

منها تخفيف شديد ان من الجحفات شديدة مثله يمنع الماداة المنصبة الى العضو التي منها يتهدى له شدة عضو متفرج کی طرف مادہ (مادہ صالحہ) کی آمد کو روک دینا جس سے

له شدة عضو متفرج لحم الكلى في جنس من + مثلاً عضو متفرج غرضہ فی عضو ہو +

انبیاء اللحم كما يطلب في محفقات قرص کے اندر انبات کھم ممکن ہے (اور بلا ایسے صابح مادہ کی آمد  
لا تستعمل لا نبات اللحم بل الختم کے نیا گوشت پیدا ہونا غیر ممکن ہے)، جیسا کہ (تخفیف شدید)  
فانه يطلب منها ان يكون اكثر جلاء ان محفقات سے مطلوب ہوا کرتی ہے، جو انبات کے لئے  
وغسلًا للصدید من المحفقات استعمال نہیں کئے جاتے، بلکہ کھرڈ بنانے کے لئے استعمال کئے  
الخاتمة التي لا يولد منها الا الختم جاتے ہیں، لیکن ان محفقات منبت کھم سے یہ ضرور مطلوب ہوا کرتا  
ولا لحام ولا مال ہے کہ ان میں جلاء کی، اور صدید زرداب کے دھونے کی قوت

بقابلہ ان محفقات خاتمہ کے ناکند ہو، جن سے محض یہ مقصود ہوا کرتا  
ہے کہ زخم پر کھرڈ آجائے، اور یہ جڑ کو مندل ہو جائے (جہاں  
گوشت پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہیں) +

خاتمة: کھرڈ بنانے والی ختم: کھرڈ بنانا، الاحام: زخم کہ جوڑنا، ااحمال: زخم کو بین  
صدید: جب پیپ کچھ عرصہ تک قائم رہتی ہے، اور اس کا قوام رقیق ہو جاتا، اور اس کی رنگت سفید  
سے زردی وغیرہ کی طرف مائل ہو جاتی ہے، تو اسے اصطلاحاً حاصلید کہا کرتے ہیں، جسے فارسی میں زرداب  
کہا جاتا ہے۔ اور قرص کے وہ غلیظ نصلات، جن سے قرص کے اندر ایک غلیظ، لیسدار، اور بدبودار چیز پیدا ہو جاتی  
ہے، اسے اطباء وضعیہ کہتے ہیں۔ رہی پیپ، تو وہ قرص کا ایک معمولی فصلہ ہے +

شیخ کے مذکورہ بالا قول کا خلاصہ ہے کہ ادویہ منبتہ کھم میں دو باتیں مطلوب ہو کر تھیں: (۱) ان  
کی تخفیف شدید نہ ہو، ورنہ انبات کھم حاصل نہ ہو سکیگا۔ (۲) ان میں قوت جلاء اور زرداب اور پیپ کے  
دھونے کی قوت زیادہ ہو (گیلائی) +

وجہیہ الا دویۃ التي تخفف بلا لزع [شذرہ] وہ دوائیں جو بغیر لزع کے محفقت ہیں، وہ انبات  
فہی داخلہ فی انبات اللحم کھم میں داخل ہیں (یعنی محفقت دوائیں، جن میں لزع، سوزش  
اور حدت نہ ہو، وہ منبت کھم ہو کر تھیں) +

وکل قرحة في موضع غير لحيم فہی [شذرہ] جو قرص غیر کھی مقام میں ہو کر تھیں (مثلاً وہ قرص  
غیر عجیبتہ لیسرۃ الی الاند مال بر مفصل میں ہو کر تھیں)، وہ جلد مندل نہیں ہو کر تھیں، علی ہذا  
وکل لک المستدیرۃ وہ قرص بھی بدیر اند مال پذیر ہو کر تھیں، جو گول ہو (اس کے  
برعکس وہ قروح جلد مندل ہو جاتے ہیں، جنکے لب با ہم  
مل سکیں) +

الی منع غناء فیجب ان یکون لطیب  
متدا برانی ذلک

پیش آتی ہے (اور تقویت تکثیر غذا، جس سے ممکن ہے)، اور  
جب پیپ بڑھ جاتی ہے، تو غذا رکے روکنے کی ضرورت پیش  
آتی ہے (الغرض، یہ دونوں غرضیں باہم متضاد ہیں)، اسلئے  
طیب کو اس وقت نہایت تدبیر اور غور و فکر سے کام لینا چاہئے  
(اور اس ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے کہ باوجود کمی غذا رکے  
قوتیں ضعیف نہ ہونے پائیں، اور غذا رکے زیادتی سے ہجرائیاں  
نہ بڑھ جائیں) +

وان كانت القرحة في الاقدام  
والنزید فلا ينبغي ان يدخل الحمام  
او یصاب بماء حار فيجذب اليها  
ما یزید فی الورم فاذا اسكنت  
القرحة وقاحت فلعلة یرخص  
فهما

**قانون** جب قرحہ زمانہ ابتداء اور تیزی میں ہو، تو مریض کو حمام  
میں داخل نہ کرنا چاہئے، اور نہ اس کے زخم پر گرم پانی پڑنا چاہئے،  
ورنہ مواد کے انجذاب سے ورم میں زیادتی ہو جائے گی، ہاں  
جب قرحہ میں سکون آجائے اس کے عوارض کم ہو جائیں، اور  
یہ تسخ ہو جائے، تو اس وقت شاید ان دونوں چیزوں کی اجازت  
دی جاسکے +

وکل قرحة تنكت بسرعة كلما ائملت  
فهي في طريق انتصا  
ويجب ان يتامل دائما لون المدة  
ولون شفة الجرح

**تذکرہ** اگر کوئی قرحہ اندام پاکر جلد جلد چھوٹا کرتا ہو، تو سمجھنا  
چاہئے کہ وہ ناصور بن رہا ہے (تَنْصُرُ: ناصور بننا) +

**قانون** معالج کے لئے یہ ضروری ہے کہ پیپ کی رنگت، اور  
زخم کے کناروں کی رنگت پر برابر نظر رکھے +

چنانچہ پیپ کا سفید ہونا، معتدل القوام ہونا، غیر معمولی بدبو سے اسکا خالی ہونا، غیر معمولی طور پر اسکا زیادہ  
نہ ہونا، اور قرص کے کناروں کا سرخ ہونا اس امر کی علامت ہے کہ قرص اپنے مدارج خوبی کے ساتھ طے کر رہا ہے۔  
اسکے برعکس پیپ کا بد رنگ، بد قوام، اور بدبودار ہونا، اور زخم کے کناروں کا زرد، سبز، بھورا، یا سیاہ ہونا  
بڑی علامتیں ہیں، اور یہ اندیشہ ظاہر کرتی ہیں کہ زخم ناصور بننے والا ہے، (یا یہ کہ یہ بدبو اندام پڑ پڑ ہونے  
والا ہے)۔ گیلانی +

واذا كثرت المدة من غيلا استكتا  
من الغناء فلذلك للنضج

اگر غذا میں زیادتی کے بغیر پیپ کی کثرت ہو، تو سمجھنا  
چاہئے کہ اسکی وجہ تسخ ہے (یعنی طبیعت مواد کو بچا کر خارج کر رہی  
ہے)۔ (یا بہ نسخہ دیگر: اسکی وجہ تسخ — غیر معمولی تسخ — ہے) +

ولشکل الان فی علاج الفس فیقول **علاج فسخ** اب میں نسخ کا علاج بیان کرنا چاہئے (جو عضلات  
انہ لما کان الفس فی تفرق اتصال کے تفرق اتصال کا نام ہے) پنا نچہ ہم کہتے ہیں: جو کہ فسخ  
غائر و راء الجلد فمن البین ایک گہرا تفرق اتصال ہے، جو جلد کے بعد کی ساختوں یعنی  
ان ادویہ میں جب ان تھوڑی قوی عضلات میں) لاحق ہوتا ہے، اسے ظاہر ہے کہ اسکے علاج میں  
من ادویہ المکشفۃ بہ نسبت سطحی اور جلدی تفرق اتصالات کے زیادہ قوی دواؤں  
کی ضرورت ہوگی +

ولما کان الدم یكثر انصبابه الیہ پھر چونکہ سقام فسخ کی طرف خون کا بکثرت انصباب ہو جائے  
احتاج ضرورۃ الی ما یحلل ویجب کرتا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ محلات استعمال کرے  
ان یكون ما یحلله یس بکثیر التجفیف جائیں۔ لیکن محلل دوائیں بہت زیادہ خشک بھی نہ ہوں،  
لئلا یحلل اللطیف و یجرح الکثیف و رد لطیف اجزاء تحلیل ہو جائینگے، اور کثیف اجزاء متحجر ہو کر  
رہ جائینگے +

اگر اسکے اندر عروق سے نکلنے کے بعد خون جکڑا اور مردہ ہو کر رہ جائے، تو اس مقام پر پچھنے اور شکاف  
لگا کر اس خون کو نکال ڈالا جائے، خون کو محجم کے ذریعہ زور سے چوسا جائے، پھر اس کے بعد محلل کمادات  
اور نطولات استعمال کئے جائیں۔ اگرچہ بمقابلہ کمادات کے نطولات بہتر ہیں (گیلانی) +  
اگر فسخ کے مقام پر کوئی مادہ محتبس ہو کر بستہ اور منجمد ہو جائے، تو اسے تحلیل کرنے کیلئے نطولات  
استعمال کئے جائیں، اسپر سیسے کا ایک طبقہ دکھ کر باندھ دیا جائے (گیلانی) +

فاذا قضی الوط من المحلل فیجب پھر جب یہ ضرورت پوری ہو جائے (اور محلات سے  
ان یستعمل المالحم المجدف لئلا مادہ فسخ تحلیل ہو جائے)، تو اب لحم اور مجفف دوائیں استعمال  
یہ تبتک فیما بین الا اتصال و استخراج کی جائیں، تاکہ ساختوں کے اندر آ لائش (دوخ) قائم رہ کر  
ثم یعفن بادی سبب او ینقلع فیعود متحجر نہ ہو جائے، جو پھر ادنی اسباب سے متعفن ہو سکے، یا  
تفرق الا اتصال (کسی وجہ سے) وہ پھر حرکت میں آئے، اور تفرق اتصال دوبارہ  
پیدا کر دے +

مُحِجِمٌ: سے یہاں مراد وہ دوائیں ہیں، جو تفرق کی اصلاح کر سکتی ہیں (جوڑنے والی)، اور  
مُجَفِّفٌ: سے یہاں مراد وہ دوائیں ہیں، جو مقام فسخ سے فحشلات کو زائل کر دیں (گیلانی)، خواہ وہ پوست  
رکھتی ہوں، یا کسی خصوصیت سے وہ یہ کام انجام دے سکتی ہوں +

واذا كان الفسخ اغور شرط الموضع  
لیکون الداء اغوص  
جب فسخ زیادہ گہرائی میں ہو اور خون اُس کے اندر  
مکرمہ جائے، جو محملات وغیرہ سے تحلیل نہ ہو سکے، تو اس مقام  
پر پچھنے (اور نشتر سے شگاف) لگائے جائیں، تاکہ دوائیں اندر  
گھسن سکیں (اور گھسکر اپنا کام کر سکیں) +

واما الفسخ والرض الخفيف فربما  
کفی فی علاجه الفصد  
لیکن اگر فسخ اور رضح خفیف ہوں، تو بسا اوقات  
محض فصدان کے علاج کے لئے کافی ثابت ہوا کرتی ہے +  
آئی دگیلانی کے کلام سے ظاہر ہے کہ فسخ اور رضح اکثر اوقات دونوں بطور مترادف بولے جاتے  
ہیں، اور بعض اوقات رض کا اطلاق فسخ سے کم درجہ کے تفرق اتصال پر کیا جاتا ہے +

فان كان الفسخ مع الشدخ عولج  
الشدخ او لا بالادوية الشدخية  
حتى يمكن علاج الفسخ  
والشدخ ان كان كثيراً عولج  
بالمحفقات  
اگر فسخ کے ساتھ شدخ بھی ہو (یعنی عضلہ کے ساتھ  
اس کا مجاور عصب بھی مجروح ہو گیا ہو)، تو پہلے ادویہ شدخ  
سے شدخ کا علاج کیا جائے، تاکہ اسکے بعد فسخ کا علاج ممکن ہو  
علاج شدخ (شدخ یعنی عصبی جراحت کی دو صورتیں  
ہیں: بلحاظ عدد کے کثیر ہو، یا قلیل)۔ چنانچہ اگر شدخ  
کثیر ہو، تو (فصد کے بعد) محفقات (تویہ) کے ذریعہ علاج کیا  
جائے (شدخ کے گہرہ مقویات بطور بطوخ کے استعمال  
کئے جائیں) +

وان كان قليلا فكتس الا برة  
اسند امره الى الطبيعة نفسها  
ان يكون سمياً متلفاً او يكون شديداً  
الا بجماع او يكون نال عصباً فمخاف  
منه تولد الورم والضربان  
اور اگر سوئی کے چھیننے کی طرح شریخ قلیل ہو، تو اسے  
طبیعت مدبرہ بدن پر چھوڑ دیا جائے، لیکن اگر عصبی جراحت  
سمی اور مہلک ہو (جو کسی زہریلے حربہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو)  
یا زیادہ دردناک ہو، یا کسی عصب میں رکسی بڑے عصب  
میں واقع ہوا ہو، تو ان تمام صورتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ  
اس سے ورم اور ضربان پیدا ہو جائے (ان تینوں صورتوں  
میں علاج و تدبیر کی طرقت تو جبرکری چاہئے، اور طبیعت پر  
بھروسہ نہ کرنا چاہئے) +

چنانچہ اگر جراحت میں سمیت ہو، تو مقام مائت پر پچھنے لگائیں، مخارجہ سے خون چوسا جائے، اور اسکے



بعد اس پر ادویہ مقررہ لگائی جائیں۔ نیز اندرونی طور پر ادویہ تریاقیہ اور مقوی قلب کھلائی جائیں۔ غذا رطیف اور زود ہضم دیں، اور تلمین شکم جاری رکھیں +

علیٰ ہذا اگر عصبی جراحت زیادہ دردناک ہو، یا کسی بڑے عصب میں ہو، ان دونوں صورتوں میں مسکنات الم اور مخدرات استعمال کرائیں، تنقیہ بدن کریں اور غذا میں تخفیف و لطیف کا خیال رکھیں۔ گیلانی +

**تعیب** فنج، ہنک، اور شرخ، اگر دم سے خالی ہو، تو بچی مضبوطی کے ساتھ باندھی جائے، اور اگر دم ہو تو ہلکی +  
واما الوشی فیکفہ نیہ شد س فیک **علاج وشی** | وشی یعنی مونخ کے علاج میں یہی کافی ہے کہ غیر موجد وان یوضع علیہ الادویۃ نرمی کے ساتھ اس عضو کو (بے حرکت کرنے اور آرام دینے کے لئے) باندھ دیا جائے، نہ اس قدر شدید طور پر کہ سکر کہ اس سے

درد پیدا ہو جائے، اور (بچی باندھنے سے پہلے) اس پر مونخ کی دو اکس لگائی جائیں (یعنی ادیان محلہ و مقویہ، مثلاً روغن گل وغیرہ) +

مونخ والے عضو کو اس ہدایت کے مطابق آرام دینا، بے حرکت کر دینا، اور بچی باندھ دینا ہی صحیح اصول علاج ہے۔ اس میں مانع کرنا، اور مانع کر کے اسے اور زیادہ دکھانا بہت مضرت ثابت ہوا کرتا ہے۔ نیز مونخ میں تلمین شکم کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جائے +

واما السقطۃ والضرۃ فیتاج **سقطہ اور ضرہ کا علاج** | سقطہ اور ضرہ کے فی مثلہما الی قصد من الخلاف علاج میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ مخالف جانب کی قصد و تلطیف الغذاء و ہجر اللحم و فحوة کھولی جائے، لطیف غذائیں استعمال کی جائیں، اور گوشت و استعمال الاطلیۃ و المشروبات جسی غلیظ غذائیں ترک کر دی جائیں، اور ان طلاؤں اور ملکوتیہ لذائذ فی الکتاب الجزئیۃ ان مشروبات کا استعمال کیا جائے، جو اس مقصد کے لئے کتب جزئیہ (کتاب چهارم۔ معالجات امراض) میں لکھے گئے ہیں +

واما تفریق الاتصال فی الاعضاء ر وہ تفرق اتصال، جو اعضائے عصبیہ (مثلاً غشیہ العصبیۃ و فی العظام قلنؤ خدر تجبید، صفقات، سعدہ، شاند وغیرہ)، اور بڈیوں میں لاحق القول فیہا الی ان تکلم فی الامور ہر تاسیہ، اسکو ہم ان اعضا کے امراض کے ساتھ اس وقت الجزئیۃ بیان کرینگے، جبکہ ہم اس کلیات اور ادویہ (بعد) امراض میں کلام کریں گے

## الفصل التاسع والعشرون فی الکی فصل (۲۹) کئی (داغ)

داغ اعضا میں گاہے آگ سے دیا جاتا ہے، گاہے ادویہ کا دیہ سے مثلاً خواص کا دیہ اور برقیات کا دیہ سے، اور گاہے اس طرح کہ مجامع کے ذریعہ کئی روز تک تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس مقام کو چوسا جاتا ہے جس سے وہاں پہلے آبلہ پڑتا ہے، پھر اس میں کئی بالائے اس کی طرح پیسپ پڑ جاتی ہے (رگیلانی) الکی علاج ناجہر ملعم انتشار الفساد  
(۱) داغ چند مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے: (۱) کسی عضو کے فساد کو (دوسرے صحیح اعضا تک) پھیلنے سے داغ باز رکھنا ہے +

ولتقوية العضو الذي يبرد مزاجه (۲) بارود المزاج عضو کی تقویت کے لئے مفید ہو (مثلاً وجع الورک میں کوہے کے مقام پر داغ لگایا جاتا ہے) +  
ولتحليل المواد الفاسدة المتشبهة بالعضو (۳) مواد فاسدہ کو، جو اعضا کی ساخت میں سختی کے ساتھ چسپاں ہوں، تحلیل کرتا ہے +  
ولحبس النزف (۴) خون وغیرہ کے جریان وسیلان کو بند کر دیتا ہے +  
(۵) تخم فاسد کو داغ لگھلا دیتا ہے، جس سے وہ انیس عاجز ہوتی ہیں +  
(۶) نزلات اور رطوبات کے انصباب وسیلان کو بند کر دیتا ہے +

وافضل ما يکوی به الذہب جن چیزوں سے داغ ڈالا جاتا ہے، ان سب میں بہترین چیز سونا ہے +

ولا یخلو موضع الکی اما ان یکون ظاهراً فیوقر علیہ الکی بالمشاهدة او یکون غائباً فی داخل عضو کا لاف او الفم والمقعدة ومثل هذا اور مقعد کے اندر، ایسی صورت میں داغ ڈالنے کے لئے ایک محتاج الی قالب یطلى علیہ الطلق سانچہ (قالب) کی ضرورت ہوتی ہے، جس پر ابرک اور سفہرہ رگل والمغرة مبلولة بالخل شریف درستی، یا، گیر (سرکریں) جگہ کر ہلا کر دیتے ہیں، پھر اس پر کپڑا علیہ خرق وتبرد جلاً بماء لپیٹ دیتے ہیں، اور اسے گلاب یا کسی دھارہ (آب نباتا) و سردا و ببعض العصارات سے خوب ٹھنڈا کر کے اُس سفذ میں داخل کرتے ہیں، جہاں

فیل حبل القالب فی ذلک المنفذ داغنا مقصود ہے: اس طرح کہ داغ کا مقام سانچے کے جوف  
حتیٰ یلتقم موضع الکی شمیداس میں آجاتا ہے۔ پھر اس سانچے کے اندر داغ کا آلہ (میکوئی)   
فیہ الملوکی فیصل الی موقعہ داخل کر کے اسے مقام مقصود تک اس طرح پہنچا دیا جاتا ہے کہ   
ولا یوذی ماحولہ و خصوصاً اذا کاروگروکی ساختیں اس سے اذیت نہیں پاتیں، علی الخصوص   
کان الملوکی ادق من فضاء القالب اسی صورت میں جبکہ آلہ داغ قالب کی فضاء اور اس کے سوراخ   
فلا یلتقی حیطان القالب سے باریک ہو، کہ قالب کی دیواروں سے آلہ داغ کی ملاقات   
نہ ہو سکے +

مثلاً کسی ٹکڑی کی ٹنگی یا تے ہو، جسکے سوراخ میں میکوئی داخل کر کے داغ لگایا جائے؛ اور جب یہ اندیشہ ہو   
کہ میکوئی کی گرمی سے ٹنگی (رُموہ) کی دیوار میں گرم ہو جائیگی، تو اسے نکال کر سپر کیز اپیٹا جائے، اور آپ کا ہو، آپ   
خرد وغیرہ سے اسے ٹھنڈا کیا جائے؛ تاکہ کئی کی گرمی سے اعضائے مجاورہ تباہی نہ ہوں +   
ولیتوق الکاوئی ان یتادی قوۃ داغ دینے والا شخص اس امر کی احتیاط رکھے کہ داغ   
کیۃ الی الکاعصاب والاوتار کا اثر اور کئی کی گرمی اعصاب، اوتار، اور رباطات تک نہ   
والرباطات پہنچے، جنکا داغنا مقصود نہ ہو۔ ورنہ ممکن ہے کہ آفت اذیت   
غیر معمولی طور پر بڑھ جائے +

وان کان کیتہ لنزف الدم فحجب نزف دم اگر نزف دم کے لئے داغ لگایا جائے، تو یہ کافی تو می   
ان یجعلہ قویاً لیکون الخشکۃ یشتہ ہونا چاہئے، تاکہ اس سے کافی دبیز اور موٹا کھرنڈ بنے، جو   
عمیق و ثخن فلا یسقط بسر عۃ آسانی کے ساتھ گرنے پڑے۔ کیونکہ اس قسم کا داغ جو نزف کو   
فان سقوط الخشکۃ یشتہ من کے روکنے کے لئے لگایا جاتا ہے، جب اس سے خشک ریشہ گر جاتا ہے   
النزف یجلب افۃ اعظم مما تو پہلے سے زیادہ آفت برپا ہو جاتی ہے اور جریان خون پہلے   
کانت سے شدید تر ہو جاتا ہے +

واذا کویت لاسقاط لحم فاسد لحم فاسد جب لحم فاسد کے اسقاط اور اسکو علیحدہ کرنے کے لئے   
واسد ان تعرف حد الصیحہ داغ لگایا جائے، اور یہ معلوم کرنا چاہیں کہ صحیح اور تندرست حصہ   
فہو حیث یوجہ کی حد اور فاسد لحم کی حد کہاں پر ہے، تو یہ حد وہیں ہوگی   
جہاں درد کا احساس ہوگا جس کے ادراک کا طریقہ تائیموسیا   
فصل میں بتایا گیا ہے +

و دہما احجت ان تکوی مع اللحم  
العظم الذی تحته وتمکنہ علیہ  
حتی یبطل جمیع فسادہ

عظم ناسد گاہے اس امر کی ضرورت ہے کہ گوشت  
کے ساتھ اس ہڈی کو بھی داغ دیا جائے، جو گوشت کے نیچے دیا  
اُسکے اندر ہے۔ اور اُسے اتنی دیر تک اُس پر رکھا جائے کہ  
ہڈی کا سارا فساد جاتا رہے۔

جیسا کہ قروح متفننہ اور قروح اکالہ میں کیا جاتا ہے، جبکہ تا کل و فساد کا اثر نرم ساختوں سے متجاوز  
ہو کر ہڈی تک پہنچ جاتا ہے۔

واذا کان مثل الحنف فلففہ حتی  
لا یغل الدماغ ولا یشتی الحجب  
وفی غیرہ لا تمبال بالاستقصاء

پھر اگر کوئی ناسد ہڈی عظم قحف کی طرح (دماغ جیسے  
نازک اور شریف عضو پر محیط) ہو، تو داغ زیادہ گہرا نہ لگانا  
چاہئے، مبادا داغ کی گرمی سے دماغ میں جوش و غلیان پیدا  
ہو، اور حجب و اغشیہ سکڑ جائیں، لیکن اگر ایسی نازک صورت  
نہ ہو، تو گہرا داغ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

### فصل (۳۰) درد کی تسکین

### الفصل الثلثون فی تسکین الاوجاع

قد علمت اسباب الاوجاع وانھا  
تختصر فی قسمین تعالیم مزاج  
دفعہ وتفرق بالاتصال

یہ تمہیں معلوم ہی ہو چکا ہے کہ درد کے اسباب دو قسموں  
میں منحصر ہیں: (۱) ایک سخت مزاج کا بدل جانا۔ (۲)  
تفرق اتصال +

دشم علمت ان اخر تفصیلها  
ینتھ الی سوء مزاج حار او بارد  
او یا بس بلا مادۃ او مع مادۃ  
کیموسیۃ او سیمج او ورم

نیز تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ اسباب مزاجیہ کی آخری  
تفصیل تقسیم سو مزاج حار، بارو، اور یا بس پر ختم ہوتی ہے،  
خواہ یہ قسمیں بغیر مادہ کے (سادہ) ہوں، یا مادہ کیموسیہ (نلطیبہ)  
یا مادہ ریمجیہ کے ساتھ؛ نیز خواہ یہ ورم کے ساتھ ہوں، یا  
بغیر ورم کے۔

علاوہ ازیں بقول گیلانی، درد گاہے مادہ مائے سے بھی حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ بول حاد سے حرقت  
بول، اور گاہے مادہ ثقلیہ سے، جس طرح اسہال محرق سے آنتوں میں جلن لاحق ہوتی ہے، اور گاہے مادہ بخاریہ  
سے، مثلاً درد سر وغیرہ +

فتسکین الوجع یكون بمضادۃ  
بہر حال تسکین درد کی یہی صورت ہے کہ اسباب کا

الاسباب وقد علمت مضادة  
کل واحد منها کیف یکون وعلمت  
ان سوء المزاج والورم والهرج  
کیف یعالج  
مقابلہ کیا جائے، اور انکی ضد سے ان کو توڑا جائے۔ چنانچہ  
تھیں ان تمام اسباب کے مضاد و مخالف تدابیر بتائے جا چکے  
ہیں۔ اور تھیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سوء مزاج، ورم، اور  
رتج کا علاج کیونکر کیا جاتا ہے +

وکل وجع یشتد فانه یقتل ویعرض  
منه اذلا ببد البدن وارتعاده  
ثم یصغر النبض ثم یبطل  
وذالك لانه یجلب من البرد  
على البدن ما یستغنی به عن  
تنفس الحمار الغریزی ثم  
یموت  
[شذرہ] کوئی درد جب شدید ہوتا ہے، تو حملک اور قاتل ثابت  
ہوتا ہے۔ چنانچہ درد کی شدت سے اولاً بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے  
اور کانپنے لگتا ہے، پھر نبض صغیر ہو کر باطل ہو جاتی ہے، اور  
وہ مر جاتا ہے۔ اس حالت میں نبض کے باطل ہونے کی وجہ یہ  
ہوتی ہے کہ بدن میں برودت کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ حرارت  
غریزی کو تنفس کی ضرورت ہی نہیں رہتی (یعنی وہ اتنی ٹھنڈی  
ہو جاتی ہے کہ اب اسے ٹھنڈی ہوا کی ضرورت ہی نہیں رہتی)  
اسلئے حرکت نبض اور حرکت تنفس بند ہو جاتے ہیں +

یہ توضیح کے الفاظ کی انیس کے مفہوم کے مطابق ترجمانی ہے، جس میں بہت کچھ غور کی گنجائش ہے۔ ورنہ  
درد کی شدت سے نبض کیوں باطل ہو جاتی ہے؟ اس کے اسباب دوسرے ہیں۔ اور یہ کہنا بہت دشوار ہے  
کہ غلبہ برودت سے حرکت نبض کی ضرورت باطل ہو جاتی ہے، اور یہ کہ نبض سے اعصاب کے اندر ہوا بار دہر چلا  
کرتی ہے، جو ٹھنڈک کا ذریعہ بنتی ہے +

وجلة ما یسکن الوجع اما یبدل المزاج  
واما یحلل المادة واما یخلل  
[مسکات درد] درد کے سارے مسکات یا مبدل مزاج ہیں،  
یا محلل مادہ، یا مخدر +

چنانچہ پہلے دونوں قسمیں تو اسباب درد سوء مزاج اور تفرق اتصال — کو دور کر کے تسکین کا ذریعہ  
بنتی ہیں، اور تیسری قسم آدھ حساس — اعصاب — میں اثر کر کے نفس درد کو نازل کر دیتی ہے +

والتمیاز یریزیل الوجع لانه یذهب  
بجس ذلك العضو واما ینا ین ھب  
بجس لاحت الشیثین اما لفرط  
التبرید واما السمیة فیہ مضادة  
لقوة ذلك العضو  
چنانچہ تھیلر (جو مخلص کا عل ہے) اسلئے  
درد کو نازل کرتی ہے کہ اسکی وجہ سے درد ناک عضو کی قوت  
احساس ہی منقود ہو جاتی ہے۔ اور تھیلر سے قوت  
احساس دو طور پر نازل ہوا کرتی ہے: (۱) گاہے تبرید کی  
زیادتی کی وجہ سے (جیسا کہ برت سے عضو سن اور بے حس ہو جاتا)

ہے)؛ اور (۲) گا ہے اس وجہ سے کہ دوا رخصت کے اندر کوئی  
مخصوص سمیت ہوتی ہے، جو اس عضو کی قوت کے مضاد اور  
دشمن کی طرح عمل کرتی ہے۔

والمریخیات من جملة ما يحلل برفق  
مثل الشبت وبنر الکتان واکلیل  
الملک والبا بونج وبنر الکرفس  
واللوز المروکل حار فی الا ولے  
وخصوصاً اذا کان هناك تغریة  
ما مثل صمغ الا جاص وانشا  
والاسفیداجا والزعفران واللادن الخطمی  
والحماما والکرنب والشحم طینهما  
والشحم والزوا الرطب ادھان حماد  
کھر خیات (یعنی وہ دوائیں جو اعضا میں استرخا  
پیدا کر دیتی ہیں) بھی جملہ محلات میں داخل ہیں، جو ہند رتج  
اور نرمی کے ساتھ تحلیل کرتی ہیں، مثلاً شبت، تخم کتان،  
اکلیل الملک، بابونہ، تخم کرفس، بادام تلخ، اور وہ تمام  
دوائیں جو پہلے درجہ میں حار ہوں، علی الخصوص جبکہ اُن میں کچھ  
تغریہ (لین) بھی ہو، مثلاً صمغ اجاص (گوند درخت آلو بخارا)  
نشا، اسفیداجا، اسفیداجات (سفیدہ قلعی وغیرہ)، زعفران، لادن،  
خطمی، حماما، کرنب، شحم، اور کرنب و شحم کے جو شانہ کے، زوا  
سبز، اور ریغن (جو اس بارہ میں) بتائے گئے ہیں۔

ہر خیات سے چونکہ ساختیں ٹھیلی پڑ جاتی ہیں، اور عضلات کے ریشے اپنے انقباض کو کم کر دیتے  
ہیں، اسلئے تناؤ کم ہو جایا کرتا ہے، جو ازدیاد درد کا عموماً باعث ہوتا ہے۔ نیز مریخیات کے مذکورہ اعمال سے  
تحلیل مواد میں بھی امداد ملتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مادہ درد کی تحلیل سے درد میں یقیناً خفت حاصل ہوگی۔  
مذکورہ بالا ادویہ میں سے سب دوائیں پہلے درجہ میں اگرچہ حار نہیں ہیں، لیکن انکو ترکیب دیکر پہلے  
درجہ کی حار بنا سکتے ہیں (۱)؛ +

والمسہلات والمستقرغاث کیف  
کانت من هذا القبیل  
مُسہلات اور مُستقرغاث، خواہ کیسے ہی  
ہوں (ضعیف ہوں، یا قوی، حار ہوں، یا بارد)، مریخیات  
یا جملہ محلات و مسکنات میں سے ہیں (کیونکہ مسہلات اور  
مستقرغاث سے کچھ تو مادہ الم فارج ہی ہو جاتا ہے، اور  
بقیہ کی تحلیل میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے درد  
میں کمی ہو جاتی ہے) +

چنانچہ سرسہ، کان وغیرہ کے اکثر درودوں میں تبض کھولنے سے درد میں کمی ہو جایا کرتی ہے، اور  
تبض کی موجودگی سے درد کی شدت میں اضافہ ہوا کرتا ہے +

و یجب ان تستعمل المراحیات بعد الا [قانون] مناسبا یہ ہے کہ تسکین درد کے لئے مراحیات متفرغ ان اشیاء الی الاستفراغ استعمال کرنا چاہیں، تو پہلے مادہ کا استفراغ کر لیں، بشرطیکہ حتی یقطع المادۃ المنصبۃ الی ذلک استفراغ کی ضرورت ہو، تاکہ جو مادہ اس عضو کی طرف متوجہ ہے، اور انصباب پارہا ہے، اس کا انصباب ٹپک جائے۔

و ایضا جمیع ما ینضج الا و سراما اسی طرح جو چیزیں اور ام کو پختہ کرتی ہیں، اور او یغیرھا ان کو پھاڑ ڈالتی ہیں (منضجات ادسراما اور مَفَجَّرات) وہ بھی اسی قبیلے سے ہیں۔

یعنی یہ بھی مراحیات کی طرح سکناات درد میں سے ہیں، یا یہ کہ: ان کو بھی استفراغ کے بعد استعمال کرنا چاہئے (گیلانی)۔

والمخدرات اقواھا الا فیون و ادویۃ مُخَدِّرَة میں قوی ترین چیزا فیون من جملتها اللفاح و بذراۃ و قشور ہے۔ علیٰ ہذا جملہ مخدرات میں یہ چیزیں بھی داخل ہیں: اصلہ و الخشخاشان و البنج و الشولان لفاح، تخم لفاح، پوست بنج لفاح، دونوں خشخاش و عنب الثعلب المخدر و بذراۃ الجنس (خشخاش سیاہ، اور خشخاش سفید)، اجوائن خمرسانی، شوکران، عنب الثعلب مخدر (یعنی مکو کی مخدر قسم)، اور تخم کا ہو۔

و من هذه الجملة الثلج و الماء البارد و من هذه الجملة الثلج و الماء البارد نیز مخدرات میں سے برف اور ٹھنڈا پانی بھی ہے۔

و کثیرا ما یقع الغلط فی الا و جاع [شذرہ] بسا اوقات درووں میں (اسباب کے محاذ سے) فیکون اسبابھا اموراً من خارج اس طرح مغالطہ ہو جایا کرتا ہے، کہ درد کے حقیقی اسباب مثل حر و برد و سوء و ساد و فساد تو بیرونی ہوتے ہیں، مثلاً گرمی، سردی، تکیہ کی خرابی، مضطجع او صرعه فی السکر و غیرہ فرش کا بگاڑ، یا سستی و مدہوشی وغیرہ کی حالت میں گرم پڑنا، فیطلب لھا سبب من البدن گران کے لئے اندرونی اسباب تلاش کئے جاتے ہیں، فیغلط فامذ ان یسعر ف جس میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ ذلک و یتعرف هل هناك امثلا پہلے اس کی پوری تحقیق کر لی جائے کہ اس قسم کے بیرونی

ام ایس وی تعرف هل كانت هناك اسباب الامتلاء المعلومه  
اسباب الامتلاء المعلومه  
اسباب تو لاحق نہیں ہوئے، اور یہ معلوم کر لیا جائے کہ اس  
وقت امتلاء ہے، یا نہیں، اگر امتلاء موجود ہے، تو اس نے  
پہلے امتلاء کے اسباب معلوم تھے، یا نہیں +

وربما كان السبب ايضا قد ورد  
من خارج فمكن داخل مثل من  
يشرب ماء باردا فيحدث به وجع  
شديد في نواحي معدته وكبداه  
وكثيرا ما لا يحتاج الى امر عظيم  
من الاستفراغ ونحوه فانه كثيرا  
ما يكفيه الاستحمام والنوم  
البالغ فيه  
نیز بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ گوارہ سبب خارجی ہوتا  
ہے، لیکن اندر جا کر وہی سبب ممکن، جاگزیں، اور پائدار  
ہو جاتا ہے (جس سے اور بھی مغالطہ بڑھ جاتا ہے)، مثلاً  
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نہایت ٹھنڈا پانی پیا جاتا ہے  
(جو اندر جا کر پائدار ہو جاتا ہے) جس سے نواچی معدہ اور کبدر  
میں شدید درد لاحق ہو جاتا ہے، جس کے لئے بسا اوقات  
کسی بڑے استفراغ وغیرہ کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی، بلکہ  
محض حمام کرنے اور پورے طور پر سٹلانے سے درد میں  
سکون ہو جاتا ہے +

ومثل من يتناول شيئاً حاراً فيصعب  
صداعاً عظيماً فيكفيه شرب ماء  
مبرد  
اور مثلاً بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی گرم چیز کے  
کھانے سے سخت درد سر لاحق ہو جاتا ہے، جس کے لئے بسا  
اوقات محض ٹھنڈا پانی پلانا کافی ہو جاتا ہے +

وربما كان الشئ الذي من قبله يرحي  
نزول الوجع اما بطي التأثير ولا يمتثل  
الوجع الى ذلك الوقت مثل استفراغ  
المادة الفاعلة لوجع القولون  
المحتبسة في ليف الامعاء  
واما سرية التأثير لكنه عظيم  
الغائلة مثل تخدير العضو الوجع  
في القولون بالادوية التي من  
شأنها ان يفعل ذلك فيتحير  
المعالج في ذلك فيجب ان يكون  
[شذوہ] جس چیز سے درد کے زائل ہونے کی اسید ہو سکتی ہے  
یا یہ عارضی ویر طلب اور بطی عمل ہوتی ہے کہ مریض اتنی دیر  
تک درد کو برداشت نہیں کر سکتا، مثلاً درد قولنج میں اس مادہ  
کا استفراغ، جو آنتوں کے انیاف میں بند ہوتا (اور درد کا باعث  
بماتا ہے) +

اور یا عارضی اسکے برعکس وہ چیز اگرچہ سریع التأثير  
ہوتی ہے (اور اس سے درد میں بہت جلد سکون حاصل ہو سکتا  
ہے) مگر وہ بہت خطرناک ہوتی ہے، مثلاً درد قولنج میں دردناک  
عضو کو ادویہ مخدرہ سے تجس کرنا (جس میں سدوں کے شدید  
ہو جانے کا خطرہ ہے) +



عند احد من قومی لیعلم ان  
المدة بين طول المدّة  
ثبات القوت او ملة الوجع

ایسی حالت میں معالج متخیر اور پریشان ہو جاتا ہے  
کہ کیا کرے (استفراغِ مادہ کی طرف توجہ کرے، یا تخدیر سے  
درد میں سکون بخشنے)۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ معالج ایسی حالت  
میں اپنی فراست اور صداقت سے یہ پتہ چلائے کہ دونوں مدتوں  
میں سے کونسی مدت دراز ہے؛ قیامِ قوت کی مدت لمبی ہے، یا  
درد کی مدت لمبی ہے؟ (یعنی ایسا بدن میں اتنی قوت ہے کہ ایک  
عرصہ تک درد کو برداشت کر سکتی ہے، یا درد کی مدت اتنی دراز  
ہے کہ اتنے عرصہ تک قوت اسکو برداشت نہیں کر سکتی) +

وايضاً ان الحالين اضرب في الوجع  
او الغائلة المتوقعة في التخدير  
فيؤثر تقلد بيم ما هو اصبوب

نیز یہ بھی پتہ چلائے کہ دونوں باتوں میں سے زیادہ مضر  
اور نقصان دہ کونسی بات ہے؛ آیا درد زیادہ مضر اور قابلِ  
توجہ ہے، یا وہ خطرہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے، جو دوا و مخدر  
کے عمل تخدیر سے پیدا ہو سکتا ہے؟ تاکہ ان میں سے (استفراغ  
اور تخدیر میں سے) جو زیادہ اہم اور صحیح تر ہو، اُسے مقدم  
رکھا جائے +

فربما كان الوجع ان بقى قتل  
بشدته وبعظمه والتخدير ربما  
لم يقتل وان اضر من وجه اخر

چنانچہ بعض اوقات درد اتنا شدید اور عظیم ہوتا ہے  
کہ وہ اگر کچھ دیر تک قائم رہے، تو باعثِ ہلاکت بن جاتا ہے  
(ایسی حالت میں کسی خطرہ کا خیال کئے بغیر جان بچانے کی  
غرض سے فوراً تیز تر دوا و مخدر دیدینی چاہئے، مثلاً افیون اور  
جوہر افیون)۔ کیونکہ دوا و مخدر کے عمل تخدیر سے عام طور پر  
ہلاکت اور موت نہیں ہوا کرتی، اگرچہ یہ دوسرے طور پر مضر  
ہے (مگر بہر حال اس کی مضرت موت کی مضرت سے کمتر ہی ہے) +

وربما امكنت ان تتلافى  
مضرته وتعاود وتعالج بالعلاج  
الصواب

علاوہ ازیں بسا اوقات یہ ممکن ہوتا ہے کہ (بعد کو  
دوسرے ذرائع سے) اس مضرت کی تلافی کر دی جائے (جو دوا و  
مخدر کے استعمال سے لاحق ہوتی ہے)، اور نوٹ کر علاج  
کا صحیح طریقہ اختیار کر لیا جائے (جو ضرورتاً تھوڑی دیر کیلئے

ملتی ہو گیا تھا) \*

و مع ذلك فيجب ان ينظر في تركيب  
المخدر وكيفية استعماله  
ولستعمل مركبة مع ترياقاته الا  
ان يكون الا مرعظماً جداً فيحتاج  
الى تخدير قوي

لیکن ان باتوں کے ساتھ دوا مخدر کی ساخت اور  
اسکی کیفیت پر بھی نظر رکھنی چاہئے، اور سہل ترین مخدر جس سے  
مقصد حاصل ہو سکے استعمال کرنا چاہئے، اور اسے بھی تریاق  
کے ساتھ مرکب کر کے (تاکہ مخدر کی سمیت کی اصلاح ہو جائے)۔  
لیکن اگر معاملہ بڑا ہی ہو، تو مجبوراً مخدر قوی استعمال کرنی پڑیگی۔

وربما كان بعض الاغضاء غير  
مبائی باستعمال المخدر عليه فانه  
لا يؤدى الى غائلة عظيمة مثل الاستئصال  
انهم وضع علمها مخدر

**شذره** بعض اغضاء ایسے بھی ہیں جن میں مخدرات (قویہ)  
کا استعمال پوری بے پروائی سے کیا جاسکتا ہے، اور اس  
کا یو دی الی غائلہ عظیمہ مثل الاستئصال  
علاج میں قوی مخدر (بغیر تریاق ملائے) کا استعمال کیا جاسکتا  
ہے (یعنی دانتوں کے اندر شربت درد کے وقت افیون جیسی

قوی چیز بھی بھری جاسکتی ہے) \*

وربما كان الشرب ايضا سلباً في  
مثله مثل شرب المخدر الا اجل  
وجع العين فان ذلك قل ضرراً بالعين  
من ان يكتمل به وربما سهل تلافيه  
ضرر شربها بالاعضاء الاخرى

**شذره** اسی طرح بعض اغضائیں دوا مخدر کا کھلانا (مقابلہ  
بیرونی استعمال کے) سلیم و بے خطر ہوتا ہے؛ مثلاً آنکھ کے  
درد میں دوا مخدر کا کھلانا مقابلہ اسکے بے ضرر ہے کہ آنکھ میں  
بطور سرمہ کے ایسی دوا لگائی جائے۔ پھر اگر اس کے اندرونی  
استعمال سے دوسرے اغضاء کو کوئی ضرر لاحق ہوگا، تو دوسرے  
طریقے سے اسکی تلافی بہولت ہو سکیگی۔

واما في مثل القوي فيعظم الغائلة  
لان المادة تزداد برداً وجموداً  
واستعلاقاً

لیکن تو بخ جیسے مرض میں تو دوا مخدر کے استعمال سے  
بڑی مضرت کا اندیشہ ہے، کیونکہ مخدر کے استعمال سے مواد  
میں برودت بڑھ جاتی ہے، اور یہ زیادہ منجمد اور بہت ہو کر  
مجاری کو زیادہ بند کر دیتا ہے۔

اسلئے تو بخ جیسے مرض میں دوا مخدر بڑی احتیاط کے ساتھ، تریاقات، اور مصلحات ملا کر استعمال کرنی چاہئے  
اور وہ بھی شدت ضرورت کے وقت۔

**شذره** بعض مخدرات نیند لانے کی وجہ سے درد میں سکون

بما تتوهم فان النوم احد اسباب  
سكون الوجع وخصوصاً اذا  
استعمل الجوع معه في وجع  
مادی

بخشتی ہیں؛ کیونکہ نیند بھی تسکین درد کے اسباب میں سے ایک،  
سبب ہے؛ علی الخصوص اُس وقت، جبکہ نیند کے ساتھ فاقہ  
بھی کرایا جائے؛ لیکن ایسا فاقہ اُن دردوں میں مفید پڑے گا  
جو کسی مادہ کے ساتھ ہوں +

والخدرات المركبة التي تكسر  
قواها ادوية كالترياق لها اسلم  
مثل الفلونيا ومثل الاقرص لمعرفه  
بالمثلثة لكنها اضعف تخديرا والطري  
منها اقوى تخديرا والعقيق  
يكا دلايخدر او متوسط متوسط

**شذرہ** مخدرات مرکبہ، جنکی قوتیں دوسری دواؤں سے  
ٹوٹ جاتی ہیں، جو ان کے لئے تریاق کے مانند ہوں، وہ زیادہ  
اچھی اور بے ضرر ہوتی ہیں، مثلاً فلونیا، اور مثلاً اقرص مثلثہ  
لیکن ایسی مرکب دوا میں فعل تخدیر میں کمزور ہو کر جاتی ہیں، پھر  
جو تازہ بنی ہوئی ہوتی ہیں، وہ زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔ اور  
چرائی تقریباً بے عمل سی ہو جاتی ہیں۔ اور جو تازہ اور چرائی کے  
بین میں ہیں، وہ عمل تخدیر میں بھی اسی طرح درمیانی حالت میں  
ہوتی ہیں +

ومن الاوجاع ما هو شديد الشدة  
سهل العلاج احيانا مثل الاوجاع  
الريحية وربما سكتها وكفاها  
صب الماء الحار عليها

**شذرہ** بعض قسم کے درد نہایت شدید اور بے چین کر دینے والے  
ہوتے ہیں، مگر علاج سے بہ آسانی دور ہو جاتے ہیں، مثلاً ریاحی  
درد، جنکے لئے اکثر اوقات محض یہی کافی ہوتا ہے کہ گرم پانی نہر  
ڈالا جائے +

ولكن في ذلك خطر واحد وذلك  
لان ربما كان السبب ورمًا  
فيظن انه ریح فان استعمل عليه  
وخصوصاً في ابتداءه تنطيل  
بماء حار عظم الضرر

لیکن اس میں ایک خطرہ ضرور ہے، اور وہ یہ کہ بسا اوقات  
درد کا سبب حقیقی تو ورم ہوتا ہے، مگر گمان یہ ہوتا ہے کہ یہ درد  
ریاحی ہے۔ ایسی صورت میں اگر گرم پانی کا نطول استعمال کیا  
گیا، اور خصوصاً ابتدائی زمانہ میں، تو نقصان بڑھ جائیگا اور  
درد ورم میں اضافہ ہو جائیگا +

وهذا امر ذلک ربما اضرب الریح  
وذلك اذا ضعف عن تحليل الریح  
وزاد في انبساط حجمه

اس خطرہ کے علاوہ گرم پانی کا نطول بعض اوقات ریاحی  
دردوں کے لئے بھی مضر ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ ایسے ضرر کی  
صورت اُس وقت واقع ہوتی ہے، جبکہ نطول ریاح کے تحلیل کرنے  
پر قادر نہیں ہوتا۔ بلکہ ریاح کے حجم میں اور زیادہ انبساط پیدا

کر دیتا ہے (جس سے تناؤ اور بھی بڑھ جاتا ہے) +

والتکمید ایضا من المعالجات للرياح وفضله بما جفت مثل الجا ورس الا في عضولا يحمده مثل العين فيكمد بالخرق

تکمید (مکرو) تکمید بھی ریاح کے معالجات میں سے ہے یعنی ریاحی دردوں میں تکمید بھی مفید ثابت ہوا کرتی ہے۔ لیکن بہترین تکمید وہ ہے، جو باجرہ جیسی کسی خشک چیز سے کی جائے، لیکن اگر کوئی عضو ایسا ہو، جو ایسی تکمید کو برداشت نہ کر سکے، جیسے آنکھ، تو اس کی تکمید کسی کپڑے سے (سادہ طور پر گرم کر کے) کی جائے +

ومن الکما دما لیکن بالدهن المسخن ومن التکید القویة ان یطبخ قویا لکھنه بالخل ویم یخذ منه کما دودونه بطبخ النخاله کذلک والطح لذاع البخار والجا ورس اصل منه واضعف

تکمید کی ایک قسم وہ بھی ہے جو گرم تیل سے کی جاتی ہے۔ ایک قوی تکمید یہ کہ مٹر کا آٹا سرکس پکا کر خشک کر لیا جائے، پھر اس تکمید کو اس گرم قوی تکمید سے کچھوی کو ہی خشک سرکس پکا کر اس سے تکمید کی جائے + نمک کی تکمید بخارات میں لذیع و حیدت پیدا کر دیتی ہے (یعنی رطوبت کو زیادہ جذب کر لیتی ہے)۔ اسلئے باجرہ کی تکمید نمک کی تکمید سے بہتر، مگر اُس سے کمزور ہے +

وقد یکمد بالماء فی مثانة من مثانا وهو سلیم لین لکن قد یفعل الفعل المذکور اذا المریداع

گاہے تکمید اس طرح بھی کی جاتی ہے کہ کسی جانور کے مثانہ میں گرم پانی بھر لیا جاتا ہے۔ اس قسم کی تکمید بے ضرر اور نرم ہوتی ہے۔ لیکن اگر خیال نہیں کیا جاتا ہے، تو گاہے اس سے وہی عمل ہو جاتا ہے (جو اوپر بتایا گیا ہے کہ گرم کو ریاح تصور کر لیا جاتا ہے، جس سے ضرر میں اضافہ ہو جاتا ہے)

والحماجم بالنار من قبیل هذا و قوی علی اسکان الوجع الریحی و اذا کثر البطل الوجع اصلا لکنه قد یعرض منه ما یعرض ممسا ذکرا

مخامجم ناریہ مخامجم ناریہ بھی تکمیدات ہی کے قبیلے سے ہیں، اور ریاحی دردوں کی تسکین میں بمقابلہ تکمید کے زیادہ قوی اور مؤثر ہیں۔ چنانچہ اگر چند بار مخامجم لگائے جائیں، تو درد کو بالکل زائل کر دیتے ہیں۔ لیکن ان سے بھی وہی نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں، جو دتھول میں پہلے بتائے جا چکے ہیں (شہرطیہ ریح کی جگہ گرم باعث درد ہو) +

ومن مسکناات الاوجاع الملس داک لیتن کسی عضو کو نرمی کے ساتھ دیر تک چھونا (سہلانا)

الرفیق الطویل الزمان لما فیہ  
من کلا سحاء  
وکن لک الشحوم اللطیفۃ المعروفة  
وکلادہا ن التی ذکرناہا والعناء  
الطیب خصوصاً اذا نوم بہ التناغل  
بما یفرح مسکن قوی للوجع  
بھی مسکن درد ہے، کیونکہ اس سے بھی ایک قسم کی ارخار پیدا  
ہوتی ہے (جس سے تناؤ کم ہو جاتا ہے) +  
شحوم دادہاں اسی طرح مشہور لطیف ہر بیان، اور روغن جنگو  
ہم بتا چکے ہیں (یعنی جن میں ارخار اور تلمین کی خاصیت ہو)،  
تسکین درد کے باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح اچھے راگ اور  
گائے، علی الخصوص بیکہ ان سے نیند آجائے، اور مفرجات  
اور دھچپیوں میں مشغول ہو جانا نہایت قوی مسکن درد ہیں +

## فصل (۳۲) آخری وصیت

## الفصل الحادی والثلاثون وصیۃ کالخاتمة

فی اتایائی المعالجات مبتدای

اس بارہ میں کہ (جب چند امراض اکٹھے  
ہو جائیں، تو) ہمیں اولاً کس کا علاج شروع کرنا  
چاہیے +

چنانچہ جب متعدد امراض ایک شخص میں (بیک  
وقت) جمع ہو جائیں، تو ان میں سے پہلے اُس مرض کا  
علاج کرنا چاہیے، جس میں مندرجہ ذیل تین خواص میں سے  
کوئی ایک خاصیت پائی جائے:

۱۱ جمعت امراض فان الواجب  
ان نبداً بما یخصر احدی  
الخواص الثلاث

اول یہ کہ دو مرض اگر اس قسم کے جمع ہوں کہ ایک  
کا اچھا ہونا دوسرے پر موقوف ہو، تو پہلے اُسی مرض کا علاج  
کرنا چاہیے، جسکی شفا یا بلی پر دوسرے کا شفا یا ب ہونا موقوف  
ہے؛ مثلاً اگر ورم اور قرحہ اکٹھے ہو جائیں، تو پہلے  
ہم ورم کا علاج کریں گے، تاکہ ورم کے علاج سے وہ سور  
مزاج نہ اُٹل ہو جائے، جو ورم کے ساتھ عضو میں ہو کر تا  
ہے، اور جس کی موجودگی میں قرصہ کا اچھا ہونا ناممکن ہے  
پھر ورم کے علاج کے بعد قرصہ کا علاج کریں گے +

احدها التی لا یدرأ الثانی بدُن  
برئۃ مثل الورم والقرحۃ اذا  
اجتمعا فاننا نعالج الورم اولاً  
حتى یزول سوء المزاج الذی  
یصحبه ولا یمکن ان تبرا معہ  
القرحۃ ثم نعالج القرحۃ

قرصہ کا انداز مال اُسی وقت ہوا کرتا ہے، جبکہ عضو کا تغذیہ درست ہو، اور عضو کا تغذیہ اُس وقت

درست رہ سکتا ہے، جبکہ اُس کا مزاج درست ہو، اور اُس میں مواد غریب موجود نہ ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ورم کے ساتھ سوء مزاج لازمی طور پر ہوا کرتا ہے۔ اور اسکے ساتھ غیر معمولی مواد بھی عضو میں ہوتے ہیں۔ اس لئے تا دقتیکہ ورم زائل نہ ہو، قرعہ کا اندمال ناممکن ہے +

والثانیۃ منها ان یکون احدهما دویمیریہ کہ ایک مرض دوسرے مرض کا سبب ہو، السبب فی الثانی مثل انہ ہو، تو پہلے سبب کا علاج کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر دو مرض اذ اعرضت سدة وحی عاجلنا اس طرح جمع ہو جائیں کہ ایک سدا لا ہے، اور دوسرا السدة او لا ثم الحمة ولم نبال حُشی عفونیہ (جن میں سے سدة عفونی بخار کا سبب) من الحمة ان احتجنا الے ان تو پہلے ہم سدة کا علاج کریں گے، اور اسکے بعد بخار کا۔ چنانچہ نفخ السدة بما فیہ شیء من التسخین اگر سدوں کے کھولنے کے لئے (تفتیح سدة کے لئے) ہیں کسی ایسی چیز کی ضرورت لاحق ہو، جس میں کچھ تسخین بھی ہو، تو ہم اس کے استعمال کرنے میں بخار کے بڑھ جانے کی قطعاً پرواہ نہ کریں گے +

کیونکہ گرم دواؤں سے اگرچہ یہ اندیشہ ہے کہ بخار کی حرارت میں کچھ اضافہ ہو جائے، لیکن جب سدة کھل جائیگے، اور بخار کا اصلی سبب زائل ہو جائیگا، تو بہت ممکن ہے کہ بخار بھی جاتا رہے۔ کیونکہ سبب کے رفع ہونے پر سبب خود بخود رفع ہو جاتا ہے +

ونعالجہ السل بالمجففات ولا نبالی اسی طرح ہم سل کا علاج (قرعہ ریه کا علاج) مجففات بالحمة لان الحمة یستحیل ان سے کرتے ہیں، اور بخار کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے؛ کیونکہ تزلزل و سببها باقی و علاج (قرعہ سلیہ بخار کا اصلی سبب ہے، اور) یہ تو ناممکن ہے سببها التجفیف و هو یض الحمة کہ سبب قائم رہے، اور بخار جاتا رہے، اور بخار کے سبب (قرعہ سلیہ) کا علاج تجفیف ہے، جو بخار کے لئے مضر ہے +

لیکن یہ معالج کی ہوشیاری اور دانشوری ہے کہ مرض اصلی کے ازالہ کے لئے جو دوائیں استعمال کرے، وہ حتی الامکان ایسی انتخاب کرے جو دوسرے مرض کے لئے مفید ہوں، یا یہ کہ اسکے لئے مضر نہ ہوں، یا بحالتِ مجبوری اُسکے لئے کم سے کم مضر ہو۔ چنانچہ مثال مذکور — سدة اور حمی عفونیہ — میں مثلاً تفتیح سدة کے لئے سکنجبین ہے، جو باوجود بخار کے لئے مفید ہونے کے مفتح سدة

بھی ہے۔ لیکن اگر ایسی مفید دوا ملے نہ آئے، جس سے دوسرا فائدہ متصور ہو، تو بحالت مجبوری سبب کو اہمیت دی جائے، اور اسکے بڑھ جانے کی پروا نہ کی جائے +

والثالثہ ان یکون احد هما سویمیرہ کہ ایک مرض بمقابلہ دوسرے مرض شد اہتما ما کما اذا جمع کے زیادہ اہم ہو (یعنی زیادہ تیز اور خطرناک ہو۔ اور اس کی سوناخص والفالج فانما نعالج منتہا قریب ہو) تو مرض اہم کا علاج پہلے کرنا چاہئے۔ چنانچہ سوناخص بالتطفیۃ والقصد اگر سوناخص (حائے دوسری غلیانی) اور فالج، دونوں، ولا نلتفت الی الفالج وان تضرا ایک شخص میں اکٹھے ہو جائیں، تو ہم پہلے سوناخص کا علاج بالتفصیل (تفرید) اور قصد سے کریں گے، اور فالج کی طرف التفات نہ کریں گے، اگرچہ قصد سے زائد تفرید سے) فالج میں مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے +

سوناخص ایک مرض حاد ہے، اور فالج مرض مزمن۔ اور یہ ظاہر ہے کہ طبیعت مرض حاد کی طرف شدت نکایت کی وجہ سے زیادہ اہتمام کرتی، اور اس سے مقابلہ کرنے کی زیادہ کوشش کرتی ہے + اسی طرح جب استقار اور عضوی بخار اکٹھے ہو جائیں، تو پہلے بخار کا علاج کرنا چاہئے۔ علیٰ ہذا جب خفقان اور ضعف کبد اکٹھے ہو جائیں، تو خفقان کے علاج کو مقدم رکھا جائے، اور ان تمام صورتوں میں حق الامکان دوسرے مرض کا بھی خیال کیا جائے، اس سے یونہی نہ چھوڑ دیا جائے۔ گیلانی +

واما اذا جمع المرض والعرض اجتماع مرض و عرض جب کسی بدن میں مرض اور عرض فانا نبدا بعلاج المرض الا ان اکٹھے ہو جائیں، تو پہلے مرض کا علاج کرنا چاہئے (تا کہ مرض کے بغلبہ العرض فحينئذ نقصد ازالہ کے بعد عرض خود بخود جاتا رہے، جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے)۔ لیکن اگر اصل مرض سے عرض زیادہ قوی اور شدید ہو تو اس قصد العرض ولا نلتفت الی المرض وقت پہلے عرض ہی کی طرف توجہ کرنی چاہئے، اور مرض کی طرف کما نسق المخرجات فی القویلینہ التفات نہ برتنی چاہئے، مثلاً جب قولنج میں دردی شدت الشدید الوجود اذا صعب وان بہت سخت ہوتی ہے، تو اس میں (افیون جیسے) مخدرات کا نضر نفس القویلین کھلا دیئے جاتے ہیں، خواہ نفس قولنج میں اس سے ضرر پہنچے +

اسی طرح جب بخار کے ساتھ غشی شریک حال ہو جاتی ہے، تو خراب جیسی گرم چیزیں، جو

مقوی قلب ہیں، استعمال کرائی جاتی ہیں، اور بخار کی حرارت کے بڑھ جانے کی پرواہ نہیں کی جاتی +  
 وکذا لک رہما آخر ذالو ا جب **شذره** طے ہذا گا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بحالت موجودہ  
 من الفصل لضعف المعده فصدم ضروری ہے۔ مگر ضعف معده کی موجودگی کی وجہ سے، یا  
 اوکلا سہال متقدم او غثیان اس وجہ سے کہ پہلے دست آچکے ہیں، یا اس وجہ سے کہ فی الحال  
 فی الحال متلی کی شکایت ہے، فصد کرنے میں تاخیر کر دیتے (اور  
 بجائے اس وقت کرنے کے اسکو دوسرے وقت کے لئے  
 سال دیتے) ہیں +

در بما لم نوخر وکن فصدنا اور بعض اوقات ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ اس  
 ولم نستوف قطع السبب کله میں تاخیر تو نہیں کرتے، فصد تو کر دیتے ہیں، مگر پورے طور  
 کما انا فی علة التشخيص لا نتحرى پر سبب کا ازالہ نہیں کرتے (یعنی فصد کے وقت پورے  
 لنفص الخلط کله بل نترك منه طور پر خون خارج نہیں کرتے، جس سے سبب کا کلیۃً ازالہ  
 شیئا تحلله الحركة التشجیة لئلا ہو جائے، جیسا کہ تشنج میں ہم یہ نہیں چاہتے کہ سارے  
 تحلل من الرطوبة الغریزیه مواد استغراق کی صورت میں) خارج کر دیئے جائیں، بلکہ ہم کچھ تھوڑا  
 سامادہ بدن کے اندر اسلئے چھوڑ دینا بھی چاہتے ہیں کہ تشنجی حرکات  
 سے وہ تحلیل ہوتی رہیں؛ سبباً ان مواد کی غیر موجودگی میں تشنجی  
 حرکات سے بدن کی اصلی رطوبتیں تحلیل ہونے لگیں +

فلیکن هذا القدر من كلامنا المختصر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مختصر بیان علم طب کے شعبہ کلیات  
 فی الاصول لکلیۃ لصناعة الطب کافیا کے لئے کافی ہوگا۔ اور اب ہیں ادویہ ہمدرد کا کتاب  
 ولناخذ تصنیف کتابنا فی الادویۃ المفردة کی تصنیف میں مشغول ہو جانا چاہیے (انشاء اللہ تعالیٰ) +  
 انشاء اللہ تعالیٰ (بوعلی سینا)



کتاب خانہ طبیب | Facebook

وقت فراغت ۲۲-۱۰ رمضان ۱۴۳۸ھ  
 مطابق ۳۱-جنوری ۲۰۱۷ء وقت ۲ بجے شب



# فہرست ہجائی

## کلیات قانون ہر دو جلد

| الف  |                               | اجنباب |                   | اخلاط صمدیہ |      | ارض   |       |
|------|-------------------------------|--------|-------------------|-------------|------|-------|-------|
| ۴۹۰  | آب غلیظ                       | ۱۳۵    | اجسام کا تہ فاسدہ | ۴۹۸         | ۴۹۸  | ۳۴    | ۳۴    |
| ۴۵۲  | آب زن                         | ۳۸     | اجسام نامیہ       | ۸۸۵         | ۸۸۵  | ۲۴۹   | ۲۴۹   |
| ۱۸۲  | آبلہ                          | ۳۰۲    | اجسام نامیہ       | ۸۵          | ۸۵   | ۶۷    | ۶۷    |
| ۴۱۲  | آبلے (نقاطات)                 | ۶۶     | اہل اختراعی       | ۸۵          | ۸۵   | ۸۲۳   | ۸۲۳   |
| ۶۶   | آجال اختراعیہ                 | ۶۶     | اہل طبی           | ۹۲          | ۹۲   | ۳۴    | ۳۴    |
| ۶۶   | آجال طبعیہ                    | ۳۳     | اجاز              | ۸۸          | ۸۸   | ۳۰۵   | ۳۰۵   |
| ۶۶   | آجال عرضیہ                    | ۱۵۵    | اجاز (درم قوی)    | ۸۷          | ۸۷   | ۱۰۸۵  | ۱۰۸۵  |
| ۱۱۵۹ | آخری وصیت                     | ۹۷     | اجناس             | ۴۹۸         | ۴۹۸  | ۱۵۶   | ۱۵۶   |
| ۳۰۷  | آسن الماء                     | ۱۶۲    | اجناس متباعدہ     | ۴۷۸         | ۴۷۸  | ۲۷۳   | ۲۷۳   |
| ۱۷۴  | آکل                           | ۱۶۲    | اجناس متقاربہ     | ۲۱۶         | ۲۱۶  | ۱۹۳   | ۱۹۳   |
| ۷۰۵  | آکل (منکا)                    | ۳۳۵    | اجناس غیر ضروری   | ۲۸۱         | ۲۸۱  | ۳۴۱   | ۳۴۱   |
| ۳۶   | آگ                            | ۳۰۳    | اجناس کے اسباب    | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۱۹۵   | ۱۹۵   |
| ۴۴۳  | آکھ سے بستہ لال               | ۲۳۰    | اجناس متدل        | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۷۰۹  | آکھ سے سوج جاتا               | ۳۵۷    | اجناس             | ۳۰۶         | ۳۰۶  | ۳۳۳   | ۳۳۳   |
| ۴۶۵  | آواز کی ریاح کی               | ۲۰۰    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۱۹۵   | ۱۹۵   |
| ۹۴۳  | آئینہ پستی                    | ۳۵۷    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۱۱۵   | ۱۱۵   |
| ۷۵۹  | ایران روتہ المزاج کی تبدیلی   | ۷۰۹    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۸۷۸  | ایران پر پتہ قبول للرض        | ۷۰۹    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۱۹۸   | ۱۹۸   |
| ۷۵۹  | ایران مخطیہ                   | ۱۶۲    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۸۵۶  | ایران منورہ                   | ۹۴۳    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۱۹۸   | ۱۹۸   |
| ۶۶۵  | ایہی زندگی                    | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۱۷۳  | ایورسما (غلط ہو، دیکھو نورسا) | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۱۱۰۵ | ایورسما                       | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۱۸۱  | ایورسما                       | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۳۶۸  | اقتناع مجاری کے اسباب         | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۱۰۸۸ | اقتناعی حادثہ اور شفا و مرض   | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۱۲۵  | اٹرونی                        | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۸۶۷  | اٹاناسیا                      | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |
| ۲۲۸  | اجام                          | ۳۶۱    | اجناس             | ۱۱۴۱        | ۱۱۴۱ | ۲۹-۲۷ | ۲۹-۲۷ |

|              |                               |                       |         |                                      |           |                             |
|--------------|-------------------------------|-----------------------|---------|--------------------------------------|-----------|-----------------------------|
| ۹۹۰          | انج                           | اعضاء متشابهہ الاجزاء | ۹۷      | اعتدال حقیقی ۲۹-۳۲-۳۶                | ۳۴۵       | استقام (حام)                |
| ۱۱۳۱-۱۱۳۶    | انجام                         | اعضاء مرکبہ           | ۹۷      | اعتدال شخصی بالقیاس الی الخارج       | ۷۴۹       | استرداد                     |
| ۱۲۵          | الزاق                         | اعضاء مفرودہ          | ۱۰۷     | ۳۳-۳۰                                | ۹۰۷       | استرشاح                     |
| ۱۱۱۱         | انعام                         | اعضاء مفردہ           | ۹۷      | اعتدال شخصی بالقیاس                  | ۷۰۸       | استقرار و باغی              |
| ۱۰۶۹         | انعام (دجراحت)                | اعضاء منویہ           | ۱۱۲     | الی الداخل ۳۵-۳۰                     | ۲۸۲       | استقرار زنی                 |
| ۳۹۹-۳۸۰      | الم                           | اعمال یہ              | ۳۱      | اعتدال شخصی بالقیاس الی الخارج ۳۳-۳۰ | ۲۸۱       | استقرار صفی                 |
| ۳۲           | النبات                        | اعمال یہ              | ۸۳۲     | اعتدال شخصی بالقیاس الی الداخل ۳۳-۳۰ | ۷۴۸       | استعداد                     |
| ۱۰۴۰-۱۴۳-۱۷۳ | ام الدم                       | اعمال یہ، تمددی، نافع | ۳۱      | اعتدال شخصی                          | ۳۲۹       | استفراغ کی افراط            |
| ۷۱۶          | ام العیال                     | قوی، دوری، ۳۹۷-۳۹۷    | ۳۹۷-۳۹۷ | اعتدال عضوی بالقیاس                  | ۳۳۵       | استفراغ کے اثرات            |
| ۹۳۰          | امال کے شرائط                 | اعمال تمددی ۸۳۲-۸۳۲   | ۸۳۲-۸۳۲ | الی الخارج ۳۵-۳۰                     | ۳۰۳       | استفراغ کے اسباب            |
| ۹۶۴          | امال و مواد                   | ۸۵۶-۸۵۶               | ۸۵۶-۸۵۶ | اعتدال عضوی بالقیاس                  | ۲۸۲       | استفراغ و احتباس سے استدلال |
| ۱۱۰۹         | امال بلا استفراغ              | اعمال ذاتی ۷۵۰        | ۷۵۰     | الی الداخل ۳۵-۳۰                     | ۲۲۵       | استفراغ کے اصول             |
| ۱۱۱۰         | امال مع استفراغ               | اعمال ریاضی ۸۳۲-۸۳۲   | ۸۳۲-۸۳۲ | اعتدال نوعی بالقیاس                  | ۹۵۴       | استفراغ کیونکر کرنا چاہیے   |
| ۳۰۳          | استفراغ کے اسباب              | اعمال قوی ۸۳۲-۸۳۲     | ۸۳۲-۸۳۲ | الی الخارج ۳۰-۳۱                     | ۹۵۴       | اور کب                      |
| ۳۵۷          | استفراغ کی علامتیں            | اعمال شخصی ۸۳۲-۸۳۲    | ۸۳۲-۸۳۲ | اعتدال نوعی بالقیاس                  | ۹۵۸       | استفراغ کے مقاصد            |
| ۳۵۷          | استفراغ کی قیاس، بحسب الادویہ | اعمال شخصی ۸۳۲-۸۳۲    | ۸۳۲-۸۳۲ | الی الداخل ۳۰-۳۲                     | ۱۰۳۷      | استفراغ کے قوانین عشرہ      |
| ۳۵۹-۳۵۷      | بحسب القوۃ                    | اعمال دوری ۸۳۲-۸۳۲    | ۸۳۲-۸۳۲ | اعمال                                | ۱۱۰۸      | استفراغات کے روکنے کے       |
| ۳۷۵          | استفراغ کی علامتیں            | ۸۵۷-۸۵۷               | ۸۵۷-۸۵۷ | اعراض کا تذکرہ                       | ۳۳۸       | فراغ                        |
| ۳۷۵          | استفراغ کی علامتیں            | ۸۳۲                   | ۸۳۲     | اعراض ملائمہ                         | ۱۰۳۷      | استفراغ غیر ضروری اور اس کے |
| ۳۷۵          | استفراغ کی علامتیں            | ۱۰۱                   | ۱۰۱     | اعراض مندرجہ کی تدبیر                | ۳۳۸       | امراض                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۳۱۳                   | ۳۱۳     | اعصاب                                | ۱۰۳۷      | استفراغ کلنی                |
| ۳۲۰          | امراض و صلیہ و شریکہ کا فرق   | ۱۵۵-۱۲۰               | ۱۵۵-۱۲۰ | اعضاء                                | ۳۳۰       | استفراغ معتدل               |
| ۱۶۷          | امراض و صلیہ                  | ۲۲۱                   | ۲۲۱     | اعضاء آلیہ                           | ۲۰۰       | استثنا                      |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۳۳۹                   | ۳۳۹     | اعضاء اولی                           | ۱۱۲۷      | آیترہ                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۱۵۵                   | ۱۵۵     | اعضاء خادومہ                         | ۲۰۷       | اسطوانہ شعاعی               |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۳۲۵                   | ۳۲۵     | اعضاء رئیسہ                          | ۱۱۲۹      | اسفند                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۱۲۲                   | ۱۲۲     | اعضاء ضعیفہ کی تقویت                 | ۱۰۸۰      | اشکم (دوریر صافن)           |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۱۵۵                   | ۱۵۵     | دستین                                | ۵۸        | اسنان                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۱۵۵                   | ۱۵۵     | اعضاء عصبانیہ                        | ۹۷۱-۹۷۰   | اسہال کے اصول               |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۳                     | ۳       | اعضاء عظیمہ کا تفرق اتصال            | ۱۹۱       | اسہال مزمن                  |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۳۷۱                   | ۳۷۱     | اعضاء غیر رئیسہ غیر مرؤسہ            | ۱۰۷۲-۱۰۷۱ | اسیلم                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۶۲۴-۹۲۰               | ۶۲۴-۹۲۰ | اعضاء کی تقسیم لحاظ اذہ کمون         | ۹۳۷-۹۲۲   | اشیائے ملائمہ               |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۳۷۵                   | ۳۷۵     | ۱۱۰                                  | ۲۹۷       | اصابہ العین                 |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۱۰۶۱                  | ۱۰۶۱    | اعضاء کی تقسیم قوتوں کے              | ۷۰۳       | اصول الذین                  |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۷۹۹                   | ۷۹۹     | سماط کے                              | ۹۰۱       | اطراف کو سردی سے بچانا      |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۵۹۹                   | ۵۹۹     | اعضاء کی ہیئت استدلال ۳۳۳            | ۱۲۵       | اطروفنا                     |

|     |                            |             |                    |          |                                 |         |                           |
|-----|----------------------------|-------------|--------------------|----------|---------------------------------|---------|---------------------------|
| ۷۰۹ | بثور قرنیہ                 | ۱۰۱         | اوردہ              | ۱۷۲      | انفجار                          | ۱۶۸     | امراض صفائح اعضاء         |
| ۷۲۰ | بچوں کی اخلاقی تعلیم       | ۱۰۸۶        | اوردہ سانیہ        | ۴۷۰      | انفجار محمودہ انفجار غیر محمودہ | ۱۸۸     | امراض ظاہرہ               |
| ۶۹۹ | بچوں کے امراض              | ۹۸۶         | اوردہ سانیہ        | ۱۱۱      | انفجہ                           | ۶-۵     | امراض عامہ                |
| ۷۰۹ | بچوں کو بخار               | ۱۰۶۱        | اوردہ مقصودہ       | ۱۷۳      | انفصال                          | ۱۶۹     | امراض سدہ                 |
| ۶۷۲ | بچوں کی تربیت              | ۱۸۷         | اورنگ زیبی بھوٹا   | ۱۳۳      | انفعال                          | ۲۳۸     | امراض عصر                 |
| ۷۷۲ | بچوں کی تدبیر از سینہ صحتی | ۴۷۹         | اورنگ زیبی بھوٹا   | ۴۴۴      | انفعال سے استدلال               | ۲۳۷     | امراض قیظیہ               |
| ۷۱۹ | بچوں کے دست                | ۱۸۶         | اورنگ زیبی بھوٹا   | ۴۴۴      | انفعالات نفسانیہ استدلال        | ۹۱۳     | امراض کلیہ                |
| ۷۰۱ | بچوں کا فیض                | ۳۳۲         | اولہ               | ۲۵۲      | انفرا باذین                     | ۹۱۳     | امراض کلیہ کے معالجات     |
| ۷۰۲ | بچوں کے مسلم               | ۴۰۰         | ایلاؤس             | ۴        | انگڑائی                         | ۱۹۳     | امراض متواترہ             |
| ۷۶۳ | بچوں کا انتقال غذائی       | ۲۹۹         | ایلاؤس             | ۸۳۸      | انواع                           | ۱۶۷     | امراض جاری                |
| ۷۱۳ | بچہ کارونا اور زسونا       | ۲۴۱         | باب الکبد          | ۱۲۶-۱۲۶  | انورسا                          | ۱۷۳-۱۷۳ | امراض مرکبہ               |
| ۷۷۷ | بچہ کی رضاعت اور تغذیہ     | ۸۹          | بازو دہتر          | ۱۰۶۰-۱۷۳ | انقلاب شستوی                    | ۱۶۳     | امراض مفردہ               |
| ۷۷۷ | بچہ کو شلانا               | ۱۷۲         | باشن دشتی          | ۲۵۰      | انقلاب صغی                      | ۱۶۸     | امراض مقدار               |
| ۷۰۱ | بچہ کو کوری دینا           | ۱۷۲         | بادو املہ (نفاقات) | ۶۹۷      | آنیاب                           | ۱۸۷-۱۷۷ | امراض مشارکت (امراض شریک) |
| ۷۷۷ | بچہ کو شلانا               | ۲۷۳-۲۶۶-۲۶۶ | بادصبا             | ۹۹       | اوتار (نسین)                    | ۱۹۲     | امراض معدیہ               |
| ۳۰۳ | بچہ کا بھناک               | ۳۰۳         | بارد               | ۲۱۰      | اوج                             | ۱۶۹     | امراض وضع                 |
| ۳۱۰ | بچہ کا زہر                 | ۷۷۸         | بارد المعده        | ۱۱۱۵     | اودیمیا                         | ۸۶۷     | امراض صما                 |
| ۹۱۷ | بچہ کا بخار                | ۱۰۶۱        | باسلیق             | ۴۶۶      | اورام کی علامات                 | ۷۷-۵۸   | امراض اجناس               |
| ۹۱۱ | بچہ کی سفر                 | ۱۰۶۲        | باسلیق اعلیٰ       | ۱۱۱۵     | اورام کے معالجات                | ۵۸      | امراض استخوان             |
| ۶۳۵ | بجوت                       | ۱۰۶۱        | باسلیقی متوسط      | ۴۶۸      | اورام اشار کی علامات            | ۵۴      | امراض اعضاء               |
| ۶۴۶ | بجوت حلق                   | ۱۲۵         | بالقوة القریبہ     | ۱۱۱۸     | اورام بارده                     | ۴۲۶     | امراض دقاق، غلاظ          |
| ۶۴۳ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۱۸     | اورام بارده ریخہ                | ۱۵۰     | امراض جزئیہ               |
| ۴۴۱ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۲۴     | اورام باطنہ                     | ۱۵۰     | امراض کلیہ                |
| ۱۹۰ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۸۰      | اورام بلغمیہ                    | ۸۹۰     | امراض انتشار (آئیکہ)      |
| ۴۳۷ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۱۸-۳۳۰ | اورام تبجیہ                     | ۱۶۷     | امراض انتشار              |
| ۸۶۰ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۱۸     | اورام حادہ                      | ۷۰۹     | امراض العین               |
| ۸۶۱ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۳۳۰      | اورام رخوہ                      | ۸۸۱     | امراض انتقالات            |
| ۸۶۲ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۲۳-۱۸۱ | اورام ریجیہ                     | ۴۷۰     | امراض جید انتقال ردی      |
| ۸۶۳ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۲۳-۱۷۹ | اورام صلبہ سوداویہ              | ۱۶۵     | امراض انحلال فرد          |
| ۸۶۴ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۷۹      | اورام غیر حادہ                  | ۱۶۹     | امراض انحلال              |
| ۸۶۵ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۲۳     | اورام فردیہ                     | ۱۸۴     | امراض قروح                |
| ۸۶۶ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۸۱      | اورام مائیہ                     | ۱۳۳     | امراض فاع قوی             |
| ۸۶۷ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۲۰     | اورام متقیہ                     | ۳۵۴     | امراض فاع فی الرل         |
| ۸۶۸ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی   | ۳۰۳         | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۲۳     | اورام لغنیہ                     | ۱۳۰     | امراض انصاف               |

|         |                                 |             |                      |          |                    |         |                       |
|---------|---------------------------------|-------------|----------------------|----------|--------------------|---------|-----------------------|
| ۶۰۰     | بیاض نقاعی                      | ۶۰۱         | بول رصاصی            | ۷۶       | بلغم حامض          | ۶۵۰     | براز بدی              |
| ۶۰۰     | بیاض مخاطی                      | ۶۰۹         | بول رقیق             | ۷۲       | بلغم حلو (شیریں)   | ۶۵۲     | براز سبز              |
| ۶۰۱     | بیاض سنوی                       | ۵۸۸         | بول زعفرانی          | ۷۴       | بلغم خام           | ۶۵۱     | براز سفید             |
| ۲۹۲-۲۹۰ | بیداری (نقطہ)                   | ۵۹۹         | بول زلالی            | ۷۷       | بلغم زجاجی         | ۶۵۱     | براز سیاہ             |
| ۴۴۹     | بیداری سے استدلال               | ۵۹۱         | بول زنجاری           | ۷۲       | بلغم شیریں         | ۶۵۱     | براز مدیدی            |
| ۳۰۳     | بیش                             | ۶۰۷-۵۹۲     | بول زیتی             | ۷۱       | بلغم طبعی          | ۶۵۱     | براز مدی              |
|         | <b>پ</b>                        | ۵۹۳         | بول سیاہ (اسود)      | ۷۶       | بلغم غصص           | ۶۵۳     | براز متغی             |
| ۹۰۳     | پاوارنا                         | ۵۹۸         | بول شفاف             | ۷۴       | بلغم غیر طبعی      | ۶۵۰     | براز یابس             |
| ۳۵      | پانی                            | ۶۱۶         | بول صاف              | ۷۴       | بلغم راج           | ۶۱۰     | براز مخ - برزخین      |
|         | پانی، اولے اور برف کا           | ۶۲۳         | بول غصص              | ۷۴       | بلغم مائی          | ۱۸۴     | برش                   |
| ۳۲۸     |                                 | ۶۲۰-۶۰۷-۶۰۵ | بول غسالی            | ۷۴       | بلغم مخاطی         | ۱۹۳     | برص                   |
| ۳۲۵     | پانی، بارش کا                   | ۶۱۲         | بول غلیظ             | ۱۰۱۹     | بلکنند             | ۸۹۱     | برص ابھین             |
| ۳۱۶     | پانی، بہترین                    | ۵۹۱         | بول فستقی            | ۸۶۲      | بن                 | ۸۹۱     | برص اسود              |
| ۸۰۰-۳۳۳ | پانی، ٹھنڈا                     | ۶۰۰         | بول نقاعی            | ۷۱۲      | بورق اور علاج قروح | ۳۳۲     | برف                   |
| ۳۵۵     | پانی چھڑکنا                     | ۶۱۶         | بول کدیر             | ۱۰۱۹-۸۰۰ | بوزہ               | ۳۳۲     | برف حار سے یا بارود   |
| ۳۱۶     | پانی غازی نہیں ہے               | ۵۹۲         | بول کرائی            | ۱۱۰۵     | برقلمون            | ۲۵۳-۲۰۴ | بروج                  |
| ۳۳۳     | پانی، کھاری، نکین، گدلا         | ۵۸۶         | بول کے دلائل         | ۵۸۱      | بول سمجھ بول       | ۹۳      | بروات مجذہ            |
| ۸۱۰-۳۳۳ | پانی، گرم                       | ۶۰۲         | بول لبنی             | ۵۹۱      | بول آسا بخونی      | ۱۱۲۷    | بط                    |
|         | پانی کا وزن معلوم کرنے کا طریقہ | ۵۹۹         | بول ماجی             | ۵۹۸      | بول امین           | ۱۱۲۷    | بطاط                  |
| ۳۲۰     |                                 | ۶۱۹         | بول متور             | ۶۰۰-۵۹۸  | بول امین حقیقی     | ۲۲۸     | بطارح                 |
|         | پانی کا آبانا، جھانا، ٹپکانا،   | ۶۰۰         | بول مخاطی            | ۵۸۸      | بول اترجی          | ۲۲۵     | بطلان فعل             |
| ۳۲۵-۳۲۱ | پھلانا، پھینا                   | ۶۲۰         | بول یری              | ۵۸۹      | بول احمر اقم       | ۳۲۹-۲۲۸ | بطیخ                  |
| ۳۲۷     | پانی کنوس کا، کاریر کا          | ۶۲۳         | بول منتن             | ۵۸۹      | بول احمر قانی      | ۶۶۱     | بقار و دوا            |
| ۳۱۵     | پانی کے حالات                   | ۶۰۱         | بول سنوی             | ۵۹۰      | بول احمر ناصع      | ۸۹۳     | بقبقتہ                |
| ۸۱۰     | پانی، نیگرم                     | ۵۸۸         | بول ناری             | ۶۰۹      | بول ارجوانی        | ۸۱۱     | بقسط                  |
|         | پانی، نوشادر کا، پٹکری کا، بوج  | ۶۳۴         | بول نفیج صبحی        | ۶۸۸      | بول اشقر           | ۸۲۳     | بقطہ طیبہ             |
| ۳۳۵-۳۳۴ | کا، تانے کا                     | ۶۳۷         | بول نقاسی            | ۵۸۸      | بول اصفر شبنم      | ۷۹۸     | بقول                  |
| ۸۰۹     | پانی کی مانفت                   | ۵۹۲         | بول تلخی             | ۵۸۸      | بول اصفر نارنجی    | ۷۹۹     | بقول مراریہ           |
| ۸۰۸     | پانی کی تدبیر                   | ۵۸۹         | بول وردی             | ۵۸۹      | بول اصعب           | ۲۱۸     | باد ممورہ             |
|         | پانی، نظرونی، کبریتی، بحری      | ۱۸۱         | بھر بھرا بہت         | ۶۰۰      | بول اہالی          | ۶۹۵     | بلا لبط               |
|         | رامادی، مارچ، غسابی             | ۱۸۳         | ہنق                  | ۵۹۹      | بول بیضی           | ۹۷۱     | بدان حادثہ            |
|         | حدیدی، بودنی، شبتی              | ۱۵۶         | بھوک و شہوت طعام     | ۵۸۷      | بول بخونی          | ۷۱      | بلغم                  |
| ۳۵۱     | زاجی، تقری                      | ۷۰۷         | بھوک اور پیاس کی ضبط | ۶۰۹      | بول جبری           | ۴۶۱     | بہر کے غلبہ کی سلامتی |
| ۶۳۸     | پانچاٹہ                         | ۶۰۰         | بیاض ابالی           | ۶۲۷      | بول حیوانات        | ۷۶      | بلغم زرش              |
| ۷۵۳     | پاؤں و بانوں اور تلوہ سہلانا    | ۶۰۰         | بیاض دسکی            | ۶۰۰      | بول دسکی           | ۷۴      | بلغم حصی              |



|                         |                           |            |                            |            |                      |      |               |      |               |      |               |
|-------------------------|---------------------------|------------|----------------------------|------------|----------------------|------|---------------|------|---------------|------|---------------|
| ۲۶۹                     | حرکت کے چاروں مقولے ۲۶۹   | ۲۸۱        | حب خودی (۹) ۴۱۴            | ۲۸۱        | جمنا                 | ۲۲۴  | طیون (لمس)    | ۲۶۵  | ٹھونکنا (قرع) | ۸۲   | ٹھونکنا (قرع) |
| ۱۱۵                     | حرکت مرکبہ                | ۲۸۱        | جل الذراع ۱۰۶۲             | ۲۸۱        | جموگا                | ۲۵۳  | ٹھونکنا (قرع) | ۸۱   | ٹھونکنا (قرع) | ۶۲۶  | ٹھونکنا (قرع) |
| ۳۶۰                     | حرکت مفردہ                | ۸۳۸        | حجام ۱۰۹۵                  | ۸۳۸        | جہائی                | ۱۱۳۲ | ٹھونکنا (قرع) | ۳۵   | ٹھونکنا (قرع) | ۳۴   | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت نفسانیہ کے اثرات     | ۱۲۶-۱۲۶-۹۴ | حجامت ۱۰۹۵                 | ۱۲۶-۱۲۶-۹۴ | جنس                  | ۲۳۲  | ٹھونکنا (قرع) | ۶۹۳  | ٹھونکنا (قرع) | ۱۶۴  | ٹھونکنا (قرع) |
| ۲۹۳                     | حرکت وضعیہ                | ۲۳۲        | حجامت بالشرط کی تفصیل ۱۱۰۳ | ۲۳۲        | حصی، لون             | ۱۰۱  | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۹۱   | ٹھونکنا (قرع) |
| ۲۴۹                     | حرکت وسکون کی تاثیرات ۲۸۸ | ۹۸۳        | حجامت بلا شرط ۱۰۹۰-۱۱۰۱    | ۹۸۳        | جودت                 | ۱۱۱  | ٹھونکنا (قرع) | ۱۰۸۶ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۱  | ٹھونکنا (قرع) |
| ۹۲                      | حرکت                      | ۹۰۹        | حجامت تحت الدن ۱۰۹۹        | ۹۰۹        | جلاب                 | ۱۰۸۶ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۴۰  | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۶ | ٹھونکنا (قرع) |
| ۱۴۲                     | حرکت                      | ۱۱۳۱       | حجامت تحت المکبہ ۱۱۰۰      | ۱۱۳۱       | جلد غریب (سیج ندبی)  | ۱۸۲  | ٹھونکنا (قرع) | ۴۴   | ٹھونکنا (قرع) | ۴۴   | ٹھونکنا (قرع) |
| حسن بصر، سمع، شہم، ذوق، | حرکت                      | ۸۲۸        | حجامت فخذین ۱۱۰۰           | ۸۲۸        | جبارع کی بحث         | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
| لمس کی لطافت و کثافت    | حرکت                      | ۵۴۲        | حجامت نطن ۱۱۰۰             | ۵۴۲        | جنین کا تغذیہ و نسیم | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۱۴        | حجامت کعبین ۱۱۰۱           | ۴۱۴        | جوڑ جندم             | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۲۳        | حجامت مع الشرط ۱۰۹۵        | ۴۲۳        | جوانوں کی تدبیر      | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۰۱        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۰۱        | جھلیاں               | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۳۶        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۴۳۶        | جھول جھولنا          | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۱۲۹       | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۱۲۹       | جیب و نامور          | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۱۴        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۴۱۴        | چرنے                 | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۱۱        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۱۱        | چستہ                 | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۰۸۶       | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۰۸۶       | چادر گ               | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۴۰        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۴۰        | چھل جانا             | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۶۶        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۴۶۶        | چھوڑنا (لمس)         | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۸۲        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۸۲        | چھپ                  | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۱۰        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۴۱۰        | چھنگ کی کثرت         | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۱۴        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۴۱۴        | چھنچھن               | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۸۲        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۸۲        | چھپک                 | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۱۱۲۶       | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۱۱۲۶       | چھیرنا               | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۴۴         | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۴۴         | حاد                  | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۳۰۳        | حجامت مع الشرط ۱۱۳۱        | ۳۰۳        | حاد                  | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) | ۱۱۲۹ | ٹھونکنا (قرع) |
|                         | حرکت                      | ۵۰         | حجامت مع الشرط ۱۱          |            |                      |      |               |      |               |      |               |

|             |                             |       |                          |           |                     |          |                         |
|-------------|-----------------------------|-------|--------------------------|-----------|---------------------|----------|-------------------------|
| ۱۸۷         | دارالقیل                    | ۹۶۳   | خلافت بعید               | ۱۸۲       | خارش                | ۱۰۱۹-۶۸۶ | علوانی (طریخ)           |
| ۴۶          | دارنہ مدلل النہار           | ۹۶۴   | خلافت قریب               | ۹۰۰-۷۷۴   | خام                 | ۸۰۷      | حلوے                    |
| ۲۷۴         | دبور                        | ۶۸    | خلط                      | ۹۹۶       | خانی                | ۷۸۹      | حلوے اور مٹھائیاں       |
| ۵۱۹         | دخانہ الاذن (کن سلائی)      | ۶۹-۶۰ | خلط بردی                 | ۹۱۱       | خبر یا بس           | ۹۲۲      | حلیم                    |
| ۲۲۹         | دراری                       | ۶۸    | خلط محمود                | ۱۱۴۱      | خشم                 | ۳۵۳      | حماہ                    |
| ۶۶۵         | دراز ترین عمر               | ۶۸    | خلط، ہر برخلط کے غلبہ کی | ۲۹۵       | خجل                 | ۷۵۴-۳۴۵  | حام                     |
| ۲۵۳         | درجہ                        | ۲۶۰   | سلاستیں                  | ۱۷۰       | خوش                 | ۳۴۵      | حام، بہترین             |
| ۳۰۶         | درجات (دویہ)                | ۱۷۳   | خلع                      | ۱۰۸       | خدمت                | ۷۵۹      | حام کے شرائط اور پرمیز  |
| ۳۹۹-۳۸۰-۳۷۹ | درد، اور مطلق درد کے بہاب   | ۳۶۹   | نعل کے اسباب             | ۱۰۸       | خدمت نمودیہ         | ۳۴۶      | حام کے کمرے             |
| ۳۹۹         | درد کی قسمیں، اکال، اعیانی، | ۳۷۰   | خلعت الاذن               | ۱۰۸       | خدمت ہبیہ           | ۷۵۸      | حام کے منافع اور مضرتیں |
| ۳۹۹         | ناتقب، ثقیل، حکاک،          | ۹۲۶   | خلعت                     | ۷۱۶       | خرائے               | ۷۵۹      |                         |
| ۳۹۹         | خشن، قدری، رخو،             | ۹۲۶   | خلعت عضو                 | ۱۷۷       | خراج                | ۲۳۷      | حائے غیب (حجاری بخار)   |
| ۳۹۹         | مناغظ، ضربانی، لاذع،        | ۸۲۲   | خوار                     | ۱۷۰       | خراش                | ۱۷۷      | حمزہ                    |
| ۳۹۹         | مسلی، سفین، کسر، ممد،       | ۱۷۸   | خنازیرہ                  | ۷۱۸       | خراش ران            | ۲۳۷      | حمزہ (سر خبادہ)         |
| ۳۹۹         | ناقص،                       | ۹۸۳   | خندروس                   | ۷۱۶       | خرخرہ عظیمہ         | ۱۷۷      | حمزہ قلعونہ             |
| ۳۹۹         | درد، ایک ایک درد کے         | ۹۲۹   | خفق حرارت                | ۱۱۳۲-۱۰۳۶ | خرقہ - خرقے         | ۲۱۶      | حمزہ الوجد              |
| ۳۹۰         | اسباب                       | ۴۵۳   | خواب دیکھنا              | ۸۰۰       | خروب شامی           | ۲۶۹      | حمضین                   |
| ۳۹۰         | درد کی تسکین کے اسباب،      | ۷۱۵   | خواب ڈراؤنے              | ۷۱۶       | خروج مقعد           | ۲۳۰      | حل کاذب                 |
| ۱۱۵۰        | درد کی تسکین                | ۲۴۷   | خواب منفرہ وغیرہ منفرہ،  | ۲۱۴       | خریف                | ۱۰۱۳     | حوضت                    |
| ۳۹۸         | درد کے اثرات                | ۸۵۱   | خصوص                     | ۲۳۹       | خریف کے امراض       | ۸۲۶      | حیات                    |
| ۴۰۱         | درد اخلاط ودیسے             | ۷     | خوبیت                    | ۲۴۰       |                     | ۸۸۳      | حیات اجامیہ             |
| ۴۰۱         | درد حرکت سے                 | ۷۰    | خون                      | ۲۲۳       | خریفی، ایام         | ۷۰۹      | حیات اطفال              |
| ۴۰۲         | درد ریا سے                  | ۷۰    | خون لمبی                 | ۱۸۲       | خسرہ (کھسرہ)        | ۲۳۸      | حیات حادہ مزمنہ         |
| ۴۲۸         | درد سے استدلال              | ۷۰    | خون غیر طبی              | ۱۰۸۵      | خشاء                | ۲۴۰      | حیات ربیع               |
| ۷۰۷         | درد گوش                     | ۴۶۰   | خون کے نمب کی علامتیں    | ۷۱۸       | خشونت، اور اس کے    | ۲۴۰      | حیات مختلفہ             |
| ۸۱          | دردی                        | ۱۱۳۶  | خیالیت                   | ۳۶۸       | اسباب               | ۴۰۰      | حیات کی کثافت و لطافت   |
| ۷۱۸         | درشیں                       | ۱۳۷   | خیال                     | ۱۱۳۸      | خشکبند              | ۹۲۴      | خزل                     |
| ۱۰۹۰        | درشند                       | ۸۹۰   | خیالات (شیم)             | ۱۰۸۳      | خضبی                | ۷۱۸      | حیات                    |
| ۱۰۰۳        | دستوں کا روکنا              | ۴۲۵   | خیالات شاذہ              | ۷         | خضیان               | ۱۵۱      | حیوان ناطق              |
| ۱۰۰۳        | دستوں کی زیادتی کا تدارک    | ۱۸۴   | فیضان                    | ۸۹۲       | خضوضہ               | ۱۵۱      | حیوان غیر ناطق          |
| ۱۰۰۵        |                             | ۸۲۲   | داروسہ بیوشی             | ۴۶        | خط استواء           | ۱۱۴۱     | خاتمہ                   |
| ۱۱۳۴        | دشبد (کفشیہ)                | ۱۱۳۸  | دارغ                     | ۲۵۱       | خط استواء کا اعتدال | ۱۰۸      | خادم نمودی              |
| ۹۱          | دسومت                       | ۴۱۰   | دال                      | ۳۶        | خفت اضافیہ          | ۱۰۸      | خادم مہنی               |
| ۸۳۹         | دفع عامر                    | ۱۸۷   | دارالاسد                 | ۷۳۰       | خفت مطلقہ           | ۱۲۹      | خادم صرفہ               |

|                               |                               |          |                       |         |                            |
|-------------------------------|-------------------------------|----------|-----------------------|---------|----------------------------|
| ۲۵۳                           | دوار منقح سده                 | ۱۱۱۳     | رباط                  | ۱۰۰     | رسوب خا طلی ۶۳۰-۶۳۵        |
| ۷۴۶                           | دوار مرقی کا مہسل بن جانا ۹۷۹ | ۹۷۹      | رباطات                | ۱۰۰     | رسوب بدی ۶۳۰-۶۳۵           |
| ۷۴۹                           | دور                           | ۳۳       | ریج                   | ۱۹۱     | رسوب سعلق ۶۳۶              |
| ۷۴۸                           | دودھ پلائی                    | ۶۸۲      | ریج مسکون             | ۲۵۶     | رسوب ٹخالی ۶۳۰-۶۳۲         |
| ۷۴۷                           | دودھ پھڑانا                   | ۶۹۵      | ریج                   | ۲۰۲-۲۰۵ | رسوب وردی ۶۲۷              |
| ۷۴۷                           | دودھ کی غلظت، رقت             | ۷۴۷      | ریج کے امراض          | ۲۳۳     | رسوبیاں ۱۷۸                |
| ۷۴۶                           | قلت ۶۸۷-۶۸۸                   | ۶۸۸      | رجار                  | ۳۳۰     | رشتہ (زاروا) ۳۵۱           |
| ۷۴۹                           | دودھ کی کثرت                  | ۶۸۹      | رجرجہ                 | ۱۱۲۱    | رض ۱۱۴۶-۱۱۴۲               |
| ۷۴۹                           | دودھ مرضہ کا                  | ۶۸۵      | رخ                    | ۳۹۳     | رضاعت ۶۷۹                  |
| ۷۴۹                           | دودھ میں بدبو                 | ۶۹۰      | ردغ بادہ              | ۱۵۸     | رطوبات ادوی ۶۹             |
| ۷۴۷                           | دھڑ (بدن)                     | ۱۰۸۹     | ردی الیکٹوس           | ۳۱۴     | رطوبات بدن ۶۹              |
| ۷۴۹                           | دھوب کھانا ۳۴۵-۳۵۳            | ۳۵۳      | رسوب                  | ۸۳-۶۲۶  | رطوبات ثانیہ ۶۹            |
| ۷۴۷                           | دیدان شکم                     | ۷۱۷      | رسوب جید              | ۶۲۸     | رطوبات خلطیہ ۷۰            |
| ۷۴۶                           | دیدان صفار                    | ۷۱۷      | رسوب خراطی            | ۶۳۰     | رطوبات عالم اور نورقمر ۱۰۹ |
| ۷۴۹                           | دیدان طوال                    | ۷۱۸      | رسوب خمیری            | ۶۳۰-۶۳۶ | رطوبات فضلیہ ۷۰            |
| دلائل (علامات) کا تذکرہ ۱۰    | دیدان عراض                    | ۷۱۸      | رسوب دہجی             | ۶۳۰-۶۳۴ | رطوبات محمودہ ۷۰           |
| دلیل ۱۶۱                      | ذ                             |          | رسوب دیشیشی           | ۶۳۰-۶۳۳ | رطوبت ۲۵                   |
| دم (رخن) ۷۰                   | ذات الجنب                     | ۱۸۶      | رسوب دسوی طلقی        | ۶۳۰-۶۳۷ | رطوبت بیضیہ ۵۹۹            |
| دم سوداوی ۱۰۵۹                | ذات الریہ                     | ۱۸۶      | رسوب ساسب             | ۶۴۰     | رطوبت طلیہ ۶۹              |
| دماغی تخيلات کے آثار عجیبہ    | ذبحہ                          | ۲۴۱      | رسوب ردی              | ۶۳۰     | رطوبت غریبہ ۵۲             |
| ۲۹۵                           | ذبول                          | ۱۲۵، ۲۸۰ | رسوب رمادی            | ۶۳۱-۶۳۷ | رطوبت غریبہ ۵۸             |
| دسویت ۹۱                      | ذبول غریزیت                   | ۲۹۵      | رسوب رملی نصوی        | ۶۳۱     | رطوبت قریبہ بہ انعقاد ۷۰   |
| دوالی ۱۶۷-۳۳۰                 | ذرب                           | ۱۹۱      | رسوب زلابی            | ۶۴۱     | رطوبت محصورہ ۶۹            |
| دواؤں کا مزاج ۴۹              | ذنب انفار                     | ۵۱۰      | رسوب سوئی             | ۶۳۰-۶۳۳ | رطوبت متویہ ۷۰             |
| دواؤں کی بیرونی داندرونی      | ذنب ثابت                      | ۵۱۱      | رسوب شعری             | ۶۳۰-۶۳۶ | رعشہ ۳۷۱                   |
| اثرات کا اختلاط ۳۴۲           | ذنب راجح                      | ۵۱۱      | رسوب صفائی            | ۶۳۱     | رعشہ استلانیہ ۳۷۲          |
| دوائے سخی (ادویہ سمیہ) ۳۰۶    | ذنب ساقط                      | ۵۱۱      | رسوب طانی (دغام-سحاب) | ۶۳۰     | رعشہ یابسہ ۳۷۲             |
| ۳۰۷-۳۰۹                       | ذنب عائد                      | ۵۱۱      | رسوب طبعی             | ۶۲۷     | رعشہ ۷۷                    |
| دوائے غذائی ۳۰۹               | ذنب منقضي                     | ۵۱۱      | رسوب غلظتی            | ۶۳۰-۶۳۶ | رمدایت ۷۵                  |
| دوا مرطبا ۳۶۲                 | ذنب واقف                      | ۵۱۱      | رسوب عنکبوتی          | ۶۴۱     | رمانہ الغفد ۳۷۰            |
| دوار مہسل کا مرقی بن جانا ۹۷۹ | س                             |          | رسوب غیر طبعی         | ۶۳۰     | رمد آتش چشم ۲۳۷            |
| دوار مہسل کیونکر سواد کہ جذب  | راس جدی                       | ۲۵۰      | رسوب قشری             | ۴۲۷     | رمدیابس ۲۳۸                |
| کرکلی ہے ۹۸۲                  | راس سرطان                     | ۲۵۰      | رسوب قشوری            | ۶۳۱     | رنگ بدن سے استدلال ۴۴۱     |
| دوائے مطلق (خالص) ۳۰۹         | راسن                          | ۸۰۰      | رسوب کرسنی            | ۶۳۰-۶۳۲ | رنگ بدن کی تئیں ۴۴۱-۴۴۲    |
| دوائے معتدل ۳۰۶-۳۰۸           | راسنہ                         | ۹۲       | رسوب نجھی             | ۶۳۰-۶۳۴ | رواضع ۹۲                   |
|                               |                               |          | رسوب محمود            | ۶۲۷     |                            |



|         |                            |                           |               |          |                 |         |                         |
|---------|----------------------------|---------------------------|---------------|----------|-----------------|---------|-------------------------|
| ۱۷۸     | سرطان                      | ۸۷۹                       | ساعات مستویہ  | ۷۲۴      | ریاضت کے فوائد  | ۸۰۲     | روٹی موٹے آٹے کی        |
| ۸۴۶     | سرگزبہر                    | ۸۷۹                       | ساعات مستویہ  | ۷۲۸      | ریاضت کی قسمیں  | ۲۸۰-۱۳۸ | روٹ                     |
| ۲۰۳     | سرا                        | ۸۷۹                       | ساعات مستویہ  | ۷۲۴      | ریاضت کی مقدار  | ۱۰۶۰    | روح اور خون شریانی      |
| ۲۳۵     | سرا کے امراض               | ۸۷۹                       | ساعت (گھنٹہ)  | ۷۲۹      | ریاضت متراخیه   | ۱۳۱     | روح حیوانی              |
| ۳۷۱     | سعال                       | ۹۱                        | ساقیہ         | ۵۶۸      | ریاضت معتدلہ    | ۱۳۱     | روح قلبی                |
| ۷۰۴     | سعال (اطفال)               | ۳۱۰                       | سانپ کا زہر   | ۵۶۸      | ریاضت مفرطہ     |         | ریاح (مختلف سمت کی ہوا) |
| ۱۸۷     | سحقہ                       | ۴۹                        | سباجہ         | ۷۳۳      | ریاضت برعصوی    | ۲۷۲-۲۷۲ |                         |
| ۸۹۵     | سفر میں گرمی سے بچنا       | ۸۲۳                       | سباج          | ۳۵۴      | ریت میں گڑنا    | ۶۱۷     | ریاح بخاریہ             |
| ۸۹۸     | سفر میں سردی سے بچنا       | ۱۷۱-۱۶۰-۱۵۹               | سبب           | ۲۶۲      | ریاح            | ۴۶۴     | ریاح کی علامات          |
| ۹۰۶     | سفر میں رنگ کی حفاظت       | ۱۹۵-۱۹۴                   | سبب بادی      | ۱۱۳۰-۱۷۱ | ریاح الشوک      | ۴۰۲     | ریاح سے درد             |
| ۹۰۷     | سفر میں مختلف پانی کی حضرت | ۱۹۷                       | سبب بالذات    | ۷۱۶      | ریاح العیال     | ۲۷۳-۲۶۲ | ریاح جنوبیہ             |
| ۹۰۷     | سفر میں بچنا               | ۱۹۷                       | سبب بالعرض    | ۴۰۲      | ریاح محدود      | ۲۷۲-۲۷۲ | ریاح شمالیہ             |
| ۹۱۱     | سفر بھری                   | ۱۱۳۶                      | سبب ثابت      | ۸۸       | ریاح            | ۲۷۳-۲۶۴ | ریاح مشرقیہ             |
| ۱۱۴۷    | سقطہ اور ضربہ کا علاج      | ۱۹۵-۱۹۴                   | سبب سابق      | ۷۲۲      | زبان سے استدلال | ۲۷۳-۲۶۴ | ریاح مغربیہ             |
| ۷۱۵     | سکات                       | ۶۵۵                       | سبب صحت و مرض | ۳۶۸      | زبان سے استدلال | ۷۲۳-۵۶۸ | ریاضت                   |
| ۷۱۵     | سکات                       | ۲۷                        | سبب صوری      | ۷۱۶      | زبان سے استدلال | ۸۴۰     | ریاضت استرداد           |
| ۸۱۸     | سکات متواتر                | ۲۷                        | سبب غائی      | ۷۱۶      | زبان سے استدلال | ۷۳۳     | ریاضت استثنائی          |
| ۱۰۴۸    | سکات (بخار کا)             | ۱۱۳۶                      | سبب غیر ثابت  | ۷۱۶      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت بطبیہ             |
| ۷۹۵     | سکینین بندوری              | ۲۷                        | سبب غائی      | ۱۱۴۱     | زبان سے استدلال | ۸۷۰     | ریاضت تخفیف             |
| ۷۹۵     | سکینین سادہ                | ۲۷                        | سبب مادی      | ۸۰۰      | زبان سے استدلال | ۷۲۴     | ریاضت جزئیہ             |
| ۷۹۵     | سکینین سگری                | ۱۹۵-۱۹۴                   | سبب واصل      | ۷۰۴      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت خفیہ              |
| ۱۰۳۶    | سکوبات                     | سبب دلاوی (خلقی، پیدائشی) | سبب دلاوی     | ۶۴۱      | زبان سے استدلال | ۷۲۴     | ریاضت حقیقیہ            |
| ۲۸۹     | سکون                       | ۳۷۱-۳۷۰                   | سبب           | ۵۵۴      | زبان سے استدلال | ۷۲۸     | ریاضت خالصہ             |
| ۴۸۴     | سکون خارجی (نبض)           | ۲۷۷                       | سبب           | ۷۱۶      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت سریم              |
| ۴۸۴     | سکون داخلی                 | ۱۶۷                       | سبب           | ۲۵۷      | زبان سے استدلال | ۸۷۰     | ریاضت تغلیط             |
| ۴۹۴۴۸۴  | سکون محیطی (نبض)           | ۱۸۳                       | سبب           | ۷۱۶      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت شدیدہ             |
| ۴۹۲-۴۸۴ | سکون مرکزی                 | ۱۷۰                       | سبب           | ۳۷۳      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت ضعیفہ             |
| ۳۶۰     | سکون مفرط                  | ۴۲۶                       | سبب           | ۸۲۰      | زبان سے استدلال | ۸۷۰     | ریاضت طرفیہ             |
| ۱۰۸۷    | سکون                       | ۶۸۴-۱۸۳                   | سبب           | ۸۰۷      | زبان سے استدلال | ۷۲۸     | ریاضت عرضیہ             |
| ۷۰۹     | سکون چشم                   | ۹۶۹                       | سبب           | ۳۶۹      | زبان سے استدلال | ۸۷۰     | ریاضت فوقانیہ           |
| ۱۷۸     | سکون                       | ۱۱۱۳                      | سبب           | ۷۳۰      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت قلیلیہ            |
| ۳۱۰-۳۰۷ | سکون                       | ۱۱۱۳                      | سبب           | ۷۳۰      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت قویہ              |
| ۳۰۹     | سکون مطلق                  | ۳۶۵                       | سبب           | ۳۰۷      | زبان سے استدلال | ۷۲۹     | ریاضت کثیرہ             |
| ۳۰۳     | سکون مطلق                  | ۱۱۱۳                      | سبب           | ۳۰۳      | زبان سے استدلال | ۷۲۴     | ریاضت کلیہ              |
| ۷۳۰     | سکون                       | ۱۱۱۳                      | سبب           | ۷۳۰      | زبان سے استدلال | ۷۲۴     | ریاضت کی ابتداء و انتہا |

|                              |                             |                          |                                 |
|------------------------------|-----------------------------|--------------------------|---------------------------------|
| ۱۰۸۰ صاف                     | شراب کی صورت نوعید کے       | ۸۲۶ سوتا: دن کا          | ۲۶۵ سالم                        |
| ۲۸۲-۲۶۳-۲۶۱ (سار باد صبا)    | خواص ۵۵۹                    | ۸۲۷ سونے کی ہیئت         | ۲۱۷ سمیت المراس                 |
| ۱۶۲ صحت                      | شراب کی مفصلی تحقیق ۸۱۷     | ۷۰۴ سور شفق              | ۱۲۵ سمن                         |
| صحت و مرض کے مدارج           | شراب کے مختلف احکام ۸۱۱     | ۱۰۲۹ سور الفینہ          | ۳۶۳ سمن مغرط                    |
| ۱۹۰ (مراتب)                  | شراب مروتی ۸۱۱              | سور مجادرت ۱۰۱۰ اس کے    | ۲۶۰ سمندروں کی ہوا              |
| ۸۶۲ نساء                     | شراب مغبول ۸۱۷              | اسباب ۳۷۰                | سموم (سالم) ۲۶۵-۸۹۶             |
| صدع (صادع) ۱۷۱-۱۷۲           | شری ۱۸۲                     | سور مزاج کے امراض ۱۶۳    | سمن سے استدلال بزمزاج ۲۳۵       |
| صدید ۶۲۱-۱۱۴۱                | شرابین مفسودہ: (بھڑکی) ۱۰۷۲ | سور مزاج کے معالجات ۹۴۶  | سمن الخطاط ۵۸                   |
| ۱۸۶ صرع                      | شریان ۱۰۱                   | سور مزاج بارد ۵۲         | سمن ترعرع ۵۹                    |
| ۷۷ صفراء                     | شریانات ۷                   | سور مزاج حار ۵۲          | سمن حدائیت ۵۸-۵۹                |
| صفراء کے غلبہ کی علامتیں ۲۶۱ | شریان اور جالینوس ۱۰۶۰      | سور مزاج حار کی صلاح ۸۷۱ | سمن رباق ۵۹                     |
| ۸۰ صفراء زنجاری              | شریان خلف الاذن ۱۰۸۸        | سور مزاج رطب ۵۲          | سمن شاغیہ ۱۶۹                   |
| ۷۷ صفراء طبعی                | شریان صدغ ۱۰۸۷              | سور مزاج مادی ۵۳-۵۴      | سمن شباب ۵۸                     |
| ۷۹ صفراء غیر طبعی            | شلیہ نائیہ ۱۱۳۳             | سور مزاج مختلف و مستوی   | سمن شیوخ ۵۹                     |
| ۸۰ صفراء کرائی               | شلیہ نائیہ ۱۱۳۳             | متفق ۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲         | سمن صبا ۷                       |
| ۷۹ صفراء محترقہ              | شعری ۲۴۵-۱۰۰۱               | سور مزاج مستحکم ۹۴۶      | سمن طفولیت ۷                    |
| ۷۹ صفراء محمیه               | شفا قلوب ۱۱۳۰               | سور مزاج یابس ۵۲         | سمن غلامیت ۷                    |
| ۱۷۸ صلابت                    | شق ۱۷۲                      | شہر ۸۲۳                  | سمن فنی ۷                       |
| ۱۹۳ صلع                      | شقرت ۲۳۱                    | سسم ۲۰۸                  | سمن مشکلمین ۵۸                  |
| ۱۰۸۷ صنارہ                   | شکل اسطوانی ۲۰۸             | سیلان الاذن ۷۰۶          | سمن نمور ۷                      |
| ۲۳ صناعیت                    | شکل مخروطی ۲۰۸              | مش                       | سمن و قوف ۷                     |
| ۲۹ صناعیت طب                 | شکاف گگنا ۱۱۲۷              | شاہ بلوط ۸۰۰             | شگھی گگنا ۱۰۹۵                  |
| ۳۶۱ صناعیت مبرہ              | شوحط ۲۲۸                    | شستا ۲۰۴                 | سواری کشتی و جہاز کی ۷۳۷        |
| ۱۸۴ صنان                     | شور باج (شوربہ) ۸۰۵         | شتری ایام ۲۲۲            | سواری گاڑیوں کی ۷               |
| صور محسوسہ ۱۵۲-۱۵۳           | شورین ۲۶۹                   | شتویہ، حیات ۲۸۳          | سواتی ۹۱                        |
| ۱۵۲ صورت                     | شہوت کلبیہ ۷۷۴              | شخم سے استدلال ۲۳۵       | سوداء ۸۱                        |
| ۳۰۰ صورت نوعید               | شہوت طعام (شہوک) ۱۵۶        | شماانی ۶۸۲               | سوداء کے غلبہ کی علامتیں ۲۶۲    |
| ۷۳۱ صوبجان                   | شیب ۱۸۳                     | شدخ ۱۷۲                  | سوداء احتراقیہ (سوداء فضلیہ) ۹۲ |
| صارتج (دنگل) لپائی ۲۲۸       | شیب کا سبب ۴۳۹              | شدخ کا علاج ۱۱۴۶         | سوداء حراریہ ۸۳                 |
| ۲۰۵-۲۰۳ صیف                  | شیشہ آتشی ۲۰۶               | شراب ریجانی ۷۴۵          | سوداء روسویہ ۹۳-۸۳              |
| ۲۱۱ صیف رطب                  | شیشہ مدی ۲۰۶                | شراب حقیق ۸۱۶            | سوداء طبعی ۷۱                   |
| ۲۱۱ صیف یابس                 | شیشہ محمدیہ طافیت ۲۰۶       | شراب غسل ۸۶۸             | سوداء غیر طبعی ۸۳-۸۴            |
| ۲۰۳ صیفی، ایام               | ص                           | شراب خداد کے بعد ۷۸۹     | سوداء فضلیہ ۸۲-۸۳               |
| ۲۱۳ صندین                    | صادع ۱۷۱                    | شراب کی تدبیر ۸۰۸        | سوداء محترقہ (سوداء فضلیہ) ۸۲   |

|                          |                          |                       |                        |                        |             |                       |
|--------------------------|--------------------------|-----------------------|------------------------|------------------------|-------------|-----------------------|
| علاج بالذوال ۶۵۴-۹۲۱     | ۴۴۳                      | عشاء                  | ۲۶۶                    | طین نثری               | ۱۹۴         | نثریہ                 |
| علاج بالصد ۹۲۲-۹۲۳       | ۳۶۴                      | عصابہ ریشی            | ع                      |                        | ۱۱۴۴        | ضربہ اور سقطہ کا علاج |
| علاج بالشل ۹۲۲-۹۲۳       | ۴۶                       | عصارہ                 |                        |                        | ۱۹۲         | نثرس                  |
| علاج بالند ۶۵۴-۳۰        | ۹۹                       | عصب                   | ۴۴۲                    | عاجی لون               | ۱۰۸-۴۲      | ضرورت                 |
| علاج بذریعہ دوا ۹۲۱      | ۱۰۰                      | عصبانی                | ۲۸۰                    | عاقہ                   | ۴۴          | نفع اعضا کے اسباب     |
| علاج روحانی ۹۴۲          | ۶۸۴                      | عضلانی                | ۳۹                     | عدلی تقست              | ۴۱۴         | ضعف معدہ              |
| علامات خاصہ ۱۰۳۵         | ۱۱۲۸                     | عضلہ الجبہ            | ۲۱۴                    | عدم ملک                | ۳۴۹         | ضعف العضو             |
| علامات عامہ ۱۰۳۵         | ۱۱۲۸                     | عضلہ جیبہ نخویہ       | ۲۱۴                    | عدمی                   | ۱۰۳۴        | ضاد                   |
| علامات موضعیہ ۱۰۳۵       | ۱۱۸                      | عضلی طبقہ             | ۱۶۱-۱۶۰                | عزن                    | ۳۶۵         | ضیق مجاری کے اسباب    |
| علامات واسلہ ۱۰۳۵        | ۹۴                       | عضو                   | ۲۲۹                    | عزن البلد              | ط           |                       |
| علامات امزجہ ۴۳۳         | ۱۳۸                      | عضو خدر               | ۳۵۱                    | عزن                    | ۱۴۸         | طاعون                 |
| علامات جوہریہ، عرضیہ     | ۱۱۱۴                     | عضودانخ               | ۱۰۸۵                   | عرق آرتہ               | ۲۳          | طب کی تعریف           |
| تمامیہ ۴۱۱-۴۱۲           | ۱۰۴                      | عضو غیر قابل غیر معطی | ۱۰۸۵                   | عرق تحت انشاء          | ۲۵-۲۴       | طب علمی (نظری)        |
| علامات تھیمہ و مرضیہ ۴۱۱ | ۱۰۳                      | عضو قابل معطی         | ۱۰۸۶                   | عرق تحت اللسان         | ۲۵          | طب علمی               |
| علامات مزاج بارد، حار    | ۱۰۴                      | عضو قابل غیر معطی     | ۱۰۸۱                   | عرق الجبہ              | ۲۴          | طب نظری               |
| رطب، یابس ۴۵۳-۴۵۴        | ۱۰۳                      | عضو معطی غیر قابل     | ۱۰۸۲                   | عرق خلف الاذن          | ۴۳۱         | طب اسباب (جوبی تلوار) |
| علامات مزاج معتدل ۴۵۵    | ۱۰۹۵                     | عضو مجموع             | ۱۰۸۱                   | عرق خلف العرقوب        | ۳۱          | طبیعیات               |
| علامات عرقہ، غیر عرقہ    | ۹۰۲                      | عضو مختونق            | ۱۰۸۲                   | عرق الصدغ              | ۴۵۱         | طبی و غیر طبی         |
| ۴۱۴                      | ۳۴۱                      | عطاس                  | ۱۰۸۴                   | عرق عنقہ               | ۲۵۸         | طبقہ زہریہ            |
| علامت دالہ دال (۴۱۰)     | ۱۸۱                      | عطاس الصبیاں          | ۱۰۸۴                   | عرق نبتہ               | ۱۱۸         | طبقہ حسیہ             |
| علامت مذکرہ (نذکر) ۴۱۰   | ۴۱۰                      | عطاس شواتر            | ۱۰۸۰                   | عرق بالطن رکبہ         | ۱۱۸         | طبقہ کیمیہ            |
| علق (رجکیں) ۱۱۰۵         | ۹۸                       | عظم (رڈی)             | ۱۰۸۲                   | عرق الماق              | ۱۰۱۵-۳۰۱-۶۳ | طبیعیات               |
| علقہ ۱۱۰۵                | ۳۳۵                      | عظم الطحال            | ۳۵۱                    | عرق مدنی               | ۹۲۵         | طبیعیات عضو           |
| علقہ جامدہ ۳۶۵           | ۳۶۸                      | عقمہ                  | ۱۰۸۰                   | عرق النسا              | ۹۱۶         | طبیعیات معدیہ         |
| عکک الانباط ۴۹۲          | ۴۶                       | عقوصت                 | ۱۰۸۱                   | عرق الیافوخ            | ۱۰۱۹-۶۸۶    | طریخ                  |
| عکک البظم ۴۰۰            | ۳۵۴                      | عقوصت                 | ۱۰۸۱                   | عرقوب                  | ۳۲۹         | طیال                  |
| علم العلاج ۶۵۴           | ۱۰۰                      | عقب                   | ۶۴۵                    | عرقوب بکل              | ۴۳۱         | ظفر (بچا نڈنا)        |
| علم ایقاع ۴۹۶            | ۲۵۳                      | عقدتین                | عروق خلف الاذن اور قطع | عروق خلف الاذن اور قطع | ۴۴۴         | ظفر و غذا             |
| علم تالیف ۴۹۶            | ۸۱                       | عکر                   | ۱۰۸۳                   | فصل                    | ۱۰۳۴        | ظلاء                  |
| علم جزئی ۳۱              | علاج کے بارہ میں قول کلی |                       | ۵۶                     | عروق سواکن             | ۲۸۰         | ظلمت                  |
| علم حفظ صحت ۶۵۴          | ۹۱۳                      |                       | ۵۵                     | عروق ضواریب            | ۲۶۶         | ظن حر                 |
| علم طبی ۳۱               | علاج میں غذا کے احکام    |                       | ۱۰۶۰                   | عروق مفسودہ            | ۲۶۶         | ظن حائی               |
| علم کلام ۳۳              | ۹۱۴                      |                       | عروق مفسودہ کی تعداد   | عروق مفسودہ کی تعداد   | ۲۶۶         | ظن رٹی                |
| علم بقہ ۳۳               | علاج بالندہیر ۶۵۴        |                       | ۱۰۸۹                   |                        | ۲۶۶         | ظن سنجی               |
|                          |                          |                       | ۲۴۱                    | عسر لبول               | ۲۶۶         | ظن مخبری              |

|                               |                      |                          |                   |                             |                          |                   |                    |
|-------------------------------|----------------------|--------------------------|-------------------|-----------------------------|--------------------------|-------------------|--------------------|
| ۲۹۲                           | فزع                  | ۱۱۳                      | غشاء البطن        | ۹۲۹                         | غذائے خفیف               | ۳۲                | علم ما بعد الطبیعہ |
| ۳۷                            | فساد                 | ۱۱۴                      | غشاء الصدر        | ۷۹۸                         | غذاء سدوی                | ۲۹۶               | علم موسیقی اور نبض |
| ۳۶۴                           | فساد شکل             | ۱۱۳                      | غشاء مستطین       | ۹۲۳                         | غذاء عرفی                | ۱۱۲               | علوم اصلیه         |
| ۱۱۳۰                          | فساد عضو کا صلاح     | ۱۱۳                      | غشاء مستطین اضلاع | ۹۲۰                         | غذاء غلیظ                | ۳۱                | علوم جزئیہ         |
| ۸۸۶                           | فساد ہوا             | ۹۸                       | غضروف             | غذائے شیر الغدیز            | ۱۱۲-۲۷                   | علوم حقیقہ        |                    |
| ۱۷۲                           | فسخ                  | ۱۱۲۷                     | غضون              | ۳۱۳                         | رکثیر الغذا (کثیر الغذا) | ۱۳۵               | عمل اجتذاب         |
| ۱۱۳۴                          | فسخ کا صلاح          | ۳۷۰                      | غلطت              | ۳۱۳                         | غذائے کثیف               | ۱۱۲۸              | عمل الشترج         |
| غذا کے پاس کیا کیا سامان رہنا |                      | ۶۲۰                      | غمام (سحاب)       | غذائے کثیف کثیر الغذا       | ۳۴                       | عناصر             |                    |
| چاہیے                         |                      | ۸۹۷                      | غمامہ             | قلیل الغذا حسن الکیوس       | ۱۰۸۷                     | عنقہ              |                    |
| ۹۷۱-۱۰۳۷                      | فصد                  | ۶۹                       | غیر فضول          | ردی الکیوس ۳۱۵-۳۱۴          | ۱۷۹                      | عوارض لازمہ       |                    |
| فصد مختلف عروق، اغراض         |                      | غیر فضلات                |                   | غذاء گرم اور سرد            | ۲۹۳-۱۳۵                  | عوارض نفسانیہ     |                    |
| ۱۰۷۰                          | فصد کے دو وقت        | غیر معتدل، غیر معتدل حار |                   | غذائے لذیذ                  | ۳۰۳                      | عوارض             |                    |
| ۱۰۹۰                          | فصد اکمل             | ۵۱-۵۲                    |                   | غذائے لایح                  | غ                        |                   |                    |
| ۱۰۷۰-۱۰۶۴                     | فصد باسلیق           | غیر معتدل مرکب           | ۵۳                | غذائے لطیف                  | ۹۲۰-۳۱۳                  | غازی              |                    |
| ۱۰۷۱-۱۰۶۵                     | فصد جمل الذراع       | غیر معتدل مفرط           | ۵۲                | غذاء لطیف جدا               | ۹۲۰                      | غافرا             |                    |
| ۱۰۷۱-۱۰۶۵                     | فصد جمل الذراع       | ف                        |                   | غذائے لطیف فی العفایہ       | ۱۱۳۰                     | غافرا             |                    |
| ۱۰۹۰                          | فصد ضیافین           | فاس                      | ۱۰۷۸              | القصوری                     | ۷۷۳                      | غذا و علاج کی غذا |                    |
| ۱۰۴۶                          | فصد ضیق              | فاشر (ہزار جشان)         | ۸۴۱               | غذائے لطیف مطلق             | ۱۷۸                      | غذ                |                    |
| ۱۰۷۸                          | فصد عرق النسا        | فاعل بالجور ۲۹۹-۳۰۰      | ۳۰۰               | غذائے لطیف کثیر الغذا       | ۱۷۹                      | غذ و محضہ         |                    |
| ۱۰۷۰-۱۰۶۴                     | فصد قیال             | فاعل بالعنصر             | ۲۹۹               | قلیل الغذا حسن الکیوس       | ۱۵۷                      | غذا کا عبور       |                    |
| ۱۰۷۷                          | فصد شقی              | فاعل بالکیفیت            | ۲۹۸               | ردی الکیوس ۳۱۵-۳۱۴          | ۷۶۴                      | غذا کی تدریس      |                    |
| ۱۰۷۶                          | فصد معروض            | فیروز (بخار کا)          | ۱۰۴۸              | غذاء متوسط                  | ۷۶۶                      | غذاء اور بھوک     |                    |
| ۱۰۷۶                          | فصد مطول             | فوق                      | ۱۷۳               | غذاء محمود الکیوس           | ۷۷۶-۷۶۹                  | غذاء کی ترتیب     |                    |
| ۱۰۷۶                          | فصد مؤثر             | فوق معوی (قیل المعاء)    | ۳۷۲               | غذاء مرطب                   | ۷۹۵                      | غذاؤں کی اصلاح    |                    |
| ۱۰۴۶                          | فصد داس              | فجابت                    | ۳۷۰               | غذاء مشاکل و مشابه          | غذا کے احکام (علائق میں) |                   |                    |
| ۱۷۲                           | فصل                  | فدخ                      | ۳۶۱               | غذائے مطلق                  | ۹۱۳                      |                   |                    |
| فصول کے احکام اور ان کے       |                      | فقدام                    | ۱۷۲               | غذائے معتدل                 | ۹۱۵                      | غذا کی تغذیل      |                    |
| ۲۲۳                           | تغیرات               | فرائطس                   | ۹۱۰               | غذاء مؤلف حرارت             | غذا کے مراتب بلحاظ لطافت |                   |                    |
| ۲۰۳                           | فصول کے طبائع        | فزیو کزنا                | ۱۹۲               | غذاء واحد                   | و غلطت                   |                   |                    |
| فصول کی ترکیب (ترکیب است)     |                      | فزیو کولا غریبانا        | ۸۲۹               | غذاء سیر تغذیہ (قلیل الغذا) | غذاء بالفعل              |                   |                    |
| ۲۲۳                           | فصلات، تمام خنوم کے  | فزیو کولا غریبانا        | ۸۸۱               | غذاء سیر تغذیہ (قلیل الغذا) | غذاء بانقوہ              |                   |                    |
| ۹۵                            | فصلات بدن سے، سد لال | فزیو کولا غریبانا        | ۸۸۱               | غذاء سیر تغذیہ (قلیل الغذا) | غذاء حقیقی               |                   |                    |
| ۷۹                            | فصلہ                 | فزیو کولا غریبانا        | ۸۸۱               | غذاء سیر تغذیہ (قلیل الغذا) | غذاء خالص کی اہمیت       |                   |                    |
| ۶۹                            | فصول                 | فزیو کولا غریبانا        | ۸۸۱               | غذاء سیر تغذیہ (قلیل الغذا) | غذاء ردی الکیوس          |                   |                    |
|                               |                      | فزیو کولا غریبانا        | ۸۸۱               | غذاء سیر تغذیہ (قلیل الغذا) | غذاء رطب                 |                   |                    |

|                          |                           |                         |                          |
|--------------------------|---------------------------|-------------------------|--------------------------|
| نظام درود و چتر (۶۹۵)    | ق                         | قدیم                    | قزادر طوبات عالم ۱۰۹۶    |
| نظر اسایون ۸۵۳           | قابضات شکم ۱۰۰۶           | قرا بادین ۲             | نمیس محبوب ۹۹۳           |
| فعال فی الغیر ۳۰۲        | قارورہ (ظرف پیشاب) ۵۸۵    | قرنطیس (غلط ہے، دیکھو)  | قنی ۳۲۷                  |
| نعل ۱۰۹-۱۱۰-۱۲۳          | قارورہ اور ششہ بیالات     | قرنطیس قف کے            | قوی ۱۲۰                  |
| نعل بجلۃ الجوہر ۳۰۳      | ۶۲۹                       | ساتھ ۱۹۲                | قوای اولیہ ۳۸            |
| نعل فی الغیر ۳۰۲         | قارورہ بعد اجماع ۶۲۶      | قرص ۱۷۱                 | قوی کی جنس ۱۲۰           |
| نعل کا بطلان ہمیشہ برودت | قارورہ جانوروں کا اور     | قرص کے اسباب ۳۷۷        | قوائے حیوانیہ ۱۳۷        |
| چی سے لائق نہیں ہوا      | انسان کا ۶۲۷              | قرص بسیط ۱۱۳۷           | قوائے طبعیہ خادمہ ۱۲۹    |
| کرتاس ۴۵۲                | قارورہ حاملہ کا ۶۲۶       | قرص خیر و نیہ ۱۸۷       | قوائے طبعیہ مخدومہ ۱۲۳   |
| نعل مناسب ۳۰۳            | قارورہ عقلم کے بعد ۶۰۵    | قرص طیلانیہ ۱۸۷         | قوائے نفسانیہ محرکہ ۱۵۵  |
| نعل شانی ۳۰۳             | قارورہ کا عمومی تذکرہ ۵۸۱ | قرص مرکبہ ۱۱۳۷          | قوبا (دوا) ۲۴۰           |
| نقاع ۱۰۱۹                | قارورہ کا قوام ۶۰۹        | قرص مفردہ ۱۱۳۷          | قوت ۳۰۳                  |
| نقیہ ۳۳                  | قارورہ کا معائنہ ۵۸۵      | قرص (ٹھوکنٹا) ۲۶۵       | قوت البصار ۱۳۶           |
| نک ۱۷۳                   | قادرہ کے الوان مرکبہ ۶۰۷  | قرص طبعی ۱۹۲            | قوت استعدادیہ ۱۹۸        |
| فلسفہ اولیٰ ۳۲           | قارورہ کی بو ۶۲۳          | قرصہ (نگلیا) ۱۱۰۳-۹۶۷   | قوت انسانیہ ناطقہ ۱۵۴    |
| فلغمونی ۱۷۷              | قارورہ کے سبب ۶۲۶         | قرن الاکین محرق ۷۱۷     | قوت جاذبہ ۱۲۹            |
| فلغمونی حمزہ ۱۷۷         | قارورہ کی زردی کے درجات   | قرص (سنگی) ۱۱۰۳-۹۶۷     | قوت حافطہ ۱۵۳            |
| فلک خارج المرکز ۲۰۹      | ۵۸۷                       | قروح کے معالجات ۱۱۳۳    | قوت حیوانیہ ۱۲-۱۳۱-۱۳۷   |
| فلک الشمس ۲۰۹            | قارورہ کی سبزی کے درجات   | قروح کا اصول علاج ۱۱۳۶  | ۱۲۷                      |
| فلکی تغیرات ۲۴۸          | ۵۹۱                       | قروح کے اندمال کے موافق | قوت دافعہ ۱۳۰            |
| فلو نیا ۱۰۰۶             | قارورہ کی سرخی کے درجات   | ۱۱۴۲                    | قوت محرکہ (ذکرہ) ۱۵۳-۱۵۲ |
| فن اول ۲۳                | ۵۸۹                       | قروح باطنہ ۱۱۴۲         | قوت ذوق ۱۲۶              |
| فن ثانی ۱۵۹              | قارورہ کی سیاہی کے        | قروح بخبیہ ۱۸۷          | قوت سح ۱۲۶               |
| فن ثالث ۶۵۵              | درجات ۵۹۲                 | قروح عفنیہ ۱۱۳۶         | قوت شحم ۱۲۶              |
| فن چہارم ۹۱۳             | قارورہ کی صفادہ کردہ ۶۱۶  | قروح نقیہ ۱۱۳۶          | قوت طبعیہ ۱۲۰-۱۲۱-۱۲۵    |
| فرائق ۳۷۱                | قارورہ کے ضروری شرائط     | قشور کندر ۷۰۵           | قوت عاقدہ ۱۱۲            |
| قوای (۱) اطفال ۷۱۳       | ۵۸۱                       | قطع ۱۷۲                 | قوت عاقلہ انسانیہ ۱۵۳    |
| قواک ۷۷                  | قارورہ کی قلت و کثرت ۶۲۲  | قطع عضو (بتر) ۱۱۳۱      | قوت غاذیہ ۱۲۳            |
| قواک رطبہ ۷۹۷            | قارورہ میں جھاگ ۶۲۵       | قلاخ ۲۷۷-۷۰۵            | قوت غواصہ ۳۴۱            |
| قودج ۸۰۰                 | قارورہ میں شئی ۶۲۳        | قلاخ ابغین ۷۰۵          | قوت فاعلہ ۵۵-۱۹۸         |
| قوبات عروق ۱۰۰۵          | قارورہ سے مختلف عروق کے   | قلاخ نمی (سود) ۷۰۵      | قوت فعال ۳۴۲             |
| فیلمز ہرج (دار لہد) ۷۰۹  | ۶۳۴                       | قلق ۲۱۷                 | قوت لمس ۱۲۶              |
| فیلسوف ۳۳                | قارورہ کے مردوں اور       | قلی ۷۵۱                 | قوت لمحہ ۱۰۵۷            |
|                          | عورتوں کے ۶۳۵             | قلاط ۷۵۱                | قوت نابضہ ۶۶۹            |
|                          | قتاء احمار (بندال) ۷۰۳    | تجددہ کی حجامت ۱۰۹۹     | قوت نافذہ (لغاذہ) ۳۴۱    |

|         |                       |         |                             |         |                       |         |                    |
|---------|-----------------------|---------|-----------------------------|---------|-----------------------|---------|--------------------|
| ۹۹۳     | گل خراسانی            | ۷۳۰     | گشتی لونا                   | ۱۰۳۰    | تے کی افراط کا تدارک  | ۱۲۴     | توت نامیہ          |
| ۱۷۸     | گلکٹیاں               | ۸۱۱     | گلک                         | ۱۰۲۳    | تے کی روی             | ۱۳۷     | توت نباتیہ         |
| ۲۷۷     | گلمس (د)              | ۱۱۳۳    | گلفیر (جمال)                | ۷۱۳     | تے کی مخرج            | ۱۳۹     | توت نطقیہ          |
| ۱۰۲     | گوشت                  | ۱۱۳۳    | گلستان                      | ۱۰۲۳    | تے کی مفید            | ۱۳۵-۱۲۰ | توت نفسانیہ        |
| ۷۸۰     | گوشت کی کثرت          | ۱۸۲     | گلف                         | ۱۰۲۹    | تے کی دم              | ۱۳۶     | توت نفسانیہ مدرک   |
| ۹۶۳     | گوئیوں پر شکر چڑھانا  | ۱۴۲     | گمال                        | ۲۳۳     | توت دا اعصار کی ہیئت  | ۱۲۹     | توت ماسک           |
| ۸۸۰     | لاغر کر فریب بنانا    | ۱۴۲     | گمال اول                    | ۹۲۱-۱۷۱ | توت (پیپ)             | ۱۳۸     | توت متجملہ         |
| ۷۸۸-۷۸۷ | لبن کی غلظت، رقت، قلت | ۳۴۲     | گماد                        | ۹۷۱     | توت قیظ               | ۱۳۶     | توت مدرک           |
| ۶۸۹     | لبن کی کثرت           | ۲۴۱     | گماد لون                    | ۱۰۶۱    | توت قیظ               | ۱۳۶     | توت مدرک فی اباطن  |
| ۱۰۸۷    | نبتہ                  | ۸۰۰     | گرمیج                       | ۱۰۶۱    | توت قیظی متوسط        | ۱۳۷     | توت مدرک فی الظاہر |
| ۸۹۷     | نیشام                 | ۳۶      | گون                         | ۱۱۰۲    | توت قیلہ              | ۱۵۳     | توت مذکرہ          |
| ۹۹۰     | نیشام                 | ۳۷      | گون و فساد                  | ۱۸۱     | توت قیلہ مائیہ        | ۱۲۸     | توت مصورہ          |
| ۱۰۲     | نیشام                 | ۷۸۶     | گھانا کھانیکے بعد کی ہدایات | ۲۸۲     | توت قیلہ الرحم        | ۱۲۸     | توت مصورہ طابعہ    |
| ۲۳۵     | نیشام                 | ۲۳۰-۲۱۹ | گھانی                       | ۳۷۰     | توت قیلہ المعاد (موت) | ۱۳۸     | توت مفکرہ          |
| ۳۶۶     | نیشام                 | ۱۸۲     | گھسہ                        | ۳۲۷     | توت کارینہ            | ۱۱۲     | توت منعقدہ         |
| ۲۳۵     | نیشام                 | ۱۱۲۹    | گھت و ناصور                 | ۱۷۱     | توت کاسر              | ۵۵      | توت متغزلہ         |
| ۷۰۲     | نیشام                 | ۲۲۸     | گھل (صہر و ج)               | ۸۰۰     | توت کالج              | ۱۲۷     | توت مؤلدہ          |
| ۸۹۳     | نیشام                 | ۲۸۳     | گھول                        | ۷۰۶     | توت کان بنا           | ۱۵۰-۱۳۸ | توت واجبہ          |
| ۷۰۸     | نیشام                 | ۱۱۳۸    | گھتے                        | ۷۱۷     | توت کالج بکنا         | ۱۲۹     | توت باصنہ          |
| ۱۰۷۸    | نیشام                 | ۱۱۳۸    | گھتے بانار                  | ۱۰۹۷    | توت کابل کی حجامت     | ۱۰۳۰    | توت طول            |
| ۸۹۶     | نیشام                 | ۱۰۸۸    | گھتے (شرابی)                | ۸۰۶     | توت کباب              | ۱۰۳۰    | توت طولی           |
| ۶۸۱     | نیشام                 | ۷۱۸     | گھتے                        | ۹۰۸     | توت گھتات             | ۱۰۳۳    | توت لون            |
| ۷۰۸     | نیشام                 | ۷۱۷     | گھتے بیٹے کے                | ۳۲۱     | توت گھفل              | ۱۰۳۳    | توت لون            |
| ۷۰۸     | نیشام                 | ۳۰۰     | گھتات ادبیہ                 | ۳۲۱     | توت گھفل بھل          | ۳۳۶     | توت یونانی         |
| ۲۴۱     | نیشام                 | ۲۹      | گھتات طوسہ                  | ۱۷۲     | توت گھل جانا          | ۹۷۱     | توت کے اصول        |
| ۲۶۵     | نیشام                 | ۲۹۹     | گھتات                       | ۳۲۹     | توت گھل، گھل، گھل     | ۱۰۱۵    | توت کا بیان        |
| ۷۵۶-۸۹۲ | نیشام                 | ۵۲      | گھتات فاعل                  | ۷۱۸     | توت گھل و دانی        | ۱۰۱۹    | توت کی ہیئت        |
| ۱۹۲     | نیشام                 | ۵۲      | گھتات متغزلہ                | ۱۰۱۷    | توت گھل و دانی        | ۱۰۲۶    | توت کی ہیئت        |
| ۶۸۳     | نیشام                 | ۸۹      | گھلوس                       | ۷۰۳     | توت گھل               | ۱۰۲۶    | توت کے اصول        |
| ۱۷۷     | نیشام                 | ۳۱۳     | گھلوس                       | ۷۰۳     | توت گھل               | ۱۰۲۶    | توت کے اصول        |
| ۳۹۹-۳۸۰ | نیشام                 | ۲۰۵-۲۰۴ | گھل                         | ۱۰۰۸    | توت گھل               | ۱۰۲۶    | توت کے اصول        |
| ۳۹۹     | نیشام                 | ۳۵۱     | گھل                         | ۱۷۱     | توت گھل               | ۱۰۲۶    | توت کے اصول        |
| ۷۸      | نیشام                 | ۳۵۱     | گھل                         | ۲۷۹     | توت گھل               | ۱۰۲۶    | توت کے اصول        |
| ۱۱۵     | نیشام                 | ۳۵۱     | گھل                         | ۲۷۹     | توت گھل               | ۱۰۲۶    | توت کے اصول        |



|                               |         |                           |      |                         |        |                         |      |
|-------------------------------|---------|---------------------------|------|-------------------------|--------|-------------------------|------|
| مرد                           | ۴۱۰     | مساکن کی تاثیریں          | ۲۷۴  | مضروب بالبرد            | ۹۰۳    | مغص (الطقال)            | ۷۱۰  |
| مرد سودا                      | ۸۳ - ۸۰ | مساکن کے احکام            | ۲۷۴  | مضروب بالحر             | ۸۹۸    | مغاطیس                  | ۳۰۱  |
| مرد صفر                       | ۷۹      | مسامت                     | ۲۷   | مطیب                    | ۸۲۲    | مغیرہ اولی              | ۱۲۷  |
| مرہم رتن جوت                  | ۷۰      | سامیر                     | ۱۸۲  | مطیبہ                   | ۷      | مغیرہ ثانیہ             | ۱۲۷  |
| مرہم شنجار                    | ۷۰      | سختات                     | ۳۵۴  | مطاطف                   | ۳۷۸    | مفارتت وضع کے اسباب     |      |
| مزاج                          | ۳۸      | سطار                      | ۸۱۶  | مطاجبات امراض کلیہ      | ۹۱۳    | مفت                     | ۳۶۹  |
| مزاج بارد و حار، رطب،         |         | مسط                       | ۱۶۷  | مطانی                   | ۱۵۲    | مفتحات                  | ۱۷۱  |
| یابس کے علامات ۲۵۲-۲۵۳        |         | مسطسم                     | ۲۰۷  | معتدل حقیقی             | ۳۹     | مفتحات                  | ۱۱۱۲ |
| مزاج بارد کی اصلاح            | ۸۷      | سکناں درد                 | ۱۱۵۱ | معتدل شخصی بالقیاس      |        | مفتصد                   | ۱۰۵۸ |
| مزاج دوار                     | ۲۹      | سرخ (جامہ فانی)           | ۳۵۰  | الی الداخل ۲۱-۲۵        |        | مفجرات                  | ۱۱۵۳ |
| مزاج صانع                     | ۷۰      | سند                       | ۵۲۱  | معتدل شخصی بالقیاس      |        | مفرغہ ۷۲-۱۱۱۶           |      |
| مزاج مٹی                      | ۹۲۵     | سوج (موجات)               | ۹۰۱  | الی الخارج ۲۱-۲۴        |        | مفحات شکل               | ۳۶۴  |
| مزاج غیر معتدل                | ۵۱      | سورجوں کا بھول جانا       | ۷۰۰  | معتدل منفی بالقیاس      |        | مقصود                   | ۱۰۴۶ |
| مزاج غیر معتدل کے علامات      |         | سورج کی سوزش              | ۷۰۲  | الی الداخل ۲۰-۲۴        |        | مقابلہ                  | ۲۱۲  |
|                               | ۲۵۶     | سہل کی تبرید              | ۱۰۰۰ | معتدل منفی بالقیاس      |        | مطافات                  | ۹۷۱  |
| مزاج مادی                     | ۵۲-۵۳   | سہل کے عمل کی زیادتی      | ۱۰۰۳ | الی الخارج ۳۰-۳۳        |        | مقات، ٹھنڈے، گرم، بلند  |      |
| مزاج مرضی                     | ۹۲۵     | سہل کا پینا اور اس سے     |      | معتدل طبی               | ۲۰-۳۹  | پست، پتھر، پہاڑی، برقی  |      |
| مزاج معتدل                    | ۵۱      | دست نہ آنا                | ۱۰۰۸ | معتدل عضوی بالقیاس      |        | سندری، شمالی، جنوبی،    |      |
| مزاج معتدل کے علامات          |         | سہل کی قسمیں، نوعیت عمل   |      | الی الداخل ۲۱-۲۵        |        | مشرقی، مغربی وغیرہ ۲۷۴  |      |
|                               | ۲۵۵     | کے لحاظ سے                | ۱۰۱۲ | معتدل عضوی بالقیاس      |        | ۲۸۷۱                    |      |
| مزاج نوری، طبعی               | ۳۵۸     | سہل بالازلاق              | ۱۰۱۳ | الی الخارج ۲۱-۲۵        |        | مقدمات مستعد            | ۱۲۲  |
| مزاجوں کے علامات              | ۲۳۳     | سہل یا نقص                | ۱۰۱۲ | معتدل المزاج کے علامات  |        | مقطع                    | ۱۱۱۳ |
| مزاج                          | ۹۱۷     | سہل مبارک                 | ۱۰۰۲ |                         | ۲۵۵    | مقطعات                  | ۲۳۵  |
| مسافروں کی تدبیر              | ۸۸۶     | سے                        | ۱۸۲  | معتدل نوری بالقیاس      |        | مغاطیس                  | ۳۰۱  |
| مسافر بحری                    | ۹۱۱     | سید، اسباب                | ۲۸۰  | الی الداخل ۲۰-۲۲        |        | مقیاس                   | ۱۰۷۸ |
| مسافروں کی تدبیر کے اصول کلی  |         | مشابک                     | ۸۷۰  | معتدل نوری بالقیاس      |        | مقنات کے مدارج          | ۱۰۲۰ |
|                               | ۸۹۱     | مشارب                     | ۳۰   | الی الخارج ۲۰-۲۱        |        | مکان بنا                | ۲۸۶  |
| مساکن بارد، حار، رطب،         |         | مشارکت                    | ۱۶۹  | معدیات                  | ۹۹۰    | مکاوتی                  | ۱۱۲۸ |
| یابسہ، عالیہ، غائرہ،          |         | مشارکت سے استدلال         | ۲۲۹  | معدل النهار ۲۱-۲۵۲      |        | مکونی                   | ۱۱۳۸ |
| حجر، کثوث، جبل، طبعی،         |         | مشع                       | ۵۸۸  | معدہ کے اندر حرکت دوریہ |        | ملاست اور اس کے اسباب   |      |
| بحر، شمالیہ، جنوبیہ،          |         | مشتبہ                     | ۱۲۶  |                         | ۷۷۶    |                         | ۳۶۸  |
| مشرقیہ، مغربیہ، ۲۷۵           |         | مشرقی، سیفی، ربیعی، خریفی |      | معمرہ                   | ۲۵۶-۲۴ | ملاکت (گھونسہ بازی) ۷۳۰ |      |
|                               | ۲۸۵     | مشتوی                     | ۳۱۹  | مغابن                   | ۱۷۷    | لمح                     | ۱۱۳۵ |
| مساکن کا اختیار کرنا اور انکی |         | مصارعت (کشتی)             | ۷۳۰  | مغیری                   | ۳۶۸    | ملاکت                   | ۱۲۶  |
| تیاری                         | ۲۸۵     | مصل                       | ۹۰۱  | مغوش ابجوہر             | ۳۲۶    | ملطعات                  | ۲۳۵  |



|         |                          |         |                      |         |                |         |                    |              |                |
|---------|--------------------------|---------|----------------------|---------|----------------|---------|--------------------|--------------|----------------|
| ۲۹۱     | نبض لیکن                 | ۲۹۱     | نبض صلب              | ۶۷۸     | ناری المعدہ    | ۲۰۳     | موسکول کے مزاج     | ۲۱۳          | ملکہ کی سلاخیس |
| ۵۳۲-۵۱۹ | نبض تشلی                 | ۲۹۰     | نبض ضعیف             | ۶۷      | ناریت          | ۱۱۳۳    | موسکی              | ۲۳۳          | ملکہ کی سلاخیس |
| ۵۲۶     | نبض: نیند اور بیداری میں | ۵۲۶     | نبض طبعی             | ۲۶۹     | ناریت          | ۲۹۶     | موسیقار            | ۲۱۷          | ملکہ           |
| ۵۲۰     | نبض اکل بطریقین          | ۲۸۹     | نبض طویل             | ۱۱۰۱    | ناریت          | ۲۹۶     | موسیقی             | ۷۵           | ملحت           |
| ۵۲۲     | نبض ماکل وسط             | ۵۱۲     | نبض عائد             | ۶۷۳     | ناریت کاٹنی    | ۲۲۹     | موضع سوزند لال     | ۸۵۸          | ملکہ کی        |
| ۵۰۶     | نبض میان وزن             | ۲۸۹     | نبض عریض             | ۷۱۲     | ناریت کا بھر آ | ۳۱      | موضوعات            | ۹۹۱          | ملکہ کی        |
| ۲۹۲     | نبض مختل                 | ۵۳۰-۲۸۹ | نبض عظیم             | ۳۷۱     | ناریت          | ۲۶      | موضوعات طب         | ۳۶۹          | مرد            |
| ۵۲۸-۵۱۵ | نبض متداخل               | ۵۲۲     | نبض عیس              | ۱۶۰     | ناریت          | ۲۸      | موضوعات بعید       | ۲۰۲          | مردہ ریح       |
| ۲۹۱     | نبض متواک                | ۵۲۲     | نبض عراض نفسانی      | ۶۷۳     | ناریت کاٹنا    | ۲۷      | موضوعات محنت و مرض | ۸۸           | موضوعات        |
| ۲۹۲     | نبض متراخی               | ۵۱۸     | نبض غزالی            | ۲۹۹     | نبض رجعت       | ۲۶      | موضوعات علم        | ۸۹۵          | مملحات         |
| ۵۳۱-۵۲۵ | نبض متشیخ                | ۵۷۸     | نبض غضب              | ۵۷۳     | نبض ارام       | ۲۸      | موضوعات قریب       | ۸۵۹          | مفتوحہ         |
| ۵۱۶     | نبض متفصل                | ۵۸۰     | نبض غم               | ۵۶۲     | نبض اور پانی   | ۲۸۸-۳۸۳ | مولم               | ۲۳۷          | مناقص          |
| ۵۰۵     | نبض متوالوزن             | ۲۹۶     | نبض غیر منظم         | ۵۶۹     | نبض اور حمام   | ۳۱۵     | میاہ               | ۲۰۱          | مناقص نبض      |
| ۲۹۱     | نبض متفادات              | ۵۲۹     | نبض غازی (ذوق کفار)  | ۵۵۷     | نبض اور شراب   | ۳۲۹     | میاہ آجانیہ        | ۱۰۳۰         | مناقص          |
| ۲۹۱     | نبض متکاف                | ۵۸۰     | نبض فرحت و سرور      | ۲۹۶     | نبض اور موسیقی | ۳۲۹     | میاہ بطنیہ         | ۵۲۰          | مناقص          |
| ۲۹۱     | نبض متواتر               | ۵۸۰     | نبض فرح              | ۲۹۱     | نبض بارد       | ۲۷۷     | میاہ بطبیعیہ       | ۱۱۵۳         | مناقصات اور ام |
| ۵۲۵     | نبض متوتر                | ۳۸۹     | نبض قصیر             | ۵۳۳     | نبض بچوں کی    | ۳۲۸     | میاہ جلدیہ، شیمیہ  | ۱۵۲-۲۰۳      | منطقہ البروج   |
| ۵۵۵     | نبض متفادات              | ۲۹۱     | نبض اقوام            | ۲۹۰     | نبض بطنی       | ۳۳۵     | میاہ حدیہ، شیمیہ   | ۹۲۹          | منقشات         |
| ۵۰۵     | نبض متوالوزن             | ۲۹۰     | نبض قوی              | ۵۲۶     | نبض بچوں کی    | ۳۲۸     | میاہ راکدہ         | ۱۱۰۰-۱۰۹-۱۰۸ | منقشات         |
| ۲۹۲     | نبض مختلف و غیر مستوی    | ۵۲۷     | نبض کمول             | ۵۰۵     | نبض جتدالوزن   | ۲۷۷     | میاہ سجیہ          | ۱۱۰۵         | منقشون         |
| ۲۹۵     | نبض مختلف خاص نام        | ۲۷۹     | نبض کا کلی بیان      | ۲۹۱     | نبض متاثر      | ۳۲۹     | میاہ طبعیہ         | ۲۵۳          | منقشون         |
| ۲۹۵     | نبض مختلف منظم           | ۲۹۵     | نبض کا نظام عدم نظام | ۹۷۱     | نبض حاملہ کی   | ۳۳۱     | میاہ غلیظہ         | ۷۰۵          | منقشون         |
| ۵۰۶     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۵۰۳     | نبض کا وزن           | ۵۰۶     | نبض فارموزن    | ۲۹۲     | میاہ قائمہ         | ۱۱۲۰         | مواضع خالیہ    |
| ۵۰۶     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۲۸۲     | نبض کی انقباضی حرکت  | ۲۹۱     | نبض خالی       | ۲۸۷     | میاہ کا منہ        | ۶۶           | موت اختراعی    |
| ۵۰۶     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۲۷۹     | نبض کی حرکت کس کی    | ۵۸۰     | نبض خجل        | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۳۳     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۲۸۱     | نبض کی حرکت کا حرکت  | ۵۷۳     | نبض دروزن کی   | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۲۷     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۵۲۵     | نبض کی صلابت اسباب   | ۲۸۹     | نبض دقیق       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۵۴     | نبض مختلف مالک کی        | ۲۹۰     | نبض کی حرکت          | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۵۱     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۵۳۶     | نبض کی لہرت کا تبا   | ۳۸۵     | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۲۱     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۲۸۸     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۲۵     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۵۳۶     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۲۳     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۵۲۸     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۱۸     | نبض مختلف کی غیر منظم    | ۵۳۲     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۲۹۲     | نبض مستوی                | ۵۲۵     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۲۹۵     | نبض مستوی خاص نام        | ۵۳۲     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۲۱-۵۰۹ | نبض مستوی                | ۵۳۲     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۲۲     | نبض مستوی                | ۵۳۲     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |
| ۵۲۵     | نبض مستوی                | ۵۳۲     | نبض کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض کی حرکت    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱          | موت مختصر نہیں |

|     |      |     |          |      |          |     |           |      |           |     |           |
|-----|------|-----|----------|------|----------|-----|-----------|------|-----------|-----|-----------|
| ۳۰۳ | ہلال | ۴۰۰ | درم بزرگ | ۱۰۴۰ | وحد جہاد | ۲۹۰ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۰ | نقشہ جہاد | ۲۹۱ | نقشہ جہاد |
| ۳۰۴ | ہلال | ۴۰۱ | درم بزرگ | ۱۰۴۱ | وحد جہاد | ۲۹۱ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۱ | نقشہ جہاد | ۲۹۲ | نقشہ جہاد |
| ۳۰۵ | ہلال | ۴۰۲ | درم بزرگ | ۱۰۴۲ | وحد جہاد | ۲۹۲ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۲ | نقشہ جہاد | ۲۹۳ | نقشہ جہاد |
| ۳۰۶ | ہلال | ۴۰۳ | درم بزرگ | ۱۰۴۳ | وحد جہاد | ۲۹۳ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۳ | نقشہ جہاد | ۲۹۴ | نقشہ جہاد |
| ۳۰۷ | ہلال | ۴۰۴ | درم بزرگ | ۱۰۴۴ | وحد جہاد | ۲۹۴ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۴ | نقشہ جہاد | ۲۹۵ | نقشہ جہاد |
| ۳۰۸ | ہلال | ۴۰۵ | درم بزرگ | ۱۰۴۵ | وحد جہاد | ۲۹۵ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۵ | نقشہ جہاد | ۲۹۶ | نقشہ جہاد |
| ۳۰۹ | ہلال | ۴۰۶ | درم بزرگ | ۱۰۴۶ | وحد جہاد | ۲۹۶ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۶ | نقشہ جہاد | ۲۹۷ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۰ | ہلال | ۴۰۷ | درم بزرگ | ۱۰۴۷ | وحد جہاد | ۲۹۷ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۷ | نقشہ جہاد | ۲۹۸ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۱ | ہلال | ۴۰۸ | درم بزرگ | ۱۰۴۸ | وحد جہاد | ۲۹۸ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۸ | نقشہ جہاد | ۲۹۹ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۲ | ہلال | ۴۰۹ | درم بزرگ | ۱۰۴۹ | وحد جہاد | ۲۹۹ | نقشہ جہاد | ۱۰۰۹ | نقشہ جہاد | ۳۰۰ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۳ | ہلال | ۴۱۰ | درم بزرگ | ۱۰۵۰ | وحد جہاد | ۳۰۰ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۰ | نقشہ جہاد | ۳۰۱ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۴ | ہلال | ۴۱۱ | درم بزرگ | ۱۰۵۱ | وحد جہاد | ۳۰۱ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۱ | نقشہ جہاد | ۳۰۲ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۵ | ہلال | ۴۱۲ | درم بزرگ | ۱۰۵۲ | وحد جہاد | ۳۰۲ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۲ | نقشہ جہاد | ۳۰۳ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۶ | ہلال | ۴۱۳ | درم بزرگ | ۱۰۵۳ | وحد جہاد | ۳۰۳ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۳ | نقشہ جہاد | ۳۰۴ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۷ | ہلال | ۴۱۴ | درم بزرگ | ۱۰۵۴ | وحد جہاد | ۳۰۴ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۴ | نقشہ جہاد | ۳۰۵ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۸ | ہلال | ۴۱۵ | درم بزرگ | ۱۰۵۵ | وحد جہاد | ۳۰۵ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۵ | نقشہ جہاد | ۳۰۶ | نقشہ جہاد |
| ۳۱۹ | ہلال | ۴۱۶ | درم بزرگ | ۱۰۵۶ | وحد جہاد | ۳۰۶ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۶ | نقشہ جہاد | ۳۰۷ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۰ | ہلال | ۴۱۷ | درم بزرگ | ۱۰۵۷ | وحد جہاد | ۳۰۷ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۷ | نقشہ جہاد | ۳۰۸ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۱ | ہلال | ۴۱۸ | درم بزرگ | ۱۰۵۸ | وحد جہاد | ۳۰۸ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۸ | نقشہ جہاد | ۳۰۹ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۲ | ہلال | ۴۱۹ | درم بزرگ | ۱۰۵۹ | وحد جہاد | ۳۰۹ | نقشہ جہاد | ۱۰۱۹ | نقشہ جہاد | ۳۱۰ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۳ | ہلال | ۴۲۰ | درم بزرگ | ۱۰۶۰ | وحد جہاد | ۳۱۰ | نقشہ جہاد | ۱۰۲۰ | نقشہ جہاد | ۳۱۱ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۴ | ہلال | ۴۲۱ | درم بزرگ | ۱۰۶۱ | وحد جہاد | ۳۱۱ | نقشہ جہاد | ۱۰۲۱ | نقشہ جہاد | ۳۱۲ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۵ | ہلال | ۴۲۲ | درم بزرگ | ۱۰۶۲ | وحد جہاد | ۳۱۲ | نقشہ جہاد | ۱۰۲۲ | نقشہ جہاد | ۳۱۳ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۶ | ہلال | ۴۲۳ | درم بزرگ | ۱۰۶۳ | وحد جہاد | ۳۱۳ | نقشہ جہاد | ۱۰۲۳ | نقشہ جہاد | ۳۱۴ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۷ | ہلال | ۴۲۴ | درم بزرگ | ۱۰۶۴ | وحد جہاد | ۳۱۴ | نقشہ جہاد | ۱۰۲۴ | نقشہ جہاد | ۳۱۵ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۸ | ہلال | ۴۲۵ | درم بزرگ | ۱۰۶۵ | وحد جہاد | ۳۱۵ | نقشہ جہاد | ۱۰۲۵ | نقشہ جہاد | ۳۱۶ | نقشہ جہاد |
| ۳۲۹ | ہلال | ۴۲۶ | درم بزرگ | ۱۰۶۶ | وحد جہاد | ۳۱۶ | نقشہ جہاد | ۱۰۲۶ | نقشہ جہاد | ۳۱۷ | ن         |